الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

5

جہانگیری

صحیح ابن حبان

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

اللہ
رسول
محمد
الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان
جہانگیری
صحیح ابن حبان
5
تصنیف
امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی
ترجمہ
ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ
شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نام کتاب ______ صحیح ابن حبان

مترجم ______ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ______ ورڈز میکر

باہتمام ______ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ______ مئی 2014ء

سرورق ______ اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0322-7202212

طباعت ______ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ______ روپے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

عنوانات

باب: ولی کے احکام

عنوان — صفحہ

باب: مہر کا بیان

عنوان — صفحہ

کتاب! رضاعت کے بارے میں روایات

عنوان	صفحہ

کتاب! طلاق کے بارے میں روایات

باب: رجوع کرنے کا حکم

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

کتاب: نذر کے بارے میں روایات

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

باب: حد قذف کا بیان

باب: تعزیر کا بیان

کتاب! سیر کا بیان

باب: خلافت اور حکومت کا بیان

عنوان	صفحہ

عنوان — صفحہ

عنوان	صفحہ

بَابٌ، مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ، وَمَا لَا يُبَاحُ

باب: احرام والے شخص کے لیے کیا چیز مباح ہے اور اس کے لیے کیا چیز مباح نہیں ہے

3947 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ

(متن حدیث): قَالَ: كَانُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا اَحْرَمُوْا اَتَوُا الْبَيْتَ مِنْ ظَهْرِهٖ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا، وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى) (البقرة: 189)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں لوگ جب احرام باندھتے تھے تو وہ گھر کی پشت کی طرف سے آتے تھے (یعنی حج کے لئے اپنے گھر کی پچھلی طرف سے روانہ ہوتے تھے) تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

"یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں کے پیچھے والے حصے کی طرف سے آؤ بلکہ نیکی اس شخص کی ہے جو پرہیزگاری اختیار کرے"۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَّغْسِلَ رَاْسَهٗ فِيْ اِحْرَامِهٖ

احرام والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ احرام کے دوران اپنا سر دھو سکتا ہے

3948 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

3947 - إسناده صحيح على شرط البخاري، محمد بن عثمان العجلي: هو محمد بن عثمان بن كرامة، ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه ثقة من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري 4512 في التفسير باب (وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا) البقرة: 189)، عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبري في "جامع البيان" 3076، من طريق وكيع، عن إسرائيل، به. وأخرجه الطيالسي 717، والبخاري 1803 في العمرة: باب قول الله تعالى: (وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا) (البقرة: 189)، ومسلم 3026 في أول كتاب التفسير، والطبري 3075 والواحدي في أسباب النزول ص 32، من طرق عن شعبة عن أبي إسحاق، به.

3948 - إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 1/323 في الحج: باب غسل المحرم. وأخرجه من طريق مالك الشافعي 1/308، وأحمد 5/418، والبخاري 1840 في جزاء الصيد: باب الاغتسال للمحرم، ومسلم 1205 في الحج: باب جواز غسل المحرم بدنه ورأسه، وأبو داود 1840 في المناسك: باب المحرم يغتسل، وابن ماجه 2934 في المناسك: باب المحرم يغسل رأسه، والبيهقي 5/63، والبغوي 1983. وأخرجه الحميدي 379، ومسلم 1205، والدارمي 2/30، وابن خزيمة 2650، وابن الجارود 441، والدارقطني 2/272-273، من طرق عن سفيان، وأحمد 5/421، ومسلم 1205 عن طريق ابن جريج، كلاهما عن زيد بن أسلم، به.

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ، وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ، فَاَرْسَلَنِيْ اِلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، اَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ، فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ، وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ، اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ ابْنُ عَبَّاسٍ، اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ، وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ: فَوَضَعَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يَدَهٗ عَلَى الثَّوْبِ وَطَاْطَاَهٗ حَتّٰى بَدَا لِيْ رَاْسُهٗ، ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ: اصْبُبْ، فَصَبَّ عَلٰى رَاْسِهٖ، ثُمَّ حَرَّكَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ، فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ

❁❁ ابراہیم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ''ابواء'' کے مقام پر اختلاف ہوگیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا تھا: محرم شخص اپنے سر کو دھوسکتا ہے' جبکہ مسور کا یہ کہنا تھا کہ محرم شخص اپنے سر کو نہیں دھوسکتا ہے ان حضرات نے مجھے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا' تاکہ میں ان سے اس بارے میں دریافت کروں میں نے انہیں پالان کی دولکڑیوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا۔ انہوں نے ایک کپڑے کے ذریعے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں عبداللہ بن حنین ہوں مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے' تاکہ میں آپ سے یہ دریافت کروں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کے دوران کس طرح اپنے سر کو دھوتے تھے؟ راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھ کر اسے کچھ نیچے کیا' یہاں تک کہ ان کا سر مجھے نظر آنے لگا پھر انہوں نے پانی انڈیلنے والے شخص سے یہ کہا کہ مجھ پر پانی انڈیلو اس نے ان کے سر پر پانی انڈیلا' تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر میں حرکت دی۔ وہ اپنے ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف لے کر گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے۔ پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُحْرِمِ عِنْدَ اِرَادَتِهِ الْجَمْرَةَ اَنْ يَّسْتَتِرَ مِنَ الْحَرِّ

محرم کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ جمرہ کی طرف جاتے ہوئے گرمی سے (بچنے کے لیے، اپنے اوپر چادر وغیرہ کے ذریعے) اوٹ کرلے

3949 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3949- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو عبد الرحيم: اسمه خالد بن أبي يزيد الحراني، وهو في المسند 6/402، . ومن طريق أحمد أخرجه مسلم 1298، 312 في الحج: باب استحباب رمي جمرة العقبة يوم النحر راكباً، وأبو داوٗد 1834 في المناسك: باب في المحرم يظلل. وأخرجه النسائي في الكبرى كما في التحفة 13/75، عن عمرو بن هشام الحراني، عن محمد بن سلمة، بِه. وأخرجه مسلم 1298 311 وابن خزيمة 2688، والطبراني في الكبير 25/380، والبيهقي 5/130، من طريقين عن زيد بن أبي أنيسة، بِه .

مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ،

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ الْحُصَيْنِ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، فَرَاَيْتُ اُسَامَةَ وَبِلَالًا، اَحَدُهُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ، حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

سیّدہ اُمّ حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شرکت کی ہے میں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان دونوں میں سے ایک نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام کو پکڑا ہوا تھا اور دوسرے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چادر تانی ہوئی تھی' تا کہ آپ کو دھوپ کی تپش سے بچائیں' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی۔

ذِكْرُ جَوَازِ احْتِجَامِ الْمَرْءِ الْمُحْرِمِ لِعِلَّةٍ تَعْتَرِضُهُ

کسی بیماری کی وجہ سے، محرم شخص کے لیے پچھنے لگوانے کے جائز ہونے کا تذکرہ

3950 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ مِّنْ اَذًى كَانَ بِرَاْسِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میں ہونے والی تکلیف کی وجہ سے احرام کے دوران پچھنے لگوائے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَّحْتَجِمَ لِعِلَّةٍ تَحْدُثُ بِهِ مَا لَمْ يَقْطَعْ شَعَرًا

محرم کے لیے یہ بات مباح ہونا کہ وہ کسی بیماری کی وجہ سے پچھنے لگوا سکتا ہے، جبکہ اس صورت میں (اس کے جسم سے) بال نہ کاٹے جائیں

3951 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

3950– إسناده صحيح على شرط الشيخين . يحيى بن سعيد: هو الأنصارى . وأخرجه البيهقي 5/339، من طريق أبي حاتم الرازى، عن يحيى بن سعيد الأنصارى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/236و 241و 259و 260و 346و 372، وابن أبي شيبة، والبخارى 5700، و 5701 فى الطب: باب الحجامة من الشقيقة والصداع، وأبو داوٗد 1836 فى المناسك: باب المحرم يحتجم، من طرق عن هشام بن حسان، بِهٖ . وأخرجه أحمد 1/374، والطبراني 11859و 11973 من طرق عن عكرمة به . وانظر ما بعده .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم ہونے کے دوران پچھنے لگوائے تھے۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِي احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بُدْنِهِ فِي اِحْرَامِهِ

(جسم کے) اس مقام کا تذکرہ، جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے دوران اپنے جسم پر پچھنے لگوائے تھے

3952 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَّجَعٍ كَانَ بِهٖ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں میں ہونے والی تکلیف کی وجہ سے پاؤں کی پشت پر پچھنے لگوائے تھے آپ اس وقت محرم تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ

3951– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله، سفيان: هو ابن عيينة، وهو عند أبي يعلى برقم 2390، وعنده عن طاووس فقط .وأخرجه مسلم 1202 87في الحج: باب جواز الحجامة للمحرم، عن زهير بن حرب، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي1/319، وأحمد 1/221، والحميدي 500، والبخاري 1835، في جزاء الصيد: باب الحجامة للمحرم، و 5695 في الطب: باب الحجامة في السفر والإحرام، ومسلم 1202 87، وأبو داؤد 1835 في المناسك: باب المحرم يحتجم، والترمذي 839 في الحج: باب ما جاء في الحجامة للمحرم، والنسائي 5/193، في مناسك الحج: باب الحجامة للمحرم، والدارمي 2/37، ابن خزيمة 2651 وابن الجارود 442، والطبراني في الكبير 10853، والبغوي 1984 من طرق عن سفيان، بِهٖ .وأخرجه ابن خزيمة 2655، والطبراني 11500، من طريق النعمان بن المنذر، عن عطاء وطاووس، بِهٖ .وأخرجه أحمد 1/372، وابن خزيمة 2657، عن زكريا بن إسحاق عن عمرو بن دينار، عن طاووس، عن ابن عباس .وأخرجه أحمد 1/292، والنسائي 5/193، من طريقين عن أبي الزبير، عن عطاء، عن ابن عباس .وأخرجه أحمد 1/215و 222و 240 و 286 و 315 و 333 و 351 والحميدي 501 والدارمي 2/37، وابن ماجه 3081، في المناسك: باب الحجامة للمحرم، وابن خزيمة 2655، وأبو يعلى 2360، والطبراني 12141، 12477 12919 12943، والدارقطني1/239، والبيهقي 4/263، 5/65، من طرق عن ابن عباس، بِهٖ .

3952– إسناده قوي، محمد بن خالد بن عثمة، روى له أصحاب السنن، وذكره المؤلف في الثقات، وقال أبو حاتم: صالح الحديث، وقال احمد: ما أرى بحديثه بأساً، وقال أبو زرعة: لا بأس به، ومن فوقه من رجال الشيخين، عبد الله بن بحينة: هو عبد الله بن مالك بن القشب الأزدي، وبحينة: أمه .وأخرجه النسائي 5/194 في مناسك الحج: باب حجامة المحرم وسط رأسه، عن هلال بن بشر عن محمد بن خالد بن عثمة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/345، وابن أبي شيبة 8/26، والدارمي 2/37، والبخاري 1836، في جزاء الصيد: باب الحجامة للمحرم، و 5698 في الطب: باب الحجامة في الرأس، ومسلم 1203 في الحج: باب جواز الحجامة للمحرم، وابن ماجه 348i في المناسك: باب موضع الحجامة، والبيهقي 5/65، والبغوي 1985، من طرق عن سليمان بن بلال، بِهٖ .

اس روایت کا تذکرہ، جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، نبی اکرم ﷺ نے (احرام کے دوران پچھنے لگوانے کا) یہ عمل ایک سے زیادہ مرتبہ کیا

3953 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِيْ عَلْقَمَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجَ يُحَدِّثُ اَنَّهُ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِّنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ فِيْ وَسَطِ رَاْسِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مکہ کے راستے میں ''لحی جمل'' کے مقام پر پچھنے لگوائے تھے آپ نے سر کے درمیانی حصے میں پچھنے لگوائے تھے آپ اس وقت محرم تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُحْرِمِ مُدَاوَاةَ عَيْنَيْهِ اِذَا رَمِدَتْ

محرم کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ آشوب چشم کے لیے دوائی استعمال کرسکتا ہے

3954 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، اَخْبَرَهُ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا اشْتَكٰى عَيْنَهُ ضَمَّدَهَا بِالصَّبِرِ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں (نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:) محرم شخص کی جب آنکھوں میں تکلیف ہو تو وہ ان پر ایلوے کا لیپ کرسکتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ لُبْسِ الْمُحْرِمِ اَجْنَاسًا مِّنَ الثِّيَابِ الْمَعْلُوْمَةِ

اس بات کا تذکرہ، متعین قسم کے (سلے ہوئے کپڑوں) کو پہننا محرم کے لیے ممنوع ہے

3954- إسناده صحيح، إسحاق بن إسماعيل الطالقاني: ثقة روى له أبو داؤد، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . أيوب بن موسى: هو ابن عمرو بن سعيد بن العاص .وأخرجه مسلم 1204 في الحج: باب جواز مداواة المحرم عينه، وأبو داؤد 1838 في المناسك: باب يكتحل المحرم، والترمذي 952 في الحج: باب ما جاء في المحرم يشتكي عينه فيضمدها بالصبر، وابن خزيمة 2654، وابن الجارود 443، من طرق عن سفيان بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/65، ومسلم 1204 90 من طريقين عن أيوب بن موسى، بِهِ . وأخرجه أحمد 1/59-60، وأبو داؤد 1839، من طريقين عن أيوب السختياني، عن نافع، عن نبيه بن وهب، به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، والعمل على هذا عند أهل العلم لا يرون بأساً أن يتداوى المحرم بدواء ما لم يكن فيه طيب .

3955 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ: لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ، وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَالْوَرْسُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب ہم نے احرام باندھا ہوا ہو تو ہم کون سے کپڑے پہنیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قمیض شلوار عمامہ ٹوپی اور موزے نہ پہنو البتہ جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے ٹخنوں سے نیچے پہن لے اور تم کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ لُبْسِ الْمُحْرِمِ الْمَصْبُوْغَ مِنَ الثِّيَابِ

محرم کے لیے رنگے ہوئے لباس کو پہننے کی ممانعت کا تذکرہ

3956 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ وَرْسٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے محرم شخص زعفران یا ورس کے ساتھ رنگا ہوا کپڑا پہنے۔

3957 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ:

3955– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقدتقدم برقم: 3784من طريق مالك عن نافع .وأخرجه الحميدى 627 وأحمد 2/54، والنسائى 5/132، فى مناسك الحج: باب النهى عن لبس السراويل فى الإحرام، وابن خزيمة 2597، و 2598، والبيهقى 5/50، من طرق عن عبيد الله، عن نافع، بهذا الإسناد .

3956– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم برقم 3787 .

3957– إسناده صحيح على شرط الشيخين، جرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر، والحكم: هو ابن عتيبة، أبو محمد الكندى، وأخرجه أبو داؤد 3241 فى المناسك: باب المحرم يموت كيف يصنع به، عن عثمان بن أبى شيبة، والطبرانى فى الكبير 12540، عن الحسن بن إسحاق الدسترى، عن عثمان بن أبى شيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 1839، فى جزاء الصيد: باب ما ينهى من الطيب للمحرم والمحرمة، والنسائى 5/196، فى مناسك الحج: باب النهى عن أن يحنط المحرم إذا مات، والبيهقى 3/293، من طرق عن جرير، به .وأخرجه أحمد 1/266، والدارقطنى 2/295، وابن الجارود507من طريقين عن منصور، به .وأخرجه الحميدى 467، وأحمد 1/221، و 266 و 286، و 333، والبخارى 1265، فى الجنائز: باب الكفن فى ثوبين، و 1266 باب الحنوط للميت، و 1849، و ,1850فى جزاء الصيد: باب المحرم يموت بعرفة، ومسلم 1206 فى الحج: باب ما يفعل فى المحرم إذا مات، وأبو داؤد 3239، و 3240، والنسائى 5/196، فى مناسك الحج: باب النهى عن أ، يحنط المحرم إذا مات، والطحاوى فى مشكل الآثار 1/99، والطبرانى 12239، والبيهقى 3/391، و 393، و 5/53،

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ، فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اغْسِلُوهُ، وَكَفِّنُوهُ، وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ، وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک محرم شخص کی اونٹنی نے اسے گرا کر مار دیا۔ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا' تو آپ نے فرمایا: اسے غسل دو اسے کفن دو' لیکن اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں اسے خوشبو نہ لگانا' کیونکہ اسے تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ کیا جائے گا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجَلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا

3958 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ حَدَّثَهُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا صَرَعَهُ بَعِيرُهُ فَوَقَصَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْنِ، وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَلَا تُغَطُّوا رَاْسَهُ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص کے اونٹ نے اسے گرا کر اسے مار دیا وہ شخص محرم تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دو کپڑے پہنا دو اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اس کا سر نہ ڈھانپنا' کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ایسی حالت میں زندہ کرے گا کہ یہ تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْنِ اَرَادَ بِهِ الثَّوْبَيْنِ اللَّذَيْنِ كَانَ قَدْ اَحْرَمَ فِيهِمَا

3958- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم، عمرو بن الحارث: هو ابن يعقوب الأنصاري وأخرجه الطبراني في الكبير 12530 عن أحمد بن رشدين، حدثنا أحمد بن صالح، حدثنا بن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الحميدي 466، وأحمد 1/220، 221، و 346، والبخاري 1268، في الجنائز: باب كيف يدفن المحرم، و 1849، في جزاء الصيد: باب المحرم يموت بعرفة، ومسلم 1206، في الحج: باب ما يفعل بالمحرم إذا مات، وأبو داوُد 3238 و 3239 في المناسك: باب المحرم يموت كيف يصنع به، والترمذي 951 في الحج: باب ما جاء في المحرم يموت في إحرامه، والنسائي 5/197 في مناسك الحج: باب النهي عن تخمير رأس المحرم إذا مات، وابن ماجه 3084، في المناسك: باب المحرم يموت، والدارقطني 2/295-296و 296و 297، وابن الجارود 506، والطبراني 12523، و 12524 و 12525و 12526 و 12527 و 12528و 12529 و 12531 و 12532 و 12533 و 12534 و 12535و 12536 و 12537 و 12538 و 12539 و 12541، والبيهقي 3/390و 390- 391 و 5/53، و 53-54، و 70، من طرق عن عمرو بن دينار، بهذا الإسناد . وانظر ما بعده

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تم اسے دو کپڑے پہناؤ" اس سے آپ کی مراد وہی دو کپڑے ہیں، جن میں اس (مرحوم حاجی نے) احرام باندھا ہوا تھا

3959 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ، وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ وَحْشِیَّةَ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا كَانَ مُحْرِمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوْهُ فِیْ ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهُ، وَلَا تُمِسُّوْهُ طِيْبًا، فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (حج کرنے والے) ایک محرم شخص کی اونٹنی نے اسے گرادیا اس کا انتقال ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دیدو اس کے سر کو ڈھانپنا نہیں اور اسے خوشبو نہ لگانا' کیونکہ اسے قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ کیا جائے گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَغْطِيَةِ وَجْهِ الْمُحْرِمِ وَرَاْسِهِ مَعًا، عِنْدَ تَكْفِيْنِهٖ اِذَا مَاتَ

جب محرم کا انتقال ہو جائے تو اسے کفن دیتے ہوئے، اس کے چہرے اور سر دونوں کو ڈھانپنے کی ممانعت کا تذکرہ

3960 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

3959- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد صرح هشيم بالتحديث عند الشيخين، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه الطيالسي 2623، وأحمد 1/215، والبخارى 1851، فى جزاء الصيد: باب سنة المحرم إذا مات، ومسلم 1206، 99فى الحج: باب ما جاء يفعل بالمحرم إذا مات، والنسائى 5/195 فى مناسك لحج: باب غسل المحرم بالسدر إذا مات، والبيهقى 3/392، والبغوى 1480 من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/328، والبخارى 1267 فى الجنائز: باب كيف يكفن المحرم، ومسلم 1206، 100 والنسائى 5/197، فى مناسك الحج: باب النهى عن أن يخمر وجه المحرم ورأسه إذا مات، والبيهقى 5/54

3960- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير موسى بن عبد الرحمٰن المسروقى، وهو ثقة روى له النسائى والترمذى وابن ماجه .أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وجعفر بن إياس: هو ابن أبى وحشية، المتقدم فى الحديث السابق .وأخرجه الطيالسى 2623، وأحمد 1/287، والنسائى 5/196 فى مناسك الحج: باب فى كم يكفن المحرم إذا مات، وابن ماجه 3084 فى المناسك: باب المحرم يموت، والطبرانى فى الكبير 12542، والبيهقى 3/391 و392-393 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وانظر الأحاديث الثلاثة المتقدمة .

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى نَاقَةٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَاَوْقَصَتْهُ فَمَاتَ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُغَسَّلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاَنْ يُكَفَّنَ فِيْ ثَوْبَيْهِ، وَلَا يَمَسَّ طَيِّبًا، وَلَا يُخَمَّرَ وَجْهُهُ وَرَاْسُهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی اونٹنی پر آیا وہ محرم تھا اس کی اونٹنی نے اسے گرا دیا۔ اس کا انتقال ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دیا جائے اور اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دیا جائے اسے خوشبو نہ لگائی جائے اس کے چہرے اور سر کو ڈھانپا نہ جائے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمُحْرِمِ اجْتِنَابُهُ مِنْ قَتْلِ صَيْدٍ مِّنَ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، محرم کے لیے یہ بات ضروری ہے، وہ جانوروں میں سے شکار (کیے جانے والے جانوروں) اور دوسرے (جانوروں) کو قتل کرنے سے اجتناب کرے

3961 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ؟، قَالَ: الْفَارَةَ، وَالْحِدَاةَ، وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ، وَالْغُرَابَ الْاَبْقَعَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: محرم شخص کسے مار سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چوہے، چیل، پاگل کتے، کوے کو۔

3961- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير وهب بن بقية، فمن رجال مسلم، وابن عون: اسمه عبد اللّٰه بن عون بن أرطبان، ويحيى بن سعيد: هو ابن قيس .وأخرجه أحمد 2/3، عن هشيم، عن يحيى بن سعيد، وعبيد الله بن عمر وابن عون، عن نافع، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 5/190، في مناسك الحج: باب قتل الغراب، عن يعقوب بن إبراهيم، عن هشيم، عن يحيى بن سعيد، عن نافع، به، وقد صرح هشيم بالتحديث عن أحمد والنسائي .وأخرج الدارمي2/36، ومسلم 1199، في الحج: باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم، عن طريق يزيد بن هارون عن يحيى بن سعيد عن نافع، به .وأخرجه أحمد 2/54، عن يحيى، والنسائي 5/190، باب قتل العقرب، عن عبيد الله بن سعيد قال: حدثنا يحيى، عن عبيد الله قال: أخبرني نافع، فذكره، .وأخرجه مسلم 1199، وابن ماجه 3088، في المناسك: باب ما يقتل المحرم، والطحاوي 2/165، من طق عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، بِهِ .وأخرجه مالك 1/356في الحج: باب ما يقتل المحرم من الدواب، وعبد الرزاق 3375، وأحمد 2/32 و48و 65و 82، 138، والبخاري 1826، في جزاء الصيد: باب ما يقتل المحرم من الدواب، ومسلم 1199، والنسائي 5/187–188، باب ما يقتل المحرم من الدواب، و 5/189، باب قتل الفارة، و 5/190، باب قتل الحدأة، والبيهقي 5/209، و 9/315، والبغوي 1990، من طق عن نافع، بِهِ . وانظر ما بعده .وأخرجه احمد 2/32، ومسلم 1199، 78عن يزيد بن هارون عن محمد إسحاق عن نافع، وعبيد الله بن عبد الله بن عمر، حدثناه عَنِ ابْنِ عُمَرَ . . .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُحْرِمِ قَتْلَ الضَّرَّارَاتِ مِنَ الدَّوَابِّ

احرام والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ نقصان دہ جانوروں کو مار سکتا ہے

3962 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَمْسٌ مَنْ قَتَلَهُنَّ، وَهُوَ حَرَامٌ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ، فِيْهِنَّ الْعَقْرَبُ، وَالْفَارَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ، وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

پانچ (جانور) ایسے ہیں جو شخص انہیں قتل کردے' جبکہ وہ احرام کی حالت میں ہو' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا ان میں بچھو' چوہا' پاگل کتا' کوا اور چیل (شامل ہیں)۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِطْلَاقِ اسْمِ الْفِسْقِ عَلٰى غَيْرِ اَوْلَادِ آدَمَ وَالشَّيَاطِيْنَ

انسانوں اور شیاطین کے علاوہ کسی اور کے لیے لفظ ''فسق'' استعمال کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

3963 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَيُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْوَزَغُ فُوَيْسِقٌ

3962- إسناده صحيح على شرط مسلم كسابقه . يحيى بن أيوب المقابرى: من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه مسلم 1199 79 فى الحج: باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب فى الحل والحرم، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1199 79 من طريق عن إسماعيل بن جعفر به .وأخرجه مالك 1/356، فى الحج: باب ما يقتل المحرم من الدواب، ومن طريقه أحمد 2/138، والبخارى 1826 فى جزاء الصيد: باب ما يقتل المحرم من الدواب، و 3315 فى جزاء الصيد: باب إذا وقع الذباب فى شراب أحدكم فليغمسه، والطحاوى 2/166، والبيهقى 9/315، والبغوى 1990، وأخرجه أحمد 2/52، والطحاوى 2/166، من طريق شعبة .وأخرجه أحمد 2/50، من طريق سفيان، ثلاثتهم مالك وشعبة وسفيان عن عبد اللّٰه بن دينار، به .وأخرجه أحمد 2/82، والحميدى 619، ومسلم 1199، 72، وأبو داوُد 1846 فى المناسك: باب ما يقتل المحرم من الدواب، والنسائى 5/190 فى المناسك: باب قتل الغراب، وابن الجارود 440، والبيهقى 5/209، -210و 9/316 من طرق عن سفيان عن الزهرى، عن سالم بن عبد الله بن عمر عن أبيه .وأخرجه البيهقى 5/210، من طريق يونس، عن الزهرى، عن سالم بن عبد الله بن عمر، عن ابيه عن حفصة .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گرگٹ چھوٹا فاسق ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اصْطِيَادَ الْمُحْرِمِ الضَّبُعَ صَيْدٌ وَّفِيْهِ جَزَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ احرام والا شخص بجو کو مار دیتا ہے تو یہ بھی شکار ہوگا اور اس (صورت) میں کفارہ دینا ہوگا

3964 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الضَّبُعِ، فَقَالَ: هِيَ صَيْدٌ، وَفِيهَا كَبْشٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شکار ہے اور (اسے مارنے کا کفارہ) مینڈھا ہوگا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں جریر بن حازم نامی راوی منفرد ہے

3965 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

3963– إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو الطاهر بن السَّرح: هو احمد بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن السرح، ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . ابن وهب: هو عبد اللّٰه بن وهب بن مسلم القرشي، ويونس: هو ابن يزيد الأيلي .وأخرجه النسائي 5/209 في مناسك الحج: باب قتل الوزغ، عن وهب بن بيان، عن ابن وهب بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 1831 في جزاء الصيد: باب ما يقتل المحرم، والبيهقي 5/210، من طريق إسماعيل بن أبي أويس، عن مالك عن الزهري، بِهِ .وأخرجه مسلم 2239 في السلام: باب استحباب قتل الوزغ، وابن ماجه 3230 في الصيد: باب قتل الوزغ، عن أبي الطاهر بن السرح، عن ابن وهب، عن يونس عن الزهري، بِهِ .وأخرجه البخاري 3306، في بدء الخلق: باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، عن سعيد بن عفير ومسلم 1239 عن حرملة عن يحيى كلاهما عن ابن وهب، عن يونس عن الزهري، بِهِ .وأخرجه أحمد 6/87، و 271، من طريقين عن الزهري به .

3964– إسناده صحيح على شرط مسلم، حبان: هو ابن موسى، وعبد اللّٰه: هو ابن المبارك .وأخرجه الدارمي 2/74، وابن أبي شيبة، 4/77، وأبو داوٗد 3801 في الأطعمة: باب في أكل الضبع، وابن ماجه 3085 في الحج: باب الصيد يصيبه المحرم، والطحاوي 2/164، والدارقطني 2/246، والحاكم 1/452، من طرق عن جرير بن حازم بهذا الإسناد، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد على شرط الشيخين، وانظر ما بعده .

اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): سَاَلْتُ عَنِ الضَّبُعِ آٰكُلُهُ؟، قَالَ: نَعَمْ. - يَعْنِىْ فَقُلْتُ اَصَيْدٌ هُوَ -، قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ

❀❀ عبدالرحمٰن بن ابوعمار' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے ان سے بجو کے بارے میں دریافت کیا: کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں (راوی کہتے ہیں) ان کی مراد یہ تھی کہ کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں میں نے دریافت کیا: کیا یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اَكْلِ الْمُحْرِمِ لَحْمَ صَيْدِ الْبَرِّ اِذَا تَعَرّٰى عَنْ مَعُوْنَتِهٖ عَلَيْهِ

احرام والے شخص کے لیے خشکی کے شکار کا گوشت کھانے کے مباح ہونے کا تذکرہ' جبکہ اس نے اس کو شکار کرنے میں کوئی مدد نہ کی ہو

3966 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ

3965- إسناده صحيح كسابقه، وقد صرح ابن جريج هنا بالتصريح، فانتفت شبهة تدليسه، وهو في مصنف عبد الرزاق 8682 .وأخرجه الشافعي 1/330، وأحمد 3/313 و 322، والدارمي 2/74، والترمذي 851 في الحج: باب ما جاء في الضبع يصيبه المحرم، و 1791 في الأطعمة: باب ما جاء في أكل الضبع، والطحاوي 2/164، والدارقطني 2/246، وابن الجارود 4383، والبغوي 1992، من طرق عن ابن جريج به .وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وقال يحيى القطان: وروى جرير بن حازم هذا الحديث، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عن ابن أبي عمار، عن جابر قوله . وحديث جريج أصح .وأخرجه أحمد 3/297، وابن ماجه 3236، في الصيد: باب الضبع، والدارقطني 2/245-246، و 246، من طرق عن إسماعيل بن أمية، عن عبد الله بن عبيد بن عمير، بِهِ .

3966- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه مسلم 1196، 64في الحج: باب تحريم الصيد للمحرم، والبيهقي 5/322، من طريقين عن جرير بن عبد الحميد بهذا الإسناد .وأخرجه 5/305-306، عن عبيد بن حميد عن عبد العزيز بن رفيع، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 8337، وأحمد 5/190، و 301، والدارمي 2/38، والبخاري 1821، في جزاء الصيد: باب إذا صاد الحلال فأهدى للمحرم أكله، و 1822، باب إذا رأى المحرمون صيداً فضحكوا ففطن الحلال، و 4149، في المغازي: باب غزوة الحديبية، ومسلم 1196، 59، والنسائي 5/185-186، في مناسك الحج: باب إذا ضحك المحرم ففطن الحلال للصيد، وابن ماجه 3093 في المناسك: باب الرخصة في ذلك إذا لم يصد له، والدارقطني 2/291 من طرق عن يحيى بن أبي كثير .وأخرجه أحمد 5/302، والدارمي 2/38-39، والبخاري 1824 في جزاء الصيد: باب لا يشير المحرم إلى الصيد لكي يصطاده الحلال، ومسلم 1196 60 و 61 والنسائي 5/186، باب إذا أشار المحرم إلى الصيد فقتله الحلال، والطحاوي 2/173، وابن الجارود 435، من طرق عن عبد الله بن عبد الله بن موهب .وأخرجه أحمد 5/307، من طريق صالح بن أبي حسان، ثلاثتهم يحيى وعثمان وصالح عن عبد الله بن أبي قتادة، بِهِ .وأخرجه مالك 1/351 في الحج: باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد، عن زيد بن أسلم، عن عطاء بن يسار عن أبي قتادة، ومن طريقه أخرجه أحمد 5/301، والبخاري 5491 في الذبائح والصيد: باب ما جاء في التصيدومسلم 1196 58 والترمذي 848، في الحج: باب ما جاء في أكل الصيد للمحرم، والطحاوي 2/173، والبغوي 1988 .

عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ فِیْ قَوْمٍ مُحْرِمِيْنَ، وَهُوَ حَلَالٌ، فَعَرَضَ لِاَصْحَابِهٖ حِمَارٌ وَّحْشِيٌّ، فَلَمْ يُؤْذِنُوْهُ حَتّٰى اَبْصَرَهُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَاخْتَلَسَ مِنْ بَعْضِهِمْ سَوْطًا، فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَصَرَعَهُ، فَاَتَاهُمْ بِهٖ، فَاَكَلُوْا وَحَمَلُوْا مَعَهُمْ، فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلُوْهُ؟، فَقَالَ: هَلْ اَشَارَ اِلَيْهِ اِنْسَانٌ مِّنْكُمْ؟، قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَكُلُوْهُ

❀❀ عبداللہ بن ابوقتادہ کہتے ہیں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ احرام والے افراد کے ساتھ تھے جبکہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے خود احرام نہیں باندھا ہوا تھا ان حضرات کے سامنے ایک حمار وحشی (زیبرہ) آیا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے انہیں اس بارے میں نہیں بتایا' یہاں تک کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے خود اسے دیکھ لیا وہ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے ان حضرات کی لاٹھی لی اس پر حملہ کیا اور اسے مار دیا وہ اسے لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے' تو انہوں نے اس کا گوشت کھالیا انہوں نے اپنے ساتھ بھی اسے رکھ لیا جب یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی شخص نے (احرام کی حالت میں) اس کی طرف اشارہ کیا تھا ان لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسے کھالو۔

3967 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِیْ مُزَاحِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشِيٍّ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ، قَالَ: فَرَدَّهٗ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيَّ، فَلَمَّا عَرَفَ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِیْ قَالَ: لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ، وَلٰكِنَّا حُرُمٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ''ابواء'' یا شاید ''ودان'' کے مقام پر حمار وحشی (یعنی زیبرے) کا گوشت پیش کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول نہیں کیا میرے لیے یہ بات پریشانی کا باعث بنی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر (پریشانی) کے آثار دیکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم یہ تمہیں واپس نہ کرتے' لیکن ہم احرام کی حالت میں ہیں۔

3968 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

3967– إسناده صحيح على شرط مسلم . منصور بن أبي مزاحم: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . الزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر . وقد تقدم تخريجه برقم 136 .وأخرجه الطبراني في الكبير 7441 عن عبد الله بن أحمد، حدثنا عمرو بن عثمان الحمصي، [illegible] حدثنا الزبيدي، بهذا الإسناد، وانظر 3969 .

(متن حدیث): قُلْتُ: لِزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِيَ لَهُ عُضْوُ صَيْدٍ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَرَدَّهُ؟، قَالَ: نَعَمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کے علم میں یہ بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا ایک عضو تحفے کے طور پر پیش کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت احرام کی حالت میں تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا تھا (یعنی قبول نہیں کیا تھا) تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ اسْمِ الْمُهْدِيِّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّيْدَ الَّذِي رَدَّهُ عَلَيْهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا تحفہ پیش کرنے والے شخص کے نام کا تذکرہ' جس شکار کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کر دیا تھا

3969 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَهْدَى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِي، قَالَ: اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حمار وحشی (یعنی زیبرہ) کا گوشت پیش کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ابواء یا شاید ودان کے مقام پر موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول نہیں کیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر (پریشانی یا افسوس) کے آثار دیکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم نے اسے صرف اس لیے واپس کیا ہے' کیونکہ ہم حالت احرام میں ہیں۔

3968- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير سعيد بن قيس -وهو المكي- فمن رجال مسلم . عطاء : هو ابن أبي رباح .وأخرجه الطبراني في الكبير 4965 عن ابن أبي خليفة الفضل بن الحباب الجمحي، بهذا الإسناد .وأخرجه أيضاً 4965 عن حجاج بن منهال، عن أبي الوليد الطيالسي، بِهِ .وأخرجه أحمد 369-370و 371، وأبو داوُد 1850 في المناسك: باب لحم الصيد للمحرم، والنسائي 5/184 في مناسك الحج: باب ما لا يجوز للمحرم أكله من الصيد، والطحاوي 2/169 من طرق عن حماد بن سلمة، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 838323، وأحمد 4/367و 374، ومسلم 1195 في الحج: باب تحريم الصيد للمحرم، والنسائي 5/184، والطحاوي 2/169، والطبراني 4963و 4964 من طرق عن ابن جريج، أخبرني الحسن بن مسلم، عن طاووس، عن ابن عباس، فذكر نحوه .

3969- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وقد تقدم برقم 136 . وانظر 3967 . وهو في الموطأ 1/353 في الحج: باب ما لا يحل للمحرم أكله من الصيد .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/323، والبخاري 1825 في جزاء الصيد: باب إذا أهدى المحرم حماراً وحشياً، و 2573 في الهبة: باب قبول الهدية، ومسلم 1193 في الحج: باب تحريم الصيد للمحرم، والطحاوي 2/170، والطبراني 7441 .

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يَحْكُمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الَّذِى ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ عبیداللہ بن عبداللہ سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3970 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِى الْحَكَمُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ، اَهْدَى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ بِقُدَيْدٍ وَكَانَ مُحْرِمًا، فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے ''قدید'' کے مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حمار وحشی (یعنی زیبرہ) کی پچھلی ران پیش کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِى مِنْ اَجْلِهَا رَدَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الصَّيْدِ عَلَى الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کو شکار کا گوشت واپس کر دیا تھا

3971 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِى عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): صَيْدُ الْبَرِّ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ، اَوْ يُصَادُ لَكُمْ

3970– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، وهو من شيوخ البخارى . الحكم: هو ابن عتبة .وأخرجه الطيالسى 2633، وأحمد 1/230و 342، ومسلم 1194 54 فى الحج: باب تحريم الصيد للمحرم، والنسائى 5/185 فى المناسك: باب ما لا يجوز للمحرم أكله من الصيد، والطحاوى 2/171، والطبرانى 12366، والبيهقى 5/193 من طريقين عن منصور بن المعتمر، عن الحكم، بِهِ .وأخرجه أحمد 1/230و 338و 361، ومسلم 1194، والنسائى 5/185، والطبرانى 12342و 12343، ومسلم 1194، والنسائى 5/185، والطبرانى 12342و 12343، والبيهقى 5/192–193، والطحاوى 2/170–171 من طرق عن حبيب بن أبى ثابت، عن سعيد بن جبير، بِهِ .وأخرجه أحمد 1/216، والطبرانى 12706و 12143، والطحاوى 2/170 من طرق عن ابن عباس، بِهِ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''خشکی کا شکار (احرام والے شخص کیلئے) حلال ہے پھر تم نے اسے شکار نہ کیا ہو یا اسے تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْاَخْبَارِ وَلَا تَفَقَّهَ فِي صَحِيحِ الْآثَارِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور روایات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا کہ یہ روایت حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے، جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

3972 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَاُهْدِيَ لَهُ لَحْمُ صَيْدٍ، وَهُمْ مُحْرِمُونَ، وَهُوَ رَاقِدٌ، فَاَبَيْنَا اَنْ نَاْكُلَهُ، حَتّٰى اِذَا اسْتَيْقَظَ قُلْنَا: صَيْدٌ اُهْدِيَ لَكَ، فَقَالَ: مَا شَاْنُكُمْ لَمْ تَاْكُلُوا؟، قَالُوا: انْتَظَرْنَا حَتّٰى نَنْظُرَ مَا تَقُولُ فِيهِ، قَالَ: اَكَلْنَا مِثْلَ هٰذَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُوا، فَاَكَلُوا، وَاَكَلَ

3971- إسناده ضعيف، فيه انقطاع، هو أن المطلب بن حنطب بن الحارث المخزومي، لم يسمع من جابر، وقال الترمذي: المطلب لا نعرف له سماعاً من جابر، وقال أبو حاتم في المراسيل ص 210: عامة أحاديثه مراسيل، لم يدرك أحداً من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، ولم يسمع من جابر، وقال ابن سعد: كان كثير الحديث وليس يحتج بحديثه لأنه يرسل، وقال الحافظ في التلخيص 2/276: مختلف فيه وإن كان من رجال الصحيحين، وقال ابن التركماني في تعليقه على سنن البيهقي 5/191: فالحديث في نفسه معلول، عمرو بن أبي عمرو مع اضطرابه في هذا الحديث- متكلم فيه، وقال النسائي: عمرو بن أبي عمرو ليس بالقوي، وإن كان روى له مالك .والحديث أخرجه أبو داوٗد 1851 في المناسك: باب لحم الصيد للمحرم، والترمذي 846 في الحج: باب ما جاء في أكل الصيد للمحرم، والنسائي 5/187 في المناسك: باب إذا أشار المحرم إلى الصيد فقتله الحلال، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه الطحاوي 2/171، والدارقطني 2/290، والحاكم 1/452، والبيهقي 5/190 من طرق عن ابن وهب، عن يعقوب بن عبد الرحمٰن، به .وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي .وأخرجه الشافعي 1/322-323، والدارقطني 2/290، والحاكم 1/452، والبيهقي 5/190، والبغوي 1989 من طرق عن عمرو بن أبي عمرو، به .وأخرجه الشافعي 1/323، والطحاوي 2/171، والدارقطني 2/290-291 من طريق عبد العزيز الدراوردي، عن عمرو بن أبي عمرو، عن رجل من بني سلمة، وفي روايات: عن رجل من الأنصار عن جابر .وأخرجه الدارقطني 2/290 من طريق الدراوردي، عن سليمان بن بلال، عن عمرو بن أبي عمرو، عن رجل من بني سلمة، عن جابر .وأخرجه الطحاوي 2/171 عن ابن أبي داوٗد قال: حدثنا ابن أبي مريم قال: أخبرنا إبراهيم بن سويد، قال: حدثني عمرو بن أبي عمرو، عن المطلب، عن أبي موسى، عن النبي صلى الله عليه وسلم فذكر مثله .رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُوا، فأكلوا وأكل .(3:40)

3972-إسناده صحيح على شرط مسلم، وانظر ما بعده .

عبدالرحمن بن عثمان تیمی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ان کی خدمت میں شکار کا گوشت پیش کیا گیا وہ لوگ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سو رہے تھے (راوی کہتے ہیں) ہم نے وہ گوشت کھانے سے انکار کر دیا' یہاں تک کہ جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے' تو ہم نے بتایا: آپ کو تحفہ دیا گیا تھا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر کیا وجہ ہے تم نے اسے کھایا کیوں نہیں۔ لوگوں نے بتایا: ہم یہ انتظار کر رہے تھے تاکہ ہم اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں' تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم نے اس طرح کی چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھائی تھی' تو تم لوگ بھی کھاؤ (راوی کہتے ہیں) تو لوگوں نے بھی اسے کھا لیا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسے کھا لیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ ابن منکدر نامی راوی نے یہ روایت عبدالرحمن بن عثمان تیمی سے نہیں سنی ہے

3973 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فِي الْحَجِّ، وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ، فَاُهْدِيَ لَنَا طَائِرٌ، وَطَلْحَةُ نَائِمٌ، فَمِنَّا مَنْ اَكَلَ، وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ، فَلَمْ يَاْكُلْهُ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَوَفَّقَ مَنْ اَكَلَهُ، وَقَالَ: اَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَسْتُ اُنْكِرُ اَنْ يَكُوْنَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، وَسَمِعَهُ مِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، فَمَرَّةً رَوٰى عَنْ مُعَاذٍ وَاُخْرٰى عَنْ اَبِيْهِ

معاذ بن عبدالرحمن تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیلئے جا رہے تھے ہم احرام باندھے ہوئے تھے ہمیں ایک پرندہ تحفے کے طور پر دیا گیا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت سو رہے تھے ہم میں سے کچھ

3973- إسناده صحيح على شرط مسلم كسابقه، رجاله رجال ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن التيمى، فمن رجال مسلم، وقد صرح ابن جريج بالتحديث عند المصنف برقم 5232 وأحمد ومسلم والنسائى وغيرهم، فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه أحمد 1/162، ومسلم 1197 فى الحج: باب تحريم الصيد للمحرم، والنسائى 5/182 فى مناسك الحج: باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد، وأبو يعلى 635 من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/161، والدارمى 2/39، والطحاوى 2/171، والبيهقى 5/188 من طرق عن ابن جريج، بِهِ .وأخرجه الطيالسى 232، وأبو يعلى 656 و 657 من طريق سفيان الثورى، عن ابن المنكدر، حدثنا شيخ لنا، عن طلحة بن عبيد الله أن رجلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ مُحل أصاب صيداً، ايأكله المحرم؟ قال: "نعم" .

لوگوں نے اس کا گوشت کھالیا اور کچھ لوگوں نے پرہیز کیا انہوں نے اسے نہیں کھایا جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے' تو ہم نے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے ان لوگوں کا ساتھ دیا جنہوں نے اس کا گوشت کھالیا تھا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا: ہم نے اس (شکار) کا گوشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھایا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں اس بات کا انکار نہیں کرتا کہ ابن منکدر نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی سے سنی ہوگی اور انہوں نے یہ روایت عبدالرحمٰن کے صاحب زادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سنی ہوگی' تو ایک مرتبہ انہوں نے اسے معاذ کے حوالے سے نقل کر دیا اور دوسری مرتبہ ان کے والد کے حوالے سے نقل کر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُحْرِمَ لَهُ اَكْلُ مَا اُهْدِىَ لَهُ مِنَ الصَّيْدِ، مَا لَمْ يَكُنْ بِاَمْرِهٖ اَوْ بِاِشَارَتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' احرام والے شخص کو اس بات کی اجازت ہے' شکار کا گوشت اگر اسے تحفے کے طور پر دیا گیا ہو' تو وہ اسے کھا سکتا ہے' جبکہ وہ شکار اس کے حکم کے تحت یا اس کے اشارے کی مدد سے نہ کیا گیا ہو

3974 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ فِيْ نَاسٍ مُحْرِمِيْنَ، وَاَبُوْ قَتَادَةَ حِلٌّ، فَاَبْصَرَ الْقَوْمُ حِمَارَ وَحْشٍ، فَلَمْ يُؤْذِنُوْهُ حَتّٰى اَبْصَرَهُ اَبُوْ قَتَادَةَ، فَقَعَدَ عَلٰى ظَهْرِ فَرَسٍ، وَاخْتَلَسَ مِنْ بَعْضِهِمْ سَوْطًا، فَحَمَلَ عَلَى الْحِمَارِ فَصَرَعَهُ، فَاَتَاهُمْ بِهٖ، فَاَكَلُوْهُ، وَحَمَلُوْا، فَلَقُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَسَاَلُوْهُ عَمَّا صَنَعَ اَبُوْ قَتَادَةَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ اَشَارَ اِلَيْهِ اِنْسَانٌ مِّنْكُمْ بِشَيْءٍ اَوْ اَمَرَهُ؟، قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَكُلُوْهُ

❁❁ عبداللہ بن ابوقتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے ساتھ موجود تھے وہ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے' جبکہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا لوگوں نے ایک حمار وحشی (یعنی زیبرہ) دیکھا ان لوگوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں نہیں بتایا' یہاں تک کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی نظر اس پر پڑ گئی وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر بیٹھے انہوں نے ان حضرات میں سے کسی کی لاٹھی لی اور اس زیبرے پر حملہ کر کے اسے مار دیا پھر وہ اس کا (گوشت) لے کر ان حضرات کے پاس آئے ان حضرات نے اسے کھالیا اس کا گوشت اپنے ساتھ بھی رکھ لیا جب ان کی ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے عمل کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی شخص نے اس (شکار) کی طرف اشارہ کیا تھا یا اسے (شکار کرنے کا) حکم دیا تھا؟ ان حضرات نے جواب دیا: جی نہیں۔

3974- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير منصور بن أبي مزاحم، فمن رجال مسلم، أبو الأحوص: هو سلام بن سليم، وقد تقدم برقم3966 .

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم لوگ اسے کھالو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُحْرِمِ أَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَعَانَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ

احرام والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ شکار کا گوشت کھا سکتا ہے' جبکہ اس نے شکار کے بارے میں کسی حوالے سے کوئی مدد نہ کی ہو

3975 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ التَّيْمِيِّ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ،

(متن حدیث): أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ، تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا، فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ، وَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ، فَأَبَوْا، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ، فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ، ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَى بَعْضُهُمْ، فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ

❀❀ حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' یہاں تک کہ مکہ کے راستے میں کسی جگہ پر وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ (نبی اکرم ﷺ سے) پیچھے رہ گئے ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا ہوا تھا' لیکن حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ایک حمار وحشی (یعنی زیبرہ) دیکھا تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے انہوں نے اپنے ساتھیوں سے یہ فرمائش کی کہ وہ انہیں ان کی لاٹھی پکڑا دیں' تو ان کے ساتھیوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نیزہ مانگا' تو انہوں نے وہ بھی نہیں دیا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے خود ہی اسے لیا' پھر اس زیبرے پر حملہ کر کے اسے مار دیا۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے بعض اصحاب نے اس کا گوشت کھالیا بعض نے اس کا گوشت نہیں کھایا جب یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ خوراک ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلائی ہے۔

3975- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو النضر: اسمه سالم بن أبي أمية، وهو في الموطأ 1/350 في الحج: باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد . وأخرجه الشافعي 1/321، وأحمد 5/301، والبخاري 2914 في الجهاد: باب ما قيل في الرماح، و 5490 في الذبائح والصيد: باب ما جاء في التصيد، ومسلم 1196 57 في الحج: باب تحريم الصيد للمحرم، وأبو داؤد 1852 في المناسك: باب لحم الصيد للمحرم، والترمذي 847 في الحج: باب ما جاء في أكل الصيد للمحرم، والنسائي 5/182 في مناسك الحج: باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد، والطحاوي 2/173، والبغوي 1988 من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 8338، والحميدي 424، والبخاري 1832 في جزاء الصيد: باب لا يصيد للمحرم الحلال في قتل الصيد، ومسلم 1196 من طريق سفيان بن عيينة، عن صالح بن كيسان، عن أبي النضر، بِهِ .وأخرجه البخاري 5492 في الذبائح والصيد: باب التصيد على الجبال، من طريق ابن وهب، عن عمرو بن الحارث المصري، عن أبي النضر، بِهِ .

3976 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ بِالْبَصْرَةِ - شَيْخَانِ حَافِظَانِ - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُقَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ عَلَى الصَّدَقَةِ، وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ مُحْرِمُونَ، حَتّٰى نَزَلُوْا بِعُسْفَانَ ثَنِيَّةِ الْغَزَّالِ، فَاِذَا هُمْ بِحِمَارٍ وَحْشِيٍّ، فَجَاءَ اَبُوْ قَتَادَةَ، وَهُوَ حِلٌّ فَنَكَّسُوا رُءُوْسَهُمْ كَرَاهِيَةَ اَنْ يُحِدُّوا اَبْصَارَهُمْ فَيَفْطَنَ، فَرَآهُ فَرَكِبَ فَرَسَهُ، وَاَخَذَ الرُّمْحَ، فَسَقَطَ مِنْهُ السَّوْطُ، فَقَالَ: نَاوِلُنِيهِ، فَقُلْنَا: لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ، قَالَ: ثُمَّ جَعَلُوْا يَشْوُوْنَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالُوا: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا - وَكَانَ تَقَدَّمَهُمْ - فَاَتَوْهُ، فَسَاَلُوْهُ، فَلَمْ يَرَ بِهٖ بَاْسًا - وَاَظُنُّهُ قَالَ: مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ - شَكَّ عُبَيْدُ اللّٰهِ -

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب احرام باندھ کر روانہ ہو گئے' یہاں تک کہ انہوں نے ''عسفان'' میں موجود ''غزال'' نامی گھاٹی میں پڑاؤ کیا وہاں ایک حمار وحشی (یعنی زیبرہ) موجود تھا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اس وقت احرام نہیں باندھا ہوا تھا دیگر صحابہ کرام نے اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے اپنے سر جھکا لیے کہ کہیں ان کی نگاہوں کا پیچھا کرتے ہوئے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو (اس شکار کے بارے میں) پتہ نہ چل جائے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بھی (اس شکار کو) دیکھ لیا وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے انہوں نے نیزہ پکڑا ان کی سوٹی نیچے گر گئی تو انہوں نے کہا: یہ مجھے پکڑا دیں' تو ہم نے کہا: ہم اس بارے میں کسی بھی حوالے سے آپ کی مدد نہیں کریں گے تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کر کے اسے مار گرایا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے اس کا کچھ گوشت بھون لیا انہوں نے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت آگے تشریف لے جا چکے تھے وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس اس میں سے (کچھ گوشت) ہے یہ شک عبیداللہ نامی راوی کو ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ مِنْ لَحْمِ الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ الَّذِىْ عَقَرَهُ اَبُوْ قَتَادَةَ فِىْ ذٰلِكَ السَّفَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زیبرے کا گوشت کھایا تھا

3976- حديث صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان العقيلى، فقد ذكر المؤلف فى الثقات، وقال: يغرب، قل: وقد تابعه إسماعيل بن بشر بن منصور السليمى عند البزار 1101، وعياش بن الوليد عند الطحاوى 2/173، كلاهما عن عبد الأعلى بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد، وذكره الهيثمى فى "المجمع3/230"، وقال: رواه البزار ورجاله ثقات .

جسے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اس سفر کے دوران شکار کیا تھا

3977 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَحْرَمَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ غَيْرِيْ، فَرَاَيْنَا حِمَارَ وَحْشٍ، فَاَسْرَجْتُ وَاَلْجَمْتُ، ثُمَّ رَكِبْتُ، وَاَخَذْتُ الرُّمْحَ، وَنَسِيتُ السَّوْطَ، فَسَاَلْتُهُمْ اَنْ يُنَاوِلُونِيهِ فَاَبَوْا، فَنَزَلْتُ فَاَخَذْتُ سَوْطِي، ثُمَّ ضَرَبْتُ الْحِمَارَ فَعَقَرْتُهُ، فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ الْقَوْمِ، وَتَرَكَ بَعْضٌ، فَلَمَّا اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ اَصَابَ الَّذِينَ اَكَلُوا، هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ، قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ هٰذِهِ رِجْلٌ، فَاَكَلَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوا میرے علاوہ باقی سب لوگوں نے احرام باندھا ہوا تھا ہم نے ایک حمار وحشی (یعنی زیبرہ) دیکھا تو میں نے (گھوڑے پر) زین رکھی لگام ڈالی اور میں سوار ہو گیا۔ میں نے نیزہ پکڑ لیا' لیکن لاٹھی اٹھانا بھول گیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا وہ مجھے لاٹھی پکڑا دیں' لیکن انہوں نے میری بات کو تسلیم نہیں کیا میں گھوڑے سے نیچے اترا میں نے اپنی لاٹھی پکڑی پھر میں نے اس زیبرے پر حملہ کر کے اسے مار گرایا بعض لوگوں نے اس کا گوشت کھا لیا اور بعض نے نہیں کھایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنہوں نے اس کا گوشت کھایا ہے انہوں نے ٹھیک کیا ہے کیا تمہارے پاس اس کے گوشت کا کچھ حصہ ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں یہ ایک ٹانگ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا۔

3977–حديث صحيح، وقد تقدم برقم 3966، و 3974و 3975، بشر بن الوليد: ذكره المؤلف في الثقات 8/143، ووثقه الدارقطني، ومسلمة بن القاسم مترجم في تاريخ بغداد 7/80–84، وباقي رجال الإسناد ثقات من رجال الشيخين، لكن في فليح بن سليمان كلام خفيف، ينزله عن رتبة الصحيح، وقد توبع .وأخرجه البخاري 5406 في الأطعمة: باب تعرق العضد، عن محمد بن المثنى عن عثمان بن عمر، عن فليح بن سليمان، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 2569 في الهبة: باب من استوهب من أصحابه شيئاً، و 2854 في الجهاد: باب اسم الفرس والحمار، و 5407، ومسلم 1196 63 في الحج: باب تحريم صيد المحرم، والبيهقي 5/188، من طريقين عن أبي احازم، به .

بَابُ الْكَفَّارَةِ

کفارہ کا بیان

3978 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ بِنَسَا، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا اُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لِي، وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ مِنْ رَاْسِي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: انْسُكْ نَسِيكَةً، اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوِ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اس وقت اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف پہنچا رہی ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قربانی کرلو یا تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو (اور سر منڈوا لو)۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَنْزَلَ آيَةَ الْفِدْيَةِ حَيْثُ اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ بِالْفِدْيَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے فدیہ کے حکم سے متعلق آیت اس وقت نازل کی تھی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو فدیہ کی ادائیگی کا حکم دیا تھا

3979 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ

3978- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أيوب: هو السختياني .وأخرجه الطبرى فى جامع البيان 3340 عن نصر بن على الجهضمي، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/241، ومسلم 1201 فى الحج: باب جواز حلق الرأس للمحرم إذا كان به أذى ووجوب الفدية لحلقه وبيان قدرها، والترمذى 2974 فى التفسير: باب ومن سورة البقرة، والطبرى 3341، والطبرانى فى المعجم الكبير 19/234 و 235 و 237، من طرق عن أيوب، به . وانظر 3980 و 3983 .

بْنِ عُجْرَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ، وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، فَقَالَ لَهُ: اَتُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَاَمَرَنِىْ اَنْ اَحْلِقَ، قَالَ: وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ اَنَّهُمْ يَحْلِقُوْنَ بِهَا، وَهُمْ عَلٰى طَمَعٍ اَنْ يَّدْخُلُوْا مَكَّةَ، قَالَ: فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفِدْيَةِ، وَاَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَصُوْمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوْ اَطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ، اَوْ اَذْبَحَ شَاةً

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت حدیبیہ میں موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں سر منڈوا دوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کے سامنے یہ بات واضح نہیں تھی کہ انہیں وہیں سر منڈوانا پڑے گا وہ لوگ اس بات کے خواہش مند تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر فدیہ سے متعلق آیت نازل ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں تین دن کے روزے رکھوں' یا ایک فرق (اناج کا مخصوص پیمانہ) چھ مسکینوں میں تقسیم کروں' یا ایک بکری ذبح کروں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ بِالْكَفَّارَةِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا بَعْدَ حَلْقِهِ رَاْسَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو اس کفارے کا حکم دیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ ان کے سر منڈوانے کے بعد ادا کرنا تھا

3980 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):مَرَّ بِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، وَاَنَا اُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لِىْ، اَوْ تَحْتَ

3979– إسناده صحيح على شرطهما كسابقه، وابن أبي نجيح: اسمه عبد الله .وأخرجه أحمد 4/242، وابن خزيمة 2677، والطبراني 19/229، من طريق عبد الرزاق بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 1065، والبخاري 1817و 1818 في المختصر: باب النسك شاة، و 4159 و 4191 في المغازي: باب غزوة الحديبية، وابن خزيمة 2678، والطبري 3347، والدارقطني 2/298، والطبراني 19/224 و 225 و 226 و 227، والبيهقي 5/87، من طرق عن ابن أبي نجيح، به وانظر 3981 .

3980– إسناده صحيح . إبراهيم بن بشار الرمادي حافظ، روى له أبو داوُد والترمذي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه ابن خزيمة 2677 ومسلم 1201 83 والحميدي 709والترمذي 953في الحج: باب ما جاء في المحرم يحلق رأسه في إحرامه ما عليه، والطبري في جامع البيان 3346، والدارقطني 2/298، و 298–299، والطبراني 19/233، و 237، والبيهقي 5/55، من طرق عن سفيان بهذا الإسناد . وانظر 3982، 3983 .

بُرْمَةٍ لِي، وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِي، فَقَالَ: اَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ يَا كَعْبُ؟، قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاحْلِقْ رَاْسَكَ وَانْسُكْ نَسِيكَةً، اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوْ اَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حدیبیہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اس وقت اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے کعب! کیا تمہاری جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں' یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے سر کو منڈوا دو اور ایک قربانی کر لو یا تین دن کے روزے رکھ لو یا ایک فرق چھ مسکینوں کو کھلا دو۔

3981 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ فِي عَقِبِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى،

(متن حدیث): عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: اذْبَحْ شَاةً

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں: تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''تم ایک بکری ذبح کرو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُخَيَّرٌ فِي الِافْتِدَاءِ بِمَا تَيَسَّرَ عَلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الثَّلَاثِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کو فدیہ دینے کے بارے میں اختیار ہے' اسے ان تینوں میں سے جو چیز میسر ہو (وہ اس صورت میں ادائیگی کر دے)

3982 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ اَتُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَمَرَنِي بِصِيَامٍ، اَوْ صَدَقَةٍ، اَوْ نُسُكٍ اَيُّمَا تَيَسَّرَ

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے کعب بن

3981- إسناده صحيح وهو مكرر ما قبله، وقد تقدم برقم 3979 من طريق معمر عن ابن أبي نجيح .وأخرجه الحميدي 710، وأحمد 4/243، والبخاري 5665في المرضى: باب ما رخص للمريض أن يقول إني وجع، ومسلم 1201 83، والترمذي 953، وابن خزيمة 2677، والطبري 3346، والدارقطني 2/298، والبيهقي 5/55، والطبراني 19/223، و 236، والواحدي في أسباب النزول ص 37، من طرق عن سفيان بهذا الإسناد .

3982- إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه، وعيسى بن يونس: هو ابن أبي إسحاق السبيعي، وابن عون: هو عبد الله بن عون بن أرطبان . وأخرجه مسلم 1201 81، والنسائي في الكبرى كما في "التحفة" 8/302، والطبري 3342، والطبراني 19/230، و 231، والبيهقي 5/161، والواحدي في أسباب النزول ص 46، من طرق عن ابن عون، بهذا الإسناد . وانظر ما بعده .

عجرہ! کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے روزہ رکھنے یا صدقہ کرنے یا قربانی کرنے کا حکم دیا کہ جو بھی ان میں سے آسانی سے ہو سکے (وہ فدیہ میں ادا کردوں)۔

3983 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَاَنَا اُوْقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ لِيْ، وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ، فَقَالَ: اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْلِقْ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ، اَوِ انْسُكْ شَاةً

قَالَ اَيُّوْبُ: فَلَا اَدْرِيْ بِاَيِّ ذٰلِكَ بَدَاَ

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے یہ صلح حدیبیہ کے موقع کی بات ہے میں اس وقت اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور میری جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سر منڈوا دو اور تین دن روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا ایک بکری قربان کردو۔

3983- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وقد تقدم برقم ,3978 3980، من طريق السختياني عن مجاهد .وأخرجه مسلم 1201 80، والبيهقي 5/042، عن عبيد الله بن عمر القواريري، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 4190 في المغازي: باب غزوة الحديبية، و 5703 في الطب: باب الحلق من الأذى، ومسلم 1201 80، والطبراني 19/232، والبيهقي 5/242، من طرق عن حماد بن زيد، بِهِ .وأخرجه مالك 1/417 في الحج: باب فدية من حلق قبل أن ينحر، وأحمد 4/241و 243، والبخاري 1814، في المحصر: باب قول الله تعالى: (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا اَوْ بِهِ اَذًى مِنْ رَاْسِهِ) (البقرة: 196)، و 1815باب قول الله تعالى: (اَوْ صَدَقَةٍ) (البقرة:196) ومسلم 1201_82 83، وأبو داؤد 1861، في المناسك: باب في الفدية، والترمذي 953 في الحج: باب ما جاء في المحرم يحلق راسه ما عليه، و 2973في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والنسائي 5/194-195 في الحج: باب في المحرم يؤذيه القمل في رأسه، وفي الكبرى كما في التحفة 8/298، و 302، والطبري 3343، و 3345و 3348 و 33459و 3350و 3351 و 33352، والدارقطني 2/298، و 298-299، والطبراني 19/215و216 و217 و 218 و 219 و 220 و 221و 222، و237 و238و 239 و 240، وابن الجارود 450، والبيهقي 5/54-55، و 55 و 169، والبغوي 1994 من طرق عن مجاهد، بِهِ .وأخرجه أحمد 4/242، و 243، وابو داؤد 1857 1858 1860، والطبري 3344، والطبراني 19/243و 244 و 245، و246و 247 و 248 و 249 , و255 و 257 و 258، والبيهقي 5/185، من طرق عن عبد الرحمن بن ابي ليلى، بِهِ .وأخرجه أحمد 4/242، والنسائي 5/195، وابن ماجه 3080 في المناسك: باب فدية المحصر، والطبري 3334، و 3335، و 3336، و3354، و 3355 والدارقطني2/299، والطبراني 19/213، و 347، و 348 و 349 و 351 و 352 من طرق عن كعب بن عجرة .وأخرجه مالك 1/417، 418 ومن طريقه الطبري 3353 عن عطاء بن عبد الله الخراساني، حدثني شيخ بسوق البرم بالكوفة، عن كعب بن عجرة، فذكر نحوه .وأخرجه أبو داؤد 18559، والطبراني 19/364، و 365 من طريق عن نافع، عن رجل من الأنصار، عن كعب بن عجرة .وأخرجه الترمذي 2973 عن علي بن حجر عن هشيم، عن مغيرة، عن مجاهد، قال: قال كعب بن عجرة، وذكر نحوه .

ایوب نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ معلوم نہیں ہے ان میں سے کس کا ذکر پہلے ہوا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقَدْرِ الَّذِي يُطْعِمُ لِكُلِّ مِسْكِينٍ فِي الْكَفَّارَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس مقدار کی صفت کا تذکرہ جس کے مطابق اس کفارے میں ہر مسکین کو کھانا کھلایا جائے گا جس (کفارے) کا ہم نے ذکر کیا ہے

3984 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَاَنَا كَثِيْرُ الشَّعْرِ، فَقَالَ: كَاَنَّ هَوَامَّ رَاْسِكَ تُؤْذِيْكَ؟ فَقُلْتُ: اَجَلْ، قَالَ: فَاحْلِقْهُ، وَاذْبَحْ شَاةً نَسِيْكَةً، اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوْ تَصَدَّقْ بِثَلَاثَةِ آصُعِ تَمْرٍ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میرے بال بہت زیادہ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے منڈوا دو اور ایک بکری کی قربانی دیدو یا تین دن کے روزے رکھ لو یا کھجوروں کے تین صاع چھ مسکینوں کو صدقہ دیدو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

3985 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

3984- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي، وخالد: هو ابن عبد الله الطحان الواسطي، وهو في صحيح ابن خزيمة .وأخرجه الطبراني 19/250، من طريقين عن عبد الوهاب الثقفي، بهذا الإسناد . وانظر 3986 .

3985- إسناده صحيح على شرط الشيخين عبد الرحمٰن الأصفهاني: هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الأصفهاني .وأخرجه مسلم 1201 85 عن محمد بن بشار بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/242 عن محمد بن جعفر، ومسلم 1201 85، وابن ماجه 3089، والطبري 3338، من طرق عن محمد بن جعفر، بِهِ .وأخرجه أحمد 4/242، والطيالسي 1062، والبخاري 1816 في المحصر: باب الإطعام في الفدية نصف صاع، و 4517 في التفسير: باب (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا اَوْ بِهِ اَذًى مِنْ رَاْسِهِ) (البقرة: 196)، والطبراني 19/299، والبيهقي 5/55، والواحدي في أسباب النزول ص 36 من طرق عن شعبة، بِهِ .وأخرجه مسلم 1201 86، وأحمد 4/242-243، و 243، والطبري 3337، و 3339، والطبراني 19/300، و 301 و 302، والواحدي ص 35-36 من طرق عن عبد الرحمٰن الأصفهاني، بِهِ .وانظر 3987 .وأخرجه أحمد 4/243، والترمذي 2973، والطبري 3336، والطبراني 19/303، من طرق عن أشعث بن سوار، عن معقل، بِهِ .

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَعَدْتُ اِلٰی كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ) (البقرة: 196)، فَقَالَ كَعْبٌ: فِيَّ نَزَلَتْ، كَانَ بِيْ اَذًى مِنْ رَاْسِي، فَحُمِلْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰی وَجْهِي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كُنْتُ اَرَى الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا اَرٰی، اَتَجِدُ شَاةً، قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (، فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ) (البقرة: 196) فَالصَّوْمُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، وَالصَّدَقَةُ عَلٰی كُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ، وَالنُّسُكُ شَاةٌ

❀❀ عبداللہ بن معقل بیان کرتے ہیں: میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا میں نے ان سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا۔

''تو اس کا فدیہ روزے رکھنا ہوگا یا صدقہ کرنا ہوگا یا قربانی کرنا ہوگا''۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی میرے سر میں تکلیف تھی (یعنی جوئیں زیادہ ہوگئی تھیں) مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا میرے چہرے پر جوئیں آ رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ تمہاری پریشانی اتنی بڑھ چکی ہوگی جو مجھے اب نظر آ رہی ہے کیا تمہارے پاس بکری ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ راوی کہتے ہیں' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''تو اس کا فدیہ روزے رکھنا یا صدقہ کرنا یا قربانی کرنا ہوگا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو روزے تین دن کے ہونگے اور صدقے میں ہر مسکین کو اناج کا نصف صاع دیا جائے گا اور قربانی بکری کی ہوگی۔

ذِكْرُ قَدْرِ الْاِطْعَامِ الَّذِي يُطْعِمُ الْمَسَاكِينَ السِّتَّةَ فِي الْفِدْيَةِ

کھانا کھلانے کی اس مقدار کا تذکرہ جو فدیے میں چھ مسکینوں کو کھلائی جائے گی

3986 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰی، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَقَالَ: قَدْ آذَاكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ؟، قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْلِقْ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا، اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوْ اَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِّنْ تَمْرٍ عَلٰی سِتَّةِ مَسَاكِينَ

3986– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين، غير وهب بن بقية، فمن رجال مسلم، خالد: هو الحذاء، وخالد الآخر: هو الطحان، وقد تقدم برقم 3984 من طريق عبد الوهاب الثقفي، عن خالد، عن أبي قلابة .وأخرجه أبو داوُد 1856، والطبراني 19/253، عن وهب بن بقية، بهذا الإسناد . .وأخرجه مسلم 1201 84، والبيهقي 5/55، عن يحيى بن يحيى عن خالد، عن خالد، بِهِ .وأخرجه أحمد 4/241و 242، والطبراني 19/250، و 251، و 252و 254، من طرق عن خالد، عن أبي قلابة، بِهِ .

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تنگ کر رہی ہیں انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سر منڈوا دو اور بکری کی قربانی کر دو یا تین دن کے روزے رکھ لو یا کھجوروں کے تین صاع چھ مسکینوں کو کھلا دو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَمَنْ كَانَتْ حَالَتُهُ حَالَتَهُ فِيْهِ سَوَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ حکم جو حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے لیے ہے' یہ ہر اس شخص کے لیے بھی ہے' جس کی حالت حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی حالت جیسی ہو

3987 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَعَدْتُ اِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، (فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ) (البقرة: 196) قَالَ: حُمِلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِي، فَقَالَ: مَا كُنْتُ اَرَى الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰى، اَتَجِدُ شَاةً قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ قَالَ: فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً، وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةٌ

عبداللہ بن معقل بیان کرتے ہیں: میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

''تو اس کا فدیہ روزے رکھنا ہوگا یا صدقہ کرنا ہوگا یا قربانی کرنا ہوگا''۔

تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا میری جوئیں میرے چہرے پر آ رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ تمہاری تکلیف اتنی بڑھ گئی ہوگی جو مجھے اب نظر آ رہی ہے کیا تمہارے پاس بکری ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو جس میں سے ہر مسکین کو نصف صاع دیا جائے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو یہ آیت بطور خاص میرے بارے میں نازل ہوئی تھی' لیکن اس کا حکم تم سب کیلئے عام ہے۔

3987- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير الحوضي، واسمه: حفص بن عمر بن الحارث بن سخبرة، فمن رجال البخاري، وقد تقدم برقم 3985، من طريق محمد بن جعفر، بِهِ .وأخرجه الطبراني 19/299، عن أحمد بن محمد الخزاعي الأصفهاني، حدثنا حفص بن عمر الحوضي، بهذا الإسناد .

بَابُ الْحَجِّ وَالِاعْتِمَارِ عَنِ الْغَيْرِ

دوسرے کی طرف سے حج یا عمرہ کرنے کا بیان

3988 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ: اَخٌ لِي اَوْ قَرَابَةٌ، قَالَ: هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاجْعَلْ هٰذِهِ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرُمَةَ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاجْعَلْ هٰذِهِ عَنْ نَفْسِكَ اَرَادَ بِهِ الْاِعْلَامَ بِنَفْيِ جَوَازِ الْحَجِّ عَنِ الْغَيْرِ اِذَا لَمْ يَحُجَّ عَنْ نَفْسِهِ، وَقَوْلُهُ: ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرُمَةَ اَمْرُ اِبَاحَةٍ لَا حَتْمٍ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں شبرمہ کی طرف سے حج کرنے کیلئے حاضر ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا بھائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرا رشتے دار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے خود حج کرلیا ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس (حج) کو تم اپنی طرف سے کرو اور بعد میں شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اسے تم اپنی طرف سے کرو'' اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

3988– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عزرة، –وهو ابن عبد الرحمٰن الخزاعي– فمن رجال مسلم. عبدة: هو ابن سليمان الكلابي، وسعيد: هو ابن ابي عروبة، وقتادي: هو ابن دعامة. وأخرجه ابن ماجه 2903 في المناسك: باب الحج عن الميت، والدارقطني 2/270، والبيهقي 4/336 من طريق محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد. وقال البيهقي: إسناده صحيح، ليس في هذا الباب أصح منه. وأخرجه أبو داؤد 1811 في المناسك: باب الرجل يحج عن غيره، وأبو يعلى 2440، وابن الجارود 499، وابن خزيمة 3039، والدارقطني 2/270، والطبراني 12/12419، والبيهقي 4/336 من طرق عن عبدة، به ,وأخرجه الدارقطني 2/270، والبيهقي 4/366 من طريقين عن سعيد، به. وأخرجه الدارقطني 2/271 من طريقين عن سعيد، عن قتادة، عن عزرة، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس موقوفاً. وأخرجه البيهقي 5/179–180 من طريق عمرو بن الحارث، عن قتادة، عن سعيد، عن ابن عباس موقوفاً بإسقاط عزرة. قال المزي في التحفة 4/430 بعد ذكر هذا الإسناد: وذلك معدود في اوهامه، فإن قتادة لم يلق سعيد بن جبير فيما قاله يحيى بن معين وغيره. وأخرجه الدارؤقطني 2/267و 268–269، والبيهقي 4/377 من طريق عطاء، والدارقطني 2/269–2/269، والبيهقي 4/377 من طريق طاوس، كلاهما عن ابن عباس. وأخرجه الشافعي 1/ 1000 و 1001، والبيهقي 4/377 والبغوي 1856 من طريق أبي قلابة، عن ابن عباس موقوفاً.

کی مراد اس بات کی اطلاع دینا تھی کہ جب کسی شخص نے خود حج نہ کیا ہو تو اس کے لیے کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنا جائز نہیں ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "پھر تم شبرمہ کی طرف سے حج کر لینا" یہ حکم (اباحت) کیلئے ہے لازمی قرار دینے کیلئے نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْحَجِّ عَنْ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِيْهِ وَهُوَ غَيْرُ مُسْتَطِيعٍ لِلرُّكُوبِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

ایسے شخص کی طرف سے حج کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ، جس پر اللہ تعالیٰ کا فریضہ حج کے حوالے سے لازم ہو چکا ہو اور وہ شخص سواری پر بیٹھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو

3989 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ فِى الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجَّ عَنْهُ قَالَ: نَعَمْ، وَذٰلِكَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سواری پر) بیٹھے ہوئے تھے ایک خاتون جو خثعم قبیلے سے تعلق رکھتی تھی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسئلہ دریافت کرنے کیلئے حاضر ہوئی۔

3989- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "موطأ مالك 1/359" في الحج: باب الحج عمن يحج عنه، ومن طريقه أخرجه الشافعي في المسند 1/993، وأحمد 1/346 و 359، والبخاري 1513 في الحج: باب وجوب الحج وفضله، و 1855 في جزاء الصيد: باب حج المرأة عن الرجل، ومسلم 133 في الحج: باب الحج عن العاجز لزمانة وهرم ونحوهم أو للموت، وأبو دواد 1809 في المناسك: باب الرجل يحج عن غيره، والنسائي 5/118-119، في مناسك الحج: باب حج المرأة عن الرجل، و 8/228، في أداب القضاة: باب الحكم بالتشبيه والتمثيل، وذكر الاختلاف على الوليد بن مسلم في حديث ابن عباس، والبيهقي 4/328، وابن خزيمة 3031، و 3033 و 3036 والطبراني 18/722، وأخرجه البغوي 1854 من طريق أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/219، و 251 و 329 والدارمي2/40، والبخاري 4399، في المغازي: باب حجة الوداع، و 6228 في الاستئذان: باب قول الله تعالى: (يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا . . .) (النور: 27)، والنسائي 5/119، و 8/228-229، وابن خزيمة 3031و 3032 و 3033 والطبراني 18/723 و 725 والبيهقي 4/328، و 329 و 5/179، من طرق عن ابن شهاب، بهِ .وأخرجه الشافعي 1/994، وأحمد 1/212، والبخاري 1853 في جزاء الصيد: باب الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الراحلة، ومسلم 1335، والترمذي 958 في الحج: باب ما جاء في الحج عن الشيخ الكبير والميت، وابن ماجه 2909، والنسائي 8/227-228، والطبراني 18/720و 721 و 732 و 733 و 735، والدرامي 2/39-40و 40، والبيهقي 4/328 من طرق عن الزهري، عن سليمان بن يسار، عن ابن عباس، عن الفضل بن عباس، وانظر الحديث رقم 3990 و 3992 و 3993 و 3994 و 3995 و 3996 و 3997 .

حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اس نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنا شروع کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دوسری طرف موڑ دیا اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو حج فرض کیا ہے وہ میرے بوڑھے عمر رسیدہ والد پر بھی لازم ہو گیا ہے' جو سواری پر بیٹھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں (راوی کہتے ہیں) یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ عَلٰى مَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ بِالدَّيْنِ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حج کو اس شخص سے تشبیہ دینا جس کے ذمے قرض واجب ہو' جبکہ وہ حج اس کے ذمے لازم ہوا ہو

3990 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ امْرَاَةٍ اَرَادَتْ اَنْ تَعْتِقَ عَنْ اُمِّهَا قَالَ سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ، فَاِنْ اَنَا شَدَدْتُهُ عَلٰى رَاحِلَتِيْ خَشِيتُ اَنْ اَقْتُلَهُ، وَاِنْ لَمْ اَشُدَّهُ لَمْ يَثْبُتْ عَلَيْهَا، اَفَاَحُجُّ

3990– رجاله ثقات رجال مسلم غير إبراهيم بن الحجاج السامي، فقد روى له النسائي، وهو ثقة .وأخرجه النسائي 5/118 في مناسك الحج: باب تشبيه قضاء الحج بقضاء الدين، و 8/229 في آداب القضاء : باب ذكر الاختلاف على يحيى بن إسحاق فيه، وفي الكبرى كما في التحفة 4/467 من طرق عن يحيى بن أبي إسحاق، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/212، والنسائي 8/229 من طريق شعبة، و 5/119–120 في مناسك الحج: باب حج الرجل عن المرأة، و 8/229، والطبراني 18/758 من طريق محمد بن سيرين، كلاهما عن يحيى بن أبي إسحاق، عن سليمان بن يسار عن الفضل بن عباس، وقال النسائي: سليمان لم يسمع من الفضل بن عباس، ورواية ابن سيرين "إن أمي عجوزة كبيرة" . . .وأخرجه أحمد 1/212 من طريق هاشم، والدارمي 2/40–41، من طريق حماد بن زيد، كلاهما عن يحيى بن ابى إسحاق، سقطت أبي من المسند عن سليمان بن يسار حدثني التصريح بالتحديث رواية الدرامي عبيد الله بن عباس أو الفضل بن عباس .قال الترمذي في التحفة 8/265: ورواه على بن عاصم عن يحيى بن أبي إسحاق، عن سليمان بن يسار، عن عبيه الله بن عباس، وقد تحرفت في التحفة إلى عبد الله بن عباس، وقال: قلنا ليحيى إن محمداً يعني ابن سيرين– حدث عنك أنك حدثت بهذا الحديث عن سليمان بن يسار ع الفضل بن عباس فقال: ما حفظته إلا عن عبيد الله بن عباس، وقال محمد بن عمر الواقدي: روى أيوب السختياني هذا الحديث عن سليمان بن يسار عن عبيد الله بن عباس تحرفت في التحفة إلى عبد الله بن عباس ولم يشك، وهو أقرب إلى الصواب، لأن الفضل بن عباس توفي في زمن عمر بن الخطاب بالشام في طاعون عمواس سنة ثماني عشرة، ولم يدركه سليمان بن يسار، وعبيد الله بن العباس قد بقي إلى دهر يزيد بن معاوية بن أبي سفيان، وسليمان بن يسار يقول في هذا الحديث: حدثني، فهو أولى بالصواب إن شاء الله تعالى .وأخرجه النسائي 8/229–230 من طريق عمرو بن دينار عن أبي الشعثاء، عن ابن عباس، مختصراً، وانظر 3989 و 3992 و 3993 و 3994 و 3995 و 3996 و 3997 .1انظر الفتح 13/309–310 .

عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اَبِيْكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ اَكَانَ يُجْزِءُ عَنْهُ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْجُجْ عَنْ اَبِيْكَ

فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ عَلٰى رُخَصِ الْمُقَايَسَاتِ .

یحیٰی بن ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے سلیمان بن یسار سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی والدہ کی طرف سے غلام آزاد کرنے کا ارادہ کرتی ہے' تو سلیمان نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد نے جب اسلام قبول کیا اس وقت وہ بوڑھے عمر رسیدہ ہو چکے تھے اگر میں انہیں سواری پر باندھ دیتا ہوں' تو مجھے ڈر ہے وہ فوت ہو جائیں گے اور اگر میں انہیں باندھتا نہیں ہوں' تو وہ اس پر بیٹھ نہیں سکیں گے کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا اور تم ان کی طرف سے اس کو ادا کر دیتے تو کیا وہ ادا ہو جاتا؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اپنے والد کی طرف سے حج کرلو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں قیاس کرنے کی اجازت ہونے کی دلیل ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيْعُ رُكُوْبَ الرَّاحِلَةِ اِذْ فَرْضُهَا كَفَرْضِ الْحَجِّ سَوَاءٌ

ایسے شخص کی طرف سے حج کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جو سواری پر سوار ہونے کی استطاعت نہیں رکھتا' کیونکہ اس کی فرضیت حج کی فرضیت کی طرح برابر کی حیثیت رکھتی ہے

3991 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ، عَنْ اَبِيْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيِّ

3991-إسناده صحيح على شرط مسلم، غير صحابيه أبي رزين العقيلي، فروى له الأربعة والبخاري في الأدب المفرد . أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك .وأخرجه أحمد 4/10 11 12، وأبو داوُد 1810 في المناسك: باب الرجل يحج عن غيره، والترمذي 930 في الحج: باب 87، والنسائي 5/117 في مناسك الحج: باب العمرة عن الرجل الذي لا يستطيع، وابن ماجه 2906 في المناسك: باب الحج عن الحي إذا لم يستطع، وابن خزيمة 2040 والطبراني 19/457 و 458 وابن الجارود 500 والحاكم 1/481، والبيهقي 4/329، وفيه عمرو بن عوف الثقفي، مكان عمرو بن بن أوس، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .وقال الترمذي: حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي .وفي الباب عن الفضل بن عباس أخرجه الطبراني 18/759 من طريق شعبة، عن ابن أبي إسحاق، عن عبد الله بن شداد، عن الفضل مرفوعاً، بهذا اللفظ . والظعن بفتحتين أو سكون الثاني: السفر، وفسر بالراحلة، أي لا يقوى على السير ولا على الركوب من كبر السن .وقال الإمام أحمد فيما نقله عنه صاحب التنقيح: لا أعلم في إيجاب العمرة حديثاً أجود من هذا، ولا أصح منه، ونقل الزيلعي في نصب الراية 3/148 عن الشيخ تقي الدين بن دقيق العيد أنه قال: وفي دلالته على وجوب العمرة نظر، فإنها صيغة أمر للولد بأن يحج عن أبيه ويعتمر، لا أمر له بأن يحج ويعتمر عن نفسه، وحجه وعمرته عن أبيه ليس بواجب عليه بالاتفاق، فلا تكون صيغة الأمر فيها للوجوب

(متن حدیث):اَنَّـهُ سَـالَ الـنَّبِـيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِىْ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ، وَالْعُمْرَةَ، وَالظَّعْنَ، فَقَالَ: حَجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ

أبو رزين: لقيط بن عامر ۔(1:70)

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد بوڑھے عمر رسیدہ آدمی ہیں وہ حج یا عمرہ کرنے یا سواری پر بیٹھنے کی طاقت نہیں رکھتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج بھی کرلو اور عمرہ بھی کرلو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ کا نام لقیط بن عامر ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ حَجِّ الرَّجُلِ عَنِ الْمُتَوَفَّى الَّذِى كَانَ الْفَرْضُ عَلَيْهِ وَاجِبًا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی کا کسی ایسے مرحوم کی طرف سے حج کرنا جائز ہے' جس کے ذمے حج فرض ہو چکا تھا

3992 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ * قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اَبِىْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ، اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اَبِيْكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے انہوں نے حج نہیں کیا تھا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر تمہارے والد کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کر دیتے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اپنے والد کی طرف سے حج کرلو۔

3992- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حكيم بن سيف، فهو صدوق روى له أبو داوُد والنسائى فى "عمل اليوم والليلة" .وأخرجه الطبرانى 12/12332 من طريق يحيى بن خالد بن حيان الرقى، عن عبيد الله بن عمرو، بهذا الإسناد وأخرجه النسائى 5/118 فى مناسك الحج: باب تشبيه قضاء الحج بقضاء الدين، والطبرانى 11601 من طريق عكرمة، وابن الجارود 498 وابن خزيمة 3035 وبنحوه النسائى 5/116 باب الحج عن الميت الذى لم يحج، من طريق موسى بن سلمة، والدارقطنى 2/260 والطبرانى 11/11323 و11409 من طريق عطاء و 11/11200 من طريق عمرو بن دينار، أربعتهم عن ابن عباس .وأخرجه ابن ماجه 2904 فى المناسك: باب الحج عن الميت، من طريق يزيد بن الأصم عن ابن عباس، ولفظه: جاء رجل إلى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: أحج عن أبى؟ قال: "نعم حج عن أبيك، فإن لم تزده خيرا لم تزده شرا " وقال البوصيرى فى "مصباح الزجاجة" 3/10: هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات، وانظر الحديث رقم 3989 و 3990 و 3993 3994 و 3995 و 3996 و 3997 .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّحُجَّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِى مَاتَ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ عَنْ نَفْسِهِ اِذَا كَانَ الْحَاجُّ عَنْهُ قَدْ حَجَّ عَنْ نَفْسِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ ایسے مرحوم کی طرف سے حج کرسکتا ہے' جو بذات خود حج کرنے سے پہلے فوت ہو چکا ہو' جبکہ اس کی طرف سے حج کرنے والا شخص پہلے خود حج کر چکا ہو

3993 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث):جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اُخْتِىْ مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ*، اَفَاَحُجُّ عَنْهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ، فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری بہن کا انتقال ہوگیا ہے اس نے حج نہیں کیا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر اس عورت کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کردیتے؟ اللہ تعالیٰ ادا کیے جانے کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ عَنْ نَفْسِهِ عَنْ كِبَرِ سِنٍّ بِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو شخص عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے بذات خود حج نہ کرسکتا ہو اس کی طرف سے حج کرنا جائز ہے

3994 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث):جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِىْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ،

3993- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو بشر: هو جعفر بن إياس، وأخرجه أحمد 1/345 من طريق وكيع بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 2621 وأحمد 1/239 240، والبخاري 6696 في الأيمان والنذور: باب من مات وعليه نذر، والنسائي 5/116، في مناسك الحج: باب الحج عن الميت الذى نذر أن يحج: وابن الجارود 501 وابن خزيمة 3041 والطبراني 12/12443، والبيهقي 5/179، والبغوى 1855 من طرق عن شعبة، به .وأخرجه البخاري 1852 في جزاء الصيد: باب الحج والنذور عن الميت والرجل يحج عن المرأة، و 7315 في الاعتصام: باب من شبه أصلاً معلوماً بأصل مبين، والطبراني 12/12444، والبيهقي 4/335، من طريق أبي عوانة، عن أبي بشر، به . ولفظه: أن امرأة من جهينة جاء ت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: إن أمي نذرت أن تحج، فلم تحج حتى ماتت، أفأحج عنها؟ قال: "نعم، حجى عنها . . . " .وأخرجه الطبراني 12/12512، من طريق عبد الملك بن سعيد بن جبير، عن أبيه، به وانظر الحديث رقم 3989 و 3990 و 3992 و 3994 و 3995 و 3996 و 3997 .

لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ، اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ: نَعَمْ، حُجَّ مَكَانَ اَبِيكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد بوڑھے عمر رسیدہ شخص ہیں وہ حج کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تم اپنے باپ کی جگہ حج کرلو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اِذَا حَطَمَهُ السِّنُّ حَتّٰى لَمْ يَقْدِرْ يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَفَرْضُ الْحَجِّ قَدْ لَزِمَهُ اَنْ يَّحُجَّ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْاَحْيَاءِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' جب اس کی عمر اتنی زیادہ ہو چکی ہو کہ وہ شخص سواری

پر بیٹھ نہ سکتا ہو اور حج کی فرضیت اس پر لازم ہو چکی ہو تو پھر اس کی طرف سے اس کی زندگی کے دوران ہی حج کرلیا جائے

3995 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ: قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيرًا، لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَّسْتَوِيَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، فَهَلْ اَقْضِي عَنْهُ، اَوْ اَحُجُّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے جو حج فرض کیا ہے وہ میرے بوڑھے عمر رسیدہ والد پر بھی لازم ہو گیا ہے' جو سواری پر بیٹھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو کیا میں ان کی طرف سے ادائیگی کردوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں۔

3994– حديث صحيح . سماك: حسن الحديث إلا أن في روايته عن عكرمة اضطراباً، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات، أبو الأحوص: هو سلام بن سليم الحنفي . وأخرجه النسائي 5/118 في مناسك الحج: باب تشبيه قضاء الحج بقضاء الدين، والطبراني 11/11601، من طريقين عن حكم بن أبان، عن عكرمة، عن ابن عباس، ولفظ النسائي: قال يا رسول اللّٰه اِنَّ اَبِيْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ اَفَاَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: "اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اَبِيكَ دَيْنٌ أكنت قاضيه؟ " قال: نعم . قال: "فدين اللّٰه أحق" . ولفظ الطبراني: إن أمي ماتت . . . وانظر الحديث رقم 3989 و 3990 و 3992 و 3993 و 3995 و 3996 و 3997 .

3995– إسناده صحيح على شرط الشيخين، العقنبي: عبد اللّٰه بن مسلمة بن قعنب . وأخرجه الشافعي 1/992، والطيالسي 2663، والبخاري 1854 في جزاء الصيد: باب الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الراحلة، والنسائي 5/116–117 في مناسك الحج: باب الحج عن الميت الذي لم يحج . و 117 باب الحج عن الحي الذي لا يستمسك على الرحل، وأبو يعلى 2384، وابن الجارود 497، وابن خزيمة 3042، والطبراني 18/724 و 726 و 727 و 728 و 729 و 730 و 734، والبيهقي 4/328، من طرق عن الزهري بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 5/17 من طريق طاووس وابن ماجه 2907 في المناسك: باب الحج عن الحي إذا لم يستطع من طريق نافع بن جبير، كلاهما عن ابن عباس، وانظر الحديث رقم 3989 و 3990 و 3992 و 3993 و 3994 و 3996 و 3997 .

نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے فرمایا: جی ہاں۔

3996 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ تْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا، وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِى الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ: نَعَمْ وَذٰلِكَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷛ بیان کرتے ہیں: حضرت فضل بن عباس ﷛ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون مسئلہ دریافت کرنے کیلئے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضرت فضل ﷛ نے اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اور اس نے حضرت فضل ﷛ کی طرف دیکھنا شروع کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت فضل ﷛ کا چہرہ دوسری طرف کر دیا اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو حج فرض کیا ہے وہ میرے بوڑھے عمر رسیدہ والد پر بھی فرض ہو گیا ہے' جو سواری پر بیٹھنے کی استطاعت نہیں رکھتے کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں (راوی کہتے ہیں) یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں سلیمان بن یسار نامی راوی منفرد ہے

3997 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِىْ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ، اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ فَحُجَّ عَنْ اَبِيكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷛ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد بوڑھے عمر رسیدہ شخص ہیں' جو حج (کے لیے سفر) کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے' کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔

3996- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر الحديث رقم 3989 .

3997- هو مكرر 3994 وسماك: وإن كانت روايته عن عكرمة مضطربة قد توبع، وهو فى مسند أبى يعلى 2351 .

بَابُ الْاِحْصَارِ

باب: محصور کیے جانے کا بیان

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَعْمَلُ الْمُحْرِمُ اِذَا خَافَ الصَّدَّ عَنِ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ

اس وقت کا تذکرہ' جب کسی احرام والے شخص کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ اسے بیت عتیق تک نہیں پہنچنے دیا جائے گا' تو وہ کیا کرے

3998 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ فِيهِمْ قِتَالٌ، وَاِنَّا نَخَافُ اَنْ يَصُدُّوكَ، فَقَالَ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) (الأحزاب: 21) اِذًا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنِّي اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً، ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ، قَالَ: مَا شَانُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا شَانٌ وَّاحِدٌ، اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي، وَاَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ، فَانْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا، حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا، وَالْمَرْوَةِ، وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ، وَلَمْ يَنْحَرْ، وَلَمْ يَحْلِقْ، وَلَمْ يُقَصِّرْ، وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ اَحْرَمَ مِنْهُ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ نَحَرَ، وَحَلَقَ، ثُمَّ رَاَى اَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِ الْاَوَّلِ، وَقَالَ: كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3998- إسناده صحيح على شرط الشيخين، غير يزيد، -وهو ابنُ خالد بن يزيد بن موهب- وهو ثقة .وأخرجه البخارى 1640 فى الحج: باب طواف القارن، ومسلم 1230 و 182 فى الحج: باب بيان جواز التحلل بالإحصار، وجواز القران، والنسائى 5/158-159 فى مناسك الحج: باب إذا أهل بعمرة هل يجعل معها حجاً، من طريقين عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك 1/360 ومن طريقه الشافعى 1/986 والبخارى 1806 فى المحصر: باب إذا أحصر المعتمر، و 1813 باب من قال ليس على المحصر بدن، و 4183 فى المغازى: باب غزوة الحديبية، ومسلم 1230 180 والبيهقى 5/215، عن نافع، به .وأخرجه البخارى 1639 و 1693 باب من اسرى الهدى من الطريق، و 1708 باب من اشترى هديه من الطريق وقلدها، و 1808 و 4184، ومسلم 1230 و 181 و 183 والنسائى 5/225-226و 226 باب طواف القارن، وابن خزيمة 2743 و 2746، والبيهقى 5/216 من طرق عن ناه، به .وأخرجه البخارى 1807 و 4185 والبيهقى 5/216 من طريق جويرية عن نافع، أن عبيد الله بن عبد الله، وسالم بن عمر أخبرا أنهما كلما عبد الله بن عمر رضى الله عنه ليالى نزل الجيش بابن زبير، فقال: لا يضرك ألا تحج العام . . .

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: جس سال حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تھا اس سال حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حج کرنے کا ارادہ کیا' تو ان سے کہا گیا لوگوں کے درمیان جنگ ہونے لگی ہے ہمیں اس بات کا اندیشہ ہے' وہ آپ کو (مکہ) تک نہیں جانے دیں گے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقے میں بہترین نمونہ ہے''۔

(حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اس صورت میں' میں اسی طرح کروں گا' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا میں تم لوگوں کو گواہ بنا کے یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے عمرہ (اپنے اوپر) لازم کرلیا ہے پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب وہ ''بیداء'' کے مقام پر پہنچے تو انہوں نے فرمایا: حج اور عمرے کا طریقہ ایک ہی جیسا ہے' تو میں تم لوگوں کو گواہ بنا کے یہ بات کہتا ہوں میں نے اپنے عمرے کے ہمراہ حج کو بھی لازم کرلیا ہے اور میں قربانی کا جانور ساتھ لے کر جاؤں گا' جو میں ''قدید'' کے مقام سے خرید چکا ہوں اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں (یعنی حج اور عمرہ) کا تلبیہ پڑھتے ہوئے روانہ ہو گئے' یہاں تک کہ وہ مکہ آئے بیت اللہ اور صفاء و مروہ کا طواف کیا انہوں نے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کیا نہ انہوں نے قربانی کی نہ سر منڈوایا نہ بال چھوٹے کروائے اور نہ ہی ایسی کسی چیز سے حلال ہوئے جو احرام کی پابندیوں میں شامل ہو' یہاں تک کہ جب قربانی کا دن آ گیا تو انہوں نے قربانی کی سر منڈوایا انہوں نے یہ سمجھا کہ جب انہوں نے پہلی مرتبہ طواف کیا تھا تو اس کے ذریعے انہوں نے حج اور عمرے دونوں کے طواف کو ادا کر دیا تھا۔

انہوں نے یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

بَابُ الْهَدْي

باب: ہدی کا بیان

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْحَاجِّ بَعْثَ الْهَدْيِ وَسَوْقَهَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ

حاجی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور کو بھیج دے یا اسے اپنے ساتھ لے کر جائے

3999 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): اَنَّهُمْ كَانُوا حَاضِرِينَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ، يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ، فَمَنْ شَاءَ مِنَّا اَحْرَمَ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ میں موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کو بھجوا دیا' تو ہم میں سے جس شخص نے چاہا اس نے موخر کر دیا اور جس نے چاہا اس نے ترک کر دیا۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْإِشْعَارِ لِمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ اقْتِدَاءً بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو شخص قربانی کا جانور بیت عتیق تک لے کر جاتا ہے اس کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے ''اشعار'' کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

4000 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِي بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي حَسَّانَ الْاَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ اَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي جَانِبِ السَّنَامِ

3999– إسناد صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير يزيد بن موهب، وهو يزيدي بن خالد بن يزيد بن موهب، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة .وأخرجه النسائي 5/174من طريق قتيبة، عن الليث، بهذا الإسناد .

الْاَيْمَنِ، ثُمَّ اَمَاطَ الدَّمَ، وَقَلَّدَهُ نَعْلَيْهِ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءُ، اَحْرَمَ وَاَهَلَّ بِالْحَجِّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ تشریف لائے تو آپ نے قربانی کے جانور کی کوہان کے بائیں طرف نشان لگایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کو صاف کیا اور اس جانور کے گلے میں جوتوں کا ہار پہنا دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہوئے جب وہ سواری ''بیداء'' کے مقام پر کھڑی ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام شروع کیا اور حج کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْحَاجِّ اِذَا سَاقَ الْهَدْىَ اَنْ يُّشْعِرَهَا وَيُقَلِّدَهَا نَعْلَيْنِ

اس بات کا تذکرہ حاجی کے لیے یہ بات مستحب ہے جب وہ قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے تو اس پر نشان لگائے اور اسے جوتوں کا ہار پہنائے

4001 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبِى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِىْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ اَشْعَرَ الْهَدْىَ فِىْ جَانِبِ السَّنَامِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ اَمَاطَ الدَّمَ، وَقَلَّدَهُ نَعْلَيْهِ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءُ اَحْرَمَ وَاَهَلَّ بِالْحَجِّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کی کوہان کی دائیں طرف نشان لگایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کو صاف کیا اسے جوتوں کا ہار پہنایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہوئے جب بیداء کے مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کھڑی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا اور حج کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنْ قَتَادَةَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرِ مِنْ اَبِىْ حَسَّانَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

4000- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى حسان الأعرج، واسمه مسلم بن عبد الله، فمن رجال مسلم .وأخرجه مسلم 1243 فى الحج: باب تقليد الهدى وإشعاره عند الإحرام، من طريق محمد بن المثنى، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائى 5/172 فى مناسك الحج: باب تقليد الهدى، من طريق عبد الله بن سعيدن عن معاذ، به وقد زيد فى المطبوع منه: محمد بين عبيد الله بن سعيد ومعاذ، وهو خطأ، واستدرك من تحفة الأشراف 5/239 .وأخرجه الطيالسى 2696، عن هشام، وأخرجه أحمد 1/344و 372، والترمذى 906 فى الحج: باب ما جاء فى إشعار البدن، وابن ماجه 3097 فى المناسك: باب إشعار البدن، والنسائى 5/174فى المناسك: باب تقليد الهدى نعلين، من طق عن هشام الدستوانى، به .وأخرجه 12/12902، من طريق طلحة بن عبد الرحمٰن، عن قتادة، به وانظر الحديثين الآتيين .

4001- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله .

قتادہ نامی راوی نے یہ روایت ابوحسان سے نہیں سنی ہے

4002 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَسَّانَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ دَعَا بِبَدَنَةٍ فَاَشْعَرَهَا مِنْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ، ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا، وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ، ثُمَّ اُتِيَ بِرَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا قَعَدَ عَلَيْهَا وَاسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءُ، اَهَلَّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے اونٹ کو منگوایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کوہان کے دائیں طرف نشان لگایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خون بہایا اور اسے جوتوں کا ہار پہنایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری لائی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے جب میدان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کھڑی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ پڑھنا شروع کر دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ السُّنَّةَ فِي الْاِشْعَارِ لِلْهَدْيِ مَا رَوَاهَا اِلَّا اَبُوْ حَسَّانَ الْاَعْرَجُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے‘ جو اس بات کا قائل ہے‘ قربانی کے جانور کو اشعار کرنے کی سنت کی روایت صرف ابوحسان اعرج نے نقل کی ہے

4003 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ:

4002- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي .وأخرجه الطبراني 12/12901 من طريق أبي خليفة بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/65-66، وأبو داوٗد 1752 في المناسك: باب في الإشعار، من طريق أبي الوليد الطيالسي، به .وأخرجه الطيالسي 2696، وعلي بن الجعد في مسند 1011 عن شعبة، وأحمد 1/216، و 254 و 280و 339و 347، ومسلم 1243 في الحج: باب تقليد الهدى وإشعاره عند الإحرام، والنسائي 5/170، و 170- 171 في الحج: باب أي الشقين يشعر، وباب سلت الدم عن البدن، وأبو داوٗد 1752و 1753 وابن الجارود 424، والطبراني 12/12901 والبيهقي 5/232 والبغوي 1893 من طرق عن شعبة به . وانظر الحديثين السابقين .

4003- إسناده صحيح على شرط الشيخين، غير أحمد بن سعيد الهمداني، فروى له أبو داوٗد، وقد وثقه الساجي والعقيلي وغيرهما . ابن وهب: هو عبد الله بن وهب بن مسلم .وأخرجه البخاري 1696 في الحج: باب من أشعر وقلد بذى الحليفة ثم أحرم، و 1699 باب إشعار البدن، ومسلم 1321 362 في الحج: باب استحباب بعث الهدى إلى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه، وابو داوٗد 1757 في المنسا: باب من بعث بهديه وأقام، والنسائي 5/170 في مناسك الحج: باب إشعار الهدى و 5/173 باب تقليد الإبل، وابن ماجه 3098 في المناسك: باب إشعار البدن، والبيهقي 5/233، والبغوي 1890 من طرق عن أفلح بن حميد، بهذا الإسناد . ولفظ البخاري أن عائشة رضي الله عنها قالت: فتلت قلائد بدن النبي صلى الله عليه وسلم بيدي، ثم قلدها واشارها وأهداها، فما حرم عليه شيء كان أحل له .

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْعَرَ

قاسم بن محمد' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (قربانی کے جانور پر) نشان لگایا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِشْتِرَاكِ لِلْجَمَاعَةِ فِی الْبَدَنَةِ تُنْحَرُ

اونٹ کی قربانی میں کئی لوگوں کے حصہ دار بننے کا حکم ہونے کا تذکرہ

4004 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث):نَحَرْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ سَبْعِيْنَ بَدَنَةً، الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَشْتَرِكُ النَّفَرُ فِی الْهَدْیِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حدیبیہ کے دن ستر اونٹ قربان کیے تھے ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: کچھ لوگ ایک قربانی میں حصہ دار بن جائیں۔

ذِكْرُ جَوَازِ اشْتِرَاكِ النَّفَرِ فِی الْبَقَرَةِ الْوَاحِدَةِ فِی الْحَجِّ

حج کے دوران ایک گائے کی قربانی میں کئی لوگوں کے حصہ دار بننے کے جائز ہونے کا تذکرہ

4005 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰی قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

4004– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وروى له البخارى مقروناً وقد صرح عند غير المؤلف فى بض الروايات بالتحدى، فانتفت شبهة تدليسه، وبندار: هو لقب محمد بن بشار، وعبد الرحمٰن: هو ابن مهدى، وسفيان: هو الثورى .وأخرجه الحاكم 4/230، من طريق إبراهيم بن أبى طال، عن محمد بن المثنى ومحمد بن بشار، عن عبد الرحمٰن بهذا الإسناد، وقال: حديث صحيح على شرط مسلم، ولفظه: نحرن يوم الحديبية سبعين بدنة، البدنة عن عشرة، وتعقبه الذهبى بقوله: وخالفه ابن جريج ومالك وزهير عن أبى الزبير، فقالوا: البدنة عن سبعة، وجاء عن سفيان كذلك .وأخرجه الدارمى3/290–293 ومسلم 1813 351 فى الحج: باب الاشتراك فى الهدى، والبيهقى 5/234 و 9/294، والبغوى 1131 من طريق أبى خيثمة زهير بن معاوية، ومسلم 1318 353 و354، وابن الجارود 479 والبيهقى 9/295 من طريق ابن جريج، ومسلم 1318 352 من طريق عروة بن ثابت، والبيهقى 5/234 أربعتهم عن أبى الزبير، بِهِ .وأخرجه أحمد 3/304و 318، و 366، ومسلم 1318 355، وابو داؤد 2807 و 2808 فى الأضاحى: باب فى البقر والجزور عن كم تجزء، والنسائى 7/222 فى الضحايا: ب باب ما تجزء عنه البقرة فى الضحايا، والبيهقى 5/234، و9/295، من طريقين عن عطاء والطيالسى و 1795 وأحمد 3/353 من طريق سليمان اليشكرى، وأحمد 3/316 من طريق أبى سفيان، و 3/335من طريق الشعبى، أربعتهم عن جابر، وانظر الحديث رقم 4006 .

4005– إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم تخريجه برقم 3834و 3835 .

وَهْبٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متنِ حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّاجًا حَتّٰى قَدِمْنَا سَرِفَ، فَحِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا اَبْكِي، فَقَالَ: مَا لَكِ فَقُلْتُ: لَيْتَنِيْ لَمْ اَحُجَّ الْعَامَ، قَالَ: مَا لَكِ قُلْتُ: حِضْتُ، قَالَ: هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ، فَاصْنَعِي كَمَا يَصْنَعُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِي بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَفَعَلُوْا، فَمَنْ لَمْ يَسُقْ هَدْيًا حَلَّ، وَسَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ مِنْ اَهْلِ الْيَسَارِ، فَلَمْ يَحِلُّوْا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ، ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ، وَطَهُرْتُ، فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ، وَسَعَيْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى، فَلَمَّا نَفَرْنَا اَرْسَلَنِيْ مَعَ اَخِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ مِّنَ الْمُحَصَّبِ، فَقَالَ: اَرْدِفْ اُخْتَكَ، فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ، فَاَرْدَفَنِيْ، فَاَهْلَلْتُ مِنَ التَّنْعِيمِ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَيْهِ فَصَدَرْنَا

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کیلئے روانہ ہوئے جب ہم ''سرف'' کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' تو میں رو رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے میں نے عرض کی: افسوس ہے' میں اس سال حج نہیں کر سکوں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے میں نے عرض کی: مجھے حیض آ گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کا نصیب کر دی ہے تم وہی کچھ کرو جو حاجی کرتے ہیں البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) جب ہم مکہ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے عمرہ میں تبدیل کر لو تو لوگوں نے ایسا ہی کیا جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا تھا اس نے احرام کھول دیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ صاحب حیثیت لوگ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لائے تھے انہوں نے احرام نہیں کھولا جب قربانی کا دن آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے ایک گائے قربان کی جب میں پاک ہو گئی تو میں نے بیت اللہ کا طواف بھی کیا اور (صفا و مروہ کی) سعی بھی کر لی پھر میں منیٰ میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جب ہم لوگ (مدینہ منورہ کی طرف) روانہ ہونے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میرے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ''محصب'' سے بھجوایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی بہن کو ساتھ بٹھاؤ اور انہیں ''تنعیم'' سے عمرہ کرواؤ انہوں نے مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا میں نے ''تنعیم'' سے عمرہ کا احرام باندھا میں نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو ہم لوگ (مدینہ منورہ کی طرف) روانہ ہو گئے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اشْتِرَاكِ الْجَمَاعَةِ فِي الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ بِنَحْرٍ

اونٹ اور گائے کی قربانی میں کئی لوگوں کے حصہ دار بننے کے مباح ہونے کا تذکرہ

4006 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حدیبیہ کے موقع پر ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے اور سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ قربان کیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاِبَاحَةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کے مباح ہونے کی صراحت کرتی ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

4007 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنِ الرَّيَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عِلْبَاءِ بْنِ اَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَ النَّحْرُ، فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً، وَفِي الْبَعِيْرِ سَبْعَةً اَوْ عَشَرَةً

4006- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه البغوى 1130 من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر بهذا الإسناد، وهو فى الموطأ 2/486 فى الضحايا: باب الشركة فى الضحايا، وأخرجه من طريقه الدارمى 2/78، ومسلم 1813 350 فى الحج: باب الغشتراك فى الهدى، وأبو داؤد 2809 فى الأضاحى: باب فى البقر والجزور عن كم تجزء، والترمذى 904 فى الحج: باب ما جاء فى الاشتراك فى البدنة، وابن ماجه 3132 فى الأضاحى: باب عن كم تجزء البدنة والبقرة، والبيهقى 5/168-169و 216و 234 و 9/294، وانظر الحديث رقم 4004 .

4007- إسناده قوى على شرط مسلم .وأخرجه الترمذى 905 فى الحج: باب ما جاء فى الاشتراك فى البدنة والبقرة، والطبرانى11/11929 من طريق الحسين بن حريث، بهذا الإسناد، وقال الترمذى: حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 1/275، والنسائى 7/222 فى الضحايا: باب ما تجزء عنه البدنة فى الضحايا، وابن ماجه 3131 فى الأضاحى: باب عن كم تجزء البدنة والبقرة، والبيهقى 5/235-236، والبغوى 1132 من طرق عن الفضل بن موسى، به وأخرجه الحاكم 4/230 من طريق على بن الحسين بن شقيق عن الحسين بن واقد، به، وصححه على شرط البخارى، ووافقه الذهبى! .وقوله: سبعة أو عشرة، على الشك ليس إلا عند المؤلف، والرواية فى مصادر التخريج: وفى البعير أو الجزور عشرة، وقال البيهقى 5/236: وحديث أبى الزبير عن جابر أصح من ذلك، وقد شهد الحديبية، وشهد الحج والعمرة، وأخبرنا بأن النبى صلى الله عليه وسلم أمرهم باشترك سبعة فى بدنة، فهو أولى بالقبول .

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے اسی دوران قربانی کا موقع آ گیا تو ہم سات آدمی ایک گائے میں حصہ دار بن گئے اور سات (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دس آدمی ایک اونٹ میں حصہ دار بن گئے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّذْبَحَ بَقَرَةً عَنْ سَبْعَةِ اَنْفُسٍ فَمَا دُوْنَهَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ سات یا اس سے کم آدمیوں کی طرف سے گائے قربان کرے

4008 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ سَمَاعَةَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے ایک گائے قربان کی تھی۔

ذِكْرُ جَوَازِ بَعْثِ الْمَرْءِ هَدْيَهُ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ لِيُنْحَرَ بِهَا وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ بِحَاجٍّ وَّلَا مُعْتَمِرٍ

آدمی کے لیے قربانی کا جانور "بیت عتیق" کی طرف بھیجنے کے جائز ہونے کا تذکرہ تا کہ اسے وہاں قربان کیا جائے اگرچہ وہ شخص حج کرنے والا یا عمرے کرنے والا نہ ہو

4009 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ، ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور بھجوایا کرتے تھے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

4008– إسناده حسن، هشام بن عمار –وإن روى له البخاري– فيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين، غير إسماعيل بن سماعة، وهو إسماعيل بن عبد الله بن سماعة، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة .وأخرجه أبو داوُد 1751 في المناسك: باب في هدى البقر، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 11/72، وابن ماجه 3133 في الأضاحي: باب عن كم تجزء البدنة والبقرة، والحاكم 1/467، والبيهقي 4/254من طريق الوليد بن مسلم عن الأوزاعي، بهذا الإسناد، وذد صرح الوليد بن مسلم بالتحديث عند ابن ماجه والحاكم والبيهي، وقال البيهقي بعد الرواية المصرحة بالتحديث: فإن كان قوله: حدثنا الأوزاعي محفوظاً، صار الحديث جيداً، وصححه الحاكم على شرط االشيخين، ووافقه الذهبي .وفي الباب عن عائشة عند أبي داوُد 1750وابن ماجه 3135 بلفظ: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نحر عن ال محمد صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع بقرة واحدة، وإسناده صحيح .

کی قربانی کے جانوروں کیلئے خود ہار تیار کرتی تھی اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کسی ایسی چیز سے اجتناب نہیں کرتے تھے جس سے محرم شخص اجتناب کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ مَا وَصَفْنَا، وَهُوَ مُقِيمٌ بِالْمَدِيْنَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ مصطفیٰ کریم ﷺ نے وہ عمل کیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اور آپ ﷺ اس وقت مدینہ منورہ میں مقیم تھے

4010 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اِنْ كُنْتُ لَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَهْدِي، ثُمَّ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ، وَهُوَ مُقِيمٌ عِنْدَنَا بِالْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ لَا يُحْرِمُ، وَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

4009- إسناده على شرط الشيخين غير يزيد، -وهو ابن خالد بن زيد بن موهب- وهو ثقة .وأخرجه البخاري 1698 في الحج: باب فتل القلائد للبدن والبقر، وسمل 1321 359 في الحج: باب استحباب بعث الهدى إلى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه واستحباب تقليده وفتل القلائد، وأبو داوُد 1758 في المناسك: باب من بعث بهديه واقام، والنسائي 5/171، في المناسك: باب فتل القلائد، وابن ماجه 3094 في المناسك: باب تقليد البدن، والطحاوي 2/266 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه الطحاوي 2/266 من طريق شعيب بن الليث عن الليث، به، ولم يذكر عمرة .وأخرجه مسلم 1321 359، والبيهقي 5/234 من طريقين عن ابن شهاب، بِهِ .وأخرجه مالك 1/340 في الحج: باب ما لا يوجب الإحرام من تقليد الهدى، ومن طريقه البخاري 1700 في الحج: باب من قلد القلائد بيده و 2317 في الوكالة: باب الوكالة في البدن وتعاهدها، ومسلم 1321 369، والنسائي 5/175 في المناسك: باب هل يوجب تقليد الهدى إحراماً، وأبو يعلى 4853، والطحاوي 2/266، والبيهقي 5/234، والبغوي 1891 عن عبد اللّٰه بن ابي بكر عن عمرة عن عائشة .وأخرجه مالك 1/341 من طريق يحيى بن سعيد، عن عمرة، عن عائشة .وأخرجه أحمد 6/78و 85 و 216، والحميدي 209 والبخاري 1696 باب من أشعر وقلد بذى الحليفة ثم أحرم، و 1699 باب إشعار البدن، و 1705 باب القلائد من العهن، ومسلم 1321 361 و 362 و 363 و 364، وأبو داوُد 1757، و 1759 والترمذي 908 في الحج: باب ما جاء في تقليد الهدى للمقيم، والنسائي 5/171 باب فتل القلائد و 172 باب ما يفتل منه القلائد، و 173 باب تقليد الإبل، و 175 باب هل يوجب تقليد الهدى إحراماً، وابن ماجه 3098 في المناسك: باب إشعار البدن، وابن الجارود 40239، وأبو يعلى 4659 والطحاوي 5/233، والبغوي 1890، من طرق عن القاسم بن محمد عن عائشة . وأخرجه البخاري 1704 باب تقليد الغنم و 5566 في الأضاحي: باب إذا بعث بهديه ليذبح لم يحرم عليه شيء، ومسلم 1321 371، والنسائي 5/171، وأبو يعلى 4658، والطحاوي 2/265، من طريق عن عامر الشعبي، عن مسروق عن عائشة .وأخرجه مسلم 1321 363 من طريق أبي قلابة عن عائشة .وأخرجه أبو داوُد 1759 .

4010- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم، ابن وهب: هو عبد اللّٰه بن وهب بن مسلم .وأخرجه مسلم 1321 360 في الحج: باب استحباب بعث الهدى إلى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه واستحباب تقليده وفتل القلائد، وأبو يعلى 4394 و 4505، والطحاوي 2/266، والبيهقي 5/233 من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم 4009 و 4011 و 4012 و 4013 .

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کیلئے خود ہار تیار کیا کرتی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے وہ جانور (مکہ) بھجوا دیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہمارے پاس مدینہ منورہ میں مقیم رہتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی پابندی نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ایسی کسی چیز سے اجتناب کرتے تھے جس سے محرم شخص اجتناب کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّهْدِىَ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ، وَهُوَ مُقِيمٌ بِبَلَدِهِ حَلٌّ غَيْرَ مُحْرِمٍ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ بیت عتیق کی طرف قربانی کا جانور بھیجے اور خود اپنے شہر میں احرام کی پابندیوں کے بغیر مقیم رہے

4011 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا، وَيَمْكُثُ حَلَالًا

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کیلئے ہار تیار کیا کرتی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بھجوا دیتے تھے اور خود احرام کے بغیر مقیم رہا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ بَاعِثَ الْهَدْىِ وَمُقَلِّدَهُ عَلَيْهِ الْاِحْرَامُ اِنْ عَزَمَ اَوْ لَمْ يَعْزِمْ عَلَى الْحَجِّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے قربانی کے جانور

4011- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خليفة: هو الفضل بن الحباب . وسفيان: هو الثورى، ومنصور: هو ابن المعتمر، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعى .وأخرجه البخارى 1703 فى الحج: باب تقليد الغنم، والبيهقى 5/232-233، من طريق مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ منصور، عن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائى 5/173-174 فى مناسك الحج: باب تقليد الغنم، من طريق سفيان عن الأعمش، و 5/174، والترمذى 909 فى الحج: باب ما جاء فى تقليد الغنم، من طريق سفيان، عن منصور كلاهما عن إبراهيم، بِه وأخرجه الطيالسى 1377 من طريق شعبة عن منصور والأعمش، بِه .وأخرجه البخارى 1703، ومسلم 1321 365 فى الحج: باب استحباب بعث الهدى إلى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه واستحباب تقليده وفتل القلائد، والنسائى 5/171-172 باب فتل القلائد، و 173 باب تقليد الغنم، و 175-176 باب هل يوجب تقليد الهدى إحراماً، وابن الجعد فى "مسنده" 901، والحميدى 218، وابن خزيمة 2608، والطحاوى 2/266 من طرق عن منصور، عن إبراهيم، بِه .وأخرجه البخارى 1702، ومسلم 1321 366 367، والنسائى 5/171، وابن ماجه 3095 فى المناسك: باب تقيد البدن، والطحاوى 2/265، والبيهقى 5/232 من طريقين عن الأعمش، عن إبراهيم، بِه .وأخرجه مسلم 1321 368، والنسائى 5/174، والطحاوى 2/265 و 266، والبيهقى 5/233 من طرق عن إبراهيم النخعى، بِه .وأخرجه النسائى 5/175، والطيالسى 1388 من طريق أبى إسحاق، وابو يعلى 4852 من طريق أبى معشر النخعى، كلاهما عن الأسود، بِه . وانظر الححديث رقم 4009 و 4010 و 4012 و 4013 .

کو بھیجنے والے شخص اور اس کے گلے میں ہار ڈالنے والے شخص پر احرام کی پابندیاں لازم ہو جاتی ہیں اگرچہ اس نے حج کا پختہ ارادہ کیا ہو یا ارادہ نہ کیا ہو

4012 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَبْعَثُ بِهَا، ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کیلئے ہار تیار کیا کرتی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بھجوا دیتے تھے اور پھر اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی کسی چیز سے اجتناب نہیں کرتے تھے جس سے محرم شخص اجتناب کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِمَنْ قَلَّدَ الْهَدْیَ اَنْ لَا يَجْتَنِبَ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ حِيْنَ يَحْرُمُ

جو شخص قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالتا ہے اس کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ ایسی کسی چیز سے اجتناب نہ کرے جس سے احرام والا شخص احرام کے دوران اجتناب کرتا ہے

4013 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِیْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ، ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور بھجوا دیتے تھے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کیلئے ہار تیار کرتی تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی کسی چیز سے اجتناب نہیں کرتے تھے جس سے محرم شخص اجتناب کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِرُكُوْبِ الْبَدَنَةِ الْمُقَلَّدَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ اِلَيْهِ

جب ضرورت پیش آئے' تو قربانی کے ہار والے جانور پر سوار ہونے کا حکم ہونے کا تذکرہ

4012- إسناده صحيح على شرط البخاري . علي بن الجعد من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . ابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمٰن بن المغيرة . وأخرجه أحمد 6/36، والحميدي 208، ومسلم 1321 360 في الحج باب باب استحباب بعث الهدي إلى الحرم لمن لا يريد الذهاب بنفسه، والنسائي 5/175 في مناسك الحج: باب هل يوجب تقليد الهدي إحراماً، وابن الجارود 423 من طريق سفيان، والطيالسي 1441 من طريق زمعة، كلاهما عن الزهري، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم 4009 و 4010 و 4011 و 4012 .

4013- إسناده صحيح، وهو مكرر الحديث رقم 4009 .

4014 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: بَدَنَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنے قربانی کے اونٹ کو ساتھ لے کر جا رہا تھا اس کے گلے میں ہار موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ قربانی کا جانور ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اِنَّمَا اُبِيحَ اسْتِعْمَالُهُ بِالْمَعْرُوْفِ اِلٰى اَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهُ بِظَهْرٍ يَجِدُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس حکم پر عمل کرنا اس وقت مباح ہے جب اسے مناسب طور پر کیا جائے یہاں تک کہ آدمی کوئی دوسری سواری ملنے پر اس پر سوار ہونے سے بے نیاز ہو جائے

4015 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ارْكَبُوا الْهَدْيَ بِالْمَعْرُوْفِ حَتّٰى تَجِدُوْا ظَهْرًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ مناسب طور پر قربانی کے جانور پر سوار ہو جاؤ اس وقت تک جب تک تمہیں (سواری کیلئے) کوئی جانور نہیں ملتا''۔

4014- إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسحاق بن إبراهيم: هو ابن مخلد الحنظلي المعروف بابن راهويه .وأخرجه أحمد 2/312، ومسلم 1322 372 في الحج: باب جواز ركوب البدنة المهداة لمن احتاج إليها، والبيهقي 5/236، والبغوي 1955 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد وأخرجه مالك 1/377 في الحج: باب ما يجوز من الهدى، ومن طريقه: أحمد 2/487، والبخاري 1689 في الحج: باب ركوب البُدن، و 2755 في الوصايا: باب هل ينتفع الواقف بوقفه، و 6160 في الأدب: باب ما جاء في قول الرجل: "ويلك"، ومسلم 1322 371، وأبو داؤد 1760 في المناسك: باب في ركوب البدنة، وابن الجارود 428، والبيهقي 5/236، والبغوي 1954 عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة . وأخرجه أحمد 2/245 و 481، وابن ماجه 3103 في المناسك: باب ركوب البدن، من طريق سفيان، ومسلم 1322 371 من طريق المغيرة بن عبد الرحمٰن الحزامي، وأحمد 2/254 من طريق عبد الرحمٰن، ثلاثتهم عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/278 و 478، والبخاري 1706 في الحج: باب تقليد النعل، من طريقين ع يحيى بن أبي كثير، ع عكرمة، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/473-474 و 505 من طريق عجلان مولى المشمعل، عن أبي هريرة .وأخرجه الطيالسي 2596 من طريق قتادة عمن سمع أبا هريرة، عنه . و[illegible] الحديث رقم 4016 .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِسَائِقِ الْبُدْنِ، إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ أَنْ يَّرْكَبَهَا إِنْ شَاءَ

بیت عتیق کی طرف قربانی کے اونٹ لے جانے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ اگر وہ چاہے تو ان پر سوار ہو جائے

4016 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ بِطَرَسُوسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، قَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ فِي الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کے جانور کو ساتھ لے کر جا رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ قربانی کا جانور ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ قربانی کا جانور ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ سَائِقَ الْبُدْنِ إِنَّمَا أُبِيحَ لَهُ رُكُوبُهَا إِلَى أَنْ يَّجِدَ ظَهْرًا غَيْرَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اونٹوں کو لے کر جانے والے شخص کیلئے یہ بات مباح قرار دی گئی ہے وہ ان پر اس وقت تک سوار ہو سکتا ہے جب تک اسے ان جانوروں کے علاوہ اور کوئی سواری مل نہیں جاتی

4017 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ارْكَبُوا الْهَدْيَ بِالْمَعْرُوفِ حَتّٰى تَجِدُوا ظَهْرًا

4015– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وقد صرح ابن جريج وكذا أبو الزبير بالتحديث عند أحمد ومسلم وأبي داؤد وغيرهم، أبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان الأزدي. وأخرجه أحمد 3/317 ومسلم 1324 375 في الحج: باب جواز ركوب ـ البدنة المهداة لمن احتاج إليها، وأبو داؤد 1761 في المناسك: باب في ركوب البدن، والنسائي 5/177 في مناسك الحج: باب ركوب البدن بالمعروف، والبيهقي 5/263، والبغوي 1956 من طريق يحيى بن سعيد، وأحمد 3/324 من طريق محمد بن بكر وحجاج، وأبو يعلى 2199 من طريق محمد بن المنكدر، و 2204 من طريق ابن أبي زائدة، كلهم عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/348 من طريق ابن لهيعة، ومسلم 1324 376، والبيهقي 5/236 من طريق معقل، كلاهما عن أبي الزبير، به. وانظر الخديث رقم 4017.

4016– إسناده حسن. موسى بن أبي عثمان التبان وأبوه: وثقهما المؤلف، وقد روى عنهما جمع، وسفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه أحمد 2/245 و 264، والحميدي 1003، وابن الجارود 427 من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم 4014.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مناسب طور پر تم لوگ اس وقت تک قربانی کے جانور پر سواری کرلو جب تک تمہیں (سواری کیلئے) جانور نہیں ملتا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْهَدْيِ فِيْ حَجَّتِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقع پر اپنے جانوروں کو جس طریقے سے قربان کیا تھا اس بات کا تذکرہ

4018 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقَ مَعَهُ مِائَةَ بَدَنَةٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ نَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّيْنَ بِيَدِهِ، ثُمَّ اَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ مِنْهَا

امام جعفر صادق اپنے والد (حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ قربانی کے ایک سو اونٹ لے کر گئے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربان گاہ تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے **63** اونٹ اپنے دست مبارک کے ذریعے قربان کیے اور باقی بچ جانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیدیے (تاکہ وہ انہیں ذبح کریں)۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ مِنْ بُدْنِهِ عِنْدَ دُخُوْلِهِ مَكَّةَ سَبْعًا بِهَا، وَاَخَّرَ نَحْرَ الْبَاقِيَةِ اِلٰى مِنًى

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانوروں میں سے مکہ میں داخل ہونے کے وقت سات اونٹ قربان کیے تھے اور باقیوں کی قربانی کو منیٰ تک کے لیے موخر کیا تھا

4019 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَحِلُّوْا اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ،

4017- إسناده صحيح على شرط مسلم وهو مكرر 4015، وهو فى مسند أبى يعلى 1815 .

4018- إسناده صحيح على شرط الصحيح . هشام بن عمار -وإن كان فيه كلام ينزل به عن رتبة الصحيح- قد تابعه جمع فى هذا الحديث ع حاتم . جعفر بن محمد: هو ابن على بن الحسين بن على .وأخرجه أبو داوٗد 1905 فى المناسك: باب صفة حجة النبى صلى الله عليه وسلم، وابن ماجه 3074 فى المناسك: باب حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والبيهقى 5/6-9 من طريق هشام بن عمار، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوٗد 1905، وابن الجارود 469، والبيهقى 5/6-9 من طريق عبد الله بن محمد النفيلى، وعثمان بن أبى شيبة، وسليمان بن عبد الرحمٰن الدمشقى، وإسحاق بن إبراهيم، عن حاتم بن إسماعيل، بِهِ . وانظر الحديث رقم 3943و 3944 .

قَالَ: وَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بَدَنَاتٍ قِيَامًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ احرام کھول دیں' ماسوائے ان لوگوں کے' جن کے ساتھ قربانی کے جانور موجود تھے۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے سات جانور کھڑے کر کے ذبح کیے۔

ذِكْرُ مَا فَعَلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُدْنِهِ الْمَنْحُورَةِ عِنْدَ اِرَادَتِهٖ اَكْلَ بَعْضِهَا

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذبح شدہ اونٹوں کے کچھ حصے کو کھانے کے ارادے کے وقت کیا' کیا تھا

4020 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْهَدْيِ مِنْ كُلِّ جَزُورٍ بَضْعَةٍ، فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ، فَاَكَلُوْا مِنَ اللَّحْمِ وَحَسَوْا مِنَ الْمَرَقِ

امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانوروں کے بارے میں حکم دیا کہ ان میں سے ہر جانور کا کچھ گوشت لے کر' ان سب کا گوشت ایک ہنڈیا میں پکایا جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا گوشت کھایا اور ان کا شوربہ پیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ نَحَرَ هَدْيَهٗ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِهَا كُلِّهَا

جو شخص اپنی قربانی کے جانور کو نحر کرتا ہے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ'

4019- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن إسحاق وهو ابن زيد الحضرمي- فمن رجال مسلم، وهيب: هو ابن خالد بن عجلان، وأيوب: هو السختياني، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي .وهو في مسند أبي يعلى 2822 .وأخرجه ابن خزيمة 2894 من طريق علي بن شعيب، عن أحمد بن إسحاق، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 1551 في الحج: باب التحميد والتسبيح والتكبير قبل الإهلال عند الركوب على الدابة، و 1712 باب من نحر هديه بيده، و 1714 باب نحر البُدن قائمة، وأبو داوُد 1796 في المناسك: باب في الإقران، و 2793 في الضحايا: باب ما يستحب من الضحايا، وأبو يعلى 2821، والبيهقي 5/237 من طرق عن وهيب، به .

4020- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير جعفر بن محمد وهو الصادق- فمن رجال مسلم . سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه ابن ماجه 3158 في الأضاحي: باب الأكل من لحوم الضحايا، وابن خزيمة 2924 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة3/57": هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات . وأخرجه النسائي في الكبرى كما في التحفة2/277 و "مصباح الزجاجة"، وابن خزيمة 2924 من طريقين عن جعفر، بِهِ . وانظر الحديث رقم 3943 و 3944 .

وہ اسے مکمل طور پر صدقہ کرے

4021 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَّانَ بِاَذَنَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الزِّمَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، وَابْنُ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِهَدْيِهِ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِلُحُومِهَا وَجُلُودِهَا وَاَجِلَّتِهَا

✿✿ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہمراہ قربانی کے جانوروں کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ ان جانوروں کے گوشت کھال اور اس کی جھول کو صدقہ کر دیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لَا يُعْطَى الْجَازِرُ مِنَ الْهَدْيِ عَلَى اُجْرَتِهِ شَيْئًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ قصائی کو قربانی کے جانور میں سے اجرت کے طور پر کوئی چیز نہیں دی جائے گی

4022 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا

4021- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير محمد بن يحيى الزماني، وهو ثقة . عبد الوهاب: هو ابن عبد المجيد بن الصلت الثقفي، وأيوب: هو الشختياني، وعبد الكريم: هو ابن مالك الجزري، وابن أبي نجيح: هو عبد الله . وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند 1/112 من طريق محمد بن عمرو بن العباس الباهلي، عن عبد الوهاب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/79 و123و 154، والدارمي 2/74، والبخاري . 1716 في الحج: باب لا يعطى الجزار من الهدى شيئاً، و 1717 باب يتصدق بجلود الهدى، ومسلم 1317 348 و 349 في الحج: باب في الصدقة بلحوم الهدى وجلودها وجلالها، وأبو داؤد 1769 في المناسك: باب كيف تنحر البدن، وابن ماجه 3099 في المناسك: باب مكن جلل البدنة، وابن الجارود 482 و 483، وابن خزيمة 2922 و 2923، والبيهقي 5/214 من طرق عن عبد الكريم، عن مجاهد، بِهِ . وأخرجه أحمد 1/143 و 159-160، والبخاري 1707 باب الجلال للبُدن، و 1716 و 2299 في الوكالة: باب وكالة الشريك الشريك في القسمة وغيرها، ومسلم 1317 348، وأبو داؤد 1764 في المناسك: باب في الهدى إذا عطب قبل أن يبلغ، وابن خزيمة 2919 والبيهقي 5/233 من طرق عن ابن ابي نجيح وفي ابن خزيمة: أبي نجيح وهو خطأ- عن مجاهد، بِهِ . وأخرجه أحمد 1/132، والبخاري 1718 باب يتصدق بجلال البدن، والبغوى 1951 من طريق سيف بن أبي سليمان، عن مجاهد، بِهِ . وانظر الحديث الآتي . والجلال وجمعها أجِلَّة- جمع الجُلّ بالضم والفتح: ما يطرح على ظهر البعير من كساء ونحوه .

4022- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في صحيح ابن خزيمة 2920 . وأخرجه ابن ماجه 3157 في الأضاحي: باب جلود الأضاحي، من طريق . محمد بن معمر، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1317 349 في الحج: باب في الصدقة بلحوم الهدى وجلودها وجلالها، من طرق عن محمد بن بكر، بِهِ . وأخرجه أحمد 1/123، والدارمي 2/74، والبخاري 1717 في الحج: باب يتصدق بجلود الهدى، وابن الجارود 482، والبيهقي 5/214 من طريق يحيى بن سعيد القطان، عن ابن جريجن به . وانظر الحديث السابق .

مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي لَيْلٰى، اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يَقُومَ عَلٰى بُدْنِهِ، وَاَمَرَهُ اَنْ يُقَسِّمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا، وَجُلُودَهَا، وَجِلَالَهَا لِلْمَسَاكِينِ، وَلَا يُعْطِي فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کی نگہبانی کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ ان قربانی کے جانوروں کے سارے گوشت کو ان کی کھالوں کو اور ان کے جھولوں کو غریبوں میں تقسیم کردیں اور قربانی کرنے والے کو اس میں سے کوئی بھی چیز (معاوضے کے طور پر) نہ دیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ سَاقَ الْبُدْنَ وَاَرَادَتْ اَنْ تَعْطَبَ اَنْ يَنْحَرَهَا، ثُمَّ يَجْعَلَهَا لِلْوَارِدِ وَالصَّادِرِ

جو شخص قربانی کے اونٹ لے کر جاتا ہے اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ اگر وہ جانور مرنے لگے تو وہ اسے قربان کردے اور پھر اسے مسافروں اور گزرنے والوں کے لیے چھوڑ دے

4023 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ وَكَانَ صَاحِبَ بُدْنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ: انْحَرْهَا، ثُمَّ اَلْقِ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ، فَلْيَاْكُلُوهَا

❀❀ حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے نگران تھے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قربانی کے ان جانوروں میں سے جو جانور تھک جائے (یا ہلاک ہونے لگے) میں اس کے ساتھ کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ذبح کر کے اس کا ہار اس کے خون میں تر کر کے اسے لوگوں کیلئے چھوڑ دو وہ خود ہی اسے کھالیں گے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَكْلِ سَائِرِ الْبُدْنِ اِذَا زَحَفَتْ عَلَيْهِ مِنْهَا اِذَا نَحَرَهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ جب اونٹ کو بیمار ہونے کی وجہ سے قربان کردیا جائے

4023- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير صحابيه ناجية، فقد روى له الأربعة . وأبو خيثمة: هو زهير بن حرب . وأخرجه أحمد 4/334 من طريق محمد بن حازم، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك 1/380 في الحج: باب العمل في الهدى إذا عطب أو ضلّ، ومن طريقه البغوى 1953 عن هشام عن أبيه مرسلاً . ووصله بذكر ناجية: أحمد 4/334، وأبو داوُد 1762 في المناسك: باب في الهدى إذا عطب قبل أن يبلغ، والترمذى 910 في الحج: باب ما جاء إذا عطب الهدى ما يصنع به، وابن ماجه 3106 في المناسك: باب في الهدى إذا عطب، والحميدى 880، وابن خزيمة 2577، والحاكم 1/447، والبيهقى 5/243، وقال الترمذى: حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى . وأخرجه البيهقى 5/243 من طريق جعفر بن عون، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن رجل من أسلم، قال: قال رسول الله . . .

تو (قربان کرنے والا شخص) اس میں سے کچھ نہ کھائے

4024 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعُمَرِيُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَهْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَسْلَمِيَّ، وَبَعَثَ مَعَهُ ثَمَانَ عَشْرَةَ بَدَنَةً، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ اُزْحِفَ عَلَيَّ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ: انْحَرْهَا، ثُمَّ اصْبِغْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ صَفْحَتَهَا، وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ، وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسلمی رضی اللہ عنہ کو بھیجا آپ نے ان کے ہمراہ قربانی کے اٹھارہ اونٹ بھیجے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کیا خیال ہے اگر ان میں سے کوئی جانور سفر کے قابل نہ رہے (تو میں کیا کروں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے قربان کردو پھر اس کے جوتے (یعنی وہ جوتے جو ہار کے طور پر اس کے گلے میں ڈالے گئے) اس کے خون میں رنگ کر اس کے ذریعے اس کے پہلو پر نشان لگا دو تم خود اس میں سے کچھ نہ کھانا اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی کوئی شخص اس کا گوشت نہ کھائے۔

4025 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ قَالَ:

(متن حدیث): انْطَلَقْتُ اَنَا وَسِنَانٌ معتمرين وانطلق سنان معه ببدنة يسوقها فأزحفت عليه في الطريق فقال لئن قدمنا البلد لأستفتين عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَاَصْبَحْتُ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبَطْحَاءَ قَالَ انْطَلِقْ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَانْطَلَقْنَا

4024- حديث صحيح، مُعَلّى بن مهدى: ذكره المؤلف في الثقات 9/182، وترجمه الذهبي في "الميزان4/151" فقال: سكن الموصل، وحدث عن أبي عوانة وشريك، وعنه أبو يعلى وجماعة، وهو بصرى، قال ابو حاتم: يأتي أحياناً بالمناكير، قلت: القائل الذهبي: هو من العباد الخيرة، صدوق في نفسه [illegible]: لم ينفرد به، وقد تابعه عليه غير واحد . وباقي رجاله ثقات على شرط مسلم . أبو التياح: هو يزيد بن حميد الضبعي .وأخرجه أحمد 1/244، وأبو داوُد 1763 في المناسك: باب في الهدى إذا عطب قبل أن يبلغ، والطبراني 12/12897 و 12898 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/217، ومسلم 1325 في الحج: باب ما يفعل بالهدى إذا عطب في الطريق، والنسائي في الكبرى كما في التحفة5/215، والبيهقي 5/243 من طريق إسماعيل بن عليه، وأحمد 1/279 من طريق حماد بن سلمة، كلاهما عن أبي التياح، بِهِ . وانظر الحديث الآتي . وقوله: "أُزحِفَ عليَّ منها شيء " قال الخطابي في "معالم السنن": معناه: عيا وكلّ، يقال: رحف البعير: إذا جرّ فرسنه على الأرض من الإعياء، وأزحفه السير: إذا جهده، فبلغ هذه الحال .

4025- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو التياح: يزيد بن حميد، وسنان: هو ابن سلمة بن المحبّق .وأخرجه مسلم 1325 في الحج: باب ما يفعل بالهدى إذا عطب في الطريق، والبيهقي 5/242-243 من طريق يحيى بن يحيى، وأبو داوُد 1763 في المناسك: باب في الهدى إذا عطب قبل أن يبلغ، والطبراني 12/12899 من طريق مسدد، كلاهما عن عبد الوارث بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1326، وابن ماجه 3105 في المناسك: باب في الهدى إذا عطب، وابن خزيمة 2578، والبيهقي 5/243 من طريقين عن قتادة .

فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَ بَدَنَتِهِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِسِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَاَمَرَهُ فِيهَا فَمَضَى، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا يُبْدِعُ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا، ثُمَّ اصْبِغْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا، ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا، وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ، وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ

❀❀ موسیٰ بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں اور سنان عمرہ کرنے کیلئے روانہ ہوئے سنان اپنے ہمراہ قربانی کا جانور بھی لے کر گئے تھے جسے وہ ساتھ لے کر چل رہے تھے راستے میں کسی مقام پر وہ جانور آگے چلنے کے قابل نہ رہا تو سنان نے کہا: اگر ہم کسی شہر پہنچ گئے' تو ہم اس بارے میں مسئلہ دریافت کرلیں گے۔ راوی کہتے ہیں: اگلے دن ہم نے وادی بطحاء میں پڑاؤ کیا انہوں نے کہا: آپ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس چلیں' تو ہم لوگ گئے ہم نے ان کے قربانی کے جانور کا معاملہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم نے صاحب علم شخص سے دریافت کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کے ہمراہ سولہ اونٹ بھیجے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں اس صاحب کو ہدایت کی وہ صاحب چلے گئے پھر وہ واپس آئے انہوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ان میں سے کوئی جانور میرے لیے بوجھ بن جائے (یعنی آگے جانے کے قابل نہ رہے) تو میں کیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے قربان کرو پھر اس کے (گلے میں موجود ہار کے) جوتے اس کے خون میں رنگین کر کے اس کے ذریعے اس کے پہلو پر نشان لگا دو تم خود اس کے گوشت کو نہ کھانا اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی کوئی اس کا گوشت نہ کھائے۔

کِتَابُ النِّکَاحِ

کتاب! نکاح کے بارے میں روایت

4026 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): بَيْنَا اَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ نَمْشِي بِالْمَدِينَةِ، قَالَ: فَلَقِيَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَاَخَذَ بِيَدِهِ قَالَ: فَقَامَا وَتَنَحَّيْتُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا رَاَى عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ يَسُرُّهَا، قَالَ: اُدْنُ عَلْقَمَةُ، قَالَ: فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ، وَهُوَ يَقُولُ: اَلَا نُزَوِّجُكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ جَارِيَةً لَعَلَّهَا اَنْ تُذَكِّرَكَ مَا فَاتَكَ؟ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ، فَاِنَّا قَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَبَابًا، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ، فَاِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ، وَهُوَ الْاِخْصَاءُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَلْاَمْرُ بِالتَّزْوِيجِ فِي هٰذَا الْخَبَرِ وَسَبَبُهُ اسْتِطَاعَةُ الْبَاءَةِ، وَعِلَّتُهُ غَضُّ الْبَصَرِ وَتَحْصِينُ الْفَرْجِ، وَالْاَمْرُ الثَّانِي هُوَ الصَّوْمُ عِنْدَ عُدْمِ السَّبَبِ، وَهُوَ الْبَاءَةُ، وَالْعِلَّةُ الْاُخْرَى هُوَ قَطْعُ الشَّهْوَةِ

علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں کہیں جا رہے تھے' تو

4026- حديث صحيح، وإسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حكيم بن سيف الرقي، فقد روى له أبو داوُد، وهو صدوق وقد توبع .وأخرجه ابن أبي شيبة 4/126، وأحمد 1/378و 447، والدارمي 2/132. .والبخاري 1905 في الصوم: باب الصوم لمن خاف على نفسه العزبة، و 5065 في النكاح: باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الباء ة فليتزوج"، ومسلم 1400 1 و 2 في النكاح: باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه ووجد مونة، وأبو داوُد 2046 في النكاح: باب التحريض على النكاح، والنسائي 6/57 و 58 في النكاح: باب الحث على النكاح، وابن ماجه 1845 في النكاح: باب ما جاء في فضل النكاح، والبيهقي 7/77 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 6/56-57 من طرق عن أبي معشر، عن إبراهيم النخعي، به .وأخرجه الحميدي 115 وابن أبي شيبة 4/126-127، وأحمد 1/424و 425، و 432، والدارمي 2/132، والبخاري 5066 باب من لم يستطع الباء ة فليصم، ومسلم 1400 3 و4، والترمذي 1081 في النكاح: باب ما جاء في فضل التزويج والحث عليه، والنسائي 4/169-170في الصيام: باب ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث أبي أمامة في فضل الصاء م، و 6/57-58، وابن الجارود 672، والبيهقي 4/296و 7/77، والبغوي 2236 من طرق عن الأعمش، عن عمارة بن عمير، عن عبد الرحمٰن بن يزيد، عن ابن مسعود .وأخرجه النسائي 6/57 من طريق الأعمش، عن إبراهيم، عن الأسود .

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا راوی کہتے ہیں: یہ دونوں صاحبان اٹھے اور ذرا ایک طرف ہو گئے جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (دور جا کر) یہ بات نوٹ کی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان سے کوئی ایسا کام نہیں ہے جسے پوشیدہ رکھا جائے' تو انہوں نے فرمایا: علقمہ تم آ گے آ جاؤ راوی کہتے ہیں: میں ان کے پاس گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ کہہ رہے تھے: اے عبداللہ! ہم آپ کی شادی کسی لڑکی سے نہ کروا دیں تا کہ وہ آپ کو گزرے ہوئے (جوانی کے زمانے) کی یاد دلا دے۔ راوی کہتے ہیں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ یہ بات کہتے ہیں (تو میں آپ کو بتاتا ہوں) ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں نوجوان تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم میں سے جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہوا سے شادی کر لینی چاہئے' کیونکہ یہ نگاہ کو زیادہ جھکا کے رکھتی ہے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرتی ہے اور تم میں سے جو شخص شادی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اسے روزے رکھنے چاہئیں' کیونکہ یہ اس کی شہوت کو ختم کر دیں گے۔

(راوی کہتے ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ) وجاء سے مراد شہوت کو ختم کرنا ہے

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں شادی کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کا سبب شادی کرنے کی استطاعت ہے اور اس کی علت نکاح کو جھکانا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنا ہے' جبکہ دوسرا حکم یہ ہے: جب یہ سبب موجود نہ ہو' تو روزے رکھے جائیں اور وہ سبب شادی کی استطاعت نہ ہونا ہے اور اس کی دوسری علت شہوت کو ختم کرنا ہے۔

ذكر الزجر عن التبتل إذ تبتل هذه الأمة الجهاد في سبيل الله

مجرد رہنے کی ممانعت کا تذکرہ' کیونکہ اس امت کا تجرد جہاد فی سبیل اللہ ہے

4027 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ، قَالَ:

(متن حدیث): اَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ اَنْ يَّتَبَتَّلَ، فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ قَالَ سَعْدٌ: فَلَوْ اَجَازَ لَهُ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاخْتَصَيْنَا

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے مجرد رہنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع کر دیا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اجازت دے دیتے تو ہم خود کو خصی کروا لیتے۔

4027- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم، ابن وهب: هو عبد الله بن وهب بن مسلم، ويونس: هو ابن يزيد الأيلي . وأخرجه ابن الجارود 674 من طريق الربيع بن سليمان، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/175و 176، و 183، والدارمي 2/133، والبخاري 5073و 5074 في النكاح: باب ما يكره من التبتل والخصاء، ومسلم 1402 في النكاح: باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه ووجد مؤنة، والترمذي 1083 في النكاح: باب النهي عن التبتل، وابن ماجه 1848 في النكاح: باب النهي عن التبتل، والبيهقي 7/97، والبغوي 2237 من طرق عن الزهري، به .والتبتل: هو الانقطاع عن النساء وترك النكاح انقطاعاً إلى عبادة الله .

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجلِهَا نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے مجرد رہنے سے منع کیا گیا ہے

4028 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسحاق الثَّقفِيّ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَة، عَنْ حَفْص بن اَخِي اَنَس بن مَالِكٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالباءَةِ، وَيَنْهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ نَهْياً شَدِيْدًا، وَيَقُوْلُ: تَزَوَّجُوا الوَدُوْدَ الوَلُودَ، فَاِنِّي مُكَاثِرٌ الأنبياءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کرنے کا حکم دیتے تھے اور مجرد رہنے سے سختی سے منع کرتے تھے۔ آپ یہ فرماتے تھے: محبت کرنے والی اور اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی خواتین کے ساتھ شادی کرو۔ کیونکہ میں قیامت کے دن انبیاء کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ قَوْلَهُ جَلَّ وَعَلَا (ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوا) (النساء: 3) اَرَادَ بِهِ كَثْرَةَ الْعِيَالِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے ارشاد باری تعالیٰ: ''یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے تم ناانصافی نہ کرو'' اس سے مراد یہ ہے: جب عیال کثرت سے ہو (یعنی جب زیادہ بیویاں ہوں)

4029 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعُمَرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ: ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ لَا تَعُوْلُوا، قَالَ: اَنْ لَا تَجُوْرُوا

4028– حديث صحيح لغيره، خلف بن خليفة: صدوق من رجال مسلم إلا أنه اختلط بأخرة، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه سعيد بن منصور في سننه 490، وأحمد 3/158 و245، والبيهقي 7/81–82 من طرق عن خلف بن خليفة، بهذا الإسناد .وأورده الهيثمي في المجمع 4/252 و258 وزاد نسبته إلى الطبراني في الأوسط، وحسن إسناده! وله شاهد من حديث معقل بن يسار سيأتي برقم 4056 وآخر من حديث عبد الله بن عمرو عند أحمد 2/171–172 فيتقوى بهما ويصح .

4029– محمد بن شعيب: روى له الأربعة، وهو صدوق وباقي رجاله على شرط البخاري .وذكره السيوطي في الدر المنثور 2/119، ونسبه إلى ابن المنذر وابن أبي حاتم، وابن حبان، ونقل ابن كثير في تفسيره 1/451، وكذا السيوطي عن ابن أبي حاتم قوله: قال أبي: هذا حديث خطأ، والصحيح عن عائشة موقوف .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے تم عول نہ کرو"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے: تم ظلم نہ کرو۔

ذِكْرُ مَعُوْنَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْقَاصِدَ فِيْ نِكَاحِهِ الْعَفَافَ، وَالنَّاوِيَ فِيْ كِتَابَتِهِ الْاَدَاءَ

جو شخص نکاح کرکے پاکدامنی اختیار کرنا چاہتا ہو اور جو شخص اپنے کتابت کی رقم کی ادائیگی کی نیت کرے اللہ تعالیٰ کا اس کی مدد کرنے کا تذکرہ

4030 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعِيْنَهُمْ: الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالنَّاكِحُ يُرِيْدُ اَنْ يَّسْتَعِفَّ، وَالْمُكَاتَبُ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات ہے وہ ان کی مدد کرے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا مجاہد اور نکاح کرنے والا ایسا شخص جو پاک دامنی اختیار کرنا چاہتا ہو اور ایسا مکاتب غلام جو ادائیگی کرنے کا ارادہ کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ الصَّالِحَةَ لِلْمُؤْمِنِ خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ نیک عورت مومن کے لیے دنیا کی سب سے بہترین چیز ہے

4031 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبِسْطَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ - وَذَكَرَ ابْنُ خُزَيْمَةَ اٰخَرَ مَعَهُ - قَالَا: حَدَّثَنَا شُرَحْبِيْلُ بْنُ شَرِيْكٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ

4030– إسناده حسن، محمد بن عجلان: روى له مسلم متابعة، والبخارى تعليقاً، وهو صدوق، وباقى رجاله على شرط الشيخين، يحيى ابن سعيد: هو القطان . وأخرجه أحمد 2/251و 437 والحاكم 2/160و 217 من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي!وأخرجه الترمذى 1655 فى فضائل الجهاد: باب ما جاء فى المجاهد والناكح والمكاتب وعون الله إياهم، والنسائى6/61 فى النكاح: باب معونة الله الناكح الذى يريد العفاف، وابن ماجه 2518 فى العتق: باب المكاتب، والبيهقى 7/78، والبغوى 2239 من طرق عن ابن عجلان، بِهِ . وقال الترمذى: هذا حديث حسن .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دنیا ساری کی ساری ساز و سامان ہے دنیا کے ساز و سامان میں سب سے بہترین چیز نیک بیوی ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي هِيَ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ فِي الدُّنْيَا

ان چیزوں کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جو آدمی کے دنیا میں سعادت مند ہونے کی علامت ہیں

4032 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَرْبَعٌ مِّنَ السَّعَادَةِ: الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ، وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ، وَالْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيءُ، وَأَرْبَعٌ مِّنَ الشَّقَاوَةِ: الْجَارُ السُّوءُ، وَالْمَرْأَةُ السُّوءُ، وَالْمَسْكَنُ الضِّيقُ، وَالْمَرْكَبُ السُّوءُ

اسمٰعیل بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں خوش بختی کی (علامت) ہیں نیک بیوی' کشادہ گھر' اچھا ہمسایہ اور اچھی سواری اور چار چیزیں بدبختی کی (علامت ہیں) برا ہمسایہ' بری بیوی' تنگ گھر اور بری سواری۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ فِي أَشْيَاءَ مَعْلُومَةٍ يُوجَدُ الشُّؤْمُ وَالْبَرَكَةُ مَعًا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' کچھ متعین چیزیں ہیں' جن میں نحوست یا برکت پائی جاتی ہے

4033 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ

4031- إسناده صحيح على شرط مسلم . المقرء: هو أبو عبد الرحمٰن عبد الله بن يزيد المكي، وحيوة: هو ابن شريح التجيبي، وأبو عبد الرحمٰن الحُبُلي: هو عبد الله بن يزيد المعافري .وأخرجه النسائي 6/69 في النكاح: باب المرأة الصالحة، من طريق المقرء، عن حيوة، وذكر آخر، وصرح بالذي مع حيوة: أحمد 2/168، والبغوي 2241 فقالا: عن حيوة، وابن لهيعة، عن شرحبيل، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1467 في الرضاع: باب خير متاع الدنيا المرأة الصالحة، والبيهقي 7/80، من طريق المقرء، بِهِ . ولم يذكرا مع حيوة آخر .

4032- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ، فمن رجال البخاري .وأخرجه الخطيب البغدادي في "تاريخ بغداد 12/99" من طريق محمود بن آدم المروزي، عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 8/388 من طريق وائل بن داوُد، عن محمد بن سعد، بِهِ . وأخرجه أحمد 1/168، والبزار 1412 من طريق محمد بن أبي حميد وهو ضعيف كما في التقريب .وأخرجه البزار 1413، والطبراني 1/329، والحاكم 2/162 من طرق عن محمد بن سعد بن أبي وقاص، بِهِ .

يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ، فَفِي الرَّبْعِ، وَالْفَرَسِ، وَالْمَرْاَةِ يَعْنِي: الشُّؤْمَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر وہ (نحوست) کسی چیز میں ہو تو یا گھر میں ہوگی یا گھوڑے میں' یا بیوی میں (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد نحوست تھی''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ خَيْرِ النِّسَاءِ لِلْمُتَزَوِّجِ مِنَ الرِّجَالِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جوان خواتین کی صفت کے بارے میں ہے' جو شادی کرنے والے مردوں کے لیے بہترین (شمار کی جائیں گی)

4034 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ رَجَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):خَيْرُهُنَّ اَيْسَرُهُنَّ صَدَاقًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ان (بیویوں میں) سب سے بہتر وہ ہے' جس کا مہر کم ہو''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ عِنْدَ التَّزْوِيجِ اَنْ يَّطْلُبَ الدِّيْنَ دُوْنَ الْمَالِ فِي الْعَقْدِ عَلٰى وَلَدِهٖ اَوْ عَلٰى نَفْسِهٖ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ شادی کے وقت مالدار کی بجائے دین دار عورت کو طلب کرے خواہ وہ اپنی اولاد کی شادی کر رہا ہو' یا خود شادی کر رہا ہو

4035 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ:

4033- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبى الزبير فمن رجال مسلم، وروى له البخارى مقروناً، أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد .وأخرجه مسلم 2227 فى السلام: باب الطيرة والفأل وما يكون فيه من الشؤم، والنسائى6/220-221 فى الخيل: باب شؤم الخيل: من طريقين عن ابن جريج، بهذا الإسناد .

4034- إسناده ضعيف، رجاء بن الحرث: ضعفه ابن معين وغيره، وباقى رجاله ثقات .وأخرجه العقيلى فى "الضعفاء 2/61"، والطبرانى 11/11100و 11101 من طريقين عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد، وقال العقيلى: ولا يتابع عليه .قلت: وله شواهد تقويه، منها: حديث عقبة بن عامر بلفظ: "خير النكاح أيسره" و "خير الصداق أيسره"، وسيأتى تخريجه برقم4072 .

(متن حدیث): اَنَّ جُلَيْبِيبًا كَانَ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ، وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَى النِّسَاءِ، وَيَتَحَدَّثُ اِلَيْهِنَّ، قَالَ اَبُوْ بَرْزَةَ: فَقُلْتُ لِامْرَاَتِي: لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُمْ جُلَيْبِيبٌ، قَالَ: فَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ لِاَحَدِهِمْ اَيِّمٌ لَمْ يُزَوِّجْهَا حَتّٰى يَعْلَمَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا حَاجَةٌ اَمْ لَا؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ: يَا فُلَانُ زَوِّجْنِيْ ابْنَتَكَ، قَالَ: نَعَمْ وَنُعْمَى عَيْنٍ، قَالَ: اِنِّيْ لَسْتُ لِنَفْسِي اُرِيْدُهَا، قَالَ: فَلِمَنْ؟، قَالَ: لِجُلَيْبِيبٍ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰى اَسْتَأْمِرَ اُمَّهَا، فَاَتَاهَا، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ابْنَتَكِ، قَالَتْ: نَعَمْ وَنُعْمَى عَيْنٍ، قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَتْ لِنَفْسِهِ يُرِيْدُهَا، قَالَتْ: فَلِمَنْ يُرِيْدُهَا؟، قَالَ: لِجُلَيْبِيبٍ، قَالَتْ: حَلْقَى اَلْجُلَيْبِيبِ؟، قَالَتْ: لَا لَعَمْرُ اللّٰهِ، لَا اُزَوِّجُ جُلَيْبِيبًا، فَلَمَّا قَامَ اَبُوهَا لِيَاْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتِ الْفَتَاةُ مِنْ خِدْرِهَا لِاُمِّهَا: مَنْ خَطَبَنِيْ اِلَيْكُمَا قَالَا: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: اَتَرُدُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهُ ادْفَعُوْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّهُ لَنْ يُضَيِّعَنِيْ، فَذَهَبَ اَبُوْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: شَاْنُكَ بِهَا، فَزَوَّجَهَا جُلَيْبِيبًا قَالَ حَمَّادٌ: قَالَ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ: هَلْ تَدْرِيْ مَا دَعَا لَهَا بِهٖ قَالَ: وَمَا دَعَا لَهَا بِهٖ؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ صُبَّ الْخَيْرَ عَلَيْهِمَا صَبًّا، وَلَا تَجْعَلْ عَيْشَهُمَا كَدًّا كَدًّا قَالَ ثَابِتٌ: فَزَوَّجَهَا اِيَّاهُ، فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ، قَالَ: تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ؟، قَالُوْا: لَا، قَالَ: لٰكِنِّيْ اَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا، فَاطْلُبُوْهُ فِي الْقَتْلٰى، فَوَجَدُوْهُ اِلٰى جَنْبِ سَبْعَةٍ، قَدْ قَتَلَهُمْ، ثُمَّ قَتَلُوْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقَتَلَ سَبْعَةً، ثُمَّ قَتَلُوْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ، يَقُوْلُهَا سَبْعًا، فَوَضَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَاعِدَيْهِ، مَا لَهُ سَرِيْرٌ اِلَّا سَاعِدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى وَضَعَهُ فِيْ قَبْرِهٖ، قَالَ ثَابِتٌ: وَمَا كَانَ فِي الْاَنْصَارِ اَيِّمٌ اَنْفَقَ مِنْهَا

✿✿ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جلیبیب ایک انصاری تھا وہ خواتین کے ہاں جایا کرتا تھا اور ان کے ساتھ بات چیت کیا کرتا تھا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنی بیوی سے کہا جلیبیب تمہارے پاس نہ آئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ معمول تھا کہ جب ان کے ہاں کی خواتین میں سے کوئی بیوہ یا طلاق یافتہ ہو جاتی' تو وہ اس خاتون کی آگے شادی اس وقت تک نہیں کرتے تھے جب تک یہ بات نہیں جان لیتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو اس کے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتے؟ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری سے کہا: اے فلاں شخص تم اپنی بیٹی کی شادی کروا دو اس نے عرض کی: جی ہاں! سر آنکھوں پر۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خود اس کے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتا اس انصاری نے دریافت کیا: پھر کس کے ساتھ کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جلیبیب کے ساتھ' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (آپ مجھے موقع دیں) تاکہ میں لڑکی کی

4035– إسناده صحيح . إبراهيم بن الحجاج: ثقة روى له النسائي، وباقي رجاله على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 4/422و 452، والبغوي 3997، وأخرجه مختصراً الطيالسي 924، ومسلم 2472 في فضائل الصحابة: باب من فضائل جليبيب رضي اله عنه، وأحمد 4/421، والنسائي في فضائل الصحابة 142، والبيهقي 4/221 من طريق حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وانظر 4059 .

ماں کے ساتھ مشورہ کرلوں پھر وہ شخص اس عورت کے پاس آیا اور یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے تمہاری بیٹی کیلئے نکاح کا پیغام بھجوایا ہے اس عورت نے کہا: ٹھیک ہے سر آنکھوں پر۔ اس شخص نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے اپنے لیے پیغام نہیں دیا: تو عورت دریافت کیا: پھر نبی اکرم ﷺ نے کس کے لیے نکاح کا پیغام بھجوایا ہے اس شخص نے بتایا: جلیبیب کیلئے۔ اس عورت نے کہا: اس نالائق جلیبیب کیلئے پھر اس عورت نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! میں جلیبیب کے ساتھ (اپنی بیٹی کی) شادی نہیں کروں گی۔ جب لڑکی کا باپ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جانے کیلئے اٹھنے لگا' تو لڑکی نے پردے کے پیچھے سے اپنی ماں سے کہا میری شادی کے بارے میں آپ کو نکاح کا پیغام کس نے بھجوایا ہے؟ ان دونوں نے جواب دیا: اللہ کے رسول نے' اس لڑکی نے دریافت کیا: تو کیا آپ لوگ اللہ کے رسول کے حکم پر عمل نہیں کریں گے آپ مجھے اللہ کے رسول کے سپرد کر دیں وہ مجھے ضائع نہیں کریں گے پھر اس بچی کا باپ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: اس بچی کا معاملہ آپ کے سپرد ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اس بچی کی شادی جلیبیب سے کروادی۔

حماد نامی راوی کہتے ہیں: اسحاق بن عبداللہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: کیا تم جانتے ہو کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بچی کیلئے کیا دعا کی تھی۔ راوی نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے اس کے لیے کیا دعا کی تھی' تو اسحاق نے بتایا: (نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کی تھی)

''اے اللہ! ان دونوں پر بھلائی کو اچھی طرح انڈیل دے اور ان کی زندگی میں کوئی سختی نہ آنے دینا''۔

یہاں ثابت نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس لڑکی کی شادی ان صاحب سے کروادی ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کسی جنگ میں حصہ لینے کیلئے تشریف لے گئے' تو آپ نے دریافت کیا: کیا تم کسی کو غیر موجود پاتے ہو ان لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:' لیکن مجھے جلیبیب غیر موجود محسوس ہو رہا ہے' تو تم لوگ مقتولین میں اسے تلاش کرو تو ان لوگوں نے جلیبیب کو ایسی حالت میں پایا کہ وہ سات مشرکین کے پاس موجود تھے انہوں نے ان سات مشرکین کو قتل کیا تھا اور پھر خود شہید ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس نے سات آدمیوں کو قتل کیا ہے اور پھر خود شہید ہوا ہے یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں یہ بات نبی اکرم ﷺ نے سات مرتبہ ارشاد فرمائی پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنے بازوؤں پر اٹھالیا ان کی چارپائی نبی اکرم ﷺ کے صرف بازو ہی تھے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں خود ان کی قبر میں اتارا۔

ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں: انصار میں کوئی بیوہ عورت ایسی نہیں تھی جو اس (جلیبیب کی اہلیہ) سے زیادہ خرچ کرنے والی ہو (یعنی ان سے زیادہ مال دار ہو)

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُتَزَوِّجِ اَنْ يَّقْصِدَ ذَوَاتَ الدِّيْنِ مِنَ النِّسَاءِ

شادی کرنے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ خواتین میں سے دین دار عورتوں کا قصد کرے

4036 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ: لِجَمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِمَالِهَا، وَلِدِيْنِهَا، فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت کے ساتھ شادی چار باتوں کی وجہ سے کی جاتی ہے اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اس کے نسب کی وجہ سے اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے دین کی وجہ سے تو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دین دار عورت کو ترجیح دو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتَزَوِّجَ اِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يَّقْصِدَ مِنَ النِّسَاءِ ذَوَاتَ الدِّيْنِ وَالْخُلُقِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ شادی کرنے والے شخص کو یہ حکم دیا گیا ہے وہ دین دار اور نیک اخلاق والی خواتین کا قصد کرے

4037 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ النَّسَوِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى، وَهُوَ الْفِطْرِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمَّتِهِ قَالَتْ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى مَالِهَا، وَتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى جَمَالِهَا، وَتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى دِيْنِهَا، خُذْ ذَاتَ الدِّيْنِ، وَالْخُلُقِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكَ

عَمَّتُهُ زَيْنَبُ بِنْتُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

4036- إسناده صحيح على شرط الشيخين، ويحيى بن سعيد: هو القطان .وأخرجه أحمد 2/428، والدارمي 2/133-134، والبخاري 5090 في النكاح: باب الأكفاء في الدين، ومسلم 1466 في الرضاع: باب استحباب نكاح ذات الدين، وأبو داوُد 2047 في النكاح: باب ما يؤمر به من تزويج ذات الدين، والنسائي 6/68 في النكاح: باب كراهية تزويج ذات الدين، والبيهقي 7/79-80، والبغوي 2240 من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد .

4037-صحيح . زينب بنت كعب بن عجرة: هي زوجة أبي سعيد الخدري، روى عنها ابنا أخويها سعد بن ابي إسحاق، وسليمان بن محمد ابنا كعب بن عجرة، وذكرها ابن الأثير وابن فتحون في الصابة .وأخرجه الحاكم 2/161، وأبو يعلى 1012 من طريق خالد بن مخلد، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي، وقال الهيثمي في المجمع 4/254: ورجاله ثقات .وأخرجه أحمد 3/80، والبزار 1403 من طريقين عن محمد بن موسى الفطري وقد تخرفت في مسند البزار إلى: العطرى-، بِهِ . قلت: وحديث أبي هريرة قبله يشهد له .

''عورت کے ساتھ شادی یا تو اس کے مال کی بنیاد پر کی جاتی ہے یا اس کی خوبصورتی کی بنیاد پر کی جاتی ہے یا اس کے دین کی وجہ سے کی جاتی ہے' تو تم دین اور اچھے اخلاق کو اختیار کرو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) سعید بن اسحاق نامی راوی کی پھوپھی سے مراد حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی زینب ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّفَقُّدِ فِيْ اَسْبَابِ مَنْ يُّرِيْدُ اَنْ يَّتَزَوَّجَ بِهَا مِنَ النِّسَاءِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے' وہ جس خاتون کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہو وہ اس میں کچھ چیزوں کے بارے میں چھان بین کر لے

4038 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَتَزَوَّجُ فِي الْاَنْصَارِ قَالَ: اِنَّ فِيْ اَعْيُنِهِمْ شَيْئًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ انصار میں شادی نہیں کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّذْكُرَ الَّتِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّخْطُبَهَا لِاِخْوَانِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّخْطُبَهَا اِلٰى وَلِيِّهَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ جس خاتون کے لیے نکاح کا پیغام بھجوانا چاہتا ہو اس خاتون کا تذکرہ اپنے بھائیوں کے سامنے کر دے اس سے پہلے کہ وہ اس خاتون کے ولی کو نکاح کا پیغام بھجوائے

4039 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

4038- إسناده صحيح . رجاله رجال الصحيح غير خلاد بن أسلم، فروى له الترمذي والنسائي، وهو ثقة .وأخرجه النسائي 6/69 في النكاح: باب المرأة الغيرى من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن النضر، بهذا الإسناد، بلفظ: قالوا: يا رسول الله، ألا تتزوج من نساء الأنصار، قال: "إن فيهم لغيرة شديدة"، وانظر 4041 و 4044 .

4039- حديث صحيح، ابن أبي السري وهو محمد بن المتوكل- قد توبع وباقي رجاله على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 1/12، والنسائي 6/77-78 في النكاح: باب عرض الرجل ابنته على من يرضى، والطبراني 23/3002 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد وأخرجه البخاري 5129 في النكاح: باب من قال لا نكاح إلا بولي، من طريق هشام، عن معمر، به .وأخرجه البخاري 4005 في المغازي: باب 12، و 5122 في النكاح: باب عرض الإنسان ابنته أو أخته على أهل الخير، و 5445 باب تفسير ترك الخطبة، والنسائي 6/83-84، باب إنكاح الرجل ابنته الكبيرة، وابن سعد في "الطبقات 8/81"-82، والطبراني 23/302 من طرق عن الزهري، به .

(متن حدیث): قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَتُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَقَالَ: سَاَنْظُرُ فِيْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ، فَلَقِيَنِيْ، فَقَالَ: مَا اُرِيْدُ النِّكَاحَ يَوْمِي هٰذَا، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ اَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، قَالَ: فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا، فَكُنْتُ اَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ، فَخَطَبَهَا اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ، فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ فِيْ نَفْسِكَ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ، فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ شَيْئًا لَمَّا عَرَضْتَ عَلَيَّ، اِلَّا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا، وَلَمْ اَكُنْ اُفْشِيْ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكَهَا لَنَكَحْتُهَا*

❀❀ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: حفصہ بنت عمر کے شوہر حضرت خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل تھا ان کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے انہیں حفصہ کے ساتھ شادی کی پیش کش کی میں نے کہا: اگر آپ چاہیں' تو میں آپ کی شادی حفصہ بنت عمر سے کروادیتا ہوں انہوں نے کہا: میں اس معاملے میں غور کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کچھ دن بعد ان کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا: میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے کہا: اگر آپ چاہیں' تو میں حفصہ بنت عمر کے ساتھ آپ کی شادی کروادیتا ہوں' تو انہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ مجھے ان پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ غصہ آیا پھر کچھ دن گزر گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام بھجوایا میں نے حفصہ کی شادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کردی پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی انہوں نے فرمایا: جب تم نے مجھے حفصہ کی شادی کی پیشکش کی تھی' تو میں نے تمہیں کوئی جواب نہیں دیا تھا شاید اس وجہ سے تمہیں مجھ سے کوئی ناراضگی ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم نے مجھے یہ پیشکش کی تھی' تو میں نے تمہیں جواب اس لیے نہیں دیا تھا' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی) کا ذکر کرتے ہوئے سنا تھا تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے تو میں اس کے ساتھ شادی کر لیتا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِكِتْمَانِ الْخِطْبَةِ، وَاسْتِعْمَالِ دُعَاءِ الِاسْتِخَارَةِ بَعْدَ الْوُضُوءِ، وَالصَّلَاةِ، وَالتَّحْمِيدِ، وَالتَّمْجِيدِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَهَا

نکاح کا پیغام چھپانے کا حکم ہونے کا تذکرہ اور نکاح کا پیغام بھیجنے کے وقت آدمی کا وضو کرنے کے

بعد دعائے استخارہ پر عمل کرنا، نماز پڑھنا، الحمدللہ پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرنا (ان سب باتوں کا حکم ہونے کا تذکرہ)

4040 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ اَبِي الْوَلِيدِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَيُّوبَ بْنَ خَالِدِ بْنِ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ اَبِي اَيُّوبَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اُكْتُمِ الْخِطْبَةَ، ثُمَّ تَوَضَّاْ فَاَحْسِنْ وُضُوءَكَ، ثُمَّ صَلِّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ، ثُمَّ احْمَدْ رَبَّكَ وَمَجِّدْهُ، ثُمَّ قُلْ: اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، فَاِنْ رَاَيْتَ فِي فُلَانَةَ - وَتُسَمِّيهَا بِاسْمِهَا - خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِي فَاقْدُرْهَا لِي، وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِي مِنْهَا فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِي فَاقْضِ لِي ذٰلِكَ

❁❁ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نکاح کے پیغام کو ذہن میں رکھو پھر وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرو پھر جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو اتنی نماز ادا کرو پھر تم اپنے پروردگار کی حمد بیان کرو اس کی بزرگی کا تذکرہ کرو پھر یہ دعا مانگو۔

"اے اللہ! بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو علم رکھتا ہے اور میں علم نہیں رکھتا تو غیوب کا بہت زیادہ علم رکھتا ہے اگر تو یہ جانتا ہے' فلاں عورت (راوی کہتے ہیں: یہاں اس عورت کا نام لے) میرے لیے میرے دین میری دنیا اور میری آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے' تو اسے میرا نصیب کر دے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور میرے دین میری دنیا اور میری آخرت کے حوالے سے میرے حق میں بہتر ہے' تو اس کو میرا نصیب کر دے"۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِمَنْ اَرَادَ خِطْبَةَ امْرَاَةٍ اَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهَا قَبْلَ الْعَقْدِ

جو شخص کسی خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجنا چاہتا ہو اس کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ

4040- خالد بن أبي أيوب: لم يوثقه غير المؤلف 4/198، واسم أبيه صفوان، وباقي السند رجاله رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 5/423، والطبراني 4/3901 وقد تحرف فيه "الخطبة" إلى "الخطيئة"، والحاكم 1/314، والبيهقي 7/147 من طريق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وقال الحاكم عقب هذا الحديث: هذه سنة صلاة الاستخارة عزيزة، تفرد بها أهل مصر، ورواته عن آخرهم ثقات، ووافقه الذهبي! .وأخرجه أحمد 5/423 من طريق ابن لهيعة، عن الوليد بن ابي الوليد، به .

وہ عقد سے پہلے اس عورت کو دیکھ لے

4041 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِي اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا يَعْنِي صَغَرًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے انصار کی کسی خاتون کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس عورت کو دیکھ لینا' کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے (راوی کہتے ہیں) یعنی ان کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْخَاطِبِ الْمَرْاَةَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَيْهَا قَبْلَ الْعَقْدِ

عورت کو نکاح کا پیغام بھیجنے والے کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ عقد سے پہلے اسے دیکھ لے

4042 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ، عَنْ عَمِّهِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ يُطَارِدُ ابْنَةَ الضَّحَّاكِ عَلٰى اِنْجَارٍ مِنْ اَنَاجِيرِ الْمَدِينَةِ يُبْصِرُهَا،

4041- إسناده صحيح . إبراهيم بن بشار: حافظ روى له أبو داوٗد والترمذى، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين غير يزيد بن كيسان، فمن رجال مسلم . وأخرجه الحميدى 1172، وأحمد 2/299، ومسلم 1424 74 فى النكاح: باب ندب النظر إلى وجه المرأة وكفيها لمن يريد أن يتزوجها، والطحاوى فى "شرح معاتني الآثار 3/14"، والنسائى 6/77 فى النكاح: باب إذا استشار رجل رجلاً فى المرأة هل يخبره بما يعلم، وسعيد بن منصور فى سننه 523 والدارقطنى 3/253، والبيهقى 7/84 من طريق سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1424 75، والنسائى 6/77 من طريقين عن يزيد بن كيسان، به . وانظر الحديث رقم 4044 .

4042- إسناده ضعيف، سهل بن محمد بن أبى حثمة، وعمه سليمان بن أبى حثمة: لم يوثقهما غير المؤلف6/406و 385، وباقى رجاله على شرط الشيخين . وأخرجه سعيد بن منصور 519، وابن ابى شيبة 4/356، و 365، وأحمد3/493و 4/225، وابن ماجه 1864 فى النكاح: باب النظر إلى المرأة إذا أراد أن يتزوجها، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 3/13، والمزى فى تهذيب الكمال ص1204 من طرق عن الحجاج بن أرطاة، عن محمد بن سليمان بن ابى حثمة، عن عمه سهل بن ابى حثمة، ووقع فى الطحاوى: عن عمه سليمان بن أبى حثمة، عن محمد بن مسلمة . والحجاج بن أرطاة: كثير الخطأ والتدليس، ولم يصرح بالتحديث .وأخرجه البيهقى5/85 من طريق الحجاج عن أبى مليكة،عن محمد بن سليمان بن ابى حثمة، بالإسناد السابق . وقال: هذ الحديث إسناده مختلف فيه، ومداره على الحجاج بن أرطاة .وأخرجه الحاكم 3/434 من طريق إبراهيم بن صرمة، عن يحيى بن سعيد الأنصارى، عن محمد بن سليمان بن أبى حثمة، به . وقال: هذا حديث غريب، وإبراهيم بن صرمة ليس من شرط هذا الكتاب، وتعقبه الذهبى بقوله: ضعفه الدارقطنى، وقال أبو خاتم: شيخ .وأخرجه الطيالسى 1186 من طريق حماد بن سلمة، عن الحجاج، عن محمد بن أبى سهل، عن أبيه قال: رأيت محمد بن مسلمة وأخرجه أحمد 4/226 من طريق وكيع، عن ثور، عن رجل من أهل البصرة، عن محمد بن مسلمة .

فَقُلْتُ لَهُ: اَتَفْعَلُ هٰذَا وَاَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا اَلْقَى اللّٰهُ فِىْ قَلْبِ امْرِءٍ خِطْبَةَ امْرَاَةٍ، فَلَا بَاْسَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَيْهَا

سلیمان بن ابوحثمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی کو مدینہ منورہ کے ایک باغ میں چھپ کر دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر ایسا کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے دل میں کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھجوانے کی بات ڈال دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے وہ شخص اس عورت کو پہلے دیکھ لے"۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اِذَا اَرَادَ خِطْبَةَ امْرَاَةٍ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَيْهَا قَبْلَ الْعَقْدِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ جب وہ کسی خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجنے کا ارادہ کرے تو عقد سے پہلے اس کی طرف دیکھ لے

4043 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ خَطَبَ امْرَاَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھجوایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم جاؤ اور اس عورت کو دیکھ لو کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے تم دونوں کے درمیان محبت پیدا کر دے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے

4043- إسناده صحيح على شرط مسلم . عباس بن عبد العظيم: ثقة رويله مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه ابن ماجه 1865 فى النكاح: باب النظر إلى المرأة إذا أراد أن يتزوجها، وابن الجارود 676، والدارقطنى 3/253، والحاكم 2/165، والبيهقى 7/84، من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 4/244-245و 246، والدارمى 2/134، وسعيد بن منصور 516و 517 و 518، وابن أبى شيبة 4/355، والترمذى 1087 فى النكاح: باب إباحة النظر قبل التزويج، وابن ماجه 1866، وابن الجارود 675، والدارقطنى 3/252 و 253، والطحاوى 3/14، والبيهقى 7/84و 84-85، والبغوى 2247 من طريق ثابت، وعاصم الأحول، عن بكر بن عبد الله المزنى، عن المغيرة بن شعبة

4044 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ نِكَاحَ امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: انْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِيْ اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ کے سامنے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کرنے (کے ارادے) کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس عورت کو دیکھ لو' کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اِذَا اَرَادَ خِطْبَةَ امْرَاَةٍ وَهِيَ فِيْ عِدَّتِهَا اَنْ يُّعَرِّضَ لَهَا وَلَا يُصَرِّحُ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' جب وہ کسی خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجنے لگے

اور وہ عورت اس وقت عدت گزار رہی ہو تو اشارے کنایے سے اسے نکاح کا پیغام دے صراحت کے ساتھ نہ دے

4045 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: اذْهَبِيْ اِلٰى اُمِّ شَرِيكٍ وَلَا تُفَوِّتِينَا بِنَفْسِكِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا: تم ام شریک کے ہاں چلی جاؤ اور اپنی ذات کے حوالے سے ہمیں کسی پریشانی کا شکار نہ کرنا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ خِطْبَةِ الْمَرْءِ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ، اَوْ اَنْ يَّسْتَامَ عَلٰى سَوْمِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجے' یا اس کی بولی پر بولی لگائے

4046 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِيجَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا يَسْتَامُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ، وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةَ

4044– إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم برقم 4041 .

4045– إسناده حسن، من أجل محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ– وباقي رجاله على شرط الصحيح، وانظر الحديث رقم 4049 .

طَلاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِءَ مَا فِيْ صَحْفَتِهَا

(توضیح مصنف):قَالَ الشَّيْخُ: ابْنُ زَيْدٍ هٰذَا مِنْ اَهْلِ الْمَزَارِ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے' کوئی عورت اپنی بہن (یعنی سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے حصے میں آنے والی نعمتیں بھی خود حاصل کر لے۔

شیخ بیان کرتے ہیں: ابن زید نامی یہ راوی اہل مزار میں سے ہے یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور ثقہ ہے۔

4047 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):لَا يَخْطُبْ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے''۔

4046- إسناده ضعيف، وهو حديث صحيح، محمد بن أحمد بن زيد، وشيخه عمرو بن عاصم لم يوثقهما غير المؤلف 9/123 و 7/180، وداؤد بن فراهيج: مختلف فيه، وقال ابن عدى: لا أرى بمقدار ما يرويه بأساً .وأخرجه مالك 2/523 فى النكاح: باب ما جاء فى الخطبة، و 2/900 فى القدر: باب جامع ما جاء فى أهل القدر، والشافعى فى الرسالة ص 307، والحميدى 1027، وأحمد 2/462، والبخارى 5144 فى النكاح: باب لا يخطب على خطبة أخيه حتى ينكح أو يدع، و 6601 فى القدر: باب وكان أمر الله قدراً مفعولاً، والنسائى 6/73 فى النكاح: باب النهى عن أن يخطب الرجل على خطبة أخيه، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 3/4، والبيهقى 7/180 من طريق الأعرج عن أبى هريرة .وأخرجه الحميدى 01026 وابن أبى شيبة 4/403، وأحمد 2/274و 487، والبخارى 2140 فى البيوع: باب لا يبيع على بيع أخيه، و 2723 فى الشروط: باب ما لا يجوز من الشروط فى النكاح، ومسلم 1413 و 51 و 52 و 53 فى النكاح: باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه حتى يأذن أو يترك، وأبو داؤد 2080 فى النكاح: باب فى كراهية أن يخطب الرجل على خطبة أخيه، والنسائى6/71-72 و 73 فى النكاح: باب النهى عن أن يخطب الرجل على خطبة أخيه، و 7/258 فى البيوع: باب سوم الرجل على سوم أخيه، و 258-259 باب النجش، والترمذى 1134 فى النكاح: باب ما جاء أن لا يخطب الرجل على خطبة أخيه، وابن ماجه 2172 فى التجارات: باب لا يبيع على بيع أخيه ولا يسوم على سومه، وابن الجارود 677، والطحاوى 3/4، والبيهقى 5/344 و 346 و 7/479 من طريق سعيد بن المسيب، عن أبى هريرة .وأخرجه أحمد 2/411، و 457، ومسلم 1413 54 و55 و 1515 9 و 10 فى البيوع: باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيه، والطحاوى 3/4 والبيهقى 5/345 من طريق عبد الرحمٰن بن يعقوب الحرقى، عن أبى هريرة .وأخرجه أحمد 2/489 و 508 و 516، والنسائى 6/73، والطحاوى3/4، والبيهقى 5/345 من طريق محمد بن سيرين، عن أبى هريرة .وأخرجه البخارى 2727 فى الشروط: باب الشروط فى الطلاق، ومسلم 1515 10 و 12، والنسائى 7/255 فى البيوع: باب بيع المهاجر للأعرابى، والبيهقى 5/345 من طريق أبى حازم، عن أبى هريرة .وأخرجه البخارى 5152 فى النكاح: باب الشروط التى لا تحل فى النكاح، والنسائى 258/7-259 و 259، وابن الجارود 678 من طريق أبى سلمة، عن أبى هريرة .وأخرجه أحمد 2/394، والبيهقى 5/345 من طريق الوليد بن رباح عن أبى هريرة .وأخرجه أحمد 2/318 من طريق همام بم منبه، و 2/427 من طريق الحسن، و 2/512 من طريق أبى صالح، ثلاثتهم عن أبى هريرة .وانظر الحديث رقم 4048 و 4050 و 4068 و 4069 و 4070 .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا اِخْبَارٌ دُوْنَ النَّهْيِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے یہ روایت دراصل اطلاع ہے یہ ممانعت نہیں ہے

4048 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيهِ، اَوْ يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے اس بات سے منع کیا ہے کوئی شخص اپنے بھائی کی بولی پر بولی لگائے یا اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام بھیجے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ اِنَّمَا زَجَرَ اِذَا رَكَنَ اَحَدُهُمَا اِلٰى صَاحِبِهٖ، وَهُوَ الْعِلَّةُ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ ممانعت اس صورت میں ہے

جب ان دونوں میں سے کوئی ایک فریق دوسرے فریق کی طرف مائل ہو چکا ہو اور یہ وہ علت ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

4049 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ، وَهُوَ غَائِبٌ بِالشَّامِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيلَهُ بِشَعِيرٍ، فَسَخِطَتْهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ، وَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ اُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ قَالَ: تِلْكَ امْرَاَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِي، فَاعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ، فَاِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمَى، فَاِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي، قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ، وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، انْكِحِي اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، قَالَتْ: فَكَرِهْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: انْكِحِي اُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ،

4048- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي . وأخرجه الطحاوي 3/4 من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1413 55 في النكاح: باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه حتى يأذن أو يترك، و 1515 في البيوع: باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيه، من طريق عبد الصمد، عن شعبة، به . وأخرجه أحمد 2/529 من طريق الأعمش، عن أبي صالح، به .

فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ خَيْرًا، وَاغْتَبَطْتُ بِهِ

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے انہیں طلاق بتہ دے دی وہ اس وقت شام گئے ہوئے تھے انہوں نے اپنے وکیل کو کچھ ''جو'' دے کر اس خاتون کے پاس بھیجا اس خاتون نے اس وکیل پر ناراضگی کا اظہار کیا اس وکیل نے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں دینے کیلئے ہمارے ذمے اس کے علاوہ کوئی اور چیز لازم نہیں ہے۔ وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کے سامنے اس مسئلے کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں خرچ دینا اس پر لازم نہیں ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو ہدایت کی کہ وہ سیّدہ ام شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں عدت بسر کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک ایسی خاتون ہے' جس کے ہاں میرے اصحاب آتے جاتے رہتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے ہاں عدت بسر کرو' کیونکہ وہ ایک نابینا شخص

4049- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البغوى 2385 من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد .وهو فى الموطأ2/580-581 فى الطلاق: باب ما جاء فى نفقة المطلقة، ومن طريقه أخرجه الشافعى فى الرسالة ص 309-310، وأحمد 6/412، ومسلم 1480 36 فى الطلاق: باب المطلقة ثلاثاً لا نفقة لها، . وأبو داوُد 2284 فى الطلاق: باب فى نفقة المبتوتة، والنسائى 6/75 فى النكاح: باب إذا استشارت المرأة رجلاً فيمن يخطبها هل يخبرها بما يعلم، والطحاوى فى شرح معانى الآثار3/5و 65-66، والبيهقى 7/177-178و 432 و 471، والطبرانى 24/913 .وأخرجه الطحاوى 3/65 من طريق الليث، عن عبد اللّٰه بن يزيد، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 12022، وابن ابى شيبة 4/258، وأحمد 6/412و 413 و 414 و416، والدارمى 2/135-136، ومسلم 1480 37و 38 و 39 و 40 وأبو داوُد 2285 و 2286 و 2287 و 2889، والنسائى 6/74 فى النكاح: باب خطبة الرجل إذا ترك الخاطب أو أذن له، و 6/145 فى الطلاق: باب الرخصة فى ذلك، و 6/208 باب الرخصة فى خروج المبتوتة من بيتها فى عدتها لسكناها، والطحاوى 3/5و 6و 64-65و 65 و 66 و 68، والبيهقى 7/178 و 432 و 471-472 و 472، والطبرانى 24/909 و 910 و 911 و 912 و 914 و 915 و 916 و 917 و 918 و 919 و 920 و 921، من طرق عن أبى سلمة، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 12026 و 12027، وأحمد 6/373، 411-412 و 412و 415 و 416، والحميدى 363، ومسلم 1480 42 و 44 و 45 و 46، وأبو داوُد 2288، والترمذى 1180 فى الطلاق: باب ما جاء فى المطلقة ثلاثاً لا سكنى لها ولا نفقة، والنسائى 6/144و 209 فى الطلاق: باب الرخصة فى خروج المبتوتة من بيتها فى عدتها لسكناها، والطحاوى 3/6 و 46 و 76 و 68، والدارقطنى 4/22-23 و 23-24 و 25-26، والطبرانى 24/934 و 935 و 936 و 937 و 938 و 939 و 940 و 941 و 942 و 943 و 944 و 945 و 946 و 947 و 948 و 949 و 950 و 951 و 952 و 953 و 954، والبيهقى 7/329 و 431 و 473 و 475 من طريق عامر الشعبى ع فاطمة .وأخرجه أحمد 6/411و 412 و 413، ومسلم 1480 47و 48 و 49 و 50، والترمذى 1135 فى النكاح: باب ما جاء أن لا يخطب الرجل على خطبة أخيه، والنسائى 6/210 فى الطلاق: باب نفقة البائنة، والطحاوى3/6 و 66-67، والطبرانى 24/929 و 930 و 931، والبيهقى 7/181 و 473 من طريق أبى بكر بن أبى الجهم العدوى وقد تحرف فى النسائى إلى: أبى بكر بن حفص، والتصويب .من تحفة الأشراف 12/469 عن فاطمة .وأخرجه عبد الرزاق 12021، وأحمد 6/414، والنسائى 6/207-208، والطبرانى 24/928 من طريق عبد الرحمٰن بن عاصم بن ثابت، عن فاطمة . وأخرجه عبد الرزاق 12024 و 12025، وأحمد 6/414، ومسلم 1480 41، وأبود داوُد 2290، والطحاوى 3/67، والطبرانى 24/924 و 925، والبيهقى 7/472-473 من طريق عبد اللّٰه البهى، عن فاطمة . وأخرجه النسائى 6/74 فى النكاح: باب خطبة الرجل إذا ترك المخاطب أو أذن له، والطحاوى 3/6 و 66، والطبرانى 24/924 من طريق محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان، عن فاطمة .وأخرجه أحمد 6/412، والطبرانى 24/906 و 907 من طريق ابن عباس، عن فاطمة .وأخرجه أحمد 6/411 من طريق تميم مولى فاطمة،، والطبرانى 24/933 من طريق الأسود بن يزيد، كلاهما عن يزيد .

ہے جب تمہاری عدت ختم ہو جائے گی تو تم مجھے اطلاع دے دینا۔

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میری عدت ختم ہوئی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ معاویہ بن ابوسفیان اور ابوجہم نے مجھے نکاح کا پیغام بھجوایا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے تو وہ اپنے کندھے سے لاٹھی نہیں رکھتا نہیں ہے جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے تو وہ نادار آدمی ہے اس کے پاس مال نہیں ہے تم اسامہ بن زید کے ساتھ نکاح کرا لو۔ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے وہ پسند نہیں تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسامہ کے ساتھ شادی کر لو تو میں نے ان کے ساتھ شادی کر لی۔ اللہ تعالیٰ نے اس شادی میں اتنی بھلائی رکھی کہ مجھ پر رشک کیا جاتا تھا۔

ذِكْرُ اِحْدَى الْحَالَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَدْ اُبِيحَ هٰذَا الْفِعْلُ الْمَزْجُورُ عَنْهُ فِيهِمَا

ان دو حالتوں میں سے ایک حالت کا تذکرہ جن دو حالتوں میں اس ممنوعہ فعل کو مباح قرار دیا گیا ہے

4050 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ كَثِيرٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَسْتَامُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيهِ حَتّٰى يَشْتَرِيَ اَوْ يَتْرُكَ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْ يَذَرَ

(توضیح مصنف): اَبُوْ كَثِيرٍ: اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اُذَيْنَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے جب تک (وہ دوسرا شخص) اسے خرید نہیں لیتا یا سودے کو ترک نہیں کر دیتا اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے جب تک (وہ دوسرا شخص) نکاح نہیں کر لیتا یا اس رشتے کو چھوڑ نہیں دیتا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوکثیر نامی راوی کا نام یزید بن عبدالرحمٰن بن اذینہ ہے۔

ذِكْرُ الْحَالَةِ الثَّانِيَةِ الَّتِي اُبِيحَ اسْتِعْمَالُ هٰذَا الْفِعْلِ الْمَزْجُورِ عَنْهُ فِيهِمَا

اس دوسری حالت کا تذکرہ جس میں اس ممنوعہ فعل کو مباح قرار دیا گیا ہے

4051 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَنْبَاَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ

4050- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، عبد الرحمٰن بن إبراهيم: هو ابن عمرو الملقب بدحيم، وأبو كثير: هو السحيمي. وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 3/4 من طريق بشر بن بكر، عن الأوزاعي بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم 4046 و 4048.

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ حَتّٰى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ الْاَوَّلُ، اَوْ يَاْذَنَ لَهُ فَيَخْطُبُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے جب تک پہلا پیغام دینے والا شخص اس کو ترک نہیں کر دیتا یا پھر اگر وہ اجازت دیدے تو پھر وہ نکاح کا پیغام بھیج دے''۔

ذِكْرُ مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ اِذَا تَزَوَّجَ اَوْ عَزَمَ عَلَى الْعَقْدِ عَلَيْهِ

اس بات کا تذکرہ' جب کوئی شخص شادی کرلے یا شادی کرنے کا پختہ ارادہ کرے تو اسے کیا کہا جائے

4052 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَتَزَوَّجَ، قَالَ لَهُ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص شادی کرنے کا ارادہ کرتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے یہ فرماتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے اور تم پر برکتیں نازل کرے''۔

ذِكْرُ تَضْعِيفِ الْاَجْرِ لِمَنْ تَزَوَّجَ بِجَارِيَتِهٖ بَعْدَ حُسْنِ تَاْدِيبِهَا وَعِتْقِهَا، وَلِمَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

جو شخص اپنی کنیز کی اچھی طرح تربیت کرنے کے بعد اسے آزاد کرکے اس سے شادی کر لیتا ہے اور اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا وہ شخص جو مسلمان ہو جاتا ہے ان کو دوگنا اجر ملنے کا تذکرہ

4051– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير علي بن الجعد، فمن رجال البخاري .وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 3/3 من طريق علي بن الجعد، بهذا الإسناد .وأخرجه البغوي في مسند علي بن الجعد 3159، والبيهقي 7/180 من طريق عبد الوهاب بن عطاء، عن صخر بن جويرية، به . وانظر الحديث رقم 4047 .

4052– إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح غير نضر بن مرزوق، فذكره ابن أبي حاتم في الجرح والتعديل 8/471، وقال: نصر بن مرزوق أبو الفتح المصري، روى عنه الخطيب بن ناصح، ووهب الله بن راشد، ومحمد بن أسد، وخالد بن نزار، كتبنا عنه، وهو صدوق .وأخرجه أحمد 2/381، والدارمي 2/134، وابو داود 1230 في النكاح: باب ما يقال للمتزوج، والنسائي في عمل اليوم والليلة 259، وابن ماجه 1905 في النكاح: باب تهنية النكاح، وابن السني في "عمل اليوم الليلة " 609، والحاكم 2/183، والبيهقي 7/148، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي .

4053 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِيِّ: اِنَّا نَقُوْلُ عِنْدَنَا: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَعْتَقَ اُمَّ وَلَدِهِ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا، فَهُوَ كَالرَّاكِبِ هَدْيَهُ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَدَّبَ الرَّجُلُ اَمَتَهُ، وَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا، كَانَ لَهُ اَجْرَانِ، وَاِذَا آمَنَ الرَّجُلُ بِعِيْسٰى، ثُمَّ آمَنَ بِيْ، فَلَهُ اَجْرَانِ، وَالْعَبْدُ اِذَا اتَّقٰى رَبَّهُ وَاَطَاعَ مَوَالِيَهُ فَلَهُ اَجْرَانِ

صالح بن حیی بیان کرتے ہیں: خراسان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے امام شعبی سے کہا ہمارے ہاں یہ کہا جاتا ہے: جب کوئی شخص اپنی ام ولد کو آزاد کردے اور پھر اس کے ساتھ شادی کرلے تو اس کی مثال ایسے شخص کی طرح ہے جو اپنی قربانی کے جانور پر سوار ہو جاتا ہے، تو امام شعبی نے کہا: حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنی کنیز کی تربیت کرے اور اچھی طرح سے تربیت کرے اس کو تعلیم دے اور اچھی طرح سے تعلیم دے پھر وہ اسے آزاد کر کے اس کنیز کے ساتھ شادی کرلے تو اس شخص کو دگنا اجر ملے گا اور جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا ہو پھر وہ مجھ پر بھی ایمان لے آئے اسے بھی دگنا اجر ملے گا اور وہ غلام جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہو اور اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہو اسے بھی دگنا اجر ملے گا''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اَنْ يُزَوِّجَ بِالْمُكَاتَبَةِ اِذَا جَعَلَ صَدَاقَهَا اَدَاءَ مَا كُوتِبَتْ عَلَيْهِ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ مکاتبہ کنیز کے ساتھ شادی کرلے جبکہ اس نے اس کنیز کا مہر وہ رقم مقرر کی ہو جس کی ادائیگی کتابت کے معاہدے میں کی جانی تھی

4053- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبد الله: هو ابن المبارك .وأخرجه أبو داوٗد الطيالسي 520، والحميدي 868، وأحمد . 4/395 و 402 و 405 و 414، والدارمي 2/154-155 و 155، والبخاري 97 في العلم باب: تعليم الرجل أمته وأهله، و2547 في العتق: باب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سيده، و 3011 في الجهاد: باب فضل من أسلم من أهل الكتابين، و 3446 في أحاديث الأنبياء : باب قول الله تعالى: (وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا) (مريم: 16)، و 5083 في النكاح: باب اتخاذ السراري ومن أعتق جارية ثم تزوجها، ومسلم 154 في الإيمان: باب وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم إلى جميع الناس ونسخ الملل بملته، والترمذي 1116 في النكاح: باب ما جاء في الفضل في ذلك، والنسائي 6/115 في النكاح: باب عتق الرجل جاريته ثم يتزوجها، وابن ماجه 1956 في النكاح: باب الرجل يعتق أمة ثم يتزوجها، والبغوي 25 من طرق عن صالح بن صالح، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 2544 في العتق: باب فضل من أدب جاريته وعلمها، والترمذي 1116، وأبو داوٗد 2053 في النكاح: باب في الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها، من طريقين عن عامر الشعبي، بِهِ .وأخرجه الطيالسي 501، والبخاري 2551 في العتق: باب كراهية التطاول على الرقيق، من طريقين عن أبي بردة، بِهِ .

4054 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا سَبَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ، وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ فِي السَّهْمِ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الشَّمَّاسِ اَوْ لِابْنِ عَمِّهٖ، فَكَاتَبَتْ عَلٰى نَفْسِهَا، وَكَانَتِ امْرَاَةً حُلْوَةً مُلَاحَةً، لَا يَكَادُ يَرَاهَا اَحَدٌ اِلَّا اَخَذَتْ بِنَفْسِهٖ، فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَسْتَعِيْنُهُ فِي كِتَابَتِهَا، فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ وَقَفَتْ عَلٰى بَابِ الْحُجْرَةِ فَرَاَيْتُهَا كَرِهْتُهَا وَعَرَفْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَرَى مِنْهَا مِثْلَ مَا رَاَيْتُ فَقَالَتْ جُوَيْرِيَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ مِنَ الْاَمْرِ مَا قَدْ عَرَفْتَ، فَكَاتَبْتُ نَفْسِي، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَعِيْنُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: اَتَزَوَّجُكِ وَاَقْضِي عَنْكِ كِتَابَتَكِ فَقَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ قَالَتْ: فَبَلَغَ الْمُسْلِمِيْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا: اَصْهَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلُوْا مَا كَانَ فِي اَيْدِيْهِمْ مِنْ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ، قَالَتْ: فَلَقَدْ عُتِقَ بِتَزْوِيْجِهٖ مِائَةُ اَهْلِ بَيْتٍ مِّنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، قَالَتْ: فَمَا اَعْلَمُ امْرَاَةً كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً عَلٰى قَوْمِهَا مِنْهَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ کے بعد آزاد ہونے والے) بنومصطلق کے افراد کو قیدی قرار دیا' تو جویریہ بنت حارث حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی کے حصے میں آئیں انہوں نے کتابت کا معاہدہ کرنے کی پیشکش کی وہ ایک خوبصورت اور دل کش خاتون تھیں جو بھی شخص انہیں دیکھتا تھا مسحور ہو جاتا تھا وہ اپنی کتابت کی ادائیگی کے بارے میں مدد حاصل کرنے کیلئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اللہ کی قسم! وہ حجرے کے دروازے پر رکی ہی تھیں میں نے انہیں دیکھ لیا تو مجھے وہ اچھی نہیں لگیں' کیونکہ مجھے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں اسی طرح پسند کریں گے جس طرح مجھے وہ اچھی لگی تھیں جویریہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو صورت حال ہے وہ آپ کے علم میں ہے میں نے کتابت کا معاہدہ کیا ہے اب میں اللہ کے رسول سے مدد حاصل کرنے کیلئے آئی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا (تم اسے اختیار نہیں کرنا چاہو گی) جو اس سے زیادہ بہتر ہے؟ اس خاتون نے دریافت کیا: وہ کیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ شادی کر لیتا ہوں اور تمہاری طرف سے کتابت کی

4054- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن إسحاق، فروى له البخاري تعليقاً، ومسلم متابعة، وهو صدوق، وقد صرح بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه ابن هشام في السيرة النبوية 3/294-295، وأحمد 6/277، وأبو داؤد 3931 في العتق: باب في بيع المكاتب اذا فسخت الكتابة، والطحاوي في شرح معاني الآثار 9/74-75، وابن الأثير في أسد الغابة 7/56-57 من طرق عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن سعد في الطبقات 8/116-117، والحاكم 4/26-27 من طريق مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عائشة

ادائیگی کر دیتا ہوں۔ اس خاتون نے کہا: ٹھیک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر میں ایسا کر لیتا ہوں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس بات کی اطلاع مسلمانوں کو ملی تو انہوں نے کہا: یہ تو نبی اکرم ﷺ کے سسرالی عزیز بن گئے ہیں' تو ان لوگوں نے ان کے پاس جتنے بھی بنو مصطلق کے قیدی تھے ان سب کو آزاد کر دیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شادی کی وجہ سے بنو مصطلق کے ایک سو گھرانے آزاد ہوئے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے علم کے مطابق کوئی اور عورت ایسی نہیں ہے' جو اپنی قوم کے افراد کیلئے سیّدہ جویریہ سے زیادہ برکت والی ثابت ہوئی ہو۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِى مِنْ اَجْلِهِ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی

4055 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اِسْحَاقَ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا سَبَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ، وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ فِيْ سَهْمٍ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اَوْ لِابْنِ عَمِّهِ، فَكَاتَبَتْ عَلٰى نَفْسِهَا، وَكَانَتِ امْرَاَةً حُلْوَةً لَا يَكَادُ يَرَاهَا اَحَدٌ اِلَّا اَخَذَتْ بِنَفْسِهِ، فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَعِيْنُهُ فِيْ كِتَابَتِهَا، فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ وَقَفَتْ عَلٰى بَابِ الْحُجْرَةِ فَرَاَيْتُهَا كَرِهْتُهَا وَعَرَفْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَرٰى مِنْهَا مَا رَاَيْتُ، فَقَالَتْ جُوَيْرِيَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ مِنَ الْاَمْرِ مَا قَدْ عَرَفْتَ فَكَاتَبْتُ عَلٰى نَفْسِي، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَعِيْنُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: وَمَا هُوَ؟ فَقَالَ: اَتَزَوَّجُكِ وَاَقْضِي عَنْكِ كِتَابَتَكِ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ، فَلَمَّا بَلَغَ الْمُسْلِمِيْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا: اَصْهَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلُوْا مَا كَانَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِنْ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَلَقَدْ عُتِقَ بِتَزْوِيْجِهِ مِائَةُ اَهْلِ بَيْتٍ مِّنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، قَالَتْ: فَمَا اَعْلَمُ امْرَاَةً كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً عَلٰى قَوْمِهَا مِنْهَا *

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بنو مصطلق کے افراد کو قیدی بنا لیا تو جویریہ بنت حارث حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصے میں' یا شاید حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے چچا زاد کے حصے میں آئیں انہوں نے کتابت کا معاہدہ کر لیا وہ ایک خوبصورت خاتون تھیں جو بھی شخص انہیں دیکھتا ان کا گرویدہ ہو جاتا وہ اپنی کتابت کے بارے میں مدد حاصل کرنے کیلئے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اللہ کی قسم! ابھی وہ حجرے کے دروازے تک پہنچی ہی تھیں کہ میں نے انہیں

4055– إسناده قوي، وهو مكرر ما قبله .

دیکھ لیا اور مجھے وہ ناپسند ہوئیں' کیونکہ مجھے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ جس طرح وہ مجھے خوبصورت لگی ہیں اسی طرح نبی اکرم ﷺ کو بھی محسوس ہوں گی۔ جویریہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! جو صورت حال ہے وہ آپ کے علم میں ہے میں نے اپنے لیے کتابت کا معاہدہ کیا ہے' تو میں اللہ کے رسول کی خدمت میں مدد حاصل کرنے کیلئے آئی ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا (تم اس چیز کو اختیار نہیں کرو گی) جو اس سے زیادہ بہتر ہے انہوں نے دریافت کیا: وہ کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ شادی کر لیتا ہوں اور تمہاری طرف سے کتابت کے معاوضہ کی ادائیگی کر دوں گا۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر میں ایسا کرتا ہوں جب اس بات کی اطلاع مسلمانوں کو پہنچی تو انہوں نے کہا: یہ لوگ تو نبی اکرم ﷺ کے سسرالی عزیز ہیں' تو انہوں نے اپنے پاس موجود بنو مصطلق کے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

نبی اکرم ﷺ کے اس شادی کرنے کی وجہ سے بنو مصطلق کے ایک سو گھرانے آزاد ہو گئے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے علم کے مطابق کوئی اور عورت ایسی نہیں ہے' جو اپنی قوم کے افراد کیلئے سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ برکت والی ثابت ہوئی ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَزْوِيجِ الرَّجُلِ مِنَ النِّسَاءِ مَنْ لَا تَلِدُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی ایسی خاتون کے ساتھ شادی کر لے جو بچے کو جنم دینے کی صلاحیت نہیں رکھتی

4056 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُ امْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ، وَلٰكِنَّهَا لَا تَلِدُ اَفَاَتَزَوَّجُهَا؟ فَنَهَاهُ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ: فَنَهَاهُ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ: فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَاِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے ایک ایسی خاتون کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا ہے' جو مالدار بھی ہے اور خوبصورت بھی ہے' لیکن وہ بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی کیا میں اس کے ساتھ شادی کر لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے اسے منع کر دیا وہ دوسری مرتبہ

4056– إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الصحيح غير المستلم بن سعيد، فروى له أصحاب السنن، وهو صدوق، وثقه أحمد، وقال ابن معين: صويلح، وقال النسائي: ليس به بأس، وذكره المؤلف في الثقات، وقال ربما خالف .وأخرجه النسائي 6/65–66، في النكاح: باب كراهية تزويج العقيم، والطبراني 20/508، والحاكم 2/162، والبيهقي 7/81 من طرق عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد، وانظر الحديث الآتي .

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہی بات بیان کی تو نبی اکرم ﷺ نے اسے منع کر دیا وہ تیسری مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہی بات بیان کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی عورت کے ساتھ شادی کرو جو محبت کرنے والی ہو اور بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو کیونکہ میں (قیامت کے دن) تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّتَزَوَّجَ الْمَرْءُ مِنَ النِّسَاءِ مَنْ لَا تَلِدُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی ایسی عورت کے ساتھ شادی کرے جو بچے کو جنم نہ دے سکتی ہو

4057 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ امْرَاَةً ذَاتَ جَمَالٍ، وَاِنَّهَا لَا تَلِدُ، قَالَ: اَاَتَزَوَّجُهَا؟ فَنَهَاهُ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَنَهَاهُ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَنَهَاهُ، وَقَالَ: تَزَوَّجِ الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ، فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمْ

❁❁ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں ایک خوبصورت عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں' لیکن وہ بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی کیا میں اس کے ساتھ شادی کرلوں؟ نبی اکرم ﷺ نے اسے منع کر دیا وہ پھر دوسری مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پھر اسے منع کر دیا وہ تیسری مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے اسے پھر منع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: محبت کرنے والی اور بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی خاتون کے ساتھ شادی کرو کیونکہ میں (قیامت کے دن) تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَزْوِيْجِ الْمَرْءِ الْمَرْاَةَ فِيْ شَوَّالٍ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ

آدمی کے عورت کے ساتھ شوال میں شادی کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ یہ بات اس شخص کے موقف کے برخلاف ہے' جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

4058 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَزَوَّجَهَا فِيْ شَوَّالٍ، وَبَنٰى بِهَا فِيْ شَوَّالٍ، فَاَيُّ نِسَائِهِ كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهُ

4057- إسناده قوي، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه أبو دواد 2050 في النكاح: باب النهي عن تزويج من لم يلد من النساء، من طريق أحمد بن إبراهيم الدورقي، بهذا الإسناد .

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال کے مہینے میں ان کے ساتھ نکاح پڑھوایا تھا شوال کے مہینے میں ہی ان کی رخصتی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مجھ سے زیادہ محبوب اور کون تھیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْإِمَامِ اَنْ يَّخْطُبَ اِلٰى مَنْ اَحَبَّ عَلٰى مَنْ اَحَبَّ مِنْ رَعِيَّتِهٖ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی رعایا میں سے جس کو پسند کرے اس کی طرف نکاح کا پیغام بھیج دے

4059 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ*، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى جُلَيْبِيبٍ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى اَبِيْهَا قَالَ: حَتّٰى اَسْتَاْمِرَ اُمَّهَا، قَالَ: فَنَعَمْ اِذًا، فَذَهَبَ اِلَى امْرَاَتِهٖ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: لَا هَا اللّٰهِ اِذًا، وَقَدْ مَنَعْنَاهَا فُلَانًا وَفُلَانًا، قَالَ: وَالْجَارِيَةُ فِيْ سِتْرِهَا تَسْمَعُ، فَقَالَتِ الْجَارِيَةُ: اَتَرُدُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهُ اِنْ كَانَ قَدْ رَضِيَهُ لَكُمْ فَاَنْكِحُوْهُ، قَالَ: فَكَاَنَّهَا حَلَّتْ عَنْ اَبَوَيْهَا، فَقَالَا: صَدَقْتِ، فَذَهَبَ اَبُوْهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنْ رَضِيْتَهُ لَنَا رَضِيْنَاهُ، فَقَالَ: "اِنِّيْ اَرْضَاهُ" فَزَوَّجَهَا، فَفَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ، وَخَرَجَتِ امْرَاَةُ جُلَيْبِيبٍ فِيْهَا، فَوَجَدَتْ زَوْجَهَا وَقَدْ قُتِلَ، وَتَحْتَهُ قَتْلٰى مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، قَدْ قَتَلَهُمْ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَمَا رَاَيْتُ بِالْمَدِيْنَةِ ثَيِّبًا اَنْفَقَ مِنْهَا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جلیبیب کیلئے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کا پیغام اس خاتون کے باپ کو دیا ان صاحب نے کہا: میں لڑکی کی والدہ سے مشورہ کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے وہ شخص اپنی بیوی کے پاس گیا اس کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو اس عورت نے کہا: جی نہیں اللہ کی قسم! یہ نہیں ہوسکتا ہم نے تو اس لڑکی کیلئے فلاں اور فلاں شخص کے رشتے سے بھی انکار کردیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: وہ لڑکی اس وقت پردے کے پیچھے یہ بات سن رہی تھی اس لڑکی نے کہا: کیا آپ اللہ کے رسول کی فرمائش کو قبول نہیں کریں گے اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے رشتے سے

4058– إسناده صحيح على شرط الشيخين . سفيان: هو الثوري .وأخرجه عبد الرزاق 10459، وأحمد 6/45 و 206، والدارمي 2/145، وابن سعد في الطبقات 8/59 و 60، ومسلم 1423 في النكاح: باب استحباب التزوج في شوال واستحباب الدخول فيه، والترمذي 1093 في النكاح: باب ما جاء في الأوقات التي يستحب فيها النكاح، والنسائي 6/70 في النكاح: باب التزويج في شول، وابن ماجه 1990 في النكاح: باب متى يستحب البناء في النساء، والطبراني 23/68، والبيهقي 7/290، والبغوي 2259 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني 23/70 من طريق الزهري، عن عروة، به .وأخرجه 23/69 من طريق القاسم بن محمد، عن عائشة .

4059– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في مصنف عبد الرزاق 10333، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/136، والبزار 2741 . وذكره الهيثمي في المجمع 9/368 وقال: ورجال أحمد رجال الصحيح، وانظر 4035 .

راضی ہیں' تو آپ اس کے ساتھ شادی کروادیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: گویا کہ اس لڑکی نے اپنے ماں باپ کی مشکل آسان کردی۔ انہوں نے جواب دیا: تم نے ٹھیک کہا ہے پھر اس کا والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کیلئے راضی ہیں' تو ہم بھی اس سے راضی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس سے راضی ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کے ساتھ (حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کی) شادی کروادی (اس کے کچھ عرصے بعد) اہل مدینہ گھبراہٹ کا شکار ہوئے (یعنی کوئی جنگ ہوئی) تو حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ بھی اس میں گئی انہوں نے اپنے شوہر کو ایسی حالت میں پایا کہ وہ شہید ہو چکے تھے اور ان کے نیچے مشرکین سے تعلق رکھنے والے کچھ مقتولین بھی تھے جنہیں حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں ایسی کوئی بیوہ نہیں دیکھی جو اس خاتون سے زیادہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتی ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمُتَزَوِّجِ بِالْوَلِيمَةِ وَلَوْ بِشَاةٍ

شادی کرنیوالے شخص کو ولیمہ کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' خواہ وہ ایک بکری (ذبح کر کے دعوت کرے)

4060 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِهِ اَثَرُ صُفْرَةٍ،

4060- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البغوى 2308 من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد .وهو فى الموطأ 2/545 فى النكاح: باب ما جاء فى الوليمة، ومن طريقه أخرجه البخارى 5113 فى النكاح: باب الصفرة للمتزوج والنسائى 6/119-120 فى النكاح: باب التزويج على نواة من ذهب، والطحاوى فى مشكل الآثار 4/145 .وأخرجه الحميدى 1218، وعبد الرزاق 10411، وأحمد 3/190 و 204 و 205 و 271، والبخارى 2049 فى البيوع: باب ما جاء فى قول الله تعالى: (فَإِذَا قُضِيَتُ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ) (الجمعة: 10)، و 3781 فى المناقب: باب إخاء النبى صلى الله عليه وسلم بين المهاجرين والأنصار، و 3937 باب كيف أخى النبى صلى الله عليه وسلم بين أصحابه، و 5072 فى النكاح: باب قول الرجل لأخيه: انظر إلى أى زوجتى شئت حتى أنزل لك عناه، و 5167 باب الوليمة ولو بشاة، و 6082 فى الأدب: باب الإخاء والحلف ومسلم 1427 81 فى النكاح: باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن وخاتم حديد، وأبو داؤد 2109 فى النكاح: باب قلة المهر، والترمذى 1933 فى البر والصلة: باب ما جاء فى مواساة الاخ، والنسائى 6/137 فى النكاح: باب الهدية لمن عرس، وابن الجارود 726، وأبو يعلى 3781 و 3824، والطبرانى 1/728، والبيهقى 7/236-237 و 237، والبغوى 2310 من طرق عن حميد الطويل، بِهِ .وأخرجه البخارى 5148 فى النكاح: باب قول الله تعالى: (وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً) (النساء : 4)، ومسلم 1427 82، والنسائى 6/120 فى النكاح: باب التزويج على نواة من ذهب، والبيهقى 7/236 من طريق عبد العزيز بن صهيب، عن أنس وأخرجه الطيالسى 1978، وأحمد 3/274 و 278، والبخارى 5148، ومسلم 1427 80 و 81، وأبو يعلى 3205، والبيهقى 7/237 من طريق قتادة عن أنس .واخرجه مسلم 1427 83 من طريق أبى حمزة عبد الرحمٰن بن ابى عبد الله، عن أنس، وانظر الحديث رقم 4096 .

فَسَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ سُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ: زِنَةُ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے (اس نشان کے بارے میں) دریافت کیا: تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ انہوں نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم نے اسے کتنا مہر دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک گٹھلی کے وزن جتنا سونا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری (قربانی کر کے دعوت کرو)۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اَمْرُ نَدْبٍ لَا حَتْمٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ حکم استحباب کے طور پر ہے' لازمی طور پر نہیں ہے

4061 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، وَابْنُ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا (کے ساتھ شادی کے بعد) ولیمہ میں ستو اور کھجور کھلائے تھے۔

ذِكْرُ مَا اَوْلَمَ بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ بَنٰى بِهَا

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی

4061- إسناده قوى من أجل بكر بن وائل . ابن أبى عمر العدنى: هو محمد بن يحيى بن أبى عمر . وسفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه أبو داوُد 3744 فى الأطعمة: باب فى استحباب الوليمة عند النكاح، والطبرانى 24/184، والبيهقى 7/260 من طريق حامد بن يحيى البلخى، عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذى 1095 فى النكاح: باب ما جاء فى الوليمة، وفى "الشمائل" 178، وابن ماجه 1909 فى النكاح: باب الوليمة، من طريق ابن ابى عمر العدنى، به وقد تصحف فى سنن الترمذى وشمائله: "ابنه" إلى: "أبيه"، وقال الترمذى: هذا حديث حسن غريب .وأخرجه الترمذى 1096 والنسائى فى الكبرى كما فى التحفة 1/377 من طريق ابن أبى عمر العدنى، عن الحميدى، عن سفيان، بِهِ .وأخرجه ابن ماجه 1909، والحميدى 1184 ومن طريقه أبو يعلى 3580، من طريق سفيان، بِهِ . وأخرجه احمد 3/110، وأبو يعلى 3559، وابن الجارود 727 من طريق سفيان، عن الزهرى، بِهِ . وقال الترمذى: وقد روى غير واحد هذا الحديث عن ابن عيينة، عن الزهرى، عن أنس، ولم يذكروا فيه "عن وائل عن أبنه" . وكان سفيان ابن عيينة يدلس فى هذا الحديث، فربما لم يذكر فيه "عن وائل عن ابنه"، وربما ذكره . وانظر الحديث رقم 4064 .

پر رخصتی کے بعد کس چیز کے ذریعے ولیمہ کیا تھا

4062 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَوْسَعَ الْمُسْلِمِيْنَ خُبْزًا، وَلَحْمًا، كَمَا كَانَ يَصْنَعُ اِذَا تَزَوَّجَ، فَاَتٰى حُجَرَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ وَيَدْعُوْنَ لَهُ، ثُمَّ رَجَعَ وَاَنَا مَعَهُ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَى الْبَيْتِ اِذَا رَجُلَانِ يَذْكُرَانِ بَيْنَهُمَا الْحَدِيْثَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَلَمَّا اَبْصَرَهُمَا وَلّٰى رَاجِعًا وَاَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الْحِجَابِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کیلئے روٹی اور گوشت کا بھرپور اہتمام کیا جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم شادی کرنے کے بعد کیا کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم امہات المومنین کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا ان کے لیے دعائے خیر کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی نئی زوجہ محترمہ) کے گھر کے پاس پہنچے تو وہاں دو آدمی گھر کے ایک گوشے میں بیٹھے ہوئے بات چیت کر رہے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے حجاب کے حکم سے متعلق آیت نازل کی تھی۔

4062- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مسدد فمن رجال البخاري . يحيى: هو ابن سعيد القطان .وأخرجه البخاري 5154 في النكاح: باب 55، عن مسدد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/98و 105 و 200 و 262 و 263، والبخاري 4794 في تفسير سورة الأحزاب: باب (لَا تَدْخُلُوْا بُيُوتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنَاهُ) (الأحزاب: 53)، وابن سعد في الطبقات8/106 و 107، وابن جرير الطبري في جامع البيان 22/37-38، والبغوي 2313 من طرق عن حميد، بِهِ .وأخرجه أحمد 3/195-196، 246، ومسلم 1428 87 في النكاح: باب فضيلة إعتاقه أمة ثم يتزوجها، و 89 و 90 باب زواج زينب بنت جحش ونزول الحجاب وإثبات وليمة العرس، وأبو يعلى 3332، وابن سعد في الطبقات 8/105 من طريقين عن ثابت، عن أنس . . . . . وأخرجه أحمد 3/172، والبخاري 4793، ومسلم 1428 91، وابن جرير الطبري 22/37، من طريق عبد العزيز بن صهيب، عن أنس . .وأخرجه أحمد 3/1686و 236، والبخاري 5166 في النكاح: باب الوليمة حق، و 6238 في الإستئذان: باب آية الحجاب، ومسلم 1428 93، والطبري 22/37، والطبراني /24 130 و 131، وابن سعد 8/106-107، والبيهقي 7/78 من طريق الزهري عن أنس .وأخرجه البخاري 4791 و 6239 و 6271، ومسلم 1428 92، والبيهقي 7/78، والواحدي في أسباب النزول ص: 242 من طرق عن المعتمر بن سليمان، عن أبيه، عن أبي مجلز، عن أنس .وأخرجه البخاري 5163 في النكاح: باب الهدية للعرس، تعليقاً من طريق أبي عثمان الجعد، عن أنس، ووصله مسلم 1428 94 95، والترمذي 3218 في التفسير: باب من سورة الأحزاب، والطبراني 24/125وأخرجه البخاري 4792، والطبري 22/38، وابن سعد 8/105-106، والطبراني 24/128 من طريق أبي قلابة، عن أنس .وأخرجه البخاري 7421 في التوحيد: باب وكان عرشه على الماء، وابن سعد 8/105، والطبراني 24/127 من طريق عيسى بن طهمان، عن أنس .وأخرجه الترمذي 3219، والطبري 22/38 من طريق بيان، عن أنس .

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيْسَ عِنْدَ تَزْوِيجِهِ صَفِيَّةَ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے موقع پر ''حیس'' تیار کروایا تھا

4063 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا، وَاَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا تھا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا آپ ﷺ نے ان کے ولیمے میں حیس (کی دعوت کی تھی)

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي اتُّخِذَ مِنْهُ الْحَيْسَ عِنْدَ تَزْوِيجِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ

اس چیز کا تذکرہ' جس کے ذریعے حیس تیار کیا گیا تھا جب نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی

4064 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجَ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ بِطَرَسُوسَ شَيْخَانِ عَابِدَانِ فَاضِلَانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا (کے ساتھ شادی کے بعد ولیمے

4063- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمران بن ميسرة فمن رجال البخاري .وأخرجه البخاري 5169 في النكاح: باب الوليمة ولو بشاة، ومن طريقه البغوي 2274 عن مسدد، عن عبد الوارث بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/181 و 239 و 291، والبخاري 5086 في النكاح: باب من جعل عتق الأمة صداقها، ومسلم 1365 85ص 1045 في النكاح: باب فضيلة إعتاقه أمة ثم يتزوجها، والنسائي 6/114و 115في النكاح: باب التزويج على العتق، والدارمي 2/154، وابن سعد 8/124-125 و 125، وابن الجارود 721"، والطحاوي في شرح معاني الآثار 3/20، والطبراني في الصغير 2/116، وفي الكبير 24/180 و 181 من طرق عن شعيب بن الحبحاب به .وأخرجه عبد الرزاق 13110 من طريق يونس بن عبيد، عن شعيب بن الحبحاب مرسلاً .وأخرجه أحمد 3/239 و 242 و 280، والبخاري 4200 في المغازي: باب غزوة خيبر، و 5086، ومسلم 1365 85ص 1045، والنسائي 6/114، وابن ماجه 1957 في النكاح: باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها، وابن سعد 8/124 125، وأبو يعلى 3351، والدارقطني 3/286 من طريق ثابت، عن أنس .وأخرجه مسلم 1365 85 ص 1045 من طريق أبي عثمان الجعد، عن أنس، وانظر الحديث رقم 4091 .

4064- هو مكرر الحديث رقم4061 .

میں) ستو اور کھجور (کھلائے تھے)۔

ذِكْرُ وَصْفِ تَزْوِيجِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ سَلَمَةَ

نبی اکرم ﷺ کے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کرنے کی صفت کا تذکرہ

4065 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ حَبِيبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ اَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عُمَرَ، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِشَامٍ، اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يُخْبِرُ

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ، اَنَّهَا لَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ اَخْبَرَتْهُمْ اَنَّهَا بِنْتُ اَبِيْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَكَذَّبُوهَا، وَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ: مَا اَكْذَبَ الْغَرَائِبَ، ثُمَّ اَنْشَا نَاسٌ مِّنْهُمُ الْحَجَّ،

4065- إسناده حسن. عبد المجيد بن عبد الله بن أبي عمر: ذكره المؤلف في الثقات، وكذلك القاسم بن محمد بن عبد الرحمٰن بن هشام المقرون به، فيقوى أحدهما بالآخر، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه ابن سعد في الطبقات 8/93-94 من طريق روح بن عبادة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 10644 ومن طريقه أحمد 6/307، والطحاوي في شرح معاني الآثار 3/29، والطبراني 23/585، ومن طريقه المزي في تهذيب الكمال ص 769، وأخرجه الشافعي في مسنده 2/26-27، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 13/38، وأحمد 6/307-308 من طرق عن ابن جريج، به. وقد تحرف في مسند الشافعي والطبراني "عبد الحميد بن عبد الله" إلى: "عبد المجيد بن عبد الله". وأخرجه الشافعي 2/26 من طريق ابن جريج عن أبي بكر بن عبد الرحمٰن، به مختصراً وفيه انقطاع. وأخرجه الطبراني 23/586 من طريق حبيب بن أبي ثابت عن أبي بكر بن عبد الرحمٰن، به مختصراً وفيه انقطاع أيضاً. وأخرجه مالك 2/529 في النكاح: باب المقام عند البكر والأيم، وعبد الرزاق 10645 10646، وأحمد 6/292، والدارمي 2/144، ومسلم 1460 41 و 42 في الرضاع: باب قدر ما تستحقه البكر والثيب من إقامة الزوج عندها عقب الزفاف، وأبو داؤد 2122 في النكاح: باب في المقام عند البكر، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 13/38، وابن ماجه 1917 في النكاح: باب الإقامة على البكر والثيب، وابن سعد 8/92 و 94، والدارقطني 3/284، والطحاوي في شرح معاني الآثار 3/29، والطبراني 23/591 592، والبغوي 2327 من طريق عبد الملك بن أبي بكر بن عبد الرحمٰن بن الحارث، عن أبيه به مختصراً. وأخرجه مسلم 1460 43، وابن سعد 8/91، والدارقطني 23/499 و 587 من طريق عبد الواحد بن أيمن، والدارقطني 3/284 من طريق عبد العزيز. ابن عياش، كلاهما عن أبي بكر، به مختصراً. وأخرجه مسلم 1460 42، والشافعي 2/26، وابن سعد 8/92-93، والدارقطني 3/283، والطحاوي في شرح معاني الآثار 3/28 من طريق عبد الملك بن أبي بكر بن وقد تحرفت في مسند الشافعي إلى: "عن" عبد الرحمٰن مرسلاً، وانظر الحديث رقم 1`2949 إسناده حسن. عبد الله بن الأسود: قال أبو حاتم في الجرح والتعديل: شيخ لا اعلم روى عنه غير عبد الله بن وهب، وذكره المؤلف في الثقات، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. وأخرجه وابنه عبد الله في المسند 4/5، والبزار 1433، وأبو نعيم في الحلية 8/328، والحاكم 2/183، والبيهقي 7/288 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي، وقال: سمعه منه ابن وهب، وذكره الهيثمي في المجمع 4/289 وقال: رواه أحمد والبزار والطبراني في لكبير والأوسط، ورجال أحمد ثقات. وفي الباب عن محمد بن خاطب الجمحي رفعه "فصل ما بين الحلال والحرام الصوت والدف في النكاح"، أخرجه أحمد 3/418 و 4/159، والترمذي 1088، والنسائي 6/127، وابن ماجه 896 وسنده حسن كما قال الترمذي، وصححه الحاكم 2/184 ووافقه الذهبي .

فَقَالُوا: تَكْتُبِينَ اِلَى اَهْلِكِ، فَكَتَبْتُ مَعَهُمْ، فَرَجَعُوا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَصَدَّقُوهَا، فَازْدَادَتْ عَلَيْهِمْ كَرَامَةً، فَقَالَتْ: لَمَّا وَضَعْتُ زَيْنَبَ، جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنِي، فَقُلْتُ: مِثْلِي لَا يُنْكَحُ، اَمَا اَنَا، فَلَا وَلَدَ فِيَّ، وَاَنَا غَيُوْرٌ ذَاتُ عِيَالٍ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا اَكْبَرُ مِنْكِ، وَاَمَّا الْغَيْرَةُ فَيُذْهِبُهَا اللّٰهُ، وَاَمَّا الْعِيَالُ فَاِلَى اللّٰهِ وَاِلَى رَسُوْلِهٖ، فَتَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اِنِّيْ آتِيكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَتْ: فَاَخْرَجْتُ حَبَّاتٍ مِّنْ شَعِيرٍ كَانَتْ فِيْ جَرَّتِي، وَاَخْرَجْتُ شَحْمًا فَعَصَدْتُ لَهٗ، قَالَ: فَبَاتَ ثُمَّ اَصْبَحَ، فَقَالَ حِيْنَ اَصْبَحَ: اِنَّ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ كَرَامَةً اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ اُسَبِّعْ لَكِ اُسَبِّعْ لِنِسَائِي

❀❀ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب وہ مدینہ منورہ آئیں' تو انہوں نے لوگوں کو بتایا کہ وہ امیہ بن مغیرہ کی صاحب زادی ہے لوگوں نے ان کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا وہ لوگ یہ کہنے لگے: یہ کیسی عجیب وغریب غلط بیانی ہے پھر ان میں سے کچھ لوگوں نے حج پر جانے کا ارادہ کیا' تو انہوں نے کہا: کیا تم اپنے گھر والوں کو کوئی خط لکھ دو گی' تو میں نے ان لوگوں کو خط لکھ کر دے دیا جب وہ لوگ واپس آئے' تو انہوں نے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیان کی تصدیق کی تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے عزت واحترام میں اضافہ ہو گیا۔

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میرے ہاں زینب کی پیدائش ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا میں نے عرض کی: مجھ جیسی عورت کے ساتھ نکاح نہیں کیا جا سکتا' کیونکہ میں اب بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی اور میرے مزاج میں کچھ تیزی بھی ہے میں بال بچے دار بھی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے عمر میں بڑا ہوں جہاں تک مزاج کی تیزی کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے ختم کر دے گا جہاں تک بال بچوں کا تعلق ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کے سپرد ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کر لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں آج رات تمہارے پاس آؤں گا۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنی تھیلی میں موجود کچھ جو کے دانے نکالے اور کچھ چربی نکالی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اسے تیار کر لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات وہیں بسر کی صبح کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے شوہر کے نزدیک معزز حیثیت کی مالک ہو اگر تم چاہو تو میں سات دن تمہارے پاس رہتا ہوں اگر میں سات دن تمہارے پاس رہا تو اپنی دوسری ازواج کے پاس بھی سات دن رہوں گا۔

4066 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَعْلِنُوا النِّكَاحَ .

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَعْنَاهُ اَعْلِنُوْا بِشَاهِدَيْ عَدْلٍ .

❀❀ عامر بن عبداللہ (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نکاح کا اعلان کرو''۔

شیخ بیان کرتے ہیں: روایت کے لفظ ''تم لوگ اعلان کرو'' اس کا مطلب یہ ہے: دو عادل گواہوں کی موجودگی میں (ایجاب

وقبول کرو)۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْإِنْكَاحِ إِلَى الْحَجَّامِينَ وَاسْتِعْمَالِ ذَلِكَ مِنْهُمْ

پچھنے لگانے والوں سے نکاح کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ اوران سے یہ کام لینے کا تذکرہ

4067 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): يَا بَنِي بَيَاضَةَ اَنْكِحُوا اَبَا هِنْدٍ، وَانْكِحُوا اِلَيْهِ وَكَانَ حَجَّامًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے بنو بیاضہ! ابوہند کا نکاح کروا دو (اپنے خاندان کی کسی لڑکی یا خاتون) کا نکاح اس سے کر دو (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) وہ پچھنے لگانے کا کام کرتے تھے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سُؤَالِ الْمَرْاَةِ الرَّجُلَ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِءَ مَا فِي صَحْفَتِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' عورت آدمی سے اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تا کہ اس کے برتن میں جو کچھ ہے اسے خود حاصل کر لے

4068 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الطُّفَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، وَلَا عَلَى خَالَتِهَا، وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِءَ مَا فِي صَحْفَتِهَا، فَاِنَّ لَهَا مَا كُتِبَ لَهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر یا اس کی خالہ پر نکاح نہ کیا جائے (یعنی بیوی کی بھتیجی یا بھانجی کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے) اور کوئی عورت اپنی بہن (یعنی سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تا کہ اس کے برتن میں موجود چیز کو خود

4067- إسناده حسن . محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ- حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه الحاكم 2/164، ومن طريقه البيهقي 7/136 من طريق محمد بن يعقوب، عن الربيع بن سليمان، بهذا الإسناد . وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي . وحسن إسناده ابن حجر في التلخيص 3/164 .وأخرجه أبو داوُد 2102 في النكاح: باب في الأكفاء، والدارقطني 3/300-301، والطبراني في الكبير 22/808، والبيهقي 7/136 من طرق عن حماد بن سلمة، بِهِ .وأخرجه البخاري في التاريخ الكبير 1/276 من طريق محمد بن يعلى، عن محمد بن عمرو، به تعليقاً .

حاصل کر لے' کیونکہ اسے وہی کچھ ملے گا' جو اس کے نصیب میں ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا وَقَعَ فِيْ خَلَدِهَا بَعْضُ مَا ذَكَرْتُ لَهَا، اَنْ تَنْكِحَ دُوْنَ سُؤَالِهَا طَلَاقَ اُخْتِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب کسی عورت کے ذہن میں اس نوعیت کا خیال آئے جس کا میں نے ذکر کیا ہے' تو پھر اس عورت کو اس بات کا حق حاصل ہے' وہ اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کیے بغیر شادی کر لے

4069 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي

4068- إسناده على شرط الصحيح، الطفاوى وهو محمد بن عبد الرحمٰن أبو المنذر البصرى- روى له البخارى، وهو من شيوخ أحمد بن حنبل، وثقة ابن المديني، وقال أبو حاتم: صدوق إلا أنه يهم أحيانا، وقال ابن معين: لا بأس به، وقال أبو زرعة: منكر الحديث، وأورد له عدة أحاديث، وقال: أنه لا بأس به، قلت: وقد توبع على حديثه هذا . أيوب: هو ابن أبى تميمة السختيانى . ومحمد: هو ابن سيرين .وأخرجه عبد الرزاق 10753، وأحمد 2/432 و 474 و 489 و 508 و 516، ومسلم 1408 83 فى النكاح: باب تحريم الجمع بين المرأة وعمتها أو خالتها فى النكاح، والترمذى 1125 فى النكاح: باب ما جاء لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها، والنسائى 6/98 فى النكاح: باب تحريم الجمع بين المرأة وخالتها، وابن ماجه 1929 فى النكاح: باب لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها، والبيهقى 5/345 و 7/165 من طريق هشام بن حسان، ومسلم 1408 39 من طريق داوُد بن أبى هند، كلاهما عن محمد بن سيرين، بهذا الإسناد . وأخرجه سعيد بن منصور 650 و 651، وعبد الرزاق 10754 و 10755، وأحمد 2/229 و 423، ومسلم 1408 37 و 40، والنسائى 6/97 باب الجمع بين المرأة وعمتها، والبيهقى 7/165 من طريق أبى سلمة عن أبى هريرة .وأخرجه البخارى 5110 فى النكاح: باب لا تنكح المرأة على عمتها، ومسلم 1408 35 و 36، وأبو داوُد 2066 فى النكاح: باب مات يكره أن يجمع بينهن من النساء، والنسائى 6/96-97، والبيهقى 7/165 من طرق أبى قبيصة، عن أبى هريرة .وأخرجه مسلم 1408 34، والنسائى 6/97، والبيهقى 7/165 من طريق عراك بن مالك، عن أبى هريرة .وأخرجه النسائى 6/97 من طريق عبد الملك بن يسار، عن أبى هريرة .وأخرجه سعيد بن منصور 653 من طريق إبراهيم النخعى، عن أبى هريرة، وانظر الحديث رقم 4046 و 4069 و 4070 و 4113 و 4115 و 4117 .

4069- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البغوى 2271 من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد .وهو فى الموطأ 2/900 فى القدر: باب جامع ما جاء فى أهل القدر، ومن طريقه أخرجه البخارى 6601 فى القدر: باب وكان أمر الله قدراً مقدوراً، وأبو داوُد 2176 فى الطلاق: باب فى المرأة تسأل زوجها طلاق امرأة له .وأخرجه سعيد بن منصور 6054 عن عبد الرحمٰن بن أبى الزناد، عن أبيه . وأخرجه البيهقى 7/180 من طريق جعفر بن ربيعة، عن الأعرج، بِهِ .وأخرجه الحميدى 1026، وأحمد 2/238 و 274 و 487، والبخارى 2140 و 2723، ومسلم 1413 51 و 52 و 53، والنسائى 6/71-73، و 7/258-259 و 259، وابن الجارود 677 البيهقى 5/344 من طريق سعيد بن المسيب، عن أبى هريرة .وأخرجه أحمد 2/489 و 508 و 516، ومسلم 1408 38 و 39 من طريق ابن سيرين، عن أبى هريرة .وأخرجه البخارى 5152، والنسائى 7/258-259 من طريق أبى سلمة، عن أبى هريرة .وأخرجه مسلم 1515 12، والنسائى 7/255 من طريق أبى حازم، عن أبى هريرة .وأخرجه أحمد 2/410 و 420، وسعيد بن منصور 653 من طريق إبراهيم التخعى، عن أبى هريرة .وأخرجه أحمد 2/394 من طريق الوليد بن رباح، و 2/512 من طريق أبى صالح كلاهما عن أبى هريرة . وانظر الحديث رقم 4046 و 4068 و 4070 .

الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ مَا فِیْ صَحْفَتِهَا وَلْتُنْكِحْ، فَاِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی عورت (کسی مرد کے ساتھ شادی کرنے سے پہلے) اپنی بہن (یعنی مرد کی پہلی بیوی) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے حصے کی سب نعمتیں خود حاصل کرلے اسے شادی کر لینی چاہئے' کیونکہ اسے وہی کچھ ملے گا' جو اس کے نصیب میں ہے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا زَجَرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

4070 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ *، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَثِیْرٍ السُّحَیْمِیُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ مَا فِیْ صَحْفَتِهَا، فَاِنَّ الْمُسْلِمَةَ اُخْتُ الْمُسْلِمَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے حصے کی نعمتیں خود حاصل کرلے' کیونکہ ایک مسلمان عورت دوسری مسلمان عورت کی بہن ہوتی ہے''۔

4070– إسناده صحيح على شرط الصحيح . عبد الرحمٰن بن إبراهيم: هو الملقب بدُحيم .وأخرجه أحمد 2/311 عن هاشم، عن أيوب بن عتبة، عن أبي كثير السحيمي، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم 4046 و4068 و4069 .

بَابُ الْوَلِيِّ

باب: ولی کے احکام

4071 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ اُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا، ثُمَّ خَلّٰى عَنْهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ قَرَّبَ يَخْطُبُهَا، فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِّنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: خَلّٰى عَنْهَا، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا، فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ) (البقرة: **232**).

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اُضْمِرَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا اٰخَرَ .

✿✿ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کی بہن ایک شخص کی بیوی تھی اس شخص نے انہیں طلاق دے دی اور پھر اسے یوں ہی رہنے دیا' یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی پھر اس شخص نے نکاح کا پیغام بھجوایا تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ کو اس بات پر غصہ آ گیا اور بولے: اس نے اس عورت کو ایسے ہی رہنے دیا حالانکہ یہ اس سے رجوع کر سکتا تھا۔ حضرت معقل رضی اللہ عنہ اس

4071- إسناده صحيح على شرط الشيخين، عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى البصرى، وسعيد: هو ابن أبى عروبة، وقتادة: هو ابن دعامة .وأخرجه الطبرى 4927، والبيهقى 7/103-104 من طريق محمد بن بشار، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى 5331 فى الطلاق: باب (وَبُعُولَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ) (البقرة: 228)، والبيهقى 7/103-104 من طريق محمد بن المثنى، عن عبد الأعلى، بِهِ .وأخرجه الدارقطنى 3/224 من طريق روح عن سعيد، به . = وأخرجه الطيالسى 930، والبخارى 4529 فى التفسير: باب (وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ) (البقرة: 232)، وأبو داوٗد 2087 فى النكاح: باب فى العضل، والنسائى فى الكبرى كما فى التحفة / 461، والطبرى فى تفسيره 4929، والدارقطنى 3/224، والطبرانى 20/468، والبيهقى 7/104، والواحدى فى اسباب النزول ص 50-51 من طريق عباد وقد تحرف فى الواحدى إلى: عباس بن راشد، والبخارى 4529 تعليقا ووصله 5130 فى النكاح: باب من قال لا نكاح إلا بولى، وفيه تصريح الحسن بسماعه من معقل، و 5330، والنسائى فى الكبرى كما فى التحفة 8/461، والطبرى 4931، والطبرانى 20/467، والبيهقى 7/103 و 130 و 138، والواحدى فى أسباب النزول ص 50، والبغوى فى شرح السنة 2263، وفى التفسير 1/210، من طريق يونس بن عبيد، والترمذى 2981 فى تفسير القرآن: باب ومن سورة البقرة، والطيالسى 930، والطبرانى 20/477، والواحدى ص 51، من طريق مبارك بن فضالة، والطبرى 4928، والطبرانى 20/475، والحاكم 2/180 من طريق الفضل بن دلهم، أربعتهم عن الحسن، بِهِ .وأخرجه الطبرى 4930 من طريق سعيد، عن قتادة، (وَاِذَا طَلَّقْتُمْ . . .) (البقرة: 231) ذكر لنا رجلان أن رجلاً طلق امرأته تطليقة . . . .وأخرجه 4938 عن ابن حميد، عن جرير، عن منصور، عن رجل، عن معقل بن يسار .

بارے میں رکاوٹ بن گئے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت پوری ہو جائے' تو تم انہیں اس بات سے نہ روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے (دوبارہ) نکاح پڑھوا لیں جب کہ وہ لوگ آپس میں مناسب طور پر ایک دوسرے سے راضی ہوں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں یہ بات محذوف ہے' اس خاتون نے بعد میں دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لی تھی (پھر اس سے طلاق ہو گئی یا وہ بیوہ ہو گئیں' تو پہلے شوہر نے نکاح کا پیغام بھیجا)۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّزَوِّجَ الْمَرْاَةَ الَّتِي لَا يَكُوْنُ لَهَا وَلِيٌّ غَيْرُهُ مَنْ رَضِيَتْ مِنَ الرِّجَالِ، وَاِنْ لَمْ يَفْرِضِ الصَّدَاقَ فِي وَقْتِ الْعَقْدِ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ کسی ایسی عورت کی شادی کروا دے

جس کا امام کے علاوہ کوئی اور ولی موجود نہ ہو (اور شادی اس شخص سے کروائے) جس سے وہ عورت راضی ہو اگرچہ عقد نکاح کے وقت مہر کو مقرر نہ کیا گیا ہو

4072 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُ النِّكَاحِ اَيْسَرُهُ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ: اَتَرْضَى اَنْ اُزَوِّجَكَ فُلَانَةَ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ لَهَا: اَتَرْضَيْنَ اَنْ اُزَوِّجَكِ فُلَانًا قَالَتْ: نَعَمْ، فَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَفْرِضْ صَدَاقًا، فَدَخَلَ بِهَا، فَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَنِيْ فُلَانَةَ، وَلَمْ اُعْطِهَا شَيْئًا، وَقَدْ اُعْطِيْتُهَا سَهْمِيْ مِنْ خَيْبَرَ، فَكَانَ لَهُ سَهْمٌ بِخَيْبَرَ فَاَخَذَتْهُ فَبَاعَتْهُ فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بہتر نکاح وہ ہے' جو آدمی کیلئے سب سے زیادہ آسان ہو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کیلئے یہ فرمایا کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ میں تمہاری شادی فلاں خاتون کے ساتھ کروا دوں

4072- إسناده صحيح، هشام بن القاسم وهو ابن شيبة الحراني- قال ابن أبي حاتم: كتب إلي وإلى أبي ببعض حديثه، محله الصدق، وذكره المؤلف في الثقات، وهو وإن تغير لما كبر- رواية أبي عروبة عنه قديمة، وباقي رجاله ثقات على شرط مسلم، محمد بن سلمة: هو ابن عبد الله الحراني، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد .وأخرجه ابو داؤد 2117 في النكاح: باب فيمن تزوج ولم يسم صداقاً حتى مات والحاكم 2/181-182، والبيهقي 7/232 من طرق عبد العزيز بن يحيى، عن محمد بن سلمة، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .

اس نے کہا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے دریافت کیا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تمہاری شادی فلاں شخص سے کروا دوں۔ اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں' تو نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کی شادی کروا دی۔ آپ ﷺ نے کوئی مہر مقرر نہیں کیا۔ اس خاتون کی رخصتی ہوگئی مرد نے اسے کوئی چیز ادا نہیں کی جب اس مرد کے انتقال کا وقت قریب آیا' تو اس نے کہا: بے شک اللہ کے رسول نے فلاں خاتون کے ساتھ میری شادی کروائی تھی اور میں نے اسے (مہر کے طور پر) کوئی ادائیگی نہیں کی تھی میں خیبر میں موجود اپنا حصہ اس خاتون کو دیتا ہوں۔

اس شخص کا خیبر میں ایک حصہ تھا اس خاتون نے اس حصے کو حاصل کیا اور اسے فروخت کر دیا تو اس کی قیمت ایک لاکھ تھی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّزَوِّجَ الْوَلِيُّ الْمَرْاَةَ بِغَيْرِ صَدَاقٍ عَدْلٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی ولی کسی عورت کے ساتھ مناسب مہر کے بغیر شادی کر لے

4073 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ: (وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ) (النساء: 3) قَالَتْ: يَا ابْنَ اُخْتِيْ هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حِجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِيْ مَالِهِ، فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا، وَجَمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُّقْسِطَ فِيْ صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ، فَنُهُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوا لَهُنَّ مَهْرًا اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ، وَاُمِرُوا اَنْ يَّنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فِيْهِمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِيْ يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ

4073- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم .وأخرجه مسلم 3018 06 في التفسير من طريق حرملة بن يحيىن بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 3018 6، وأبو داؤد 2068 في النكاح: باب ما يكره ان يجمع بينهن من النساء، والنسائي 6/115-116 في النكاح: باب القسط في الأصدقة، والطبرى في تفسيره 8457 و 10554، والبيهقي 7/142 من طرق عن ابن وهب، بِهِ .وأخرجه البخارى 5064 في النكاح: باب الترغيب في النكاح، والطبرى 8459 و 10555، من طريقين عن يونس بن يزيد، به .وأخرجه البخارى 2494 في الشركة: باب شركة اليتيم وأهل الميراث، و 2763 في الوصايا: باب قول اللّٰه تعالى: (وَآتُوا الْيَتَامَى اَمْوَالَهُمْ . .) (النساء : 2) و 5474 في التفسير، سورة النساء : باب (وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى) (النساء : 3)، و 5092 في النكاح: باب الأكفاء في المال، و 5140 باب تزويج اليتيمة، و 6965 في الحيل: باب ما ينهى عن الاحتيال للولى في اليتيمة المرغوبة، ومسلم 3018 6، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 12/50، والطبرى 8456 و 4858 و 8460، والبيهقي 7/141، والبغوى في تفسيره 1/390 من طرق عن ابن شهاب، بِهِ .وأخرجه مختصراً البخارى ,4573 و 4600 في التفسير: باب (وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ . . .) (النساء : 127)، و 5098 في النكاح: باب لا يتزوج أكثر من أربع، و 5128 باب من قال: "لا نكاح إلا بولى"، و 5131 باب إذا كان الولى هو الخاطب، ومسلم 3018 7 و 8 و 9، والطبرى في تفسيره 8461 , 8477 و 10540، والبيهقي 7/142، والطبرى في تفسيره 8461و 8477 و 10450، والبيهقي 7/142، والواحدى في أسباب النزول ص 95 من طرق عن هشام بن عروة، عن أبيه، بِهِ .

مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ اَنْ تَنكِحُوهُنَّ) (النساء : 127)، قَالَتْ: وَالَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ اَنَّهُ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْاٰيَةِ الْاُولٰى الَّتِي قَالَ فِيهَا: (وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) (النساء : 3)، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَالَ اللّٰهُ فِي الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى رَغْبَةَ اَحَدُكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ الَّتِي فِي حِجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ، فَنُهُوا اَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

''اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لے سکو گے تو تم ان خواتین کے ساتھ شادی کرلو جو تمہیں پسند آتی ہیں خواہ دو کرو یا تین کرو یا چار کرو''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: اے میرے بھتیجے بعض اوقات کوئی یتیم لڑکی کسی سرپرست کے زیر تربیت ہوتی تھی اور وہ اس سرپرست کے مال میں اس کی حصے دار ہوتی تھی اس سرپرست کو اس لڑکی کا مال اور خوبصورتی پسند آتے تھے' تو وہ سرپرست یہ ارادہ کرتا کہ اس لڑکی کو کوئی مہر دیئے بغیر اس کے ساتھ شادی کر لے یعنی وہ مہر جو اسے کسی دوسری عورت کے ساتھ شادی کرتے ہوئے دینا پڑتا (وہ اس لڑکی کو نہ دے) تو لوگوں کو اس بات سے منع کیا گیا کہ وہ ایسی لڑکیوں کے ساتھ صرف اسی وقت شادی کر سکتے ہیں جب وہ ان لڑکیوں کو اتنا مہر ادا کریں جتنا عام رواج میں دیا جاتا ہے اور لوگوں کو اس بات کا حکم دیا گیا کہ وہ ان یتیم لڑکیوں کے علاوہ کسی دوسری خاتون کے ساتھ شادی کر لیں (اگر وہ ان لڑکیوں کو مہر نہیں دینا چاہتے)۔

عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی لوگوں نے اس آیت کے بعد اس بارے میں مسئلہ دریافت کیا: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''لوگ تم سے خواتین کے بارے میں مسئلہ دریافت کرتے ہیں تم فرما دو اللہ تعالیٰ ان خواتین کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے وہ چیز جو ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں کتاب میں تم لوگوں کے سامنے تلاوت کی گئی ہے وہ لڑکیاں جنہیں تم وہ چیز ادا نہیں کرتے ہو' جو ان کے حق میں مقرر کی گئی ہے اور تم اس چیز کے خواہش مند ہوتے ہو کہ تم ان کے ساتھ نکاح کر لو''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ چیز جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کیا ہے' کتاب میں تم لوگوں کے سامنے تلاوت کی جاتی ہے اس سے مراد پہلی والی آیت ہے' جس میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

''اگر تمہیں یہ اندیشہ ہوتا ہے' تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لو گے تو جو خواتین تمہیں اچھی لگتی ہیں تم ان کے ساتھ شادی کر لو''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے' تم میں سے کوئی ایک شخص اپنی زیر سرپرستی ایسی یتیم لڑکی میں دلچسپی نہیں رکھتا ہے' جس کے پاس مال بھی کم ہوتا ہے وہ خوبصورت بھی نہیں ہوتی' تو لوگوں کو اس چیز سے

منع کیا گیا کہ جن خواتین کے مال اور خوبصورتی میں انہیں دلچسپی ہوتی ہے وہ ان کے ساتھ اس وقت نکاح کر سکتے ہیں کہ جب وہ انصاف کے ساتھ انہیں مہر کی ادائیگی کریں اس کی وجہ یہ ہے (کہ جن خواتین کے پاس مال کم ہوتا ہے) ان خواتین میں مردوں کو دلچسپی کم ہوتی ہے۔

ذِكْرُ بُطْلَانِ النِّكَاحِ الَّذِي نُكِحَ بِغَيْرِ وَلِيٍّ

جو نکاح ولی کے بغیر کیا گیا ہو اس کے باطل ہونے کا تذکرہ

4074 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ - مَرَّتَيْنِ - وَلَهَا مَا اَعْطَاهَا بِمَا اَصَابَ مِنْهَا، فَاِنْ كَانَتْ بَيْنَهُمَا خُصُومَةٌ فَذَاكَ اِلَى السُّلْطَانِ، وَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا خَبَرٌ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ، اَنَّهُ مُنْقَطِعٌ اَوْ لَا اَصْلَ لَهُ بِحِكَايَةٍ حَكَاهَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فِي عَقِبِ هٰذَا الْخَبَرِ، قَالَ: ثُمَّ لَقِيتُ الزُّهْرِيَّ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَلَيْسَ هٰذَا مِمَّا يَهِي الْخَبَرُ بِمِثْلِهِ، وَذٰلِكَ اَنَّ الْخَيِّرَ الْفَاضِلَ الْمُتْقِنَ الضَّابِطَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَدْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ ثُمَّ يَنْسَاهُ، وَاِذَا سُئِلَ عَنْهُ لَمْ يَعْرِفْهُ فَلَيْسَ بِنِسْيَانِهِ الشَّيْءَ الَّذِي حَدَّثَ بِهِ بِدَالٍّ عَلٰى بُطْلَانِ اَصْلِ الْخَبَرِ، وَالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْبَشَرِ صَلّٰى فَسَهَا، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَلَمَّا جَازَ عَلٰى مَنِ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِرِسَالَتِهِ، وَعَصَمَهُ مِنْ بَيْنِ خَلْقِهِ، النِّسْيَانُ فِيْ اَعَمِّ الْاُمُوْرِ لِلْمُسْلِمِيْنَ الَّذِي هُوَ الصَّلَاةُ حَتّٰى نَسِيَ، فَلَمَّا اسْتَثْبَتُوْهُ اَنْكَرَ ذٰلِكَ، وَلَمْ يَكُنْ نِسْيَانُهُ بِدَالٍّ عَلٰى بُطْلَانِ الْحُكْمِ الَّذِي نَسِيَهُ كَانَ مَنْ بَعْدِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اُمَّتِهِ الَّذِيْنَ لَمْ يَكُوْنُوْا مَعْصُوْمِيْنَ جَوَازُ النِّسْيَانِ عَلَيْهِمْ اَجْوَزُ، وَلَا يَجُوزُ مَعَ وُجُودِهِ اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ دَلِيلٌ عَلٰى بُطْلَانِ الشَّيْءِ الَّذِي صَحَّ عَنْهُمْ

4074- إسناده حسن . سليمان بن موسى: هو الأموى الاشدق، كان أعلم أهل الشام بعد مكحول، وهو صدوق حسن الحديث، وقال ابن معين: هو ثقة في الزهري، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين غير عبد الأعلى فقد روى له الترمذي والنسائي، وهو ثقة .وأخرجه النسائي في الكبرى كما في التحفة 12/43، والطحاوي في شرح معاني الآثار 3/7 من طريق زهير بن معاوية، عن يحيى بن سعيد الأنصاري، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 10472 وابن أبي شيبة 4/128، والطيالسي 1463، والشافعي 12/11، وأحمد 6/47 و165-166، وأبو داؤد 2083 في النكاح: باب في الولي، والترمذي 1102 في النكاح: باب ما جاء لا نكاح إلا بولي، وابن ماجه 1879 في النكاح: باب لا نكاح إلا بولي، والدارمي 2/137، وابن الجارود 7009، والدارقطني 3/221 و225-226، والطحاوي 3/7 و8، والحاكم 2/168، والبيهقي 7/105 و113 و124-125 و138، والبغوي 2262 من طرق كثيرة عن ابن جريج، به . وحسنه الترمذي وصححه الحاكم على شرط الشيخين .

قَبْلَ نِسْيَانِهِمْ ذٰلِكَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر وہ عورت جس کا نکاح اس کے ولی کی اجازت کے بغیر کیا گیا ہو' تو اس کا نکاح باطل ہوتا ہے (یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی) اس عورت کو وہ چیز مل جائے گی جو مرد نے مہر کے طور پر اسے دی ہے اور اگر ان دونوں کے درمیان جھگڑا ہو جاتا ہے' تو یہ معاملہ حاکم کے پاس لایا جائے گا اور حاکم وقت اس کا ولی ہوگا' جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا ہے' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ یہ سمجھا کہ شاید یہ روایت منقطع ہے یا اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور اس غلط فہمی کی وجہ وہ حکایت ہے' جسے ابن علیہ نے اس روایت کے بعد ابن جریج کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں پھر میری ملاقات زہری سے ہوئی میں نے ان کے سامنے اس روایت کو ذکر کیا وہ اس سے واقف نہیں تھے حالانکہ یہ وہ چیز نہیں ہے' جو اس نوعیت کی خبر کو کمزور کر دے اس کی وجہ یہ ہے: بعض اوقات اہل علم سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی بہتر فاضل متقی ضابط شخص کوئی حدیث بیان کرتا ہے' تو وہ اسے بھول جاتا ہے اور جب بعد میں اس سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جاتا ہے' تو اسے اس کا علم نہیں ہوتا تو اس کا اس چیز کو بھول جانا جس کو اس نے بیان کیا تھا یہ اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ اس روایت کی اصل ہی باطل ہوگی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بہترین بشر ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے ہوئے بھول گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں میں سے کچھ نہیں ہوا ہے۔

تو وہ شخصیت جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کیلئے منتخب کیا اور انہیں اپنی مخلوق کے درمیان عصمت عطا کی ان پر نسیان طاری ہوسکتا ہے' جو مسلمانوں کے امور سے تعلق رکھنے والی سب سے زیادہ استعمال ہونے والی چیز کے بارے میں ہے وہ چیز نماز ہے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھول جاتے ہیں اور جب لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا انکار کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھول جانا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ وہ حکم باطل ہوگا' جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے تھے (تو جب ایک طرف ایسا ہے) تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے تعلق رکھنے والے وہ لوگ جو معصوم بھی نہیں ہیں ان کے لیے نسیان طاری ہونا تو زیادہ ممکن ہے اور نسیان کی موجودگی میں یہ چیز جائز نہیں ہوگی کہ اس میں اس چیز کی دلیل موجود ہو کہ وہ چیز باطل ہے' جو ان کے بھول جانے سے پہلے ان حضرات سے مستند طور پر ثابت ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ اِجَازَةِ عَقْدِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ

ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح کے جائز ہونے کی نفی کا تذکرہ

4075 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَىْ عَدْلٍ، وَمَا كَانَ مِنْ نِكَاحٍ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ، فَهُوَ بَاطِلٌ، فَإِنْ تَشَاجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهٗ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَمْ يَقُلْ اَحَدٌ فِيْ خَبَرِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا وَشَاهِدَىْ عَدْلٍ اِلَّا ثَلَاثَةُ اَنْفُسٍ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُوْنُسَ الرَّقِّيُّ عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ، وَلَا يَصِحُّ فِيْ ذِكْرِ الشَّاهِدَيْنِ غَيْرَ هٰذَا الْخَبَرِ

❁❁ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا جو نکاح اس کے علاوہ ہوگا وہ باطل شمار ہوگا اور اگر (ولی ہونے کے حوالے سے) لوگوں میں اختلاف ہو جاتا ہے تو جس کا کوئی ولی نہ ہو حاکم وقت اس کا ولی ہوتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن جریج کے حوالے سے سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے زہری سے منقول اس روایت میں یہ الفاظ ''دو عادل گواہوں کے بغیر'' یہ الفاظ صرف تین افراد نے نقل کیے ہیں: سعید بن یحییٰ اموی نے حفص بن غیاث کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔ عبداللہ بن عبدالوہاب جحبی نے خالد بن حارث کے حوالے سے نقل کیے ہیں: اور عبدالرحمٰن بن یونس رقی نے عیسیٰ بن یونس کے حوالے سے نقل کیے ہیں: دو گواہوں کا تذکرہ اس روایت کے علاوہ اور کہیں بھی مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّزَوِّجَ النِّسَاءَ اِلَّا الْاَوْلِيَاءُ الَّذِيْنَ جَعَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عُقْدَةَ النِّكَاحِ اِلَيْهِمْ دُوْنَهُنَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ خواتین خود شادی کریں (خواتین کی شادی کروانے کا اختیار) صرف اولیاء کو ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے نکاح کا معاملہ سپرد کیا ہے یہ معاملہ خواتین کے پاس نہیں ہے

4076 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ

4075- إسناده حسن، وانظر الحديث السابق . أ ه أخرج هذا الحديث بالزيادة المذكورة ابن حزم في المحلى 9/465، والبيهقي 7/124-125 من طريق محمد بن أحمد بن الحجاج الرقي، والدارقطني 3/255-256، والبيهقي 7/125 من طريق سليمان بن عمر بن خالد الرقي، كلاهما عن عيسى بن يونس، عن ابن جريج، بِهِ . وقال الدارقطني: تابعه عبد الرحمٰن بن يونس، عن عيسى بن يونس مثله سواء، وكذلك رواه سعيد بن خالد بن وتحرفت في "السنن" إلى: أن عبد الله بن عمرو بن عثمان، ويزيد بن سنان 3/227، ونوح بن دراج وعبد الله بن حكيم أبو بكر، عن هشام بن عروة عن أبيه، عن عائشة، قالوا فيه: "شاهدى عدل" وكذلك رواه ابن أبي مليكة عن عائشة رضي الله عنها .وأخرجه البيهقي 7/125 من طريق سليمان بن عمر الرقي عن يحيى بن سعيد الأموي، عن ابن جريج، بِهِ .

عَتَّابٍ الدَّلَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

(توضیح مصنف): اَبُوْ عَامِرٍ: صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''۔

ابوعامر نامی راوی کا نام صالح بن رستم ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوَلَايَةَ فِي الْاِنْكَاحِ اِنَّمَا هِيَ لِلْاَوْلِيَاءِ دُوْنَ النِّسَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نکاح کرنے میں ولایت اولیاء کو حاصل ہوتی ہے خواتین کو حاصل نہیں ہوتی

4077 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجُوْزْجَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو

4076- إسناده ضعيف . أبو عامر الخزاز واسمه صالح بن رستم- كثير الخطأ، وباقي رجاله ثقات، أبو عتاب الدلال: هو سهل بن حماد .وأخرجه البيهقي 7/125و 143، وابن عدى في "الكامل في الضعفاء " 6/2356 و 2357 من طريق المغيرة بن موسى، عن هشام بن حسان، عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة . والمغيرة بن موسى: قال البخاري: منكر الحديث، وقال ابن عدى: وهو في نفسه ثقة، ولا أعلم له حديثاً منكراً فأذكره، وهو مستقيم الرواية .وأخرجه ابن عدى 3/1101 من طريق بن سليمان بن أرقم، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة . وسليمان بن أرقم: متروك .وللحديث شواهد ينقوى بها، منها حديث ابن عباس عند الدارقطني 3/221-222، وأحمد 1/250، وابن ماجه 1880، والطبراني 11/11298 و ,11343 و 11944، والبيهقي 7/109-110، وأخرجه عنه موقوفاً: الشافعي 2/12، والبيهقي 7/110، والبغوى 2264 .وفيه ضعف . وحديث ابن مسعود عند الدارقطني 3/225، وفيه عبد اللّٰه بن محرز، وهو متروك .وحديث على عند البيهقي 7/111 وفيه الحارث الأعور، وهو متروك .وحديث ابن عمر عند الدارقطني 3/225 وفيه ثابت بن زهير، وهو منكر الحدحيث .وحديث عائشة الذى تقدم برقم 4074 .وحديث أبي موسى الأشعري الآتي . وغيرهم .

4077- إسناده ضعيف . عمرو بن عثمان الرقي: ضعيف، ورواية زهير بن معاوية عن أبي إسحاق السبيعي بعد اختلاطه .وهو حديث صحيح بطرقه وشواهده فأخرجه بن الجارود 703 من طريق محمد بن سهل بن عسكر، والحاكم 2/171، والبيهقي 7/107 من طريق أبي الأزهر، كلاهما عن عمرو بن عثمان الرقي، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 523، والترمذي 1101 في النكاح: باب لا نكاح إلا بولي، والطحاوي في شرح معاني الآثار 3/9، والبيهقي 7/107 من طريق أبي عوانة عن أبي إسحاق السبيعي، بِهِ .وأخرجه أبو داوُد 2085 في النكاح: باب في الولي، والترمذي 1101، وابن الجارود 701، والحاكم 2/171، والبيهقي 7/109 من طريق يونس بن أبي إسحاق السبيعي، بِهِ .وأخرجه الدارقطني 3/220، والحاكم 2/169، والبيهقي 7/109 من طريق شعبة، عن أبي إسحاق، بِهِ .وأخرجه الطحاوي 3/9، والبيهقي 7/108 من طريق قيس بن الربيع، عن أبي إسحاق، بِهِ . وأخرجه أحمد 4/413 و 418، والحاكم 2/171 من طريق يونس بن ابي إسحاق، عن أبي بردة، بِهِ .وأخرجه الحاكم 2/172 من طريق أبي حصين، عن أبي بردة، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 10475، والطحاوي 3/9، والبيهقي 7/108 من طريق الثوري عن أبي إسحاق، عن أبي بردة مرسلاً . وأخرجه الطحاوي 3/9 من طريق شعبة، عن أبي إسحاق، عن أبي بردة مرسلاً .وأخرجه ابن أبي شيبة 4/131من طريق أبي الأحوص، عن أبي سقطت من الأصل إسحاق عن أبي بردة مرسلاً .

بْـنُ عُـثْـمَانَ الرَّقِّيُّ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ نَفْيِ اِجَازَةِ عَقْدِ النِّسَاءِ النِّكَاحَ عَلٰى اَنْفُسِهِنَّ بِاَنْفُسِهِنَّ دُوْنَ الْاَوْلِيَاءِ

خواتین کا اپنا نکاح خود کرنے کے جائز ہونے کی نفی کا تذکرہ جب وہ خود ایسا کریں ان کے اولیاء نہ کریں

4078 - (سند حدیث): اَخْبَـرَنَـا مُـحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنِ الرَّيَّانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَالْحَسَـنُ بْـنُ سُـفْيَانَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَاهَكَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ولی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْاَوْلِيَاءِ مِنَ اسْتِئْمَارِ النِّسَاءِ اَنْفُسِهِنَّ اِذَا اَرَادُوْا عَقْدَ النِّكَاحِ عَلَيْهِنَّ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ اولیاء پر یہ بات لازم ہے وہ خواتین سے ان کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کریں جب وہ ان کا نکاح کرنے کا ارادہ کریں

4079 - (سند حدیث): اَخْبَـرَنَـا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِيْ نَفْسِهَا، فَاِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ رِضَاهَا، وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4078– شريك وهو ابن عبد الله بن أبي شريك النخعي– وإن كان سيّء الحفظ، قد توبع كما مر في الحديث السابق، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه الدارمي 2/137، والترمذي 1101 في النكاح: باب ما جاء لا نكاح إلا بولي، والبيهقي 7/107–108 من طريق علي ابن حجر السعدي، بهذا الإسناد . وسيأتي برقم 4083 و4090 .

''کنواری لڑکی سے اس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی رضامندی شمار ہوگی اور اگر وہ انکار کردے تو اس کے ساتھ زبردستی نہیں کی جاسکتی''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاسْتِئْمَارِ النِّسَاءِ فِيْ اَبْضَاعِهِنَّ عِنْدَ الْعَقْدِ عَلَيْهِنَّ

خواتین کا نکاح کرواتے وقت ان سے ان کی رائے لینے کا حکم ہونے کا تذکرہ

4080 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اسْتَأْمِرُوا النِّسَاءَ فِيْ اَبْضَاعِهِنَّ قِيْلَ: اِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِيْ، قَالَ: سُكُوْتُهَا اِقْرَارُهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لڑکیوں کی شادی میں ان سے مرضی معلوم کرلیا کرو عرض کی گئی کنواری لڑکی شرما جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی خاموشی اس کا اقرار ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَائِشَةَ هِيَ الَّتِيْ سَاَلَتِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا الْحُكْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حکم کے بارے میں دریافت کیا تھا

4079– إسناده حسن، محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ– حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات على شرط البخاري . زائدة: هو ابن قدامة الثقفي .وأخرجه عبد الرزاق 10297،وابن أبي شيبة 4/183، وأحمد 2/259 و 475، وأبو داوٗد 2093 و 2094 في النكاح: باب في الاستئمار، والترمذي 1109 في النكاح: باب ما جاء في إكراه اليتيمة على التزويج، والحاكم وقد سقط من "المستدرك" المطبوع، وهو في مختصر للذهبي 2/166–167 والبيهقي 7/120و 122 من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: حديث حسن، وصححه الحاكم على شرط مسلم .وأخرجه عبدا لرزاق 10286، وأحمد 2/250 و 279 و 425 و 434، والبخاري 5136 في النكاح: باب لا ينكح الأب وغيره البكر والثيب إلا برضاهما، و 6968 و 6970 في الحيل: باب في النكاح، ومسلم 1419 في النكاح: باب استئذان الثيب في النكاح بالنطق والبكر بالسكوت، وأبو داوٗد 2092، والترمذي 1107 في النكاح: باب ما جاء في استئمار البكر والثيب، والنسائي 6/85 في النكاح: باب استئمار الثيب في نفسها، و 6/86 باب إذن البكر، وابن ماجه 1871 في النكاح: باب استئمار البكر والثيب، والدارمي 2/138، وابن الجارود 707، والدارقطني 3/238، والبيهقي 7/119 و 122 من طرق عن يحيى ابن أبي كثير، عن أبي سلمة، بِهِ .ولفظ مسلم: "لا تنكح الأيم حتى تستأمر، ولا تنكح البكر حتى تستأذن"، قالوا: يا رسول الله: وكيف إذنها؟ قال: "أن تسكت" .وأخرجه سعيد بن منصور 544 عن هشيم، عن عمر بن أبي سلمة، عن أبيه، عن أبي هريرة، وانظر الحديث رقم 4086 .

4080– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد صرح ابن جريج بالتحديث عند مسلم وأحمد وغيرهما .وأخرجه عبد الرزاق 10285 عن ابن جريج، وابن أبي شيبة 4/136، وأحمد 6/165، والبخاري 6946 في الإكراه: باب لا يجوز نكاح المكره، و 6971 في الحيل: في النكاح، ومسلم 1420 في النكاح: باب استئذان الثيب في النكاح بالنطق والبكر بالسكوت، والبيهقي7/119 و 122 و 123، والبغوي 2255 من طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم 4081 و 4082 .

4081 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ عَمْرٍو ذَكْوَانُ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِكْرِ تَخْطُبُ فَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):تُسْتَاْمَرُ النِّسَاءُ فِي اَبْضَاعِهِنَّ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْبِكْرُ تَسْتَحِي فَتَسْكُتُ، قَالَ: سُكُوْتُهَا اِقْرَارُهَا

ابوعمرو ذکوان بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کنواری لڑکی کے بارے میں دریافت کیا: جسے نکاح کا پیغام آتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواتین کی شادی کے بارے میں ان سے مرضی معلوم کی جائے گی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کنواری لڑکی شرما جاتی ہے اور خاموش رہتی ہے (تو اس صورت میں کیا حکم ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی خاموشی اس کا اقرار ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِقْرَارَ الَّذِي وَصَفْنَا اِنَّمَا هُوَ الرِّضٰى بِمَا سُئِلَتْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ اقرار جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے' اس سے مراد لڑکی کی رضامندی ہے' جس سے دریافت کیا گیا تھا

4082 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو مَوْلٰى عَائِشَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رِضَاهَا صَمْتُهَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: کنواری لڑکی شرما جاتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی رضامندی اس کی خاموشی ہوگی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَقْدَ النِّسَاءِ اِلَى الْاَوْلِيَاءِ عَلَيْهِنَّ دُوْنَهُنَّ، وَاَنَّ الْاِذْنَ لِلْاَيِّمِ مِنْهُنَّ عِنْدَ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' خواتین کا عقد نکاح خواتین کی بجائے ان کے سرپرستوں کے

4081– إسناده صحيح على شرط الشيخين . الأنصاري: هو يحيى بن سعيد .وأخرجه النسائي 6/85–86 في النكاح: باب إذن البكر، وابن الجارود 708 من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصاري، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم 4080 و4082 .

4082– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب– وهو ثقة .وأخرجه البخاري 5137 عن عمرو بن الربيع بن طارق، عن الليث، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم 4080 و 4081 .

سپرد ہوگا' جبکہ بیوہ عورتوں سے عقد نکاح کے وقت اجازت لی جائے گی

4083 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى مَرْفُوْعًا، فَمَرَّةً كَانَ يُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ اَبِيْهِ مُسْنِدًا، وَمَرَّةً يُرْسِلُهٗ، وَسَمِعَهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ مِنْ اَبِيْ بُرْدَةَ مُرْسَلًا وَّمُسْنَدًا مَعًا، فَمَرَّةً كَانَ يُحَدِّثُ بِهٖ مَرْفُوْعًا وَتَارَةً مُرْسَلًا، فَالْخَبَرُ صَحِيْحٌ مُّرْسَلًا وَّمُسْنَدًا مَعًا لَا شَكَّ، وَلَا ارْتِيَابَ فِيْ صِحَّتِهٖ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوبردہ نامی راوی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر سنی ہے' تو ایک مرتبہ انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے مسند طور پر نقل کردی اور ایک مرتبہ اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کردیا۔

ابواسحاق نے یہ روایت ابوبردہ کے حوالے سے ''مرسل'' اور ''مسند'' دونوں طرح سنی ہے' تو ایک مرتبہ وہ ان کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کردیتے ہیں اور ایک مرتبہ اسے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کردیتے ہیں' تو اس میں کوئی شبہ نہیں ہے' یہ روایت ''مرسل'' اور ''مسند'' دونوں اعتبار سے صحیح (یعنی مستند) ہے اس کے مستند ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الثَّيِّبَ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا عِنْدَ اسْتِئْمَارِهَا فِي الْاِذْنِ عَلَيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ثیبہ عورت اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے' جب اس سے اجازت لیتے ہوئے اس سے مرضی معلوم کی جائے

4084 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ

4083– إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسرائيل وهو ابن يونس بن أبي إسحاق– ثقة في روايته عن جده أبي إسحاق، ويحتج بها البخاري في "صحيحه" وانظر الحديث رقم 4077 .وأخرجه الترمذي 1101 في النكاح: باب ما جاء لا نكاح إلا بولي، من طريق محمد بن بشار، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/394، والدارقطني 3/218–219 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 4/131، وأحمد 4/394 و 413، والدارمي 2/137، وأبو داوُد 2085 في النكاح: باب في الولي، وابن الجارود 702، والطحاوي3/8 و 9، والحاكم 2/170، والبيهقي 7/107 من طرق عن إسرائيل، بِه . وانظر الحديث رقم 4077 و 4078 و 4090 .

جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ، وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ثیبہ (یعنی بیوہ یا طلاق یافتہ) عورت اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے اس کی مرضی معلوم کی جائے گی اس کی خاموشی اس کی اجازت ہوگی"۔

ذِكْرُ نَفْيِ جَوَازِ عَقْدِ الْوَلِيِّ نِكَاحَ الْبَالِغَةِ عَلَيْهَا اِلَّا بِاسْتِئْمَارِهَا

ولی کا بالغ لڑکی کا عقد نکاح اس کی اجازت کے بغیر کرنے کے جائز ہونے کی نفی کا تذکرہ

4085 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِيْ نَفْسِهَا، فَاِنْ سَكَتَتْ فَقَدْ اَذِنَتْ، وَاِنْ اَبَتْ لَمْ تُكْرَهْ

ابو بردہ بن ابوموسیٰ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کنواری لڑکی سے اس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اگر وہ خاموش رہے تو اس نے اجازت دے دی اگر وہ انکار کردے تو اسے مجبور نہیں کیا جائے گا"۔

4086 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى فِيْ عَقِبِهٖ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

4084- إسناده صحيح على شرط الشيخين . القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب .وهو في موطأ مالك 2/524-2-525 في النكاح: باب استئذان البكر والأيم في أنفسهما، ومن طريقه أخرجه عبد الرزاق 10283، وابن ابي شيبة 4/136، والشافعي 2/12، وسعيد بن منصور 556، وأحمد 1/219 و 241-242 و 345 و 362، والدارمي 2/183، ومسلم 1421 66 في النكاح: باب استئذان الثيب في النكاح بالنطق، والبكر بالسكوت، وأبو داؤد 2098 في النكاح: باب في الثيب والترمذي 1108 في النكاح: باب استئذان البكر في نفسها، وابن ماجه 1870 في النكاح: باب استئمار البكر والثيب، وابن الجارود 709، والدارقطني 3/239-240 و 241، والطبراني في الكبير 10/10743 و 10744 و 10745، والبيهقي 7/118 و 122، والبغوي 2254 .وأخرجه عبد الرزاق 10282، وابن أبي شيبة 4/136، والدارقطني 3/242، والطبراني 10/10747 من طريق عبيد الله بن عبد الرحمٰن بن موهب وقد تحرف في الدرامي إلى: وهب عن نافع بن جبير، به . وانظر الحديث 4087 و 4088 و 4089 .

4085- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يونس بن أبي إسحاق، فمن رجال مسلم، يحيى بن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا بن أبي زائدة . وأخرجه الدارمي 2/138 وأحمد 4/394 و 411، والدارقطني 3/241 يونس بن أبي إسحاق، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/408، والدارقطني 3/242 من طريق اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، بِهٖ .وأخرجه ابن ابي شيبة 4/138 من طريق سلام، عن أبي إسحاق، عن أبي بردة مرسلاً .

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنَى هٰذَا الْخَبَرِ اَنَّ الْيَتِيمَةَ تُسْتَامَرُ قَبْلَ اِرَادَةِ عَقْدِ النِّكَاحِ عَلَيْهَا لِمَنْ تَخْتَارُ مِنَ الْاَزْوَاجِ مَنْ شَاءَ تْ، فَاِذَا سَكَتَتْ فَقَدْ اَذِنَتْ فِيْ عَقْدِ النِّكَاحِ عَلَيْهَا

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کا مطلب یہ ہے: کنواری لڑکی کا نکاح کرنے سے پہلے اس کی مرضی معلوم کی جائے گی کہ وہ جس شخص کے ساتھ شادی کرنا چاہے اسے اختیار کر لے اور اگر وہ خاموش رہتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس نے اپنا نکاح کروانے کی اجازت دے دی ہے۔

4087 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا، وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا اَرَادَ بِهِ: اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا بِاَنْ تَخْتَارَ مِنَ الْاَزْوَاجِ مَنْ شَاءَ تْ، فَتَقُوْلُ: اَرْضَى فُلَانًا، وَلَا اَرْضَى فُلَانًا، لَا اَنَّ عَقْدَ النِّكَاحِ اِلَيْهِنَّ دُوْنَ الْاَوْلِيَاءِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بیوہ عورت اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی کی ذات کے بارے میں اس سے اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "بیوہ عورت اپنی ذات کا زیادہ حق رکھتی ہے" اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: وہ اپنے ولی کے مقابلے میں اپنی ذات کا زیادہ حق رکھتی ہے وہ جس سے چاہے اس کے ساتھ شادی کر لے وہ یہ کہے گی: میں فلاں کے ساتھ شادی کرنے کیلئے راضی ہوں اور میں فلاں سے شادی کرنے کیلئے راضی نہیں ہوں اس سے یہ مراد نہیں ہے نکاح کا عقد منعقد کروانے کا معاملہ اس کے سپرد ہوگا اس کے اولیاء کے سپرد نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4088 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4086- إسناده حسن. محمد بن عمرو حسن الحديث، روى له مسلم متابعة، والبخاري مقروناً، وباقي رجاله على شرط مسلم، عبد الله بن عامر: هو ابن زرارة، وابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا بن أبي زائدة. وهو مكرر الحديث رقم 4079 .

4087- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر الحديث رقم 4084 .

(متن حدیث):اَلثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا اَبُوهَا فِي نَفْسِهَا، وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ثیبہ عورت اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی کی ذات کے بارے میں اس کا والد اس کی مرضی معلوم کرے گا اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہوگی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے' نافع بن جبیر کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں عبداللہ بن فضل نامی راوی منفرد ہے

4089 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث):لَيْسَ لِوَلِيٍّ مَعَ الثَّيِّبِ اَمْرٌ، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَاْمَرُ، وَصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ اَمْرٌ، يُبَيِّنُ لَكَ صِحَّةَ مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ، اَنَّ الرِّضَا وَالاخْتِيَارَ اِلَى النِّسَاءِ، وَالْعَقْدُ اِلَى الْاَوْلِيَاءِ لِنَفْيِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَلِيِّ انْفِرَادَ الْاَمْرِ دُوْنَهَا اِذَا كَانَتْ ثَيِّبًا، لِاَنَّ لَهَا الْخِيَارَ فِيْ بُضْعِهَا، وَالرِّضَا بِمَا يُعْقَدُ عَلَيْهَا، وَقَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْيَتِيمَةُ تُسْتَاْمَرُ اَرَادَ بِهٖ تُسْتَرْضَى فِيمَنْ عُزِمَ لَهٗ عَلَى الْعَقْدِ عَلَيْهَا، فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ اِقْرَارُهَا، ثُمَّ يَتَرَبَّصُ بِالْعَقْدِ اِلَى الْبُلُوغِ، لِاَنَّهَا وَاِنْ صَمَتَتْ وَاَذِنَتْ، لَيْسَ لَهَا اَمْرٌ وَّلَا اِذْنٌ، اِذِ الْاَمْرُ وَالْاِذْنُ لَا يَكُوْنُ اِلَّا لِلْبَالِغَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ولی کو ثیبہ کے بارے میں کوئی اختیار نہیں ہے اور کنواری لڑکی سے مرضی معلوم کی جائے گی اس کی خاموشی اس کا اقرار

4088- إسناده صحيح على شرط الشيخين، سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه الحميدى 517، ومسلم 1421 67 و 68 فى النكاح: باب استئذان الثيب فى النكاح بالنطق والبكر بالسكوت، وأبو داؤد 2099 فى النكاح: فى الثيب، والنسائى 6/85 فى النكاح: باب استئمار الأب البكر فى نفسها، والدارقطنى 3/240 و 240-241، والطبرانى 10/10745 من طريق سفيان، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم 4084 و 4087 و 4089 .

4089- إسناده صحيح على شرط الشيخين، حبان: هو ابن موسى، وعبد الله: هو ابن المبارك .وأخرجه عبد الرزاق 10299 ومن طريقه أبو داؤد 2100 فى النكاح: باب فى الثيب، والنسائى 6/85 فى النكاح: باب استئذان البكر فى نفسها، والدارقطنى 3/39، والبيهقى 7/118 عن معمر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/261، والنسائى 6/84-85، والدارقطنى 3/238-239 من طريق ابن إسحاق، و 3/239 من طريق سعيد بن سلمة، كلاهما عن صالح بن ميسان، عن عبد الله بن الفضل، عن ناقع، به . وانظر الحديث رقم 4084 و 4087 و 4088 .

ہوگی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''ولی کو ثیبہ کے بارے میں کوئی اختیار نہیں ہے'' یہ چیز آپ کے سامنے اس موقف کے درست ہونے کو بیان کر دے گی جس کے ہم قائل ہیں کہ رضا مندی اور اختیار کرنے کا معاملہ خواتین کے سپرد ہوگا اور نکاح کے عقد کو منعقد کروانے کا معاملہ اولیاء کے سپرد ہوگا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثیبہ عورت کی مرضی کے بغیر ولی کے انفرادی طور پر ایسا کرنے کی نفی کی ہے اس کی وجہ یہ ہے: اپنی شادی کے بارے میں عورت کو اختیار حاصل ہے اور اسے اس بات کا حق حاصل ہے' جس کے ساتھ اس کا عقد نکاح کروایا جا رہا ہے اس پر رضا مندی (کا اظہار کرے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''کنواری لڑکی سے اس کی مرضی معلوم کی جائے گی'' اس سے مراد یہ ہے: جس شخص کے ساتھ اس کی شادی کرنے کا ارادہ ہے اس کے بارے میں اس کی مرضی معلوم کی جائے گی اگر وہ خاموش رہتی ہے' تو یہ اس کا اقرار شمار ہوگا پھر اس کے عقد کے معاملے کو اس کے بالغ ہونے تک ایسے ہی رکھا جائے گا اس کی وجہ یہ ہے: اگرچہ وہ خاموش رہی ہے اس نے اجازت دے دی ہے' لیکن پھر بھی اسے ہدایت کرنے یا اجازت دینے کا حق حاصل نہیں ہے' کیونکہ ہدایت کرنے یا اجازت دینے کا حق صرف بالغ لڑکی کو حاصل ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' ان روایات کے درمیان تطبیق کے حوالے سے ہم نے جو موقف اختیار کیا ہے وہ درست ہے

4090 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حِجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''۔

4090– هو مكرر الحديث رقم 4078 .

بَابُ الصَّدَاقِ

باب: مہر کا بیان

4091 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

4092 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

4091- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو عوانة: هو وضاح اليشكري .وأخرجه مسلم 1365 85 ص 1045 في النكاح: باب فضيلة إعتاقه أمة ثم يتزوجها، والترمذي 1115 في النكاح: باب ما جاء في الرجل يعتق الأمة ثم يتزوجها، والنسائي 6/114 في النكاح: باب التزويج على العتق، والبغوي 2273 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد . ولم يذكر البغوي "عبد العزيز بن صهيب" .وأخرجه الطيالسي 1991، والدرامي 2/154، وأبو داؤد 2054 في النكاح: باب في الرجل يعتق أمة ثم يتززوجها، والبيهقي 7/28 من طريق أبي عوانة، عن قتادة، عن أنس .وأخرجه عبد الرزاق 13017، وأحمد3/165 و 170 و 103 وابن سعيد 8/125، والدارقطني 3/285 و 286،ووالطبراني في المعجم الصعير 268والمعجم الكبير 24/178 و 179 من طرق عن قتادة عن أنس .وأخرجه أحمد 3/99 و 101-102 و 186 و 239 و 242 و 291، ومسلم 1365 84 و 85 ص 1043، وابن سعد 8/124-125، والدارقطني 286/ والبيهقي 7/128 من طرق عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس . وانظر الحديث رقم 4063 .

4092- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخاري 5151 في النكاح: باب الشروط في النكاح، من طريق الطيالسي بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 10631، وأحمد 4/150، والبخاري 2721 في الشروط: باب الشروط في المهر عند عقدة النكاح، وأبو داؤد 2139 في النكاح: باب في الرجل يشترط لها دارها، والنسائي 6/92-93 في النكاح: باب الشروط في النكاح، والطبراني 17/752 من طرق عن الليث، به .وأخرجه عبد الرزاق 10613، وأحمد 4/144 و 152، والدرامي 2/413، ومسلم 1418 في النكاح: باب الوفاء بالشروط في النكاح، والترمذي 1127 في النكاح: باب ما جاء في الشروط عند عقدة النكاح، وابن ماجه 1954 في النكاح: باب الشروط في النكاح، وأبو يعلى 1754، والطبراني 17/753 و 785، والبيهقي 7/248، والبغوي 2270 من طريق عبد الحميد بن جعفر، والنسائي 6/93، والطبراني 17/756 من سعيد بن أبي أيوب، و 17/754 من طريق إبراهيم بن يزيد ويحيى بن أيوب، و 755 من طريق ابن لهيعة، خمستهم عن يزيد بن ابي حبيب، به .وأخرجه الطبراني 17/757 من طريق يزيد ابن أبي أنيسة، عن أبي الخير مرثد بن عبد الله، به .

(متن حدیث): اَحَقُّ الشُّرُوطِ اَنْ يُّوَفّٰى بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو الْخَيْرِ: مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيُّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پوری کیے جانے کی سب سے زیادہ حق دار وہ شرط ہے' جس کے ذریعے تم شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوالخیر نامی راوی مرثد بن عبداللہ یزنی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جَوَازَ الْمَهْرِ لِلنِّسَاءِ يَكُوْنُ عَلٰى اَقَلِّ مِنْ عَشْرَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' خواتین کے لیے دس (درہم) سے کم مہر مقرر کرنا جائز ہے

4093 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ تْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ، فَقَامَتْ طَوِيْلًا، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ حَاجَةٌ بِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا اِيَّاهُ فَقَالَ: مَا عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ اَعْطَيْتَهُ اِيَّاهَا جَلَسْتَ لَا اِزَارَ لَكَ، فَالْتَمِسْ شَيْئًا، فَقَالَ: مَا اَجِدُ، قَالَ: فَالْتَمِسْ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ: نَعَمْ، سُوْرَةُ كَذَا، وَسُوْرَةُ كَذَا، لِسُوَرٍ سَمَّاهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خاتون حاضر ہوئی اس نے

4093– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في الموطأ 2/526 في النكاح: باب ما جاء في الصداق والحباء، ومن طريقه أخرجه الشافعي 2/7 و 8، وأحمد 5/336، والبخاري 2310 في الوكالة: باب وكالة المرأة الإمام في النكاح، و 5135 في النكاح: باب الشلطان ولي، و 7417 في التوحيد: باب (قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً) (الأنعام: 19)، وأبو داوٗد 2111 في النكاح: باب في التزويج على العمل يعمل، والترمذي 1114 في النكاح: باب 23، والبيهقي 7/144 و 236 و 242، والطحاوي 3/16–17 .وأخرجه البغوي 2302 من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق 7592، والحميدي 928، وأحمد 5/330، والبخاري 5029 في فضائل القرآن: باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه، و 5030 باب القراءة عن ظهر القلب، و 5087 في النكاح: باب تزويج المعسر، و 5121 باب عرض المرأة نفسها على الرجل الصالح، و 5126 باب النظر إلى المرأة قبل التزويج، و 5132 باب إذا كان الولي هو لخاطب، و 5141 باب إذا قال الخاطب للولي زوجني فلانة، و 5149 باب التزويج على الثرآن وبغير صداق، و 5871في اللباس: باب خاتم الحديد، ومسلم 1425 في النكاح: باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن وخاتم حديد، والنسائي 6/113 في النكاح: باب التزويج على سور من القرآن، وابن ماجه 1889 في النكاح: باب صداق النساء، وابن الجارود716، والطحاوي 3/17، والطبراني 7/5750 و 5781 و 5907 و 5915 و 5927 و 5934 و 5938 و 1951 و 5961 و 5980 و 5993، والبيهقي7/144 و 236 و 242 من طرق عن أبي حازم، عن سهل بن سعد .

عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کو شادی کی پیشکش کرتی ہوں وہ خاتون خاصی دیر کھڑی رہی ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میری شادی اس کے ساتھ کروا دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے' جسے تم اسے مہر کے طور پر دے سکو اس نے کہا: میرے پاس تو صرف میری یہ چادر ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم یہ اسے دے دیتے ہو' تو تمہیں بغیر چادر کے بیٹھنا پڑے گا تم کوئی چیز تلاش کرو اس نے بتایا: مجھے کوئی چیز نہیں ملتی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تلاش کرو' اسے پھر کوئی چیز نہیں ملی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں قرآن آتا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں فلاں اور فلاں سورتیں آتی ہیں اس نے ان سورتوں کے نام گنوائے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں جو قرآن آتا ہے اس کے عوض میں' میں تمہاری شادی اس عورت کے ساتھ کرتا ہوں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ كَرَاهِيَةِ الْإِكْثَارِ فِي الصَّدَاقِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَامْرَاَتِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو مرد اور عورت کے درمیان مہر زیادہ ہونے کے ناپسندیدہ ہونے کے بارے میں ہے

4094 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السَّخْتِيَانِيُّ بِجُرْجَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ الْقُطَيْعِيُّ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً، فَقَالَ: كَمْ اَصْدَقْتَهَا فَقَالَ: اَرْبَعَ اَوَاقٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْبَعَ اَوَاقٍ كَاَنَّمَا تَنْحِتُونَ الْفِضَّةَ مِنْ عَرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے اسے کتنا مہر دیا ہے۔ اس نے جواب دیا: چار اوقیہ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چار اوقیہ تو یوں ہے جیسے تم نے اس پہاڑ کی چوڑائی سے چاندی کو تلاش لیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَسْهِيلَ الْاَمْرِ، وَقِلَّةَ الصَّدَاقِ مِنْ يُمْنِ الْمَرْاَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' معاملے کا آسان ہونا اور مہر کا کم ہونا عورت کی برکت شمار ہوتا ہے

4094- إسناده قوى على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يزيد بن كيسان فمن رجال مسلم، وثقه ابن معين والنسائي وأحمد والدارقطني، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه محله الصدق صالح الحديث، وقال المؤلف في الثقات 7/628: كان يخطء ويخالف، لم يفحش خطؤه حتى يعدل به عن . سبيل العدول، ولا أتى من الخلاف ما تنكره القلوب، فهو مقبول الرواية إلا ما يعلم أنه أخطأ فيه، فحينئذ يترك خطؤه كما يترك خطأ غيره من الثقات .وأخرجه مسلم 1424 75 في النكاح: باب ندب النظر إلى وجه المرأة وكفيها لمن يريد تزوجها، والبيهقي 7/235 من طريقين عن مروان بن معاوية الفزاري، بهذا الاسناد

4095 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جِبْرِيلَ الشَّهْرَزُورِيُّ بِطَرَسُوسَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث):قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ يُمْنِ الْمَرْاَةِ تَسْهِيلُ اَمْرِهَا، وَقِلَّةُ صَدَاقِهَا قَالَ عُرْوَةُ: وَاَنَا اَقُولُ مِنْ عِنْدِي: وَمِنْ شُؤْمِهَا تَعْسِيرُ اَمْرِهَا، وَكَثْرَةُ صَدَاقِهَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: عورت کی برکت میں یہ بات شامل ہے' اس کا معاملہ آسان ہو اور اس کا مہر کم ہو۔

عروہ نامی راوی کہتے ہیں: میں اپنی طرف سے یہ بات کہتا ہوں کہ عورت کی نحوست میں یہ بات شامل ہے' اس کا معاملہ مشکل ہو اور اس کا مہر زیادہ ہو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّجْعَلَ صَدَاقَ امْرَاَتِهِ ذَهَبًا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اپنی بیوی کا مہر سونے کی شکل میں مقرر کرے

4096 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث):لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، وَبِهِ وَضَرٌ مِّنْ خَلُوقٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيَمْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: كَمْ اَصْدَقْتَهَا قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ قَالَ اَنَسٌ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ قَسَّمَ لِكُلِّ امْرَاَةٍ

4095– إسناده حسن . أسامة بن زيد وهو الليثي – روى له مسلم في الشواهد، وهو حسن الحديث، وقد التبس أمره على الهيثمي في مجمع الزوائد 4/255 فظنه أسامة بن زيد بن أسلم العدوي الضعيف .وقد أورد ابن عدي في الكامل 1/386 هذا الحديث في ترجمة أسامة بن زيد الليثي، ثم قال: وأسامة بن زيد هذا يروي عنه الثوري وجماعة من الثقات، ويروي عنه ابن وهب بنسخة صالحة، رواه عن ابن وهب: حرملة، وهارون بن سعيد، والربيع بن سليمان المرادي، بهذا الإسناد . ولفظه: "من يمن المرأة أن يتيسر خطبتها، وأن يتيسر صداقها، وأن يتيسر رحمها " قال عروة: يعني: يتيسر رحمها للولادة . قال عروة: وأنا أقول . . . . قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي . وأخرجه أحمد 6/77، وأبو نعيم في الحلية 3/163 و 8/180، والبيهقي 7/235 من طريق ابن المبارك، وأحمد 6/91، وابن عدي في الكامل 1/386 من طريق ابن لهيعة، كلاهما عن أسامة بن زيد، به

4096– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذهلي، فمن رجال البخاري .وهو في مصنف عبد الرزاق 10410 ومن طريقه أخرجه أحمد 3/165 .وأخرجه أحمد 3/227 و 271، والدارمي 2/143، والبخاري 5155 في النكاح: باب كيف يدعى للمتزوج، و 6386 في الدعوات/ باب الدعاء للمتزوج، ومسلم 1427 79 في النكاح: باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن وخاتم حديد، وأبو داؤد 2109 في النكاح: باب قلة المهر، والترمذي 1094 في النكاح: باب ما جاء في الوليمة، وابن ماجه 1907 في النكاح: باب الوليمة، وأبو يعلى 3348 و 4363، والبيهقي 7/236، والبغوي2309 من طرق عن حماد بن زيد، عن ثابت، عن أنس . وانظر الحديث رقم 4060 .

مِّنْ نِسَائِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ مِائَةَ أَلْفٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہوئی ان پر زرد رنگ کا نشان موجود تھا جو خلوق خوشبو کا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: اے عبدالرحمٰن اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: میں نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اسے کتنا مہر دیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ایک گٹھلی کے وزن جتنا سونا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری (ذبح کر کے دعوت کرو)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں (یعنی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ ان کے انتقال کے بعد ان کی ہر بیوی کے حصے میں ایک لاکھ (درہم) آئے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّجْعَلَ صَدَاقَ امْرَاَتِهٖ اَرْبَعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی بیوی کا چار سو درہم مہر مقرر کرے

4097 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ*، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ صَدَاقُنَا اِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ اَوَاقٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے تو ہمارا (ادا کیے جانے والا) مہر دس اوقیہ ہوتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْحُكْمِ فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا حَيْثُ لَمْ يَفْرِضْ لَهَا الصَّدَاقَ فِي الْعَقْدِ وَلَمْ يَدْخُلْ

ایسی بیوہ عورت کے بارے میں حکم کی صفت کا تذکرہ جس کا عقد نکاح کے وقت مہر مقرر نہ کیا گیا ہو اور مرد نے اس عورت کے ساتھ صحبت بھی نہ کی ہو

4098 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ،

4097- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير داوٗد بن قيس، وشيخه موسى بن يسار، فمن رجال مسلم . وأخرجه النسائي 6/117 في النكاح: باب القسط في الأصدقة، من طريق محمد بن عبد الله بن المبارك، عن عبد الرحمن بن مهدي، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 10406، وابن الجارود 717، والدارقطني 3/222، والحاكم 2/175، والبيهقي 7/235 من طريق داوٗد بن قيس الفراء، به .

(متن حدیث): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، وَلَمْ يَفْرِضْ، فَقَالَ: لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ، قَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ

مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی' لیکن اس نے اس کے ساتھ صحبت نہیں کی اور اس کے لیے مہر بھی مقرر نہیں کیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی عورت کو مکمل مہر ملے گا اور اس پر عدت گزارنا لازم ہے اسے وراثت میں بھی حصہ ملے گا اس پر حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کے بارے میں یہی فیصلہ دیا تھا۔

4099 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ فِي عَقِبِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، بِمِثْلِهِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

4098- إسناده صحيح على شرط الشيخين . سفيان: هو الثورى، وفراس: هو ابن يحيى الهمْدانى .وأخرجه ابن أبى شيبة 4/300، وأبو داؤد 2114 فى النكاح: باب فيمن تزوج ولم يسم صداقاً حتى مات، وابن ماجه 1891 فى النكاح: باب الرجل يتزوج ولا يفرض لها فيموت على ذلك، والنسائى 6/122 فى النكاح: باب إباحة التزوج بغير صداق، والحاكم 2/180-181، والبيهقى 7/245 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى، بهذا الإسنادن وصححه الحاكم على شرط الشيخين .وأخرجه الطبرانى 20/545 من طريق أبى حذيفة، عن سفيان، به .وأخرجه 20/546 من طريق يزيد الدالانى، عن فراس، به .وأخرجه عبد الرزاق 10899، والنسائى فى الكبرى كما فى التحفة8/457 من طريق عاصم عن الشعبى أن رجلاً أتى عبد الله بن مسعود . . . ورواية الشعبى عن ابن مسعود مرسلة .وأخرجه النسائى فى الكبرى كما فى التحفة 8/458 من طريق سيار وإسماعيل بن أبى خالد، كلاهما عن الشعبى بنحوه .وأخرجه النسائى فى الكبرى كما فى التحفة 8/457 من طرق ابن عون، عن الشعبى، عن الأشجعى، قال: رأيت ابن مسعود فرحو فرحة وجاء ه رجل فساله عن رجل وهب ابنته لرجل فمات قبل أن يدخل بها . .وأخرجه أبو داؤد 2116، والبيهقى 7/246 من طريق سعيد بن أبى عروبة، عن قتادة، عن أبى حسان وخلاص بن عمرو كلاهما يحدثان عن عبد الله بن عتبة بن مسعود أن ابن مسعود رضى الله عنه أتى فى رجل تزوج امرأة . . . وانظر الأحاديث الثلاثة الآتية .

4099- إسناده صحيح على شرط الشيخين، سفيان: هو الثورى، ومنصور: هو ابن المعتمر، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعى .وأخرجه ابن ابى شيبة4/300، وأبو داؤد 20015، والنسائى 6/122، وابن ماجه 1891، وابن الجارود 718، والبيهقى 7/245 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 10898 و 11745، ومن طريقه الترمذى 1145 فى النكاح: باب ما جاء فى الرجل يتزوج المرأة فيموت عنها قبل أن يفرض لها، وابن الجارود 718، والطبرانى 20/543، والبيهقى 7/245، وأخرجه أحمد 3/480، وأبو داؤد 2115، والترمذى 1145، والنسائى 6/121-122، والبيهقى 7/245 من طريق يزيد بن هارون، والترمذى 1145، والنسائى 6/198فى الطلاق: باب عدة المتوفى عنها زوجها قبل أن يدخل بها، من طريق يزيد بن الحباب، ثلاثتهم عن سفيان، به . وقال الترمذى: حسن صحيح .وأخرجه الطبرانى 20/544 من طريق الأعمش عن إبراهيم، به . وانظر الحديث رقم 4098 و 4100 و 4101 .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى تَصْحِيحَ هٰذِهِ السُّنَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے

جس نے ہماری ذکر کردہ روایت کے نقل کے اعتبار سے مستند ہونے کی نفی کی ہے

4100 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ، فَسَاَلَهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، فَمَاتَ عَنْهَا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا وَرَدَّدَهُمْ شَهْرًا، ثُمَّ قَالَ: اَقُوْلُ بِرَاْيِي، فَاِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانَ خَطَاً فَمِنْ قِبَلِي، اَرَى لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا، لَا وَكْسَ، وَلَا شَطَطَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ، فَقَامَ فُلَانٌ الْاَشْجَعِيُّ، وَقَالَ: قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، قَالَ: فَفَرِحَ عَبْدُ اللّٰهِ بِذٰلِكَ، وَكَبَّرَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی عورت کے ساتھ شادی کرتا ہے اور پھر اس شخص کا انتقال ہو جاتا ہے اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت بھی نہیں کی اور اس کا مہر بھی مقرر نہیں کیا اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا ایک مہینہ گزر گیا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی میں اپنی رائے سے یہ بات بیان کرنے لگا ہوں یہ درست ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی اور اگر غلط ہوئی تو میری طرف سے ہوگی۔ اس عورت کے بارے میں میری رائے یہ ہے: اسے اس کے جیسی دوسری عورتوں جتنا مہر ملے گا' جس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوگی اور اس عورت پر عدت گزارنا لازم ہوگا اور اس عورت کو وراثت میں سے حصہ ملے گا' تو فلاں اشجعی کھڑے ہوئے انہوں نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کے بارے میں اسی کی مانند فیصلہ دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس بات پر خوش ہوئے اور انہوں نے تکبیر کہی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاِمَامَ مِنَ الْاَئِمَّةِ لَا يَجُوْزُ لَهُ اَنْ يُّخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْ اَحْكَامِ الدِّيْنِ الَّذِي لَابُدَّ لِلْمُسْلِمِيْنَ مِنْهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے:

کسی بھی مسلمان حکمران کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ دینی احکام میں سے جو چیزیں مسلمانوں کے لیے ضروری ہیں ان میں سے کوئی چیز پوشیدہ رکھے

4100– إسناده قوي على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير مصعب بن المقدام فمن رجال مسلم، وهو حسن الحديث، وقد توبع . زائدة: هو ابن قدامة، والأسود: هو ابن يزيد النخعي . وأخرجه النسائي 6/121 من طريق عبد الرحمٰن بن عبد الله، عن زائدة بن قدامة، بهذا الإسناد . وانظر الحديث رقم 4098 و 4099 و 4101 .

4101 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حِجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ

(متن حدیث): اَنَّ قَوْمًا اَتَوْا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، فَقَالُوْا: جِئْنَاكَ لِنَسْاَلَكَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ مِنَّا، وَلَمْ يَفْرِضْ صَدَاقًا، وَلَمْ يَجْمَعْهُمَا اللّٰهُ حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَا سُئِلْتُ عَنْ شَيْءٍ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ هٰذِهٖ، فَاْتُوْا غَيْرِيْ، فَاخْتَلَفُوْا اِلَيْهِ شَهْرًا، ثُمَّ قَالُوْا لَهٗ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ: مَنْ نَسْاَلُ اِنْ لَمْ نَسْاَلْكَ، وَاَنْتَ اُخَيَّةُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ، وَلَا نَجِدُ غَيْرَكَ، فَقَالَ: ابْنُ مَسْعُوْدٍ: سَاَقُوْلُ فِيْهَا بِجَهْدِ رَاْيِيْ، اِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانَ خَطَاً فَمِنِّيْ، وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْهُ بَرِيْءٌ، اَرٰى اَنْ يُفْرَضَ لَهَا كَصَدَاقِ نِسَائِهَا، وَلَا وَكْسَ، وَلَا شَطَطَ، وَلَهَا الْمِيْرَاثُ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَذٰلِكَ بِحَضْرَةِ نَاسٍ مِّنْ اَشْجَعَ، فَقَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ: مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ قَضَيْتَ بِمِثْلِ الَّذِيْ قَضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَاَةٍ مِّنَّا، يُقَالُ لَهَا: بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ، فَمَا رُئِيَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرِحَ بِشَيْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ كَفَرْحِهٖ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ

علقمہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: ہم آپ کے پاس ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرنے کیلئے آئے ہیں جس کا تعلق ہم سے ہے اس نے شادی کی اس نے (اپنی بیوی کا) مہر مقرر نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان دونوں میاں بیوی کو ملنے کا موقع نہیں دیا' یہاں تک کہ مرد کا انتقال ہو گیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہوں اس کے بعد مجھ سے ایسے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت نہیں کیا گیا جو میرے نزدیک اس سے زیادہ مشکل ہو تم لوگ کسی اور کے پاس چلے جاؤ وہ لوگ ایک ماہ تک حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتے رہے پھر ایک ماہ کے بعد انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر ہم آپ سے دریافت نہیں کریں گے تو پھر کس سے دریافت کریں گے؟ اس شہر میں صرف آپ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں ہمیں آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں ملتا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بارے میں اپنی ذاتی رائے کے مطابق مسئلہ بیان کروں گا اگر یہ درست ہوا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا اور اگر غلط ہوا تو میری طرف سے ہوگا اللہ اور اس کا رسول اس سے بری ذمہ ہوں گے میرا یہ خیال ہے' اس عورت کو اس کے جیسی دیگر عورتوں کی طرح کا مہر ادا کیا جائے گا' جس میں کوئی کمی اور کوئی اضافہ نہیں ہوگا اور اس کو وراثت میں حصہ ملے گا اور اس عورت پر چار ماہ دس دن تک عدت گزارنا لازم ہے (راوی کہتے ہیں) یہ واقعہ اشجع قبیلے کے کچھ افراد کی موجودگی میں پیش آیا' تو ایک صاحب کھڑے ہوئے' جن کا نام معقل بن سنان اشجعی تھا انہوں نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس بارے میں وہی

4101- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير داؤد بن أبي هند، فمن رجال مسلم .وأخرجه النسائي 6/122-123 من طريق علي بن حجر السعدي، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 2/180، والبيهقي 7/245 من طريق علي بن مسهر، بِه .وصحَّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ،ووافقه الذهبي .وأخرجه ابن أبي شيبة 4/301-302، والطبراني 20/542 من طريقين عن داؤد بن أبي هند، بِه .وانظر الحديث رقم 4098و 4099 و 4100 .

فیصلہ دیا ہے جو اس طرح کے مقدمے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ دیا تھا جو ہمارے (قبیلے کی) ایک خاتون کے بارے میں تھا اس خاتون کا نام بروع بنت واشق تھا۔

(راوی کہتے ہیں) حضرت عبداللہ کو اسلام کے بعد اتنا زیادہ خوش اور کبھی نہیں دیکھا گیا جتنا وہ اس واقعہ سے خوش ہوئے (کہ ان کی ذاتی رائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق تھی)

بَابُ ثُبُوتِ النَّسَبِ وَمَا جَاءَ فِي الْقَائِفِ

نسب کے ثبوت اور قیافہ شناس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4102 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَسَارِيرُ وَجْهِهِ تَبْرُقُ، فَقَالَ: اَلَمْ تَرَىْ اِلٰى مُجَزِّزٍ اَبْصَرَ آنِفًا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَقَالَ: اِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی سے دمک رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں پتہ چلا (ایک قیافہ شناس) مجزز نے کچھ دیر پہلے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے (صرف پاؤں دیکھے) اور یہ کہا: یہ پاؤں باپ بیٹے کے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ كَانَ قَائِفًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ مجزز مدلجی (نامی صاحب) قیافہ شناس تھے

4103 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْرُورًا فَرِحًا مِمَّا قَالَ مُجَزِّزٌ الْمُدْلِجِيُّ، وَنَظَرَ اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ مُضْطَجِعًا مَعَ اَبِيهِ، فَقَالَ: هٰذِهِ الْاَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، وَكَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کے عالم میں میرے ہاں تشریف لائے کیونکہ مجزز مدلجی

4102- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 6/82، والبخارى 6770 فى الفرائض: باب القائف، ومسلم 1459 فى الرضاع: باب العمل بإلحاق القافة بالولد، وأبو داؤد 2268 فى الطلاق: باب فى القافة، والترمذى 2129 فى الولاء والهبة: باب ما جاء فى القافة، والنسائى 6/184 فى الطلاق: باب القافة، والدارقطنى 4/240 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 13833 و 13836، وأحمد 6/226، والبخارى 3555 فى الأنبياء: باب صفة النبى صلى الله عليه وسلم، و 3731، والدارقطنى 2/240 من طرق عن ابن شهاب الزهرى، بِهِ .وسيأتى برقم 7017 من طريق سفيان، عن الزهرى .

4103- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة وهو ابن يحيى- فمن رجال مسلم .وأخرجه مسلم 1459 عن حرملة، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارقطنى 2/240، والبيهقى 10/262 و 263 من طريقين عن حرملة، بِهِ .

نے اسامہ بن زید کو اپنے والد کے ساتھ لیٹے ہوئے دیکھ کر (ان کے صرف پاؤں دیکھ کر) یہ کہا تھا: یہ باپ بیٹے کے پاؤں ہیں۔
(راوی کہتے ہیں) مجزز نامی صاحب قیافہ شناس تھے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِيجَابِ إِلْحَاقِ الْوَلَدِ مَنْ لَهُ الْفِرَاشُ إِذَا أَمْكَنَ وُجُودُهُ وَلَمْ يَسْتَحِلْ كَوْنُهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' بچے کو اس شخص کے ساتھ لاحق کرنا ضروری ہے' جس کا فراش ہو' جبکہ ایسا کرنا ممکن ہو' ناممکن نہ ہو

4104 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بچہ فراش والے کو ملے گا اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی''۔

4105 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي، فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ، أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَأَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ، أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: احْتَجِبِي مِنْهُ لَمَّا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: عتبہ بن ابووقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ تلقین

4104- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن قدامة المصيصي، وهو ثقة، روى له أبو داود والنسائي. جرير: هو ابن عبد الحميد، ومغيرة: هو ابن مقسم الضبي. وأخرجه النسائي 6/181 في الطلاق: باب إلحاق الولد بالفراش إذا لم ينفه صاحب الفراش، والخطيب في "تاريخ بغداد 11/116" من طريقين عن جرير، بهذا الإسناد. قال النسائي بعد ن روى الحديث: ولا أحسب هذا عن . . . . . . عبد الله بن مسعود، والله أعلم. وقال ابن أبي شيبة 4/416: حديث عن جرير، عن مغيرة، فذكره. وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/239 و 280 و 409 و 492، والبخاري 6750 و 6818، ومسلم 1458، والترمذي 1157، والنسائي 6/180، وابن ماجه 2006 .

کی کہ زمعہ کی کنیز کا بیٹا میری اولاد ہے تم اسے اپنے قبضے میں لے لینا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے سال حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اس لڑکے کو اپنے قبضے میں لے لیا اور بولے: یہ میرا بھتیجا ہے اس کے بارے میں میرے بھائی نے مجھ سے عہد لیا تھا تو عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور بولے: یہ میرا بھائی ہے میرے والد کی کنیز کا بیٹا ہے یہ میرے والد کے بستر پر پیدا ہوا۔

یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے بھائی نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا جو اس بچے کے بارے میں تھا عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے اور میرے والد کی کنیز کا بیٹا ہے یہ میرے والد کے بستر پر پیدا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ یہ تمہیں ملے گا' کیونکہ بچہ فراش والے کو ملتا ہے اور زانی کو محرومی ملتی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم اس لڑکے سے پردہ کرو۔

اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کی عتبہ کے ساتھ مشابہت ملاحظہ کر لی تھی' تو اس لڑکے نے کبھی بھی سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا' یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْحُكْمَ بِالتَّشْبِيهِ مِمَّا وَصَفْنَا غَيْرُ جَائِزٍ اِذَا كَانَ الْفِرَاشُ مَعْدُومًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' ہم نے جو صفت بیان کی ہے' اس حوالے سے مشابہت کی وجہ سے حکم جاری کرنا جائز نہیں ہے' جبکہ فراش موجود نہ ہو

4106 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ امْرَاَتِي وَضَعَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: هَلْ فِيهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ: اِنَّ فِيهَا وُرْقًا، قَالَ: فَاَنّٰى اَتَاهُ ذٰلِكَ قَالَ: عَسَى اَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ، قَالَ: وَهٰذَا عَسَى اَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو فزارہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری بیوی نے سیاہ رنگ کے لڑکے کو جنم دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: سرخ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ان میں کوئی خاکستری بھی ہے؟ اس نے جواب دیا: ان میں ایک خاکستری بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کہاں سے آ گیا؟ اس نے جواب دیا: کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ہو سکتا ہے اسے بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

4106– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وانظر ما بعده .

4107 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي فَزَارَةَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ فَقَالَ: اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا، قَالَ: فَاَنّٰى تَرَاهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: عَسَى اَنْ يَكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهٰذَا عَسَى اَنْ يَكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ

حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ مَرَّةً اُخْرَى، وَقَالَ: اِنَّ اَمَتِيْ وَلَدَتْ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ ثُمَّ تَعْقِيْبُهُ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ بِقَوْلِ: فَمَا اَلْوَانُهَا لَفْظَةُ اسْتِخْبَارٍ عَنْ هٰذَا الشَّيْءِ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْمَرْءِ فِيْ فِرَاشِهِ بِوَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ اِيَّاهُ، اَوْ بِتَبَايُنِ الصُّوْرَتَيْنِ عِنْدَ وُجُوْدِ الشَّخْصِ مِنَ الشَّخْصِ الْمُقَدَّمِ، مَا عَسَى اَنْ يَاْثَمَ فِيْ اسْتِعْمَالِهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو فزارہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری بیوی نے سیاہ رنگ کے لڑکے کو جنم دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: سرخ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ان میں کوئی خاکستری بھی ہے؟ اس نے جواب دیا: ان میں خاکستری بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیا سمجھتے ہو یہ کہاں سے آیا ہوگا۔ اس نے جواب دیا: ہوسکتا ہے کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہاں (یعنی تمہارے بچے) کے بارے میں بھی ہوسکتا ہے کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) عبداللہ نامی راوی نے جب دوسری مرتبہ ہمیں یہ حدیث سنائی تو یہ الفاظ نقل کیے۔

''میری کنیز نے بچے کو جنم دیا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں'' پھر اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دریافت کرنا ''ان کا رنگ کیا ہے'' ان میں لفظی طور پر تو اس چیز کے بارے میں اطلاع حاصل کرنے کا مفہوم پایا جاتا ہے' لیکن اس سے مراد یہ ہے: آدمی اپنی اولاد کے بارے میں شیطان کے وسوسے کو اختیار کرنے سے بچے یا ایسی صورت میں شیطان کے

4107- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه النسائي 6/178 في الطلاق: باب إذا عَرّض بامرأته وشك في ولده وأراد الانتفاء منه، عن غسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/31، والحميدي 1084، وأحمد 2/239، ومسلم 1500 في اللعان، وأبو داوُد 2260 في الطلاق: باب إذا شك في لولد، والترمذي 2128 في الولاء والهبة: باب في الرجل ينتفي من ولده، وابن ماجه 2002 في النكاح: باب الرجل يشك في ولده، والبيهقي 7/411 من طرق عن سفيان، به .وأخرجه الشافعي 2/31، وأحمد 2/409، والبخاري 5303 في الطلاق: باب إذا عرض بنفي الولد، و 6847 في الحدود: باب ما جاء في التعريض، و 7314 في الاعتصام: باب من شبه أصلاً معلوماً بأصل مبين، ومسلم 1500، وأبو داوُد 2261 2262، والنسائي6/178-179، والبيهقي 7/411 و8/251-252 و 252 و 10/265، والبغوي 2337 من طرق عن الزه9ري، به .

وسوسے سے بچے جب بچے کی شکل وصورت باپ سے مختلف ہوتی ہے کیونکہ ہوسکتا ہے وسوسے پر عمل کے نتیجے میں وہ گناہ گار ہو۔

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَنِ الْمَرْاَةِ الدَّاخِلَةِ عَلٰى قَوْمٍ بِوَلَدٍ لَيْسَ مِنْهُمْ

ایسی عورت کے جنت میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ جو کسی قوم میں ایسے بچے کو داخل کرتی ہے جو ان کا حصہ نہ ہو

4108 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: حِينَ اُنْزِلَتْ آيَةُ الْمُلَاعَنَةِ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ، وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ، وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ، وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ، وَفَضَحَهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا' اس وقت جب لعان کرنے والی عورت کے بارے میں آیت نازل ہوئی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)

''جو عورت کسی قوم میں ایسے فرد کو داخل کرے جو ان کا حصہ نہ ہو (یعنی کسی ناجائز بچے کو جنم دے) تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی جنت میں داخل نہیں کرے گا اور جو شخص اپنے بچے کا انکار کردے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ اس کی اولاد ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو حجاب میں رکھے گا اور تمام پہلے اور بعد والے لوگوں کی موجودگی میں اسے رسوائی کا شکار کرے گا۔

4108- إسناده ضعيف . عبد الله بن يونس: لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلّف، ولم يَرْوِ عنه إلا يزيد بن عبد الله بن الهاد، وليس له في الكتب الستة إلا هذا الحديث عند أبي داوٗد والنسائي . وأخرجه أبو داوٗد 2263 في الطلاق: باب التغليظ في الانتفاء، والبيهقي 7/403 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/153، والنسائي 5/179-180 من طريقين عن الليث . وأخرجه الشافعي 2/49، ومن طريقه الحاكم 2/202-203، والبيهقي 7/403، والبغوي 2375 عن الدراوردي، كلاهما الليث والدراوردي عن يزيد بن الهاد، بِهِ . وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي!! كذا قالا مع أن يونس بن عبد الله لم يخرج له مسلم .وأخرجه ابن ماجه 2743 في الفرائض: باب من أنكر ولده، من طريق موسى بن عبيدة، عن يحيى بن حرب، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة، .

بَابُ حُرْمَةِ الْمُنَاكَحَةِ

مناکحت کی حرمت

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرَّضَاعَةَ يَحْرُمُ مِنْهَا مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ سَوَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے' جو حرمت ولادت کے ذریعے ثابت ہوتی ہے

4109 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَاْذَنَ عَلَيَّ، فَاَبَيْتُ اَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اِنَّهُ عَمُّكِ، فَاْذَنِي لَهُ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ، وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَنْ يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے رضاعی چچا آئے انہوں نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے انہیں اس وقت تک اجازت دینے سے انکار کر دیا جب تک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت نہیں کرتی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہارے چچا ہیں تم نے انہیں اجازت دے دینی تھی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مجھے مرد نے دودھ نہیں پلایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے' جو ولادت کے ذریعے ثابت ہوتی ہے۔

4109- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في شرح السنن 2280 من رواية أحمد بن أبي بكر . وهو في الموطأ 2/601-602 برواية يحيى بن يحيى، في الرضاع: باب رضاعة الصغير، وفيه بعد قوله: "ولم يرضعني الرجل " فقال: "إنه عمك، فليلج عليك" قالت عائشة: وذلك بعد ما ضرب علينا الحجاب، وقالت عائشة: يحرم من الرضاع ما يحرم من الولادة . وأخرجه البخاري 5239 في النكاح: باب ما يحل من الدخول والنظر إلى النساء في الرضاع، عن عبد الله بن يوسف، عن مالك، به . وسيأتي برقم 4219 .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ تَزْوِيجِ الْمَرْءِ أُخْتَهُ مِنَ الرَّضَاعِ

آدمی کا اپنی رضاعی بہن کے ساتھ شادی کرنے کے جائز ہونے کی نفی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

4110 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ

(متن حدیث): أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِي دُرَّةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: أَصْنَعُ بِهَا مَاذَا قَالَتْ تَنْكِحُهَا، قَالَ: وَهَلْ تَحِلُّ لِي قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ زَيْنَبَ تَحْرُمُ عَلَيَّ، وَإِنَّهَا فِي حِجْرِي، وَأَرْضَعَتْنِي وَإِيَّاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ، وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ، وَلَا عَمَّاتِكُنَّ، وَلَا خَالَاتِكُنَّ، وَلَا أُمَّهَاتِكُنَّ

✿✿ سیّدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ درہ بنت ابوسفیان میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: میں اس کے ساتھ کیا کروں۔ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ اس کے ساتھ شادی کرلیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہ میرے لیے جائز ہے؟ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کی قسم! مجھے تو یہ پتہ چلا ہے آپ زینب بنت ام سلمہ کو نکاح کا پیغام دینا چاہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زینب میرے لیے حرام ہے وہ میری زیر پرورش ہے (یعنی میری سوتیلی بیٹی ہے) اور مجھے اور اسے ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے تم اپنی بیٹیوں اپنی بہنوں اپنی پھوپھیوں اپنی خالاؤں اور اپنی ماؤں کے رشتے میرے سامنے پیش نہ کیا کرو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ نِكَاحِ الْمَرْءِ بِنْتَ أَخِيهِ مِنَ الرَّضَاعِ

آدمی کے اپنے رضاعی بھائی کی بیٹی کے ساتھ شادی کرنے کے جائز ہونے کی نفی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

4110– إسناده صحيح على شرط الصحيح، داوٗد بن شبيب من رجال البخاري، وحماد بن سلمة من رجال مسلم، ومن فوقهما من رجال الشيخين .وأخرجه مسلم 1449 51، والطبراني في الكبير 23/415 و 416 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/20، وأحمد 6/291، والحميدي 307، والبخاري 5106 في النكاح: باب (وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمْ . اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ) (النساء : 33)، ومسلم 1449، وابن ماجه 1939 في النكاح: باب يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب، والنسائي 6/96 في النكاح: باب تحريم الجمع بين الأختين، والبيهقي 7/453، والبغوي 2282 من طرق عن هشام بن عروة، به .وأخرجه البخاري 5123 في النكاح: باب عرض الإنسان ابنته أو أخته على أهل الخير، والنسائي 6/95، والطبراني 23/419 من طريقين عن الليث، عن يزيد بن أبي حبيب، عن عراك بن مالك، عن زينب بنت أم سلمة، به . وأخرجه أبو داوٗد 2056 في النكاح: باب يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب، وابن الجارود 680 من طريق زهير، والطبراني 23/904 من طريق عبد اللّٰه بن عمير، كلاهما عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن زينب بنت أم سلمة، عن أم سلمة، أن أم حبيبة قالت . . . . . . فذكره . وانظر ما بعده .

4111 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْكِحْ بِنْتَ اَبِي سُفْيَانَ - لِاُخْتِهَا - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَتُحِبِّينَ ذٰلِكَ قَالَتْ: نَعَمْ وَاَحَبُّ مَنْ يُّشَارِكُنِيْ فِيْ خَيْرٍ اُخْتِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ قَالَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ حُدِّثْنَا اَنَّكَ تُنْكِحُ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: ابْنَةُ اَبِي سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ: نَعَمْ، قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِيْ فِيْ حِجْرِيْ، مَا حَلَّتْ لِي، اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، اَرْضَعَتْنِي وَاَبَا سَلَمَةَ: ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ

سیّدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ابوسفیان کی صاحب زادی سے شادی کر لیجئے انہوں نے اپنی بہن کے بارے میں یہ بات کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں میں یہ چاہتی ہوں اس بھلائی میں میری بہن بھی میرے ساتھ شریک ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جائز نہیں ہے۔ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! ہمیں تو یہ بات بتائی گئی ہے' آپ ابوسلمہ کی صاحب زادی درہ کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ابوسلمہ کی بیٹی کے ساتھ؟ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ میری سوتیلی بیٹی نہ ہوتی پھر بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی' کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے' تم اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے رشتے میرے سامنے پیش نہ کرو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَزَوُّجِ الْمَرْءِ امْرَاَةَ اَبِيهِ، اَوْ وَطْئِهِ جَارِيَتَهُ الَّتِي هِيَ فِي فِرَاشِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کرے' یا اپنے باپ کی اس کنیز کے ساتھ صحبت کرے جو کنیز اس کا فراش رہ چکی ہو

4112 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ:

4111- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه النسائي 6/94-95 في النكاح: باب تحريم الجمع بين الأم .والبنت، والطبراني 23/412 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/291 و 428، والبخاري 5101 في النكاح: باب (وَاُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِيْ اَرْضَعْنَكُمْ) (النساء : 33)، و5107 باب (وَاَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ) (النساء : 33)، و 5372 في النفقات: باب المراضع من المواليات وغيرهن، ومسلم 1449 16، والنسائي 6/94 في النكاح: باب تحريم الربيبة في حجره، وابن ماجه 1939 في النكاح: باب يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب، والطبراني 23/413 و 414، والبيهقي 7/126 و 162-163 من طرق عن ابن شهاب الزهري، به .

(متن حدیث): لَقِيتُ خَالِي اَبَا بُرْدَةَ، وَمَعَهُ الرَّايَةُ، فَقُلْتُ: اِلَى اَيْنَ فَقَالَ: اَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيهِ، اَنْ اَقْتُلَهُ، اَوْ اَضْرِبَ عُنُقَهُ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات اپنے ماموں حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی ان کے ساتھ ایک جھنڈا بھی تھا میں نے دریافت کیا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے بتایا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کی طرف بھیجا ہے' جس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کر لی تھی (اور یہ حکم دیا ہے) میں اس کو قتل کر دوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میں اس کی گردن اڑا دوں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا، وَبَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' (نکاح میں) عورت اور اس کی پھوپھی یا عورت اور اس کی خالہ کو جمع کیا جائے

4113 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4112- إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحسن بن صالح وشيخه السدى وهو إسماعيل بن عبد الرحمٰن بن أبي كريمة- فمن رجال مسلم، وهذا الأخير لا يرتقى إلى رتبة الصحيح، وهو عند ابن أبي شيبة في المصنف 10/10-105 .وأخرجه النسائي 6/109 في النكاح: باب نكاح ما نكح الآباء، والحاكم 2/191 من طريقين عن الحسن بن صالح، بهذا الإسناد . وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي ,وأخرجه عبد الرزاق 10804، وابن أبي شيبة10/104، وسعيد بن منصور 942، وأبو داوُد 4457 في الحدود: باب في الرجل يزني بحريمه، والترمذى 1362 في الأحكام: باب فيمن تزوج امرأة أبيه، وقال: حسن . غريب .وابن ماجه 2607في الحدود: باب من تزوج امرأة أبيه من بعده، والدارقطني 3/196، والبغوي في شرح السنة 2592، ومعالم التنزيل 1/410 من طرق عن أشعث بن سوار، عن عدى بن ثابت، بِهِ .وأخرجه أحمد 4/295، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 2/19، وفي المجتبى 109*6-110، والبيهقي 7/162 من طريقين عن عدى بن ثابت، عن يزيد بن البراء، عن أبيه بنحوه .وأخرجه سعيد بن منصور 943 وأحمد 4/295، وأبو داوُد 3356 .والدارقطني 3/196، والبيهقي 8/237 من طرق عن مطرف، عن أبي الجهم، عن البراء بنحوه .

4113- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البغوي 2277 من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد .وهو في الموطأ 2/532 في النكاح: باب ما لا يجمع بينه من النساء، ومن طريقه أخرجه الشافعي 2/18، وأحمد 2/462، والبخاري 5109 في النكاح: باب لا تنكح المرأة على عمتها، ومسلم 1408 33 في النكاح: باب تحريم الجمع بين المرأة وعمتها أو خالتها في النكاح، والنسائي 6/96 في النكاح: باب الجمع بين المرأة وعمتها، والبيهقي 7/165 .وأخرجه سعيد بن منصور 654 من طريق عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، عن أبيه، بِهِ .وأخرجه النسائي 6/97 من طريق جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمٰن الأعرج، بِهِ . وانظر الحديث رقم 4068 و 4115 و 4117 و 4118 .

''عورت اوراس کی پھوپھی اور عورت اوراس کی خالہ کو (نکاح میں) جمع نہ کیا جائے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر' یا اس کی خالہ پر نکاح کیا جائے

4114 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر' یا اس کی خالہ پر نکاح کیا جائے (یعنی اپنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ نکاح کیا جائے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُرَادَ مِنْ هٰذَا الزَّجْرِ الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا، لَا تَزَوُّجُ اِحْدَاهُمَا بَعْدَ مَوْتِ الْاُخْرٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس ممانعت سے مراد ان دونوں کو (نکاح میں) جمع کرنا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے' ایک کے انتقال کے بعد دوسری کے ساتھ شادی نہیں کی جاسکتی ہے

4115 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت اوراس کی پھوپھی کو یا عورت اوراس کی خالہ کو (نکاح میں) جمع نہ کیا جائے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجَلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

4114- إسناده صحيح . رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن صالح الأزدي، فمن رجال النسائي في "خصائص علي"، وهو ثقة صدوق، وقد توبع، وعامر: هو الشعبي . وأخرجه ابن أبي شيبة 4/245-246، والبخاري 5108 في النكاح: باب لا تنكح المرأة على عمتها، والنسائي 6/98 في النكاح: باب تحريم الجمع بين المرأة وخالتها، والبيهقي 7/166 من طريق عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 1787، وعبد الرزاق 10759، وأحمد 3/338 و 382، وأخرجه النسائي 6/98 من طريق أبي الزبير، عن جابر .

4115- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر الحديث رقم4113 .

4116 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ: قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ عَنْ اَبِي حَرِيزٍ اَنَّ عِكْرِمَةَ حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْاَةُ عَلَى الْعَمَّةِ، وَالْخَالَةِ، قَالَ: اِنَّكُنَّ اِذَا فَعَلْتُنَّ ذٰلِكَ قَطَعْتُنَّ اَرْحَامَكُنَّ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَبُو حَرِيزٍ: اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ قَاضِي سِجِسْتَانَ، وَاَبُو حَرِيزٍ مَوْلَى الزُّهْرِيِّ ضَعِيفٌ وَّاهِيٌ، اسْمُهُ سُلَيْمٌ وَجَمِيعًا يَرْوِيَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح کیا جائے (یعنی اپنی بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ شادی کی جائے)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: تم خواتین جب ایسا کرو گی تو تم رشتے داری کے حقوق کو پامال کرنے کی مرتکب ہو گی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوحریز نامی راوی کا نام عبداللہ بن حسین ہے یہ بجستان کا قاضی تھا جب کہ جو ابوحریز زہری کا آزاد کردہ غلام ہے یہ ضعیف اور واہی ہے اس کا نام سلیم ہے ان دونوں نے زہری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَزْوِيجِ الْعَمَّةِ عَلٰى ابْنَةِ اَخِيهَا، وَالْخَالَةِ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ پھوپھی کے ساتھ اس کی بھتیجی یا خالہ کے ساتھ اسکی بھانجی پر نکاح کیا جائے

4117 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَاَبُو مُوسٰى،

4116– حديث حسن، أبو حريز حديثه حسن في الشواهد وقد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال البخاري غير الفضيل وهو ابن ميسرة– وهو صدوق. وأخرجه الطبراني 11/11931 من طريق يحيى بن معين عن المعتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/372، والترمذي 1125 في النكاح: باب ما جاء لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا، من طريق سعيد بن أبي عروبة، والطبراني 11/11930 من طريق قتادة، كلاهما عن أبي حريز، به. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 1/217، وأبو داوُد 2067 في النكاح: باب ما يكره أن يجمع بينهن من النساء، من طريق خصيف، والطبراني 11/11805 من طريق جابر الجعفي، كلاهما عن عكرمة، به.

4117– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير داوُد بن أبي هند فمن رجال مسلم. أبو موسى: هو محمد بن المثنى، وعبد الوهاب: هو ابن عبد المجيد. وأخرجه ابن أبي شيبة 4/246، وعبد الرزاق 10758، وأحمد 2/426، وأبو داوُد 2065 في النكاح: باب ما يكره أن يجمع بينهن من النساء، والترمذي 1126 في النكاح: باب ما جاء لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا، والنسائي 6/98 في النكاح: باب تحريم الجمع بين المرأة وخالتها، وابن الجارود 685، والبيهقي 7/166 من طرق عن داوُد بن أبي هند، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 7/166 من طريق ابن عون، عن الشعبي، به. وانظر الحديث رقم 4068 و 4113 و 4115 و 4118.

قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، وَلَا الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيهَا، وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا، وَلَا الْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر اور کسی پھوپھی کے ساتھ اس کی بھتیجی پر نکاح نہ کیا جائے کسی عورت کے ساتھ اس کی خالہ پر اور کسی خالہ کے ساتھ اس کی بھانجی پر نکاح نہ کیا جائے (یعنی نکاح میں پھوپھی اور بھتیجی یا خالہ اور بھانجی کو جمع نہ کیا جائے)''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تُنْكَحَ الصُّغْرٰى بِمَا ذَكَرْنَا عَلَى الْكُبْرٰى مِنْهُنَّ، اَوِ الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى مِنْهُنَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' بڑی (بہن) پر چھوٹی (بہن) کے ساتھ یا چھوٹی (بہن) پر بڑی (بہن) کے ساتھ نکاح کیا جائے

4118 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، وَعَلٰى خَالَتِهَا، وَعَلٰى بِنْتِ اَخِيهَا، وَعَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا، وَنَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى، وَالصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر یا اس کی خالہ پر یا اس کی بھتیجی پر یا اس کی بھانجی پر نکاح کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے بھی منع کیا ہے' چھوٹی (بہن) پر بڑی کے ساتھ یا بڑی پر چھوٹی کے ساتھ نکاح کیا جائے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَزْوِيجِ الْمُطَلَّقَةِ الْبَائِنَةِ بَعْدَ تَزْوِيجِهَا زَوْجًا اٰخَرَ الزَّوْجَ الْاَوَّلَ قَبْلَ اَنْ يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا الزَّوْجُ الثَّانِي

بائنہ طلاق یافتہ عورت کا دوسرے شوہر کے ساتھ شادی کرنے کے بعد (طلاق لینے یا بیوہ ہو جانے

4118- إسناده صحيح . زكريا بن يحيى الواسطي: وثقه ابن حجر في اللسان 2/484-485، وهشيم قد صرح بالتحديث عند سعيد بن منصور 652، وانظر الحديث رقم 4068 و 4113 و 4115 و 4117 .

کے بعد) پہلے شوہر کے ساتھ شادی کرنے کی ممانعت کا تذکرہ' جبکہ وہ دوسرے شوہر کے' اس عورت کا شہد چکھنے سے پہلے ہو

4119 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ، فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا، فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، اَتَرْجِعُ اِلٰى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ قَالَ: لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا مَا ذَاقَ صَاحِبُهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: عُمُوْمُ الْخِطَابِ فِي الْكِتَابِ (فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ) (البقرة: **230**) وَاَبَاحَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلزَّوْجِ الْاَوَّلِ اَنْ يَتَزَوَّجَ بِهَا بَعْدَ اَنْ تَزَوَّجَهَا زَوْجٌ اٰخَرُ، وَفَسَّرَتْهُ السُّنَّةُ: اَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِلزَّوْجِ الْاَوَّلِ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الزَّوْجِ الثَّانِيْ وَطْءٌ بِذَوَاقِ الْعُسَيْلَةِ، ثُمَّ تَبِيْنُ عَنْهُ بِطَلَاقٍ اَوْ وَفَاةٍ، ثُمَّ تَحِلُّ حِيْنَئِذٍ لِلزَّوْجِ الْاَوَّلِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو طلاق بتہ دے دیتا ہے پھر وہ عورت کسی اور شخص کے ساتھ شادی کرتی ہے اور وہ دوسرا شخص اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دے دیتا ہے' تو کیا وہ عورت اپنے پہلے شوہر کے پاس واپس جاسکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں جب تک (وہ دوسرا شوہر) اس عورت کا شہد نہیں چکھ لیتا جو اس کے پہلے شوہر نے چکھا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کتاب اللہ میں یہ حکم عمومی طور پر بیان ہوا ہے۔

''اگر وہ مرد اس عورت کو طلاق دے دیتا ہے' تو وہ عورت اس مرد کیلئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ اس کے بعد کسی دوسرے شخص کے ساتھ شادی نہ کرلے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے پہلے شوہر کیلئے یہ بات جائز قرار دی ہے' وہ اس عورت کے ساتھ اس وقت شادی کرسکتا ہے' جب عورت کسی دوسرے شخص کے ساتھ شادی کرلے' لیکن سنت نے اس کی وضاحت کی ہے' ایسی عورت پہلے شوہر کیلئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک اس عورت اور دوسرے شوہر کے درمیان صحبت نہیں ہوجاتی جو شہد چکھنے کی صورت ہے پھر اس کے بعد وہ عورت طلاق یا شوہر کے انتقال کی وجہ سے اس سے جدا ہوجائے تو اس وقت وہ پہلے شوہر کیلئے حلال ہوگی۔

4120 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

4119– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن صالح الأزدي، وهو صدوق ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا .وأخرجه أبو يعلى 4965 من طريق يحيى بن زكريا، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك 2/531 عن يحيى بن سعيد، به .

4120– إسناده صحيح .محمد بن الصباح: هو أبي سفيان الجرجرائي، روى له أبو داؤد وابن ماجة، وهو صدوق، وعبد الله بن رجاء وهو المكي أبو عمران– ثقة من رجال مسلم، ومن فوقهما ثقات من رجال الصحيح، وانظر ما قبله . . . . .وأخرجه البخاري 5261في الطلاق: باب من جوز الطلاق الثلاث، ومسلم 1433 115 في النكاح: باب لا تحل المطلقة ثلاثاً لمطلقها حتى تنكح زوجاً غيره ويطأها، والبيهقي 7/374، وأحمد 6/193، والطبري 4894 و4895 و4896، وأبو يعلى في مسنده 4964 من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد

بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا، ثُمَّ اَرَادَ الْاَوَّلُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا، قَالَ: لَا حَتّٰى يَذُوقَ الْاٰخَرُ عُسَيْلَتَهَا، وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا (فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ) (البقرة: 230) فَاَبَاحَ اللّٰهُ لَهَا اَنْ تَنْكِحَ الزَّوْجَ الْاَوَّلَ بَعْدَ اَنْ نَكَحَهَا الزَّوْجُ الثَّانِي، وَاَبَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَادَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ قَوْلِهِ (حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ) (البقرة: 230) اِذْ هُوَ الْمُبَيِّنُ لِمُجْمَلِ الْخِطَابِ فِي الْكِتَابِ، اِذِ الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهِ (حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ) (البقرة: 230) الْوَطْءُ دُوْنَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں' جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے' پھر وہ عورت دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لیتی ہے اور وہ دوسرا شخص صحبت کرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دے دیتا ہے اور پہلا شوہر اس عورت کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: نہیں جب تک دوسرا شوہر اس عورت کے شہد کو چکھ نہیں لیتا اور وہ عورت اس دوسرے شخص کے شہد کو چکھ نہیں لیتی (اس وقت تک یہ جائز نہیں ہے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

''اگر وہ مرد اس عورت کو طلاق دیدے تو وہ عورت اس مرد کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ اس مرد کے علاوہ کسی اور مرد کے ساتھ شادی نہ کر لے''۔

تو یہاں اللہ تعالیٰ نے عورت کیلئے یہ بات مباح قرار دی ہے' وہ پہلے شوہر کے ساتھ اس وقت نکاح کر سکتی ہے' جب وہ دوسرے شوہر کے ساتھ بھی نکاح کر چکی ہو' لیکن مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی مراد کو بیان کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''یہاں تک کہ وہ عورت دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لے جو پہلے کے علاوہ ہو''۔

تو کتاب میں مجمل کا بیان یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''یہاں تک کہ وہ اس پہلے شوہر کے علاوہ کسی کے ساتھ نکاح نہیں کر لیتی'' اس سے مراد نکاح کا عقد کرنا نہیں' بلکہ صحبت کرنا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ زَجْرُ حَتْمٍ، لَا زَجْرُ نَدْبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ ممانعت لازمی ہے استحباب کے طور پر ممانعت نہیں ہے

4121 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزُّبَيْرِ:

(متن حدیث): اَنَّ رِفَاعَةَ بْنَ سَمَوْاَلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَمِيمَةَ بِنْتَ وَهْبٍ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، ثَلَاثًا، فَنَكَحَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيْرِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّمَسَّهَا، فَفَارَقَهَا، فَاَرَادَ رِفَاعَةُ اَنْ يَّنْكِحَهَا - وَهُوَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ الَّذِیْ كَانَ طَلَّقَهَا - فَذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَهَاهُ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا، وَقَالَ: لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَذُوْقَ الْعُسَيْلَةَ

❀❀ زبیر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت رفاعہ بن سموال رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ تمیمہ بنت وہب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں تین طلاق دے دیں' تو عبدالرحمٰن بن زبیر نے اس خاتون کے ساتھ شادی کر لی' لیکن وہ ان کے ساتھ صحبت نہیں کر سکے' تو انہوں نے اس عورت کے ساتھ علیحدگی اختیار کر لی۔ رفاعہ نے اس خاتون کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا یہ اس خاتون کے پہلے شوہر تھے' جنہوں نے پہلے اسے طلاق دی تھی انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس خاتون کے ساتھ شادی کرنے سے منع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ عورت تمہارے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ (دوسرے شوہر کا) شہد نہیں چکھ لیتی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ تَزْوِيجِ الْمَرْءِ امْرَاَتَهُ الْمُطَلَّقَةَ قَبْلَ اَنْ تَذُوقَ عُسَيْلَةَ غَيْرِهٖ وَاِنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا

آدمی کے اپنی طلاق یافتہ بیوی کے ساتھ (دوبارہ شادی کرنے) کے جائز ہونے کی نفی کا تذکرہ (جبکہ وہ شادی) اس عورت کے دوسرے شوہر کا شہد چکھنے سے پہلے ہو' خواہ اس عورت کی عدت گزر چکی ہو

4122 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

4121- الزبير بن عبد الرحمٰن بن الزبير: ذكره المؤلف في الثقات 4/262 فقال: من أهل المدينة، يروى عن رفاعة بن سموأل، روى عنه مسور بن رفاعة .وقال ابن عبد البر في التمهيد: الزبير بن عبد الرحمٰن بن الزبير بفتح الزاى فيهما جميعاً- كذلك روى يحيي، وابن وهب، وابن القاسم، والقعنبين وغيرهم، وقد روى عن ابن بكير أن الأول مضموم، وروى عنه الفتح فيهما كسائر الرواة عن مالك في ذلك، وهو الصحيح فيهما جميعاً بفتح الزاى، وهم زبيريون بالفتح في بنى قريظة معروفون .قلت: ورجح القاضى عياض في "المشارق" عكس ذلك بعد أن نقل كلام أبي عمر هذا .وضبط الذهبي وابن حجر الجد بفتح الزاى، وابن الابن بالضم .ورفاعة بن سموأل، وقيل: رفاعة بن رفاعة القرظي من بني قريظة، وهو خال صفية بنت حيي بن أخطب، أم المؤمنين زوج النبي صلى الله عليه وسلم، فإن أمه برة بنت سموأل .وهو في الموطأ 2/531 في النكاح: باب نكاح المحلل وما أشبهه برواية يحيى، قال ابو عمر في التمهيد 13/220: هكذا روى يحيى هذا الحديث عن مالك عن المسور، عن الزبير، وهو مرسل في روايته، وتابعه على ذلك أكثر الرواة للموطأ إلا ابن وهب، فإنه قال فيه: ع مالك، عن المسور، عن الزبير بن عبد الرحمٰن، عن أبيه، فزاد في الإسناد "عن أبيه" فوصل الحديثن وابن وهب من أجلّ من روى عن مالك هذا الشأن، وأثبتهم فيه، وعبد الرحمٰن بن الزبير: هو الذى كان تزوج تميمة هذه، واعترض منها، فالحديث مسند متصل صحيح، وقد روى معناه عن النبي صلى الله عليه وسلم من وجوه شتى ثابتة أيضاً كلها، وقد تابع ابن وهب على توصيل هذا الحديث وإسناده إبراهيم بن طهمان، وعبيد الله بن عبد المجيد الحنفى، قالوا فيه: عن الزبير بن عبد الرحمٰن بن الزبير عن أبيه، ذكر حديث طهمان النسائي في مسنده من حديث مالك، وذكره ابن الجارود .
قلت: هو في المنتقى 682، وسنن البيهقي 7/375 من طريق ابن وهب .

أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَدَخَلَ بِهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُوَاقِعَهَا، أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ؟ قَالَ: لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا، وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے پھر وہ عورت کسی دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لیتی ہے اس عورت کی رخصتی ہو گئی پھر وہ مرد اس عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے اسے طلاق دے دیتا ہے' تو کیا وہ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہو جائے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ مرد اس عورت کا شہد نہیں چکھ لیتا' وہ عورت اس مرد کا شہد نہیں چکھ لیتی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَّخْطُبَ الْمَرْءُ النِّسَاءَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص احرام کے دوران خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجے

4123 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَحَدِ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ،

(متن حدیث): أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، وَأَبَانُ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَاجِّ، وَهُمَا مُحْرِمَانِ: إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ ابْنَةَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ، فَأَرَدْتُ أَنْ تَحْضُرَ ذٰلِكَ، فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ

4122- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو معاوية: هو محمد بن خازم وأخرجه أحمد 6/42، وأبو داوٗد 2309 في الطلاق: باب المبتوتة لا يرجع إليها زوجها حتى تنكح زوجاً غيره، والنسائي 6/146 في الطلاق: باب الطلاق للتي تنكح زوجاً ثم لا يدخل بها، والطبرى 4888 من طرق عن أبي معاوية، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/34 و 37-38 و 139 و 226 و 229، والبخاري 2639 في الشهادات: باب شهادة المختبىء، و 5260 في الطلاق: باب من جوز الطلاق الثلاث، و 5792 في اللباس: باب الإزار المهذب، و 6084 في الأدب: باب التبسم والضحك، ومسلم 1433 111 و 112في النكاح: باب لا تحل المطلقة ثلاثاً لمطلقها حتى تنكح زوجاً غيره، والدارمي 2/161-162، والنسائي 6/93 في النكاح: باب النكاح الذي تحل به المطلقة ثلاثاً لمطلقها، و6/146 و 146-147 و 148، والترمذي1118 في النكاح: باب ما جاء فيمن يطلق امرأته ثلاثاً فيتزوجها آخر، وابن ماجه 1932 في النكاح: باب الرجل يطلق امرأته ثلاثاً فتزوج فيطلقها قبل أن يدخل بها أترجع إلى الأول، والبيهقي 7/373 و 374، والطيالسي 1437 و 1473، وأبو يعلى 4423، والطبرى 4890و 4891 و4892 و 4893، وابن الجارود 683، والبغوي في تفسيره 1/208 وفي شرح السنة 2361، والحميدي 226، وعبد الرزاق 11131 من طرق عن الزهري، عن عروة، عن عائشة، وقال الترمذي: حديث عائشة حديث حسن صحيح، والعمل على هذا عند عامة أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم، أن الرجل إذا طلق امرأته ثلاثاً، فتزوجت زوجاً غيره، فطلقها قبل أن يدخل بها، أنها لا تحل للزوج الأول إذا لم يكن جامع الزوج الآخر .وأخرجه الدارمي 2/162، والبخاري 5265 في الطلاق: باب من قال لامرأته: أنت علي حرام، و 5317 باب إذا طلقها ثلاثاً ثم تزوجت بعد العدة زوجاً غيره فلم يمسها، ومسلم 1433 114، والطبرى 4889، والبيهقي 7/374 من طرق عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة .وأخرجه البخاري 5825 في اللباس: باب الثياب الخضر، من طريق عبد الوهاب، عن أيوب، عن عكرمة، عن عائشة .وأخرجه الطيالسي 1560، وأحمد 6/96، والطبرى 4897 عن أم محمد، عن عائشة .

عَلَيْهِ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ، وَقَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يَخْطُبُ، وَلَا يُنْكِحُ

❀❀ عمر بن عبیداللہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ابان بن عثمان کو پیغام بھجوایا' ابان ان دنوں امیر حج تھے یہ دونوں صاحبان احرام کی حالت میں تھے (پیغام یہ بھجوایا) میں طلحہ بن عمر کا نکاح شیبہ بن جبیر کی صاحب زادی کے ساتھ پڑھانے لگا ہوں میں یہ چاہتا ہوں کہ اس موقعہ پر آپ بھی موجود ہوں' تو ابان بن عثمان نے اس کی بات پر انکار کیا اور یہ بات بیان کی میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''احرام والا شخص نکاح نہیں کر سکتا نکاح کا پیغام نہیں دے سکتا اور کسی دوسرے کا نکاح نہیں کروا سکتا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اِلَّا نَافِعٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' یہ روایت نبیہ بن وہب کے حوالے صرف نافع نے نقل کی ہے

4124 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ، وَلَا يُخْطَبُ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''احرام والا شخص نکاح نہیں کر سکتا' کسی دوسرے کا نکاح نہیں کروا سکتا' نکاح کا پیغام نہیں بھیج سکتا اور اسے نکاح کا پیغام

4123- إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو في الموطأ 1/348 في الحج: باب نكاح المحرم, ومن طريق مالك أخرجه مسلم 1409 في النكاح: باب تحريم نكاح المحرم، وأبو داؤد 1841 في المناسك: باب المحرم يتزوج، والنسائي 5/192 في المناسك: باب النهي عن نكاح المحرم، وابن ماجه 1966 في النكاح: باب المحرم يتزوج، وأحمد 1/57، وابن الجارود 444، والطحاوي في شرح معاني الآثار 2/268، والبغوي 1980 .وأخرجه من طرق عن نافع، به: الطيالسي 74، وأحمد 1/64و 68، ومسلم 1409 42و 43، وأبو داؤد 1842، والترمذي 840 في الحج: باب ما جاء في كراهية تزويج المحرم، والدارمي 2/37-38، والبيهقي 5/65 . وقال الترمذي: حديث عثمان حديث حسن صحيح، والعمل على هذا عند بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، منهم عمر بن الخطاب، وعلي بن أبي طالب، وابن عمر، وهو قول بعض فقهاء التابعين، وبه يقول مالك، والشافعي، وأحمد، وإسحاق، لا يرون أن يتزوج المحرم، قالوا: فإن نكح فنكاحه باطل .

4124- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد الجبار بن نبيه، فقد ذكره المؤلف في الثقات 7/135، فقال: من بني عبد الدار يروي عن أبيه، عداده في أهل المدينة، روى عنه فليح بن سليمان وأهلها . قلت: وفي فليح بن سليمان كلام من جهة حفظه .وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 2/268 من طريق أبي عامر العقدي، عن فليح بن سليمان، بهذا الإسناد .

نہیں بھیجا جا سکتا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِدَفْعِ قَوْلِ الْقَائِلِ الَّذِي بِهِ دَفْعُ الْخَبَرِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' اس شخص کے موقف کو پرے کر دیا جائے گا جس نے اس روایت کو مسترد کیا ہے

4125 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلٰى، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ ابْنَا نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اَبِيهِمَا نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''احرام والا شخص نکاح کر نہیں سکتا نکاح کروا نہیں سکتا اور نکاح کا پیغام نہیں بھیج سکتا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يَدْحَضُ تَاْوِيلَ هٰذَا الْمُتَاَوِّلِ لِهٰذَا الْخَبَرِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس روایت کی تاویل کرنے والے اس شخص کی تاویل کو پرے کرتی ہے

4126 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اَرَادَ اَنْ يَّنْكِحَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، فَقَالَ اَبَانُ: اِنَّ عُثْمَانَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ، وَلَا يُنْكِحُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ نَفْسِهِ، وَسَمِعَهُ اَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

عمر بن عبیداللہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے احرام کے دوران نکاح کرنے کا ارادہ کیا انہوں نے

4125– إسناده كالذي قبله إلا أنه قد تابع عبد الجبار بن نبيه أخوه عبد الأعلى، وقد ذكره المؤلف في ثقاته 8/408 .

4126– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه مسلم 149 44 في النكاح: باب تحريم نكاح المحرم وكراهة خطبته، والنسائي 6/192 في الطلاق: باب عدة الحامل المتوفى عنها زوجها، وأحمد 1/69، والدارمي 2/141، والبيهقي 5/65 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطحاوي 2/268 من طريق عبد الوارث، عن أيوب بن موسى، بِهِ .وأخرجه مسلم 1409 45، والبيهقي 5/66 من طريق سعيد بن أبي هلال، عن نبيه، بِهِ .وأخرجه الطحاوي 2/268 عن إسحاق بن راشد، عن زيد بن علي، عن أبان بن عثمان، عن عثمان .

ابان بن عثمان کو پیغام بھجوایا تو ابان نے کہا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''احرام والا شخص نکاح نہیں کر سکتا وہ نکاح کا پیغام نہیں بھیج سکتا اور کسی کا نکاح نہیں کروا سکتا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ایوب بن موسیٰ نے نبیہ بن وہب کے حوالے سے بذات خود سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت ایوب سختیانی کے حوالے سے نافع کے حوالے سے نبیہ بن وہب سے سنی ہے' تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدْفَعُ قَوْلَ هٰذَا الْمُتَأَوِّلِ الدَّاخِلِ فِيمَا لَيْسَ مِنْ صِنَاعَتِهِ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ جو اس تاویل کرنے والے شخص کے موقف کو پرے کرتی ہے' جو اس چیز میں دخل دے رہا ہے' جس میں وہ مہارت نہیں رکھتا

4127 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ وَكَتَبْتُهُ مِنْ اَصْلِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ نُبَيْهَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ: قَالَ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكِحُ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''احرام والا شخص نکاح نہیں کر سکتا اور وہ کسی کا نکاح نہیں کروا سکتا''۔

4128 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُودٍ اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ هُوَ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

4127– محمد بن عمرو بن تمام: ترجمة ابن أبي حاتم 8/34، فقال: محمد بن عمرو بن تمام المصري، أبو الكروس، روى عن أسد بن موسى، ومعاوية بن زيد المؤذن، وعبد الله بن يوسف التنيس، ويحيى بن بكير، روى عنه أبو بكر بن القاسم، وكتبت عنه وهو صدوق، وميمون بن يحيى بن مسلم الأشج: ذكره المؤلف في ثقاته 9/174، وقال: من أهل مصر، يروي عن الليث، ومخرمة بن بكير، روى عنه يحيى بن بكير، وأحمد بن سعيد الهمداني، وأورده ابن أبي حاتم 8/239، فلم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، وباقي السند من رجال الصحيح، ورواية مخرمة عن أبيه وجادة .وأخرجه الدارقطني 3/260 من طريق مخرمة بن بكير، عن أبيه، بهذا الإسناد .

4128– إسناده صحيح، أحمد بن الفرات: روى له أبو داوُد، وهو ثقة حافظ، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير نبيه، وأبان بن عثمان، فمن رجال مسلم .

''احرام والا شخص نکاح نہیں کر سکتا اور وہ کسی کا نکاح نہیں کروا سکتا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالَمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ يُضَادُّ الْاَخْبَارَ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ ان روایات کے برخلاف ہے' جن کا ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

4129 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، اَرَادَ بِهِ دَاخِلَ الْحَرَمِ، لَا اَنَّهُ كَانَ مُحْرِمًا فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ، كَمَا تَسْتَعْمِلُ الْعَرَبُ ذٰلِكَ فِيْ لُغَتِهَا، فَتَقُولُ لِمَنْ دَخَلَ النَّجْدَ: اَنْجَدَ، وَلِمَنْ دَخَلَ الظُّلْمَةَ: اَظْلَمَ، وَلِمَنْ دَخَلَ تِهَامَةَ: اَتْهَمَ، اَرَادَ اَنَّهُ كَانَ دَاخِلَ الْحَرَمِ، لَا اَنَّهُ كَانَ مُحْرِمًا بِنَفْسِهِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ*، وَالدَّلِيلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّاْوِيلِ الْاَخْبَارُ الَّتِي قَدَّمْنَا، وَالْخَبَرُ الْفَاصِلُ بَيْنَهُمَا الَّذِي يَرْدُفُهُ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی' تو اس وقت آپ حالت احرام میں تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی آپ اس وقت حالت احرام میں تھے اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے: حرم کی حدود کے اندر تھے اس سے مراد یہ نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میں احرام باندھے ہوئے تھے جس طرح عرب اپنے محاورے میں یہ لفظ استعمال کرتے ہیں' تو جو شخص نجد (کی حدود) میں داخل ہوا اس کے لیے لفظ استعمال کرتے ہیں وہ نجد میں داخل ہو گیا جو شخص تاریکی میں داخل ہو گیا اس کے لیے وہ لفظ استعمال کرتے ہیں وہ تاریکی میں داخل ہو گیا جو شخص تہامہ کی حدود میں داخل ہو وہ اس کے لیے لفظ استعمال کرتے ہیں وہ

4129- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين . محمد بن عمرو الباهلي: هو محمد بن عمرو بن عباد بن جبلة بن أبي رواد الباهلي، هكذا نسبه المؤلف هنا، وفي ثقاته وفي التهذيب وفروعه: العتكي مولاهم، روى له أبو داوٗد ومسلم، ووثقه أبو داوٗد، وذكره المؤلف في الثقات 9/90 ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح، ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم بن أبي عدي . وأخرجه من طرق عن عكرمة، بهذا الإسناد: أحمد 1/245، والبخاري 4258 و 4259 في المغازي: باب عمرة القضاء، وأبو داوٗد 1844 في المناسك: باب المحرم يتزوج، والترمذي 842 و843 في الحج: باب ما جاء في الرخصة في ذلك، والنسائي 5/191 في المناسك: باب الرخصة في النكاح للمحرم، والطبراني في الكبير 11018 و 11868 و 11863 و 11919 و 11971 و 11972، والطحاوي في شرح معاني الآثار 2/269، وابن سعد في الطبقات 8/135 و 136 . وله طرق أخرى عن ابن عباس عند ابن سعد 8/135 و 136، وأحمد 1/252، والطحاوي 2/269 .

تہامہ کی حدود میں آ گیا اس کے ذریعے ان کی مراد یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ حرم کی حدود کے اندر تھے اس سے یہ مراد نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس وقت احرام بھی باندھا ہوا تھا اور اس تاویل کے صحیح ہونے کی دلیل وہ روایات ہیں جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اور وہ روایت جو ان دونوں کے درمیان فصل پیدا کرتی ہے وہ آگے آ رہی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُمَا حَلَالَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی اس وقت وہ دونوں حالت احرام میں نہیں تھے

4130 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ حَلَالًا، وَبَنٰى بِهَا حَلَالًا، وَكُنْتُ الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا

❀❀ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے اور میں ان دونوں کے درمیان پیغام رسانی کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ نِكَاحَ الْمُحْرِمِ، وَاِنْكَاحَهُ جَائِزٌ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ

4130- إسناده ضعيف، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مطير الوراق، فقد خرج له مسلم في المتابعات، لا في الأصول، ثم هو سيء الحفظ، وقد رواه مالك 1/348 في الحج: باب نكاح المحرم، وهو أضبط منه عن ربيعة بن عبد الرحمن، عن سليمان بن يسار مولى ميمونة مرسلاً أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث ابا رافع مولاه ورجلاً من الأنصار، فزوجاه ميمونة مرسلاً ورسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة قبل أن يخرج . وقال أبو عمرو بن عبد البر بعد أن أورد رواية مطر الموصولة: وهذا عندي غلط، لأن سليمان بن يسار ولد سنة أربع وثلاثين، وقيل: سنة سبع وعشرين، ومات أبو رافع بالمدينة بعد قتل عثمان بيسير، وكان قتل عثمان في ذي الحجة، سنة خمس وثلاثين، وغير جائز ولا ممكن أن يسمع سليمان من أبي رافع، فلا معنى لرواية مطر، وما رواه مالك أولى .وأخرجه أحمد 6/392-393، والترمذي 841 في الحج: باب ما جاء في كراهية تزويج المحرم، والدارمي 2/38، وابن سعد في الطبقات 8/134، والبيهقي 5/66 و 7/211، والطحاوي في شرح معاني الآثار 2/270، والطبراني 915، والبغوي 1982 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن سعد 8/133 عن يزيد بن هارون، عن جرير بن حازم، عن أبي فزارة، عن يزيد بن الأصم، عن أبي رافع، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة حلالاً، وبنى بها حلالاً بسرف .وأخرجه مالك 1/348 ومن طريقه الطحاوي 2/272، وابن سعد 8/133 عن ربيعة بن ابي عبد الرحمٰن، عن سليمان بن يسار مرسلاً .

اس بات کا قائل ہے) احرام والے شخص کا نکاح کرنا اور اس کا کسی دوسرے کا نکاح کروانا جائز ہے

4131 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِى الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4132 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ النِّيلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ اَبِى الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَاحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ساتھ حالت احرام میں شادی کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے بھی لگوائے تھے۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِى تَزَوَّجَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَيْمُونَةَ

اس وقت کا تذکرہ، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی

4133 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِى، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى

4131– رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخارى . أبو الشعثاء : هو جابر بن زيد الأزدى . وأخرجه أحمد 1/221 و 228، والبخارى 5114 فى النكاح: باب نكاح المحرم، ومسلم 1410 46 و 47 فى النكاح: باب تحريم نكاح المحرم وكراهة خطبته، والترمذى 844 فى الحج: باب ما جاء فى الرخصة فى ذلك، والنسائى 5/191 فى الحج: باب الرخصة فى النكاح للمحرم، وابن ماجه 1965 فى النكاح: باب المحرم يتزوج، والدارمى 2/37، والبيهقى 7/210، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 2/269، وابن سعد فى الطبقات 7/210 من طرق عن عمرو بن دينار، بهذا الإسناد .

4132– إسناده صحيح . إبراهيم بن الحجاج النيلى: ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . أبو عوانة: هو الوضاح اليشكرى، والمغيرة: هو ابن مقسم الضبى، وأبو الضحى: هو مسلم بن صبيح . وأخرجه الطحاوى فى شرح معانى الآثار 2/269، والبيهقى 7/212 من طريق المعلى بن أسد، عن أبى عوانة، بهذا الإسناد . وقد أعله بالإرسال، ورده عليه ابن التركمانى، وقال الحافظ فى الفتح 9/166: وليس ذلك بقادح فيه، وقال النسائى: أخبرانا عمرو بن على، أنبأنا عاصم، عن عثمان بن الأسود، عن ابن أبى مليكة، عن عائشة، مثله .

نَجِيحٍ، وَاَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ، وَمُجَاهِدُ بْنُ جَبْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضاء کے موقع پر احرام باندھے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنْ تَزَوَّجَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ كَانَ وَهُوَ حَلَالٌ لَا حَرَامٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام کے بغیر تھے حالت احرام میں نہیں تھے

4134 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا فَزَارَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا، وَبَنٰى بِهَا حَلَالًا، وَمَاتَتْ بِسَرِفَ، فَدَفَنَّاهَا فِي الظُّلَّةِ الَّتِي بَنٰى بِهَا فِيهَا، فَنَزَلْتُ فِي قَبْرِهَا اَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ، فَلَمَّا وَضَعْنَاهَا فِي اللَّحْدِ مَالَ رَاْسُهَا، وَاَخَذْتُ رِدَائِي فَوَضَعْتُهُ تَحْتَ رَاْسِهَا، فَاجْتَذَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَاَلْقَاهُ، وَكَانَتْ حَلَقَتْ فِي الْحَجِّ رَاْسَهَا، فَكَانَ رَاْسُهَا مُحَمَّمًا

❀❀ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کے ساتھ شادی کی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں نہیں تھے جب ان کی رخصتی ہوئی اس وقت بھی حالت احرام میں نہیں تھے۔

سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی ''سرف'' کے مقام پر ہوا تھا (راوی کہتے ہیں) ہم نے انہیں اسی جگہ پر دفن کیا جہاں ان کی رخصتی ہوئی تھی (راوی کہتے ہیں) میں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ان کی قبر میں اترے تھے جب ہم نے انہیں لحد میں رکھا تو ان کا سر ایک طرف ڈھلک گیا میں نے اپنی چادر لی اور ان کے سر کے نیچے رکھ دی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس چادر کو کھینچ لیا اور

4133- إسناده قوى، وقد صرح ابن إسحاق بالتحديث .وأخرجه الطحاوى 2/269 من طرق ابن إسحاق، عن أبان بن صالح، وعبد الله بن أبى نجيح، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 1837 فى جزاء الصيد: باب تزويج المحرم، والنسائى 5/192 فى مناسك الحج: باب الرخصة فى النكاح للمحرم، والبيهقى 7/212، والبغوى 1981 من طريق الأوزاعى، عن عطاء، عن ابن عباس .وأخرجه ابن سعد 8/135، والطحاوى 2/369 من طريقين عن رباح بن أبى معروف، عن عطاء، عن ابن عباس .وأخرجه ابن سعد 8/135 من طريق ليث وابن جريج، عن ابن عباس .

4134- رجاله ثقات رجال الصحيح، أبو فزارة: هو راشد بن كيسان العبسى الكوفى .وأخرجه أحمد 6/333، والترمذى 845 فى الحج: باب ما جاء فى الرخصة فى ذلك، والطحاوى 2/270، وابن سعد 8/133، والدارقطنى 3/261-262، والبيهقى 7/211 من طرق عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد .وقوله: "وكان رأسها محمماً" أى: أسود رأسها بعد الحلق بنبات الشعر .

اس کوایک طرف رکھ دیا۔انہوں نے حج کے موقع پر اپنا سر منڈوا دیا تھا تو ان کے بال چھوٹے چھوٹے سے تھے۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ الرَّسُوْلِ الَّذِى كَانَ بَيْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ مَيْمُوْنَةَ حَيْثُ تَزَوَّجَ بِهَا، اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ حَلَالًا حِينَئِذٍ لَا مُحْرِمًا

اس پیغام رساں کی گواہی کا تذکرہ جو نبی اکرم ﷺ اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے درمیان پیغام رسانی کی

خدمت سرانجام دے رہا تھا جب نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی (اور اس پیغام رساں نے یہ بات بیان کی ہے) نبی اکرم ﷺ اس وقت حالت احرام کے بغیر تھے آپ ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے

4135 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا، حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ، وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَكُنْتُ الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی آپ ﷺ اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے میں ان دونوں کے درمیان پیغام رسانی کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔

ذِكْرُ شَهَادَةِ مَيْمُوْنَةَ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ لَا حَرَامٌ

سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا اس بات کی گواہی دینے کا تذکرہ' جب نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت نبی اکرم ﷺ حالت احرام کے بغیر تھے آپ ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے

4136 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ فَزَارَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَتْنَا مَيْمُوْنَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ

4135– إسناده ضعيف لضعف مطر، وقد تقدم برقم 4130 .

4136– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه مسلم 1411 في النكاح: باب تحريم نكاح المحرم وكراهة خطبته، وابن ماجه 1964 في النكاح: باب المحرم يتزوج، والطبراني 23/1059، والبيهقي 5/66 من طريق أبي بكر ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني 24/45 من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، به .

سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کے ساتھ شادی کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں نہیں تھے۔

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِى بَنَى بِهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ تَزَوَّجَهَا

اس جگہ کا تذکرہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی اور جہاں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی تھی

4137 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا بِسَرِفَ، وَهُمَا حَلَالَانِ

سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سرف'' کے مقام پر ان کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت وہ دونوں حالت احرام میں نہیں تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَزَوُّجَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ انْصِرَافِهَا مِنْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی عمرہ قضاء سے واپسی پر کی تھی

4138 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): تَزَوَّجَنِى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِسَرِفَ، وَهُمَا حَلَالَانِ، بَعْدَمَا رَجَعَا مِنْ مَكَّةَ

سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سرف'' کے مقام پر ان کے ساتھ شادی کی تھی وہ دونوں اس

4137- إسناده صحيح؟ أحمد بن الفرات: روى له أبو داوٗد، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح .وأخرجه من طرق عن حماد بن سلمة،، به: أحمد 6/335، وأبو داوٗد 1843 في المناسك: باب المحرم يتزوج، والدارمي 2/38، والدارقطني 3/262، والطحاوي 2/270، والطبراني 23/1058 و 24/44، والبيهقي 7/210-211 . وأخرجه البيهقي 566 من طريق إبراهيم بن طهكان، عن الحجاج بن الحجاج، عن الوليد بن زروان، عن ميمون بن مهران، به .

4138- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله .

وقت حالت احرام میں نہیں تھے یہاں دونوں کے مکہ سے واپسی کے موقع کی بات ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِنَفْيِ جَوَازِ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَإِنْكَاحِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے احرام والے شخص کا نکاح کرنا اور کسی دوسرے کا نکاح کروانا جائز نہیں ہے

4139 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَرْسَلَ اِلَى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، وَاَبَانُ يَوْمَئِذٍ اَمِيرُ الْحَاجِّ وَهُمَا مُحْرِمَانِ: قَدْ اَرَدْتُ اَنْ اُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ، وَاَرَدْتُ اَنْ تَحْضُرَ ذٰلِكَ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ، وَقَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يَخْطُبُ، وَلَا يُنْكِحُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَانِ خَبَرَانِ فِيْ نِكَاحِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ تَضَادَّا فِي الظَّاهِرِ، وَعَوَّلَ اَئِمَّتُنَا فِي الْفَصْلِ فِيْهِمَا بِاَنْ قَالُوا: اِنَّ خَبَرَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَهْمٌ كَذٰلِكَ، قَالَهُ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَخَبَرُ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ يُوَافِقُ خَبَرَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِي النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَاِنْكَاحِهِ، وَهُوَ اَوْلٰى بِالْقَبُوْلِ لِتَاْيِيدِ خَبَرِ عُثْمَانَ اِيَّاهُ، وَالَّذِي عِنْدِي اَنَّ الْخَبَرَ اِذَا صَحَّ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَيْرُ جَائِزٍ تَرْكُ اسْتِعْمَالِهِ، اِلَّا اَنْ تَدُلَّ السُّنَّةُ عَلٰى اِبَاحَةِ تَرْكِهِ، فَاِنْ جَازَ لِقَائِلٍ اَنْ يَّقُوْلَ: وَهِمَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَيْمُوْنَةُ خَالَتُهُ فِي الْخَبَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ، جَازَ لِقَائِلٍ اٰخَرَ اَنْ يَّقُوْلَ: وَهِمَ يَزِيدُ بْنُ الْاَصَمِّ فِيْ خَبَرِهِ لِاَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَحْفَظُ وَاَعْلَمُ وَاَفْقَهُ مِنْ مِئَتَيْنِ مِثْلِ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ، وَمَعْنَى خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدِي حَيْثُ قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، يُرِيْدُ بِهِ وَهُوَ دَاخِلُ الْحَرَمِ، لَا اَنَّهُ كَانَ مُحْرِمًا، كَمَا يُقَالُ لِلرَّجُلِ اِذَا دَخَلَ الظُّلْمَةَ: اَظْلَمَ، وَاَنْجَدَ: اِذَا دَخَلَ نَجْدًا، وَاَتْهَمَ اِذَا دَخَلَ تِهَامَةَ، وَاِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ: اَحْرَمَ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ بِنَفْسِهِ مُحْرِمًا، وَذٰلِكَ اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَزَمَ عَلَى الْخُرُوْجِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ فَلَمَّا عَزَمَ عَلٰى ذٰلِكَ بَعَثَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اَبَا رَافِعٍ وَرَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى مَكَّةَ لِيَخْطُبَا مَيْمُوْنَةَ لَهُ، ثُمَّ خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْرَمَ، فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَسَعٰى وَحَلَّ مِنْ عُمْرَتِهِ، وَتَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ بَعْدَمَا فَرَغَ مِنْ عُمْرَتِهِ، وَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا، ثُمَّ سَاَلَهُ اَهْلُ مَكَّةَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا، فَخَرَجَ مِنْهَا، فَلَمَّا بَلَغَ سَرِفَ بَنٰى بِهَا بِسَرِفَ وَهُمَا حَلَالَانِ، فَحَكٰى

4139- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم برقم 4123 .

ابْنُ عَبَّاسٍ نَفْسَ الْعَقْدِ الَّذِي كَانَ بِمَكَّةَ، وَهُوَ دَاخِلَ الْحَرَمِ بِلَفْظِ الْحَرَامِ، وَحَكَى يَزِيدُ بْنُ الْاَصَمِّ الْقِصَّةَ عَلَى وَجْهِهَا، وَاَخْبَرَ اَبُو رَافِعٍ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَزَوَّجَهَا وَهُمَا حَلَالَانِ، وَكَانَ الرَّسُولُ بَيْنَهُمَا، وَكَذٰلِكَ حَكَتْ مَيْمُونَةُ عَنْ نَفْسِهَا فَدَلَّتْكَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ مَعَ زَجْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَاِنْكَاحِهِ عَلٰى صِحَّةِ مَا اَصَّلْنَا ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَخْبَارَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَتَضَادُّ وَتَتَهَاتَرُ حَيْثُ عَوَّلَ عَلَى الرَّاْيِ الْمَنْحُوسِ وَالْقِيَاسِ الْمَعْكُوسِ

❀❀ نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبیداللہ نے ابان بن عثمان کو پیغام بھجوایا' ابان ان دنوں امیر حج تھے یہ دونوں حضرات حالت احرام میں تھے (پیغام یہ تھا) میں طلحہ بن عمر کی شادی شیبہ بن جبیر کی صاحب زادی کے ساتھ کروانے لگا ہوں میں یہ چاہتا ہوں آپ بھی اس موقع پر شریک ہوں' تو ابان نے اس کا انکار کیا اور یہ بات بیان کی' میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''احرام والا شخص خود نکاح نہیں کرسکتا' نکاح کا پیغام نہیں بھیج سکتا اور کسی دوسرے کا نکاح نہیں کروا سکتا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ دونوں روایات جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں ہیں یہ بظاہر ایک دوسرے کی متضاد ہیں اس مسئلے کے بارے میں ہمارے ائمہ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے وہ یہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے اور صورت حال ایسی ہی تھی یہ بات سعید بن میتب نے بیان کی ہے۔

جبکہ یزید بن اصم کی نقل کردہ روایت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کی موافق ہے' جو احرام والے شخص کے نکاح کرنے اور اس کے نکاح کروانے کی ممانعت کے بارے میں ہے اور وہ قبول کرنے کے زیادہ لائق ہے' کیونکہ اس کی تائید میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت موجود ہے۔

میرے نزدیک (اصول یہ ہے) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مستند طور پر کوئی روایت ثابت ہو جائے' تو اب یہ بات جائز نہیں ہوگی کہ اس پر عمل کو ترک کیا جائے ماسوائے اس صورت کے کہ سنت اس کے ترک کے مباح ہونے پر دلالت کرے۔

اگر کسی کہنے والے کے لیے یہ بات کہنا جائز ہو' تو وہ یہ کہہ دے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو اس روایت کو نقل کرنے میں وہم ہوا ہے' جیسے ہم نے ذکر کیا ہے حالانکہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں' تو کسی دوسرے شخص کے لیے یہ کہنا بھی جائز ہوگا کہ اس روایت کو نقل کرنے میں یزید بن اصم نامی راوی کو وہم ہوا ہوگا' کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ یزید بن اصم جیسے دو سو افراد سے زیادہ بڑے حافظ حدیث زیادہ بڑے عالم اور زیادہ بڑے فقیہہ ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میرے نزدیک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا مفہوم یہ ہے: انہوں نے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اس وقت شادی کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں تھے اس کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حرم کی حدود میں تھے اس سے یہ مراد نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

احرام باندھے ہوئے تھے یہ بالکل اسی طرح ہوگا جیسے کوئی شخص تاریکی میں داخل ہوتو یہ کہا جاتا ہے: وہ تاریک ہوگیا یا جب کوئی شخص نجد میں داخل ہو تو یہ کہا جاتا ہے: وہ نجدی ہوگیا یا جب کوئی شخص حرم میں داخل ہو تو یہ کہا جاتا ہے: وہ احرام والا ہوگیا حالانکہ اس شخص نے اس وقت احرام نہ باندھا ہوا ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے عمرہ قضاء کے موقع پر مکہ کی طرف روانہ ہونے کا ارادہ کیا جب آپ ﷺ نے اس بات کا پختہ ارادہ کرلیا تو آپ ﷺ نے مدینہ منورہ سے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ اور انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو مکہ کی طرف بھیجا تا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کیلئے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیں پھر نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے آپ ﷺ نے احرام باندھ لیا' پھر جب آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے آپ ﷺ نے طواف کیا سعی کی اور عمرہ کر کے احرام کھول دیا اس وقت نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی جب کہ آپ حالت احرام میں نہیں تھے اور یہ آپ ﷺ کے عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد کی بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے تین دن مکہ میں قیام کیا پھر اہلِ مکہ نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ وہاں سے تشریف لے جائیں' تو آپ ﷺ وہاں سے تشریف لے گئے جب آپ ﷺ ''سرف'' کے مقام پر پہنچے تو وہاں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہوئی اس وقت نبی اکرم ﷺ اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا حالت احرام کے بغیر تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے عقد نکاح کا تذکرہ کیا ہے یہ مکہ میں ہوا تھا اور نبی اکرم ﷺ اس وقت حرم کی حدود میں شامل تھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے یہ لفظ استعمال کیے کہ آپ ﷺ حرمت والی حالت میں تھے۔

جبکہ یزید بن اصم نے اس واقعہ کو اصل شکل میں نقل کر دیا حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے یہ روایت بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے جب سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی اس وقت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور نبی اکرم ﷺ دونوں حالت احرام کے بغیر تھے اور وہ ان دونوں کے درمیان پیغام رسانی کے فرائض سرانجام دے رہے تھے اور اسی طرح کی بات سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ذات کے بارے میں نقل کی ہے' تو یہ تمام چیزیں اور ان کے ہمراہ احرام والے شخص سے نکاح کرنے یا کسی کا نکاح کروانے کی نبی اکرم ﷺ کی ممانعت (یہ سب مل کے) تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف کریں گے کہ ہم نے جو اصول بیان کیا ہے وہ درست ہے اور یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے: نبی اکرم ﷺ سے منقول روایات میں تضاد اور اختلاف پایا جاتا ہے اور وہ شخص منحوس رائے اور الٹے قیاس کی پیروی کرتا ہے۔

بَابُ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

باب: نکاح متعہ کا بیان

4140 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُولُ: اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ، وَالْحَسَنَ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَخْبَرَاهُ اَنَّ اَبَاهُمَا اَخْبَرَهُمَا اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ کرنے سے منع کیا ہے۔

4141 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ:

(متن حدیث): كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَا نَسْتَخْصِي، فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ وَاَمَرَنَا اَنْ نَنْكِحَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ، ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ) (المائدة: 87)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الدَّلِيلُ عَلٰى اَنَّ الْمُتْعَةَ كَانَتْ مَحْظُورَةً قَبْلَ اَنْ اُبِيحَ لَهُمُ الِاسْتِمْتَاعُ قَوْلُهُمْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا نَسْتَخْصِي عِنْدَ عَدَمِ النِّسَاءِ وَلَوْ لَمْ تَكُنْ مَحْظُورَةً لَمْ يَكُنْ لِسُؤَالِهِمْ عَنْ هٰذَا مَعْنًى

4140- إسناده صحيح، عمرو بن يزيد اليسارى: روى له ابو داؤد، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين أبو عبد الله والحسن: هو محمد بن على بن ابى طالب المعروف بابن الحنفية .وأخرجه سعيد بن منصور 849 ومن طريقه الطحاوى 3/25: حدثنا هشيم، عن يحيى بن سعيد، عن الزهرى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ الحنفية، عن أبيهما أن علياً مر بابن عباس وهو يفتى بالمتعة متعة النساء أنه لا بأس بها، فقال له على: قد نهى عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنْ لحوم الحمر الأهلية يوم خيبر .وانظر 4143 .

4141- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة: زهير بن حرب .وأخرجه البخارى 4615 فى تفسير سورة المائدة: باب (لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ) (المائدة: 87)، و 5071 فى النكاح: باب تزويج المعمر الذى معه القرآن، و 5075 باب ما يكره من التبتل والاخصاء، ومسلم 1404 فى النكاح: باب نكاح المتعة، وابن أبى شيبة 4/292، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 3/24، والبيهقى 7/79 و 200 و 201 من طرق عن إسماعيل بن أبى خالد، بهذا الإسناد .وأورده السيوطى فى الدر المنثور 3/140 وزاد نسبته إلى النسائى، وابن أبى حاتم، وابن الشيخ، وابن مردويه .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوئے ہمارے ساتھ خواتین نہیں تھیں لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم خصی نہ ہو جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم کسی کپڑے کے عوض میں کسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیں۔

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو پاکیزہ چیزیں حلال قرار دی ہیں انہیں تم (اپنے لیے) حرام قرار نہ دو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کی دلیل کہ نکاح متعہ ممنوع ہے حالانکہ پہلے لوگوں کے لیے نکاح متعہ کرنے کو مباح قرار دیا گیا تھا وہ دلیل یہ ہے: ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کی تھی جب کہ ان کے پاس خواتین نہیں تھیں کہ کیا ہم خصی نہ ہو جائیں اگر یہ نکاح متعہ پہلے ممنوع نہ ہوتا تو پھر ان لوگوں کے اس درخواست کرنے کا کوئی مفہوم نہ ہوتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بِالتَّمَتُّعِ اَمْرُ رُخْصَةٍ كَانَ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَمْرُ حَتْمٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ متعہ کرنے کا حکم رخصت کے طور پر تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی گئی تھی یہ لازمی حکم نہیں تھا

4142 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، وَوَكِيْعٌ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَسْتَخْصِيْ؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ وَرَخَّصَ لَنَا اَنْ نَنْكِحَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ قَرَاَ: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ) (المائدة: 87)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ میں شریک ہوئے ہمارے ساتھ خواتین نہیں تھیں ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم خصی نہ ہو جائیں‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کی رخصت دی کہ ہم کسی کپڑے کے عوض میں کسی عورت کے ساتھ ایک متعین مدت کیلئے نکاح کر لیں پھر انہوں نے (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) یہ آیت تلاوت کی۔

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو پاکیزہ چیزیں حلال قرار دی ہیں تم انہیں حرام قرار نہ دو اور حد سے تجاوز نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔

4142- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله .

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي نَهَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ فِيهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم ﷺ نے متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا

4143 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيٍّ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ

✿✿ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن خواتین کے ساتھ نکاح متعہ کرنے سے منع کر دیا تھا اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے (منع کر دیا تھا)۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُمْ فِي الْمُتْعَةِ مُدَّةً مَعْلُومَةً بَعْدَ هٰذَا الزَّجْرِ الْمُطْلَقِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے ایک متعین مدت کے لیے لوگوں کو متعہ کرنے کی اجازت دی تھی جو اس مطلق ممانعت کے بعد تھی

4144 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ

4143– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في الموطأ 2/542 في النكاح: باب نكاح المتعة .وأخرجه من طريق مالك: البخاري 4216 في المغازي: باب غزوة خيبر، و 5523 في الذبائح والصيد: باب لحوم الحمر الإنسية، ومسلم 1407 29 في النكاح: باب نكاح المتعة، والنسائي 6/126 في النكاح: باب تحريم المتعة، و7/203 في الصيد: باب تحريم لحوم الحمر الأهلية، والترمذي 1794 في الأطعمة: باب ما جاء في لحوم الحمر الأهلية، وابن ماجه 1961 في النكاح: باب النهي عن نكاح المتعة، والبيهقي 7/201 . وأخرجه من طريق سفيان بن عيينة عن الزهري: البخاري 5115 في النكاح: باب نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نكاح المتعة أخيراً، ومسلم 1407 30، وسعيد بن منصور 848، والنسائي 7/202 في الصيد والذبائح: باب تحريم . أكل لحوم الحمر الأهلية، والترمذي 1121 في النكاح: باب ما جاء في تحريم نكاح المتعة، وأحمد 1/79، والحميدي 37، والدارمي 2/140، وأبو يعلى 576، والبيهقي 7/201 و 202، وابن أبي شيبة 4/292 .وأخرجه من طريق عبيد الله بن عمر، عن الزهري،: البخاري 6961 في الحيل: باب الحيلة في النكاح: ومسلم . وأخرجه من طريق يونس، عن الزهري: مسلم 1407 32 والنسائي 7/203، والبيهقي 7/201 .

4144– إسناده صحيح . حفص بن عمر: ثقة من رجال البخاري، والربيع بن سبرة من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما .وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 3/26 من طريق حفص بن عمر الحوضي، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/405 عن محمد بن جعفر، عن شعبة، به .

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَاَتَيْتُهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَاِذَا هُوَ يُحَرِّمُهَا اَشَدَّ التَّحْرِيْمِ، وَيَقُوْلُ فِيْهَا اَشَدَّ الْقَوْلِ

❀❀ ربیع بن سبرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے ساتھ نکاح متعہ کرنے کی اجازت دی تین دن کے بعد میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ اسے سختی کے ساتھ حرام قرار دے چکے تھے اور آپ ﷺ اس بارے میں سخت ترین فرمان جاری کر چکے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتْعَةَ حَرَّمَهَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ بَعْدَ هٰذَا الْاَمْرِ الْمُطْلَقِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے اس مطلق حکم کے بعد غزوہ خیبر کے دن متعہ کو حرام قرار دے دیا تھا

4145 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِمَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر خواتین کے ساتھ نکاح متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاحَ لَهُمْ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بَعْدَ نَهْيِهِ عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا مَرَّةً ثَانِيَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر لوگوں کے لیے تین دن کے لیے متعہ کرنے کو مباح قرار دیا تھا حالانکہ پہلے آپ ﷺ غزوہ خیبر کے موقع پر اسے منع کر چکے تھے اس کے بعد آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ اس سے منع کر دیا تھا

4146 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اَذِنَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ

4145– إسناده صحيح على شرطهما، وقد تقدم برقم 4141 .

آخَرُ اِلٰى امْرَاَةٍ شَابَّةٍ كَاَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ، لِنَسْتَمْتِعَ بِهَا فَجَلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهَا، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ وَّعَلَيَّ بُرْدٌ، فَكَلَّمْنَاهَا وَمَهَرْنَاهَا بُرْدَيْنَا، وَكُنْتُ اَشَبَّ مِنْهُ وَكَانَ بُرْدُهُ اَجْوَدَ مِنْ بُرْدِي فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَيَّ مَرَّةً، وَاِلٰى بُرْدِهِ مَرَّةً، ثُمَّ اخْتَارَتْنِي فَنَكَحْتُهَا فَاَقَمْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا فَفَارَقْتُهَا

✿✿ ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے سال ہمیں نکاح متعہ کرنے کی اجازت دی میں اور ایک دوسرا شخص ایک نوجوان عورت کے پاس گئے جو کنواری محسوس ہوتی تھی ہم اس کے ساتھ نکاح متعہ کرنا چاہتے تھے ہم اس کے سامنے بیٹھ گئے میرے ساتھی کے جسم پر بھی ایک چادر تھی اور میرے جسم پر بھی ایک چادر تھی ہم نے اس عورت کے ساتھ بات چیت کی مہر کے بارے میں بات چیت کی کہ ہم اسے چادریں دیں گے میں اپنے ساتھی کے مقابلے میں زیادہ نوجوان تھا' لیکن اس کی چادر میری چادر سے زیادہ عمدہ تھی وہ عورت ایک دفعہ میری طرف دیکھتی تھی اور ایک مرتبہ اس کی چادر کی طرف دیکھتی تھی پھر اس عورت نے مجھے اختیار کر لیا تو میں نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا میں تین دن تک اس کے ساتھ ٹھہرا رہا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس (نکاح متعہ سے) منع کر دیا' تو میں نے اس عورت سے علیحدگی اختیار کر لی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْمُتْعَةَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ تَحْرِيمَ الْاَبَدِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر متعہ کو حرام قرار دیا تھا یہ ایسا حرام قرار دینا تھا جو قیامت کے دن تک برقرار رہے گا

4147 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْاَحْمَسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَيْنَا عُمْرَتَنَا قَالَ لَنَا: اسْتَمْتِعُوا مِنَ

4146- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه من طرق عن الزهري: مسلم 1406 24 و 25 و 26 و 27، وأحمد 2/404 و 405، والدارمي 2/140، وأبو داؤد 2072 و 2073، وابن أبي شيبة 4/292، وسعيد بن منصور في سننه 847، وابن الجارود 698،وأبو يعلى 938، والطبراني 6527 و 6528 و 6529 و 6530 و 6531 و6532 و 6533 و 6534، وعبد الرزاق 14034، والحميدي 846 والبيهقي 7/204 .

4147- إسناده صحيح . محمد بن إسماعيل الأحمسي: روى له أصحاب السنن غير أبي داؤد، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح .وأخرجه من طرق عن عبدالعزيز بن عمر، بهذا الإسناد: أحمد 3/404 و 405،وابن ابي شيبة 4/292، وعبد الرزاق 14041، والحميدي 847، والدارمي 2/140، ومسلم 1406 21 في النكاح: باب نكاح المتعة، وابن ماجه 1962 في النكاح: باب النهي عن نكاح المتعة، وأبو يعلى 939، وابن الجارود 699، والطحاوي 3/25، والطبراني 6514 و 6515و 6515 و6517 و 6517 و6518 و 6519 و 6520، والبيهقي 7/203 .

هٰذِهِ النِّسَاءِ قَالَ: وَالِاسْتِمْتَاعُ عِنْدَنَا يَوْمَئِذٍ التَّزْوِيجُ فَعَرَضْنَا بِذٰلِكَ النِّسَاءَ اَنْ نَضْرِبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُنَّ اَجَلًا قَالَ: فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: افْعَلُوْا ذٰلِكَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِيْ مَعِي بُرْدَةٌ وَّمَعَهُ بُرْدَةٌ وَّبُرْدُهُ اَجْوَدُ مِنْ بُرْدِي وَاَنَا اَشَبُّ مِنْهُ فَاَتَيْنَا امْرَاَةً فَعَرَضْنَا ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَاَعْجَبَهَا شَبَابِيْ وَاَعْجَبَهَا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي فَقَالَتْ: بُرْدٌ كَبُرْدٍ فَتَزَوَّجْتُهَا، وَكَانَ الْاَجَلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا عَشْرًا فَلَبِثْتُ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ اَصْبَحْتُ غَادِيًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْحَجَرِ وَالْبَابِ قَائِمٌ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكُمْ فِي الِاسْتِمْتَاعِ فِيْ هٰذِهِ النِّسَاءِ، اَلَا وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْئًا فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهُ، وَلَا تَاْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا

✿✿ ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہاں روانہ ہوئے جب ہم نے عمرہ ادا کرلیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم خواتین کے ساتھ نکاح متعہ کرلو۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے نزدیک ان دنوں میں متعہ کرنا شادی کے مترادف تھا ہم نے خواتین کو اس کی پیشکش کی کہ ہم متعین مدت کے لیے ان کے ساتھ شادی کر لیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایسا کرلو۔

میں اور میرا چچازاد بھائی نکلے میرے پاس بھی ایک چادر تھی اور اس کے پاس بھی ایک چادر تھی اس کی چادر میری چادر سے اچھی تھی اور میں اس کے مقابلے میں زیادہ نوجوان تھا ہم ایک عورت کے پاس آئے ہم نے اس عورت کو نکاح کی پیشکش کی اسے میری جوانی پسند آئی اور میرے چچازاد کی چادر پسند آئی وہ بولی چادر تو چادر کی طرح ہوتی ہے' تو میں نے اس عورت کے ساتھ شادی کر لی میرے اور اس عورت کے درمیان دس دن ساتھ رہنے کا معاہدہ ہوا تھا اس رات میں اس کے پاس رہا پھر اگلے دن میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ حجر اسود اور خانہ کعبہ کے درمیان کھڑے ہوئے لوگوں سے خطاب کر رہے تھے آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے۔

''اے لوگو! میں نے تمہیں خواتین کے ساتھ نکاح متعہ کرنے کی اجازت دی تھی خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت کے دن تک حرام قرار دے دیا ہے' تو جس شخص نے ایسا کوئی معاہدہ کیا ہو' تو اسے ان عورتوں کو چھوڑ دینا چاہیے اور تم نے انہیں جو ادائیگی کی تھی اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لینا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الْمُتْعَةِ يَوْمَ الْفَتْحِ كَانَ زَجْرَ تَحْرِيمٍ لَا زَجْرَ نَدْبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' فتح مکہ کے دن متعہ سے روکنے کی ممانعت ایسی ممانعت ہے' جو حرام قرار دینے کے لیے ہے یہ استحباب کے طور پر ممانعت نہیں ہے

4148 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ

(متن حدیث):اَنَّ اَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَخَرَجْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنْ قَوْمِي لِيْ عَلَيْهِ فَضْلٌ فِي الْجَمَالِ وَهُوَ قَرِيبٌ مِّنَ الدَّمَامَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا بُرْدٌ اَمَّا بُرْدِي، فَبُرْدٌ خَلَقٌ وَّاَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي فَبُرْدٌ جَدِيدٌ غَضٌّ حَتّٰى اِذَا كُنَّا اَسْفَلَ مَكَّةَ اَوْ بِاَعْلَاهَا فَلَقِيَنَا فَتَاةٌ مِّثْلُ الْبَكْرَةِ فَقُلْنَا: هَلْ نَسْتَمْتِعُ مِنْكِ قَالَتْ: وَمَاذَا تَبْذُلَانِ فَنَشَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا بُرْدَهُ فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَى الرَّجُلِ فَاِذَا رَآهَا الرَّجُلُ تَنْظُرُ اِلَيَّ عِطْفِهَا وَقَالَ: بُرْدُ هٰذَا خَلَقٌ وَّبُرْدِي جَدِيدٌ غَضٌّ فَتَقُوْلُ: بُرْدُ هٰذَا لَا بَاْسَ بِهِ ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ نَخْرُجْ حَتّٰى حَرَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✿✿ ربیع بن سبرہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کی وہ بیان کرتے ہیں: میں اور میری قوم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نکلے خوبصورتی کے اعتبار سے مجھے اس پر فضیلت حاصل تھی اور وہ شخص بدصورت ہونے کے قریب تھا ہم میں سے ہر ایک کے پاس چادر موجود تھی جہاں تک میری چادر کا تعلق تھا تو وہ پرانی تھی اور جہاں تک میرے چچازاد کی چادر کا تعلق تھا وہ بالکل نئی چادر تھی' یہاں تک کہ ہم مکہ کے زیریں علاقے میں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بالائی علاقے میں آئے ہماری ملاقات ایک نوجوان عورت سے ہوئی جو کنواری محسوس ہوتی تھی ہم نے کہا: کیا ہم تمہارے ساتھ نکاح متعہ کر سکتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: تم کیا خرچ کرو گے (یعنی کیا مہر دو گے) تو ہم میں سے ہر ایک نے اپنی چادر کو پھیلا دیا اس عورت نے اس دوسرے شخص کی طرف دیکھا (جو بدصورت تھا) پھر جب اس مرد نے یہ دیکھا کہ وہ عورت میری طرف دلچسپی کے ساتھ دیکھ رہی ہے تو وہ بولا: اس کی چادر تو پرانی ہے میری چادر بالکل نئی ہے اس عورت نے کہا: اس چادر میں بھی کوئی حرج نہیں ہے' میں نے اس کے ساتھ نکاح متعہ کر لیا' پھر میں اس عورت سے اس وقت الگ ہوا جب نبی اکرم ﷺ نے اسے (یعنی نکاح متعہ کو) حرام قرار دے دیا تھا۔

ذِكْرُ الْاَسْبَابِ الَّتِي حَرَّمَتِ الْمُتْعَةَ الَّتِي كَانَتْ مُطْلَقَةً قَبْلَهَا

ان اسباب کا تذکرہ جن کی وجہ سے متعہ کو حرام قرار دیا گیا جو اس سے پہلے مطلق تھا

4149 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ نَزَلَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَرَاَى مَصَابِيحَ، وَسَمِعَ نِسَاءً يَبْكِينَ فَقَالَ: مَا هٰذَا قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نِسَاءٌ كَانُوا تَمَتَّعُوا مِنْهُنَّ اَزْوَاجُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

4148– إسناده صحيح على شرط الصحيح .وأخرجه من طرق عن عمار بن غزية بهذا الإسناد: مسلم 1406 20، وأحمد 3/405، والطبراني 652 و6523، والبيهقي 7/202 . وأخرجه من طريقين عن الليث، عن الربيع بن سبرة، عن أبيه: أحمد 3/405، ومسلم 1406 19، والنسائي 6/126–127 في النكاح: باب تحريم المتعة، والطحاوي 3/25، والطبراني 6521، والبيهقي 7/202 .وأخرجه سعيد بن منصور 846 عن ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ الربيع بن سبرة، عن بيه .

وَسَلَّمَ: هَدَمَ - اَوْ قَالَ: حَرَّمَ - الْمُتعَةَ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالْعُدَّةُ، وَالْمِيرَاثُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثنیۃ الوداع کے مقام پر پڑاؤ کیا وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ چراغ دیکھے اور کچھ خواتین کے رونے کی آواز سنی تو دریافت کیا: کیا معاملہ ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کچھ خواتین ہیں' جن کے ساتھ ان کے شوہروں نے نکاح متعہ کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: متعہ' نکاح' طلاق' عدت اور وراثت کو منہدم کر دیتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) حرام کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتعَةَ حَرَّمَهَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ تَحْرِيمَ الْاَبَدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر متعہ کو ہمیشہ کے لیے حرام قرار دے دیا

4150 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي عَبْلَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ، عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُتعَةِ وَقَالَ: اِنَّهَا حَرَامٌ مِّنْ يَّوْمِكُمْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَانَ اَعْطٰى شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ

ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے آج کے دن سے لے کر قیامت کے دن تک کیلئے حرام ہے اور جس شخص نے کوئی چیز (کسی عورت کو) دی ہو وہ اسے واپس نہ لے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث سے ناواقف ہے (اور وہ یہ سمجھتا ہے) یہ ان روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

4151 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ،

4149– إسناده ضعيف . مؤمل بن إسماعيل: سيء الحفظ، ومع ذلك فقد حسن الحافظ إسناده في التلخيص 3/154 .

4150– إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير محمد بن معدان الحراني، فقد روى له النسائي، وهو ثقة .وأخرجه الطبراني 6525و 6526، والبيهقي 7/203 من طريقين عن الحسين بن محمد بن أعين الحراني، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1406 22، والطبراني 6537 والبيهقي 7/202 من طريق إبراهيم بن سعد، عن عبد الملك بن الربيع بن سبرة، عن أبيه، عن جده .وأخرجه البيهقي 7/202 من طريق زيد بن الحباب، عن إبراهيم بن سعد، به .وأخرجه مسلم 1406 23، والبيهقي 7/203 من طريقين عن عبد العزيز بن الربيع بن سبرة بن معبد، عن أبيه، عن جده .

عَنْ اَبِیْهِ قَالَ

(متن حدیث): رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِی الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا، ثُمَّ نَهَانَا عَنْهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَامُ اَوْطَاسٍ وَعَامُ الْفَتْحِ وَاحِدٌ

ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوہ اوطاس کے سال نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تین دن تک نکاح متعہ کرنے کی رخصت دی پھر آپ ﷺ نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) غزوہ اوطاس اور فتح مکہ ایک ہی سال میں ہوئے تھے۔

4151- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو العميس: هو عتبة بن عبد الله بن عتبة بن عبد الله بن مسعود الهلالي .وأخرجه ابن أبي شيبة 4/292، وعنه: مسلم 1404 في النكاح: باب نكاح المتعة، عن يونس بن محمد، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 7/204 من طريق محمد بن عبيد الله بن أبي داوُد المنادي، عن يونس بن محمد، به .

بَابُ الشِّغَارِ

باب: شغار کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّجْعَلَ بُضْعَ بَعْضَ النِّسَاءِ صَدَاقًا لِبَعْضِهِنَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کسی خاتون کے جسم کے حصے کو دوسری خاتون کے لیے مہر قرار دے دیا جائے

4152 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الشِّغَارِ الَّذِىْ نُهِيَ عَنِ اسْتِعْمَالِهٖ

شغار کے طریقے کا تذکرہ، جس پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہے

4153 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْاَعْرَجُ

(متن حدیث): اَنَّ عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنْكَحَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَكَمِ ابْنَتَهٗ وَاَنْكَحَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنَتَهٗ وَقَدْ كَانَا جَعَلَاهُ صَدَاقًا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ وَهُوَ خَلِيْفَةٌ اِلٰى مَرْوَانَ يَاْمُرُهٗ بِالتَّفْرِيْقِ

4152– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في الموطأ 2/535 في النكاح: باب جامع ما لا يجوز من النكاح . ومن طريق مالك أخرجه البخاري 5112 في النكاح: باب الشغار، ومسلم 1415 57 في النكاح: باب تحريم نكاح الشغار، والترمذي 1124 في النكاح: باب في الشغار، وابن ماجه 1883 في النكاح: باب النهي عن الشغار، والنسائي 6/112 في النكاح: باب تفسير الشغار، والبيهقي 7/199، والدارمي 2/136 . وأخرجه البخاري 6960 في الحيل: باب الحيلة في النكاح، ومسلم 1415 58، وابو داوُد 2074، والنسائي 6/110 في النكاح: باب الشغار، والبيهقي 7/199–200 من طريق عبيد الله، عن نافع، عن ابن عمر . وأخرجه مسلم 1415 59 و 60 من طريقين عن نافع، به .

4153– إسناده قوي، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث، وباقي السند رجاله ثقات من رجال الصحيح . وأخرجه أحمد 4/94، وأبو داوُد 2075 في النكاح: باب في الشغار والطبراني 19/803، والبيهقي 7/200 من طريق يعقوب بن إبراهيم بهذا الإسناد .

بَيْنَهُمَا وَقَالَ فِي كِتَابِهِ: هٰذَا الشِّغَارُ قَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

❁❁ عبدالرحمٰن بن ہرمز بیان کرتے ہیں: عباس بن عبداللہ نے عبدالرحمٰن بن حکم کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی عبدالرحمٰن نے اپنی بیٹی کی شادی ان کے ساتھ کر دی اور ان دونوں صاحبان نے شادی کو ہی مہر قرار دے دیا' تو حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ اس وقت خلیفہ وقت تھے انہوں نے (مدینہ کے گورنر) مروان کو خط لکھا اور اسے یہ ہدایت کی کہ وہ ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دے انہوں نے اپنے خط میں یہ بات تحریر کی: یہ شغار ہے' جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّزَوِّجَ الْمَرْءُ ابْنَتَهُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَلٰى اَنْ يُّزَوِّجَهُ اِيَّاهُ ابْنَتَهُ مِنْ غَيْرِ صَدَاقٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا اِلَّا بُضْعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنی بیٹی کی شادی اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ اس شرط پر کر دے کہ وہ دوسرا شخص اپنی بیٹی کی شادی اس شخص کے ساتھ کر دے اور ان دونوں عورتوں کے درمیان کوئی مہر نہیں ہوگا صرف ان دونوں میں سے ہر ایک کے جسم کا حصہ (مہر ہوگا)

4154 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسلام میں شغار کی (کوئی حیثیت) نہیں ہے''۔

4154- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى وهو الذهلي- فمن رجال البخاري .وأخرجه ابن ماجه 1885 في النكاح: باب النهي عن الشغار، والبيهقي 7/200 من طريقين عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 6/111 عن محمد بن كثير، عن الفزاري، عن حميد، عن أنس .وذكره الهيثمي في المجمع 2/265 ونسبه الطبراني في الأوسط، وقال: رجاله رجال الصحيح .

بَابُ نِكَاحِ الْكُفَّارِ

کفار کے نکاح (کا حکم)

4155 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَعِنْدِيْ اُخْتَانِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلِّقْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ

ضحاک بن فیروز اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! جب میں نے اسلام قبول کیا اس وقت دو بہنیں میرے نکاح میں تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان دونوں میں سے جسے چاہو طلاق دے دو۔

4156 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ:

(متن حدیث): اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا، فَلَمَّا كَانَ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ طَلَّقَ نِسَاءَهُ وَقَسَّمَ مَالَهُ بَيْنَ بَنِيهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ فَلَقِيَهُ، فَقَالَ: اِنِّيْ اَظُنُّ الشَّيْطَانَ فِيمَا يَسْتَرِقُ مِنَ السَّمْعِ سَمِعَ بِمَوْتِكَ فَقَذَفَهُ فِيْ نَفْسِكَ، وَلَعَلَّكَ اَنْ لَا تَمْكُثَ اِلَّا قَلِيلًا وَايْمُ اللّٰهِ لَتَرُدَّنَّ نِسَاءَكَ وَلَتَرْجِعَنَّ فِيْ مَالِكَ اَوْ لَاُوَرِّثُهُنَّ مِنْكَ، وَلَآمُرَنَّ بِقَبْرِكَ فَيُرْجَمُ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ اَبِيْ رِغَالٍ

4155– ابو وهب الجَيْشاني المصرى، وجيشان من اليمن، قيل: اسمه ديلم بن هوشع، وقال ابن يونس: هو عبيد بن شرحبيل، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 6/291، وشيخه الضحاك بن فيروز: روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات 4/387، وصحح الدارقطني سند حديثه، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه أبو داؤد 2243 في الطلاق: باب فيمن أسلم وعنده نساء أكثر من أربع أو أختان، والترمذى 1130 في النكاح: باب ما جاء الرجل يسلم وعنده أختان، والدارقطني 3/273، والبيهقي 7/184 من طرق عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني 18/845 من طريق سعيد بن سليمان النشطي، عن جرير بن حازم .وأخرجه أحمد 4/232، وابن ماجه 1951 في النكاح: باب الرجل يسلم .وعنده أختان، والترمذى 1129، والدارقطني 3/274، والطبراني 18/843، والبيهقي 7/184 من طرق عن ابن لهيعة، عن أبي وهب الجيشاني، به .

❁❁ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا بیان نقل کرتے ہیں: حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' تو ان کی دس بیویاں تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ان میں سے چار کو اختیار کرلو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عہد حکومت آیا' تو انہوں نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی اور اپنا مال اپنی اولاد کے درمیان تقسیم کر دیا جب اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور بولے: میرا یہ خیال ہے شیطان چوری چھپے جو باتیں سنتا ہے ان میں سے اس نے تمہاری موت کی بات بھی سن لی ہے اور یہ چیز تمہارے ذہن میں ڈال دی ہے ہوسکتا ہے' اب تم تھوڑا عرصہ زندہ رہو اللہ کی قسم! یا تو تم اپنی بیویوں سے رجوع کرلو اور اپنا مال واپس لے لو یا میں ان خواتین کو تمہارا وارث قرار دوں گا اور تمہاری قبر کے بارے میں حکم جاری کروں گا اور اسے یوں سنگسار کیا جائے گا' جس طرح ابورغال کی قبر کو سنگسار کیا گیا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ حَدَّثَ بِهٖ مَعْمَرٌ بِالْبَصْرَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے یہ روایت معمر نے بصرہ میں بیان کی تھی

4157 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): اَسْلَمَ غَيْلَانُ الثَّقَفِيُّ وَعِنْدَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمْسِكْ اَرْبَعًا، وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت غلان ثقفی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' تو ان کی دس بیویاں تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چار کو روک لو باقی سے علیحدگی اختیار کرلو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4158 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ الثَّقَفِيُّ وَعِنْدَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا وَيَتْرُكَ سَائِرَهُنَّ

❁❁ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت غیلان بن ثقفی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول

4157- رجاله ثقات رجال الشيخين . أبو عمار: هو الحسين بن حريث المروزي، وهو مكرر ما قبله .

4158- رجاله ثقات رجال الشيخين . وهو كالذي قبله .

کیا' تو ان کی دس بیویاں تھیں نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ ان میں سے چار کو اختیار کر لیں اور باقی کو چھوڑ دیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الذِّمِّيَّيْنِ اِذَا اَسْلَمَا يَجِبُ اَنْ يُّقَرَّا عَلٰى نِكَاحِهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب دو ذمی (میاں بیوی) مسلمان ہو جائیں' تو یہ بات لازم ہے' ان کے سابقہ نکاح کو برقرار رکھا جائے

4159 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَةً اَسْلَمَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ كَانَتْ اَسْلَمَتْ مَعِىْ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک خاتون نے اسلام قبول کر لیا پھر اس کا شوہر آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس عورت نے میرے ساتھ اسلام قبول کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو اس مرد کی طرف لوٹا دیا۔

4159– إسناده ضعيف . سماك روايته عن عكرمة فيها اضطراب، وهو في مسند أبي يعلى 2525 .وأخرجه أحمد 1/232، وأبو داوٗد 2238 في الطلاق: باب إذا أسلم أحد الزوجين، والترمذي 1144 في النكاح: باب ما جاء في الزوجين المشركين يسلم أحدهما، من طريق وكيع، بهذا الإسناد .وأخرجه من طرق عن سماك، به: الطيالسي 2674، وعبد الرزاق 12645، وأحمد 1/232وأبو داوٗد 2239، وابن ماجه 2008 في النكاح: باب الزوجين يسلم أحدهما قبل الآخر، وابن الجارود 757، والحاكم 2/200، والبيهقي 7/188و 189، والبغوي 2290وقال: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي .وفي الباب عن ابن عباس قال: رد رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنته زينب على أبي العاص بالنكاح الأول، ولم يحدث نكاحاً أخرجه أحمد 1/217و 261 و 351، وأبو داوٗد 2240، والترمذي 1143، وابن ماجه 2009 من طرق ابن إسحاق، عن داوٗد بن الحصين، عن عكرمة، عن ابن عباس . داوٗد بن الحصين: فيه لين، وما رواه عن عكرمة منكر، لكن له شواهد مرسلة صحيحة عن عامر وقتادة وعكرمة بن خالد أخرجها ابن سعد في الطبقات 8/32، وعبد الرزاق في "المصنف" 12647، والطحاوي في شرح معاني الآثار 2/149 .

بَابُ مُعَاشَرَةِ الزَّوْجَيْنِ

میاں بیوی کے آپس کے سلوک کا بیان

4160 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعُمَرِيُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُبَاشِرِ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ كَاَنَّهَا تَنْعَتُهَا لِزَوْجِهَا، اَوْ تَصِفُهَا لِرَجُلٍ كَاَنَّهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی عورت کسی دوسری عورت کا تذکرہ اس طرح سے نہ کرے جیسے وہ اپنے شوہر کے سامنے اس کی شکل وصورت کو بیان کررہی ہے یا اس کی صفت یوں بیان کررہی ہو کہ مرد کو یوں محسوس ہو کہ جیسے وہ اس عورت کو دیکھ رہا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4161 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُبَاشِرِ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فَتَصِفُهَا لِزَوْجِهَا حَتّٰى كَاَنَّهُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا

4160- حديث صحيح، معلى بن مهدي: هو ابن رستم الموصلي، ذكره المؤلف في الثقات 9/182-183، وري عنه جمع، وقال ابن أبي حاتم 8/335: سألت أبي عنه، فقال: شيخ موصلي أدركته ولم أسمع منه، يحدث أحياناً بالحديث المنكر، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عاصم وهو ابن أبي النجود- فقد روى له أصحاب السنن، وحديث في الصحيحين مقرون، وهو حسن الحديث، أبو وائل: هو شقيق بن سلمة .وأخرجه أحمد 1/460عن حسن بن موسى، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني 10419 عن الأعمش، عن أبي وائل، عن ابن مسعود: البخاري 5241 في النكاح: باب لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها،وأحمد 1/380 و 387 و 440 و 463 و 464، والترمذي 2792 في الأدب باب في كراهيو مباشرة ارجل الرجل والمرأة المرأة، وأبو داؤد 2150 في النكاح: بابما يؤمر به من غض البصر، وعلى بن الجعد 2167، والبغوي 2249، والطيالسي 368، والبيهقي 6/23 .

4161- إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر .وأخرجه البخاري 5240، وأحمد 1/438 و 440، وابن ابي شيبة 4/397 من طرق عن منصور، به .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی عورت کسی دوسری عورت کا تذکرہ اپنے شوہر کے سامنے یوں نہ کرے جیسے وہ اس کی صفت بیان کر رہی ہے اور یوں لگے جیسے مرد عورت کو دیکھ رہا ہے''۔

ذِكْرُ تَعْظِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا حَقَّ الزَّوْجِ عَلٰى زَوْجَتِهٖ

اللہ تعالیٰ کا بیوی پر شوہر کے حق کو زیادہ کرنے کا تذکرہ

4162 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا مِنْ حَوَائِطِ الْاَنْصَارِ فَاِذَا فِيْهِ جَمَلَانِ يَضْرِبَانِ وَيَرْعَدَانِ فَاقْتَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمَا فَوَضَعَا جِرَانَهُمَا بِالْاَرْضِ فَقَالَ مَنْ مَعَهُ سَجَدَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ وَلَوْ كَانَ اَحَدٌ يَنْبَغِیْ اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا لِمَا عَظَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهَا مِنْ حَقِّهٖ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے وہاں دو اونٹوں کی پٹائی ہو رہی تھی اور انہیں جھڑکا جا رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے قریب ہوئے' تو انہوں نے اپنی گردنیں زمین پر رکھ دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو صاحب تھے انہوں نے عرض کی: انہوں نے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھی شخص کیلئے یہ مناسب نہیں ہے' وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے اگر کسی کیلئے کسی کو سجدہ کرنا مناسب ہوتا' تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شوہر کے حق کو عظیم قرار دیا ہے۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ الْجَنَّةِ لِلْمَرْاَةِ اِذَا اَطَاعَتْ زَوْجَهَا مَعَ اِقَامَةِ الْفَرَائِضِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

ایسی عورت کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کے ہمراہ اپنے شوہر کی فرمانبرداری بھی کرتی ہے

4163 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى الْجَوَالِيْقِیُّ بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاهِرُ

4162- حديث صحيح، إسناده حسن . رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو، وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي، فقد روى لـه أصحاب السنن، وروى له البخاري مقروناً، ومسلم متابعة، وهو حسن الحديث .وأخرجه الترمذي 1159 في الرضاعة: باب ما جاء في حق الزوجة على المرأة، والبيهقي 7/291 من طريق محمود بن غيلان، عن النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، وقال الترمذي: حديث حسن غريب .وأخرجه الحاكم 4/171-172، والبزار 1466 من طريق سليمان بن أبي سليمان، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِیْ سلمة قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ورد الذهبي: بل سليمان هو اليمامي ضعفوه، وقال البزار: سليمان بن داوٗد: لين، وضعفه الهيثمي في المجمع 4/307 بعد أن أورده عن البزار بسليمان بن داوٗد .

بْنُ نُوحٍ الْاَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ خُمُسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ

(متن حدیث): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَفَرَّدَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَلَمَةَ وَمَا رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ اِلَّا هُدْبَةُ بْنُ الْمِنْهَالِ وَهُوَ شَيْخٌ اَهْوَازِيٌّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی عورت پانچ نمازیں ادا کرے رمضان کے روزے رکھے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو وہ جنت کے جس بھی دروازے سے چاہے گی جنت میں داخل ہو جائے گی"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوسلمہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں عبدالملک بن عمیر منفرد ہیں اور عبدالملک کے حوالے سے یہ روایت صرف ہدبہ بن منہال نے نقل کی ہے اور وہ اہواز سے تعلق رکھنے والے عمر رسیدہ صاحب ہیں۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ تَحَمُّلِ الْمَكَارِهِ لِلْمَرْاَةِ عَنْ زَوْجِهَا رَجَاءَ الْاِبْلَاغِ فِيْ قَضَاءِ حُقُوقِهِ

عورت کا شوہر کی طرف سے پیش آنے والی ناپسندیدہ صورت حال کو برداشت کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ کیونکہ اس میں یہ امید کی جا سکتی ہے وہ شوہر کے حقوق کو ادا کر دے گی

4164 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ نَهَارٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

4163– حديث صحيح . داهر بن نوح الأهوازى: ذكره المؤلف فى الثقات 8/238، وقال: ربما أخطأ، وقال الدارقطنى فى "العلل": شيخ لأهل الأهواز، ليس بقوى الحديث . وهدبة بن المنهال: ذكره المؤلف فى الثقات 7/588، وابن أبى حاتم 9/114 .وباقى السند من رجال الشيخين .وله شاهد من حديث عبد الرحمٰن بن عوف عند أحمد 1/191، وأورده الهيثمى فى المجمع 4/306، وزارد نسبته إلى الطبرانى فى "الأوسط"، وقال فيه ابن لهيعة، وحديثه حسن وبقية رجاله رجال الصحيح .وأخرجه من حديث أنس بن مالك عند البزار 1463و 1473 وأبى نعيم فى "الحلية6/308"، وسنده ضعيف

4164– إسناده حسن . نهار العبدى: روى له ابن ماجه، وهو صدوق، وباقى السند ثقات رجاله رجال الصحيح غير ربيعة بن عثمان فقد أخرج له مسلم، وهو مختلف فيه، وثقه ابن معين، وابن نمير، والحاكم وغيرهم، وقال النسائى: ليس به بأس، وذكره المؤلف فى "الثقات"، هو إلى الصدوق ما هو، وليس بذلك القوى، وقال ابو حاتم: منكر الحديث يكتب حديثه .وأخرجه النسائى فى الكبرى كما فى التحفة 3/475 عن أحمد بن عثمان بن حكيم، بهذا الإسناد .وأخرجه من طرق عن جعفر بن عون، به: ابن أبى شيبة 4/303، والدارقطنى 3/237، والحاكم 2/188، والبزار 1465، والبيهقى 7/291، ولفظ ابن أبى شيبة والدارقطنى: "لا تنكحوهن إلا بإذنهن" .

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنَةٍ لَهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ ابْنَتِىْ قَدْ اَبَتْ اَنْ تَتَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَطِيْعِىْ اَبَاكِ فَقَالَتْ: وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَتَزَوَّجُ حَتّٰى تُخْبِرَنِىْ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰى زَوْجَتِهٖ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰى زَوْجَتِهٖ، اَنْ لَوْ كَانَتْ قَرْحَةٌ فَلَحَسَتْهَا مَا اَدَّتْ حَقَّهُ قَالَتْ: وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی بیٹی کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بیٹی شادی کرنے سے انکار کرتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی سے فرمایا: تم اپنے والد کی بات مان لو۔ اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں اس وقت تک شادی نہیں کروں گی جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس بارے میں بتا نہیں دیتے کہ شوہر کا بیوی پر کیا حق ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شوہر کا بیوی پر یہ حق ہے' اگر شوہر کو کوئی پھوڑا نکلا ہوا ہو اور عورت اسے چاٹ لے' تو بھی وہ شوہر کے حق کو ادا نہیں کر سکتی۔ لڑکی نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں کبھی شادی نہیں کروں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان خواتین کے ساتھ شادی ان کے اہل خانہ سے اجازت لے کر ہی کرو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْاَةِ بِاِجَابَةِ الزَّوْجِ عَلٰى اَىِّ حَالَةٍ كَانَتْ اِذَا كَانَتْ طَاهِرَةً

عورت کے لیے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ شوہر کے بلاوے پر جائے خواہ وہ کسی بھی حالت میں ہو' جبکہ وہ پاک ہو

4165 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، قَالَ: سَمِعْتُ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهٖ فَلْتُجِبْهُ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ

❀❀ قیس بن طلق بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اپنی حاجت پوری کرنے کیلئے بلائے' تو وہ عورت اس کی بات مان لے اگرچہ وہ تندور پر موجود ہو''۔

4165– إسناده صحيح .وأخرجه الطبراني 8240 عن معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذي 1160 في الرضاع: باب ما جاء في حق الزوج على المرأة، والطبراني 8240، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 4/254، والبيهقي 7/294 من طرق عن ملازم بن عمرو، به .وأخرجه الطيالسي 1097، والطبراني 8248 من طريق أيوب بن عتبة، عن قيس بن طلق، به، بلفظ: "لا تمنع المرأة زوجها، ولو كان على ظهر قتب" .وأخرجه أحمد 4/22–23، والطبراني 8235 من طريق محمد بن جابر، عن قيس بن طلق، به، بلفظ: "إذا أراد أحدكم من امرأته حاجتها، فليأتها ولو كانت على تنور" .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ مُوَاقَعَةِ الْمَرْءِ اَهْلَهُ عَلٰى اَيِّ حَالٍ اَحَبَّ اِذَا قَصَدَ فِيْهِ مَوْضِعَ الْحَرْثِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' مرد اپنی بیوی کے ساتھ کسی بھی صورت میں صحبت کرسکتا ہے' جبکہ وہ صحبت کرتے ہوئے افزائش کے مقام کا قصد کرے

4166 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث):قَالَتِ الْيَهُودُ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَتَى امْرَاَتَهُ وَهِيَ مُجَبِّيَةٌ جَاءَ وَلَدُهُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَاْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ) (البقرة: 223) اِنْ شَاءَ مُجَبِّيَةً وَاِنْ شَاءَ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ اِذَا كَانَ فِيْ صِمَامٍ وَاحِدٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودنے یہ کہا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ پچھلی طرف سے صحبت کرتا ہے' تو اس کا بچہ بھینگا ہوتا ہے' تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''تمہاری بیویاں تمہارے کھیت ہیں تم اپنے کھیت میں جس طرف سے چاہو آؤ''۔

(راوی کہتے ہیں) تو اب آدمی اگلی طرف سے کرے یا پیچھے کی طرف سے کرے' جبکہ صحبت کا مقام ایک ہی ہونا چاہئے (تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے)

ذِكْرُ كِتَابَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّدَقَةَ لِلْمُسْلِمِ بِمُوَاقَعَةِ اَهْلِهِ

اللہ تعالیٰ کا مسلمان کے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کی وجہ سے' صدقہ نوٹ کرنے کا تذکرہ

4167 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ:

4166– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، والنعمان بن راشد وإن كان سيء الحفظ– قد توبع .وأخرجه مسلم 1435 119 فى النكاح: باب حواز جماعه امرأته فى قبلها من قدامها ومن ورائها من غير تعرض للدبر، والطحاوى فى شرح معانى الآثار 3/41، والبيهقى 7/95، اولواحدى فى "أسباب النزول" ص 48 من طرق عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه من طرق عن محمد بن المنكدر، به: البخارى 4528 فى التفسير: باب نساؤكم حرث لكم، ومسلم 1435 116 و 117 و 118و 119، والطبرى 4336 و 4339 و 4340، وابن أبى شيبة 4/229، والترمذى 2978 فى التفسير: باب ومن سورة البقرة، وابن ماجه 1925 فى النكاح: باب النهى عن إتيان النساء فى أدبارهن، وأبو داوُد 2163 فى النكاح: باب فى جامع النكاح، والنسائى فى عشرة النساء كما فى التحفة 2/363، والدارمى 2/145–146، والطحاوى 3/40 و 41، والبيهقى 7/194 و 195، والبغوى فى "التفسير" 1/198، والواحدى فى "أسباب النزول" ص 47، وقال الترمذى: حسن صحيح .

4167– إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو مكرر 838 .

حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى اَبِي عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): فِي بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِي اَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُوْنُ لَهُ فِيْهِ اَجْرٌ فَقَالَ: اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي الْحَرَامِ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ اَجْرٌ

(توضیح مصنف): هٰذَا خَبَرٌ اَصْلٌ فِي الْمُقَايَسَاتِ فِي الدِّيْنِ قَالَهُ الشَّيْخُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کے صحبت کرنے سے بھی صدقے کا ثواب ملتا ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کوئی شخص اپنی خواہش پوری کرتا ہے' تو کیا اس کو اس میں بھی اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' اگر وہ اسے ناجائز طریقے سے پورا کرتا تو اسے اس کا گناہ ہوتا؟ اسی طرح اگر وہ اسے جائز طریقے سے پورا کرے گا' تو اسے اس کا اجر ملے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) دینی معاملات میں قیاس کرنے کے جائز ہونے کے بارے میں یہ روایت اصول کی حیثیت رکھتی ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تَاْذَنَ الْمَرْاَةُ لِاَحَدٍ فِي بَيْتِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی بھی شخص کو اپنے گھر میں آنے کی اجازت دے

4168 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَاْذَنِ الْمَرْاَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَهُوَ شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب عورت کا شوہر گھر میں موجود ہو' تو وہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو اپنے شوہر کے گھر کے اندر آنے کی اجازت نہ دے''۔

4168- إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير العباس بن عبد العظيم العنبري فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم 1026 في الزكاة: باب ما أنفق العبد من مال مولاه عن محمد بن رافع، عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وانظر 4170.

ذِكْرُ بَعْضِ السَّبَبِ الَّذِى مِنْ اَجْلِهٖ تَخُونُ النِّسَاءُ اَزْوَاجَهُنَّ

اس ایک سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے خواتین اپنے شوہروں سے خیانت کرتی ہیں

4169 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْلَا بَنُو اِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ الطَّعَامُ، وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثَى زَوْجَهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر بنی اسرائیل نے کھانے کو جمع نہ کیا ہوتا تو کھانا گوشت بدبودار نہ ہوتا اور اگر سیدہ حوا رضی اللہ عنہا نے (وہ حرکت نہ کی ہوتی) تو کوئی عورت اپنے شوہر کے ساتھ خیانت نہ کرتی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الشَّيْئَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا قَبْلُ اِنَّمَا هُوَ زَجْرُ تَحْرِيمٍ لَا زَجْرَ تَادِيبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ان دو چیزوں سے ممانعت جن کا ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں یہ حرمت ثابت کرنے والی ممانعت ہے ادب سکھانے والی ممانعت نہیں ہے

4170 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

4169– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن أبي السرى، وهو متابع .وأخرجه أحمد 2/315 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى 3399 في أحاديث الأنبياء : باب قول الله تعالى: (وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِيْنَ لَيْلَةً) (الأعراف: 142)، عن عبد الله ابن محمد الجعفي، ومسلم 1470 63 في الرضاع: باب لولا حواء لم تخن أنثى زوجها الدهر، عن محمد بن رافع، والبغوى 2335 من طريق أحمد بن يوسف السلمي، ثلاثتهم عن عبد الرزاق، به .وأخرجه البخارى 3330 في أحاديث الأنبياء : باب خلق آدم وذريته عن بشر بن محمد، عن عبد الله، عن معمر، به .وأخرجه مسلم 1470 62 عن هارون بن معروف، عن عبد الله بن وهب، عن عمرو بن الحارث، عن أبي يونس مولى أبي هريرة، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/304 عن محمد بن جعفر، عن عوف، عن خلاس بن عمرو الهجرى، عن أبي هريرة .وأخرجه الحاكم 4/175 من طريق روح بن عبادة، عن عون، عن محمد، عن أبي هريرة .

4170– مسلم بن الوليد وأبوه لم يوثقهما غير المؤلف 7/446 و5/494، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح . حيوة: هو ابن شريح التجيبي المصرى، وابن الهاد: هو يزيد بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، وقد صح متن الحديث من غير هذه الطريق، فقد أخرجه البخارى 5195 في النكاح: باب لا تأذن المرأة في بيت زوجها لأحد إلا بإذنه، عن أبي اليمان، عن شعيب، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ . الأعرج، عن أبي هريرة، وقد تقدم تخريجه 3572 و3573 .

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ، وَلَا تَاْذَنُ لِرَجُلٍ فِيْ بَيْتِهَا وَهُوَ لَهُ كَارِهٌ، وَمَا تَصَدَّقَتْ مِنْ صَدَقَةٍ فَلَهُ نِصْفُ صَدَقَتِهَا، وَاِنَّمَا خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کسی بھی عورت کیلئے اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی وہ عورت اپنے گھر میں کسی ایسے مرد کو آنے کی اجازت دے سکتی ہے' جسے اس کا شوہر ناپسند کرتا ہو اور عورت جو بھی صدقہ کرتی ہے' تو اس صدقے کا نصف ثواب مرد کو ملے گا' عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِهَادِ لِلْمَرْاَةِ فِيْ قَضَاءِ حُقُوْقِ زَوْجِهَا بِتَرْكِ الْاِمْتِنَاعِ عَلَيْهِ فِيمَا اَحَبَّ

عورت کے لیے اپنے شوہر کے حقوق کی ادائیگی میں بھرپور کوشش کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ جو شوہر کی پسند کو نہ روکنے کی شکل میں ہوگی

4171 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مِنَ الشَّامِ سَجَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدِمْتُ الشَّامَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِبَطَارِقَتِهِمْ، وَاَسَاقِفَتِهِمْ فَاَرَدْتُ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ بِكَ قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ لَوْ اَمَرْتُ شَيْئًا اَنْ يَسْجُدَ لِشَيْءٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا تُؤَدِّي الْمَرْاَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا حَتّٰى لَوْ سَاَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلٰى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ

ابن ابواوفیٰ بیان کرتے ہیں: جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ شام سے تشریف لائے' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

4171- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير القاسم وهو ابن عوف- الشيباني، فقد روى له مسلم حديثاً واحداً، ووثقه المؤلف، وقال أبو حاتم: مضطرب الحديث، ومحله عندي الصدق، وقال ابن عدي: هو ممن يكتب حديثه، وله شواهد تقدم تخريجها في التعليق على حديث أبي هريرة 4162 .وأخرجه ابن ماجه 1853 في النكاح: باب حق الزوج على المرأة، والبيهقي 7/292 من طريق حماد بن زيد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/381 من طريق إسماعيل بن علية، عن أيوب، به .وأخرجه عبد الرزاق 20596 عن معمر، عن أيوب، عن القاسم بن عوف أن معاذ بن جبل وأخرجه الحاكم 4/172 من طريق معاذ بن هشام الدستوائي، عن أبيه، عن القاسم بن عوف الشيباني، حدثنا معاذ . . . .وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي .وأخرجه البزار 1461 عن معاذ بن هشام الدستوائي، عن أبيه، عن القاسم بن عوف، عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، عن أبيه، عن معاذ . وأخرجه البزار 1461، والطبراني 7294 عن النهاس بن قهم، عن القاسم بن عوف الشيباني، عن ابن ابي ليلى، عن أبيه، عن صهيب، أن معاذاً . . . والنهاس بن قهم: ضعيف .وأخرجه البزار 1468 و 1469، والطبراني 5116 و 5117 عن قتادة عن القاسم الشيباني، عن زيد بن أرقم، قال: بعث رسول الله معاذاً . . .

کے سامنے سجدہ کیا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں شام گیا وہاں میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے بڑوں اور مذہبی پیشواؤں کو سجدہ کرتے ہیں' تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ ایسا کروں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو اگر میں نے کسی کو کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے عورت اپنے پروردگار کے حق کو اس وقت تک مکمل طور پر ادا نہیں کر سکتی جب تک وہ اپنے شوہر کے حق کو ادا نہیں کرتی' یہاں تک کہ اگر مرد عورت سے قربت کا مطالبہ ایسی حالت میں کرے کہ وہ عورت پالان پر موجود ہو' تو وہ عورت پھر بھی اسے منع نہ کرے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمَلَائِكَةِ الْمَرْاَةَ الَّتِي لَمْ تُجِبْ زَوْجَهَا اِلٰى مَا دَعَاهَا اِلَيْهِ

فرشتوں کا اس عورت پر لعنت کا تذکرہ جو اپنے شوہر کے بلانے پر اس کی طرف نہیں جاتی ہے

4172 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا رَجُلٍ دَعَا امْرَاَتَهُ فَلَمْ تُجِبْهُ فَبَاتَ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يُصْبِحَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنی بیوی کو (اپنے پاس) بلائے اور وہ عورت اس کی بات کو قبول نہ کرے اور شوہر ناراضگی کے عالم میں رات بسر کرے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَمْ تُجِبْهُ اَرَادَ بِهِ: اِذَا دَعَاهَا اِلٰى فِرَاشِهِ دُوْنَ اَمْرِهِ اِيَّاهَا لِسَائِرِ الْحَوَائِجِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''اور وہ اسے جواب نہ دے''

اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: جب شوہر اسے اپنے بستر پر بلائے' یہاں دوسرے کام کاج کے لیے حکم دینا مراد نہیں ہے

4172– إسناده صحيح، محمد بن أبي كريمة: روى له النسائي، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . أبو عبد الرحيم وقد تحرف في الأصل إلى: عبد الرحمٰن–: هو خالد بن يزيد، ويقال: ابن أبي يزيد الحراني، وزيد: هو ابن أبي أنيسة الجزري، وسليمان: هو الأعمش، وأبو حازم: هو سليمان الأشجعي الكوفي وأخرجه البخاري 3237 في بدء الخلق: باب إذا قال أحدكم آمين، ومسلم 1436 122 في النكاح: باب تحريم امتناعها من فراش زوجها، وأبو داوُد 2141 في النكاح: باب في حق الزوجة على المرأة، وأحمد 2/439 و 480، والبغوي 2328 من طريق سليمان الأعمش، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1436 121 ع ابن عمر، عن مروان، عن يزيد بن كيسان، عن أبي حازم، به

4173 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اِذَا دَعَا اَحَدُكُمِ امْرَاَتَهُ اِلٰى فِرَاشِهِ فَاَبَتْ اَنْ تَجِيْءَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ عورت آنے سے انکار کر دے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَتّٰى تُصْبِحَ اَرَادَ بِهِ اِنْ لَمْ تُجِبْهُ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ اِلٰى مَا رَامَ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''یہاں تک کہ صبح ہو جائے''

اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: جب وہ عورت رات کے کسی حصے میں اس کی بات پر عمل نہیں کرتی اور ایسا اس وقت تک ہوتا ہے' جب تک وہ عورت اس کی فرمانبرداری نہیں کرتی

4174 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اِذَا كَانَتِ الْمَرْاَةُ هَاجِرَةً لِفِرَاشِ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تَرْجِعَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی عورت اپنے شوہر کے بستر سے علیحدگی اختیار کرتی ہے' تو فرشتے اس وقت تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ واپس نہیں آجاتی''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ حَقِّ زَوْجَتِهٖ عَلَيْهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے ذمے اپنی بیوی کے حقوق کو ادا کرے

4175 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ

4173– إسناده صحيح على شرط الشيخين، ابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم .وأخرجه البخاري 5193 في النكاح: باب إذا باتت المرأة مهاجرة فراش زوجها، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد .

4174– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخاري 5194، ومسلم 1436 120، وأحمد 2/255 و 386 و 468 و 519 و 538، والطيالسي 2458، والدارمي 2/149–150، والبيهقي 7/292 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .

هَارُونَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي قَزْعَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَالَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَقُّ الْمَرْاَةِ عَلَى الزَّوْجِ؟ قَالَ: يُطْعِمُهَا اِذَا طَعِمَ وَيَكْسُوهَا اِذَا اكْتَسٰى، ثُمَّ لَا يَضْرِبُ الْوَجْهَ، وَلَا يُقَبِّحُ، وَلَا يَهْجُرُ اِلَّا فِي الْبَيْتِ

❀❀ حکیم بن معاویہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: عورت کا شوہر پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ کھانا کھائے' تو اسے بھی کھلائے جب وہ خود کپڑا پہنے تو اسے بھی پہنائے اور اس کے چہرے پر نہ مارے اور اسے قبیح قرار نہ دے اور اس کے ساتھ صرف گھر میں لاتعلقی اختیار کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ مَنْ كَانَ خَيْرًا لِامْرَاَتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' لوگوں میں وہ شخص بہتر شمار ہوتا ہے جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہو

4176 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4175– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي قزعي واسمه سويد بن حجير – فمن رجال مسلم، وغير حكيم بن معاوية، فقد روى له أصحاب السنن وهو صدوق . وأخرجه أحمد 4/447، وابن ماجه 1850 في النكاح: باب حق المرأة على الزوج، والنسائي في الكبرى كما في "تحفة الأشراف" 8/432، والطبراني 19/1039، والبيهقي 7/295 من طرق عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد 2142 في النكاح: باب في حق المرأة على زوجها، وأحمد 4/447، والطبراني 19/1034 و 1037و 1038، .والحاكم 2/187–188، والبيهقي 7/305 من طرق عن أبي قزعة، به .وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 3/446–447 من طريق أبي قزعة، عن عمرو بن دينار، عن حكيم، به .وأخرجه أحمد 5/3 عن عبد الرزاق، عن ابن جريج، عن أبي قزعة وعطاء، عن رجل من بني قشير، عن أبيه .وأخرجه أبو داوُد 2143و 21449، وأحمد 5/5، والطبراني 19/999 و 100 و 101 و 102، من طريق عن بهز بن حكيم، عن ابيه، عن جده، وهذا سند حسن .وأخرجه البيهقي 7/295 من طريق سعيد بن حكيم وهو أخو بهز– عن أبيه، عن جده .

4176– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي– فقد روى له البخاري مقرونا، ومسلم متابعة، وهو صدوق . وأخرجه أحمد 2/250 و 472 وابن أبي شيبة في "المصنف" 8/515 و 11/27، و"الإيمان" 17 18، والترمذي 1162 في الرضاع: باب ما جاء في حق المرأة على زوجها، وأبو داوُد 4682 في السنة: باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، والبغوي 2341 3495، وأبو نعيم في "الحلية" 9/248 من طرق عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: حسن صحيح، وصححه الحاكم 1/3 على شرط مسلم، ووافقه الذهبي! .وأخرجه أحمد 2/527، والدارمي 2/322، وابن أبي شيبة 8/516 و 11/27–28 من طرق عن محمد بن عجلان، عن القعقاع، عن أبي صالح، عن أبي هريرة .وهذا سند حسن، وصححه الحاكم 1/3 على شرط مسلم ووافقه الذهبي مع أن ابن عجلان أخرج له مسلم متابعة، وفيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح .وأخرجه ابن أبي شيبة 11/47 عن ابن علية، عن يونس، عن الحسن، رفعه، وهذا مرسل صحيح الإسناد .وفي الباب عن عائشة بلفظ: "إن من أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقاً والطفهم بأهله " أخرجه أحمد 6/47 و 99، والترمذي 2612، والحاكم 1/53 من طريق أبي قلابة عنها، وقال الترمذي: حديث حسن، ولا نعرف لأبي قلابة سماعاً من عائشة .

(متن حدیث): اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان کے اعتبار سے اہل ایمان میں سب سے زیادہ کامل وہ لوگ ہیں' جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں اور تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہوں''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الْاقْتِدَاءِ بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَرْءِ فِي الْاِحْسَانِ اِلٰى عِيَالِهِ اِذْ كَانَ خَيْرُهُمْ خَيْرَهُمْ لَهُنَّ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے' کیونکہ وہ اسی وقت بہتر شمار ہوگا' جب وہ بیوی کے حق میں بہتر ہو

4177 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَيَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ، قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهِ، وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِي، وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَدَعُوهُ يَعْنِي: لَا تَذْكُرُوهُ اِلَّا بِخَيْرٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم میں زیادہ بہتر وہ شخص ہے' جو اپنی بیوی کے حق میں زیادہ بہتر ہو' میں اپنی بیوی کے بارے میں تم سب سے زیادہ بہتر ہوں اور جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے' تو تم اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دو (یعنی اس کی برائیاں بیان نہ کرو)''۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم اسے چھوڑ دو'' اس سے مراد یہ ہے: اس کا ذکر صرف

4177– إسناده صحيح، هشام بن عبد الملك: هو ابن عمران اليزني الحمصي، روى له أصحاب السنن، وقال أبو حاتم: كان متقناً في الحديث، وقال النسائي: ثقة، وقال في موضع آخر: لا بأس به، وذكره المؤلف في الثقات، وقال أبو داوُد فيما نقله عنه الآجري: شيخ ضعيف، ومتابعه يحيى بن عثمان: هو ابن سعيد بن كثير بن دينار القرشي الحمصي، ثقة عابد صدوق روى له أصحاب السُّنن، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين. محمد بن يوسف: هو ابن واقد بن عثمان الضبي مولاهم الفريابي. وأخرجه الدارمي 2/159، والترمذي 3895 في المناقب: باب فضل أزواج النبي صلى الله عليه وسلم، عن محمد بن يوسف، بهذا الإسناد. قال الترمذي: هذا حديث حسن غريب صحيح من حديث الثوري، ما أقل من رواه عن الثوري. وله شاهد من حديث ابن عباس، دون الجملة الأخيرة، سيرد عند المؤلف برقم 4186.

بھلائی کے حوالے سے کرو۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْمُدَارَاةِ لِلرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِهٖ اِذْ لَا حِيْلَةَ لَهٗ فِيْهَا اِلَّا اِيَّاهَا

آدمی کو اپنی بیوی کا خیال رکھنے کے حکم ہونے کا تذکرہ' کیونکہ بیوی کے ساتھ وہ اس کے علاوہ کوئی اور طرزِ عمل اختیار نہیں کرسکتا

4178 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ فَاِنْ اَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا فَدَارِهَا تَعِشْ بِهَا'

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے' اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے تم اس کا خیال رکھتے ہوئے اس کے ہمراہ زندگی بسر کرو"۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُدَارَاةِ امْرَاَتِهٖ لِيَدُوْمَ دَوَامُ عَيْشِهٖ بِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنی بیوی کا خیال رکھے' تاکہ وہ اس کے ساتھ زندگی بھر رہ سکے

4179 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ

4178- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير جعفر بن سليمان وهو الضبعي- فمن رجال مسلم، عوف: هو ابن أبي جميلة العبدي الهجري البصري بالأعرابي، وأبو رجاء: هو عمران بن ملحان العطاردي. وأخرجه الطبراني 6992، والبزار 1476 من طريق جعفر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار 1476 من طريق محبوب بن الحسن، والحاكم 4/174 من طريق ابي عاصم، كلاهما عن عوف، بِهِ. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

4179- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار، فقد روى له أبو داوٗد والترمذي وهو حافظ، أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز. وأخرجه أحمد 2/449 و 497 و 530، والدارمي 2/148، والبخاري 5184 في النكاح: باب المداراة مع النساء وقل النبي صلى الله عليه وسلم: "إنما المرأة كالضلع"، ومسلم 1468 59 في الرضاع: باب الوصية للنساء، والبغوي 2333 من طرق عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 3331 في أحاديث الأنبياء: باب خلق اٰدم وذريته، و 5186 في النكاح: باب الوصاة بالنساء، ومسلم 1468 60 والبغوي 2332 من طرق عن أبي حازم، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم 1468 65، والترمذي 1188 في الطلاق: باب ما جاء في مداراة النساء، من طريقين عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة.

الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَلَنْ تَصْلُحَ لَكَ عَلٰى طَرِيقَةٍ، وَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَّاِنَّ تُرِدْ اِقَامَتَهَا تَكْسِرُهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے تم اسے کسی بھی طریقے سے سیدھا نہیں کر سکتے اگر تم اس کے ٹیڑھے پن سمیت اس سے نفع حاصل کر سکتے ہو تو کرلو اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے (یا کسی راوی نے شاید یہ وضاحت کی ہے) اسے توڑنے سے مراد اسے طلاق دینا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِبَاحَةِ اسْتِمْتَاعِ الْمَرْءِ بِالْمَرْاَةِ الَّتِیْ يُعْرَفُ مِنْهَا اعْوِجَاجٌ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے اپنی بیوی سے نفع حاصل کرنا مباح ہے وہ بیوی جس میں ٹیڑھا پن معلوم ہو

4180 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا مَثَلُ الْمَرْاَةِ كَالضِّلَعِ اِنْ اَرَدْتَ اِقَامَتَهَا كُسِرَتْ، وَاِنَّ تَسْتَمْتِعْ بِهَا تَسْتَمْتِعْ بِهَا، وَفِيْهَا عِوَجٌ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا عَلٰى مَا كَانَ مِنْهَا مِنْ عِوَجٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت کی مثال پسلی کی طرح ہے' اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی اور اگر تم اس کے ٹیڑھے پن سمیت اس سے نفع حاصل کرنا چاہو' تو نفع حاصل کرلو گے اس لیے تم اس کے ٹیڑھے پن سمیت اس سے نفع حاصل کرو''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ مُؤَاكَلَتِهِ عِيَالَهُ وَمُشَارَبَتِهِ اِيَّاهَا دُوْنَ التَّصَلُّفِ عَلَيْهَا بِالْاِنْفِرَادِ بِهِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ اپنی بیوی کے ساتھ کھائے اور پیئے اور عورت کے بے وقعت ہونے کا اظہار کر کے انفرادی طور پر (نہ کھائے پیئے)

4180- إسناده حسن من أجل ابن عجلان . عبد الله بن رجاء : هو أبو عمران البصري نزيل مكة .وأخرجه أحمد 2/428، والحاكم 4/174 من طريق ابن عجلان، بهذا الإسناد . وفي الباب عن أبي ذر عند أحمد 5/164، والدرامي 2/147-148، والبزار 1478،وأورده الهيثمي في "المجمع" 4/303، ونسبه لأحمد والبزاء، وقال: رجاله رجال الصحيح خلا نعيم بن قعنب، وهو ثقة .

4181 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): إِنْ كُنْتُ لَآتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِنَاءِ فَآخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ فَيَأْخُذُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ مَوْضِعَ فِيَّ وَإِنْ كُنْتُ لَآخُذُ الْعَرْقَ مِنَ اللَّحْمِ فَآكُلُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَضَعُ فَاهُ مَوْضِعَ فِيَّ فَيَأْكُلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات میں کوئی برتن لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی میں وہ برتن لے کر پہلے اس میں سے پی لیتی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس برتن کو لیتے اور اپنا منہ اسی جگہ پر رکھتے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا بعض اوقات میں گوشت کی کوئی ہڈی لیتی اور اسے کھا لیتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس ہڈی کو لے کر اپنا منہ اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھا لیتے تھے حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ طَلَبِ الْمَرْءِ عَثَرَاتِ اَهْلِهِ اَوْ تَقَصُّدِ خِيَانَتِهِمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنی بیوی کے پوشیدہ معاملات کو جاننے کی جستجو کرے یا اس کی خیانت (کو جاننے) کا قصد کرے

4182 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّطْرُقَ الْمَرْءُ اَهْلَهُ لَيْلًا، اَوْ يُخَوِّنَهُمْ وَيَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے (کہ سفر سے واپسی پر طویل غیر

4181–إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد تقدم برقم 1294 و 1316 .

4182– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب .وأخرجه الدارمي 2/275 عن محمد بن يوسف، ومسلم ص 1528 184 في الإمارة: باب كراهة الطروق . . .، من طريق وكيع، كلاهما عن سفيان بهذا الإسناد . قال الدرامي بإثره: قال سفيان: قوله: "أو يخوفهم أو يلتمس عثراتهم" ما أدرى شيء قاله ماحرب، أو شيء هو في الحديث .وأخرجه مسلم 184 من طريق عبد الرحمن بن مهدى، عن سفيان، به . وقال في آخره: قال عبد الرحمن: قال سفيان: لا أدرى هذا في الحديث أم لا، يعني: "أن يتخونهم أو يلتمس عثراتهم" .وأخرجه أحمد 3/299 و 302، والبخارى 5243 في النكاح: باب لا يطرق أهله ليلاً، ومسلم 185، وأبو داوٗد 2776 في الجهاد: باب في الطروق، والطبراني في "الصغير" 678، والبيهقي 5/260، من طريق عن شعبة، عن . محارب بن دثار، به .وأخرجه من طرق عن جابر: أحمد 3/298 و 308 و 310 و 314 و 355 و 358 و 362 و 391 و 395 و 396 و 399، والحميدي 1297، والبخارى 5244، ومسلم 715 182 و 183، والترمذي 2712، في الاستئذان: باب كراهة طروق الرجل أهله ليلاً، وأبو يعلى 1843 و 1891، والبيهقي 5/260 .

حاضری کے بعد) کوئی شخص رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس چلا جائے یا اپنی بیوی کی خیانت معلوم کرنا چاہے (یعنی اس کی جاسوسی کرے) یا اس کے پوشیدہ معاملات کی کھوج لگائے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ لَا يُحَرِّمَ عَلَيْهِ امْرَاَتَهُ مِنْ غَيْرِ سَبَبٍ يُوْجِبُ ذٰلِكَ اَوْ شَيْئًا مِنْ اَسْبَابِهَا

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنی بیوی کو اپنے لیے حرام قرار نہ دے

جو کسی ایسے سبب کے بغیر ہو جو (حرام قرار دینے کو) لازم کر دیتا ہے یا ان اسباب میں سے کوئی چیز ہو (جو حرام قرار دینے کو لازم کر دیتی ہے)

4183 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: زَعَمَ عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا قَالَتْ: فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اِنْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ: اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْمَغَافِرِ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: بَلْ شَرِبْتُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَسَلًا وَلَنْ اَعُوْدَ لَهُ فَنَزَلَتْ (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ) (التحريم: 1) الْآيَةَ

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں شہد پیا کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اور حفصہ نے یہ طے کیا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائیں گے تو تم نے یہ کہنا ہے' مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مغافر کی بو محسوس ہوتی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں خواتین میں سے کسی ایک کے پاس تشریف لائے' تو اس خاتون نے یہ بات کہہ دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جی نہیں)' بلکہ میں نے تو زینب بنت جحش کے ہاں شہد پیا تھا اب میں یہ دوبارہ نہیں پیوں گا' تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''اے نبی! تم اس چیز کو کیوں حرام قرار دیتے ہو''۔

ذِكْرُ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَنَّةَ عَلَى السَّائِلَةِ طَلَاقَهَا زَوْجَهَا مِنْ غَيْرِ سَبَبٍ يُوْجِبُ ذٰلِكَ

4183- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين . أبو معمر: هو إسماعيل بن . إبراهيم بن معمر الهذلي القطيعي، وحجاج: هو ابن محمد المصيصي الأعور، وعطاء : هو ابن ابي رباح .وأخرجه مسلم 1474 عن محمد بن حاتم، عن حجاج بن محمد، بهذا الإسناد . وقد صرح عنده ابن جريرج بالسماع من عطاء، فالسند صحيح .وأخرجه البخاري 4912 في التفسير باب (يَاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ) (التحريم: 1) و 5267 في الطلاق: باب (لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ) (التحريم: 1)، و 6691 في الأيمان والنذور: باب إذا حرم طعاماً، من طريقين عن ابن جريج، به .

اللہ تعالیٰ کا ایسی عورت پر جنت کو حرام قرار دینے کا تذکرہ جو اپنے شوہر سے کسی مناسب سبب کے بغیر طلاق کا مطالبہ کرتی ہے

4184 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وهَيْبٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقَهَا مِنْ غَيْرِ بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو عورت اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کسی (شرعی) خرابی کے بغیر کرتی ہے ایسی عورت کیلئے جنت کی خوشبو حرام ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْتَعْذِرَ لِصِهْرِهٖ مِنَ امْرَاَتِهٖ اِذَا كَرِهَ مِنْهَا بَعْضَ الْاِخْتِلَافِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنے سسر کو اپنی بیوی کی شکایت لگا سکتا ہے جبکہ اسے بیوی کی طرف سے کوئی اختلاف ناگوار گزرے

4185 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْذَرَ اَبَا بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَظُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَالَهَا بِالَّذِي نَالَهَا فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَهٗ فَلَطَمَهَا وَصَكَّ فِيْ صَدْرِهَا فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ مَا اَنَا بِمُسْتَعْذِرِكَ مِنْهَا بَعْدَهَا اَبَدًا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی شکایت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس پر (اتنا سخت) رد عمل ظاہر کریں گے جو انہوں نے ظاہر کیا (یہ شکایت سن کر)

4184– اسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي أسماء واسمه عمرو بن مرثد الرحبي– فمن رجال مسلم، أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي . وأخرجه أحمد 5/277، و 283، وابن ابي شيبة 5/272، والدارمي 2/162، وأبو داؤد 2226 في الطلاق: باب في الخلع، والترمذي 1187 في الطلاق: باب ما جاء في المختلعات، وابن ماجه 2055 في الطلاق: باب . كراهية الخلع للمرأة، والطبرى في "جامع البيان " 4843 و 4844، وابن الجارود 748، والبيهقي 7/316، من طرق عن ايوب، بهذا الإسناد . وقال الترمذى: حديث حسن، وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى، مع أن أبا أسماء لم يخرج له البخارى .

4185– حديث صحيح . ابن أبي السرى وهو محمد بن المتوكل– صدوق عارف صاحب أوهام، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو طمانچہ لگا دیا اور ان کے سینے پر (ہاتھ مار کر) دھکا بھی دیا اس بات پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو افسوس ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر آج کے بعد میں کبھی تمہیں (عائشہ کی) شکایت نہیں لگاؤں گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ اِذْ خَيْرُ النَّاسِ خَيْرُهُمْ لِاَهْلِهِ

خواتین کو مارنے کی ممانعت کا تذکرہ' کیونکہ لوگوں میں بہتر وہ شخص ہے' جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہو

4186 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَمِّهِ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ الرِّجَالَ اسْتَاْذَنُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ضَرْبِ النِّسَاءِ فَاَذِنَ لَهُمْ فَضَرَبُوْهُنَّ فَبَاتَ فَسَمِعَ صَوْتًا عَالِيًا فَقَالَ: مَا هٰذَا قَالُوْا: اَذِنْتَ لِلرِّجَالِ فِيْ ضَرْبِ النِّسَاءِ فَضَرَبُوْهُنَّ فَنَهَاهُمْ وَقَالَ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهِ، وَاَنَا مِنْ خَيْرِكُمْ لِاَهْلِيْ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ مردوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خواتین (یعنی اپنی بیویوں) کو مارنے کی اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی ان لوگوں نے اپنی بیویوں کی پٹائی کی۔ رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سنائی دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے لوگوں نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو خواتین کی پٹائی کرنے کی اجازت دی ہے' تو ان مردوں نے خواتین کی پٹائی کی (جس کی وجہ سے وہ خواتین رونے لگیں اور اس کی یہ آواز ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو اس سے منع کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے' جو اپنی بیوی کے حق میں زیادہ بہتر ہو اور میں اپنی بیوی کے حق میں تم سب سے زیادہ بہتر ہوں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ جَائِزٌ لَهُ اَنْ يُّؤَدِّبَ امْرَاَتَهُ بِهِجْرَانِهَا مُدَّةً مَعْلُوْمَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات جائز ہے' وہ اپنی بیوی کو تادیب کرنے کے لیے متعین مدت تک اس سے لاتعلقی اختیار کرے

4187 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

4186– حسن لغيره، جعفر بن يحيى، وعمه عمارة بن ثوبان لم يوثقهما غير المؤلف، وباقي رجاله ثقات . أبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد النبيل، ويشهد له حديث عائشة المتقدم 4177 فيتقوى به . وأخرجه ابن ماجه 1977 من طريقين عن أبي عاصم، بهذا الإسناد .

4187– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم .وعلقه البخاري في "صحيحه" 89 في العلم: باب التناوب في العلم، فقال: وقال ابن وهب، عن يونس، بهذا الإسناد .وسيرد الحديث عند المؤلف بطوله من طريق آخر برقم 4268 وانظر تخريجه ثمت .

وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ ثَوْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متنِ حدیث): لَمْ اَزَلْ حَرِيصًا عَلٰى اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ لَهُمَا (اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) (التحريم: 4) حَتّٰى حَجَّ فَحَجَجْتُ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِاِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ، ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ، فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ لَهُمَا اللّٰهُ: (اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) (التحريم: 4)، فَقَالَ عُمَرُ: وَاعَجَبًا مِنْكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هِيَ حَفْصَةُ، وَعَائِشَةُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: اِنِّىْ كُنْتُ اَنَا وَجَارٌ لِىْ مِنَ الْاَنْصَارِ فِىْ بَنِىْ اُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ مِنْ عَوَالِى الْمَدِيْنَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ يَوْمًا وَاَنْزِلُ يَوْمًا فَاِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهٖ وَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَكُنَّا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْاَنْصَارِ اِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَاْخُذْنَ مِنْ نِسَاءِ الْاَنْصَارِ فَصَخِبْتُ عَلَيَّ امْرَاَتِىْ فَرَاجَعَتْنِىْ، فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِىْ، قَالَتْ: وَلِمَ تُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَاِنَّ اِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَاَفْزَعَنِىْ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ، ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِىْ فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، فَقُلْتُ لَهَا: يَا حَفْصَةُ اَتُغْضِبُ اِحْدَاكُنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ، قَالَتْ: نَعَمْ، قُلْتُ: قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ اَفَتَاْمَنِيْنَ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِيْنَ؟، لَا تَسْتَكْثِرِى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تُرَاجِعِيهِ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَسَلِيْنِىْ مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ اَضْوَاَ وَاَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُرِيْدُ عَائِشَةَ - قَالَ عُمَرُ: وَقَدْ تُحِدِّثْنَا اَنَّ غَسَّانَ تَنْعَلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا فَنَزَلَ صَاحِبِى الْاَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهٖ فَرَجَعَ اِلَيَّ عَشِيًّا فَضَرَبَ بَابِىْ ضَرْبًا شَدِيْدًا فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ، قُلْتُ: مَا هُوَ اَجَاءَتْ غَسَّانُ، قَالَ: لَا بَلْ اَعْظَمُ وَاَطْوَلُ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ، قَالَ عُمَرُ: قُلْتُ: خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ هٰذَا يُوشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ قَالَ، فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِىْ فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُبَةً لَهٗ اعْتَزَلَ فِيْهَا.

قَالَ: وَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَاِذَا هِيَ تَبْكِى قُلْتُ: وَمَا يُبْكِيكِ اَلَمْ اَكُنْ اُحَذِّرُكِ هٰذَا اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَا اَدْرِى هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِىْ هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ، فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ الْمِنْبَرَ فَاِذَا حَوْلَهٗ رَهْطٌ يَبْكُوْنَ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِىْ مَا اَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِىْ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِغُلَامٍ اَسْوَدَ: اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ، قَالَ: فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَصَمَتَ، فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِىْ مَا

اَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ، قَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَلَمَّا اَنْ وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا اِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِيْ يَقُوْلُ: قَدْ اَذِنَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ قَدْ اَثَّرَ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِءً عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَسَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلَّقْتَ نِسَاءَ كَ؟، فَرَفَعَ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَكُنَّا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ نِسَاءَ نَا فَلَمَّا اَنْ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَدِمْنَا عَلٰى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَصَخِبَتْ عَلَيَّ امْرَاَتِيْ فَاِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِيْ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: اَتُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ وَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ اِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَ: قُلْتُ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ اَفَتَاْمَنُ اِحْدَاهُنَّ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ: لَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ اَوْسَمُ وَاَحَبُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْدُ عَائِشَةَ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمًا اٰخَرَ قَالَ: فَجَلَسْتُ حِيْنَ رَاَيْتُهُ تَبَسَّمَ، قَالَ: فَرَجَعْتُ بَصَرِيْ فِيْ بَيْتِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ فِيْهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ اُهْبَةٍ ثَلَاثَةٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّوَسِّعَ عَلٰى اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسَ، الرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَاُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ، قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا ثُمَّ قَالَ: اَفِيْ شَكٍّ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ اُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَقُلْتُ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَ هٗ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَكَانَ قَالَ: مَا اَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حَتّٰى عَاتَبَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَدَاَ بِهَا فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قَدْ اَقْسَمْتَ اَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَاِنَّا اَصْبَحْنَا فِيْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً عَدَّهَا، فَقَالَ: الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بڑے عرصے سے میری یہ خواہش تھی کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ان دوخواتین کے بارے میں دریافت کروں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے تعلق رکھتی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

''اگر تم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرلو (تو یہ بہتر ہے) کیونکہ تمہارے دل مائل ہو گئے تھے''۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج پر گئے ان کے ساتھ میں بھی حج پر گیا وہ (قضائے حاجت کرنے کیلئے) ایک طرف ہٹ گئے میں بھی ان کے ہمراہ برتن لے کر ایک طرف ہٹ گیا انہوں نے قضائے حاجت کی پھر وہ تشریف لائے میں نے ان کے دونوں ہاتھوں پر برتن میں سے پانی انڈیلا انہوں نے وضو کیا میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! نبی

اکرم ﷺ کی ازواج سے تعلق رکھنے والی وہ دوخواتین کون تھیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

''اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں' توبہ کرلو (تو یہ مناسب ہوگا)' کیونکہ تم دونوں کے دل مائل ہو گئے تھے''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس تم پر حیرت ہے (کہ تم نے پہلے اس بارے میں سوال کیوں نہیں کیا) وہ حفصہ اور عائشہ تھیں' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پورا واقعہ سنایا انہوں نے بیان کیا۔

میں اور بنوامیہ بن زید سے تعلق رکھنے والا میرا ایک پڑوسی (راوی کہتے ہیں:) بنوامیہ بن زید مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں رہتے تھے' ہم دونوں باری باری نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک دن وہ حاضر ہوتا تھا اور ایک دن میں حاضر ہوتا تھا جب میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا تو اس دن کی اطلاعات جن کا تعلق وحی سے ہوتا تھا یا دیگر امور سے ہوتا تھا وہ لے آتا تھا اور جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا تو وہ بھی ایسا ہی کیا کرتا تھا ہم قریش سے تعلق رکھنے والے افراد اپنی بیویوں پر غالب تھے جب ہم انصار کے ہاں آئے' تو وہ ایسے لوگ تھے کہ ان کی بیویاں ان پر غالب تھیں' تو ہماری عورتوں نے انصار کی خواتین سے یہ طریقہ سیکھنا شروع کر دیا ایک دن میں نے اپنی بیوی پر ناراضگی کا اظہار کیا' تو اس نے مجھے پلٹ کے جواب دیا: میں نے اس کے جواب دینے پر غصے کا اظہار کیا' تو اس نے کہا: میں نے آپ کو جواب دیا ہے: اس بات پر کیوں غصہ کر رہے ہیں اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کی ازواج بھی نبی اکرم ﷺ کو جواب دے دیتی ہیں اور ان میں سے ایک زوجہ محترمہ ایسی ہے' جو صبح سے لے کر شام تک نبی اکرم ﷺ سے ناراض رہتی ہے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اس بات نے مجھے خوف زدہ کر دیا میں نے کہا: ان ازواج میں سے جو ایسا کرتی ہے وہ خسارے کا شکار ہو جائے گی' پھر میں نے اپنی چادر لپیٹی اور (مدینہ منورہ آ گیا) وہاں میں حفصہ بنت عمر کے پاس آیا میں نے اس سے کہا: اے حفصہ کیا تم (یعنی ازواج مطہرات) میں سے کوئی ایک نبی اکرم ﷺ سے ناراض ہوتی ہے اور سارا دن آپ ﷺ سے ناراض رہتی ہے۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں میں نے کہا: وہ تو رسوا ہو جائے گی اور خسارے کا شکار ہو جائے گی کیا تم لوگ خود کو اس سے محفوظ سمجھتی ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہو جائے گا اور تمہیں ہلاکت کا شکار کر دے گا۔ تم نبی اکرم ﷺ کی کسی بات پر اعتراض نہ کیا کرو۔ نبی اکرم ﷺ کو آگے سے جواب نہ دیا کرو۔ نبی اکرم ﷺ سے لاتعلق نہ رہا کرو تمہاری جو ضروریات ہوتی ہیں تم مجھ سے مانگ لیا کرو اور یہ چیز تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے کہ تمہاری پڑوسن (یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) نبی اکرم ﷺ کے نزدیک زیادہ خوبصورت ہے اور آپ ﷺ کو زیادہ محبوب ہے (راوی کہتے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان دنوں ہم یہ بات چیت کر رہے تھے کہ غسان قبیلے کے لوگ ہمارے ساتھ جنگ کیلئے ساز و سامان تیار کر رہے ہیں' اپنی باری کے دن میرا انصاری پڑوسی (مدینہ منورہ) آیا جب وہ شام کے وقت واپس آیا' تو اس نے میرے دروازے پر زور سے دستک دی میں گھبرا گیا میں باہر نکل کر اس کے پاس آیا اس نے کہا: ایک عظیم واقعہ رونما ہو گیا ہے میں نے دریافت کیا: کیا ہوا؟ کیا غسان (قبیلے کے لوگ) آ گئے ہیں۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں اس سے زیادہ بڑا اور اس سے زیادہ طویل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: حفصہ رسوا ہوئی اور خسارے کا

شکار ہوگئی مجھے یہ اندازہ تھا کہ ایسا ایک دن ہو کر رہے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنی چادر اوڑھی اور فجر کی نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ادا کی (نماز ادا کرنے کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالا خانے میں تشریف لے گئے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم علیحدہ طور پر رہ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حفصہ کے پاس آیا' تو وہ رو رہی تھی میں نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو کیا میں نے تمہیں اس چیز سے ڈرانے کی کوشش نہیں کی تھی کیا اللہ کے رسول نے تم لوگوں کو طلاق دے دی ہے۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بالا خانے میں علیحدہ آرام فرما ہیں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے) باہر آیا اور منبر کے قریب آ گیا وہاں منبر کے اردگرد کچھ لوگ موجود تھے وہ رو رہے تھے میں تھوڑی دیر ان کے ساتھ بیٹھا رہا پھر مجھے جو اندیشہ تھا وہ مجھ پر غالب آیا' تو میں اس بالا خانے کے پاس آیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے میں نے سیاہ فام لڑکے سے کہا: تم عمر کیلئے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ لڑکا اندر گیا اس نے باہر آ کے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کا ذکر کیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' تو میں واپس آ گیا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں واپس آ گیا اور ان لوگوں کے ساتھ آ کے بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے پھر میری جو کیفیت تھی وہ مجھ پر غالب آئی اور میں نے آ کر لڑکے سے کہا تم عمر کیلئے اندر آنے کی اجازت مانگو وہ اندر گیا پھر واپس آیا اور بولا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کا ذکر کیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ابھی وہاں سے مڑا ہی تھا کہ اس لڑکے نے مجھے بلایا اور بولا: اللہ کے رسول نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی چھال سے بنی ہوئی چٹائی کے اوپر لیٹے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر اس کا نشان موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کے بنے ہوئے تکیے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی جس کے اندر کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا پھر میں نے کھڑے ہوئے ہی عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور ارشاد فرمایا: جی نہیں۔ میں نے کہا: اللہ اکبر' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ہمیں ملاحظہ کیا ہے ہم قریش سے تعلق رکھنے والے افراد اپنی بیوں پر غالب ہوتے تھے جب ہم مدینہ آئے' تو ہم ایک ایسی قوم کے پاس آ گئے جن کی بیویاں ان پر غالب تھیں ایک دن میں نے اپنی بیوی پر ناراضگی کا اظہار کیا' تو اس نے مجھے پلٹ کر جواب دیا: میں نے اس کی اس حرکت پر حیرانگی کا اظہار کیا' تو اس نے کہا: کیا آپ اس بات پر حیران ہو رہے ہیں کہ میں نے آپ کو جواب دیا ہے: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے سے جواب دے دیتی ہیں اور ان میں سے ایک تو صبح سے لے کر شام تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ناراض رہتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: حفصہ رسوا ہو جائے گی اور خسارے کا شکار ہو جائے گی کیا وہ ازواج اس بات سے محفوظ ہو گئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہو جائے گا اور وہ عورت جس پر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے ہیں) ہلاکت کا شکار ہو جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حفصہ کے پاس گیا میں نے کہا: یہ چیز تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے کہ تمہاری پڑوسن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ خوبصورت اور زیادہ محبوب ہے۔ میری مراد عائشہ تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر دوسری مرتبہ مسکرا دیئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو میں بیٹھ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جب اس بالا خانے کا جائزہ لیا تو اللہ کی قسم! مجھے اس میں صرف تین خشک کھالیں نظر آئیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کشادگی عطا کرے' کیونکہ اہل فارس اور اہل روم کو کشادگی عطا کی گئی ہے ان لوگوں کو دنیا کی نعمتیں دی گئی ہیں حالانکہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے حالانکہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹیک لگائی ہوئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خطاب کے بیٹے کیا تمہیں شک ہے یہ وہ لوگ ہیں' جنہیں نعمتیں دنیاوی زندگی میں پہلے دے دی گئی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے اس وجہ سے علیحدگی اختیار کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ازواج پر شدید ناراضگی کی وجہ سے یہ کہا تھا کہ میں ایک ماہ تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر تنبیہ کی اور جب انتیس دن گزر گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے ان کے پاس گئے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تو یہ قسم اٹھائی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ایک ماہ تک تشریف نہیں لائیں گے ابھی تو صرف انتیس دن گزرے ہیں میں نے ان کی گنتی کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ کبھی **29** دن کا بھی ہوتا ہے مہینہ کبھی **29** دن کا بھی ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الزُّهْرِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں زہری نامی راوی منفرد ہے

4188 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ سِمَاكٍ اَبِي زُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا اعْتَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ يَنْكُتُونَ بِالْحَصَى وَيَقُولُونَ: طَلَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ، وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُؤْمَرْنَ بِالْحِجَابِ، فَقَالَ عُمَرُ: لَاَعْلَمَنَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: يَا بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَاْنِكِ اَنْ تُؤْذِيَ اللّٰهَ

4188– إسناده حسن على شرط مسلم، عكرمة بن عمار حديثه ينزل عن رتبة الصحيح .وأخرجه مسلم 1479 فى الطلاق: باب فى الإيلاء واعتزال النساء وتخييرهن، وأبو يعلى 146 ورقة 14، عن أبى خيثمة زهير بن حرب، عن عمرو بن يونس، بهذا الإسناد . وقد تحرف فى "مسند أبى يعلى" "عمر بن يونس" إلى "عثمان بن عمر"، وجاء على الصواب فى "سنن البيهقى 7/46" فقد أخرجه من طريق أبى يعلى عن زهير بن حرب، عن عمرو بن يونس، به .

وَرَسُوْلَهُ، قَالَتْ: مَالِيْ وَمَالَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ، فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا: يَا حَفْصَةُ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَانُكِ اَنْ تُؤْذِى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَلَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّكِ وَلَوْلَا اَنَا لَطَلَّقَكِ، فَبَكَتْ اَشَدَّ الْبُكَاءِ فَقُلْتُ: اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: هُوَ فِيْ خِزَانَتِهٖ فِي الْمَشْرُبَةِ فَدَخَلْتُ فَإِذَا اَنَا بِرَبَاحٍ غُلَامٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَاعِدٍ عَلٰى اُسْكُفَّةِ الْمَشْرُبَةِ مُدَلٍّ رِجْلَيْهِ عَلٰى نَقِيرٍ مِّنْ خَشَبٍ وَهُوَ جِذْعٌ يَرْقٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْحَدِرُ فَنَادَيْتُ: يَا رَبَاحُ اسْتَاْذِنْ لِيْ عِنْدَكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ اِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَقُلْتُ: يَا رَبَاحُ اسْتَاْذِنْ لِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّيْ اَظُنُّ رَسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَنَّ اَنِّيْ جِئْتُ مِنْ اَجْلِ حَفْصَةَ وَاللّٰهِ لَئِنْ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَرْبِ عُنُقِهَا لَاَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا وَرَفَعْتُ صَوْتِيْ فَاَوْمَا اِلَيَّ بِيَدِهٖ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى حَصِيرٍ قَالَ: فَجَلَسْتُ فَإِذَا عَلَيْهِ اِزَارٌ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَاِذَا الْحَصِيرُ قَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ فَنَظَرْتُ بِبَصَرِي فِيْ خِزَانَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا بِقَبْضَةٍ مِّنْ شَعِيرٍ نَحْوَ الصَّاعِ وَمِثْلُهَا قَرَظٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَاِذَا اَفِيقٌ، قَالَ اَبُوْ حَفْصٍ: اَلْاَفِيقُ: اَلْاِهَابُ الَّذِى قَدْ ذَهَبَ شَعْرُهُ وَلَمْ يُدْبَغْ فَابْتَدَرَتْ عَيْنَاىَ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا لِيْ لَا اَبْكِي وَهٰذَا الْحَصِيرُ قَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِكَ وَهٰذِهٖ خِزَانَتُكَ وَلَا اَرٰى فِيْهَا اِلَّا مَا اَرٰى وَذٰلِكَ قَيْصَرُ، وَكِسْرٰى فِي الثِّمَارِ وَالْاَنْهَارِ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَفْوَتُهُ وَهٰذِهٖ خِزَانَتُكَ، قَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا؟، قُلْتُ: بَلٰى فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَاَنَا اَرٰى فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَشُقُّ عَلَيْكَ مِنْ شَاْنِ النِّسَاءِ فَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَجِبْرِيلَ، وَمِيكَائِيلَ وَاَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ مَعَكَ وَقَلَّمَا تَكَلَّمْتُ وَاَحْمَدُ اللّٰهَ بِكَلَامٍ اِلَّا رَجَوْتُ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ يُصَدِّقُ قَوْلِيْ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اٰيَةُ التَّخْيِيرِ (عَسٰى رَبُّهُ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهُ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ) (التحريم: 5)، (وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ) (التحريم: 4) اَلْاٰيَةَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ، وَحَفْصَةُ تُظَاهِرَانِ عَلٰى سَائِرِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلَّقْتَهُنَّ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَنْزِلُ فَاُخْبِرُهُنَّ اَنَّكَ لَمْ تُطَلِّقْهُنَّ؟ قَالَ: نَعَمْ اِنْ شِئْتَ، فَلَمْ اَزَلْ اُحَدِّثُهُ حَتّٰى تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهٖ وَحَتّٰى كَشَّرَ فَضَحِكَ وَكَانَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا، فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَزَلْتُ اَتَشَبَّثُ بِالْجِذْعِ وَنَزَلَ كَمَا يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ مَا يَمَسُّهُ بِيَدِهٖ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ فِي الْغُرْفَةِ تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقُمْتُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَنَادَيْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ: لَمْ يُطَلِّقِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نِسَاءَهُ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَاِذَا جَاءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ) (النساء: 83) اِلٰى قَوْلِهٖ (لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهُ مِنْهُمْ) (النساء: 83) فَكُنْتُ اَنَا اسْتَنْبَطْتُ ذٰلِكَ الْاَمْرَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّخْيِيرِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار کی تو میں مسجد میں داخل ہوا وہاں لوگ کنکریوں کو کرید رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے یہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (میں نے سوچا) میں آج اس بارے میں ضرور معلومات حاصل کروں گا میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا میں نے کہا: اے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی! اب آپ کا معاملہ یہاں تک پہنچ گیا ہے' آپ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتی ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے خطاب کے صاحب زادے! میرا اور آپ کا کیا واسطہ آپ اپنا گھر سنبھالیں پھر میں حفصہ بنت عمر کے پاس آیا میں نے کہا: اے حفصہ اب تمہارا معاملہ یہاں تک پہنچ گیا ہے' تم اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاؤ مجھے یہ بات پتہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے محبت نہیں ہے اور اگر میں نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں طلاق دے دینی تھی اس پر حفصہ زور وشور سے رونے لگیں میں نے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانے میں آرام فرما ہیں میں وہاں آیا' تو وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام رباح موجود تھا وہ بالا خانے کی سیڑھیوں پر بیٹھا ہوا تھا اس نے تختے پر پاؤں پھیلائے ہوئے تھے جو کھجور کے تنوں سے بنا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھ کر اوپر تشریف لے جاتے تھے اور اسی کے ذریعے نیچے تشریف لایا کرتے تھے میں نے اسے مخاطب کیا اے رباح تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری حاضری کی اجازت مانگو اس نے بالا خانے کی طرف دیکھا پھر میری طرف دیکھا اور کوئی جواب نہیں دیا میں نے کہا: اے رباح! تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری حاضری کی اجازت مانگو مجھے یہ لگتا ہے' شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھ رہے ہوں کہ میں حفصہ کی وجہ سے آیا ہوں حالانکہ اللہ کی قسم! اگر اللہ کے رسول مجھے حکم دیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں' تو میں اس کی گردن بھی اڑا دوں گا میں نے بلند آواز میں یہ بات کہی (اس لڑکے نے اوپر جا کر اجازت مانگی) اور پھر میری طرف اشارہ کیا' تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں وہاں بیٹھ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تہبند باندھا ہوا تھا اس کے علاوہ کوئی اور چیز آپ کے جسم پر نہیں تھی اور آپ کے پہلو پر چٹائی کا نشان موجود تھا جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمرے کا جائزہ لیا تو وہاں تقریباً ایک صاع جو موجود تھے اور ایک صاع کے قریب درخت کے پتے تھے اور وہاں افیق موجود تھی۔

ابوحفص نامی راوی کہتے ہیں: افیق سے مراد وہ کھال ہے' جس کے بال اتار دیئے گئے ہوں' لیکن ابھی اس کی دباغت نہ کی گئی ہو۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے خطاب کے صاحب زادے! تم کیوں رو رہے ہو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی میں کیوں نہ روؤں اس چٹائی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر نشان ڈال دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کمرے میں مجھے وہ چیزیں جو نظر آ رہی ہیں حالانکہ قیصر اور کسریٰ پھلوں اور نہروں کے اندر (یعنی نعمتوں کے اندر) رہ رہے ہیں' جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور اس کے محبوب ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساز و سامان اتنا سا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خطاب کے صاحب زادے کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ ہمارے لیے آخرت ہو اور ان کے لیے دنیا ہو۔

میں نے عرض کی: جی ہاں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان خواتین کے حوالے سے پریشان نہ ہوں' کیونکہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں طلاق دے دیتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے جبرائیل' میکائیل اور میں اور ابوبکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہوئے کوئی کلام کیا اور میں نے یہ امید رکھی کہ اللہ تعالیٰ اس بات کی تصدیق کردے گا' تو اختیار دینے سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

''اور اگر وہ (رسول) تم (یعنی ازواج مطہرات) کو طلاق دے دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی بیویاں دیدے گا' جو تم سے بہتر ہوں گی''۔

(ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:)

''اور اگر وہ دونوں (اس رسول) پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتی ہیں' تو بے شک اللہ اس کا مددگار ہے''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر تمام ازواج کے حوالے سے دباؤ ڈالنا چاہتی تھیں۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ نے انہیں طلاق دے دی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں واپس جا کر ان لوگوں کو بتا دوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں طلاق نہیں دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اگر تم چاہو تو (بتا دو) اس کے بعد میں مسلسل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کرتا رہا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ ختم ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر مزاج ٹھیک ہونے کے آثار نمودار ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانے سے نیچے تشریف لائے میں نے نیچے آتے ہوئے تنے کا سہارا لیا حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح اترے تھے جس طرح ہم عام زمین پر چلتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے چھوا بھی نہیں تھا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ انتیس دن سے بالا خانے میں مقیم ہیں پھر میں مسجد کے دروازے پر کھڑا ہوا میں نے بلند آواز میں اعلان کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق نہیں دی ہے۔

تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

''اور جب ان کے پاس امن یا خوف سے متعلق کوئی معاملہ آتا ہے' تو وہ اسے پھیلا دیتے ہیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

''تو وہ لوگ اس بارے میں جان لیتے ہیں جو ان میں سے استنباط کرتے ہیں''۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) تو میں وہ شخص ہوں جس نے اس معاملے میں استنباط کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اختیار دینے سے متعلق آیت نازل کردی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ إِلَّا عِنْدَ الْحَاجَةِ إِلَى أَدَبِهِنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ

خواتین کو مارنے کی ممانعت کا تذکرہ البتہ ضرورت کے وقت ان کی تادیب کے لیے پٹائی کی جاسکتی ہے جو (زیادہ تکلیف دہ) نہ ہو

4189 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ قَالَ: فَذَئِرَ النِّسَاءُ وَسَاءَتْ أَخْلَاقُهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ذَئِرَ النِّسَاءُ وَسَاءَتْ أَخْلَاقُهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ مُنْذُ نَهَيْتَ عَنْ ضَرْبِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاضْرِبُوا فَضَرَبَ النَّاسُ نِسَاءَهُمْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَأَتَى نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْتَكِينَ الضَّرْبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ أَصْبَحَ: لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ اللَّيْلَةَ سَبْعُونَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ يَشْتَكِينَ الضَّرْبَ وَايْمُ اللَّهِ لَا تَجِدُونَ أُولَئِكَ خِيَارَكُمْ

❀❀ حضرت ایاس بن ابوذباب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ کی کنیزوں (یعنی اپنی بیویوں کو) نہ مارو' راوی کہتے ہیں: اس پر عورتیں شیر ہوگئیں اور اپنے شوہروں کے حوالے سے ان کے اخلاق خراب ہوگئے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: عورتیں شیر ہوگئیں اور اپنے شوہروں کے ساتھ ان کے اخلاق خراب ہوگئے ہیں جب سے

4189- حديث صحيح، ابن أبي السّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وإياس بن أبي ذناب، قال البخارى فى "تاريخ" 1/440: لا تعرف له صحبة، وخالفه أبو حاتم وأبو زرعة، فأثبتا صحبته كما فى "الجرح والتعديل" 2/280، ورجح الحافظ صحبته فى "تهذيب التهذيب" 1/389، وصحح إسناد حديثه هذا فى "الإصابة1/101"، وقد اضطرب رأى المؤلف فيه، فذكره فى "مشاهير علماء الأمصار" ص 34، ضمن مشاهير الصحابة بمكة، وقال: كان ممن شهد حجة المصطفى صلى الله عليه وسلم وعقل عنه، ثم ذكره ص 82فى مشاهير التابعين من أهل مكة، وقال: ليس يصح عندى صحبته فلذلك حططناه عن طبقة الصحابة إلى التابعين .وانظر "الثقات3/12" و 304 .وهو فى "مصنف عبد الرزاق" 17945، ومن طريقه أخرجه الطبرانى 784، البيهقى 7/304وأخرجه ابن ماجه 1985 فى النكاح: باب ضرب النساء، والطبرانى 785، والبيهقى 7/305 من طرق عن سفيانبن عيينة، عن الزهرى، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داؤد 2146 فى النكاح: باب فى ضرب النساء، عن أحمد بن أبى خلف، وأحمد بن عمرو بن السرح، قالا: حدثنا سفيان، عن الزهرى، عن عبد الله بن عبد الله، قال ابن السرح: عبيد الله بن عبد الله، عن إياس بن عبد الله .وأخرجه الشافعى 2/28، والدارمى 2/147، والنسائى فى الكبرى كما فى التحفة 2/10، والحاكم 2/188 و 191، والبغوى 2346 من طرق عن سفيان بن عيينة، عن الزهرى، عن عبيد الله بن عبد الله بن عمر، عن إياس بن عبد الله بن أبى ذناب، وصححه الحاكم ووافقه الذهبى .وأخرجه الطبرانى 786 من طريق ابن المبارك، عن محمد بن ابى حفصة، عن الزهرى، عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة، عن إياس بن أبى ذناب .وللحديث شاهد من حديث ابن عباس، وقد تقدم برقم 4186، وآخر مرسل عند البيهقى 7/304 من حديث أم كلثوم بنت أبى بكر .

آپ ﷺ نے ان کی پٹائی کرنے سے منع کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کی پٹائی کر دیا کرو۔ لوگوں نے اس رات اپنی بیویوں کی اتنی پٹائی کی کہ اگلے دن پٹائی کی شکایت لے کر بہت سی خواتین نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس وقت یہ ارشاد فرمایا: گزشتہ رات محمد کے گھر پر 70 خواتین آئیں ان سب نے یہی شکایت کی کہ ان کی پٹائی ہوئی ہے اللہ کی قسم! تم ان لوگوں کو اپنے میں سے بہترین نہیں پاؤ گے (جو اپنی بیویوں کی پٹائی کرتے ہیں)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ جَلْدِ الْمَرْءِ امْرَاَتَهُ عِنْدَ اِرَادَتِهِ تَاْدِيبَهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنی بیوی کی تادیب کرتے ہوئے اسے کوڑے کے ذریعے مارے

4190 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زَيْدٍ الْخَطَّابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عَلَامَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ اٰخِرِ الْيَوْمِ

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا وجہ ہے' کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح مارتا ہے' جس طرح غلام کو مارا جاتا ہے اور پھر وہ دن کے آخری حصے میں اسی عورت کے ساتھ صحبت بھی کر لیتا ہے''۔

4190- حديث صحيح، إسحاق بن زيد الخطابي: هو إسحاق بن زيد بن عبد الكبير بن عبد المجيد بن عبد الرحمٰن بن زيد بن الخطب، ذكره المؤلف في "الثقات" 8/122، وأورده ابن ابي حاتم 2/220 وقال: روى عن محمد بن سليمان بن أبي داوُد، وعثمان بن عبد الرحمٰن الطرائفي، وعمه سعيد بن عبد الكبير، سمع منه أبي بحرّان، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . الفريابي: هو محمد بن يوسف .وأخرجه البيهقي 7/305 من طريق الثوري، بهذا الإسناد .وأخرجه من طرق عن هشام به: أحمد 4/17، والدارمي 2/147، والبخاري 4942 في التفسير: باب سورة "والشمس وضحاها" و 5204 في النكاح: باب ما يكره من ضرب النساء . . .، و 6042 في الأدب: باب في الحب في الله، ومسلم 2855 في الجنة وصفة نعيمها: باب النار يدخلها الجبارون، والترمذي 3343 في التفسير: باب ومن سورة الشمس وضحاها، وابن ماجه1938 في النكاح: باب ضرب النساء .

بَابُ الْعَزْلِ

عزل کا حکم

4191 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی الْوَدَّاكِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِیَّ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَصَبْنَا سَبْيًا يَوْمَ خَيْبَرَ فَكُنَّا نُرِيْدُ الْفِدَاءَ فَسَاَلْنَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا ذٰلِكُمْ فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدْرُ

اسْمُ اَبِی الْوَدَّاكِ: جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ قَالَهُ الشَّيْخُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر ہمیں کچھ قیدی ملے ہم نے فدیہ لینے کا ارادہ کیا ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر تم یہ نہ کرو کیونکہ یہ تقدیر کے مطابق ہے۔

ابوو داک والا کا نام جبر بن نوف ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ مَزْجُورٌ عَنْهُ لَا يُبَاحُ اسْتِعْمَالُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے اس فعل سے منع کیا گیا ہے اس پر عمل کرنا مباح نہیں ہے

4192 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْمَلَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ

4191- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى الوداك فمن رجال مسلم، وشعبة سمع من أبى إسحاق قديماً، أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الباهلى الطيالسى الحافظ الإمام الحجة، وابن كثير هو محمد بن كثير العبدى .وقوله: "فكنا نريد الفداء"، ولفظ مسلم: "فطالت علينا العزبة ورغبنا فى الفداء" ومعناه احتجنا إلى الوطء وخفنا من الحبل، فتصير أم ولد يمتنع علينا بيعه وأخذ الفداء فيها .وأخرجه الطيالسى 2175، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار 3/34" من طريق شعبة بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/49، والطحاوى 3/33 و 34 من طريقين عن أبى إسحاق، به . وانظر 4193 .

4192- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو سعيد مولى المهرى، روى عنه جمع، واحتج به مسلم، وذكره المؤلف فى "الثقات"، ووثقه الإمام الذهبى فى "الكاشف"، وقول الحافظ فى "التقريب": مقبول، غير مقبول، وبا قى السند رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 5/168-169 عن عبد الملك بن عمرو، عن على بن المبارك .

عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِىْ هِلَالٍ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ

(متن [illegible]) [illegible] اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَكَ فِىْ جِمَاعِ زَوْجَتِكَ اَجْرٌ فَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِىْ شَهْوَةٍ يَكُوْنُ مِنْ اَجْرٍ قَالَ: نَعَمْ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ وَلَدٌ قَدْ اَدْرَكَ ثُمَّ مَاتَ اَكُنْتَ مُحْتَسِبَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَنْتَ كُنْتَ خَلَقْتَهُ؟ قَالَ: بَلِ اللّٰهُ خَلَقَهُ قَالَ: اَنْتَ كُنْتَ هَدَيْتَهُ؟ قَالَ: بَلِ اللّٰهُ هَدَاهُ قَالَ: اَكُنْتَ تَرْزُقُهُ؟ قَالَ: بَلِ اللّٰهُ كَانَ رَزَقَهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضَعْهُ فِىْ حَلَالِهِ وَجَنِّبْهُ حَرَامَهُ وَاَقْرِرْهُ فَاِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَحْيَاهُ وَاِنْ شَاءَ اَمَاتَهُ وَلَكَ اَجْرٌ

✿✿ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتے ہو اس کا بھی تمہیں اجر ملے گا عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا خواہش نفس پوری کرنے پر بھی اجر ملے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں تمہارا کیا خیال ہے اگر (اس صحبت کے نتیجے میں) تمہارے ہاں بچہ ہو جاتا ہے جو بڑا ہوتا ہے پھر اس کا انتقال ہو جاتا ہے کیا تمہیں اس پر (صبر) کرنے کی وجہ سے ثواب کی امید ہو گی اس شخص نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اس بچے کو پیدا کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اسے ہدایت نصیب کی۔ انہوں نے جواب دیا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت نصیب کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اسے رزق دیا۔ انہوں نے عرض کی: بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے رزق دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس لیے تم اسے حلال طریقے سے استعمال کرو اور حرام سے اجتناب کرو اور تم اسے برقرار رکھو اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اسے زندگی دے گا اگر چاہے گا اسے موت دے گا اور تمہیں اجر مل جائے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّمَا هُوَ الْقَدْرُ اَرَادَ بِهِ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ قَدَّرَ مَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "بے شک وہ تقدیر ہے" اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو تقدیر میں طے کر دیا ہے جو بھی قیامت تک ہو گی

4193 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ الْعَطَّارُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ بَعْضَ النَّاسِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَاْنِ الْعَزْلِ وَذٰلِكَ فِىْ غَزْوَةِ بَنِى الْمُصْطَلِقِ وَكَانُوا اَصَابُوا سَبَايَا وَكَرِهُوا اَنْ يَلِدْنَ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَدَّرَ مَا هُوَ خَالِقٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں دریافت کیا: یہ غزوہ بنومصطلق کے دوران کی بات ہے ان لوگوں کو کچھ قیدی ملے تھے اوران لوگوں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ قیدیوں میں سے خواتین ان کے بچوں کو جنم دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگرتم ایسانہیں کرتے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک جسے پیدا کرنا ہے اسے تقدیر میں (طے) کردیا ہے۔

4194 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِى جَارِيَةً

4193– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى كامل الجحدرى واسمه فضيل بن حسين– فمن رجال مسلم، وفى فضيل بن سليمان كلام من جهة حفظه، لكنه متابع، ابن مجيريز: هو عبد الله بن مجيريز الجمحى، وهو مدنى سكن الشام، ومجيريز أبوه: هو ابن جنادة بن وهب، وهو من رهط أبى محذورة المؤذن، وكان يتيماً فى حجره .وأخرجه الطحاوى 3/33 من طريق وهيب، عن موسى بن عقبة، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك 2/594 فى الطلاق: باب ما جاء فى العزل، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/68، والبخارى 2542 فى العتق: باب من ملك من الأعراب رقيقاً . . . ز، وأبو داوُد 2172 فى النكاح: باب ما جاء فى العزل، والطحاوى 3/33، والبيهقى 7/229، والبغوى 2295 عن ربيعة بن أبى عبد الرحمٰن عن محمد بن يحيى بن حبان، بِهِ .وأخرجه مسلم 1438 125 من طرق، عن إسماعيل بن جعفر، وسعيد بن منصور 2220 عن عبد العزيز بن محمد، كلاهما عن ربيعة، بِهِ . وأخرجه البخارى 5210 فى النكاح: باب العزل، ومسلم 1438 127 من طريق جويرية، عن مالك، عن الزهرى، عن ابن مجيريز، بِهِ .وأخرجه ابن أبى شيبة 4/222 من طريق محمد بن إسحاق، عن محمد بن يحيى بن حبان، عن عبد الله بن مجيريز قال: دخلت أنا وأبو ضمرة المازنى فوجدنا أبا سعيد يحدث كما يحدث أبو سلمة وأبو أمامة أن النبى صلى الله عليه وسلم قال: "كذبت يهود"، وقال فى اٰخر الحديث: "وما عليكم أن لا تفعلوا وقد قدر الله ما هو خالق من خلقه إلى يوم القيامة" .وأخرجه الطحاوى 3/33 من طريق الزهرى، عن عبد الله بن مجيريز، ع أبى سعيد .وأخرجه من طرق عن أبى سعيد، وبألفاظ مختلفة: أحمد 3/11 و 23 و 53 و 68 و 78، والطيالسى 2177، والدارمى 2/148، وابن أبى شيبة 4/222، وسعيد بن منصور 2217 و 2218 و 2219، ومسلم 1438 128 و 129 و 1309 و 131 و 132 و 133، وأبو داوُد . . . . 2170 و 2171، والترمذى 1138، والنسائى 6/107، والطحاوى 3/31 و 32 و 33–34 و 34، والبيهقى 7/229 و 230 .

4194– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الواحد بن غياث، فقد روى له أبو داوُد وهو صدوق .وأخرجه أحمد 3/313، وابن أبى شيبة 4/220، وابن ماجه 89 فى المقدمة: باب فى القدر، وأبو يعلى 1910، والطحاوى 3/35 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 12550 عن الثورى، عن منصور والأعمش، عن سالم بن أبى الجعد، بِهِ .2 قول إبراهيم وهو النخعى– هذا لم يرد عند المؤلف بإثر هذا الحديث، وقد أسنده عبد الرزاق فى "مصنفه" 12569 عن سفيان الثورى، عن الأعمش، عنه: كانوا يقولون . . . . وأخرج عبد الرزاق 9664 ومن طريقه الطبرانى 9664 عن أبى حنيفة، عن حماد، عن إبراهيم، عن علقمة، قال: سئل ابن مسعود عن العزل فقال: لو أخذ الله ميثاق نسمة من صلب اٰدم ثم أفرغه على صفا، لأخرجه من ذلك الصفا، فاعزل، وإن شئت فلا تعزل، وهذا سند صحيح رجاله رجال الصحيح غير أبى حنيفة الإمام، وهو ثقة، وثقه ابن معين وعلى بن المدينى وغيرهما، وقد تبادر الهيثمى فى "مجمعه4/297، فقال: فيه رجل ضعيف لم أسمه! وبقية رجاله رجال الصحيح . وأخرجه سعيد بن منصور 2221 عن هشيم، حدثنا منصور، عن الحارث العكلى، عن إبراهيم، قال: سئل ابن مسعود عن العزل، فقال: لا عليكم أن لا تفعلوا، فلو أن هذه النطفة التى أخذ الله الميثاق كانت فى صخرة لنفخ فيها الروح .

وَاَنَا اَعْزِلُ عَنْهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ سَيَاْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا ثُمَّ اَتَاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِنَّهَا قَدْ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قَدَّرَ اللّٰهُ نَسَمَةً تَخْرُجُ اِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرٰهِيْمَ فَقَالَ: كَانَ يُقَالُ: لَوْ اَنَّ النُّطْفَةَ الَّتِي قُدِّرَ مِنْهَا الْوَلَدُ وُضِعَتْ عَلٰى صَخْرَةٍ لَاَخْرَجَتْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری ایک کنیز ہے' جس کے ساتھ میں عزل کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب اس کے پاس وہ چیز آ جائے گی جو اس کے نصیب میں لکھی ہوئی ہے اس کے بعد وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بتایا: وہ کنیز حاملہ ہوگئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس بھی جان کے پیدا ہونے کے بارے میں طے کر دیا وہ پیدا ہو کے رہے گی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ ابراہیم سے کیا' تو وہ بولے: یہ بات کہی جاتی ہے' جس نطفے کے مقدر میں یہ بات لکھ دی گئی ہو کہ اس کے ذریعے بچے نے پیدا ہونا ہے' اگر اسے پتھر پر بھی ڈال دیا جائے' تو اس میں بھی وہ پیدا ہو جائے گا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ عَزْلِ الْمَرْءِ امْرَاَتَهُ بِاِذْنِهَا اَوْ جَارِيَتَهُ

آدمی کا اپنی بیوی کی اجازت کے ساتھ اس کے ساتھ عزل کرنے یا اپنی کنیز کے ساتھ عزل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

4195 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ عزل کیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع نہیں کیا۔

4195– رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أن أبا الزبير واسمه محمد بن مسلم بن تدرس– روى له البخاري مقروناً . هشام: هو ابن أبي عبد الله الدستوائي، وهو في "مسند أبي يعلى" 2255 وأخرجه مسلم 1440 138 في النكاح: باب حكم العزل، وأبو داوُد 2173 في النكاح: باب ما جاء في العزل، والبيهقي 7/228، والطحاوي 3/35 من طريقين عن أبي الزبير، بهذا الإسناد وأخرجه عبد الرزاق 12566، والحميدي 1257، وأحمد 3/377 و 380، والبخاري 5207 و 5208 في النكاح: باب العزل، ومسلم 1440 136 و 137، والترمذي 1137 في النكاح: باب ما جاء في العزل، وأبو يعلى 2193، والطحاوي 3/35، والبيهقي 7/288 من طريق عن عطاء، عن جابر .وأخرجه أحمد 3/309 عن سفيان، عن عمرو بن دينار، عن جابر بإسقاط عطاء، وأخرجه أبو نعيم من طريق "المسند" بإثباته وهو المعتمد، نبه عليه الحافظ في الفتح 9/309 .

بَابُ الْغَيْلَةِ

غیلہ (یعنی دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ صحبت کرنے) کا بیان

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ إِرْضَاعِ الْمَرْأَةِ وَإِتْيَانِ زَوْجِهَا إِيَّاهَا فِي حَالَتِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' عورت کے (بچے کو) دودھ پلانے کے دوران اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے

4196 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ

(متن حدیث): أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ، وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِكٌ: وَالْغِيلَةُ: أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ

❀❀ سیّدہ جذامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پہلے میں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ میں دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کردوں پھر مجھے خیال آیا کہ اہل روم اور اہل فارس بھی ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں ہوتا''۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: غیلہ سے مراد یہ ہے: کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایسی حالت میں صحبت کرے' جب وہ عورت دودھ پلا رہی ہو۔

4196- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/607-608 في الرضاع: باب جامع ما جاء في الرضاع .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/361، والدارمي 2/146-147، ومسلم 1442 140 في النكاح: باب جواز الغيلة وهي وطء المرضع، وأبو داؤد 3882 في الطب: باب في الغيل، والنسائي 6/106-107 في النكاح: باب الغيلة، والطبراني 24/534، والبيهقي 7/465، والبغوي 2298 .وأخرجه أحمد 6/434، ومسلم 1442 141و 142، والترمذي 2076 في الطب: باب ما جاء في الغيلة، وابن ماجه 2011 في النكاح: باب الغيل، والطبراني 24/535 و 536، والبيهقي 17/231-232 من طريقين عن محمد بن عبد الرحمٰن ابن نوفل، به .

بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي اَعْجَازِهِنَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' خواتین کے ساتھ ان کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کی جائے

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَجَازَ اِتْيَانَ النِّسَاءِ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ الْحَرْثِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے خواتین کے پیدائش کے مقام کے علاوہ میں صحبت کرنے کو جائز قرار دیا ہے

4197 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتِ الْيَهُوْدُ: اِنَّمَا يَكُوْنُ الْحَوَلُ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ مِنْ خَلْفِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ) (البقرة: 223) مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ خَلْفِهَا وَلَا يَاْتِيهَا اِلَّا فِي الْمَاْتٰى

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہود یہ کہا کرتے تھے بچہ بھینگا اس وقت ہوتا ہے' جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ پیچھے کی طرف سے صحبت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تمہاری بیویاں تمہارے کھیت ہیں تم اپنے کھیت میں جس طرف سے چاہو آؤ''۔

اس سے مراد یہ ہے: آگے کی طرف سے آؤ یا پیچھے کی طرف سے آؤ' لیکن آؤ صرف اسی مقام پر جہاں آیا جاتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي اَعْجَازِهِنَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' عورت کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کی جائے

4198 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، عَنِ ابْنِ الْهَادِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ حُصَيْنٍ الْوَائِلِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ هَرَمِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاقِفِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ الْخَطْمِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِي اَعْجَازِهِنَّ

❀❀ حضرت خزیمہ بن ثابت خطمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا تم خواتین کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت نہ کرو''۔

4197– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الواحد بن غياث، فقد روى له أبو داوُد، وهو صدوق، وقد تقدم برقم 4166 .

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4199 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ اَحَدِنَا الرُّوَيْحَةُ قَالَ: اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ

❀❀ حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہوجاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی ہوا خارج ہوتو وہ وضو کرلے اور تم لوگ خواتین کے ساتھ ان کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت نہ کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْ اَعْجَازِهِنَّ اَرَادَ بِهِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''ان کے اعجاز میں'' اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ان کی پچھلی شرمگاہیں ہیں

4200 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ اَبِيْ هِلَالٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ، حَدَّثَهُ اَنَّ حُصَيْنَ بْنَ مُحْصِنٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ هَرَمِيًّا حَدَّثَهُ اَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ

❀❀ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا تم خواتین کے ساتھ ان کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت نہ کرو''۔

4199– رجاله ثقات غير مسلم بن سلام فلم يُوثّقهُ غير المؤلّف، ولم يَروِ عنه غيرُ عيسى بن حطان، لكن ما قبله يشهد للقسم الثاني منه، فهو حسن به ـ وقد تقدم تخريجه في 2236 .

4200– حديث حسن في المتابعات ـ حصين بن محصن: لم يوثقه غير المؤلف 6/212 ـ وانظر 4198 ـ وأخرجه النسائي في عشرة النساء من "الكبرى" كما في "التحفة" 3/127، والطبراني 3738، والبيهقي 7/196 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد ـ وأخرجه أحمد 5/214، والنسائي في عشرة النساء من "الكبرى" كما في "التحفة" 3/126–127، وابن ابي شيبة 4/253، والدارمي 1/261 و 2/145، والطحاوي 3/44، والطبراني 3739و 3740، والبيهقي 7/197 من طرق عن هرمي بن عبد الله، به .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِتْيَانِ الْمَرْءِ اَهْلَهُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ الْحَرْثِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنی بیوی کے ساتھ پیدائش کے مقام کے علاوہ میں صحبت کرے

4201 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عِيْسَى بْنِ حِطَّانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّا نَكُوْنُ فِيْ اَرْضِ الْفَلَاةِ فَيَكُوْنُ مِنَّا الرُّوَيْحَةُ وَفِي الْمَاءِ قِلَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّا، وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحِيْ مِنَ الْحَقِّ

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: ہم ایک ایسی سرزمین پر رہتے ہیں جو بے آب وگیاہ ہے ہم میں سے کسی کی تھوڑی سی ہوا خارج ہو جاتی ہے' اور وہاں پانی کم ہو جاتا ہے (تو ہمیں کیا کرنا چاہئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے' تو اسے وضو کرنا چاہئے اور تم خواتین کے ساتھ ان کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت نہ کرو بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اِبَاحَةَ اِتْيَانِ الْمَرْءِ اَهْلَهُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ الْحَرْثِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' آدمی اپنی بیوی کی اگلی شرمگاہ کے علاوہ صحبت کر سکتا ہے

4202 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الْقُمِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي الْمُغِيْرَةِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ قَالَ: وَمَا اَهْلَكَكَ؟، قَالَ: حَوَّلْتُ رَحْلِيَ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ) (البقرة: 223) يَقُوْلُ: اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ

4201– هو مكرر 4199 .

4202– إسناده حسن، يعقوب القمي: هو يعقوب بن عبد الله بن سعد الأشعري القمي، وهو في "مسند أبي يعلى" 2736 .وأخرجه أحمد 1/297، والترمذي 2980 في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والطبري 4347، والنسائي في التفسير وفي عشرة النساء من "الكبرى" كما في "التحفة" 4/404، والواحدي في "أسباب النزول" ص 48، والطبراني 21317، والبيهقي 7/198، والبغوي في "معالم التنزيل" 1/198 من طرق عن يعقوب القمي، بهذا الإسناد .وقال الترمذي: حديث حسن غريب .وأورده السيوطي في "الدر المنثور" 1/629، وزاد نسبته إلى ابن المنذر، وابن أبي حاتم، والخرائطي في "مساوء الأخلاق"، والضياء في "المختارة" .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ تمہیں کس چیز نے ہلاکت کا شکار کیا ہے۔ انہوں نے بتایا: گزشتہ رات میں نے اپنے پالان کو الٹا دیا۔ راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ وحی نازل کی۔

''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں اپنے کھیت میں جس طرح سے چاہو آؤ''۔

راوی بیان کرتے ہیں: یعنی خواہ آگے طرف سے آؤ پیچھے کی طرف سے آؤ۔ لیکن پچھلی شرمگاہ اور حیض سے اجتناب کرو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِتْيَانِ الْمَرْءِ امْرَاَةً فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ الْحَرْثِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کسی عورت کے ساتھ اگلی شرمگاہ کے علاوہ صحبت کرے

4203 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: رَفَعَهُ وَكِيْعٌ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا جو عورت کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) وکیع نامی راوی نے ضحاک بن عثمان کے حوالے سے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ نَظَرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْاٰتِيْ نِسَاءَهُ وَجَوَارِيَهُ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ

اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کی طرف نظر رحمت کرنے کی نفی کا تذکرہ جو اپنی بیویوں' یا کنیزوں کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرتے ہیں

4203- إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح، لكن في أبي خالد الأحمر وهو سليمان بن حيان- كلام ينزله عن رتبة الصحيح .وأخرجه النسائي في عشرة النساء من "الكبرى" كما في التحفة 5/210، والترمذي 1165 في الرضاع، عن أبي سعيد الأشج، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: حسن غريب .وأخرجه ابن أبي شيبة 4/251-252، وابو يعلى 2387 عن أبي خالد الأحمر، به . وسيرده عنه المؤلف برقم 4418 .وله شاهد من حديث أبي هريرة عند ابن ماجه 1923 بلفظ: "لا ينظر الله إلى رجل جامع امرأته في دبرها" قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 125: إسناده صحيح، رجاله ثقات، وهو في سنن أبي داوٗد 2162 بلفظ: "ملعون من أتى امرأته في دبرها" .

4204 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى امْرَاَتَهُ فِيْ دُبُرِهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا جو اپنی بیوی کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرتا۔

4204– إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله راهويه . وأخرجه النسائي 5/194 في مناسك الحج: باب حجامة المحرم على ظهر قدمه، عن اسحاق بن راهويه، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/164، وأبو داؤد 1837 في المناسك: باب المحرم يحتجم، والترمذي في الشمائل 358 وأبو يعلى 3041 وابن خزيمة 2659 والبيهقي 9/339، والبغوي 1986 من طرق عن عبد الرزاق به . وأخرج أحمد 3/267 عن علي بن عبد الله، عن معتمر، قال: سمعت حميدا قال سئل أنس عن الحجامة للمحرم فقال احتجم النبي صلى الله عليه وسلم من وجع كان به . وعند ابن خزيمة 2658 عن محمد بن عبد الأعلى الصنعاني، بنفس إسناد أحمد: سئل أ[illegible] الصائم يحتجم. فقال: ما كنا نرى أن ذلك يكره إلا لجهده، وقال: قد احتجم النبي صلى الله عليه وصلم وهو محرم من وجع وجده في رأسه .

بَابُ الْقَسْمِ

باب: (بیویوں کے درمیان) تقسیم کا حکم

ذِكْرُ مَا كَانَ يَعْدِلُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِسْمَةِ بَيْنَ نِسَائِهِ

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج کے درمیان کس طرح تقسیم میں انصاف کرتے تھے

4205 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ: اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ هٰذَا فِعْلِي فِيمَا اَمْلِكُ، فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا لَا اَمْلِكُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج کے درمیان (دنوں کے اعتبار سے وقت کی) تقسیم کرتے تھے اور پھر یہ فرماتے تھے: اے اللہ! یہ میرا وہ فعل ہے جس کا میں مالک ہوں تو مجھے اس چیز کے حوالے سے ملامت نہ کرنا جس کا میں مالک نہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِذَا كَانَ بِنَعْتِ مَا وَصَفْنَا لَهُ اَنْ يَّسْتَاْذِنَ اِحْدَاهُنَّ فِي يَوْمِهَا لِلْاُخْرٰى مِنْهُنَّ

4205– رجاله ثقات على شرط مسلم إلا أنه اختلف فى وصله وإرساله، والمرسل هو الصواب . أيوب: هو ابن أبى تميمة السختيانى، وعبد الله بن يزيد: رضيع عائشة بصرى، ذكره ابن حبان فى (الثقات)، وأخرج حديثه لهذا أصحاب السنن، وله عند مسلم، والترمذى والنسائى فى الميت يُصلى عليه مئة . وقد نُسِبَ خطأً إلى الخطمى عند أبى داوُد، والحاكم والدارمى، وابن أبى حاتم .وأخرجه أحمد 6/144، وابن أبى شيبة 4/386–387، والنسائى 7/64 فى عشرة النساء : باب ميل الرجل إلى بعض نسائه دون بعض، وابن ماجة (1971) فى النكاح: باب القسمة بين النساء، من طريق يزيد بن هارون، بهذا السند، وقال النسائى بإثره: أرسله حمادُ بن زيد .وأخرجه الدارمى 2/144، عن عمرو بن عاصم، وأبو داوُد (2134) فى النكاح: باب فى القسمة بين النساء، وابن أبى حاتم فى (العلل) 1/425 والحاكم 2/187، وعنه البيهقى 7/298، من طريق موسى بن إسماعيل، والترمذى (1140) فى النكاح: باب ما جاء فى التسوية بين الضرائر، من طريق بشر بن السرى، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، به،

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب آدمی کی وہ صورت حال ہو جو ہم نے ذکر کی ہے

تو اسے اس بات کا حق ہے وہ اپنی بیویوں میں سے کسی ایک سے اس کے مخصوص دن کو کسی دوسرے کو دینے کی اجازت حاصل کر لے

4206 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ الطَّسْتِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُنَا فِيْ يَوْمِ الْمَرْاَةِ مِنَّا بَعْدَمَا اُنْزِلَتْ: (تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي) (الأحزاب: 51) اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ، قَالَتْ مُعَاذَةُ: فَمَا تَقُوْلِيْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَكِ قَالَتْ: اَقُوْلُ: اِنْ كَانَ ذَاكَ اِلَيَّ لَمْ اُوْثِرْ اَحَدًا عَلٰى نَفْسِي

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس آیت کے نازل ہونے کے بعد۔

''تم ان میں سے جسے چاہو پیچھے کر دو اور جسے چاہو اپنے قریب کر لو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس خاتون کے دن کے بارے میں ہم سے اجازت لیا کرتے تھے۔

(جس خاتون کی باری ہوتی تھی)

معاذہ نامی راوی خاتون نے (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) دریافت کیا۔

پھر آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کہتی تھیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے اجازت طلب کرتے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: میں یہ کہتی تھی اگر یہ میرے اختیار میں ہو تو میں کسی دوسرے کے لیے ایثار نہیں کرتی۔

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوبَةِ مَنْ لَمْ يَعْدِلْ بَيْنَ امْرَاَتَيْهِ فِي الدُّنْيَا

جو شخص دنیا میں اپنی دو بیویوں کے درمیان انصاف سے کام نہیں لیتا اسے (آخرت میں) ملنے والے عذاب کی صفت کا تذکرہ

4207 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ

4206- إسناده صحيح، الفضلُ بن زياد روى عنه جماعة، وذكره المؤلف في (الثقات) 9/6، ووثقه أبو زرعة فيما نقل عنه ابن أبي حاتم 7/62، والخطيب 12/360، ومَنْ فوقه على شرطهما . عبَّاد بن عبَّاد: هو ابنُ حبيب بن المهلب بن أبي صفرة الأزدي، أبو معاوية البصري .وأخرجه مسلم (1476) في الطلاق: باب أن تخيير امرأته لا يكون طلاقاً إلا بالنية، وأبو داوُد (2136) في النكاح: باب في القسم بين النساء، والنسائي في عشرة النساء كما في (التحفة) 12/435، والبيهقي 7/74 من طرق عن عبَّاد بن عبَّاد، بهذا الإسناد، وعلقه البخاري بإثر الحديث (4789) .وأخرجه أحمد 6/76، والبخاري (4789) في التفسير: باب (تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ)، ومسلم (1476) من طريق عبد الله بن المبارك، عن عاصم الأحول، بِهِ .

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ، فَمَالَ مَعَ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرَى، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَحَدُ شِقَّيْهِ سَاقِطٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کو چھوڑ کر دوسری کی طرف مائل ہو تو وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو ساقط (مفلوج) ہوگا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اِذَا تَزَوَّجَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ بِكْرًا اَنْ يَّقْسِمَ لَهَا سَبْعًا، اَوْ ثَلَاثًا اِذَا كَانَتْ ثَيِّبًا، ثُمَّ الْاِعْتِدَالُ بَيْنَهُمَا فِي الْقِسْمَةِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' جب وہ کسی کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرے

تو تقسیم میں اسے سات دن دے اور اگر ثیبہ کے ساتھ کرے تو اسے تین دن دے پھر تقسیم میں ان دونوں کے درمیان انصاف سے کام لے

4208 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ

4207– إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/471، وابن أبي شيبة 4/388، وعنه ابن ماجة (1969) في النكاح: باب القسمة بين النساء، عن وكيع بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (2454)، والدارميُّ 2/143، وأحمد 2/347، وأبو داوُد (2133) في النكاح: باب في القسم بين النساء، والترمذيُّ (1141) في النكاح: باب ما جاء في التسوية بين الضرائر، والنسائي 7/63 في عشرة النساء: باب ميل الرجل إلى بعض نسائه دون بعض، وابن الجارود (722)، والحاكم 2/186، والبيهقي 7/297 من طرق عن همّام، به، وصححه الحاكم على شرطهما، ووافقه الذهبي. وقال الترمذيُّ: وإنما أسند هذا الحديث همام بن يحيى عن قتادة، ورواه هشام الدَّستوائي عن قتادة قال: كان يقال، ولا نعرف هذا الحديث مرفوعاً إلا من حديث همام، وهمام ثقة. قلت وهو خبر ثابت صحيح، وقد صححه غيرُ واحد من الأئمة.

4208– إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو قِلابة: هو عبد الله بن زيد الجَرميُّ. وأخرجه الدارمي 2/144، وابن ماجه (1916) في النكاح: باب الإقامة على البكر والثيب، والدارقطني 3/283، وأبو نُعَيم في (حلية الأولياء) 2/288 و 3/13 من طرق عن محمد بن إسحاق، عن أيوب بهذا السند. وأخرجه البيهقي 7/302، وابن عبد البر في (التمهيد) 17/248 من طريق أبي قلابة عن عبد الملك بن محمد الرقاشيّ، عن أبي عاصم، عن سفيان، عن أيوب وخالد، عَنْ اَبِيْ قِلابة، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إذا تزوَّجَ البكر على الثيب، أقام عندها سبعاً، وإذا تزوج الثيب على البكر، أقام عندها ثلاثاً". وأخرجه عبد الرزاق (10642) عن معمر، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) 3/27 من طريق سفيان، والبيهقي 7/302 من طريق حماد بن سلمة، ثلاثتهم عن أيوب بهذا الإسناد، إلا أنهم أوقفوه على أنس. وأخرجه البخاري (5213) في النكاح: باب إذا تزوج البكر على الثيب، ومسلم (1461) (44) في الرضاع: باب قدر ما تستحقه البكر والثيب من إقامة الزوج عندها عَقِبَ الزفاف، وأبو داوُد (2124) في النكاح: باب في المقام عند البكر، والترمذي (1139) في النكاح: باب ما جاء في القسمة للبكر والثيب، من طرق عن خالد الحذّاء، عن أبي قِلابة، عن أنس بن مالك قال: إذا تزوج البكر على الثيب أقام عندها سبعاً، وإذا تزوج الثيب على البكر أقام عندها ثلاثاً. قال خالد: ولو قلت إنه رفعه لصدقت، ولكنه قال: السنة كذلك. وأخرجه عبد الرزاق (10643)، والبخاري (5214): باب إذا تزوج الثيب على البكر، ومسلم (1461) (45)، والبيهقي 7/301 و 302، والبغوي (2326) من طرق عن سفيان، عن أيوب وخالد، عن أبي قِلابة، عن أنس: من السنة "إذا تزوج البكر على الثيب أقام عندها سبعاً وقَسَم، وإذا تزوج الثيب على البكر أقام عندها ثلاثاً ثم قسم"، قال أبو قلابة: ولو شئت لقلت: إن أنساً رفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم.

الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): سَبْعٌ لِلْبِكْرِ، وَثَلَاثٌ لِلثَّيِّبِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(شادی ہونے کے بعد) جو بیوی پہلے کنواری تھی اس کے لیے سات دن ہوں گے اور جو پہلے ثیبہ (یعنی بیوہ یا طلاق یافتہ تھی) اس کے لیے تین دن ہوں گے"۔

4209 - حَدَّثَنَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ عَقِبِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمُتَزَوِّجِ عَلَى الْبِكْرِ، اَوِ الثَّيِّبِ عَلٰى وَاحِدَةٍ تَحْتَهُ مِثْلَهَا اَوْ اَكْثَرَ مِنْهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' کنواری یا ثیبہ عورت کے ساتھ شادی کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے: وہ ان کے ساتھ یکساں تقسیم کرے خواہ اس کی پہلی بیوی اس کی مانند ہو' یا ایک سے زیادہ ہوں

4210 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى

4209- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مالك 2/530 في النكاح: باب المقام عند البكر والأيم، ومن طريقه الطحاوي 3/28 عن حُميد، عن أنس موقوفاً . وأخرجه الطحاويُّ 3/28، والبيهقيُّ 7/302، من طرق عن حُميد، عن أنس موقوفاً أيضاً . وأخرجه البيهقي 7/302 من طريق سعيد ابن أبي عَروبة عن قتادة، عن أنس وقفه .

4210- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه النسائي في (عشرة النساء) (39) عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/292، والدارمي 2/144، ومسلم (1460) (41) في الرضاع: باب قدر ما تستحقه البكر والثيب من إقامة الزوج عندها عَقِبَ الزفاف، وأبو داوُد (2122) في النكاح: باب في المقام عند البكر، والنسائي، وابن ماجة (1917) في النكاح: باب الإقامة على البكر والثيب، والطحاوي 3/29، والطبراني في (الكبير) 23/ (592)، وابن سعد في (الطبقات) 8/94، والبيهقي 7/301 من طريق يحيى بن سعيد القطان، به . وأخرجه عبد الرزاق (10646) ومن طريقه الطبراني 23/ (591) عن الثوري، وابن أبي شيبة 4/277 عن يعلى بن عبيد، كلاهما عن محمد بن أبي بكر، به . وأخرجه مالك 2/529 في النكاح: باب المقام عند البكر والأيِّم، عن عبد اللّٰه بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم، عن عبد الملك بن أبي بكر، عن أبيه أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم حين تزوَّج أم سلمة، وأصبحت عنده، قال لها . . . فذكره . قال ابن عبد البر في (التمهيد) 17/243: ظاهره الانقطاع، أي الإرسال، وهو متصل مسند صحيح قد سمعه أبو بكر من أمِّ سلمة . ومن طريق مالك أخرجه الشافعيُّ 2/26، ومسلم (1460) (42)، والطحاوي 3/29، وابن سعد في (الطبقات) 8/92، والبيهقي 7/300، والبغوي (2327)، والدارقطني 3/284 . وأخرجه عبد الرزاق (10645)، ومسلم (1460)، وابن سعد 8/92-93، والبيهقي 7/300-301، من طريقين عن عبد الملك بن أبي بكر، به . وأخرجه أحمد 6/307 و307-308، عن الشافعي 2/26 و26-27، ومسلم (1460) (43)، وعبد الرزاق (10644)، والنسائي في (عشرة النساء) (40)، والطبراني 23/ (499) و (585) و (586) و (587)، والطحاوي 3/29، وابن سعد 8/93-94، والبيهقي 7/301، من طرق عن أبي بكر بن عبد الرحمٰن، به . وأخرجه أحمد 6/295 و314، والطبراني 23/ (506)، والطحاوي 3/29 وابن عبد البر 17/244 من طريق عمر بن أبي سلمة، عن أم سلمة .

الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا، وَقَالَ: لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ، اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ، فَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْاَنْصَارِيُّ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ هُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْقُرَشِيُّ جَمِيعًا مَدَنِيَّانِ

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کی تو ان کے ہاں تین دن قیام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے شوہر کے نزدیک بے حیثیت نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن رہتا ہوں، لیکن اگر میں تمہارے پاس سات دن رہا تو دیگر ازواج کے پاس بھی سات، سات دن رہوں گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) محمد بن ابوبکر نامی راوی، محمد بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری ہیں اور عبدالملک بن ابوبکر نامی راوی عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام قریشی ہیں اور یہ دونوں مدنی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُبَاحٌ لَهُ اِذَا كَانَ تَحْتَهُ نِسْوَةٌ جَمَاعَةٌ وَّجَعَلَتْ اِحْدَاهُنَّ يَوْمَهَا لِصَاحِبَتِهَا اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ مِنْهُ لِهٰذِهِ دُوْنَ تِلْكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مباح ہے، جب اس کی کئی بیویاں ہوں

اور پھر ان میں سے کوئی ایک بیوی اپنا مخصوص دن اپنی کسی سوکن کے نام کردے پھر وہ مخصوص دن دوسری بیوی کے لیے ہوگا پہلی کے لیے نہیں ہوگا

4211 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ امْرَاَةً اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكُوْنَ فِي مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ، مِنِ امْرَاَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ، فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا، وَيَوْمَ سَوْدَةَ

4211– إسناده صحيح على شرط البخاري . جرير هو ابن عبد الحميد الضَّبّي .وأخرجه مسلم (1463) (47) عن زهير بن حرب، والنسائي في (عشرة النساء) (48)، والبيهقي 7/74، من طريق إسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه بنحوه مختصراً البخاري (5212) في النكاح/: باب المرأة تهب يومها من زوجها لضرّتها، ومسلم (1463)، وابن ماجه (1972)، والبغوي (2324) من طرق عن هشام بن عروة، به .

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے) میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا تھیں وہ ایک ایسی خاتون تھیں جن کے مزاج میں تیزی تھی جب ان کی عمر زیادہ ہوگئی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اپنی باری کا مخصوص دن سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اپنا مخصوص دن عائشہ کو دیتی ہوں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دو دن دیا کرتے تھے ایک ان کا مخصوص دن اور ایک سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا (کا مخصوص) دن۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْإِقْرَاعِ بَيْنَ النِّسْوَةِ إِذَا كُنَّ عِنْدَهُ وَأَرَادَ سَفَرًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہے' جب وہ سفر پر جانے لگے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرے

4212 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ،

(متن حدیث): عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ، حِينَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ، وَكُلٌّ حَدَّثَنِي بِطَائِفَةٍ مِّنَ الْحَدِيثِ، وَبَعْضُهُمْ اَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَاَسَدُّ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي بِهِ، وَبَعْضُهُمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا، ذَكَرُوا اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ، قَالَتْ: فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا، فَخَرَجَ سَهْمِي، فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذٰلِكَ بَعْدَ

4212- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في (مصنف عبد الرزاق) (9748) .ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/194-197، ومسلم (2770) (56) في التوبة: باب في حديث الإفك، والطبراني في (الكبير) 23/ (133) .وأخرجه بطوله أحمد 6/197، والبخاري (2661) في الشهادات: باب تعديل النساء بعضهن بعضاً، و (4141) في المغازي: باب حديث الإفك، و (4750) في التفسير: باب (لَوْلا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحَانَكَ . . .)، ومسلم (2770)، والنسائي في (عشرة النساء) (45)، وأبو يعلى (4927) و (4933) و (4935)، والطبراني 23/ (134) و (135) و (139) و (140) و (141) و (142) و (143) و (144) و (145) و (146) و (147) و (148)، والبيهقي 7/302، من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد .وأخرجه مقطعاً من طريق الزهري، به: البخاري (2637) في الشهادات: باب إذا عدل رجل رجلاً، و (2879) في الجهاد: باب حمل الرجل امرأته في الغزو دون بعض نسائه، و (4025) في المغازي: باب رقم (12)، و (4690) في التفسير: باب (قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ . . .) و (6662) في الأيمان والنذور: باب قول الرجل: لعمر الله، و (6679) باب: اليمين فيما لا يملك . . .و (7369) في الاعتصام: باب قول الله تعالى (وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ) ؟، و (7545) في التوحيد: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم "الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام . ."، وأبو داؤد (4735) في السنة: باب في القرآن .

اَنْ اُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَاَنَا اُحْمَلُ فِیْ هَوْدَجِی، وَاُنْزَلُ فِیْهِ مَسِیْرَنَا، حَتّٰی اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ، وَقَفَلَ، وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِیْنَةِ آذَنَ بِالرَّحِیْلِ لَیْلَةً، فَقُمْتُ حِیْنَ آذَنُوا فِی الرَّحِیْلِ، فَمَشَیْتُ حَتّٰی جَاوَزْتُ الْجَیْشَ، فَلَمَّا قَضَیْتُ شَاْنِیْ، رَجَعْتُ فَلَمَسْتُ صَدْرِیْ، فَاِذَا عِقْدٌ مِّنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدْ وَقَعَ فَرَجَعْتُ، فَالْتَمَسْتُ عِقْدِی، فَحَبَسَنِیْ ابْتِغَاؤُهُ، وَاَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِیْنَ یَرْحَلُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمَلُوْا هَوْدَجِی وَرَحَلُوْهُ عَلَی الْبَعِیْرِ الَّذِی كُنْتُ اَرْكَبُ، وَهُمْ یَحْسِبُوْنَ اَنِّیْ فِیْهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ النِّسَاءُ اِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ یَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، فَرَحَلُوْهُ وَرَفَعُوْهُ، فَلَمَّا بَعَثُوا وَسَارَ الْجَیْشُ، وَجَدْتُ عِقْدِی بَعْدَمَا اسْتَمَرَّ الْجَیْشُ، فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ، وَلَیْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِیْبٌ، فَاَقَمْتُ مَنْزِلِیَ الَّذِی كُنْتُ فِیْهِ، فَبَیْنَا اَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِیْ عَیْنِیْ فَنِمْتُ،

وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِیُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِیُّ عَرَّسَ فَادَّلَجَ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِی، فَرَاٰی سَوَادَ اِنْسَانٍ، فَعَرَفَنِیْ حِیْنَ رَآنِیْ، وَكَانَ رَآنِی قَبْلَ اَنْ یَّنْزِلَ الْحِجَابُ، فَاسْتَیْقَظْتُ بِ اسْتِرْجَاعِهِ حِیْنَ عَرَفَنِیْ، فَخَمَّرْتُ وَجْهِی بِجِلْبَابِی، وَاللّٰهِ مَا كَلَّمَنِیْ بِكَلِمَةٍ، وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَیْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتّٰی اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، فَوَطِءَ عَلٰی یَدِهَا، فَرَكِبْتُهُ، ثُمَّ انْطَلَقَ یَقُوْدُ بِی الرَّاحِلَةَ، حَتّٰی اَتَیْنَا الْجَیْشَ بَعْدَمَا نَزَلُوْا مُوْغِرِیْنَ فِیْ نَحْرِ الظَّهِیْرَةِ، فَهَلَكَ فِیْ شَاْنِیْ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِی تَوَلّٰی كِبْرَهُ مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیِّ بْنِ سَلُوْلٍ، فَقَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ، فَاشْتَكَیْتُ حِیْنَ قَدِمْتُهَا شَهْرًا، وَالنَّاسُ یُفِیْضُوْنَ فِیْ قَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ، وَلَا اَشْعُرُ بِشَیْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَهُوَ یُرِیْبُنِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، لِاَنِّیْ لَا اَرٰی مِنْهُ اللُّطْفَ الَّذِی كُنْتُ اَرَاهُ مِنْهُ حِیْنَ اَشْتَكِی، اِنَّمَا یَدْخُلُ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُ: كَیْفَ تِیكُمْ؟، فَیُرِیْبُنِیْ ذٰلِكَ، وَلَا اَشْعُرُ حَتّٰی خَرَجْتُ بَعْدَمَا نَقَهْتُ مِنْ مَرَضِی وَمَعِی اُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ، وَهِیَ مُتَبَرَّزُنَا، وَلَا نَخْرُجُ اِلَّا لَیْلًا اِلٰی لَیْلٍ، وَذٰلِكَ اَنَّا نَكْرَهُ اَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِیْبًا مِنْ بُیُوْتِنَا، وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ فِی التَّبَرُّزِ، وَكُنَّا نَتَاَذّٰی بِالْكُنُفِ قُرْبَ بُیُوْتِنَا، فَانْطَلَقْتُ وَمَعِی اُمُّ مِسْطَحٍ وَهِیَ بِنْتُ اَبِیْ رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَاُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ، خَالَةُ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ، وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، فَاَقْبَلْنَا حِیْنَ فَرَغْنَا مِنْ شَاْنِنَا لِنَاْتِیَ الْبَیْتَ، فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِیْ مِرْطِهَا، فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ، اَتَسُبِّیْنَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا؟ فَقَالَتْ: اَیْ هَنْتَاهُ، اَوَلَمْ تَسْمَعِی مَا قَالَ؟ قُلْتُ: وَمَا قَالَ؟ فَاَخْبَرَتْنِیْ بِقَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ،

فَازْدَدْتُ مَرَضًا اِلٰی مَرَضِی، وَرَجَعْتُ اِلٰی بَیْتِی، فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: كَیْفَ تِیكُمْ؟، فَقُلْتُ: اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ آتِیَ اَبَوَیَّ؟، وَاَنَا حِیْنَئِذٍ اُرِیْدُ اَنْ اَتَیَقَّنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، فَاَذِنَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَجِئْتُ اَبَوَیَّ، فَقُلْتُ لِاُمِّی: یَا اُمَّتَاهُ مَا یَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟، قَالَتْ: اَیْ بُنَیَّةُ هَوِّنِیْ عَلَیْكِ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّ امْرَاَةٌ وَّضِیْئَةٌ كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ یُحِبُّهَا، وَلَهَا ضَرَائِرُ، اِلَّا اَكْثَرْنَ عَلَیْهَا، قَالَتْ: فَقُلْتُ:

سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَوَتَحَدَّثَ النَّاسُ بِذٰلِكَ؟ قَالَتْ: فَمَكَثْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ لَا يَرْقَاُ لِیْ دَمْعٌ، وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ اُصْبِحُ وَاَبْكِی، وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ، وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَهُوَ حِيْنَئِذٍ يُرِيْدُ اَنْ يَّسْتَشِيْرَهُمَا فِیْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ، وَذٰلِكَ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْیُ، فَاَمَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَاَشَارَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِیْ يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَ ةِ اَهْلِهٖ وَمَا لَهٗ فِیْ نَفْسِهٖ لَهُمْ مِنَ الْوِدِّ، فَقَالَ: هُمْ اَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا، وَاَمَّا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَالَ: لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ، وَاِنْ تَسْاَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ، قَالَتْ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةَ، فَقَالَ: اَیْ بَرِيْرَةُ هَلْ رَاَيْتِ مِنْ عَائِشَةَ شَيْئًا يُرِيْبُكِ؟، قَالَتْ بَرِيْرَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا رَاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا قَطُّ اَغْمِصُهٗ عَلَيْهَا، اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَيَدْخُلُ الدَّاجِنُ فَيَاْكُلُهٗ،

فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیِّ ابْنِ سَلُوْلَ، فَقَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، مَنْ يَّعْذِرُنِیْ مِنْ رَجُلٍ بَلَغَ اَذَاهُ فِیْ اَهْلِ بَيْتِیْ؟ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ اَهْلِیْ اِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِیْ اِلَّا مَعِیْ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِیُّ، فَقَالَ: اَنَا اَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهٗ، وَاِنْ كَانَ مِنَ الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا اَمْرَكَ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ، وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا، وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا تَقْتُلُهٗ، وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهٖ، فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَقَالَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهٗ، فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ، فَثَارَ الْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا اَنْ يَّقْتَتِلُوْا، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا، وَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَكَيْتُ يَوْمِیْ لَا يَرْقَاُ لِیْ دَمْعٌ، وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، وَاَبَوَایَ يَظُنَّانِ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِیْ،

فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِیْ، اِذِ اسْتَاْذَنَتْ عَلَیَّ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَاَذِنْتُ لَهَا، فَجَلَسَتْ مَعِیْ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلٰى حَالِنَا ذٰلِكَ، اِذْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، وَلَمْ يَكُنْ جَلَسَ قَبْلَ يَوْمِیْ ذٰلِكَ مُذْ كَانَ مِنْ اَمْرِیْ مَا كَانَ، وَلَبِثَ شَهْرًا لَا يُوْحٰى اِلَيْهِ، قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَقَدْ بَلَغَنِیْ يَا عَائِشَةُ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ، وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِی اللّٰهَ وَتُوْبِیْ، فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِالذَّنْبِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ، قَلَصَ دَمْعِیْ حَتّٰى مَا اَحِسُّ مِنْهُ بِقَطْرَةٍ، فَقُلْتُ لِاَبِیْ: اَجِبْ عَنِّیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِاُمِّیْ: اَجِيْبِیْ عَنِّیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا اَدْرِیْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ، لَا اَقْرَاُ كَثِيْرًا مِنَ الْقُرْآنِ: اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ بِذَاكَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِیْ اَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهٖ، فَاِنْ

قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنِّي بَرِيئَةٌ لَمْ تُصَدِّقُونِي، وَإِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُونِي، وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَجِدُ مَثَلِي وَمَثَلَكُمْ إِلَّا كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ: (فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَّاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ) (يوسف: 18)، ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِي وَأَنَا وَاللّٰهِ حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُبَرِّئُنِي بِبَرَاءَتِي، وَلٰكِنْ لَمْ أَظُنَّ أَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُنَزِّلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلٰى، وَلَشَأْنِي كَانَ أَحْقَرَ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلٰى، وَلٰكِنْ أَرْجُو أَنْ يَرٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا،

قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ، وَلَا خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ أَحَدٌ، حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا، أَنْ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَمَا وَاللّٰهِ فَقَدْ بَرَّأَكِ اللّٰهُ، فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ، وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ الَّذِي هُوَ أَنْزَلَ بَرَاءَتِي، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ (إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ)، الْعَشْرُ الْآيَاتُ، قَالَتْ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَاتِ فِي بَرَاءَتِي، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَيْهِ أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ) (النور: 22)، إِلٰى قَوْلِهِ: (أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ) (النور: 22)، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي، فَرَجَعَ إِلٰى مِسْطَحٍ بِالنَّفَقَةِ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي مَا عَلِمْتِ وَمَا رَأَيْتِ؟ فَقَالَتْ: أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا، قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ، وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا، فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَهٰذَا مَا انْتَهٰى إِلَيَّ مِنْ أَمْرِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ

امام زہری نے سعید بن میسّب' عروہ بن زبیر' علقمہ بن وقاص' عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے' جس میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹا الزام لگایا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس سے بری قرار دیا تھا (ابن شہاب کہتے ہیں) ان تمام حضرات نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی کسی نے اس حدیث کے زیادہ الفاظ کو محفوظ رکھا اور کسی نے اس کو مختصر طور پر نقل کیا میں نے اس تمام حدیث کو محفوظ کر لیا جو انہوں نے مجھے بیان کی تھی اور ان میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا تھا ان لوگوں نے یہ روایت ذکر کی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ جب آپ کسی سفر کے لیے تشریف لے جاتے تھے' تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کیا کرتے تھے ان میں سے جس کا نام نکل آتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خاتون کو اپنے ساتھ لے جایا

کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی غزوہ کے لیے سفر کرنے سے پہلے ہمارے درمیان قرعہ اندازی کی تو میرا نام نکل آیا ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوگئے یہ حجاب کا حکم نازل ہوجانے کے بعد کی بات ہے مجھے ہودج میں ٹھہرایا گیا اور سفر کے دوران جب ہم پڑاؤ کرتے تھے تو وہ اس میں رہتی تھیں' یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ سے فارغ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو (ایک پڑاؤ کے دوران) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت روانگی کا اعلان کردیا جب لوگوں نے روانگی کی تیاری کی اس وقت میں اٹھی اور چلتی ہوئی لشکر سے پرے چلی گئی میں نے اپنی حاجت کو پورا کیا جب میں واپس آئی اور میں نے اپنے سینے کو ہاتھ لگایا تو پتھروں سے بنا ہوا ہار کہیں گر چکا تھا میں واپس آئی میں نے اپنے ہار کو تلاش کیا اس کی تلاش میں' میں وہیں رکی رہی وہ لوگ آئے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (روانگی کے وقت ساز و سامان وغیرہ) اٹھاتے تھے انہوں نے میرے ہودج کو اٹھایا اور اسے اٹھا کر اس اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی وہ یہ سمجھے کہ میں اس کے اندر موجود ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان دنوں خواتین ہلکی پھلکی ہوتی تھیں انہیں گوشت نے ڈھانپا نہیں ہوتا تھا ان لوگوں نے اسے اٹھایا اور اسے اونٹ پر رکھ دیا جب وہ لوگ اس سے فارغ ہوئے' تو لشکر روانہ وہ گیا لشکر کے روانہ ہوجانے کے بعد مجھے اپنا ہار مل گیا میں پڑاؤ کی جگہ پر آئی تو وہاں نہ کوئی بلانے والا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا تھا میں اسی جگہ پر ٹھہر گئی جہاں میں پہلے موجود تھی میں وہاں بیٹھی ہوئی تھی اسی دوران میری آنکھ لگ گئی اور میں سوگئی۔

حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت پڑاؤ کیا تھا وہ صبح کے وقت چلتے ہوئے میری رہائشی جگہ کے پاس آگئے انہوں نے کسی انسان کا ہیولا دیکھا تو (میری طرف آئے) جب انہوں نے مجھے دیکھا تو مجھے پہچان گئے' کیونکہ وہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے مجھے دیکھ چکے تھے ان کے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے پر میں بیدار ہوگئی جو انہوں نے مجھے پہچان کر پڑھا تھا میں نے اپنی چادر کے ذریعے اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا اللہ کی قسم! نہ تو انہوں نے میرے ساتھ کوئی بات کی اور نہ ہی میں نے ان کی زبانی انا للہ وانا الیہ راجعون کے علاوہ کوئی کلمہ سنا۔ انہوں نے اپنی سواری کو بٹھایا اور میں اس پر سوار ہوگئی پھر وہ اس سواری کو لے کر چل پڑے' یہاں تک کہ ہم لشکر کے پاس آگئے اس وقت جب انہوں نے دن چڑھ جانے کے بعد پڑاؤ کیا ہوا تھا۔

تو میرے اس واقعے کے حوالے سے کچھ لوگ ہلاکت کا شکار ہوئے اور ان میں سب سے زیادہ حصہ لینے والا شخص عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) میں مدینہ منورہ آگئی مدینہ منورہ آنے کے بعد میں ایک ماہ تک بیمار رہی لوگ جھوٹا الزام لگانے والوں کے بارے میں جو بات چیت کررہے تھے مجھے اس میں سے کسی بھی چیز کا علم نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے کچھ الجھن ہوتی تھی' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا اس طرح سے خیال نہیں رکھ رہے تھے جس طرح پہلے میری بیماری کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا خیال رکھا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لاتے تھے اور دریافت کرتے تھے تمہارا کیا حال ہے یہ چیز مجھے شک میں مبتلا کرتی تھی' لیکن مجھے حقیقت کا پتہ نہیں تھا اپنی بیماری کی وجہ سے نقاہت کا شکار ہونے کے بعد ایک مرتبہ میں گھر سے (قضائے حاجت کے لیے) نکلی میرے ساتھ ام مسطح تھیں ہم مناصع (کھلے میدان) کی طرف گئے جو ہمارے قضائے حاجت کرنے

کی جگہ تھی ہم (خواتین) صرف رات کے وقت ہی وہاں جایا کرتی تھیں اس کی وجہ یہ ہے: ہم لوگ اس چیز کو ناپسند کرتے تھے کہ بیت الخلاء گھر کے قریب موجود ہو ہمارا معاملہ پہلے زمانے کے عربوں کے معاملے کی طرح تھا کہ ہم ان کی طرح (کھلی جگہوں پر جا کر) قضائے حاجت کیا کرتے تھے اور گھر کے قریب بیت الخلاء موجود ہونے سے ہمیں اذیت محسوس ہوتی تھی میں جا رہی تھی میرے ساتھ ام مسطح تھیں وہ ابورہم بن مطلب بن عبد مناف کی صاحبزادی تھیں ان کی والدہ صخر بن عامر کی صاحبزادی تھیں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں اور ان کا بیٹا مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب تھا ہم اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد گھر آنے کے لیے واپس آ رہی تھیں اسی دوران ام مسطح کا پاؤں ان کی چادر میں الجھ گیا تو انہوں نے (گرنے سے بچتے ہوئے) یہ کہا: مسطح برباد ہو جائے میں نے ان سے کہا آپ نے بہت بری بات کہی ہے آپ ایک ایسے شخص کو برا کہہ رہی ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہو چکا ہے' تو انہوں نے کہا: اے بھولی خاتون کیا آپ نے نہیں سنا کہ اس نے کیا کیا ہے؟ میں نے دریافت کیا: اس نے کیا کیا ہے' تو انہوں نے مجھے الزام لگانے والوں کے بیان کے بارے میں بتایا۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) اس سے میری بیماری میں اضافہ ہو گیا میں اپنے گھر واپس آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کی: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس بات کی اجازت دیں گے کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس چلی جاؤں؟ اس وقت میں یہ چاہتی تھی کہ اپنے والدین سے اس خبر کے بارے میں یقینی معلومات حاصل کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی میں اپنے والدین کے ہاں آئی میں نے اپنی والدہ سے دریافت کیا: اے امی جان لوگ کیا بات چیت کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اے میری بیٹی تم پرسکون رہو اللہ کی قسم! جو بھی عورت اپنے شوہر کے نزدیک زیادہ خوب صورت ہو اور وہ مرد اس سے محبت کرتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں' تو وہ اس سے زیادہ زیادتی کر دیا کرتی تھیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: سبحان اللہ کیا لوگ اس قسم کی بات چیت کر رہے ہیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس رات میرا یہ عالم تھا کہ میرے آنسو تھمتے نہیں تھے اور صبح ہو جانے تک مجھے نیند نہیں آئی میں مسلسل روتی رہی۔

(اسی دوران کسی وقت میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بلوایا آپ ان دونوں صاحبان سے اپنی اہلیہ (یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے علیحدگی اختیار کرنے کے بارے میں مشورہ کرنا چاہتے تھے یہ اس وقت کی بات ہے' جب اس بارے میں وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ جہاں تک حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا تعلق تھا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہی گزارش کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ کے بری الذمہ ہونے سے واقف تھے اور اس چیز کا ذکر کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اہلیہ سے محبت تھی انہوں نے کہا: وہ آپ کی اہلیہ ہیں۔ ان کے بارے میں ہمیں صرف بھلائی کا علم ہے' لیکن جہاں تک حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا تعلق تھا تو انہوں نے یہ کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو کوئی تنگی نہیں دی ہے ان کے علاوہ بھی خواتین بے شمار ہیں' لیکن اگر آپ گھر کی خادمہ سے پوچھیں گے تو وہ آپ کے ساتھ سچ بیانی کرے گی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا: اے بریرہ! کیا تم نے عائشہ کے حوالے سے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے' جو تمہیں شک کا شکار کرے؟

بریرہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے ان میں صرف ایک چیز دیکھی ہے جس پر میں اعتراض کر سکتی ہوں یہ کہ وہ کم سن لڑکی ہیں ان کی عمر تھوڑی ہے وہ آٹا گوندھ کے سو جاتی ہیں اور بکری آ کر آٹے کو کھا جاتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ (لوگوں کے درمیان) کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی سلول کی شکایت کی اور فرمایا: آپ اس وقت منبر پر موجود تھے (آپ ﷺ نے فرمایا)

''اے مسلمانوں کے گروہ اس شخص کے حوالے سے کون میرے سامنے عذر پیش کرے گا' جس کی اذیت میرے گھر والوں تک پہنچ چکی ہے اللہ کی قسم! مجھے اپنی اہلیہ کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے اور انہوں نے جس مرد پر الزام لگایا ہے اس کے بارے میں بھی مجھے صرف بھلائی کا علم ہے وہ میرے گھر میں ہمیشہ میرے ساتھ ہی داخل ہوا ہے اس پر حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس کی طرف سے میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر وہ اوس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے' تو ہم اس کی گردن اڑا دیتے ہیں اور اگر وہ خزرج قبیلے سے تعلق رکھتا ہے' تو آپ ہمیں حکم دیں ہم آپ کے حکم کی پابندی کریں گے اس پر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے وہ خزرج قبیلے کے سردار تھے وہ ویسے نیک آدمی تھے' لیکن اس وقت قبائلی حمیت ان پر غالب آ گئی انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تم اس شخص کو قتل نہیں کر سکتے اور نہ ہی تم اس شخص کو قتل کر سکو گے۔ اس پر حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچازاد تھے انہوں نے کہا: آپ غلط کہہ رہے ہیں اللہ کی قسم! ہم اس شخص کو ضرور قتل کر دیں گے آپ منافق ہیں اور منافقوں کی طرف سے جھگڑا کر رہے ہیں اس پر اوس اور خزرج قبیلے کے لوگوں کے درمیان جھگڑا شروع ہو گیا' یہاں تک کہ نوبت باقاعدہ لڑائی تک پہنچ گئی۔ نبی اکرم ﷺ انہیں خاموش کرواتے رہے' یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ بھی خاموش ہو گئے میں پورا دن روتی رہی میرے آنسو تھمتے نہیں تھے اور مجھے نیند نہیں آتی تھی میرے ماں باپ کو یوں لگتا تھا جیسے رونے کی وجہ سے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔

ابھی وہ دونوں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران انصار کی ایک عورت نے میرے پاس اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اسے اجازت دے دی وہ میرے پاس بیٹھ گئی ابھی ہم اسی حالت میں بیٹھی ہوئی تھیں کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے آپ ﷺ نے سلام کیا پھر آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے جب سے میرے ساتھ یہ صورت حال درپیش آئی تھی اس کے بعد نبی اکرم ﷺ اس دن کے علاوہ کبھی بھی اس سے پہلے اس طرح نہیں بیٹھے تھے ایک مہینہ گزر چکا تھا نبی اکرم ﷺ کی طرف کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کلمہ تشہد پڑھا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اما بعد! اے عائشہ تمہارے حوالے سے اس' اس طرح کی اطلاعات مجھ تک پہنچی ہیں اگر تم بری ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہاری برأت کو ظاہر کر دے گا اور اگر تم نے گناہ کا ارادہ کیا تھا تو تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور توبہ کرو' کیونکہ جب انسان گناہ کا اعتراف کر لے اور پھر توبہ کر لے' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی بات مکمل کر لی تو میرے آنسو رک گئے' یہاں تک کہ مجھے ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوا میں نے

اپنے والد سے کہا: آپ میری طرف سے اللہ کے رسول کو جواب دیں۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں اللہ کے رسول کو کیا جواب دوں؟ میں نے اپنی والدہ سے کہا آپ میری طرف سے اللہ کے رسول کو جواب دیں انہوں نے بھی یہی کہا۔ اللہ کی قسم! مجھے نہیں سمجھ آ رہی کہ میں اللہ کے رسول سے کیا کہوں (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) تو میں نے کہا: میں ایک لڑکی ہوں جس کی عمر کم ہے مجھے زیادہ قرآن نہیں آتا' لیکن اللہ کی قسم! مجھے اس بات کا پتہ ہے' آپ لوگوں نے اس بارے میں بات سنی اور یہ آپ کے ذہن میں پختہ ہوگئی اور آپ نے (دلی طور پر) اس کو سچ سمجھ لیا اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ میں بری ہوں اور اللہ جانتا ہے' میں بری ہوں' تو آپ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس حوالے سے آپ کے سامنے اعتراف کرلوں حالانکہ اللہ جانتا ہے' میں اس سے بری ہوں' تو پھر آپ مجھے سچا سمجھیں گے اللہ کی قسم! اپنے اور آپ کے معاملے میں مجھے صرف وہی بات سمجھ آ رہی ہے' جو حضرت یوسف علیہ السلام کے والد نے کہی تھی۔

''تو اب صبر کرنا ہی بہتر ہے اور جو لوگ تم کہہ رہے ہو اس کے حوالے سے اللہ ہی سے مدد لی جاسکتی ہے''۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) پھر میں نے رخ موڑا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی اللہ کی قسم! اس وقت میں یہ بات جانتی تھی کہ میں بری الذمہ ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے بری ہونے کا اظہار کردے گا' لیکن مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسی وحی نازل کردے گا' جس کی تلاوت کی جائے گی میرے نزدیک میری ذات کی یہ حیثیت نہیں ہے' اللہ تعالیٰ میرے بارے میں کوئی ایسا کلام نازل کرے جس کی تلاوت کی جائے مجھے یہ امید تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں کوئی ایسا خواب دیکھ لیں گے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ میری برأت کا اظہار کردے گا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس جگہ سے ہٹے بھی نہیں تھے اور گھر میں موجود افراد میں سے کوئی بھی شخص گھر سے باہر نہیں نکلا تھا کہ اسی دوران اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل کردی وحی کے نزول کے وقت اس کے نزول کی شدت کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کیفیت ہوتی تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر طاری ہوگئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے یہ بات کہی: اے عائشہ! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے تمہارے بری الذمہ ہونے (کا حکم نازل کر دیا ہے) میری والدہ نے مجھ سے کہا تم اٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہیں کھڑی ہوں گی اور میں صرف اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کروں گی' جس نے میری برأت کا حکم نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم میں سے ایک گروہ نے جو جھوٹا الزام لگایا''۔

اس کے بعد کی دس آیات ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات میرے بری ہونے کے بارے میں نازل کی تھیں۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی رشتے داری اور ان کی غربت کی وجہ سے ان پر خرچ کیا کرتے تھے انہوں نے یہ کہا: اس نے عائشہ کے بارے میں جو کہا ہے اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کبھی بھی اس پر کچھ

خرچ نہیں کروں گا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم میں سے فضیلت رکھنے والے لوگ اور گنجائش رکھنے والے لوگ یہ قسم نہ اٹھائیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے''۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کر دے اس کے بعد انہوں نے حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کو اسی طرح خرچ دینا شروع کر دیا جس طرح وہ پہلے انہیں خرچ دیا کرتے تھے اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں اسے کبھی ترک نہیں کروں گا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے معاملے کے بارے میں سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی دریافت کیا تھا: تم اس بارے میں کیا جانتی ہو اور تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے' تو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے جواب دیا تھا: میں اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو محفوظ کرتی ہوں مجھے صرف بھلائی کا علم ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے یہ وہ خاتون تھیں جو میری برابری کی دعوے دار تھیں' لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے انہیں (الزام لگانے سے) محفوظ رکھا جب کہ ان کی بہن حمنہ بنت جحش نے ان کے لیے جھگڑا کرتے ہوئے (الزام لگانے والوں میں حصہ لیا) اور وہ ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں شامل ہو گئی۔

امام زہری بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کے واقعہ کے بارے میں یہ وہ روایت ہے' جو مجھ تک پہنچی ہے۔

كِتَابُ الرَّضَاعِ

کتاب! رضاعت کے بارے میں روایات

4213 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، وَرَبِيعَةُ بْنُ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ امْرَاَةَ اَبِىْ حُذَيْفَةَ اَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ حَتّٰى تَذْهَبَ غَيْرَةُ اَبِىْ حُذَيْفَةَ، فَاَرْضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ، قَالَ رَبِيعَةُ: فَكَانَتْ رُخْصَةً لِسَالِمٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ سہلہ رضی اللہ عنہا کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام سالم کو دودھ پلا دیں تا کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے مزاج کی تیزی (یعنی ناراضگی) ختم ہو جائے تو اس خاتون نے اس لڑکے کو دودھ پلا دیا جو پورا مرد تھا۔

ربیعہ نامی راوی کہتے ہیں: یہ سالم کے لیے رخصت تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذِكْرُنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4213- إسناده صحيح على شرط مسلم . حرملة: هو ابن يحيى وهو من رجال مسلم وقد تُوبع، ومن فوقه على شرطهما .وأخرجه النسائى 6/105 فى النكاح: باب رضاع الكبير، عن احمد بن يحيى ابى الوزير، عن ابن وهب بهذا الإسناد .وأخرجه الطبرانى فى (الكبير) (6375) و24/ (739) من طريق سليمان بن بلاب، بِهِ .وأخرجه بنحوه أحمد 6/38-39 و201، والحميدى (278) وعبد الرزاق (13884) ومسلم (1453) فى الرضاع: باب رضاعة الكبير، والنسائى 6/104-105 و105، وابن ماجة (1943) فى النكاح: باب رضاع الكبير، والطبرانى فى (الكبير) (6373) و (6374) و (6376) و24/ (737) و (738) و (740)، والبيهقى 7/459 من طرق عن القاسم، بِهِ .وأخرجه احمد 6/356، والطبرانى فى (الكبير) 24/ (742) من طريق حماد بن سلمة، عن عبد الرحمٰن بن القاسم، والطبرانى فى (الصغير) (894) من طريق عبد الله بن عثمان بن خثيم، كلاهما عن القاسم بن محمد، عن سهلة، فجعلوه من مسند سهلة، قال الهيثمى فى (المجمع) 4/261: رواه أحمد والطبرانى فى الثلاثة.

4214- إسناده صحيح على شرطهما، وهو فى (مصنف عبد الرزاق) (13885) بنحو هذا اللفظ .(فُضُلاً) قال فى (النهاية) 3/456: أى متبذلة فى ثياب مهنتى، يقال: تفضّلت المرأة: إذا لبست ثياب مهنتها، أو كانت فى ثوب واحد، فهى فُضُل، والرجل فُضُل أيضاً، قال ابن عبد البر فى (التمهيد) 8/255: فمعنى هذا عندى أنه كان يدخل عليها وهى متكشفة بعضها، مثل الشعر واليد والوجه، يدخل عليها وهى كيف امكنها .

4214 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ سَالِمًا يُدْعٰى لِاَبِيْ حُذَيْفَةَ وَيَاْوِيْ مَعَهُ، وَيَدْخُلُ عَلَيَّ فَيَرَانِيْ فُضُلًا، وَنَحْنُ فِيْ مَنْزِلٍ ضَيِّقٍ، وَقَالَ اللّٰهُ: (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ) (الأحزاب: 5)، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سہلہ بنت سہیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سالم کو حضرت ابوحذیفہ کے منہ بولے بیٹے کے طور پر بلایا جاتا ہے وہ ان کے ساتھ رہتا ہے وہ میرے پاس بھی آجاتا ہے مجھے (سر پر چادر وغیرہ کی موجودگی کے بغیر) دیکھ لیتا ہے ہمارا گھر بھی چھوٹا سا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم ان کو ان کے حقیقی باپ کے حوالے سے بلاؤ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ انصاف کے زیادہ مطابق ہے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو تم اس کے لیے حرمت والی ہو جاؤ گی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجَلِهَا اَرْضَعَتْ سَهْلَةُ سَالِمًا

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے سیّدہ سہلہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا تھا

4215 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَضَاعَةِ الْكَبِيْرِ، فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَكَانَ قَدْ تَبَنَّى سَالِمًا الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ، كَمَا تَبَنّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَاَنْكَحَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ سَالِمًا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهُ ابْنُهُ ابْنَةَ اَخِيْهِ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِّنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ اَفْضَلُ اَيَامٰى قُرَيْشٍ، فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَا اَنْزَلَ، فَقَالَ: (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا آبَاءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيكُمْ) (الأحزاب: 5)، رَدَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّمَّنْ تَبَنّٰى اُولٰئِكَ

4215– حديث صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين، وهو في (الموطأ) 2/605–606 في الرضاع: باب ما جاء في الرضاعة بعد الكبر، قال ابن عبد البر في (التمهيد) 8/250: هذا حديث يدخل في المسند، للقاء عروة عائشة وسائر أزواج النبي صلى الله عليه وسلم، وللقائه سهلة بنت سهيل .وأخرجه الشافعي 2/22–23 عن مالك، به .وأخرجه من طريق مالك عبد الرزاق (13886)، ومن طريق الطبراني (6377)، بذكر عائشة فيه .وأخرجه أحمد 6/255 و269 و270–272، والدارمي 1/158، وعبد الرزاق (13887)، والبخاري (4000) في المغازي: باب رقم (12)، (5088) في النكاح: باب الأكفاء في الدين، وأبو داوُد (2061) في النكاح: باب من حرّم به، والنسائي 6/63–64 في النكاح: باب تزويج المولى العربية، والبيهقي 7/459–460 و460 من طرق عن الزهري، عن عروة، عن عائشة، وبعضهم يزيد فيه على بعض .

اِلٰى اَبِيهِ، فَاِنْ لَمْ يُعْلَمْ اَبُوهُ رُدَّ اِلٰى مَوْلَاهُ، فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ وَهِيَ امْرَاَةُ اَبِي حُذَيْفَةَ وَهِيَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا، وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ، وَلَيْسَ لَنَا اِلَّا بَيْتٌ وَّاحِدٌ، فَمَاذَا تَرَى فِي شَاْنِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْضِعِيهِ خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَيَحْرُمُ بِلَبَنِكِ.

فَفَعَلَتْ، وَكَانَتْ تَرَاهُ ابْنًا مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَاَخَذَتْ بِذٰلِكَ عَائِشَةُ فِيمَنْ كَانَتْ تُحِبُّ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ، فَكَانَتْ تَاْمُرُ اُخْتَهَا اُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ وَبَنَاتِ اَخِيهَا اَنْ يُّرْضِعْنَ مَنْ اَحَبَّتْ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ، وَاَبَى سَائِرُ اَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ، وَقُلْنَ: مَا نَرَى الَّذِي اَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ اِلَّا رُخْصَةً فِي سَالِمٍ وَحْدَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ اَحَدٌ، فَعَلٰى هٰذَا مِنَ الْخَبَرِ كَانَ رَاْيُ اَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ

امام مالک ابن شہاب زہری کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ان سے بڑی عمر کے فرد کی رضاعت کا مسئلہ دریافت کیا گیا: تو انہوں نے بتایا: عروہ بن زبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے انہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے انہوں نے سالم کو منہ بولا بیٹا بنایا تھا یہ وہ سالم ہے جنہیں سالم مولیٰ ابوحذیفہ کہا جاتا ہے یہ بالکل اسی طرح تھا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا۔

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے سالم کی شادی اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کی تھی اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ اسے اپنا بیٹا سمجھتے تھے اور وہ لڑکی اس وقت ابتدائی طور پر ہجرت کرنے والی خواتین میں شامل تھیں اور قریش کی بیوہ عورتوں میں سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والی خاتون تھیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم نازل کردیا اور ارشاد فرمایا۔

''تم انہیں ان کے حقیقی باپوں کے حوالے سے بلاؤ یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انصاف کے زیادہ مطابق ہے اور اگر تمہیں ان کے حقیقی باپ کے بارے میں علم نہ ہو' تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور آزاد کردہ غلام ہیں''۔

تو ہر وہ شخص جس نے منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا اس نے اس بچے کی نسبت اس کے باپ کی طرف کردی اور اگر کسی کے باپ کے بارے میں پتہ نہیں تھا تو اسے اس کے آزاد کرنے والے آقا کی طرف منسوب کیا گیا۔

سہلہ بنت سہیل جو ابوحذیفہ کی اہلیہ تھیں اور ان کا تعلق بنو عامر بن لوی سے تھا وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہم سالم کو اپنا بیٹا ہی سمجھتے تھے وہ میرے پاس آیا کرتا تھا ہمارا صرف ایک ہی گھر ہے' تو اس کے معاملے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے پانچ مرتبہ دودھ پلا دو تمہارے دودھ کی وجہ سے وہ حرمت والا ہو جائے گا۔ اس خاتون نے ایسا ہی کیا وہ خاتون اس لڑکے کو اپنا رضاعی بیٹا سمجھتی تھی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حکم حاصل کیا جس مرد کے بارے میں وہ یہ بات پسند کرتی تھیں کہ وہ ان کے ہاں آجایا کرے تو وہ اپنی

بہن سیّدہ ام کلثوم بنت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہا کو یا اپنی کسی بھتیجی کو یہ ہدایت کرتی تھیں کہ وہ اس لڑکے کو دودھ پلا دے جس کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ وہ ان کے ہاں آجایا کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر تمام ازواج نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ اس نوعیت کی رضاعت کی وجہ سے کوئی بھی شخص ان کے ہاں داخل ہو وہ ازواج یہ کہا کرتی تھیں: ہم یہ سمجھتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سہلہ بنت سہیل کو یہ حکم اس حوالے سے دیا تھا کہ یہ صرف سالم کے لیے رخصت تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تھی اس طرح کی رضاعت کی وجہ سے کوئی بھی شخص ہمارے ہاں نہیں آسکتا۔

تو بڑی عمر کے شخص کی رضاعت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی یہ رائے تھی جو اس روایت میں منقول ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ مُفَارَقَةَ اَهْلِهِ اِذَا شَهِدَتْ عِنْدَهُ امْرَاَةٌ عَدْلَةٌ اَنَّهَا اَرْضَعَتْهُمَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ اپنی بیوی سے لاتعلقی اختیار کر لے جب کوئی عادل عورت اس کے سامنے اس بات کی گواہی دے کہ اس نے ان دونوں (میاں بیوی کو) دودھ پلایا ہے

4216 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:

(متن حدیث): تَزَوَّجْتُ اُمَّ يَحْيٰى بِنْتَ اَبِىْ اِهَابٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ، فَذَكَرَتْ اَنَّهَا اَرْضَعَتْنَا جَمِيعًا، فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ بِهَا وَقَدْ قَالَتْ مَا قَالَتْ؟، دَعْهَا عَنْكَ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ام یحییٰ بنت ابواہاب سے شادی کر لی ایک سیاہ فام عورت

4216- إسناده صحيح . خلف بن هشام: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين غير صاحبيه، فإنه من رجال البخاري .وأخرجه أبو داوُد (3603) في الأقضية: باب الشهادة في الرضاع، والطبراني في (الكبير) /17 (974) من طريقين عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد، وبأطول مما هنا، وعندهما زيادة في السند عن ابن مليكة وهو قوله: وحدثنيه صاحب لي عنه وأنا لحديث صاحبي أحفظ .وأخرجه الطبراني /17 (675) من طريق حماد بن سلمة، والدارقطني 4/177 من طريق ابن أبي عروبة، كلاهما عن أيوب، بِه . وأخرجه أحمد 4/7 و383-384، وعبد الرزاق (13968) و (15435)، والبخاري (5104) في النكاح: باب شهادة المرضعة، وأبو داوُد (3604)، والترمذي (1151) في الرضاع، باب ما جاء في شهادة المرأة الواحدة في الرضاع، والنسائي 6/109 في النكاح: باب الشهادة في الرضاع، وفي (الكبرى) كما في (التحفة) 7/300، والدارقطني 4/175-176، والبيهقي 7/463 من طرق عن أيوب، عن ابن أبي مليكة، عن عبيد ابن أبي مريم، عن عقبة بن الحارث، بزيادة عبيد ابن أبي مريم بين أبي مليكة وعقبة بن الحارث . وقد سمع ابن أبي مليكة الحديث منهما جميعاً . وعبيد ابن أبي مريم قال الحافظ في (الفتح) 9/153: مكي ما له في الصحيح سوى هذا الحديث، ولا أعرف من حاله شيئاً إلا أن ابن حبان ذكره في ثقات التابعين، وقد أوضحت في الشهادات 5/269 بيان الاختلاف في إسناده على ابن أبي مليكة، وأن العمدة فيه على سماع ابن أبي مليكة له من عقبة بن الحارث نفسه .وأخرجه أحمد 4/7 و384، والحميدي (579)، والبخاري (2052) في البيوع: باب تفسير المشبّهات، والطبراني /17 (972) و (976)، والبيهقي 7/463، والدارقطني 4/177 من طرق عن ابن أبي مليكة، عن عقبة بن الحارث .

ہمارے ہاں آئی اس نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ اس نے ہم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہوا ہے میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب کیا ہوسکتا ہے' جب کہ اس عورت نے یہ بات بیان کردی ہے' تو تم اس عورت (یعنی اپنی بیوی) کو چھوڑ دو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا عَنْكَ، اِنَّمَا هُوَ نَهْيٌ نَهَاهُ عَنِ الْكَوْنِ مَعَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''اس عورت کو اپنے سے چھوڑ دو'' یہ ایک ممانعت ہے اس میں نبی اکرم ﷺ نے ان صاحب کو اس عورت کے ساتھ رہنے سے منع کیا ہے

4217 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَزِيدُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ تَزَوَّجَ بِنْتَ اَبِي اِهَابٍ، فَزَعَمَتِ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ اَنَّهَا اَرْضَعَتْهُمَا فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَاَعْرَضَ عَنِّي، قَالَ: فَجِئْتُهُ مِنَ الْجَانِبِ الْاٰخَرِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّهَا كَاذِبَةٌ، قَالَ: فَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ اَنَّهَا اَرْضَعَتْكُمَا، فَنَهَاهُ عَنْهَا،

اَخْبَرَنَاهُ هٰذَا الشَّيْخُ فِي وَسَطِ اَحَادِيثِ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، عَنْ مَشَايِخِهِ

❁❁ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابواہاب کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کر لی تو ایک سیاہ فام عورت نے یہ بات بیان کی کہ اس نے ان دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہوا ہے میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے منہ پھیر لیا میں دوسری طرف سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! وہ عورت جھوٹ کہتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب کیا ہوسکتا ہے' جب کہ اس نے یہ بات بیان کردی ہے' اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ان صاحب کو اس خاتون سے منع کر دیا (یعنی انہیں اس خاتون سے علیحدگی اختیار کرنے کا حکم دیا)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس شیخ (یعنی امام ابن حبان کے استاد محمد بن عمر) نے نصر بن علی کی یزید بن زریع کے حوالے سے ان کے مشائخ کے حوالے سے منقول روایات کے درمیان ہمیں اس روایت کے بارے میں بتایا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عُقْبَةَ فَارَقَهَا، وَتَزَوَّجَتْ اٰخَرَ غَيْرَهُ، حِينَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا عَنْكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے علیحدگی اختیار کر لی تھی

اوراس خاتون نے دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر لی تھی (علیحدگی اس وقت اختیار کی تھی) جب نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تھا ''تم اس عورت کو چھوڑ دو''

4218 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِىْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ، فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ لَهُ: قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِىْ تَزَوَّجَ، فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِيْنِىْ وَلَا اَخْبَرْتِيْنِىْ، فَاَرْسَلَ اِلٰى آلِ اَبِىْ اِهَابٍ، فَسَاَلَهُمْ، فَقَالُوْا: مَا عَلِمْنَاهَا اَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا، فَرَكِبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ؟، فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ

✿✿ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کر لی ایک خاتون ان کے پاس آئی اور ان سے کہا میں نے عقبہ کو دودھ پلایا ہے اور جس عورت کے ساتھ اس نے شادی کی ہے اسے بھی دودھ پلایا ہے' تو عقبہ نے اس عورت سے کہا مجھے تو اس بات کا علم نہیں ہے' تم نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ ہی تم نے مجھے پہلے اس بارے میں بتایا ہے پھر عقبہ نے ابواہاب کے خاندان والوں کی طرف پیغام بھجوایا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا: تو ان لوگوں نے بھی یہی بتایا کہ ہمیں یہ علم نہیں ہے' اس عورت نے اس لڑکی کو دودھ پلایا ہے پھر حضرت عقبہ سوار ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے انہوں نے اس بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب کیا ہو سکتا ہے' جب کہ یہ بات بیان کی جا چکی ہے' تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون سے علیحدگی اختیار کی اور اس عورت نے دوسری شادی کر لی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الرَّضَاعَ لِلْمُرْضِعَةِ يَكُوْنُ مِنَ الزَّوْجِ كَمَا هُوَ مِنَ الْمَرْاَةِ، سَوَاءٌ فِى الْاِبَاحَةِ وَالْحَظْرِ مَعًا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' دودھ پلانے والی کے دودھ پلانے کا تعلق شوہر سے بھی اسی طرح ہو گا' جس طرح عورت کے ساتھ ہو گا اور مباح ہونے یا ممنوع ہونے کے حوالے سے ان دونوں کا حکم برابر ہو گا

4219 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

4218– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابى الحديث فعلى شرط البخارى، وهو فى (صحيحه) (2640) فى الشهادات: باب إذا شهد شاهد أو شهود بشىء . . .، ومن طريقه البغوى (2286) عن حبان بن موسى، بهذا الإسناد، عبد الله: هو ابن المبارك .وأخرجه أيضاً (88) فى العلم: باب الرحلة فى المسألة النازلة، عن محمد بن مقاتل، عن عبد الله بن المبارك، به .وأخرجه ابن أبى شيبة 4/196، والبخارى (2660) فى الشهادات: باب شهادة المرضعة، والنسائى فى (الكبرى) كما فى (التحفة) 7/300، والطبرانى 17/ (973) من طريقين عن عمر بن سعيد، به . رواية البخارى مختصرة .

(متن حدیث): اِسْتَأْذَنَ عَلَيَّ اَخُو اَبِي قُعَيْسٍ بَعْدَمَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ، فَقُلْتُ: لَا آذَنُ لَكَ حَتّٰى يَاْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَخَا اَبِي قُعَيْسٍ اسْتَاْذَنَ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَكَ، وَاِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي امْرَاَةُ اَبِي قُعَيْسٍ وَلَمْ يُرْضِعْنِي اَبُوْ قُعَيْسٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنِي لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوقعیس رضی اللہ عنہ کے بھائی نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی یہ حجاب کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کی بات ہے' تو میں نے کہا: میں آپ کو اس وقت تک اجازت نہیں دوں گی جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لے آتے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں اجازت مانگی میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوقعیس کے بھائی نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو میں نے آپ سے اجازت لینے سے پہلے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا' کیونکہ مجھے ابوقعیس کی بیوی نے دودھ پلایا تھا ابوقعیس نے مجھے دودھ نہیں پلایا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے اجازت دے دینی تھی وہ تمہارا چچا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَاْذَنَ لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيْهَا

عورت کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے رضاعی چچا کو اپنے ہاں اندر آنے کی اجازت دے

4220 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

4219- إسناده صحيح على شرط الصحيح . داؤد بن شبيب من رجال البخاري، وحماد بن سلمة من رجال مسلم، ومن فوقهما من رجالهما .وأخرجه مالك 2/601-602 في الرضاع: باب رضاعة الصغير، وعبد الرزاق (13938) و (13940) و (13941)، وأحمد 6/38 و194، والحميدي (230)، والدارمي 2/156، والبخاري (5239) في النكاح: باب ما يحل من الدخول والنظر إلى النساء في الرضاع، ومسلم (1445) (7) في الرضاع: باب تحريم الرضاعة من ماء الفحل، وأبو داؤد (2057) في النكاح: باب في لبن الفحل، والترمذي (1148) في الرضاع: باب ما جاء في لبن الفحل، والنسائي 6/103 في النكاح: باب لبن الفحل، وابن ماجة (1949) في النكاح: باب لبن الفحل، وأبو يعلى (4501)، والدارقطني 4/177-178، والبيهقي 7/452، والبغوي (2280) من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك 2/602، وعبد الرزاق (13937)، والحميدي (229)، والشافعي 2/24، وأحمد 6/33 و36-37 و38 و177 و271، والبخاري (4796) في التفسير: باب (إِنْ تُبْدُوا شَيْئاً أَوْ تُخْفُوهُ . . .)، و (5103) في النكاح: باب لبن الفحل، و (6156) في الأدب: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم "تربت يمينك"، ومسلم (1445)، والنسائي 6/103، وابن ماجة (1948)، والدارقطني 4/177-178 و178، والبيهقي 7/452 من طرق عن الزهري، عن عُروة، به وبعضهم يزيد على بعض، ووقع عند بعضهم (أفلح بن أبي القعيس) وعند بعضهم (أبو قعيس)، والمحفوظ أفلح أخو أبي القعيس. وانظر (الفتح) 9/150 .وأخرجه أحمد 6/201، وعبد الرزاق (13939)، ومسلم (1445) (8) و (9) و (10)، والنسائي 6/99 و103 و104، والبيهقي 7/452 من طرق عن عروة، به . وأخرجه أحمد 6/217 من طريق القاسم بن محمد، عن عائشة .

4220- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله .

(متن حدیث):اِسْتَأْذَنَ عَلَيَّ اَخُو اَبِي قُعَيْسٍ بَعْدَمَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ، فَقُلْتُ: لَا آذَنُ لَكَ حَتّٰى يَأْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَخَا اَبِي قُعَيْسٍ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى اَسْتَأْذِنَكَ، وَاِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي امْرَاَةُ اَبِي قُعَيْسٍ وَلَمْ يُرْضِعْنِي اَبُوْ قُعَيْسٍ، فَقَالَ: ائْذَنِي لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابوقعیس کے بھائی نے پردے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو میں نے کہا: میں آپ کو اس وقت تک اجازت نہیں دوں گی جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لے آتے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوقعیس کے بھائی نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو میں نے انہیں اس وقت تک اجازت دینے سے انکار کر دیا جب تک میں آپ سے اجازت نہ لے لوں کیوں کہ ابوقعیس کی بیوی نے مجھے دودھ پلایا ہے ابوقعیس نے مجھے دودھ نہیں پلایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اسے اجازت دے دینی تھی وہ تمہارا چچا ہے۔

ذِكْرُ قَدْرِ الرَّضَاعِ الَّذِي يُحَرِّمُ مَنْ اَرْضَعَ فِي السَّنَتَيْنِ الرَّضَاعَ الْمَعْلُومَ

رضاعت کی اس مقدار کا تذکرہ جو اس بچے کے لیے حرمت کو ثابت کرتی ہے' جس نے دو سال کی عمر کے اندر دودھ متعین مقدار میں پیا ہو

4221 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث):نَزَلَ الْقُرْآنُ بِعَشْرِ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِمَّا نَقْرَاُ مِنَ الْقُرْآنِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قرآن میں یہ حکم نازل ہوا تھا کہ دس متعین مرتبہ میں دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے پھر یہ حکم منسوخ ہو کر پانچ متعین مرتبہ میں تبدیل ہو گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو یہ حکم قرآن کی ان آیات میں شامل تھا جن کی ہم تلاوت کرتے تھے۔

4221– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في (الموطأ) 2/608 في الرضاع: باب جامع ما جاء في الرضاعة، وفي آخره قال يحيى: قال مالك: وليس على هذا العمل . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/21، والدارمي 2/157، ومسلم (1452) (24) في الرضاع: باب التحريم بخمس رضعات، وأبو داؤد (2062) في النكاح: باب هل يحرّم ما دون خمس رضعات، والترمذي 3/456 في الرضاع: باب ما جاء لا تحرّم المصة ولا المصتان، والنسائي 6/100 في النكاح: باب القدر الذي يحرم من الرضاعة، والبيهقي 7/454 .وقع في المطبوع من الترمذي (. . . حدثنا مالك حدثنا معن . . .) وهو تحريف صوابه (. . . حدثنا معن، حدثنا مالك . . .) .واخرجه بنحوه الشافعي 2/21، ومسلم (1452) (25)، والبيهقي 7/454 من طرق عن يحيى بن سعيد، عن عمرة، به .

4222 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ فِيمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِمَّا نَقْرَاُ مِنَ الْقُرْآنِ

❀❀ ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قرآن میں یہ حکم نازل ہوا کہ دس متعین مرتبہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے پھر یہ حکم منسوخ ہو کر پانچ متعین مرتبہ میں تبدیل ہو گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو یہ آیات ان چیزوں میں شامل تھیں جنہیں ہم قرآن میں پڑھا کرتے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرَّضَاعَةَ اِذَا كَانَتْ خَمْسُ رَضَعَاتٍ يُحَرِّمُ مِنْهَا مَا يُحَرِّمُ مِنَ النَّسَبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب رضاعت پانچ چسکیوں کی شکل میں ہو' تو اس کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوگی جو نسب کے ذریعے ثابت ہوتی ہے

4223 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

4222– إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله .

4223– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في (الموطأ) 2/607 في الرضاع: باب جامع ما جاء في الرضاعة، وقد وقع في (الموطأ) من رواية يحيى بن يحيى الليثي (عن سليمان بن يسار وعروة) قال ابن عبد البر فيما نقله الزرقاني 3/247: هذا غلط من يحيى أي زيادة الواو– لم يتابعه أحد من رواة (الموطأ) عليه، والحديثُ محفوظ في (الموطأ) وغيره (عن سليمان عن عروة عن عائشة)، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/19–20، وأحمد 6/44 و51، والدارمي 2/156، وأبو داوُد (2055) في النكاح: باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب، والترمذي (1147) في الرضاع: باب ما جاء يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب، والنسائي 6/98–99 في النكاح: باب ما يحرم من الرضاع، والبيهقي 6/275 و7/158–159، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .الرضاع ما يحرم من النسب، عن عروة، به .وأخرجه مالك 2/601 في الرضاع: باب رضاعة الصغير، ومن طريقه أحمد 6/178، والدارمي 2/155–156 و156، والبخاري (2646) في الشهادات: باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض، و (3105) في فرض الخمس: باب ما جاء في بيوت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم وما نسب من البيوت إليهن، ومسلم (1444) في الرضاع: باب يحرم من الرضاع ما يحرم من الولادة، والنسائي 6/99 في النكاح: باب ما يحرم من نكاح القرابة والرضاعة وغيرهما، والبيهقي 7/159 و451 عن عبد الله بن أبي بكر، عن عمرة، عن عائشة وفيه قصة .وأخرجه عبد الرزاق (3952)، ومسلم (1444) (2)، والبيهقي 7/451 من طرق عن عبد الله بن أبي بكر، عن عمرة، عن عائشة . . . بلفظ حديث الباب .

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو ولادت کے ذریعے ثابت ہوتی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الرَّضْعَةَ وَالرَّضْعَتَيْنِ لَا تُحَرِّمَانِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے ایک چسکی یا دو چسکی حرمت کو ثابت نہیں کرتی ہے

4224 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''صرف وہی رضاعت حرمت ثابت کرتی ہے جو آنتوں کو کھول دے (یعنی جو نشوونما کا باعث بنے)''۔

4225 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ، وَلَا الْمَصَّتَانِ

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک گھونٹ یا دو گھونٹ حرمت کو ثابت نہیں کرتے ہیں''۔

4224– إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو كامل الجحدرى: هو فضيل بن حسين وهو من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . أبو عوانة: هو وضاح اليشكرى . وأخرجه الترمذى (152) فى الرضاع: باب ما جاء ما ذكر أن الرضاعة لا تحرّم إلا فى الصغر دون الحولين، عن قتيبة، عن أبى عوانة، بهذا الإسناد، وزاد فى آخره "فى الثدى، وكان قبلَ الفطام"، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وله شاهد من حديث عبد الله بن الزبير أخرجه ابن ماجة (1946) من طريق عبد الله بن وهب، أخبرنى ابنُ لهيعة، عن أبى الأسود عن عُروة، عن عبد الله بن الزبير أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "لا رضاع إلا ما فَتَقَ الأمعاءَ" وهذا سند قوى، فإن راويه عن ابن لهيعة عبدُ الله بن وهب وهو أحدُ العبادلة الذين رووا عنه قبل احتراق كتبه، وقولُ البُوصيرى فى (الزوائد) ورقة 126: إسناده ضعيف لضعف ابن لهيعة فيه ما فيه . وعن أبى هريرة عند البزار (1444)، والبيهقى 7/455 من طريق جرير بن عبد الحميد، عن محمد بن إسحاق، عن إبراهيم بن عقبة، عن حجاج بن حجاج، عن أبى هريرة رفعه .

4225– إسناده صحيح على شرطهما . عبدة بن سليمان: هو الكلابى أبو محمد الكوفى . وأخرجه الشافعى 2/21، وأحمد 4/4 و5، والنسائى 6/101 فى النكاح: باب القدر الذى يحرم من الرضاع، والبيهقى 7/454، والبغوى (2284) من طرق عن هشام، بهذا الإسناد . وقال الربيع: فقلتُ للشافعى رضى الله عنه: أَسَمِعَ ابن الزبير من النبى صلى الله عليه وسلم؟ فقال: نعم وحفظ عنه، وكان يوم توفى النبى صلى الله عليه وسلم ابن تسع سنين . قال البيهقى: هو كما قال الشافعى رحمه الله، إلا أن ابن الزبير رضى الله عنه إنما أخذ هذا الحديث عن عائشة رضى الله عنها، عن النبى صلى الله عليه وسلم . وانظر الحديث (4227) عند المصنف .

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْاَخْبَارِ، وَلَا تَفَقَّهَ فِيْ صَحِيحِ الْآثَارِ اَنَّ خَبَرَ هِشَامِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مُنْقَطِعٌ غَيْرُ مُتَّصِلٍ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

اور مستند روایات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) ہشام کے حوالے سے منقول وہ روایت جو ہم نے ذکر کی ہے یہ روایت "منقطع" ہے "متصل" نہیں ہے

4226 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ الطَّاحِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ، وَلَا الْمَصَّتَانِ، وَلَا الْاِمْلَاجَةُ، وَلَا الْاِمْلَاجَتَانِ

❁❁ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک گھونٹ یا دو گھونٹ ایک چسکی یا دو چسکی حرمت کو ثابت نہیں کرتے ہیں"۔

4227 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ عَقِبِهِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَرْفَعُهُ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ، وَلَا الْمَصَّتَانِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک گھونٹ یا دو گھونٹ حرمت کو ثابت نہیں کرتے ہیں"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُمْعِنِ النَّظَرَ فِيْ طُرُقِ الْاَخْبَارِ، اَنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ كُلَّهَا مَعْلُوْلَةٌ

اس دوسری روایت کا تذکرہ، جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو روایات کے طرق میں گہری نظر نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ تمام روایات معلول ہیں

4226– محمد بن دينار الطاحي، قال ابن عدي 6/2205 بعد أن أورد له عدة أخبار: ولمحمد بن دينار غير ما ذكرت، وهو مع هذا كله حسنُ الحديث، وعامة حديثه ينفرد به، قلت: وهذا الحديثُ مما انفرد به، فجعله من مسند الزبير، قال الحافظ المزي في (التحفة) 4/328: ورواه محمد بن دينار الطاحي، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عن عبد الله بن الزبير، عن الزبير، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ولم يُتابعه أحد على هذا القول، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه النسائي في النكاح في (الكبرى) كما في (التحفة) 3/181 عن عُبيد الله بن فضالة بن إبراهيم النسائي، عن مسلم بن إبراهيم، عن محمد بن دينار، بهذا الإسناد .

4227– إسناده جيد، رجالُه ثقات رجال الشيخين إلا أن في إسماعيل بن زكريا الكوفي كلاماً خفيفاً ينزلُ بسببه عن رتبة الصحة . وانظر ما بعده .

4228 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ، وَلَا الرَّضْعَتَانِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَسْتُ اُنْكِرُ اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّةً اَدّٰى مَا سَمِعَ، وَاُخْرٰى رَوٰى عَنْهَا، وَهٰذَا شَيْءٌ مُّسْتَفِيضٌ فِى الصَّحَابَةِ قَدْ يَسْمَعُ اَحَدُهُمُ الشَّيْءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَسْمَعُهُ بَعْدُ عَمَّنْ هُوَ اَجَلُّ عِنْدَهُ خَطَرًا وَاَعْظَمُ لَدَيْهِ قَدْرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّةً يُؤَدِّى مَا سَمِعَ، وَتَارَةً يَرْوِى عَنْ ذٰلِكَ الْاَجَلِ، وَلَا تَكُوْنُ رِوَايَتُهُ عَمَّنْ فَوْقَهُ، لِذٰلِكَ الشَّيْءِ بِدَالٍّ عَلٰى بُطْلَانِ سَمَاعِ ذٰلِكَ الشَّيْءِ وَهٰذَا كَخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِىْ سُؤَالِ جِبْرِيلَ فِى الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ، سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَمِعَهُ مِنْ اَبِيْهِ، فَاَدّٰى مَرَّةً مَا شَاهَدَ، وَاُخْرٰى عَنْ عُمَرَ مَا يَسْمَعُهُ مِنْهُ لِعُظْمِ قَدْرِهِ عِنْدَهُ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک مرتبہ دودھ پینے یا دو مرتبہ دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں اس بات کا انکار نہیں کرتا کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوگی اور ایک مرتبہ انہوں نے اس طرح نقل کر دیا جو انہوں نے سنا تھا اور دوسری مرتبہ انہوں نے یہ روایت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کر دی یہ وہ چیز ہے' جو صحابہ کرام کے درمیان عام تھی کوئی صحابی بعض واقعات کوئی چیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن لیتے تھے پھر وہ اسی روایت کو اپنے سے زیادہ جلیل القدر اور عظیم المرتبہ صحابی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کو سن لیتے تھے' تو ایک مرتبہ وہ اس روایت کو نقل کر دیتے تھے جو انہوں نے خود سنی ہوتی تھی اور ایک مرتبہ اس جلیل القدر صحابی کے حوالے سے اسے نقل کر دیتے تھے ان کا اپنے سے بلند مرتبے کے صحابی کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ انہوں نے خود یہ روایت نہیں سنی ہوگی یہ بالکل اسی طرح ہے' جس طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ایمان اور اسلام کے بارے میں سوالات سے متعلق روایت نقل کی ہے انہوں نے یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سنی تھی اور پھر اس

4228- إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج السامي ثقة روى له النسائي، ومن فوقه على شرطهما . وهيب: هو ابن خالد، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني .وأخرجه أحمد 6/95-96 عن عفان، عن وهيب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/31 و216، ومسلم (1450) في الرضاع: باب في المصة والمصتان، وأبو داؤد (2063) في النكاح: باب هل يحرم ما دون خمس رضعات؟ والترمذي (1150) في الرضاع: باب ما جاء لا تحرم المصة والمصتان، والنسائي 6/101 في النكاح: باب القدر الذي يحرم من الرضاع، وابن ماجة (1941) في النكاح: باب لا تحرم المصة ولا المصتان، والدارقطني 4/172، والبيهقي 7/454 و454-455 و455 من طرق عن أيوب، به .وأخرجه النسائي في النكاح من (الكبرى) كما في (التحفة) 11/453 عن يحيى بن حكيم البصري، عن ابن أبي عدي، ومحمد بن جعفر، كلاهما عن شعبة، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ .وأخرجه أحمد 6/247، والدارمي 2/156 من طريق يونس، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة .

کے بعد انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے بھی اسے سنا تو انہوں نے ایک مرتبہ وہ روایت نقل کر دی جس کا انہوں نے خود مشاہدہ کیا تھا اور ایک مرتبہ اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کر دیا جسے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا' کیونکہ ان کے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قدر و منزلت زیادہ تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَصْدَ فِي الْاَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ لَيْسَ اَنَّ مَا وَرَاءَ الرَّضْعَتَيْنِ يُحَرِّمُ، بَلْ خِطَابُ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ خَرَجَ عَلٰى سُؤَالٍ بِعَيْنِهِ جَوَابًا عَنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہم اس سے پہلے جو روایات نقل کر چکے ہیں ان سے مقصود یہ نہیں ہے'

دو مرتبہ کی رضاعت سے زیادہ حرمت ثابت کرتی ہے' بلکہ ان روایات میں یہ الفاظ مخصوص سوال کے جواب کے طور پر ذکر کیے گئے ہیں

4229 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ صَالِحٍ اَبِى الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً وَتَحْتِيْ اُخْرٰى، فَزَعَمَتِ الْاُوْلٰى اَنَّهَا اَرْضَعَتِ الْحُدْثٰى رَضْعَةً اَوْ رَضْعَتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ، وَلَا الْاِمْلَاجَتَانِ

✿✿ سیّدہ ام فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی ہے میری پہلے بھی ایک بیوی تھی میری پہلی بیوی کا یہ کہنا ہے' اس نے میری نئی بیوی کو ایک یا دو مرتبہ دودھ پلایا ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک یا دو گھونٹ حرمت کو ثابت نہیں کرتے ہیں۔

ذِكْرُ مَا يُذْهِبُ مَذِمَّةَ الرَّضَاعِ عَمَّنْ قَصَرَ بِهِ فِيهِ

اس بات کا تذکرہ' اس شخص کی طرف سے رضاعت کے حق کو کیسے ادا کیا جا سکتا ہے' جو اس بارے میں ادائیگی کا قصد کرتا ہے

4229- إسناده صحيح على شرط مسلم . خَلَفُ بن هشام من رجال مسلم، ومَنْ فوقه على شرطهما . صالح أبو الخليل: هو صالح بن أبي مريم أبو الخليل .وأخرجه الدارمي 2/157 عن سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (1451، (18) في الرضاع: باب في المصة والمصتان، والبيهقي 7/455 من طرق عن معتمر بن سليمان، والنسائي 6/100-101 في النكاح: باب القدر الذي يحرم من الرضاعة، من طريق سعيد بن أبي عروبة، والبيهقي 7/455 من طريق إسماعيل بن إبراهيم. ثلاثتهم عن أيوب، به . ورواية سعيد مختصرة .وأخرجه أحمد 6/340، ومسلم (1451)، والنسائي 6/100-101، وابن ماجة (1940) في النكاح: باب لا تحرم المصة ولا المصتان، والبيهقي 7/455 من طرق عن قتادة، عن صالح أبي الخليل، به مختصراً .

4230 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذِمَّةَ الرَّضَاعِ، قَالَ: الْغُرَّةُ: الْعَبْدُ اَوِ الْاَمَةِ

❁❁ حجاج بن حجاج اسلمی اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں دودھ پینے کے حق کو کیسے ادا کرسکتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک پیشانی یعنی غلام یا کنیز (کو معاوضے کے طور پر ادا کرکے تم اس کا حق ادا کرسکتے ہو)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَبْدُ وَالْاَمَةُ، اَرَادَ بِهِ اَحَدَهُمَا لَا كِلَيْهِمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''غلام یا کنیز'' اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: ان دونوں میں سے کسی ایک کو (ادا کیا جائے) یہ مراد نہیں ہے' دونوں کو ادا کیا جائے

4231 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذِمَّةَ الرَّضَاعِ، قَالَ: غُرَّةٌ: عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ

❁❁ حجاج بن حجاج اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میں رضاعت کا معاوضہ کیسے ادا کرسکتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پیشانی یعنی غلام یا کنیز کی شکل میں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِكْرَامُ مَنْ اَرْضَعَتْهُ فِيْ صِبَاهُ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اس خاتون کی عزت افزائی کرے

4230– الحجاج بن الحجاج الأسلمی لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 4/153–154، ولم يَروِ عنه غير عروة، ومع ذلك قال الترمذی فی حديثه هذا: حديث حسن صحيح .وأخرجه الطبرانی (3208) من طريق أحمد بن صالح، والبيهقی 7/464 من طريق بحر بن نصر الخولانی، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الاسناد .وأخرجه عبد الرزاق (13956)، وأحمد 3/450، والحميدی (877)، والدارمی 2/157، وأبو داؤد (2064) فی النكاح: باب فی الرَّضخ عند الفصال، والترمذی (1153) فی الرضاع: باب ماجاء ما يُذهب مذمة الرضاع، والنسائی 6/108 فی النكاح: باب حق الرضاع وحرمته، والطبرانی (3199) و (3201) و (3202) و (3203) و (3204) و (3205) و (3206) و (3207) و (3208)، والبيهقی 7/464 من طرق عن هشام بن عروة، بِهِ .وأخرجه الطبرانی (3200) من طريق سفيان بن عيينة، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن الحجاج قال: سألتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم . . .ولم يذكر فيه الحجاج بن الحجاج، وهو خطأ خالفه فيه غيره .وأخرجه الطبرانی (3209) من طريق عبد الله بن الحكم، عن ابن لهيعة، عن أبی الأسود، عن عروة، عن الحجاج بن الحجاج، عن أبيه .

4231– هو مكرر ما قبله، وهو فی (مسند أبی يعلی) 2/315 .

جس نے اسے بچپن میں دودھ پلایا تھا

4232 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الضَّحَّاكِ بْنِ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِى، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ، اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالْجِعْرَانَةِ يَقْسِمُ لَحْمًا، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ اَحْمِلُ عُضْوَ الْبَعِيْرِ، قَالَ: فَاَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ بَدَوِيَّةٌ، فَلَمَّا دَنَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ، فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ، فَسَاَلْتُ: مَنْ هٰذِهِ؟، قَالُوا: اُمُّهُ الَّتِي اَرْضَعَتْهُ

❀❀ حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''جعرانہ'' کے مقام پر گوشت تقسیم کیا میں ان دنوں لڑکا تھا میں نے اونٹ کا ایک عضو اٹھایا ہوا تھا ایک دیہاتی عورت آئی جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے اپنی چادر کو بچھا دیا وہ عورت اس پر بیٹھ گئی میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں۔

4232– جعفر بن يحيى بن ثوبان عِداده فى أهل الحجاز، روى عن عمه عمارة بن ثوبان، وعطاء وعبد الله بن عبيد، وذكره المؤلف فى (الثقات) 6/138، وعمه عمارة بن ثوبان روى عن أبى الطفيل وعطاء وموسى بن باذان، وذكره المؤلف فى الثقات 7/262، وباقى رجاله ثقات . أبو الطفيل: هو عامر بن واثلة بن عبد الله بن عمرو الليثى الكنانى الحجازى رأى النبىَّ صلى الله عليه وسلم فى حجة الوداع يطوف بالبيت، ويستلم الركنَ بمحجن معه، ويُقبل المحجن، وهو آخر الصحابة موتاً، وكان من أصحاب على رضى الله عنهما، روى له الستة مترجم فى (السير) 3/467–470، وهو فى (مسند أبى يعلى) (900) وسقط من المطبوع من (مسند أبى يعلى) من السند (حدثنا أبى) فيستدرك من هنا .وأخرجه البخارى فى (الأدب المفرد) (1295)، وأبو داوُد (5144) فى الأدب: باب فى بر الوالدين، وابنُ أبى الدنيا فى (مكارم الأخلاق) (212)، والحاكم 3/618–619 من طريق أبى عاصم الضحاك بن مخلد، بهذا الإسناد .فى (سنن أبى داوُد) : عظم الجزور .

بَابُ النَّفَقَةِ

خرچ کا بیان

4233 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متنِ حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عِنْدِيْ دِيْنَارٌ، فَمَا اَصْنَعُ بِهٖ؟ قَالَ: اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ، قَالَ: عِنْدِيْ اٰخَرُ فَمَا اَصْنَعُ بِهٖ؟، قَالَ: اَنْفِقْهُ عَلٰى اَهْلِكَ، قَالَ: عِنْدِيْ اٰخَرُ، قَالَ: اَنْفِقْهُ عَلٰى وَلَدِكَ، قَالَ: عِنْدِيْ اٰخَرُ فَمَا اَصْنَعُ بِهٖ؟، قَالَ: اَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ، قَالَ: عِنْدِيْ اٰخَرُ فَمَا اَصْنَعُ بِهٖ؟، قَالَ: اَنْتَ اَعْلَمُ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس ایک دینار ہے میں اس کا کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اپنی ذات پر خرچ کرو اس نے کہا: میرے پاس ایک اور بھی ہے میں اس کا کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنی بیوی پر خرچ کرو۔ اس نے دریافت کیا: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اپنی اولاد پر خرچ کرو اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے میں اس کا کیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنے خادم پر خرچ کرو اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے میں اس کا کیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں زیادہ پتہ ہوگا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ نَفَقَةَ الْمَرْءِ عَلٰى نَفْسِهٖ وَعِيَالِهٖ، عِنْدَ عَدَمِ الْيَسَارِ اَفْضَلُ مِنْ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جب آدمی کے پاس مال ہو' تو اس کا اپنی ذات اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا نفلی صدقہ کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے

4233- إسناده حسن، ابن عجلان وهو محمد-: صدوق، احتج به أصحاب السنن، وأخرج له مسلم متابعة، وروى له البخاري تعليقاً، وأخرجه الشافعي 2/63-64، وأبو داوُد (1691) في الزكاة: باب في صلة الرحم، والحام 1/415، والبيهقي 7/466، والبغوي (1685) من طريق سفيان، بهذا الإسناد . وانظر (3337) .

4234 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ.

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ مِنْ بَعْدِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَهُ، وَقَالَ: اَنْتَ اَحَقُّ بِثَمَنِهِ وَاللّٰهُ عَنْهُ غَنِيٌّ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے اپنے مرنے کے بعد اپنے غلام کو آزاد کرنے کی (وصیت کی) ان صاحب کے پاس اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہوں نے اس غلام کو فروخت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کی قیمت کے زیادہ حق دار ہو اور اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَفَقَةَ الْمَرْءِ عَلٰى نَفْسِهِ وَعِيَالِهِ تَكُوْنُ لَهُ صَدَقَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اپنی ذات اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے

4235 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَثَّ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عِنْدِي دِينَارٌ، فَقَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى نَفْسِكَ، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى وَلَدِكَ، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى زَوْجَتِكَ، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى خَادِمِكَ، قَالَ عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: اَنْتَ اَبْصَرُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صدقہ کرنے کی ترغیب دی تو ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس ایک دینار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اپنی ذات پر خرچ کرو۔ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اپنی اولاد پر خرچ کرو۔ اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنی بیوی پر خرچ کرو اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے

4234- إسناده صحيح على شرط البخاري .وأخرجه أبو داؤد (3956) في العتق: باب في بيع المدبّر، عن جعفر بن مسافر، عن بشر بن بكر، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي في العتق من (الكبرى) كما في (التحفة) 2/227 عن محمود بن خالد، عن عمر بن عبد الواحد، عن الأوزاعي، به . وانظر (3339) .

4235- إسناده حسن، ابن عجلان روى له البخاري تعليقاً ومسلم في المتابعات، وهو صدوق، وباقي السند رجاله ثقات على شرطهما . انظر (3337) و (4233) .

اپنے خادم پر خرچ کرو اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں زیادہ سمجھ ہوگی (کہ تم اسے کہاں خرچ کرو)

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الصَّدَقَةَ لِلْمُنْفِقِ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ وَغَيْرِهِمْ اِذَا كَانَ مَالُهٗ مِنْ حَلَالٍ

اللہ تعالیٰ کا اپنی ذات اور اپنے گھر والوں اور دیگر افراد پر خرچ کرنے والے شخص کے لیے صدقہ کرنے (کے اجر و ثواب) کو نوٹ کر لینے کا تذکرہ' جبکہ آدمی نے وہ مال حلال طریقے سے حاصل کیا ہو

4236 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهٗ، اَنَّ اَبَا الْهَيْثَمِ حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا رَجُلٍ كَسَبَ مَالًا مِنْ حَلَالٍ فَاَطْعَمَ نَفْسَهٗ اَوْ كَسَاهَا فَمَنْ دُوْنَهٗ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ فَاِنَّ لَهٗ بِهَا زَكَاةً

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص حلال مال کو کماتا ہے اور اسے خود کھاتا ہے یا اسے پہنتا ہے یا اپنے علاوہ اللہ کی مخلوق میں سے کسی دوسرے پر خرچ کرتا ہے' تو یہ چیز اس کے لیے طہارت کے حصول کا باعث ہوگی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ مَا يَصْطَنِعُ الْمَرْءُ اِلٰى اَهْلِهٖ مِنَ الْكِسْوَةِ وَغَيْرِهَا يَكُوْنُ لَهٗ صَدَقَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی اپنی بیوی کو لباس وغیرہ میں سے جو کچھ بھی فراہم کرتا ہے یہ چیز اس کے لیے صدقہ (کرنے کے اجر و ثواب کا باعث) بنتی ہے

4237 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ

4236– إسناده ضعيف، درّاج أبو السمح: ضعيف في روايته عن أبي الهيثم، حكى ابن عَدِيّ عن الإمام أحمد: أحاديث دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ فيها ضعف، وقال أبو داوٗد: أحاديثه مستقيمة إلا ما كان عن أبي الهيثم عن أبي سعيد . واسم أبي الهيثم: سليمان بن عمرو الليثي المصري . وأخرجه الحاكم 4/129–130 من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، عن ابن وهب بهذا الإسناد، وزاد في آخره: "وأيما رجل مسلم لم يكن له صَدَقَةٌ، فَلْيَقُلْ فِيْ دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى محمد عبدك ورسولك، وصل على المؤمنين والمؤمنات، والمسلمين والمسلمات، فإنها له زكاة" وقال: "لا يشبع مؤمن يسمع خيراً حتى يكون منتهاه الجنة"، وقال هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي!! وأخرجه بنحوه مع هذه الزيادة أبو يعلى (1397) عن زهير، عن الحسن بن موسى، عن ابن لهيعة، عن درّاج، بِهٖ . قال الهيثمي في (المجمع) 10/167: وإسناده حسن!

اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزِّبْرِقَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): مَرَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اَوْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ بِمِرْطٍ فَاسْتَغْلاهُ، فَمَرَّ بِهِ عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ فَاشْتَرَاهُ وَكَسَاهُ امْرَاَتَهُ سُخَيْلَةَ بِنْتَ عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، فَمَرَّ بِهِ عُثْمَانُ اَوْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ الْمِرْطُ الَّذِي ابْتَعْتَ؟، قَالَ عَمْرٌو: تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلٰى سُخَيْلَةَ بِنْتِ عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ، فَقَالَ: اَوَكُلُّ مَا صَنَعْتَ اِلٰى اَهْلِكَ صَدَقَةٌ؟، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ، فَذُكِرَ مَا قَالَ عَمْرٌو لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ عَمْرٌو كُلُّ مَا صَنَعْتَ اِلٰى اَهْلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِمْ

❀❀ عمرو بن امیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک چادر کے پاس سے گزرے انہیں وہ چادر مہنگی لگی پھر عمرو بن امیہ ضمری اس چادر کے پاس سے گزرے انہوں نے وہ چادر خریدی اور اپنی اہلیہ سخیلہ بنت عبیدہ بن حارث بن مطلب کو وہ پہننے کے لیے دے دی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا گزر ان کے پاس سے ہوا تو انہوں نے دریافت کیا۔ اس چادر کا تم نے کیا کیا جو تم نے خریدی تھی؟ تو عمرو نے بتایا: وہ میں نے (اپنی اہلیہ) سخیلہ بنت عبیدہ کو دے دی ہے ان صاحب نے دریافت کیا: تم نے اپنی بیوی کو جو کچھ دیا ہے کیا یہ سب صدقہ شمار ہوگا' تو عمرو نے کہا: میں نے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا جو عمرو نے بیان کی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمرو نے ٹھیک کیا ہے تم اپنی بیوی کے ساتھ جو بھی اچھائی کرتے ہو یہ ان کے لیے صدقہ ہوگئی (یعنی تمہیں اس کا اجر و ثواب ملے گا)

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُسْلِمِ الصَّدَقَةَ بِمَا اَنْفَقَ عَلٰى اَهْلِهِ

اللہ تعالیٰ کا مسلمان کے لیے صدقہ کرنے کے (اجر و ثواب) کو نوٹ کرنے کا تذکرہ' جو کچھ وہ اپنی بیوی پر خرچ کرتا ہے

4238 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

4237– يعقوب بن عمرو روى عنه اثنان، وذكره المؤلف فى (الثقات) وكذلك عبد الله بن عمرو روى عنه اثنان وذكره المؤلف فى الثقات، وباقى السند رجاله ثقات، ويشهد له ما بعده وهو فى (مسند أبى يعلى) (6877) .وأخرجه النسائى فى "عشرة النساء "من الكبرى كما فى التحفة 8/138 عن عمرو بن منصور عن عبد الله بن مسلمة القعنبى عن حاتم بن اسماعيل بهذا الإسنادمختصراً لم يذكر فيه القصة .

4238– إسناده صحيح على شرطهما . عبد الله بن يزيد: هو الخَطْمى صحاب صغير أنصارى، ولى الكوفة لابن الزبير، وأبو مسعود: هو عقبة بن ثعلبة الأنصارى البدرى صحابى جليل مات قبل الأربعين، وقيل: بعدها .

عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰى اَهْلِهٖ كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک جب کوئی مسلمان اپنی بیوی پر خرچ کرتا ہے' تو یہ چیز اس کے لیے صدقہ ہوتی ہے (یعنی اسے اس کا اجر و ثواب ملے گا)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا تَكُوْنُ لِلْمُنْفِقِ عَلٰى اَهْلِهٖ اِذَا احْتَسَبَ فِيْ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' صدقہ کرنے (کا اجر وثواب) اس شخص کو ملتا ہے' جو اپنی بیوی پر خرچ کرتا ہے' جبکہ اس نے یہ عمل کرتے ہوئے ثواب کی امید رکھی ہو

4239 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَّانَ، بِاَذَنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی پر ثواب کی امید رکھتے ہوئے خرچ کرتا ہے' تو یہ چیز اس کے لیے صدقہ ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّضَيِّعَ الْمَرْءُ مَنْ تَلْزَمُهٗ نَفَقَتُهٗ مِنْ عِيَالِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی ان لوگوں کو ضائع کردے جن کا خرچ اس کے ذمے ہے

4240 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ الْخَيْوَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ

4239- إسناده صحيح . لوين: هو لقب محمد بن سليمان بن حبيب الأسدي، ثقة روى له أبو داوٗد والنسائي، ومَن فوقه ثقات على شرطهما، وهو في زيادات (الزهد) لابن المبارك (117) .وأخرجه الترمذي (1965) في البر والصلة: باب ما جاء في النفقة في الأهل، عن أحمد بن محمد، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/120 و122 و5/273، والدارمي 2/284-285، والبخاري (55) في الإيمان: باب ما جاء إن الأعمال بالنية والحسبة، و (4006) في المغازي، و (5351) في النفقات: باب فضل النفقة على الأهل، وفي (الأدب المفرد) له (749)، ومسلم (1002) في الزكاة: باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج والأولاد والوالدين، ولو كانوا مشركين، والنسائي 5/69 في الزكاة: باب أي الصدقة أفضل، وفي (عشرة النساء) (323)، والطبراني في (الكبير) 17/522 و (523)، والبيهقي 4/178 من طرق عن شعبة، بِه .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے' جس کا خرچ اس کے ذمے ہو وہ اس کا خرچ ادا نہ کرے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا تذکرہ ''وہ اسے ضائع کردے جس کی خوراک اس کے ذمے ہے''

4241 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِذْ جَاءَهٗ قَهْرَمَانٌ لَّهٗ فَدَخَلَ، فَقَالَ: اَعْطَيْتَ الرَّقِيْقَ قُوْتَهُمْ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَانْطَلِقْ فَاَعْطِهِمْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يَّحْبِسَ عَمَّا يَمْلِكُ قُوْتَهُمْ

خیثمہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ان کا منشی ان کے پاس آیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے غلاموں کو ان کی خوراک دے دی ہے اس نے جواب دیا: جی نہیں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ اور وہ انہیں ادا کردو' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے' وہ ان لوگوں کو ادائیگی نہ کرے جن کی خوراک اس کے ذمے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَفَقَةَ الْمَرْءِ عَلٰى عِيَالِهٖ اَفْضَلُ مِنَ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا اس کے لیے اللہ کی راہ میں

4240– حديث صحيح . وهب بن جابر الخَيْواني، وثقه ابن معين والعجلي والمؤلف، وقال ابن المديني والنسائي: مجهول، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي، وسفيان: هو الثوري، وقد سَمِعَ من أبي إسحاق قبل غيره، ومحمد بن كثير: هو العبدي .وأخرجه أبو داوُد (1692) في الزكاة: باب في صلة الرحم، والحاكم 1/145، وأبو نعيم في (الحلية) 7/135 من طريق محمد بن كثير، بهذا الإسناد، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووهب بن جابر من كبار تابعي الكوفة، ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 2/160 و194، والنسائي في (عشرة النساء) (295)، والحاكم 1/451، وأبو نعيم 7/135 من طرق عن سفيان الثوري، بِهِ .وأخرجه الطيالسي (2281)، والحميدي (599)، وأحمد 2/193 و195، والنسائي (293)، والحاكم 4/500، والبيهقي 7/467، والقضاعي في (الشهاب) (1411) و (1412) و (1413)، والبغوي (2404) من طرق عن أبي إسحاق، بِهِ . وانظر ما بعده .

4241– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه (996) في الزكاة: باب فضل النفقة على العيال والمملوك، وإثم من ضيعهم أو حبس نفقتهم عنهم، وأبو نعيم في (الحلية) 4/122 و5/23 و87 من طريق سعيد بن محمد الجرمي، بهذا الإسناد .
والقهرمان: هو كالخازن والوكيل والحافظ لما تحت يده، والقائم بأمور الرجل، بلغة الفرس .

خرچ کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے

4242 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اَفْضَلُ دِيْنَارٍ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ، وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، - قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ: بَدَاَ بِالْعِيَالِ - ثُمَّ قَالَ: وَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ لَهٗ صِغَارٍ يُعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَيُغْنِيْهِمُ اللّٰهُ بِهٖ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے فضیلت والا دینار وہ ہے' جسے آدمی اپنے بال بچوں پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے' جسے آدمی اللہ کی راہ میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے' جسے آدمی اللہ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔

ابوقلابہ نامی راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے بال بچوں کا ذکر کیا پھر ابوقلابہ نے یہ کہا: اس شخص سے زیادہ اجر اور کسے ملے گا' جو اپنے چھوٹے بال بچوں پر خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کی وجہ سے انہیں مانگنے سے محفوظ رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی وجہ سے انہیں (دوسرے لوگوں سے) بے نیاز کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ نَفَقَةَ الْمَرْءِ عَلٰى عِيَالِهٖ اَفْضَلُ مِنْ نَفَقَتِهٖ عَلٰى اَقْرِبَائِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کا اپنی بیوی بچوں پر خرچ کرنا اس کے اپنے قریبی رشتے داروں پر خرچ کرنے سے فضیلت رکھتا ہے

4243 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ

4242– إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو أسماء : هو عمرو بن مرثد الرحبيّ الدمشقي .وأخرجه مسلم (994) في الزكاة: باب فضل النفقة على العيال والمملوك، والترمذي (1966) في البر والصلة: باب ما جاء في النفقة في الأهل، والنسائي في (عشرة النساء) (300) عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي (987)، وأحمد 5/279 و284، والبخاري في (الأدب المفرد) (748)، ومسلم (994)، وابن ماجة (2760) في الجهاد: باب فضل النفقة في سبيل الله تعالى، والبيهقي 4/178 و7/467 من طرق عن حماد بن زيد، به .

4243– إسناده حسن . ابنُ عجلان صدوق خرج له مسلم في الشواهد وعلق له البخاري، وأبوه عجلان مولى فاطمة بنت عتبة المدني لا بأس به روى له مسلم، وباقي السند على شرطهما .وأخرجه النسائي 5/62 في الزكاة: باب الصدقة عن ظهر غنى، عن قتيبة، بهذا الإسناد . وانظر (3363) .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے بہتر صدقہ وہ ہے' جو خوشحالی کے عالم میں دیا جائے (یعنی جسے کرنے کے بعد بھی آدمی خوشحال رہے) اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور تم (خرچ کرتے ہوئے) ان سے آغاز کرو جو تمہارے زیر کفالت ہیں''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلٰى وَالِي الْيَتِيمِ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ مَنْ فِي حِجْرِهِ مِنَ الْأَيْتَامِ، وَبَيْنَ وَلَدِهِ فِي النَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' یتیم کے سرپرست کے لیے یہ بات لازم ہے' وہ اپنے زیر پرورش یتیم بچے اور اپنی اولاد میں' خرچ کرنے میں مساوات برقرار رکھے

4244 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعُمَرِيُّ، بِالْمَوْصِلِ، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مِمَّا اَضْرِبُ مِنْهُ يَتِيمِي، قَالَ: مِمَّا كُنْتَ ضَارِبًا مِنْهُ وَلَدَكَ غَيْرَ وَاقٍ مَالَكَ بِمَالِهِ، وَلَا مُتَاثِّلٍ مِّنْ مَالِهِ مَالًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے ہاں زیر پرورش یتیم بچے کو کس چیز کے ذریعے ماروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس چیز سے جس کے ذریعے تم اپنے بیٹے کو مارتے ہو تم اس زیر پرورش یتیم کے مال کے ذریعے اپنے مال کو بچانے کی کوشش نہ کرو اور اس کے ذریعے اپنے مال میں اضافہ کرنے کی کوشش نہ کرو۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا السَّاعِيَ عَلَى الْاَرَامِلِ وَالْمَسَاكِينِ مَا يُعْطِي الْمُجَاهِدَ فِي سَبِيلِهِ

اللہ تعالیٰ کا بیوہ عورتوں اور غریبوں کی دیکھ بھال کرنے والے کو وہ اجر و ثواب عطا کرنے کا تذکرہ جو وہ اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کو عطا کرتا ہے

4245 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْغَيْثِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4244– مُعَلَّى بن مهدى أورده ابن أبى حاتم 8/335 وقال: سألت أبى عنه فقال: شيخ موصلى أدركته ولم أسمع منه، يُحدث أحياناً بالحديث المنكر، ووثقه المؤلف 9/182–183، وأبو عامر الخزاز: هو صالح بن رستم المزنى مولاهم: لا بأس به، روى له مسلم متابعة، وباقى السند رجاله ثقات، ورواه الطبرانى فى (الصغير) (244) عن إبراهيم بن على العمرى بهذا الإسناد .

(متن حدیث): السَّاعِي عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاَحْسِبُهُ قَالَ: كَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ، وَكَالْقَائِمِ لَا يَنَامُ

(توضیح مصنف): اَبُو الْغَيْثِ: سَالِمٌ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ قَالَهُ الشَّيْخُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بیوہ عورتوں اور غریب لوگوں کی دیکھ بھال کرنے والا شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مانند ہے (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ایسے روزہ دار کی مانند ہے جو کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کرتا اور ایسے نفل پڑھنے والے کی مانند ہے جو سوتا نہیں ہے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوالغیث نامی راوی کا نام سالم مولیٰ ابن مطیع ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَجْرَ لِلْمُنْفِقَةِ عَلٰى اَوْلَادِ زَوْجِهَا مِنْ مَالِهَا

اللہ تعالیٰ کا اس عورت کے لیے اجر نوٹ کرنے کا تذکرہ جو اپنے شوہر کی اولاد پر اپنا مال خرچ کرتی ہے

4246 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ:

4245- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في (الموطأ) برواية محمد بن الحسن (690)، ثور بن زيد: هو الدِّيلي .وأخرجه البخاري (6007) في الأدب: باب الساعي على المسكين، ومسلم (2982) في الزهد: باب الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم، والنسائي 5/86-87 في الزكاة: باب فضل الساعي على الأرملة، والبيهقي 6/283، والبغوي (3458) من طريق عبد الله بن مسلمة القعنبي، بهذا الإسناد .رواية البخاري ومسلم والبيهقي لفظها " . . . كالقائم لا يفتر، وكالصائم لا يفطر"، ورواية النسائي مختصرة إلى قوله: "في سبيل الله" .وأخرجه البخاري (5353) في النفقات: باب فضل النفقة على الأهل، وبعد الحديث (6006) في الأدب: باب الساعي على الأرملة، وفي (الأدب المفرد) له (131)، والترمذي بإثر الحديث (1969) في البر والصلة: باب ما جاء في السعي على الأرملة واليتيم، من طرق عن مالك، به نحوه .وأخرجه أحمد 2/361، وابن ماجة (2140) في التجارات باب الحث على المكاسب، من طريقين عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، عن ثور بن زيد الدّيلي، به نحوه .وأخرجه البخاري (6007) في الأدب: باب الساعي على المسكين، ومسلم (2982) في الزهد: باب الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم، والنسائي 5/86-87 في الزكاة: باب فضل الساعي على الأرملة، والبيهقي 6/283، والبغوي (3458) من طريق عبد الله بن مسلمة القعنبي، بهذا الإسناد .رواية البخاري ومسلم والبيهقي لفظها " . . . كالقائم لا يفتر، وكالصائم لا يفطر"، ورواية النسائي مختصرة إلى قوله: "في سبيل الله" .وأخرجه البخاري (5353) في النفقات: باب فضل النفقة على الأهل، وبعد الحديث (6006) في الأدب: باب الساعي على الأرملة، وفي (الأدب المفرد) له (131)، والترمذي بإثر الحديث (1969) في البر والصلة: باب ما جاء في السعي على الأرملة واليتيم، من طرق عن مالك، به نحوه .وأخرجه أحمد 2/361، وابن ماجة (2140) في التجارات باب الحث على المكاسب، من طريقين عن عبد العزيز بن محمد الدراوردي، عن ثور بن زيد الدّيلي، به نحوه باب الزكاة على الزوج والأيتام في الحجر، و (5369) في النفقات: باب (وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ) وهل على المرأة منه شيء؟، وسلم (1001) في الزكاة: باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج والأولاد والوالدين ولو كانوا مشركين، والطبراني 23/ (796) و (911)، والبيهقي 7/478، والبغوي (1679) من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد .

(متن حدیث): قُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لِي مِنْ اَجْرٍ فِي بَنِي اَبِي سَلَمَةَ؟، فَاِنِّي اُنْفِقُ عَلَيْهِمْ، وَاِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ، فَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا تَقُولُ: كَانَ لِي اَجْرٌ اَوْ لَمْ يَكُنْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ لَكِ فِيهِمْ اَجْرٌ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ

سیّدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کیا حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے بچوں کے حوالے سے مجھے کوئی اجر ملے گا' کیونکہ میں ان پر خرچ کرتی ہوں وہ میری اولاد ہیں میں انہیں اس حال میں ترک نہیں کر سکتی۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا مجھے اس کا اجر ملے گا یا نہیں ملے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں تمہیں ان کے بارے میں اس چیز کا اجر ملے گا' جو تم ان پر خرچ کرتی ہو۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَجْرَ الْجَزِيلَ لِلْمَرْاَةِ اِذَا اَنْفَقَتْ عَلٰى زَوْجِهَا وَعِيَالِهَا مِنْ مَالِهَا

اللہ تعالیٰ کا اس عورت کے لیے بہترین اجر نوٹ کرنے کا تذکرہ وہ اپنے مال میں سے اپنے شوہر اور اپنے بچوں پر خرچ کرتی ہے

4247 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ اَبُو مُحَمَّدٍ الْخَصِيبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ،

(متن حدیث): عَنْ رَيْطَةَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ اُمِّ وَلَدِهِ، وَكَانَتِ امْرَاَةً صَنَاعًا، وَلَيْسَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَالٌ، وَكَانَتْ تُنْفِقُ عَلَيْهِ وَعَلٰى وَلَدِهِ مِنْ ثَمَرَةِ صَنْعَتِهَا، وَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَقَدْ شَغَلْتَنِي اَنْتَ وَوَلَدُكَ عَنِ الصَّدَقَةِ، فَمَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَتَصَدَّقَ مَعَكُمْ، فَقَالَ: مَا اُحِبُّ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكِ فِي ذٰلِكَ اَجْرٌ اَنْ تَفْعَلِي، فَسَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَهِيَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي امْرَاَةٌ وَلِي صَنْعَةٌ فَاَبِيعُ مِنْهَا، وَلَيْسَ لِي، وَلَا

4247- إسناده صحيح . حرملة بن يحيى من رجال مسلم وقد توبع، ومن فوقه على شرطهما غير ريطة امرأة عبد الله بن مسعود لم يخرج لها أحد من أصحاب الكتب الستة، قيل: إنها زينب: وريطة لقب لها، وقيل: ريطة زوجة أخرى له، وممن جزم به ابن سعد وغيره، وقال الكلاباذى: رائطة هى المعروفة بزينب، وبهذا جزم الطحاوى فقال: هى زينب امرأة عبد الله، لا نعلم أن عبد الله كانت له امرأة غيرها فى زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم، وفى (الإصابة) 4/303: ريطة بنت عبد الله بن معاوية الثقفية امرأة عبد الله بن مسعود، ويقال: اسمها رائطة، ويقال: اسمها زينب، ورائطة لقب، وقيل هما اثنتان . . . وعمرو بن الحارث: هو المصرى .وأخرجه الطبرانى فى (الكبير) 24/ (669) من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/503، والطحاوى فى (شرح معانى الآثار) 2/23-24، وأبو عبيد فى (الأموال) (1879)، والطبرانى 24/ (667) و (668) من طرق عن هشام بن عروة، به . وهذا سند على شرط الشيخين .وأخرجه الطبرانى 24/ (670) من طريق حماد بن سلمة، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عُبيد الله بن عبد الله الثقفى، أن رائطة . . . فذكره .وأخرجه أحمد 3/503، وابن أبى عاصم فى (الآحاد والمثانى) ورقة 380، والطبرانى 24/ (666) من طريق عبد الرحمٰن بن أبى الزناد، عن أبيه عن عروة بن الزبير، عن عُبيد الله بن عبد الله بن عتبة، عن رائطة امرأة عبد الله بن مسعود .

لِزَوْجِي، وَلَا لِوَلَدِي شَيْءٌ، وَشَغَلُونِي فَلَا أَتَصَدَّقُ، فَهَلْ لِي فِي النَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْرٍ؟، فَقَالَ: لَكِ فِي ذَٰلِكَ أَجْرٌ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ، فَأَنْفِقِي عَلَيْهِمْ

عبیداللہ بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ام ولد سیّدہ ریطہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ ایک کاری گر خاتون تھیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس مال نہیں تھا تو وہ خاتون حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد پر اپنے ہنر کی آمدن خرچ کیا کرتی تھیں ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: اللہ کی قسم! آپ نے اور آپ کے بچوں نے مجھے صدقہ کرنے کے قابل نہیں رہنے دیا میں آپ کی موجودگی میں صدقہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس میں اجر نہیں ہے' تو مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' تم ایسا کرو تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور ان کی اہلیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک عورت ہوں جسے ایک ہنر آتا ہے میں اس کام کو فروخت کر دیتی ہوں میرا' میرے شوہر اور میری اولاد کا کوئی اور ذریعہ آمدن نہیں ہے ان لوگوں کی وجہ سے میں صدقہ نہیں کر پاتی' تو کیا ان پر خرچ کرنے کا مجھے اجر ملے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان پر جو خرچ کرتی ہو اس کا تمہیں اجر ملے گا تم ان پر خرچ کرتی رہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَرْأَةَ يَكُونُ لَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ عَلَى زَوْجِهَا وَعِيَالِهَا أَجْرَانِ، أَجْرُ الصَّدَقَةِ، وَأَجْرُ الْقَرَابَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' عورت اپنے شوہر اور بچوں پر جو خرچ کرتی ہے اس کا اسے دوگنا اجر ملے گا ایک صدقہ کرنے کا اور دوسرا رشتہ داری (کے حقوق کا خیال رکھنے کا اجر)

4248 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

4248- حديث صحيح، لكن وقع في هذا السند وهم لأبي معاوية محمد بن حزم في قوله: (عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ، عَنِ ابن أخي زينب، عن زينب) والصحيح إنما هو: (عن عمرو بن الحارث ابن أخي زينب، عن زينب) كما نبه عليه الترمذي وسيأتي. وأخرجه بطوله أحمد 6/363، والنسائي في (عشرة النساء) باب الفضل في نفقة المرأة على زوجها الاختلاف على سليمان في حديث زينب فيه، من طريق أبي معاوية محمد بن خازم، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصراً الترمذي (635) في الزكاة: باب ما جاء في زكاة الحلي، عن هناد، والطبراني في (الكبير) 24/ (726) من طريق ابن أبي شيبة، كلاهما عن أبي معاوية، به. وأخرجه ابن ماجة (1834) في الزكاة: باب الصدقة على ذي قرابة، من طريقين عن أبي معاوية، به. إلا أنه وقع في المطبوع (عن عمرو بن الحارث ابن أخي زينب)، ويغلب على الظن أنه من تحريف الطبع. وإلا فرواية أبي معاوية وعمرو بن الحارث، عن ابن أخي زينب) وكذلك عزاه إليه المزي في (التحفة) 11/327. وأخرجه الطيالسي (1653)، وأحمد 3/502، والبخاري (1466) في الزكاة: باب الزكاة على الزوج والأيتام في الحجر، ومسلم (1000) في الزكاة: باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين ..، والترمذي (636)، والنسائي (319) و (320)، من طرق عن الأعمش، عن أبي وائل شقيق، عن عمرو بن الحارث، عن زينب ... فذكره، وبعضهم يزيد فيه على بعض، وعند الترمذي والطبراني (727) (عمرو بن الحارث ابن أخي زينب) قال الترمذي: وهذا أصح من حديث أبي معاوية، وأبو معاوية وهم في حديثه فقال: عن عمرو بن الحارث عن ابن أخي زينب، والصحيح إنما هو عمرو بن الحارث ابن أخي زينب. وحكى الترمذي في (العلل المفردات) فيما نقله عنه الحافظ في (الفتح) 3/329 أنه سأل البخاري عنه فحكم على رواية أبي معاوية بالوهم، وأن الصواب رواية الجماعة عن الأعمش، عن شقيق، عن عمرو بن الحارث ابن أخي زينب.

خَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ، عَنِ ابْنِ اَخِي زَيْنَبَ، امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْنَبَ قَالَتْ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ، فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَتْ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلًا خَفِيفَ ذَاتِ الْيَدِ، فَقَالَتْ: سَلْ لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُجْزِءُ عَنِّي مِنَ الصَّدَقَةِ النَّفَقَةُ عَلٰى زَوْجِي وَاَيْتَامٍ فِي حِجْرِي؟، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ، فَقَالَ: لَا بَلْ سَلِيهِ اَنْتِ، قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا عَلَى الْبَابِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ حَاجَتُهَا حَاجَتِي اسْمُهَا زَيْنَبُ، قَالَتْ: فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ، فَقُلْتُ لَهُ: سَلْ لَنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُجْزِءُ عَنَّا مِنَ الصَّدَقَةِ النَّفَقَةُ عَلٰى اَزْوَاجِنَا وَاَيْتَامٍ فِي حُجُورِنَا، قَالَتْ: فَدَخَلَ بِلَالٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عَلَى الْبَابِ زَيْنَبُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الزَّيَانِبِ؟، قَالَ: زَيْنَبُ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَزَيْنَبُ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، تَسْاَلَانِ عَنِ النَّفَقَةِ عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَاَيْتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا اَيُجْزِءُ ذٰلِكَ عَنْهُمَا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ لَهُمَا اَجْرَانِ: اَجْرُ الْقَرَابَةِ، وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم (خواتین) کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ تم صدقہ کیا کرو خواہ اپنے زیور ہی کرو' کیونکہ اہل جہنم میں اکثریت قیامت کے دن تمہاری ہوگی وہ خاتون بیان کرتی ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی آمدن بہت کم تھی اس خاتون نے (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے) کہا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے بارے میں دریافت کیجئے کہ اگر میں اپنے شوہر پر اور اپنے زیر پرورش یتیم بچوں پر خرچ کرتی ہوں' تو کیا ایسا کرنا میری طرف سے جائز ہوگا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب بہت زیادہ تھا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں' بلکہ تم خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرو وہ خاتون کہتی ہیں میں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں) آئی تو وہاں دروازے پر انصار سے تعلق رکھنے والی ایک اور عورت بھی موجود تھی اس کا بھی وہی مسئلہ تھا جو میرا تھا اس عورت کا نام بھی زینب تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے میں نے ان سے کہا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے لیے مسئلہ دریافت کریں کہ ہم اپنے شوہروں اور اپنے زیر پرورش یتیم بچوں پر جو خرچ کرتے ہیں کیا ہماری طرف سے یہ صدقہ کرنے کی جگہ کافی ہوگا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اندر گئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دروازے پر زینب موجود ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون سی زینب؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب اور انصار سے تعلق رکھنے والی زینب ان دونوں نے اپنے شوہروں پر اور اپنے زیر پرورش یتیم بچوں پر خرچ کرنے کے بارے میں دریافت کیا ہے: کیا یہ ان کی طرف سے صدقہ کی جگہ کافی ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں ان دونوں کو دگنا اجر ملے گا رشتہ داری کے حقوق کی پاسداری کا اجر اور صدقہ کرنے کا اجر۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَجْرَ بِكُلِّ مَا يُنْفِقُ الْمَرْءُ عَلٰى عِيَالِهٖ حَتّٰى رَفْعِهِ اللُّقْمَةَ اِلٰى فِيْ اَهْلِهٖ

اللہ تعالیٰ کا ہراس چیز کا اجر نوٹ کرنے کا تذکرہ جو آدمی اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرتا ہے یہاں تک کہ جو لقمہ وہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے (اس کا بھی اجر نوٹ ہوتا ہے)

4249 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرِضْتُ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَعَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ، اَفَاُوْصِيْ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: الشَّطْرُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ، اِنَّكَ اِنْ تَتْرُكْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً، يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِيْ، قَالَ: اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ، اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ رِفْعَةً وَدَرَجَةً، وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ حَتّٰى يَنْتَفِعَ اَقْوَامٌ بِكَ، وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ،

4249- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الجبار بن العلاء من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما .وأخرجه أحمد 1/179، والحميدى (66)، وابن سعد فى (الطبقات) 3/144، والبخارى (6733) فى الفرائض: باب ميراث البنات، ومسلم (1628) (5) فى ما لا يجوز للموصى بماله، والترمذى (2116) فى الوصايا: باب ما جاء فى الوصية بالثلث، والنسائى 6/241-242 فى الوصايا: باب الوصية بالثلث، وابن ماجة (2708) فى الوصايا: باب الوصية بالثلث، وأبو يعلى (747)، والطحاوى فى (شرح معانى الآثار) 4/379، وابن الجارود (947)، والبيهقى 6/268-269 من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق (16357)، وأحمد 1/176، والطيالسى (195) و (197)، والبخارى (56) فى الإيمان: باب ما جاء إن الأعمال بالنية و (3936) فى مناقب الأنصار: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "اللّٰهم أمض لأصحابى هجرتهم"، و (5668) فى المرضى: باب ما رخص للمريض أن يقول: إنى وجع . . .، و (6373) فى الدعوات: باب الدعاء برفع الوباء، ومسلم (1628) (5)، والبيهقى 6/268 من طريق الزهرى، به وبعضهم يزيد فيه على بعض .وأخرجه عبد الرزاق (16358)، وأحمد 1/172-173، والبخارى (2742) فى الوصايا: باب أن يترك ورثته أغنياء خيرٌ من أن يتكففوا الناسَ، و (5354) فى النفقات: باب فضل النفقة على الأهل، ومسلم (1628)، والنسائى 6/242 فى الوصايا: باب الوصية بالثلث، والبغوى (1458) من طريق سفيان الثورى، عن سعد بن إبراهيم (تحرّف فى المصنف) إلى: سعيد)، عن عامر بن سعد (تحرف فى (المصنف) إلى: عمرو بن سعيد)، بِهِ .وأخرجه النسائى 6/243 عن طريق بكر بن مسمار، عن عامر بن سعد، عن أبيه .وأخرجه أحمد 1/184 من طريق جرير بن حازم، عن عمه جرير بن زيد، عن عامر بن سعد، بِهِ .وأخرجه البخارى (2744) فى الوصايا: باب الوصية بالثلث، والبيهقى 6/269 عن طريق هاشم بن هاشم، عن عامر بن سعد، به نحوه .وأخرجه من طرق وبألفاظ عن سعد بن أبى وقاص عبدُ الرزاق (16359) و (16360)، وأحمد 1/168 و171 و172 و173 و174، وَالبخارى (5659) فى المرضى: باب وضع اليد على المريض، ومسلم (1628)، والنسائى 6/242-243 و243 و244، والبيهقى 6/269، وانظر (5994) .

اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِی هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ، لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِی لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

✿✿ عامر بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال میں مکہ میں شدید بیمار ہو گیا' یہاں تک کہ موت کے کنارے تک پہنچ گیا نبی اکرم ﷺ میری عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور میری وارث صرف میری بیٹی ہے' تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کے بارے میں وصیت کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں میں نے دریافت کیا: نصف؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں۔ میں نے عرض کی: ایک تہائی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی کردو ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے ورثاء کو خوشحال چھوڑ کر جاتے ہو' تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے' تم انہیں تنگ دست چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے جو کچھ بھی خرچ کرو گے اس کا تمہیں اجر ملے گا' یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ کی طرف بڑھاؤ گے (اس کا بھی اجر ملے گا) میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنی ہجرت سے پیچھے کر دیا جاؤں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک تم میرے بعد بھی زندہ رہو گے تو اس کے نتیجے میں تمہاری قدر و منزلت اور درجے میں اضافہ ہوگا۔ ہوسکتا ہے تم میرے بعد زندہ رہو' یہاں تک کہ بہت سے لوگ تم سے نفع حاصل کریں اور دوسرے لوگوں کو تم سے نقصان بھی ہو۔ اے اللہ! میرے ساتھیوں کی ہجرت کو برقرار رکھنا اور انہیں ایڑیوں کے بل واپس نہ لوٹا دینا البتہ سعد بن خولہ پر افسوس ہے

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ان پر افسوس کا اظہار اس لیے کیا' کیونکہ ان کا انتقال مکہ میں ہو گیا تھا۔

ذِكْرُ عَدَمِ اِيجَابِ السُّكْنٰی، وَالنَّفَقَةِ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا عَلٰی زَوْجِهَا

جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں اسے رہائش اور خرچ فراہم کرنا شوہر کے ذمے لازم نہ ہونے کا تذکرہ

4250 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِیُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَقَةً وَلَا سُكْنٰی، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيمَ النَّخَعِیِّ فَقَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَلَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا لِقَوْلِ امْرَاَةٍ،

4250– إسناده صحيح على شرطهما . الشعبي: هو عامر بن شراحيل .وأخرجه البيهقي 7/475 من طريق يوسف بن يعقوب القاضي، عن محمد بن كثير، بهذا السند . وحديث إبراهيم عن عمر منقطع، فإن إبراهيم لم يدركه، وقد وصله ابن أبي شيبة 5/146، والدارمي 2/165، والدارقطني 4/23، 24، 27، والبيهقي 7/475 من طريق الأعمش والحكم وحماد، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عمر .وأخرجه أبو داوٗد (2288) في الطلاق: باب في النفقة المبتوتة، والطبراني في (الكبير) 24/ (934) من طريق محمد بن كثير، بِهِ .إلا أنه ليس فيه حديث إبراهيم عن عمر .

لَهَا النَّفَقَةَ وَالسُّكْنٰى

❀❀ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دے دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خرچ اور رہائش کا حق نہیں دیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا' تو انہوں نے بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں۔

''ہم اپنے پروردگار کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت (کا حکم) کسی عورت کے بیان کی وجہ سے نہیں چھوڑیں گے ایسی عورت کو خرچ اور رہائش ملے گی''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4251 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ: طَلَّقَنِىْ زَوْجِى عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا سُكْنٰى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ

❀❀ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں رہائش اور خرچ نہیں ملے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ: مَنْ اَوْجَبَ سُكْنٰى لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا عَلٰى زَوْجِهَا، وَنَفٰى اِيجَابَ النَّفَقَةِ لَهَا عَلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے تین طلاق یافتہ

عورت کے رہائش کے حق کو اس کے شوہر کے ذمے لازم قرار دیا ہے اور اس عورت کے خرچ کے اس کے شوہر پر لازم ہونے کی نفی کی ہے

4252 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ،

4251– إسناده صحيح على شرطهما . جرير: هو ابن عبد الحميد، والمغيرة: هو ابن مِقسَم الضبى، وهو فى (مصنف ابن أبى شيبة) 5/149، وعنه ابن ماجة (2036) فى الطلاق: باب المطلقة ثلاثاً هل لها سُكنى ونفقة .وأخرجه الترمذى (1180) فى الطلاق: باب ما جاء فى المطلقة ثلاثاً لا سكنى لها ولا نفقة، عن هناد، عن جرير، به، وزاد فى آخره حديث إبراهيم عن عمر .

4252– إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه مسلم (1480) (42)، والترمذى 3/485، والنسائى فى (الكبرى) كما جاء فى (التحفة) 12/464، والطبرانى /24 (938) من طرق عن هشيم، به .

وَحُصَيْنٌ، وَمُغِيرَةُ، وَمُجَالِدٌ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، وَدَاوُدُ، كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث):دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ، قَالَتْ: فَخَاصَمْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ، فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: ان کے شوہر نے انہیں طلاق بتہ دے دی تھی وہ خاتون بیان کرتی ہیں: رہائش اور خرچ کے بارے میں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رہائش اور خرچ کا حق نہیں دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں ابن ام مکتوم کے ہاں عدت بسر کروں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر میں عدت بسر کریں

4253 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):حَدَّثَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ، اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، وَاَمَرَ لَهَا بِنَفَقَةٍ، وَاسْتَقَلَّتْهَا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ نَحْوَ الْيَمَنِ، فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا، فَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَّلَا سُكْنٰى،

4253- إسناده صحيح على شرط البخاری، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم فمن رجال البخاری . يحيى: هو ابن أبی كثير وأخرجه أبو داؤد (2286) فی الطلاق: باب فی نفقة المبتوتة، عن محمود بن خالد، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه بنحه النسائی 6/145 فی الطلاق: باب الرخصة فی ذلك، عن عمرو بن عثمان، عن بقية، عن الأوزاعی، به .وأخرجه مسلم (1480) (38) فی الطلاق: باب المطلقة ثلاثاً لا نفقة لها، وأبو داؤد (2285) و (2287)، والطبرانی /24 (920)، والبيهقی 7/178 من طرق عن يحيى بن أبی كثير، به .وأخرجه من طرق وبألفاظ مختلفة عن أبی سلمة، عن فاطمة: منت 2/580-581 فی الطلاق: باب ما جاء فی نفقة المطلقة، والشافعی فی (الرسالة) فقرة (856)، وأحمد 6/412 و413 و413-414 و414 و416، وعبد الرزاق (12022)، ومسلم (1480)، وأبو داؤد (2284) و (2289)، والنسائی 6/74 و75-77 و208، والطبرانی /24 (909) و (910) و (911) و (913) و (914) و (915) و (916) و (917) و (918) و (919) و (921)، والبيهقی 7/135 و177-178 و178 و432 و471 و472 .

فَارْسَلَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَنْتَقِلَ اِلٰى اُمِّ شَرِيْكٍ، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهَا: اَنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ يَاْتِيهَا الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ، فَانْتَقِلِيْ اِلٰى بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَاِنَّكِ اِنْ وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ، وَاَرْسَلَ اِلَيْهَا لَا تَسْبِقِيْنِيْ بِنَفْسِكِ، فَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

❀❀ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے انہیں تین طلاقیں دے دیں اور انہیں خرچ دینے کی ہدایت کردی' لیکن اس خاتون نے اس خرچ کو تھوڑا شمار کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو یمن کی طرف بھیجا تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بنومخزوم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سیّدہ میمونہ کے گھر میں موجود تھے انہوں نے عرض کی: ابوعمرو بن حفص نے فاطمہ کو تین طلاقیں دے دی ہیں کیا اسے خرچ ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے خرچ اور رہائش نہیں ملے گی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو یہ پیغام بھجوایا کہ وہ سیّدہ ام شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں منتقل ہوجائے پھر آپ نے اس خاتون کو پیغام بھجوایا کہ ام شریک کے ہاں مہاجرین اولین آتے جاتے رہتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے گھر میں منتقل ہو جاؤ' کیونکہ وہاں اگر تم اپنی چادر اتار دوگی' تو وہ تمہیں نہیں دیکھ سکے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو پیغام بھجوایا تم اپنی ذات کے حوالے سے مجھ سے آگے نہ نکلنا (یعنی عدت گزرنے کے بعد شادی کرنے سے پہلے مجھ سے مشورہ لے لینا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کی شادی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کردی۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا بَعَثَ بِهِ اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ اِلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ لِنَفَقَتِهَا، وَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَجِبُ عَلَيْهِ

اس چیز کی صفت کا تذکرہ جو حضرت ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے خرچ کے طور پر سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو بھجوائی تھی اگرچہ اس کی ادائیگی ان کے ذمے لازم نہیں تھی

4254 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ، قَالَ:

4254– إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو بكر بن أبي الجهم: هو أبو بكر بن عبد الله بن أبي الجهم العدوي، وهو ثقة من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وابن مهدي: هو عبد الرحمٰن، وسفيان هو الثوري .وأخرجه أحمد 6/411، ومسلم (1480) (48) في الطلاق: باب المطلقة ثلاثاً لا نفقة لها، والنسائي في (الكبرى) كما في (التحفة) 12/469 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 6/150 في الطلاق: باب إرسال الرجل إلى زوجته بالطلاق، عن عُبيد الله بن سعيد، عن عبد الرحمٰن بن مهدي، به مختصراً .وأخرجه مسلم (1480) (47) و (49)، والترمذي (1135) في النكاح: باب ما جاء أن لا يخطب الرجل على خِطبة أخيه، وابن ماجة (2035) في الطلاق: باب المطلقة ثلاثاً هل لها سكنى ونفقة، والطبراني /24 (929) والبيهقي 7/136 و473 من طرق عن سفيان، به وبعضهم يزيد على بعض .وأخرجه بنحوه أحمد 6/413، ومسلم (1480) (50)، والنسائي 6/210 في الطلاق: باب نفقة البائنة، والطبراني /24 (930)، والبيهقي 7/181 من طريقين عن أبي بكر بن أبي الجهم، به .

(متن حدیث): سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ: اَرْسَلَ اِلَيَّ زَوْجِي اَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ بِطَلَاقِي، وَاَرْسَلَ اِلَيَّ بِخَمْسَةِ آصُعٍ مِنْ شَعِيرٍ، وَخَمْسَةِ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ، فَقُلْتُ: مَالِي نَفَقَةٌ اِلَّا هٰذَا، وَلَا اَعْتَدُّ فِي مَنْزِلِكُمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَتْ: فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: كَمْ طَلَّقَكِ؟، قُلْتُ: ثَلَاثَةً، قَالَ: صَدَقَ، لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ، وَاعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ، فَاِنَّهُ ضَرِيرُ الْبَصَرِ، تُلْقِينَ ثَوْبَكِ عِنْدَهُ، فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَآذِنِينِي، قَالَتْ: فَخَطَبَنِي خُطَّابٌ مِنْهُمْ: مُعَاوِيَةُ وَاَبُو جَهْمٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مُعَاوِيَةَ خَفِيفُ الْحَاذِ وَاَبُو جَهْمٍ فِيهِ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ، - اَوْ يَضْرِبُ النِّسَاءَ، اَوْ نَحْوَ هٰذَا - وَلٰكِنْ عَلَيْكِ بِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

❀❀ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے شوہر ابوعمرو بن حفص نے مجھے طلاق بھجوادی انہوں نے ''جو'' کے پانچ صاع مجھے بھجوائے اور کھجور کے پانچ صاع بھی بھجوائے میں نے کہا: مجھے صرف یہی خرچ ملے گا؟ میں تمہارے گھر میں عدت نہیں گزاروں گی انہوں نے کہا: جی نہیں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے چادر لی اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس نے تمہیں کتنی طلاقیں دیں میں نے جواب دیا: تین۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس شخص نے سچ کہا ہے تمہیں خرچ نہیں ملے گا۔ تم اپنے چچا زاد ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت بسر کرو' کیونکہ وہ نابینا ہیں وہاں تم اپنی چادر اتار سکتی ہو' جب تمہاری عدت گزر جائے' تو تم مجھے اطلاع دے دینا۔

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: متعدد لوگوں نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ان میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاویہ غریب آدمی ہے اور ابوجہم خواتین کے ساتھ سخت رویہ رکھتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) خواتین کو مارتا ہے یا اس کی مانند کچھ اور الفاظ ہیں' البتہ تم اسامہ بن زید کے ساتھ شادی کر لو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَاْخُذَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا بِالْمَعْرُوفِ لِتُنْفِقَ عَلٰى عِيَالِهِ، اِذَا قَصَّرَ الزَّوْجُ فِي النَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ

عورت کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے شوہر کے مال میں سے مناسب طور پر حاصل کر سکتی ہے' تاکہ وہ اسے اپنے بچوں پر خرچ کرے جب اس کا شوہر ان کا خرچ فراہم کرنے میں کوتاہی کرتا ہو

4255 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَتْ هِنْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، وَلَيْسَ لِي اِلَّا مَا يُدْخِلُ عَلَيَّ، قَالَ: خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ ہند رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: حضرت ابوسفیان

ایک کنجوس آدمی ہے میرے پاس صرف وہی کچھ ہوتا ہے جو وہ مجھے دیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اتنا مال حاصل کرلو جو تمہاری اور تمہاری اولاد کی بنیادی ضروریات کے لیے کفایت کرجائے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَاْخُذَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا لِعِيَالِهِ بِالْمَعْرُوْفِ مِنْ غَيْرِ عِلْمِهِ

عورت کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنے بچوں کے لیے اپنے شوہر کے مال میں سے مناسب طور پر کچھ لے سکتی ہے جو شوہر کی لاعلمی میں ہو

4256 - سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْخٍ اَبَا بَكْرٍ، بِوَاسِطَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَتْ هِنْدٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ مُضَيِّقٌ عَلَيَّ، وَعَلٰى وَلَدِيْ، اَفَاٰخُذُ مِنْ مَالِهِ، وَهُوَ لَا يَشْعُرُ؟، قَالَ: خُذِيْ مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوْفِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ ہند رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے عرض کی: ابوسفیان نے مجھ پر اور میری اولاد پر (خرچ کے حوالے سے) تنگی کی ہوئی ہے تو کیا میں ان کے مال میں سے ان کی لاعلمی میں کچھ حاصل کرسکتی ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی لاعلمی میں اس کے مال میں سے مناسب طور پر لے لو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ اَخْذِ الْمَرْاَةِ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا بِغَيْرِ عِلْمِهِ، تُرِيْدُ بِهِ النَّفَقَةَ عَلٰى اَوْلَادِهِ وَعِيَالِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ عورت کے لیے اپنے شوہر کی لاعلمی میں اس کے مال میں سے کچھ لینا جائز ہے جبکہ وہ عورت اسے اس مرد کی اولاد اور عیال پر خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہو

4255- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه الشافعي 2/64، وأحمد 6/39، والحميدي (242)، والبخاري (2211) في البيوع: باب من أجرى أمر الأمصار على ما يتعارفون بينهم في البيوع . . .، و (5370) في النفقات: باب (وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ) وهل على المرأة منه شيء ؟ و (7180) في الأحكام: باب القضاء على الغائب، والبيهقي 7/466 و477 و10/269-270 من طريق سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/64، وأحمد 6/50، 206، والدارمي 2/159، والبخاري (5364) في النفقات: باب إذا لم ينفق الرجل فللمرأة أن تأخذ بغير علمه ما يكفيها وولدها بالمعروف، ومسلم (1714) (7) في الأقضية: باب قضية هند، وأبو داوٗد (3532) في البيوع: باب في الرجل يأخذ حقه من تحت يده، والنسائي 8/246-247 في آداب القضاة: باب قضاء الحاكم على الغائب إذا عرفه، وفي (عشرة النساء) (309)، وابن ماجة (2293) في التجارات: باب ما للمرأة من مال زوجها، والبيهقي 10/141 و270 والبغوي (2149) و (2397) من طرق عن هشام بن عروة، به .

4256- إسناده صحيح .عبيد الله بن محمد بن عائشة ثقة روى له أصحاب السنن غيرَ ابنِ ماجة، وحمادُ بن سلمة من رجال مسلم، ومن فوقهما من رجال الشيخين، وانظر ما قبله .

4257 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يُذِلَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ، وَمَا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ الْيَوْمَ اَنْ يُعِزَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُمْسِكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ، اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى عِيَالِهِ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ اِذْنِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تُنْفِقِي بِالْمَعْرُوْفِ عَلَيْهِم

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہند بنت عتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! (پہلے ہی یہ حالت تھی) کہ روئے زمین پر کوئی بھی گھرانہ میرے نزدیک آپ کے گھرانے سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا اور اب روئے زمین پر کوئی بھی گھرانہ میرے نزدیک آپ کے گھرانے سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔ پھر اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہے' تو کیا مجھے کوئی گناہ ہوگا اگر میں اس کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر اس کے بال بچوں پر خرچ کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مناسب طریقے سے ان پر خرچ کرتی ہو' تو تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَاْخُذَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا بِغَيْرِ عِلْمِهِ مِقْدَارَ مَا تُنْفِقُهُ عَلَيْهَا، وَعَلٰى وَلَدِهَا، مِنْ غَيْرِ حَرَجٍ يَلْزَمُهَا فِيْ ذٰلِكَ

عورت کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے شوہر کی لاعلمی میں اس کے مال میں سے

کچھ لے' جو اتنی مقدار میں ہو' جسے وہ عورت اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر خرچ کر سکے ایسا کرنے سے عورت پر کوئی گناہ لازم نہیں ہوگا

4257– حديث صحيح، ابن أبي السرى: هو محمد بن المتوكل صدوق وله أوهام، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهو في (مصنف عبد الرزاق) (16612) . ومن طريقه أخرجه أحمد 6/225، ومسلم (1714) (8) في الأقضية: باب قضية هند، وأبو داؤد (3533) في البيوع: باب في الرجل يأخذ حقه من تحت يده، والنسائي في (عشرة النساء) (380) .وأخرجه البخاري (2460) في المظالم: باب قصاص المظلوم إذا وجد مال ظالمه، و (3825) في مناقب الأمصار: باب ذكر هند بنت عتبة رضي الله عنها، و (5359) في النفقات: باب نفقة المرأة إذا غاب عنها زوجها ونفقة الولد، و (6641) في الأيمان: باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم، و (7161) في الأحكام: باب من رأى للقاضي أن يحكم بعلمه في أمر الناس إذا لم يخف الظنون والتهمة، ومسلم (1714) (9)، والبيهقي 10/270، والبغوي (2150) من طرق عن الزهري، به، وبعضهم يذكر فيه قصة الخباء، وبعضهم لا يذكره . 1/407، وأبو داؤد (3528) في البيوع: باب الرجل يأكل من مال ولده، والنسائي 7/240–241 في البيوع: باب الحث على الكسب، والحاكم 2/46، والبيهقي 7/479–480 من طرق عن سفيان، عن منصور، به .

4258 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَتْ هِنْدُ امْرَاَةُ اَبِي سُفْيَانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اُصِيبَ مِنْ مَالِهِ فَاُنْفِقَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَلَدِي؟، فَقَالَ لَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تَاْخُذِي مِنْ مَالِ اَبِي سُفْيَانَ فَتُنْفِقِيهِ عَلَيْكِ وَعَلٰى وَلَدِكِ، بِالْمَعْرُوفِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابوسفیان کی اہلیہ ہند نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہے' تو کیا مجھے کوئی گناہ ہوگا اگر میں ان کا کچھ مال حاصل کر کے اسے اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر خرچ کر لوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر تم ابوسفیان کا مال لے کر اسے اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر مناسب طریقے سے خرچ کرتی ہو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِبَاحَةِ اَخْذِ الْمَرْءِ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ حَسْبَ الْحَاجَةِ اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مباح ہے' وہ اپنی اولاد کے مال میں سے اپنی ضرورت کے مطابق اور اولاد کی ہدایت کے بغیر کچھ لے سکتا ہے

4259 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ فِي حُجْرِ عَمَّةٍ لِي ابْنٌ لَهَا يَتِيمٌ، وَكَانَ يَكْسِبُ، فَكَانَتْ تَحَرَّجُ اَنْ تَاْكُلَ مِنْ كَسْبِهِ، فَسَاَلَتْ عَنْ ذٰلِكَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ، وَاِنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ

4258–وأخرجه البخارى 1/407 من طريق روح بن القاسم، عن منصور، به .

4259–وأخرجه أحمد 6/41 و201، والنسائى 7/241 من طريق سفيان وأحمد 6/220 من طريق شريك كلاهما عن الأعمش، عن إبراهيم، به .وأخرجه أحمد 6/162، والترمذى (1358) فى الأحكام: باب ما جاء أن الوالد يأخذ من مال ولده، وابن ماجة (2290) فى التجارات: باب ما للرجل من مال ولده، من طريق يحيى بن زكريا، وأحمد 6/173، والطيالسى (1580) من طريق شعبة، كلاهما عن الأعمش، عن عمارة، به .وقال الترمذى: حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 6/202–203، وأبو داؤد (3529)، والحاكم 2/46، والبيهقى 7/480 من طريق شعبة، عن الحكم بن عُتيبة، عن عمارة بن عمير، عن أمه، عن عائشة . . . وأم عمارة لا تعرف فيما قاله ابن القطان، وقد وقع فى (المستدرك) للحاكم وفى (تلخيصه) (عن أبيه) ويغلب على الظن أنه من تحريف الطبع، وإن صحت النسخة فأبوه لا يُعرف، ومع ذلك فقد قال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبى!!

عمارہ بن عمیر بیان کرتے ہیں: میری پھوپھی کا ایک یتیم بچہ ان کے زیر پرورش تھا وہ بچہ (کام کرکے) کماتا تھا' لیکن وہ خاتون اس کی آمدن میں سے کچھ کھانا گناہ سمجھتی تھی اس نے اس بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے پاکیزہ چیز وہ ہے' جو انسان اپنی کمائی میں سے کھاتا ہے اور آدمی کی اولاد اس کی کمائی کا حصہ ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اِسْنَادَ هٰذَا الْخَبَرِ مُنْقَطِعٌ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کی سند منقطع ہے متصل نہیں ہے

4260 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَطْيَبُ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ، وَاِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں سب سے پاکیزہ چیز وہ ہے' جو آدمی اپنی کمائی میں سے کھاتا ہے اور آدمی کی اولاد اس کی کمائی کا حصہ ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ ذِكْرَ الْاَسْوَدِ فِي هٰذَا الْخَبَرِ، وَهِمَ فِيهِ شَرِيكٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس کی سند میں اسود کا ذکر کرتے ہوئے شریک نامی راوی کو وہم ہوا ہے

4261 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ، وَوَلَدُهُ مِنْ

4260- رواية إسحاق الأزرق وهو ابن يوسف- عن شريك وهو ابن عبد الله النخعي- قديمة، وقد توبع شريك عليه، وباقي رجال السند ثقات على شرطهما غير تميم بن المنتصر، وهو ثقة، روى له أبو داؤد، والنسائي، وابن ماجة .وأخرجه أحمد 6/220 عن إسحاق الأزرق، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/42، والنسائي 7/241 في البيوع: باب الحث على الكسب، والبغوي (3298) من طرق عن الأعمش، به .وهذا سند صحيح على شرطهما .

4261- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه أحمد 6/42، وابن ماجة (2137) في التجارات: باب الحث على المكاسب، والرامهرمزي في (المحدث الفاصل) (232)، والبيهقي 7/480 من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد .

كَسْبِهِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی جو کچھ کھاتا ہے اس میں سب سے پاکیزہ چیز اس کی اپنی کمائی ہے اور آدمی کی اولاد اس کی کمائی کا حصہ ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ مَالَ الْاِبْنِ يَكُوْنُ لِلْاَبِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) بیٹے کا مال باپ کی ملکیت ہوتا ہے

4262 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّاجِرُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَاصِمُ اَبَاهُ فِيْ دَيْنٍ لَهٗ عَلَيْهِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنَاهُ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنْ مُعَامَلَتِهٖ اَبَاهُ بِمَا يُعَامِلُ بِهِ الْاَجْنَبِيِّيْنَ، وَاَمَرَ بِبِرِّهٖ، وَالرِّفْقِ بِهٖ فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ مَعًا، اِلٰى اَنْ يَّصِلَ اِلَيْهِ مَالُهٗ، فَقَالَ لَهٗ: اَنْتَ، وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ لَا اَنَّ مَالَ الْاِبْنِ يَمْلِكُهٗ اَبُوْهُ فِيْ حَيَاتِهٖ عَنْ غَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ مِّنَ الْاِبْنِ بِهٖ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کا اپنے والد کے ساتھ ایک قرض کے سلسلے میں جھگڑا چل رہا تھا جو اس نے اپنے والد سے لینا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کا مطلب یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اس بات پر ڈانٹا ہے اس نے اپنے والد کے ساتھ اس طرح کا رویہ اختیار کیا ہے جو رویہ اجنبی لوگوں کے ساتھ اختیار کیا جاتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے والد کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا ہے اور اپنے والد کے ساتھ بات چیت اور طرز عمل میں نرمی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے یہاں تک کہ آپ نے اس شخص کے مال کو اس کے والد کے ساتھ ملا دیا اور اس سے ارشاد فرمایا: تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے اس سے یہ مراد ہے بیٹے کا باپ اپنے بیٹے کی زندگی میں ہی اس کے مال کا مالک بن جاتا ہے جب کہ بیٹے کی اس حوالے سے کوئی رضامندی بھی نہ ہو۔

4262– إسناده ضعيف . حصينُ بن المثنى أورده ابن أبي حاتم 3/197: ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلاً، وعبد الله بن كيسان هو أبو مجاهد المروزي ضعفه أبو حاتم والنسائي، وقال العقيلي: في حديثه وهم كثير، وقد تقدم برقم (410) وذكرت هناك في التعليق عليه أنه رواه غيرُ واحد مِن الصحابة، فيتقوى بها ويصح، فانظره .

كِتَابُ الطَّلَاقِ

کتاب! طلاق کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّطَلِّقَ امْرَاَتَهُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فِيْ طُهْرِهَا لَا فِيْ حَيْضِهَا

جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کرے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ عورت کو طہر کے دوران طلاق دے اس کے حیض کے دوران اسے طلاق نہ دے

4263 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

4263- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه أحمد 2/54، والنسائی 6/137-138 فی أول الطلاق، من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائی 6/212-213 باب الرجعة، من طريق عبد الله بن إدريس، عن محمد بن إسحاق، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، بِهِ وأخرجه الدارقطنی 4/7 من طريق بشر بن المفضل، عن عبيد الله بن عمر، بِهِ .وأخرجه أحمد 2/102، والطيالسی (1853)، وابن أبی شيبة 5/2-3، ومسلم (1471) فی الطلاق: باب تحريم طلاق الحائض بغير رضاها، وأنه لو خالف وقع الطلاق ويؤمر برجعتها، وابن ماجة (2019) فی الطلاق: باب طلاق السنة، والطحاوی 3/53، وابن الجارود (734)، والبيهقی 7/324، والدارقطنی 4/7 من طرق عن عبيد الله بن عمر، بِهِ . وأخرجه مالك 3/576 فی الطلاق: باب ما جاء فی الأقراء وعدة الطلاق وطلاق الحائض، ومن طريقه أخرجه الشافعی 2/32-33، وأحمد 2/63، والدارمی 2/160، وعبد الرزاق (10952)، والبخاری (5251) فی الطلاق: باب قول الله تعالى: (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ)، ومسلم (1471) (1)، وأبو داوُد (2179) فی الطلاق: باب فی طلاق السنة، والنسائی 6/138، والبيهقی 7/323 و414، والبغوی (2351) عن نافع، بِهِ .وأخرجه أحمد 2/6 و64 و124، والطيالسی (1853)، وعبد الرزاق (10953) و (10954)، والبخاری (5332) فی الطلاق: باب (وَبُعُولَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ) فی العدة، ومسلم (1471) (3)، والنسائی 6/213، وأبو داوُد (2180)، والطحاوی 3/53، والبيهقی 7/324، والدارقطنی 4/9 من طرق عن نافع، أن ابن عمر طلق امرأته وهی حائض، فسأل عمر النبیّ صلى الله عليه وسلم، فأمره أن يرجعها، ثم يمهلها حتى تحيض حيضة أخرى، ثم يمهلها حتى تطهر، ثم يطلقها قبل أن يمسها، فتلك العدة التی أمر الله أن يطلق لها النساء، قال: فكان ابن عمر إذا سئل عن رجل يطلق امرأته وهی حائض يقول: أمّا أنت طلقتها واحدة أو اثنتين، إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر أن يَرْجِعَهَا، ثم يمهلها حتى تحيضَ حيضةً أخرى، ثم يمهلها حتى تطهر، ثم يطلقها قبل أن يمسها، وأما أنت طلقتها ثلاثاً، فقد عصيتَ ربك فيما أمرك به من طلاق امرأتك، وبانت منك . لفظ مسلم .وأخرجه الطيالسی (68)، والدارقطنی 4/9، من طريق ابن أبی ذئب، عن نافع، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أنه طلّق امرأته وهی حائض، فأتى عُمَرُ النبیّ صلى الله عليه وسلم، فذكر ذلك له، فجعلها واحدة . وهذا إسناد صحيح على شرطهما .

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ، فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ: مُرْ عَبْدَ اللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا هٰذِهٖ، فَاِذَا حَاضَتْ حَيْضَةً اُخْرٰى فَطَهُرَتْ، فَاِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يُّجَامِعَهَا، وَاِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کے دوران ایک طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا: انہوں نے عرض کی: عبداللہ نے اپنی بیوی کو حیض کے دوران طلاق دے دی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عبداللہ سے کہو وہ اس عورت سے رجوع کرلے پھر وہ اسے اپنے ساتھ رکھے' یہاں تک کہ وہ اس حیض سے پاک ہو جائے پھر جب اس عورت کو دوسری مرتبہ حیض آ جائے اور پھر وہ پاک ہو جائے پھر اگر وہ چاہے' تو اسے اس کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے طلاق دیدے اور اگر چاہے' تو اپنے ساتھ رکھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّطَلِّقَ الْمَرْءُ امْرَاَتَهُ فِيْ حَيْضِهَا دُوْنَ طُهْرِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنی بیوی کو اس کے طہر کی بجائے اس کے حیض کے دوران طلاق دے

4264 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ، فَرَدَّ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ حَتّٰى طَلَّقْتُهَا وَهِيَ طَاهِرٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی بیوی کو اس کے حیض کے دوران طلاق دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے میری طرف لوٹا دیا' یہاں تک کہ میں نے اسے اس وقت طلاق دی جب وہ تو طہر کی حالت میں تھی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّطَلِّقَ الْمَرْءُ النِّسَاءَ وَيَرْتَجِعُهُنَّ حَتّٰى يَكْثُرَ ذٰلِكَ مِنْهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اس سے رجوع کرلے اور ایسا کئی مرتبہ کرے

4264- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهب بن بقية ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما، أبو بشر: هو جعفر بن إياس بن أبي وحشية، وهشيم قد صرح بالتحديث عند النسائي وغيره، فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه النسائي 6/141 في الطلاق: باب الطلاق لغير العدة، والطحاوي 3/52 من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي (1871) عن هشيم (وتحرف في المطبوع إلى: هشام)، به .

4265 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوْسَى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا بَالُ اَحَدِكُمْ يَلْعَبُ بِحُدُوْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَدْ طَلَّقْتُ، قَدْ رَاجَعْتُ؟

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا وجہ ہے' تم میں سے کوئی ایک شخص اللہ کی حدود سے کھیلتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں نے طلاق دی' میں نے رجوع کر لیا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْكِنَايَاتِ فِي الطَّلَاقِ اِنْ اُرِيْدَ بِهَا الطَّلَاقَ كَانَ طَلَاقًا عَلٰى حَسَبِ نِيَّةِ الْمَرْءِ فِيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' طلاق کے بارے میں کنایہ کے طور پر

استعمال کیے جانے والے الفاظ میں اگر طلاق مراد لی گئی ہو' تو اس صورت میں آدمی کی نیت کے مطابق طلاق واقع ہو گی

4266 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ:

(متن حدیث):سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ: اَيُّ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ بِنْتَ الْجَوْنِ لَمَّا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَنَا مِنْهَا،

4265– ذكر الحافظ في (التلخيص) 3/205 عنوان ابن حبان هذا وقال: والذي يظهر لي من سياق الحديث خلاف ما فهمه ابن حبان . والله أعلم .وأخرجه ابن ماجة (2017) في أول الطلاق عن محمد بن بشار، والبيهقي 7/322 من طريق محمد بن أبي بكر، كلاهما عن مؤمل بن إسماعيل، بهذا الإسناد وقال البوصيري في (مصباح الزجاجة) ورقة 130/2: هذا إسناد حسن من أجل مؤمل بن إسماعيل!وأخرجه البيهقي 7/322 من طريق الطيالسي عن زهير، عن أبي إسحاق، عن أبي بردة قال: كان رجل يقول: قد طلقتك، قد راجعتك، فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: "ما بال رجال يلعبون بحدود الله " هذا مرسل، ثم رواه من طريق أبي حذيفة موسى بن مسعود (وهو سيء الحفظ) عن سفيان الثوري، عن أبي إسحاق، عن أبي بردة عن أبي موسى مثل رواية المصنف .

4266– إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمٰن بن إبراهيم وهو الملقب بدحيم– ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما . الوليد: هو ابن مسلم، وقد صرح بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه ابن ماجة (2050) في الطلاق: باب ما يقع به الطلاق من الكلام، والطحاوي في (مشكل الآثار) (635) بتحقيقنا، وابن الجارود (738)، والبيهقي 7/342 من طريق عبد الله بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (5254) في الطلاق: باب من طلّق، وهل يواجه الرجل امرأته بالطلاق؟، والنسائي 6/150 في الطلاق: باب مواجهة الرجل المرأة بالطلاق، والطحاوي (636)، والحاكم 4/35، والبيهقي 7/39 و342، والدارقطني 4/29 من طرق عن الوليد بن مسلم، به .

قَالَتْ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُذْتِ بِعَظِيمٍ، الْحَقِي بِاَهْلِكِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: الْحَقِي بِاَهْلِكِ تَطْلِيقَةٌ

❁❁ امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کی وہ کون سی زوجہ محترمہ تھیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پناہ مانگی تھی' تو زہری نے بتایا: عروہ بن زبیر نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے' جون کی صاحبزادی کے پاس جب نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے اور آپ ﷺ اس کے قریب ہوئے (تو وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کو پہچانتی نہیں تھی) اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ایک عظیم ذات کی پناہ مانگی ہے' تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جاؤ۔

امام زہری بیان کرتے ہیں: تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جاؤ اس سے مراد ایک طلاق تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَخْيِيرَ الْمَرْءِ امْرَاَتَهُ بَيْنَ فِرَاقِهِ، اَوِ الْكَوْنِ مَعَهُ اِذَا اخْتَارَتْ نَفْسُهُ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب آدمی اپنی بیوی کو اس سے علیحدگی اختیار کرنے یا اس کے ساتھ رہنے کا اختیار دے اور عورت آدمی کو اختیار کر لے' تو یہ چیز طلاق شمار نہیں ہوگی

4267 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحِرَّانَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَهَلْ كَانَ ذٰلِكَ طَلَاقًا؟

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اختیار دیا' تو ہم نے آپ کو اختیار کر لیا تو کیا یہ چیز طلاق شمار ہوئی تھی؟

4267- إسناده صحيح، زيد بن أخزم ثقة من رجال البخاري، وأبو داوُد وهو سليمان بن داوُد بن الجارود الطيالسي- ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، أبو الضحى: هو مسلم بن صبيح، وهو في (مسند الطيالسي) (1403) عن شعبة، عن الأعمش، به، وقولها: (فهل كان ذلك طلاقاً) استفهام إنكار .وأخرجه أحمد 6/173، والنسائي 6/56 في النكاح: باب مما افترض اللّٰه عز وجل على رسوله عليه السلام وحرَّمه على خلقه . . .، من طريق محمد بن جعفر، والنسائي 6/161 في الطلاق: باب في المخيرة تختار زوجها، من طريق خالد بن الحارث، كلاهما عن شعبة، عن الأعمش، به .وأخرجه أحمد 6/202 و205 و240، والدارمي 2/162، والحميدي (234)، وابن أبي شيبة 5/59، والبخاري (5263)، ومسلم (1477) (24) و (25) و (27)، والترمذي (1179)، والنسائي 6/56 و160-161، وابن الجارود (740)، والبيهقي 7/38-39 و345 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (1477) (26) و (27)، والنسائي 6/161 من طرق عن عاصم الأحول، عن الشعبي، به وأخرجه مسلم (1477)، والبيهقي 7/345 من طريق الأعمش، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا خَيَّرَهَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَارَتِ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا وَصَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ جب نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ عائشہ ؓ کو اختیار دیا تھا انہوں نے اللہ اور اس کے محبوب ﷺ کو اختیار کرلیا تھا

4268 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ ثَوْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): لَمْ اَزَلْ حَرِيصًا اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ اللَّتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اللّٰهُ: (اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) (التحريم: 4)، حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ فَحَجَجْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا كَانَ فِىْ بَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ لِيَتَوَضَّاَ، وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْاِدَاوَةِ، فَتَبَرَّزَ، ثُمَّ اَتَانِىْ، فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ فَتَوَضَّاَ، فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ: (اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) (التحريم: 4)، فَقَالَ عُمَرُ: وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، ثُمَّ قَالَ: هِيَ عَائِشَةُ، وَحَفْصَةُ، ثُمَّ اَنْشَاَ يَسُوقُ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَاهُمْ قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ، وَكَانَ مَنْزِلِىْ فِىْ بَنِىْ اُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ فِى الْعَوَالِىْ، قَالَ: فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَاَتِىْ، فَاِذَا هِىَ تُرَاجِعُنِىْ، فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِىْ، فَقَالَتْ: مَا تُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ، فَوَاللّٰهِ اِنَّ

4268- حديث صحيح . ابن أبى السرى هو محمد بن المتوكل- صدوق، له أوهام، وقد توبع، ومن فوقه ثقات على شرطهما .وأخرجه بطوله مسلم (1479) (34) (35) فى الطلاق: باب فى الإيلاء واعتزال النساء وتخييرهن، والترمذى (3318) فى التفسير: باب ومن سورة التحريم، والبيهقى 7/37-38 من طريق عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/33-34 عن عبد الرزاق، به .إلى قوله: (حتى عاتبه الله) .وأخرجه بطوله البخارى (2468) فى المظالم: باب الغرفة والعلية المشرفة، من طريق عقيل، و (5191) فى النكاح: باب موعظة الرجل ابنته لحال زوجها، من طريق شعيب، كلاهما عن الزهرى، به .وأخرجه مختصراً البخارى (89) فى العلم: باب التناوب فى العلم، والنسائى 4/137-138 فى الصيام: باب كم الشهر من طريق شعيب وصالح بن كيسان، عن الزهرى، به .وأخرجه مقطعاً البخارى (4913) فى التفسير: باب (تَبْتَغِى مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ . . .) و (4914) باب (وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ حَدِيثاً . . .)، و (4915) باب (اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا)، و (5218) فى النكاح: باب حب الرجل بعض نسائه أفضل من بعض، و (5843) فى اللباس: باب ما كان النبى صلى الله عليه وسلم يتجوز من اللباس والبسط، و (7256) فى أخبار الآحاد: باب ما جاء فى إجازة خبر الواحد، و (7263) باب قول الله تعالى: (لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ)، ومسلم (1479) (31) و (32) و (33) من طرق عن يحيى بن سعيد، عن عبيد بن حنين، عن ابن عباس، به .وحديث عائشة أخرجه مسلم (1083) فى الصيام: باب الشهر يكون تسعاً وعشرين، عن عبد بن حميد، عن عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهرى، به .وأخرجه بنحوه أحمد 6/185 و263-264 من طريق جعفر بن برقان، عن الزهرى، به .وأخرجه مختصراً النسائى 4/136-137 من طريق عبد الأعلى، عن معمر، به .

أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُرَاجِعْنَهُ، وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ، فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: أَتُرَاجِعِينَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: نَعَمْ، وَتَهْجُرُهُ إِحْدَانَا الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، قَالَ: قَدْ قُلْتِ، قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْكُنَّ، وَخَسِرَ، أَفَتَأْمَنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ، لَا تُرَاجِعِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا، وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ، وَلَا يَغُرَّنَّكِ إِنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْسَمُ وَأَحَبُّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ، - يُرِيدُ عَائِشَةَ -

قَالَ: وَكَانَ لِي جَارٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْزِلُ يَوْمًا، وَأَنْزِلُ يَوْمًا، فَيَأْتِينِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهٖ، وَأَنْزِلُ فَآتِيهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا، قَالَ: فَنَزَلَ صَاحِبِي يَوْمًا ثُمَّ أَتَانِي، فَضَرَبَ عَلٰى بَابِي، ثُمَّ نَادَانِي، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، فَقُلْتُ: مَاذَا؟ أَجَاءَتْ غَسَّانُ؟، قَالَ: بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَطْوَلُ، طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ نِسَاءَهُ، فَقُلْتُ: خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ، قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا، فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، ثُمَّ نَزَلْتُ، فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ، فَإِذَا هِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: أَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: لَا أَدْرِي، هُوَ ذَا، هُوَ مُعْتَزِلٌ فِي هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ، قَالَ: فَأَتَيْتُ غُلَامًا لَهُ أَسْوَدَ، فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْغُلَامُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ، وَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا قَوْمٌ حَوْلَ الْمِنْبَرِ جُلُوسٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، قَالَ: فَجَلَسْتُ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ، فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ، فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ، فَصَمَتَ، فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ، فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ، فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَسَكَتَ،

(متن حدیث): فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِي، وَيَقُوْلُ: ادْخُلْ فَقَدْ أَذِنَ لَكَ، فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ مُتَّكِءٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ بِجَنْبِهٖ، فَقُلْتُ: أَطَلَّقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ، وَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكُنَّا مَعْشَرُ قُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ، فَتَغَضَّبْتُ عَلٰى امْرَأَتِي يَوْمًا، فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي، فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: أَتُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ، فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، قَالَ: فَقُلْتُ: قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ، وَخَسِرَتْ، أَتَأْمَنُ إِحْدَاهُنَّ أَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ، فَقُلْتُ لَهَا: لَا تُرَاجِعِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا، وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ، وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ

جَارَتُكِ هِيَ اَوْسَمُ، وَاَحَبُّ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْرَى، فَقُلْتُ: اَسْتَاْنِسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَجَلَسْتُ، فَرَفَعْتُ رَاْسِي فِي الْبَيْتِ، فَوَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ فِيْهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ اِلَّا اُهُبًا ثَلَاثَةً، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّوَسِّعَ عَلٰى اُمَّتِكَ، فَقَدْ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلٰى فَارِسَ وَالرُّوْمِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَهُ، قَالَ: فَاسْتَوٰى جَالِسًا، وَقَالَ: اَفِيْ شَكٍّ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، اُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، فَقُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَانَ اَقْسَمَ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حَتّٰى عَاتَبَهُ اللّٰهُ

قَالَ الزُّهْرِيُّ، فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَلَمَّا مَضَى تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ، دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَاَ بِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ اَقْسَمْتَ اَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَاِنَّكَ دَخَلْتَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ اَعُدُّهُنَّ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا اُرِيْدُ اَنْ تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ، قَالَتْ: ثُمَّ قَرَاَ عَلَيَّ الْآيَةَ: (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا) (الأحزاب: 29)، قَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ عَلِمَ وَاللّٰهِ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ، فَقُلْتُ: اَفِيْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ؟، فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک طویل عرصے سے اس بات کا خواہش مند تھا کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ان دو خواتین کے بارے میں دریافت کروں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے تعلق رکھتی ہیں' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

''اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں' توبہ کرلو (تو یہ مناسب ہوگا)' کیونکہ تم دونوں کے دل مائل ہو گئے تھے''۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں)' یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کے لیے گئے ان کے ہمراہ میں بھی حج کے لیے گیا راستے میں کسی جگہ پر وہ ایک طرف ہٹ گئے (انہوں نے قضائے حاجت کی) پھر وہ وضو کرنے لگے میں بھی ان کے ہمراہ ایک برتن لے کر ہٹ گیا تھا انہوں نے قضائے حاجت کی پھر وہ میرے پاس آئے میں نے ان کے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلا انہوں نے وضو کیا میں نے کہا: اے امیر المومنین! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے تعلق رکھنے والی وہ دو خواتین کون سی تھیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

''اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں' توبہ کرلو (تو یہ مناسب ہوگا)' کیونکہ تم دونوں کے دل مائل ہو گئے تھے''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس تم پر حیرت ہے (کہ تم نے پہلے اس بارے میں سوال کیوں نہیں کیا) پھر انہوں نے بتایا: وہ عائشہ اور حفصہ تھیں اس کے بعد انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا۔

انہوں نے بتایا: ہم قریش کے لوگ اپنی بیویوں پر غالب تھے جب ہم مدینہ آئے' تو ہمیں ایسے لوگوں سے واسطہ پڑا جن کی

عورتیں ان پر غالب تھیں ہماری خواتین نے ان سے طریقہ سیکھنا شروع کر دیا میری رہائش نواحی علاقے میں بنوامیہ بن زید کے محلے میں تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں نے اپنی بیوی پر غصے کا اظہار کیا' تو اس نے مجھے پلٹ کر جواب دیا: میں اس کے پلٹ کر جواب دینے پر بہت حیران ہوا تو اس نے کہا: آپ اس بات پر اعتراض کر رہے ہیں کہ میں آپ کو جواب دے رہی ہوں حالانکہ اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دے دیتی ہیں اور ان میں سے ایک تو صبح سے لے کر شام تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لاتعلق (یا ناراض) رہتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے روانہ ہوا اور حفصہ کے پاس آیا میں نے کہا: کیا تم پلٹ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں اور ہم میں سے ایک تو صبح سے لے کر شام تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لاتعلق رہتی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم یہ بات کہہ رہی ہو تم میں سے جو بھی ایسا کرتی ہے وہ رسواء ہو جائے گی اور خسارے کا شکار ہو جائے گی؟ کیا تمہیں اس بات سے ڈر نہیں لگتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی ناراضگی کی وجہ سے اس پر ناراض ہو جائے گا اور اس صورت میں وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گی تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پلٹ کر جواب نہ دیا کرو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کا مطالبہ نہ کیا کرو تمہاری جو ضرورت ہو مجھے کہہ دیا کرو اور یہ چیز تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے کہ تمہاری پڑوسن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ خوب صورت اور زیادہ محبوب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرا ایک انصاری پڑوسی تھا ہم لوگ باری باری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے ایک دن وہ چلا جاتا تھا ایک دن میں آ جایا کرتا تھا ایک مرتبہ وہ وحی یا اس سے متعلق دیگر کسی چیز کی اطلاع لے آتا تھا جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتا تھا تو اس طرح اطلاع میں بھی لے آتا تھا (اور اسے بتا دیتا تھا) ان دنوں ہم یہ بات چیت کر رہے تھے کہ غسان قبیلے کے لوگ ہمارے ساتھ لڑائی کی تیاریاں کر رہے ہیں ایک دن میرا ساتھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پھر وہ میرے پاس آیا اس نے میرے دروازے کو کھٹکھٹایا اور مجھے آواز دی میں نکل کر اس کے پاس آیا' تو اس نے کہا: ایک عظیم واقعہ رونما ہو گیا ہے میں نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے کیا غسان قبیلے کے لوگ آ گئے ہیں اس نے کہا: نہیں اس سے زیادہ بڑا اور زیادہ لمبا واقعہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے' تو میں نے کہا: حفصہ رسوا ہو گئی اور خسارے کا شکار ہو گئی' مجھے اندازہ تھا کہ یہ ہو کے رہے گا۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جب میں نے صبح کی نماز ادا کی تو میں نے چادر لپیٹی اور (مدینہ منورہ کی طرف آ گیا) میں حفصہ کے پاس آیا وہ رو رہی تھی میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول نے تم لوگوں کو طلاق دے دی ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم وہ وہاں ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بالا خانے میں علیحدہ رہ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سیاہ فام غلام کے پاس آیا میں نے کہا: تم عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو وہ لڑکا اندر گیا پھر وہ نکل کر باہر آیا اور بولا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کا تذکرہ کیا ہے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ ارشاد نہیں فرمایا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں وہاں سے چلا اور مسجد میں آ گیا اور وہاں منبر کے قریب کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور رو رہے تھے میں ان کے پاس تھوڑی دیر بیٹھا رہا پھر میری پریشانی مجھ پر غالب آ گئی میں اس لڑکے کے پاس آیا میں نے کہا: تم عمر کے لیے اجازت مانگو وہ اندر گیا پھر نکل کر باہر آیا اور بولا میں

نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کا ذکر کیا تھا' لیکن نبی اکرم ﷺ خاموش رہے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں وہاں سے واپس آیا اور منبر کے پاس بیٹھ گیا پھر میری پریشانی مجھ پر غالب آ گئی میں اس لڑکے کے پاس آیا اور میں نے کہا: تم عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو وہ اندر گیا پھر وہ نکل کر باہر آیا اور بولا میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کا ذکر کیا' لیکن نبی اکرم ﷺ خاموش رہے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں مڑ کر واپس آیا اسی دوران اس لڑکے نے مجھے بلایا اور بولا آپ اندر تشریف لے جائیں نبی اکرم ﷺ نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں اندر داخل ہوا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا نبی اکرم ﷺ اس وقت چٹائی پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے جس کا نشان آپ ﷺ کے پہلو پر موجود تھا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا: جی نہیں' تو میں نے اللہ اکبر کہا (میں نے عرض کی) یارسول اللہ ﷺ! آپ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی ہے ہم قریش کے لوگ ایسے لوگ تھے جو اپنی بیویوں پر غالب تھے جب ہم مدینہ آئے' تو ہم نے وہاں ایسے لوگوں کو پایا جن کی عورتیں ان پر غالب تھیں ہماری خواتین نے ان کی خواتین سے طریقہ سیکھنا شروع کر دیا ایک دن میں اپنی بیوی پر غضب ناک ہوا تو اس نے مجھے پلٹ کر جواب دیا: میں نے اس کی اس بات پر حیرانگی کا اظہار کیا' تو اس نے کہا: آپ اس بات پر حیرانگی کا اظہار کر رہے ہیں کہ میں نے آپ کو پلٹ کر جواب دیا ہے: اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کی ازواج نبی اکرم ﷺ کو جواب دے دیتی ہیں اور ان میں سے کوئی ایک صبح سے لے کر شام تک نبی اکرم ﷺ سے لاتعلق (یا ناراض) رہتی ہے' تو میں نے کہا: ان میں سے جو ایسا کرتی ہے وہ رسوا ہو جائے گی اور خسارے کا شکار ہو جائے گی کیا اسے اس بات کا ڈر نہیں ہے' اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی ناراضگی کی وجہ سے اس سے ناراض ہو جائے گا اور اس صورت میں وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں حفصہ کے پاس گیا میں نے اس سے کہا تم نبی اکرم ﷺ کو آگے سے جواب نہ دیا کرو اور نبی اکرم ﷺ سے کسی چیز کا مطالبہ نہ کیا کرو۔ تمہیں جو چاہئے ہو مجھ سے کہہ دیا کرو' اور یہ چیز تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے کہ تمہاری پڑوسن نبی اکرم ﷺ کے نزدیک تمہارے مقابلے میں زیادہ خوب صورت اور زیادہ محبوب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ دوسری مرتبہ مسکرا دیئے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں ٹھہر جاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں' تو میں بیٹھ گیا میں نے اپنا سر اٹھا کر گھر کا جائزہ لیا اللہ کی قسم! میری نگاہ صرف تین کھالوں پر پڑی میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ ﷺ کی امت کو کشادگی عطا کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہل فارس اور اہل روم کو کشادگی عطا کی ہے حالانکہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہیں کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے خطاب کے صاحبزادے! کیا تمہیں شک ہے یہ وہ لوگ ہیں' جنہیں ان کی نعمتیں دنیاوی زندگی میں پہلے دے دی گئی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ میرے لیے دعائے مغفرت کیجئے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ آپ اپنی ازواج کے پاس ایک ماہ تک تشریف نہیں لے جائیں گے یہ آپ ﷺ نے ان

سے شدید ناراضگی کی وجہ سے فرمایا: تھا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے آپ کو تنبیہ کی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب انتیس دن گزر گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے مجھے شرف بخشا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تو یہ قسم اٹھائی تھی کہ آپ ایک ماہ تک ہمارے پاس تشریف نہیں لائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتیس دن کے بعد تشریف لے آئے ہیں میں نے ان کی گنتی کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میں تمہارے سامنے ایک معاملے کا ذکر کرنے لگا ہوں میں یہ نہیں چاہتا کہ تم اس بارے میں جلد بازی کا مظاہرہ کرو جب تک تم اس بارے میں اپنے والدین سے مشورہ نہیں کر لیتی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔

"اے نبی! تم اپنی ازواج سے کہہ دو کہ اگر تم لوگ دنیاوی زندگی اور اس کی زینت حاصل کرنا چاہتی ہو' تو آگے آؤ میں تمہیں مال و دولت دیتا ہوں اور مناسب طریقے سے رخصت کر دیتا ہوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو' تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکی کرنے والوں کے لیے عظیم اجر تیار کیا ہوا ہے"۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات جانتے تھے کہ اللہ کی قسم! میرے والدین مجھے کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدگی کی ہدایت نہیں کریں گے میں نے عرض کی: کیا میں اس معاملے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ بے شک میں اللہ تعالیٰ' اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمَةَ الْمُزَوَّجَةَ اِذَا اُعْتِقَتْ كَانَ لَهَا الْخِيَارُ فِي الْكَوْنِ تَحْتَ زَوْجِهَا الْعَبْدِ اَوْ فِرَاقِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' شادی شدہ کنیز کو جب آزاد کر دیا جائے' تو اسے اس بات کا اختیار ہوتا ہے' وہ اپنے غلام شوہر کے ساتھ رہے یا اس سے علیحدگی اختیار کر لے

4269 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَيَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْيَرْبُوعِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ اَرَادَ اَهْلُهَا اَنْ يَبِيعُوهَا وَيَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ

4269- إسناده صحيح على شرط مسلم، يحيى بن طلحة اليربوعي، وإن كان في حديثه لين، تابعه عليه هناد بن السرى وهو ثقة من رجال مسلم، ومن فوقهما ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 6/45-46، ومسلم (1075) (172) في الزكاة: باب إباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم ولبني هاشم وبني عبد المطلب . . .، و (1504) (10) في العتق: باب إنما الولاء لمن أعتق، والنسائي 6/162-163 في الطلاق: باب خيار الأمة، من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد، ورواية مسلم في الزكاة بقصة الهدية فقط . وانظر رقم (5093) و (5094) .

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اشْتَرِيهَا وَاَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ، وَعَتَقَتْ، فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَكَانَتْ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهَا فَتُهْدِي لَنَا مِنْهُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كُلُوْا فَإِنَّهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کے معاملے میں تین فیصلے سامنے آئے اس کے مالکان نے اسے فروخت کرنے کا ارادہ کیا اور اس کے ولاء کی شرط عائد کی میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے خرید کر آزاد کر دو' کیونکہ ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے' جو آزاد کرتا ہے پھر بریرہ آزاد ہو گئی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ اختیار دیا (کہ وہ اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے) تو اس نے اپنی ذات کو اختیار کیا' (تیسری بات یہ ہے) بریرہ کو کوئی چیز صدقہ دی جاتی تھی' تو وہ اس میں کوئی چیز ہمیں تحفے کے طور پر دے دیتی تھی میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے کھالو کیونکہ تو یہ چیز اس کے لیے صدقہ ہے اور یہ تمہارے لیے تحفہ ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ لِلْجَارِيَةِ إِذَا أُعْتِقَتْ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدٍ أَنْ تَخْتَارَ فِرَاقَهُ أَوِ الْكَوْنَ مَعَهُ

اس بات کا تذکرہ' جب کنیز آزاد کر دی جائے اور وہ کسی غلام کی بیوی ہو' تو اسے اس بات کا اختیار ہو گا کہ وہ شوہر سے علیحدگی اختیار کرے یا اس کے ساتھ رہے

4270 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بریرہ کو اختیار دیا' تو اس نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا (یعنی اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر لی)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْجَارِيَةَ إِذَا أُعْتِقَتْ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدٍ لَهَا الْخِيَارُ فِي فِرَاقِهِ أَوِ الْكَوْنِ مَعَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب کنیز آزاد کر دی جائے اور وہ کسی غلام کی بیوی ہو تو اسے اس غلام سے علیحدگی اختیار کرنے یا اس کے ساتھ رہنے کا اختیار ہو گا

4270– إسناده قوي، الحسن بن عمر بن شقيق لا باس به من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات على شرطهما .وأخرجه من طريق أيوب بهذا الإسناد: البخاري (5281) و (5282) في الطلاق: باب خيار الأمة تحت العبد، ولفظه عن ابن عباس: ذاك مغيث عبد فلان يعني زوج بريرة– كأني أنظر إليه يتبعها في سكك المدينة يبكي عليها .وأخرجه بنحوه الترمذي (1156) في الرضاع: باب ما جاء في المرأة تعتق ولها زوج، من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن أيوب وقتادة، عن عكرمة، به .وأخرجه أيضاً مختصراً بنحوه البخاري (5280) .

4271 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ النِّيلِيُّ، اِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث):اَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ، وَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَ هَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْتِقِيهَا، فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرِقَ، وَوَلِيَ النِّعْمَةَ، قَالَتْ: فَاَعْتَقْتُهَا، فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: لَوْ اُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ، قَالَ الْاَسْوَدُ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے بریرہ کو خرید لیا اس کے مالکان نے یہ شرط عائد کی کہ اس کی ولاء کا حق انہیں حاصل ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا تم اسے آزاد کردو' کیونکہ ولاء کا حق اسے ملتا ہے' جو قیمت ادا کرتا ہے اور نعمت کا ولی بنتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو میں نے اسے آزاد کردیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار دیا' تو اس نے کہا: اگر مجھے اتنا اتنا مال بھی دیا جائے' تو میں (اپنے شوہر) کے ساتھ نہیں رہوں گی۔

اسود نامی راوی کہتے ہیں: اس کا شوہر ایک آزاد شخص تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا لَا حُرًّا، وَاَنَّ الْاَسْوَدَ وَاهِمٌ فِي قَوْلِهِ: كَانَ حُرًّا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھے وہ آزاد شخص نہیں تھے

اور اسود نامی راوی کو یہ بیان کرنے میں وہم ہوا ہے' وہ آزاد تھے

4272 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ،

4271– إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج النيلي ثقة روى له النسائي، وقد وقع في نسخ (تهذيب التهذيب) و (التقريب) في ترجمته أنه تمييز، وهو خطأ يستدرك من (تهذيب الكمال) 2/71، والنِّيلي: نسبة إلى النيل: مدينة بين الكوفة وواسط، ومن فوقه ثقات على شرطهما . أبو عوانة: هو وضاح اليشكري، ومنصور: هو ابن المعتمر، وإبراهيم: هو إبراهيم بن يزيد بن قيس بن الأسود النخعي، والأسود: هو ابن يزيد بن قيس النخعي (خال إبراهيم النخعي) .وأخرجه البيهقي 7/223 من طريق أبي بكر الإسماعيلي، عن الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (6754) في الفرائض: باب ميراث السائبة، والبيهقي 7/223 .

4272– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه مسلم (1504) (9) في العتق: باب إنما الولاء لمن أعتق، والنسائي 6/164–165 في الطلاق: باب خيار الأمة تعتق وزوجها مملوك، وفي العتق من (الكبرى) كما في (التحفة) 12/124، والبيهقي 7/132 من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (1504) (9)، والبيهقي 7/132 من طريقين عن جرير، به .وأخرجه أبو داوُد (2233) في الطلاق: باب في المملوكة تعتق وهي تحت حر أو عبد، والترمذي (1154) في الرضاع: باب ما جاء في المرأة تعتق ولها زوج، من طريقين عن جرير، به مختصراً بلفظ: كان زوج بريرة عبداً فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاختارت نفسها، ولو كان حراً لم يخيرها .وأخرجه أحمد 6/213، والبخاري (2563) في المكاتب: باب استعانة المكاتب وسؤال الناس، ومسلم (1504) (8) و (9)، وأبو داوُد (3930) في العتق: باب في بيع المكاتب إذا فسخت الكتابة، وابن ماجة (2521) في العتق: باب المكاتب، والبيهقي 5/338 من طرق عن هشام بن عروة، به، مطولاً .وأخرجه أحمد 6/81–82 و272، والبخاري (2155) في البيوع: باب الشراء والبيع مع النساء، و (2561) في المكاتب: باب ما يجوز من شروط المكاتب، و (2717) في الشروط: باب الشروط في البيوع، ومسلم (1504) (6) و (7)، وأبو داوُد (3929)، والبيهقي 10/299–300 و338 من طرق عن الزهري، به نحوه، وانظر (4325) .

قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَاتَبَتْ بَرِيرَةُ عَلٰى نَفْسِهَا بِتِسْعَةِ اَوَاقٍ، فِي كُلِّ سَنَةٍ اُوقِيَّةً، فَاَتَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا، فَقَالَتْ: لَا، اِلَّا اَنْ يَّشَاؤُوا اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً، وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ، فَكَلَّمَتْ بِذٰلِكَ اَهْلَهَا فَاَبَوْا عَلَيْهَا اِلَّا اَنْ يَّكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَجَاءَتْ اِلٰى عَائِشَةَ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ لَهَا مَا قَالَ اَهْلُهَا، فَقَالَتْ: لَاهَا: اللّٰهِ اِذًا اِلَّا اَنْ يَّكُونَ الْوَلَاءُ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا؟، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ بَرِيرَةَ اَتَتْنِي تَسْتَعِينُنِي عَلٰى كِتَابَتِهَا، فَقُلْتُ: لَا اِلَّا اَنْ يَّشَاؤُوا اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً، وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِاَهْلِهَا، فَاَبَوْا عَلَيْهَا، اِلَّا اَنْ يَّكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَاعِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ وَاَعْتِقِيهَا، فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ.

ثُمَّ قَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ يَقُولُونَ: اَعْتِقْ يَا فُلَانُ وَالْوَلَاءُ لِي، كِتَابُ اللّٰهِ اَحَقُّ، وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ، كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوْجَهَا، وَكَانَ عَبْدًا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا.

قَالَ عُرْوَةُ: فَلَوْ كَانَ حُرًّا مَا خَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں بریرہ نے اپنی ذات کے بارے میں نو اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کرلیا جس میں ہر سال ایک اوقیہ کی ادائیگی کرنی تھی وہ مدد حاصل کرنے کے لیے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی نہیں اگر وہ لوگ چاہیں' تو میں انہیں ایک ساتھ ساری ادائیگی کر دیتی ہوں اور ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا۔ بریرہ گئی اس نے اس بارے میں اپنے مالکان سے بات چیت کی تو انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا وہ اس بات کے خواہشمند تھے کہ ولاء کا حق انہیں حاصل رہے۔ بریرہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لے آئے۔ بریرہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا جو اس کے مالکان نے کہا تھا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا: جی نہیں اللہ کی قسم! یہ اسی صورت میں ہوگا' جب ولاء کا حق مجھے حاصل ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بریرہ میرے پاس مدد حاصل کرنے کے لیے آئی جو اس کی کتابت کے معاوضے کی ادائیگی کے سلسلے میں تھی' تو میں نے کہا: جی نہیں اگر وہ لوگ چاہیں' تو ان کو ایک ساتھ ادائیگی کر دیتی ہوں اور ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا اس نے اس بات کا تذکرہ اپنے مالکان سے کیا' تو انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا وہ مصر تھے کہ ولاء کا حق ان کے پاس رہے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے خرید لو اور ولاء کی شرط ان کے لیے رہنے دو اور پھر تم اسے آزاد کردو ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے' جو آزاد کرتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے وہ ایسی شرائط عائد کرتے ہیں' جن کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہیں ہے لوگ یہ کہتے ہیں تم فلاں کو آزاد کردو اور

ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا حالانکہ اللہ کی کتاب اس کی زیادہ حقدار ہے اور اللہ تعالیٰ کی شرط زیادہ مضبوط ہوتی ہے ہر وہ شرط جس کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل شمار ہوگی اگرچہ وہ ایک سو شرطیں ہوں۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو اس کے شوہر کے حوالے سے اختیار دیا وہ شوہر ایک غلام شخص تھا اس عورت نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا۔

عروہ کہتے ہیں اگر ان کا شوہر آزاد شخص ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس کے شوہر کے حوالے سے اسے اختیار نہ دیتے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا لَا حُرًّا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھے وہ آزاد نہیں تھے

4273 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا، يُقَالُ لَهُ: مُغِيثٌ، كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ: يَا عَبَّاسُ، اَلَا تَعْجَبُ مِنْ شِدَّةِ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ، وَمِنْ شِدَّةِ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا، فَقَالَ لَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ رَاجَعْتِيهِ فَاِنَّهُ اَبُو وَلَدِكِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَتَاْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا اَنَا شَافِعٌ، قَالَتْ: فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بریرہ کا شوہر ایک غلام تھا اس کا نام مغیث تھا یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' وہ اس کے پیچھے روتا ہوا جا رہا تھا اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس کیا آپ کو حیرانگی نہیں ہو رہی کہ مغیث بریرہ سے کتنی محبت کرتا ہے اور بریرہ مغیث کو کتنا ناپسند کرتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: اگر تم اس سے رجوع کر لو (تو یہ مناسب ہوگا)' کیونکہ یہ تمہاری اولاد کا باپ ہے اس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ مجھے اس بارے میں حکم دے رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں صرف سفارش کر رہا ہوں' تو اس خاتون نے کہا: مجھے اس کے ساتھ رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

4273- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهب بن بقية ثقة من رجال مسلم ومن فوقه ثقات على شرطهما . خالد الأول: هو خالد بن مهران الحذاء، والثاني: هو ابن عبد الله الطحان الواسطي .وأخرجه الدارمي 2/169-170 عن عمرو بن عون، عن خالد بن عبد اللّٰه، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (5283) في الطلاق: باب شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم في زوج بريرة، والنسائي 8/245-246 في آداب القضاة: باب شفاعة الحاكم للخصوم قبل فصل الحكم، وابن ماجة (2075) في الطلاق: باب خيار الأمة إذا أعتقت، والبيهقي 7/22، والبغوي (2299) من طرق عن عبد الوهاب الثقفي، عن خالد بن مهران الحذاء، به .وأخرجه بنحوه أبو داؤد (2231) في الطلاق: باب في المملوكة تعتق وهي تحت حر أو عبد، من طريق حماد بن سلمة، عن خالد الحذاء، به .

بَابُ الرَّجْعَةِ

باب: رجوع کرنے کا حکم

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ طَلَاقَ الْمَرْءِ امْرَاَتَهُ مَا لَمْ يُصَرِّحْ بِالثَّلَاثِ فِيْ نِيَّتِهٖ يُحْكَمُ لَهٗ بِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کا اپنی بیوی کو طلاق دینا' جبکہ اس نے تین طلاقوں کی صراحت نہ کی ہو' تو اس بارے میں اس آدمی کی نیت کے مطابق حکم عائد کیا جائے گا

4274 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا اَرَدْتَ بِهَا؟، قَالَ: وَاحِدَةً، قَالَ: آللّٰهِ؟، قَالَ: آللّٰهِ، قَالَ: هِيَ عَلٰى مَا اَرَدْتَ

4274- إسناده ضعيف . الزبير بن سعيد ضعفه غير واحد، وقال الدارقطني: يعتبر به، وقال أبو زرعة: شيخ، وقال الدوري عن ابن معين: ثقة، وقال مرّة: ليس بشيء، وقال الآجري عن أبي داوٗد: في حديثه نكارة لا أعلم إلا أني سمعت ابن معين يقول: هو ضعيف، وقال مرة: بلغني عن يحيى أنه ضعيف، وعبد الله بن علي بن يزيد لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف، ولم يَروِ عنه غير الزبير بن سعيد، فهو في عداد المجهولين، وقال العقيلي: لا يتابع على حديثه، مضطرب الإسناد، وأبوه علي بن يزيد: لم يوثقه غير المؤلف، وقال البخاري: لم يصح حديثه، وأبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داوٗد العتكي، وهو في (مسند أبي يعلى) (1537) .وأخرجه أبو داوٗد (2208) في الطلاق: باب في البتة، والبيهقي 7/342، والدارقطني 4/34، من طريق أبي الربيع الزهراني، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 5/65، والطيالسي (1188)، والدارمي 2/163، والترمذي (1177) في الطلاق: باب ما جاء في الرجل يطلق امرأته البتة، وابن ماجة (2051) في الطلاق: باب طلاق البتة، وأبو يعلى: (1538)، والحاكم 2/199، والبيهقي 7/342، وأخرجه أحمد 1/265 من طريق محمد بن إسحاق، حدثني داوٗد بن الحصين عن عكرمة مولى ابن عباس، عن ابن عباس، قال: طلق ركانة بن عبد يزيد أخو بني مطلب- امرأته ثلاثاً في مجلس واحد، فحزن حزناً شديداً، قال: فسأله رسول الله صلى الله عليه وسلم: "كيف طلقتها؟" قال: طلقتها ثلاثاً، قال: فقال: "في مجلس واحد؟" قال: نعم، قال: "فإنما تلك واحدة، فأرجعها إن شئت"، قال: فرجعها، فكان ابن عباس يرى أنما الطلاق عند كل طهر . قلت ورواية داوٗد بن الحصين عن عكرمة فيها شيء، قال علي بن المديني: ما روى عن عكرمة فمنكر، وقال أبو داوٗد: أحاديثه عن شيوخه مستقيمة، وأحاديثه عن عكرمة مناكير، وفي (التقريب) ثقة إلا عكرمة .وأخرجه البيهقي 7/339 من هذا الوجه،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيْدٍ هٰذَا هُوَ الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اُمُّهُ: حَمَادَةُ بِنْتُ يَعْقُوبَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، مَاتَ فِیْ وِلَايَةِ اَبِیْ جَعْفَرٍ

❁❁ عبداللہ بن علی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنی اہلیہ کو طلاق بتہ دے دی وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے اس کے ذریعے کیا مراد لی تھی انہوں نے جواب دیا: ایک (طلاق) نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم! (ایسا ہی ہے) انہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! (ایسا ہی ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے مطابق شمار ہوگی جو تم نے ارادہ کیا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) زبیر بن سعید نامی راوی زبیر بن سعید بن سلیمان بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب ہیں ان کی والدہ حمادہ بنت یعقوب بن سعید بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب ہیں ان کا انتقال خلیفہ ابوجعفر کے عہد خلافت میں ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ طَلَاقَ امْرَاَتِهِ وَرَجْعَتِهَا مَتٰى مَا اَحَبَّ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور پھر جب وہ چاہے اس سے رجوع کر لے

4275 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ، بِعُكْبَرَا، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ، ثُمَّ رَاجَعَهَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی تھی پھر آپ ﷺ نے ان سے رجوع کر لیا تھا۔

4275– حديث صحيح . مسروق بن المرزبان روى عنه جمع، وذكره المؤلف في الثقات، وقال صالح بن محمد: صدوق، وقال أبو حاتم: ليس بالقوى، يكتب حديثه، قلت: وقد توبع عليه، ومن فوقه ثقات على شرطهما، ابن أبى زائدة: هو يحيى بن زكريا بن أبى زائدة، وصالح: هو صالح بن صالح بن حيّ الهمداني الكوفي .وأخرجه ابن ماجة (2016) في أول الطلاق، عن مسروق بن المرزبان، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/160–161، وأبو داؤد (2283) في الطلاق: باب في المراجعة، والنسائي 6/213 في الطلاق: باب الرجعة (وقع في المطبوع منه: ابن عباس عن ابن عمر، وهو تحريف)، وابن ماجة (2016)، وأبو يعلى (173)، والحاكم 2/197، والبيهقي 7/321–322 من طرق عن يحيى بن زكريا بن أبى زائدة، به . وصححه الحاكم على شرطهما ووافقه الذهبي .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجَعَ حَفْصَةَ مِنْ اَجْلِ اَبِيْهَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے ان کے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وجہ سے رجوع کیا تھا

4276 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث):دَخَلَ عُمَرُ عَلٰى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ، لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَكِ، اِنَّهُ قَدْ كَانَ طَلَّقَكِ، ثُمَّ رَاجَعَكِ مِنْ اَجْلِي، فَاَيْمُ اللّٰهِ لَئِنْ كَانَ طَلَّقَكِ لَا كَلَّمْتُكِ كَلِمَةً اَبَدًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے وہ رو رہی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ شاید نبی اکرم ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے' اگر نبی اکرم ﷺ نے تمہیں طلاق دے بھی دی ہے' تو میری وجہ سے وہ تم سے رجوع کر لیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر نبی اکرم ﷺ تمہیں طلاق دے دیں (یعنی ایسی طلاق جس میں رجوع کی گنجائش نہ ہو) تو میں تمہارے ساتھ کبھی بات نہ کرتا۔

4276– إسناده جيد، يونس بن بكير صدوق روى له مسلم متابعة، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين، أبو صالح: هو ذكوان السمان .ورواه الطبراني في (الكبير) /23 (305) عن عبد الله بن أحمد بن حنبل، حدثني محمد بن عبد الله بن نمير بهذا الإسناد .وأورده الهيثمي في (المجمع) 9/244، وقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح وأخرجه البزار (1502) من طريق يونس بن كريب به .وأخرجه البزار (1503) من طريق عمر بن عبد الغفار، بِهِ .وذكره البزار في (المجمع) 4/333، وقال: رواه أبو يعلى والبزار، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح، وكذا البزار .

بَابُ الْإِيلَاءِ

باب: ایلاء کا حکم

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّوَلِّيَ مِنِ امْرَاَتِهِ اَيَّامًا مَعْلُوْمَةً

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ متعین دنوں تک کے لیے اپنی بیوی سے ایلاء کرلے

4277 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): آلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ، وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ، فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ، ثُمَّ نَزَلَ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، آلَيْتَ شَهْرًا، قَالَ: الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے ساتھ ایلاء کرلیا آپ کی ٹانگ پر بھی چوٹ آئی ہوئی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتیس دن تک بالا خانے میں مقیم رہے پھر آپ اس سے نیچے اترے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ایک ماہ کے لیے ایلاء کیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینہ (کبھی) انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يَعْمَلُ الْمَرْءُ اِذَا آلٰى مِنِ امْرَاَتِهِ بِالْيَمِيْنِ

اس بات کا تذکرہ' جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ قسم اٹھا کر ایلاء کرلے' تو اسے کیا کرنا چاہیے

4278 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): آلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ، فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا، وَجَعَلَ فِي

4277- إسناده صحيح على شرط مسلم . يحيى بن أيوب المَقَابرى ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما، وحميد قد سمعه من أنس كما في رواية البخارى (5289) . أخرجه الترمذى (690) في الصوم: باب ما جاء أن الشهر يكون تسعاً وعشرين، والبغوى (2344) من طريق على بن حجر، عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/200، وابن أبي شيبة 3/85، والبخارى (378) في الصلاة: باب الصلاة في السطوح والمنبر الخشب، و (1911) في الصوم: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "إذا رأيتم الهلال فصوموا، وإذا رأيتموه فأفطروا"

الْيَمِيْنِ كَفَّارَةً

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے ساتھ ایلاء کرلیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کو حلال کیا (یعنی اس سے رجوع کرلیا) اور قسم کا کفارہ ادا کیا۔

4278- إسناده ضعيف. مسلمة بن علقمة مختلف فيه، وثقه ابن معين، وقال أبو زرعة: لا بأس به، وقال أبو حاتم: صالح الحديث، وذكره المؤلف في (الثقات)، وقال أحمد: شيخ ضعيف حدث عن داوُد بن أبي هند أحاديث مناكير، وقال النسائي: ليس بالقوى، وترك عبد الرحمن بن مهدى حديثه، ولم يكن يحيى بن سعيد بالراضى عنه، وقال الساجي: روى عن داوُد بن أبي هند مناكير، وذكره العقيلي في (الضعفاء) وقال: وله عن داوُد مناكير، وما لا يتابع عليه من حديثه كثير، وذكر له ابن عدى أحاديث وقال: وله غير ما ذكرت مما لا يتابع عليه، وذكر له الإمام الذهبي في (ميزان الاعتدال) 4/409 هذا الحديث من مناكيره. وأخرجه الترمذى (1201) في الطلاق: باب ما جاء الإيلاء، وابن ماجة (2072) في الطلاق: باب الحرام، والبيهقي 7/352 من طريق الحسن بن قزعة، بهذا الإسناد. وقال الترمذى: رواه على بن مسهر وغيره عن داوُد عن الشعبى أن النبى صلى الله عليه وسلم، و (2469) في المظالم: باب الغرفة والعُلِّيَّة المشرفة . . .، و (5201) في النكاح: باب قول الله تعالى: (لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ . . .)، و (6684) في الأيمان والنذور: باب من حلف ألا يدخل على أهله شهراً وكان الشهر تسعاً وعشرين، والنسائى 6/166-167 في الطلاق: باب الإيلاء، والبيهقي 7/381 من طرق عن حميد، به . . . وبعضهم يزيد في الحديث على بعض .

بَابُ الظِّهَارِ

باب: ظہار کا حکم

ذِكْرُ وَصْفِ الْحُكْمِ لِلْمُظَاهِرِ مِنِ امْرَاَتِهٖ، وَمَا يَلْزَمُهُ عِنْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْكَفَّارَةِ

اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کرنے والے شخص کے حکم کی صفت کا تذکرہ نیز ایسی صورت میں اس پر کس نوعیت کا کفارہ لازم ہوتا ہے (اس کا بیان)

4279 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ خُوَيْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ،

(متنِ حدیث): قَالَتْ: فِیْ وَاللّٰهِ وَفِیْ اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَدْرَ سُوْرَةِ الْمُجَادِلَةِ،

4279- حديث صحيح رجاله كلهم ثقات غير معمر بن عبد الله بن حنظلة، فإنه لا يعرف، قال الإمام الذهبي في (الميزان) 4/155: كان في زمن التابعين لا يعرف، وذكره ابن حبان في ثقاته، ما حدث عنه سوى ابن إسحاق بخبر مظاهرة أوس بن الصامت، وقال الحافظ في (التقريب) : مقبول، أي: عند المتابعة، ومع ذلك فقد حسن إسناده في (الفتح) 9/343 . قلت: وله شواهد تقويه ستأتي، فيصح بها .وأخرجه أحمد 6/410-411 عن سعد ويعقوب ابنا إبراهيم، قالا: حدثنا أبي، بهذا الإسناد .وأخرجه بأخصر مما هنا أبو داوٗد (2214) و (2215) في الطلاق: باب في الظهار، والبيهقي 7/391-392، وابن الجارود (746) من طريقين عن ابن إسحاق، بـه .ولـلـحـديـث شـاهـد مـرسـل صـحـيـح عن صالح بن كيسان عند ابن سعد في (الطبقات) 8/378-379، وآخـر عـنـد البيهقي 7/389-390 عـن عـطـاء بـن يـسـار، قال البيهقي بإثره: هذا مرسل، وهو شاهد للموصول قبله، وثالث موصول عن عائشة عند أبي داوٗد (2063)، وصـحـحه الحاكم 2/481 ووافـقـه الذهبي .وفي الباب عن سلمة بن صخر عند أحمد 4/37، وأبي داوٗد (2213)، والدارمي 2/163-164، والترمذي (3299)، وابن الجارود (744)، وابن ماجة (2062)، والحاكم 2/203، والبيهقي 7/390 من طرق عن محمد بن إسحاق، عن محمد بن عمرو بن عطاء، عن سليمان بن يسار، عن سلمة بن صخر البياض وفيه عندهم عنعنة ابن اسحاق، وقال البخاري فيما نقل عنه الترمذي: سليمان بن يسار لم يسمع عندي من سلمة بن صخر .وأخرجه الترمذي (1200)، والحاكم 2/204، والبيهقي 7/390 من طريقين عن يحيى بن كثير، عن محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان وأبي سلمة أن سلمة بن صخر البياض . . .ورجاله ثقات لكنه مرسل .وله شاهد من حديث ابن عباس يَتَقَوّٰى به عند أبي داوٗد (2223)، والترمذي (1199)، والنسائي 6/167، وابن الجارود (747)، والحاكم 2/204، والبيهقي 7/386، وقال الترمذي: حديث حسن، وحسنه الحافظ في (الفتح) 9/343 .

قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَهُ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ سَاءَ خُلُقُهُ، وَضَجِرَ، قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيَّ يَوْمًا فَرَاجَعْتُهُ فِي شَيْءٍ، فَغَضِبَ، وَقَالَ: أَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي، ثُمَّ خَرَجَ، فَجَلَسَ فِي نَادِي قَوْمِهِ سَاعَةً، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ، فَإِذَا هُوَ يُرِيدُنِي عَلَى نَفْسِي، قَالَتْ: قُلْتُ: كَلَّا وَالَّذِي نَفْسُ خُوَيْلَةَ بِيَدِهِ، لَا تَخْلُصُ إِلَيَّ، وَقَدْ قُلْتَ مَا قُلْتَ حَتَّى يَحْكُمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فِينَا بِحُكْمِهِ، قَالَتْ: فَوَاثَبَنِي، فَامْتَنَعْتُ مِنْهُ، فَغَلَبْتُهُ بِمَا تَغْلِبُ بِهِ الْمَرْأَةُ الشَّيْخَ الضَّعِيفَ، فَأَلْقَيْتُهُ تَحْتِي، ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى بَعْضِ جَارَاتِي، فَاسْتَعَرْتُ مِنْهَا ثِيَابًا، ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَذَكَرْتُ لَهُ مَا لَقِيتُ مِنْهُ، فَجَعَلْتُ أَشْكُو إِلَيْهِ مَا أَلْقَى مِنْ سُوءِ خُلُقِهِ، قَالَتْ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا خُوَيْلَةُ، ابْنُ عَمِّكِ شَيْخٌ كَبِيرٌ، فَاتَّقِي اللّٰهَ فِيهِ، قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ مَا بَرِحْتُ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ، فَتَغَشَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَغْشَاهُ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا خُوَيْلَةُ، قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيكِ وَفِي صَاحِبِكِ، قَالَتْ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ: (قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ) (المجادلة: 1)، إِلَى قَوْلِهِ: (وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ) (البقرة: 104)، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرِيهِ فَلْيُعْتِقْ رَقَبَةً، قَالَتْ: وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا عِنْدَهُ مَا يَعْتِقُ، قَالَ: فَلْيَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ شَيْخٌ كَبِيرٌ، مَا بِهِ مِنْ صِيَامٍ، قَالَ: فَلْيُطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا ذَلِكَ عِنْدَهُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّا سَنُعِينُهُ بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَأَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَأُعِينُهُ بِعَرَقٍ آخَرَ، فَقَالَ: أَصَبْتِ، وَأَحْسَنْتِ، فَاذْهَبِي فَتَصَدَّقِي بِهِ عَنْهُ، ثُمَّ اسْتَوْصِي بِابْنِ عَمِّكِ خَيْرًا، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ

❀❀ سیّدہ خویلہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے میرے اور (میرے شوہر) اوس بن صامت کے بارے میں سورۂ مجادلہ کی ابتدائی آیات نازل کی تھیں وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں ان کی بیوی تھی وہ ایک بڑی عمر کے بزرگ آدمی تھے جن کے اخلاق اچھے نہیں تھے وہ ڈانٹ ڈپٹ کیا کرتے تھے۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: ایک دن وہ میرے ہاں تشریف لائے میں نے (لڑائی کے دوران) کسی بات کا جواب دیا: تو وہ غصے میں آ گئے اور بولے: تم میرے لیے میری ماں کی پشت کی طرح (قابل احترام) ہو پھر وہ گھر سے باہر چلے گئے وہ اپنی قوم کی چوپال میں کچھ دیر بیٹھے رہے پھر میرے ہاں تشریف لائے وہ میری قربت حاصل کرنا چاہتے تھے وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں خویلہ کی جان ہے آپ جو بات کہہ چکے ہیں اس کی وجہ سے اب آپ میرے پاس اس وقت تک نہیں آ سکتے جب تک اللہ اور اس کا رسول اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دے دیتے وہ خاتون بیان کرتی ہیں: انہوں نے مجھ پر حملہ کر دیا میں نے ان سے بچنے کی کوشش کی وہ خاتون اس پر اتنا غالب آ گئی جتنی کوئی عورت ایک بوڑھے عمر رسیدہ شخص پر غالب آ سکتی ہے میں نے انہیں اپنے نیچے کر لیا' پھر میں اپنی پڑوسن کے گھر آ گئی میں نے اس سے چادر عارضی استعمال کے لیے لی پھر میں وہاں سے نکلی' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں آپ کے سامنے بیٹھ گئی میں نے آپ کے سامنے ساری صورت حال کا ذکر کیا اور میں نے آپ کے

سامنے اس بات کی بھی شکایت کی کہ مجھے ان کی طرف سے برے اخلاق کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ خاتون بیان کرتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے خویلہ تمہارے چچازاد بوڑھے عمر رسیدہ شخص ہیں تم ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ خاتون نے عرض کی: اللہ کی قسم: میں ابھی وہیں تھی' یہاں تک کہ قرآن کا حکم نازل ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ کے اوپر وہ خاص کیفیت طاری ہوئی (جو وحی کے نزول کے وقت ہوتی تھی) پھر آپ ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے خویلہ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہارے شوہر کے بارے میں حکم نازل کر دیا ہے وہ خاتون بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔

"اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات کو سن لیا ہے' جو اپنے شوہر کے بارے میں تمہارے ساتھ بحث کر رہی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کر رہی تھی"۔

یہ آیت یہاں تک ہے "کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے"۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے (یعنی اپنے شوہر کو) کہو کہ وہ کوئی گردن آزاد کرے وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ان کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جسے وہ آزاد کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ ﷺ! وہ بوڑھے عمر رسیدہ شخص ہیں ان میں روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ ساٹھ مسکینوں کو کھجوروں کا ایک وسق کھلائے میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ ﷺ! ان کے پاس یہ بھی نہیں ہے وہ خاتون بیان کرتی ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم کھجوروں کے ایک عرق کے ذریعے اس کی مدد کریں گے وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں ایک اور عرق کے ذریعے ان کی مدد کر دوں گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے اور تم نے اچھا کیا ہے تم جاؤ اور ان کی طرف سے صدقہ کر دو اور اپنے چچازاد کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو' تو وہ خاتون کہتی ہیں' تو میں نے ایسا ہی کیا۔

بَابُ الْخُلْعِ

باب: خلع کا حکم

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْاَةِ بِاِعْطَاءِ مَا طَابَتْ نَفْسُهَا بِهٖ عَلَى الْخُلْعِ

عورت کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ خلع لیتے ہوئے اس چیز کی ادائیگی کر دے جو اسے پسند ہے

4280 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيَّةِ،

(متن حدیث): اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَوَجَدَ حَبِيْبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عَلٰى بَابِهٖ فِى الْغَلَسِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَاْنُكِ؟، فَقَالَتْ: لَا اَنَا، وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ -لِزَوْجِهَا -، فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتٌ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهٖ حَبِيْبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ، قَدْ ذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَذْكُرَ، قَالَتْ حَبِيْبَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كُلُّ مَا اَعْطَانِىْ عِنْدِىْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ: خُذْ مِنْهَا، فَاَخَذَ مِنْهَا، وَجَلَسَتْ فِىْ اَهْلِهَا

✿✿ سیّدہ حبیبہ بنت سہل انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے گھر سے نکلے تو انہوں نے اندھیرے میں حبیبہ بنت سہل کو اپنے دروازے پر موجود پایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا: میرا اور ثابت بن قیس کا گزارا نہیں ہوسکتا یعنی اس نے اپنے شوہر کے بارے میں یہ بات کہی جب ثابت آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حبیبہ بنت سہل اس نے جو اللہ کو منظور تھا وہ ذکر کیا ہے تو سیّدہ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انہوں نے جو بھی (مہر کے طور پر) دیا تھا وہ میرے پاس ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس سے فرمایا: وہ تم اس سے لے لو وہ انہوں نے اس سے لے لیا اور وہ خاتون اپنے میکے واپس چلی گئی۔

4280- إسناده صحيح على شرطهما غير صحابية الحديث، فلم يرو لها غير أبى داؤد والنسائى، وهو فى (الموطأ) 2/564 فى الطلاق: باب ما جاء فى الخلع .ومن طرق مالك أخرجه الشافعى 2/50-51، وأحمد 6/433-434، وأبو داؤد (2227) فى الطلاق: باب فى الخلع، والنسائى 6/169 فى الطلاق: باب ما جاء فى الخلع، وابن الجارود (749)، والبيهقى 7/312-313 .وأخرجه الشافعى 2/50، ومن طريقه البيهقى 7/313، عن ابن عيينة، عن يحيى بن سعيد، به مختصراً .وأخرجه أبو داؤد (2228) من طريق أبى عمر السدوسى المدنى سعيد بن سلمة بن أبى الحسام العدوى-، عن عبد الله بن أبى بكر بن محمد بن عمرو بن حزم، عن عمرة، عن عائشة . . . .وأخرج أحمد 4/3 من طريق الحجاج بن أرطأة، عن عمرو بن شعيب .

بَابُ اللِّعَانِ

باب: لعان کا حکم

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِى مِنْ اَجْلِهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ اللِّعَانِ

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے لعان کے حکم سے متعلق آیت نازل کی

4281 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَجَدَ رَجُلٌ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا، فَاِنْ قَتَلَهٗ قَتَلْتُمُوْهُ، وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ، فَوَاللّٰهِ لَاَسْاَلَنَّ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَيْهِ، فَسَاَلَهٗ، فَقَالَ: لَوْ وَجَدَ رَجُلٌ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا، فَاِنْ قَتَلَهٗ قَتَلْتُمُوْهُ، وَاِنْ تَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوْهُ، وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ افْتَحْ، فَنَزَلَتْ: (وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ) (النور: 6)، هٰؤُلَاءِ الْآيَاتُ فِي اللِّعَانِ، فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْرَاَتُهٗ فَتَلَاعَنَا، فَشَهِدَ الرَّجُلُ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ، وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ، فَلَمَّا اَخَذَتِ امْرَاَتُهٗ لِتَلْتَعِنَ، قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ، فَالْتَعَنَتْ، فَلَمَّا اَدْبَرَتْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَعَلَّهَا اَنْ تَجِيْءَ بِهٖ اَسْوَدَ جَعْدًا، فَجَاءَتْ بِهٖ اَسْوَدَ جَعْدًا، قَالَ اِسْحَاقُ: قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ: قُلْتُ لِجَرِيْرٍ: لَمْ يَرْوِ هٰذَا عَنِ الْاَعْمَشِ اَحَدٌ غَيْرُكَ، قَالَ: لٰكِنِّيْ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کی مسجد میں موجود تھے ایک صاحب نے عرض کی: آپ لوگوں کی کیا رائے ہے، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پاتا ہے، تو اگر وہ اس دوسرے شخص کو قتل کر دیتا ہے، تو آپ لوگ اسے قتل کر دیں گے اور اگر وہ خاموش رہتا ہے، تو وہ ناراضگی کے عالم میں خاموش رہے گا (یا ایسی بات پر

4281- إسناده صحيح على شرطهما . جرير: هو ابن عبد الحميد . وأخرجه مسلم (1495) في اللعان، والبيهقي 7/405 من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم، وأبو داوُد (2253) في الطلاق: باب في اللعان، والبيهقي 7/405 من طريقين عن جرير، بِه . وأخرجه بنحوه أحمد 1/421-422، ومسلم، وابن ماجة (2068) في الطلاق: باب اللعان، وابن جرير الطبري في (جامع البيان) 18/84، من طرق عن الأعمش، به .

خاموش رہے گا' جس پر غصہ کیا جانا چاہئے) اللہ کی قسم! میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے ضرور دریافت کروں گا اگلے دن وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا: انہوں نے کہا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پاتا ہے اور اسے مار دیتا ہے' تو آپ لوگ قتل کر دیں گے اگر وہ یہ الزام عائد کرتا ہے' تو آپ لوگ اسے کوڑے لگائیں گے اور اگر وہ خاموش رہتا ہے' تو ایسی بات پر خاموش رہتا ہے' جس پر غصہ کرنا چاہئے پھر نبی اکرم ﷺ نے (یا اس شخص نے) دعا کی اے اللہ! تو کشادگی عطا کر تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام عائد کرتے ہیں''۔

یہ آیات لعان کے بارے میں ہیں پھر وہ شخص اور اس کی بیوی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان دونوں نے لعان کیا اس مرد نے چار مرتبہ اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ گواہی دی کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہو پھر اس عورت نے لعان کرنا چاہا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: ٹھہر جاؤ' لیکن اس عورت نے لعان کیا جب وہ چلی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہوسکتا ہے' یہ عورت سیاہ رنگ کے گھنگھریالے بالوں والے بچے کو جنم دے (راوی کہتے ہیں) تو اس عورت کے ہاں سیاہ رنگ کے گھنگھریالے بالوں والے بچے کی پیدائش ہوئی۔

اسحاق نامی راوی کہتے ہیں: یحییٰ بن معین نے یہ بات بیان کی ہے میں نے جریر سے کہا آپ کے علاوہ اور کسی نے یہ روایت اعمش کے حوالے سے نقل نہیں کی ہے' تو جریر نے کہا: میں نے تو ان سے یہ روایت سنی ہوئی ہے۔

4282 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَاَتِي رَجُلًا اُمْهِلُهُ حَتّٰى آتِيَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ! آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پاتا ہوں' تو کیا میں اس شخص کو مہلت دوں گا تاکہ پہلے چار گواہ لے آؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

4283 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنِ

4282- إسناده صحيح على شرط مسلم، سهيل بن أبي صالح، روى له البخاري مقروناً، واحتج به الباقون، وهو في (الموطأ) 2/737 في الأقضية: باب القضاء فيمن وجد مع امرأته رجلاً، و 823 في الحدود: باب ما جاء في الرجم .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/81، وأحمد 2/465، ومسلم (1498) (15) في اللعان، وأبو داؤد (4533) في الديات: باب في من وجد مع أهله رجلا أيقتله؟، والنسائي في الرجم كما في " التحفة " 9/416: باب عدد الشهود على الزنا، والبيهقي 8/230 و337 و10/147، والبغوي (2371) . أخرجه مسلم (1498) (16) عن سليمان بن بلال، عن سهيل بهذا الإسناد وزاد: قال: كلا والذي بعثك بالحق إن كنت لأعاجله بالسيف قبل ذلك، فقال رسول الله: " اسمعوا إلى ما يقول سيدكم إنه لغيور، وأنا أغير منه، والله أغير مني " .

الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ رَجُلًا رَاٰى مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا يَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ، اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ بِهٖ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ الْمُتَلَاعِنِيْنَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قُضِيَ فِيْكَ، وَفِيْ امْرَاَتِكَ، قَالَ: فَتَلَاعَنَا وَاَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا فَفَارَقَهَا، فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدُ اَنْ يُّفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنِيْنَ، فَكَانَتْ حَامِلًا فَاَنْكَرَ حَمْلَهَا، وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى اِلَيْهَا، ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيْرَاثِ اَنْ يَّرِثَهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے شخص کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے‘ جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پاتا ہے اور اسے مار دیتا ہے‘ تو آپ لوگ (بدلے میں) اسے قتل کر دیں گے ایسے شخص کو کیا کرنا چاہئے (راوی کہتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں وہ چیز ذکر کی جو لعان کرنے والوں کے حوالے سے ہے‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں فیصلہ دے دیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں‘ تو ان دونوں نے لعان کیا میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر اب بھی میں اس عورت کو اپنے ساتھ رکھتا ہوں‘ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے‘ تو اس شخص نے اس عورت سے علیحدگی اختیار کی۔

(راوی کہتے ہیں) اس کے بعد یہ طریقہ روایت پا گیا کہ لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کروا دی جاتی ہے وہ خاتون حاملہ تھیں اس شخص نے اس عورت کے حمل کا انکار کیا تھا تو اس خاتون کے بچے کو اس کی ماں کے حوالے سے بلایا جاتا تھا اس کے بعد میراث میں بھی یہ طریقہ جاری ہوا کہ وہ بچہ اس عورت کا وارث بنتا تھا اور وہ عورت اس بچے کی وارث بنتی تھی جو اللہ تعالیٰ نے اس کا حصہ مقرر کیا تھا۔

ذِكْرُ اسْمِ هٰذَا الْمُلَاعِنِ امْرَاَتَهُ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اپنی بیوی کے ساتھ لعان کرنے والے اس شخص کے نام کا تذکرہ جن کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

4284 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَهٗ،

4283- بإسناده على شرطهما فليح -وهو ابن سليمان- وإن كان فيه كلام من جهة حفظه، قد توبع كما سيأتي، أبو الربيع: هو سليمان بن داوٗد العتكي .وأخرجه البيهقي 7/401 من طريق أبي يعلى أحمد بن علي بن المثنى، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (4746) في التفسير: باب (وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ) والطبراني (5683)، والبيهقي 6/258 و7/401 من طريق أبي الربيع، بِهِ .وأخرجه مختصراً أبو داوٗد (2252) في الطلاق: باب في اللعان عن أبي الربيع الزهراني، بِهِ .

(متن حدیث): اَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيِّ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ، اَرَاَيْتَ اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِيْ يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَسَاَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهِ، جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: يَا عَاصِمُ، مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ: لَمْ تَاْتِنِيْ بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْاَلَةَ الَّتِيْ سَاَلْتُهُ عَنْهَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسْاَلَهُ عَنْهَا، فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ، فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا، فَقَالَ سَهْلٌ: فَتَلَاعَنَا وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✿✿ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ' حضرت عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے ان سے کہا: اے عاصم اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پاتا ہے' تو اگر وہ اسے قتل کر دیتا ہے' تو آپ لوگ اسے قتل کر دیں گے تو اس شخص کو کیا کرنا چاہئے۔ اے عاصم آپ میرے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نوعیت کے سوالات کو ناپسندیدہ اور اسے معیوب قرار دیا۔ یہ بات حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے لیے بڑی تکلیف دہ تھی جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی جب عاصم اپنے گھر واپس آئے' تو عویمر ان کے پاس آئے انہوں نے کہا: اے عاصم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا فرمایا تو عاصم نے عویمر سے کہا تم میرے پاس بھلائی لے کر نہیں آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو ناپسندیدہ قرار دیا جس کے بارے میں' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا' تو عویمر نے کہا: اللہ کی قسم! میں باز نہیں آؤں گا' جب تک میں خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت نہیں کر لیتا پھر حضرت عویمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں حکم نازل ہو گیا ہے تم جاؤ اور اسے لے آؤ۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو ان دونوں نے لعان کیا میں لوگوں کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب وہ

4284- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه البغوى (2366) من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد . وهو فى " الموطأ " 2/566-567، فى الطلاق: باب ما جاء فى اللعان . ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 2/44، وأحمد 5/336-337، والدارمى 2/150، والبخارى (5259) فى الطلاق: باب من جوز الطلاق الثلاث، و (5308) باب اللعان ومن طلق بعد اللعان، ومسلم (1492) فى أول اللعان، وأبو داؤد (2245) فى الطلاق: باب فى اللعان، والنسائى 6/143- 144 فى الطلاق: باب الرخصة فى ذلك (أى فى الثلاث مجموعة)، والطبرانى (5676) والبيهقى 7/398-399 و399 .

دونوں لعان کر کے فارغ ہو گئے‘ تو حضرت عویمر نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اگر میں اب بھی اس عورت کو اپنے ساتھ رکھتا ہوں‘ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے‘ تو نبی اکرم ﷺ کے انہیں کچھ ہدایت کرنے سے پہلے ہی انہوں نے اس خاتون کو تین طلاقیں دے دیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4285 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ اَتٰى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيِّدُ بَنِي الْعَجْلَانِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ فِيْ رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ، اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ: سَلْ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَاَتٰى عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ، اَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، فَاَتٰى عُوَيْمِرًا، فَقَالَ لَهُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِي حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَتٰى عُوَيْمِرٌ فَسَاَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ، فَاَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا بِمَا سَمَّى اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ، قَالَ: فَلَاعَنَهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا، قَالَ: فَطَلَّقَهَا، وَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ بَعْدَهُمَا مِنَ الْمُتَلَاعِنِيْنَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُنْظُرُوا فَاِنْ جَاءَتْ بِهِ

4285– إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمٰن بن إبراهيم، ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات على شرطهما، محمد بن يوسف: هو الفريابي . وأخرجه الدارمي 2/150، والبخاري (4745) في التفسير: باب (وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ . . .)، والطبراني (5677)، وابن الجارود (756) والبيهقي 7/400 من طرق عن محمد بن يوسف، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داؤد (2249) من طريق محمد بن يوسف الفريابي، به مختصراً .وأخرجه الشافعي 2/45، 45–46، 46، 47 وأحمد 5/330–331، 334، 337، وعبد الرزاق (12445) و (12446) و (12447)، والبخاري (423) في الصلاة: باب القضاء واللعان في المسجد، و (5309) في الطلاق: باب التلاعن في المسجد، و (7165) و (7166) في الأحكام: باب من قضى ولاعَنَ في المسجد، و (7304) في الاعتصام: باب ما يكره من التعمق والتنازع والغلو في الدين والبدع، ومسلم (1492) و (3) وأبو داؤد (2247) و (2248) و (2251)، وابن ماجة (2066) في الطلاق: باب اللعان، والطبراني (5674) و (5678) و (5679) و (5680) و (5681) و (5682) و (5684) و (5685) و (5686) و (5687) و (5688) و (5689) و (5691) و (5692)، والطحاوي 3/102، والبيهقي 7/399 و400 و401، والبغوي (2367) من طرق وبألفاظ مختلفة عن الزهري، عن سهل بن سعد .وأخرجه النسائي 6/170–171 في الطلاق: باب بدء اللعان، والطبراني (5690) من طريقين عن أبي داوُد، عن عبد العزيز بن أبي سلمة وإبراهيم بن سعد، عن الزهري، عن سهل بن سعد، عن عاصم بن عدي، فجعله من مسند عاصم .

اَسْحَمَ، اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ، عَظِيمَ الْاَلْيَتَيْنِ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ، فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا، وَاِنْ جَاءَ تْ بِهٖ اُحَيْمِرَ كَاَنَّهٗ وَحْرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا وَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا، قَالَ فَجَاءَ تْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيْمِرٍ، قَالَ: فَكَانَ يُنْسَبُ بَعْدُ اِلٰى اُمِّهٖ

✿✿ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عویمر عجلانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جو بنو عجلان کے سردار تھے انہوں نے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ لوگ کیا کہتے ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور مرد کو پاتا ہے تو اگر وہ اسے قتل کر دیتا ہے تو آپ لوگ اس شخص کو قتل کر دیں گے تو پھر اس شخص کو کیا کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا: آپ میرے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک اور شخص کو پاتا ہے تو کیا وہ اسے قتل کر دے اس طرح تو آپ اسے قتل کر دیں گے تو پھر اس شخص کو کیا کرنا چاہئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو ناپسندیدہ قرار دیا اور اسے معیوب قرار دیا۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے ان سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو ناپسندیدہ اور معیوب قرار دیا ہے تو حضرت عویمر نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک باز نہیں آؤں گا جب تک اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہیں کر لیتا تو حضرت عویمر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں (حکم) نازل کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں (میاں بیوی) کو ہدایت کی تو ان دونوں نے لعان کیا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: اس شخص نے اس عورت کے ساتھ لعان کر لیا پھر اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں اب بھی اس عورت کو اپنے ساتھ رکھتا ہوں تو میں اس کے ساتھ زیادتی کا مرتکب ہو جاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں تو انہوں نے اس عورت کو طلاق دے دی۔

اس کے بعد لعان کرنے والوں میں یہ طریقہ رائج ہو گیا (کہ مرد آخر میں عورت کو طلاق دے دیتا ہے)

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس بات کا دھیان رکھنا اگر اس عورت نے کالے رنگ کے کالی آنکھوں والے بڑے سرین والے اور موٹی ایڑیوں والے بچے کو جنم دیا تو میرا اندازہ ہے عویمر نے اس عورت کے بارے میں سچ کہا ہو گا اور اگر اس نے سرخ رنگ کے بچے کو جنم دیا یوں جیسے وہ چھپکلی ہوتی ہے تو پھر مجھے یہ اندازہ ہو جائے گا کہ عویمر نے اس عورت کے بارے میں غلط بیانی کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اس عورت نے اس شکل وصورت کے بچے کو جنم دیا جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان کیا تھا کہ اس صورت میں عویمر کا سچ ہونا ثابت ہو گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد اس بچے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ اللِّعَانِ الَّذِي يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ مَنْ وَصَفْنَا نَعْتَهُمَا مِنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْاَةِ

لعان کے اس طریقے کا تذکرہ جوان دومیاں بیوی کے درمیان کرنا ضروری ہے جن کی حالت ہم نے بیان کی ہے

4286 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِيْ اِمْرَةِ مُصْعَبٍ، اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟، فَمَا دَرَيْتُ مَا اَقُوْلُ فِيْهِ، فَقُمْتُ مَكَانِيْ اِلٰى مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَهُوَ قَائِلٌ، فَاسْتَاْذَنْتُهُ، فَقَالَ الْغُلَامُ: اِنَّهُ قَائِلٌ، فَقُلْتُ: مَا بُدٌّ مِنْ اَنْ اَدْخُلَ عَلَيْهِ فَسَمِعَ صَوْتِيْ، فَعَرَفَهُ، وَقَالَ: اَسَعِيْدٌ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اُدْخُلْ مَا جِئْتَ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا لِحَاجَةٍ، فَدَخَلْتُ، وَهُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةَ رَحْلِهٖ مُتَوَسِّدٌ وِسَادَةً حَشْوُهَا لِيفٌ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، الْمُتَلَاعِنَانِ، اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اَحَدَنَا رَاٰى امْرَاَتَهٗ عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ، وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ، فَلَمْ يُجِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنَّ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فَدَعَا الرَّجُلَ، فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ، وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ، فَقَالَ: لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا، ثُمَّ دَعَا بِالْمَرْاَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا، وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ، فَقَالَتْ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنَّهٗ لَكَاذِبٌ، فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ، فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ، ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا

❀❀ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: مجھ سے مصعب کی حکومت کے دور میں لعان کرنے والوں کے بارے میں یہ سوال کیا گیا کہ کیا ان کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی' تو مجھے یہ علم نہیں تھا کہ میں اس بارے میں کیا جواب دوں میں اپنی جگہ سے اٹھ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے گھر آیا وہ اس وقت دوپہر کے وقت آرام کررہے تھے میں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' تو غلام نے یہ کہا: وہ آرام کررہے ہیں میں نے کہا: میرا اس وقت ان کی خدمت میں حاضر ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے میری آواز سن کر مجھے

4286- إسناده صحيح على شرط مسلم، عبد الملك بن أبي سليمان من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما . وأخرجه أحمد 2/19 و42 والدارمي 2/150-151، ومسلم (1493) في أول اللعان، والترمذي (1202) في الطلاق: باب ما جاء في اللعان، والنسائي في التفسير كما في " التحفة " 5/426، وابن الجارود (752)، والبيهقي 7/404-405 من طرق عن عبد الملك بن أبي سليمان، بهذا الإسناد .

پہچان لیا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا سعید ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: تم اندر آ جاؤ تم اس وقت کسی ضروری کام کے سلسلے میں ہی آئے ہو گے میں اندر چلا گیا وہ اس وقت اپنے پالان کی چادر کو بچھائے ہوئے تھے اور انہوں نے تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی جو کھجور کے پتوں سے بنا ہوا تھا میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن لعان کرنے والے دوفریقوں کے درمیان کیا علیحدگی کروا دی جائے گی۔ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ جی ہاں سب سے پہلے اس بارے میں فلاں بن فلاں نے دریافت کیا تھا: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' ہم میں سے کوئی ایک شخص اپنی بیوی کو زنا کرتے ہوئے دیکھتا ہے' تو اسے کیا کرنا چاہئے اگر وہ اس بارے میں بات کرتا ہے' تو وہ ایک بڑے معاملے کے بارے میں بات کرے گا اور اگر وہ خاموش رہتا ہے' تو وہ بھی اسی کی مانند (یعنی بڑے معاملے کے بارے میں) خاموش رہے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو کوئی جواب نہیں دیا اس کے بعد وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے آپ ﷺ سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا: میں خود اس آزمائش میں مبتلا ہو گیا ہوں (راوی کہتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو بلوایا اور ان آیات کو اس کے سامنے تلاوت کیا اسے وعظ ونصیحت کی اسے ترغیب دی اور اسے یہ بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں زیادہ آسان ہے اس شخص نے کہا: جی نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے اس عورت پر جھوٹا الزام نہیں لگایا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو بلوایا آپ ﷺ نے اسے وعظ ونصیحت کی اور اسے یہ بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں زیادہ آسان ہے اس عورت نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے وہ شخص جھوٹ بول رہا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے مرد سے آغاز کیا اس نے چار مرتبہ اللہ کے نام کی (قسم اٹھا کر) اس بات کی گواہی دی کہ وہ سچ بول رہا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اگر وہ جھوٹ بول رہا ہو' تو اس پر اللہ کی لعنت ہو پھر دوسری مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عورت سے لعان کروایا اس نے چار مرتبہ اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ گواہی دی کہ وہ مرد جھوٹ بول رہا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اگر وہ مرد سچا ہے' تو اس عورت پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو۔

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزَّوْجَيْنِ اِذَا تَلَاعَنَا عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ السَّبِيْلُ عَلَيْهَا فِيمَا بَعْدُ مِنْ اَيَّامِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب میاں بیوی لعان کر لیں جو اس طریقے کے مطابق ہو' جسے ہم نے ذکر کیا ہے اس کے بعد مرد کا اس عورت کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رہتا

4287 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَالِي؟ قَالَ: لَا مَالَ لَكَ، اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ

فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ لَكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے لعان کرنے والے میاں بیوی سے یہ فرمایا: تم دونوں کا حساب اللہ کے ذمے ہے تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے (آپ ﷺ نے مرد سے فرمایا) تمہارا اس عورت کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میرے مال (کا کیا بنے گا' جو میں نے اسے مہر کے طور پر دیا تھا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں مال نہیں ملے گا اگر تم نے اس پر سچا الزام لگایا ہے' تو تم نے اس مال کے عوض میں اس عورت کی شرم گاہ کو اپنے لیے حلال کر لیا اور اگر تم نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے' تو پھر تو یہ اور زیادہ دور ہو جائے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ وَلَدَ الْمُتَلَاعِنَةِ يَلْحَقُ بِهَا بَعْدَ اللِّعَانِ الْوَاقِعِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا دُوْنَ اَنْ يَّلْحَقَ بِزَوْجِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' لعان کرنے والی عورت کے بچے کی نسبت اس عورت کی طرف

کی جائے گی جو اس لعان کے بعد ہو گی جو اس عورت اور اس کے شوہر کے درمیان واقع ہوا اس بچے کو اس عورت کے شوہر کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا

4288 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَاَتَهُ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا اور اس عورت کے بچے (کے نسب کی) نفی کر دی تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان علیحدگی کروا دی اور بچے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کر دیا۔

4287- إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب .وأخرجه مسلم (1493) (5) في اللعان، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/49، وأحمد 2/11، والحميدي (671)، والبخاري (5312) في الطلاق: باب قول الإمام للمتلاعنين: إن أحدكما كاذب فهل منكما من تائب، و (5350) : باب المتعة التي لم يفرض لها، ومسلم، وأبو داوُد (2257) في الطلاق: باب في اللعان والنسائي 6/177 في الطلاق: باب اجتماع المتلاعنين، وابن الجارود (753)، والبيهقي 7/401، 404 و409، والبغوي (2369) من طريق سفيان بن عيينة، بِهِ .وأخرجه البخاري (5311) و (5349) عن عمرو بن زرارة، عن إسماعيل، عن أيوب، عن سعيد بن جبير قال: قلت لابن عمر . . .

4288- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في " الموطأ " 2/567 في الطلاق: باب ما جاء في اللعان .ومن طريق مالك خرجه الشافعي 2/47، واحمد 2/7 و38 و64 و71، والدارمي 2/151، والبخاري (5315) في الطلاق: باب يلحق الولد بالملاعنة، و (6748) في الفرائض: باب ميراث الملاعنة، ومسلم (1494) (8) في اللعان، وأبو داوُد (2259)، والترمذي (1203) في الطلاق: باب ما جاء في اللعان، والنسائي 6/178 في الطلاق: باب نفي الولد باللعان وإلحاقه بأمه وابن ماجة (2069) في الطلاق: باب اللعان، وابن الجارود (754)، والبيهقي 7/402 و409، والبغوي (2368) .

بَابُ الْعِدَّةِ

عدت کا حکم

4289 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ،

(متن حدیث):اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا اٰخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ، فَزَعَمَتْ اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا، فَاَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلٰى ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ الْاَعْمٰى

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ حضرت ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ کی اہلیہ تھیں انہوں نے اس خاتون کو تین طلاقیں دے دیں وہ خاتون بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے گھر سے باہر نکلنے کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ جو نابینا ہیں ان کے ہاں منتقل ہو جائے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ بِالْانْتِقَالِ اِلٰى بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر منتقل ہونے کا حکم دیا گیا تھا

4290 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

4289- إسناده صحيح، يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب، وهو ثقة روى له أبو داؤد والنسائي، وابن ماجة، ومن فوقه ثقات على شرطهما .وأخرجه أبو داؤد (2289) في الطلاق: باب في نفقة المبتوتة، عن يزيد بن خالد بن موهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/415-416، ومسلم (1480) (40) في الطلاق: باب المطلقة ثلاثًا لا نفقة لها والطبراني /24 (910)، والبيهقي 7/432 من طرق عن الليث، به .وأخرجه عبد الرزاق (12022)، وأحمد 6/416، والطبراني /24 (909) .

4290- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في " الموطأ " 2/580-581 في الطلاق: باب ما جاء في نفقة المطلقة .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في " المسند " 2/18-19 و54، و" الرسالة " فقرة (856)، وأحمد 6/412، ومسلم (1480) (36) وأبو داؤد (2284)، والنسائي 6/75-76 في النكاح: باب إذا استشارت المرأة رجلاً فيمن يخطبها هل يخبرها بما يعلم، والطبراني /24 (913)، وابن الجارود (760) والبيهقي 7/135 و177-178 و181 و432 و471، والبغوي (2385) . وانظر (4253) .

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ بِالشَّامِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيلَهُ بِشَعِيرٍ، فَسَخِطَتْهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهَا: لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ، وَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ اُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ قَالَ: تِلْكَ امْرَاَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِي، فَاعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ، فَاِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ حَيْثُ شِئْتِ، فَاِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي، قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا اَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ، وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، انْكِحِي اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، قَالَتْ: فَكَرِهْتُ، ثُمَّ قَالَ: انْكِحِي اُسَامَةَ، فَنَكَحْتُهُ، فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهِ

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے انہیں طلاق بتہ دے دی وہ اس وقت (مدینہ منورہ) میں موجود نہیں تھے اور شام میں تھے انہوں نے اس خاتون کی طرف اپنے وکیل کو کچھ ''جو'' دے کر بھیجا اس خاتون نے اس وکیل پر ناراضگی کا اظہار کیا' تو اس وکیل نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے لیے ہمارے ذمہ اور کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تمہیں خرچ دینا اس پر لازم نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ وہ سیّدہ ام شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں عدت بسر کرے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تو ایک ایسی خاتون ہیں جس کے ہاں میرے اصحاب آتے جاتے رہتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے ہاں عدت بسر کرو' کیونکہ وہ نابینا شخص ہے تم جہاں چاہو اپنی چادر وغیرہ اتار سکتی ہو جب تمہاری عدت ختم ہو جائے' تو تم مجھے اطلاع دے دینا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب میری عدت پوری ہوگئی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے' تو وہ اپنی گردن سے عصا کو رکھتا نہیں ہے اور جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے' تو وہ کنگال شخص ہے اس کے پاس مال نہیں ہے تم اسامہ بن زید کے ساتھ شادی کرلو وہ خاتون کہتی ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں آئی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسامہ کے ساتھ شادی کرلو تو میں نے ان کے ساتھ شادی کرلی اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی بھلائی رکھی کہ مجھ پر رشک کیا جاتا تھا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ اِثْبَاتِ السَّكَنِ لِلْمَبْتُوتَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' طلاق بتہ یافتہ عورت کو رہائش کا حق نہیں ملے گا

4291 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَبَّاسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

4291– عمرو بن العباس من رجال البخاري، وذكره المؤلف في " الثقات " وقال: ربما خالف، ومؤمّل بن إسماعيل صدوق سيء الحفظ، روى له البخاري تعليقاً واحتج به الترمذي والنسائي وابن ماجة . ومن فوقهما ثقات على شرطهما، وقد تقدم الحديث من غير طريق مؤمل عن سفيان عند المؤلف، فانظر (4250) و (4251) .

مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):اَلْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنَى، وَلَا نَفَقَةٌ

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں اسے رہائش اور خرچ نہیں ملے گا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

بیوہ عورت کی عدت کا تذکرہ

4292 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانَ، وَهِيَ اُخْتُ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا، اَنَّهَا جَاءَتْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلَى اَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ، فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهُ اَبَقُوا، حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِطَرَفِ الْقَدُومِ لَحِقَهُمْ، فَقَتَلُوهُ، فَسَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلَى اَهْلِي، فَاِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَنْزِلٍ يَمْلِكُهُ، وَلَا نَفَقَةَ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ، اَوْ فِي الْمَسْجِدِ، دَعَانِي، اَوْ اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدُعِيتُ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ قُلْتِ؟، قَالَتْ: فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ مِنْ شَاْنِ زَوْجِي، فَقَالَ: امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ، قَالَتْ: فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اَرْسَلَ اِلَيَّ، فَسَاَلَنِي عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرْتُهُ، فَاتَّبَعَهُ، وَقَضَى بِهِ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، وَالْقَدُومُ: مَوْضِعٌ بِالْحِجَازِ، وَهُوَ

4292– إسناده صحيح، زينب بنت كعب زوج أبي سعيد الخدري، روى عنها ابنا أخويها سعد بن إسحاق، وسليمان بن محمد، ووثقها المؤلف واحتج بها مالك، وذكرها ابن الأثير وابن فتحون في " الصحابة " وهو في " الموطأ " 2/591 في الطلاق: باب مقام المتوفى عنها زوجها في بيتها حتى تحل .ومن طريق الإمام مالك أخرجه الشافعي في " الرسالة " (1214)، و" المسند " 2/53–54، والدارمي 2/168، وأبو داوُد (2300) في الطلاق: باب في المتوفى عنها تنتقل، والترمذي (1204) في الطلاق: باب ما جاء أين تعتد المتوفى عنها زوجها، والنسائي في التفسير كما في " التحفة " 12/475، وابن سعد 8/368 (وقد سقط من سنده في المطبوع: عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجرة)، والبيهقي 7/434، والبغوي (2386) .وقال الترمذي: حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 6/370 و420–421، والترمذي بعد الحديث (1204)، والنسائي 6/199 و199–200 و200 في الطلاق: باب مقام المتوفى عنها زوجها في بيتها حتى تحل، وابن ماجة (2031) في الطلاق: باب أين تعتد المتوفى عنها زوجها، وابن سعد 8/368، وابن الجارود (759)، والبيهقي 7/434 و435 من طرق عن سعد بن إسحاق، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 2/208 ووافقه الذهبي .

الْمَوْضِعُ الَّذِی رُوِیَ فِی بَعْضِ الْاَخْبَارِ: اَنَّ اِبْرَاهِیمَ اخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ

سیّدہ زینب بنت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں انہوں نے اس خاتون کو بتایا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ وہ خاتون اپنے میکے بنوخدرہ میں منتقل ہو جائے' کیونکہ ان کا شوہر اپنے کچھ مفرور غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا اور طرف قدوم کے مقام پر اس نے ان غلاموں کو پکڑ لیا تھا اور ان غلاموں نے اسے قتل کر دیا تھا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ میں اپنے میکے واپس چلی جاتی ہوں کیوں کہ میرے شوہر نے میرے لیے کوئی ایسا گھر نہیں چھوڑا جس کا وہ مالک ہوا اور نہ ہی خرچ کرنے کے لیے کچھ چھوڑا ہے وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھیک ہے میں وہاں سے روانہ ہوئی ابھی میں حجرے میں ہی تھی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مسجد میں ہی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں حکم دیا' تو مجھے بلا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے کیا بیان کیا تھا وہ خاتون کہتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا واقعہ بیان کیا جو میں نے اپنے شوہر کی صورت حال کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھر میں ٹھہری رہو جب تک تمہاری عدت پوری نہیں ہو جاتی۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں' تو میں نے اس گھر میں چار ماہ دس دن تک عدت گزاری۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (کا عہد خلافت آیا) انہوں نے مجھے پیغام بھیجا اور مجھ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے اس کی پیروی کی اور اس کے مطابق فیصلہ لیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت زہری کے حوالے سے امام مالک نے نقل کی ہے اور ''قدوم'' حجاز میں ایک جگہ کا نام ہے یہ وہ جگہ ہے' جس کے بارے میں بعض روایات میں یہ بات منقول ہے' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قدوم کے مقام پر ختنہ کیا تھا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِعْتِدَادِ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي الْبَيْتِ الَّذِی جَاءَ فِيهِ نَعْيُهُ

بیوہ عورت کو اس گھر میں عدت گزارنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

جہاں اس کے شوہر کے انتقال کی اطلاع آئی تھی

4293 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیدِ الطَّیَالِسِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِی سَعْدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ عَمَّتَهُ زَیْنَبَ، تُحَدِّثُ عَنْ فُرَیْعَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ زَوْجَهَا كَانَ فِی قَرْیَةٍ مِنْ قُرَى الْمَدِینَةِ، وَاَنَّهُ تَبِعَ اَعْلَاجًا، فَقَتَلُوهُ، فَاَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتِ الْوَحْشَةَ، وَذَكَرَتْ اَنَّهَا فِی مَنْزِلٍ لَیْسَ لَهَا، وَاَنَّهَا اسْتَاْذَنَتْهُ اَنْ تَاْتِیَ اِخْوَتَهَا بِالْمَدِینَةِ، فَاَذِنَ لَهَا، ثُمَّ اَعَادَهَا، ثُمَّ قَالَ لَهَا: امْكُثِی فِی بَیْتِكِ الَّذِی جَاءَ فِیهِ نَعْیُهُ حَتّٰی یَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ

سیّدہ فریعہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ان کے شوہر مدینہ منورہ کے کسی دیہات میں تھے وہ اپنے (کچھ مفرور) غلاموں کے پیچھے گئے ان غلاموں نے انہیں قتل کر دیا وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آبادی سے دور رہنے کی وجہ سے) اپنی وحشت کا تذکرہ کیا اس خاتون نے یہ بات ذکر کی کہ وہ ایک ایسے گھر میں رہتی ہے' جو اس کی ملکیت نہیں ہے۔ اس خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اجازت مانگی کہ وہ مدینہ منورہ میں اپنے بھائیوں کے ہاں آ جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے صورت حال دہرانے کے لیے کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا: تم اپنے اس گھر میں ٹھہری رہو جہاں اس کے انتقال کی اطلاع آئی تھی اس وقت تک جب تک تمہاری عدت پوری نہیں ہو جاتی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ انْقِضَاءَ عِدَّةِ الْحَامِلِ وَضْعُهَا حَمْلَهَا، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ فِي مُدَّةٍ يَسِيرَةٍ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' حاملہ عورت کی عدت اس کے ہاں بچے کی پیدائش سے ختم ہو جاتی ہے (خواہ وہ پیدائش اس کے بیوہ ہونے کے) کچھ ہی عرصہ کے بعد ہو جائے

4294 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ، كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ، أَنِ ادْخُلْ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ، فَاسْأَلْهَا عَمَّا أَفْتَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَمْلِهَا، قَالَ: فَدَخَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلَهَا، فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَوَلَدَتْ قَبْلَ أَنْ يَمْضِيَ لَهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٍ مِنْ وَفَاةِ بَعْلِهَا، فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا، دَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَرَآهَا مُتَجَمِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ النِّكَاحَ قَبْلَ أَنْ يَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٍ، قَالَتْ: فَلَمَّا سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْ أَبِي السَّنَابِلِ، جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ، وَاسْتَفْتَيْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ حَلَلْتِ حِينَ وَضَعْتِ حَمْلَكِ

4294– إسناده صحيح، كثير بن عبيد ثقة روى له أبو داؤد والنسائي وابن ماجه، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . محمد بن حرب: هو الخولاني الحمصي، والزبيدي: هو محمد بن الوليد بن عامر الحمصي القاضي .وأخرجه النسائي 6/196 في الطلاق: باب عدة الحامل المتوفى عنها زوجها، عن كثير بن عبيد، بهذا الإسناد .وحديث سبيعة أخرجه من طرق وبألفاظ مختلفة: مالك 2/590 في الطلاق: باب عدة المتوفى عنها زوجها إذا كانت حاملاً، وعبد الرزاق (11722)، وأحمد 6/432، والبخاري (5319) و (5320) في الطلاق: باب (وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ)، ومسلم (1484) في الطلاق: باب انقضاء عدة المتوفى عنها زوجها، وغيرها، بوضع الحمل، وأبو داؤد (2306) في الطلاق: باب في عدة الحامل، والنسائي 6/194–195 و195–196، وابن ماجة (2028) في الطلاق: باب الحامل المتوفى عنها زوجها، والطبراني 24/ (745) و (746) و (747) و (748) و (749) و (750)، والبيهقي 7/428– 429، والبغوي (2388) .

عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عتبہ نے عمر بن عبداللہ کو خط لکھا کہ تم سیّدہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے اس بارے میں دریافت کرو جو نبی اکرم ﷺ نے ان کے حمل کے بارے میں فتویٰ دیا تھا۔ راوی کہتے ہیں' تو عمر بن عبداللہ وہاں گئے انہوں نے اس خاتون سے دریافت کیا: تو اس خاتون نے انہیں بتایا کہ وہ حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی تھے جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے ان کا انتقال حجۃ الوداع کے موقع پر ہو گیا تو اس خاتون نے اپنے شوہر کے انتقال کے چار ماہ دس دن گزرنے سے پہلے ہی بچے کو جنم دے دیا جب وہ نفاس سے پاک ہو گئی تو بنو عبدالدار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب ابوسنابل بن بعکک ان کے پاس آئے انہوں نے اس خاتون کو بنے سنورے دیکھا تو اس خاتون سے کہا شاید تم چار ماہ دس دن گزرنے سے پہلے ہی دوبارہ شادی کرنا چاہتی ہو۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب میں نے ابوسنابل کی زبانی یہ بات سنی تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے آپ ﷺ کو یہ بات بتائی اور مسئلہ دریافت کیا: تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم نے بچے کو جنم دیا تھا تو اس وقت تمہاری عدت ختم ہو گئی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعِدَّةِ لِلْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

حاملہ بیوہ کی عدت کا تذکرہ

4295 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ امْرَاةٍ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ، قَالَ اَبُو سَلَمَةَ: فَقُلْتُ: اَمَا قَالَ اللّٰهُ: (وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) (الطلاق: 4)، قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِي - يَعْنِي اَبَا سَلَمَةَ - فَاَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُرَيْبًا اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْاَلُهُنَّ، هَلْ سَمِعْتُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ سُنَّةً؟، فَاَرْسَلْنَ اِلَيْهِ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو اپنے شوہر کے انتقال کے چالیس دن بعد بچے کو جنم دے دیتی ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دونوں طرح کی عدت میں

4295- إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمٰن بن إبراهيم ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات على شرطهما، وقد صرح الوليد بن مسلم بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه، يحيى: هو ابن أبي كثير .وأخرجه البخاري (4909) في التفسير: باب (وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) عن سعد بن حفص، حدثنا شيبان، عن يحيى، قال: أخبرني أبو سلمة، قال: جاء رجل إلى ابن عباس وأبو هريرة جالس عنده، فقال: أفتني في امرأةٍ ولدت بعد زَوْجِهَا بِاَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اٰخِرَ الأجلين، قلت أنا: (وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ)، قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِي -يعني أبا سلمة-، فأرسل ابن عباس غلامه كريباً إلى أم سلمة يسألها، فقالت: قتل زوج سبيعة الأسلمية وهي حبلى، فوضعت بعد موته بأربعين ليلة، فخطبت، فأنكحها رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ أبو السنابل فيمن خطبها .

سے جو بعد میں پوری ہوگی وہ اس کے مطابق عدت گزارے گی۔

ابوسلمہ کہتے ہیں میں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے۔

"حمل والی عورتوں کی عدت اس وقت ختم ہوگی جب وہ بچے کو جنم دے دیں"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کریب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی طرف بھجوایا تاکہ وہ ان سے اس بارے میں دریافت کریں کہ کیا آپ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی حدیث سن رکھی ہے' تو ان ازواج نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ جواب بھجوایا کہ سیّدہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے انتقال کے چالیس دن بعد بچے کو جنم دیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (چار ماہ دس دن گزرنے سے پہلے ہی) ان کی شادی کروادی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ

اس بیوہ عورت کی عدت کا تذکرہ جو حاملہ بھی ہو

4296 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْاَةِ تَنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ، وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: اِذَا نُفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ، قَالَ: فَجَاءَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ: اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِي - يَعْنِي اَبَا سَلَمَةَ - فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَجَاءَهُمْ، فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ: وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا: قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِي

✿✿ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے درمیان ایسی خاتون کے بارے میں اختلاف ہوگیا جو اپنے شوہر کے انتقال کے کچھ دن بعد بچے کو جنم دے دیتی ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو عدت بعد میں ختم ہوگی (وہ عورت اس کے مطابق عدت گزارے گی) ابوسلمہ نے کہا: جیسے ہی وہ نفاس والی ہوگی (یعنی بچے کو جنم دے گی) تو وہ حلال ہوجائے گی (یعنی اس کی عدت ختم شمار ہوگی) راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تشریف

4296- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في " الموطأ " 2/590 في الطلاق: باب عدة المتوفى عنها زوجها إذا كانت حاملاً . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/52، والنسائي 6/193 في الطلاق: باب عدة الحامل المتوفى عنها زوجها، والطبراني في " الكبير " 23/ (573) . وأخرجه عبد الرزاق (11724) عن مالك مختصراً . وأخرجه أحمد 6/314، والدارمي 2/165-166، ومسلم (1485) في الطلاق: باب انقضاء عدة المتوفى عنها زوجها وغيرها بوضع الحمل، والترمذي (1194) في الطلاق: باب ما جاء في الحامل المتوفّى عنها زوجها تضع، والنسائي 6/192 و193، وابن الجارود (762) من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد، نحوه .

لے آئے انہوں نے فرمایا: میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہوں یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں ان لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام کریب کو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں اس نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا: اور پھر ان حضرات کے پاس واپس آ کر انہیں یہ بتایا کہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: سبیعہ اسلمیہ نامی خاتون نے اپنے شوہر کے انتقال کے کچھ دن بعد بچے کو جنم دیا اس خاتون نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تمہاری عدت ختم ہوگئی ہے تم (دوسرا) نکاح کرلو۔

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِى وَضَعَتْ فِيهِ سُبَيْعَةُ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا

اس مدت کا تذکرہ' جس کے بعد سیّدہ سبیعہ نے اپنے شوہر کے انتقال کے بعد بچے کو جنم دیا تھا

4297 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِىَ حَامِلٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ، وَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ، فَدَخَلَ اَبُو سَلَمَةَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ، فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا شَابٌّ، وَالْاٰخَرُ كَهْلٌ، فَحَطَّتْ اِلَى الشَّابِّ، فَقَالَ الْكَهْلُ: لَمْ تَحْلُلْ، وَكَانَ اَهْلُهَا غَيَبًا وَرَجَا اِذَا جَاءَ اَهْلُهَا اَنْ يُّؤْثِرُوهُ بِهَا، فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِى مَنْ شِئْتِ

✿✿ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی بیوہ عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو حاملہ ہو' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو عدت بعد میں پوری ہوگی (وہ عورت وہ والی عدت پوری کرے گی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب وہ بچے کو جنم دے گی' تو اس کی عدت ختم شمار ہوگی پھر ابوسلمہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کے انتقال کے پندرہ دن بعد بچے کو جنم دیا دو آدمیوں نے اسے نکاح کا پیغام بھیجا ان میں سے ایک نوجوان تھا اور دوسرا عمر رسیدہ تھا وہ عورت نوجوان کی طرف مائل ہوئی تو عمر رسیدہ شخص نے کہا: تمہاری تو ابھی عدت ہی ختم نہیں ہوئی اس خاتون کے خاندان کے افراد وہاں موجود نہیں تھے اس بوڑھے کو یہ امید تھی کہ جب اس کے گھر کے افراد وہاں آ جائیں گے تو اسے (نوجوان پر) ترجیح دیں گے وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حلال ہو چکی ہو (یعنی تمہاری عدت ختم ہو چکی ہے) اب تم جس سے چاہو شادی کرلو۔

4297- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في " الموطأ " 2/589 .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/52، وأحمد 6/319-320، والنسائي 6/191-192، والطبراني 23/ (547) .وأخرجه الطيالسي (1593)، وأحمد 6/311-312، والنسائي 6/191 والطبراني 23/ (546) من طريق شعبة، عن عبد ربه بن سعيد، بهذا الإسناد .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْأَةِ الْحَامِلِ إِذَا مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ بَعْدَ وَضْعِهَا حَمْلَهَا، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ فِي مُدَّةٍ يَسِيرَةٍ

حاملہ عورت کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' جب اس کے شوہر کا انتقال ہو جائے'

تو وہ بچے کو جنم دینے کے بعد شادی کر سکتی ہے اگر چہ (اس کے بیوہ ہونے کے) کچھ ہی دن بعد (اس کے ہاں بچے کی پیدائش ہوئی ہو)

4298 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ:

(متن حدیث): وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ قَلَائِلَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي النِّكَاحِ، فَأَذِنَ لَهَا

✿✿ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے انتقال کے کچھ دن بعد بچے کو جنم دے دیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کرنے کی اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ بَعْدَ وَضْعِهَا الْحَمْلَ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ فِي مُدَّةٍ يَسِيرَةٍ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ بیوہ عورت کو اس بات کا حق حاصل ہے

وہ بچے کو جنم دینے کے بعد شادی کر سکتی ہے اگر چہ تھوڑی مدت گزری ہو

4299 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ قَالَ:

4298- إسناده صحيح على شرطهما . أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، وعاصم بن عمر: هو عاصم بن عمر بن الخطاب العدوي . وأخرجه الطبراني في " الكبير " 20/ (9) و (10) من طريقين عن أبي معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك 2/590 في الطلاق: باب عدة المتوفى عنها زوجها إذا كانت حاملاً، ومن طريقه الشافعي 2/52-53، وأحمد 4/327 والبخاري (5320) في الطلاق: باب (وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ)، والنسائي 6/190 في الطلاق: باب عدة الحامل المتوفى عنها زوجها، والبيهقي 7/428، والبغوي (2387) عن هشام، به . وأخرجه عبد الرزاق (11734)، والنسائي 6/190، والطبراني 20/ (5) و (6) و (7) و (8) و (11)، وابن ماجة (2029) في الطلاق: باب الحامل المتوفى عنها زوجها إذا وضعت حلت للأزواج، والبيهقي 7/428 من طرق عن هشام، به .

(متن حدیث): وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، فَلَمَّا وَضَعَتْ تَشَوَّفَتِ الْأَزْوَاجَ، فَعِيبَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُهَا وَقَدِ انْقَضَى أَجَلُهَا

❀❀ ابوسنابل بیان کرتے ہیں: سیّدہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے انتقال کے تئیس یا شاید پچیس دن بعد بچے کو جنم دے دیا جب اس نے بچے کو جنم دے دیا' تو شادی کرنے کے لیے آراستہ ہوئی اس پر اعتراض کیا گیا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب اس کے لیے کیا چیز رکاوٹ ہے' جب کہ اس کی عدت ختم ہو چکی ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا

ام ولد کا آقا جب انتقال کر جائے' تو اس کی عدت کا تذکرہ

4300 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُلْبِسُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، وَمَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، فَمَرَّةً يُحَدِّثُ عَنْ هٰذَا، وَأُخْرَى عَنْ ذٰلِكَ

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم لوگ ہمارے لیے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مشتبہ نہ کرو ام ولد کی عدت وہی ہوگی جو بیوہ عورت کی عدت ہوتی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن ابوعروبہ نے یہ روایت قتادہ سے سنی ہے اور مطر وراق نے یہ روایت رجاء بن حیوہ سے سنی ہے' تو ایک مرتبہ انہوں نے اسے اس سے نقل کر دیا اور ایک مرتبہ اس سے نقل کر دیا۔

4299– رجاله ثقات رجال الشيخين إلى أبي السنابل، وهو صحابي من مسلمة الفتح، أخرج حديثه الترمذي والنسائي وابن ماجة، لكن الأسود لا يعرف له سماع من أبي السنابل . وأخرجه النسائي 6/190– 191 في الطلاق: باب عدة الحامل المتوفى عنها زوجها، والطبراني 22/ (899) من طريقين عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/304–305 و305، والدارمي 2/166، والترمذي (1193) في الطلاق: باب ما جاء في الحامل المتوفى عنها زوجها تضع، وابن ماجة (2027) في الطلاق: باب الحامل المتوفى عنها زوجها، إذا وضعت حلت للأزواج، والطبراني 22/ (896) و (797) و (798) و (900) من طرق عن منصور، به .

4300– إسناده حسن، مطر: هو ابن طهمان الورّاق، وهو صدوق حسن الحديث، روى له البخاري تعليقاً ومسلم في المتابعات، وباقي السند ثقات على شرط الشيخين غير رجاء بن حيوه، فمن شرط مسلم .عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى السامي، وسماعه من سعيد –وهو ابن أبي عَروبة– قبل أن يختلط .وهو في " مسند أبي يعلى " 2/ورقة 343/أ، وليس فيه كلمة " زوجها " .وهو أيضاً في " مصنف ابن أبي شيبة " 5/162 .وأخرجه ابن الجارود (769) عن محمد بن يحيى، عن أبي بكر بن أبي شيبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوُد (2308) في الطلاق: باب في عدة أم الولد، والحاكم 2/209 والدارقطني 3/309 من طريقين عن عبد الأعلى، به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي وأخرجه أبو داوُد (2308)، وابن ماجة (2083) في الطلاق .

فَصلٌ فِی اِحدَادِ الْمُعتَدَّةِ

فصل! عدت والی عورت کا سوگ کرنا

4301 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تَحُدَّ عَلٰى هَالِكٍ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، فَاِنَّهَا تَحُدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کسی کے انتقال پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ شوہر کا معاملہ مختلف ہے وہ اس پہ چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِحْدَادِ لِلْمَرْاَةِ عَلٰى زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ عورت اپنے شوہر کا سوگ چار ماہ دس دن تک کرے گی

4302 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ

4301– إسناده صحيح على شرطهما . وانظر (4302) و (4303) .قال ابن بطال: الإحداد: امتناع المرأة المتوفى عنها زوجها من الزينة كلها من لباس وطيب وغيرهما وكل ما كان من دواعي الجماع .وقال أيضاً: أباح الشارعُ للمرأة أن تحد على غير الزوج ثلاثة أيام لما يغلب من لوعة الحزن، ويهجم من ألم الوجد، وليس ذلك واجباً، للاتفاق على أن الزوج لو طالبها بالجماع، لم يحل لها منعه من تلك الحالة .

4302– إسناده صحيح على شرط مسلم، صفيه بنت أبي عبيد: هي زوج عبد الله بن عمر وأخت المختار بن أبي عبيد الثقفي، ثقة روى لها البخاري تعليقاً، ومسلم، وباقي السند على شرطهما، وهو في " الموطأ " 2/598 في الطلاق: باب ما جاء في الإحداد .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/61، وأحمد 6/286 . وأخرجه أحمد 6/286–287، ومسلم (1490) (63) في الطلاق: باب وجوب الإحداد في عدة الوفاة . . .، والطحاوي 3/76 والبيهقي 7/438 من طرق عن نافع، به، ولم يذكروا فيه " أربعة أشهر وعشراً " .وأخرجه أحمد 6/286، وابن أبي شيبة 5/280، ومسلم (1490) (64)، والنسائي 6/189 في الطلاق: باب عدة المتوفى عنها زوجها (وقد سقط من المطبوع منه: يحيى بن سعيد من بين عبد الوهاب ونافع)، وابن ماجة (2086) في الطلاق: باب هل تحد المرأة على غير زوجها، والبيهقي 7/438 من طريقين عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ، عن حفصة .وأخرجه أحمد 6/184 من طريق ورقاء، عن عبد الله بن دينار، قال: سمعت صفية تقول: قالت عائشة أو حفصة أو هما تقولان .وأخرجه مسلم (1490) من طريقين عن نافع، عن صفية، عن بعض أزواج النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، وَحَفْصَةَ، اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تَحُدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ شوہر کا معاملہ مختلف ہے اس کا سوگ چار ماہ دس دن تک ہوگا"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تَحُدَّ الْمَرْاَةُ فَوْقَ الثَّلَاثِ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ خَلَا الزَّوْجِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی عورت شوہر کے علاوہ کسی اور کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے

4303 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تَحُدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ شوہر کا معاملہ مختلف ہے"۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاِحْدَادِ الَّذِي تَسْتَعْمِلُ الْمَرْاَةُ عَلٰى زَوْجِهَا

سوگ کرنے کے طریقے کا تذکرہ' جس پر عورت اپنے شوہر (کے انتقال) پر عمل کرے گی

4304 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ، اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيثِ الثَّلَاثِ،

(متن حدیث): قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيبَةَ حِينَ تُوُفِّيَ اَبُوهَا اَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَدَعَتْ اُمُّ

4303– إسناده صحيح على شرط الشيخين . سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه أحمد 6/37 وابن أبي شيبة 5/279، ومسلم (1491) والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 12/38، وابن ماجة (2085)، والطحاوي 3/75، وابن الجارود (764)، والبيهقي 7/438 من طريق سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/167 من طريق سليمان بن كثير، عن الزهري، به .

حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ، أَوْ غَيْرُهُ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِهِ بَطْنَهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ فَدَعَتْ بِطِيبٍ، فَمَسَّتْ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

قَالَتْ زَيْنَبُ: وَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَاهَا فَنُكَحِّلُهَا؟، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ: لَا، إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ.

(قَالَ حُمَيدٌ: فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالبَعرَة عَلٰى رَأْسِ الحَوْلِ؟

فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ المَرأةُ إِذَا تُوُفِّي بِدَابَّة - حِمَارٌ، أَوْ شَاةٌ، أَوْ طَائِرٌ - فَتَفتضُّ بِهِ، فَقَلَّمَا تَفتضُّ بِشَيء إِلَّا مَاتَ، ثُمَّ تَخرج فتُعطى بعرة، فترمي، ثُمَّ تُراجع - بَعدُ - مَا شَاء ت مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِه.

4304–والحديث إسناده صحيح على شرطهما . وهو في " الموطأ " 2/596–598 في الطلاق: باب ما جاء في الإحداد .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/61–62، وعبد الرزاق (12130)، والبخاري (5334) و (5335) و (5336) في الطلاق: باب تحد المتوفى عنها أربعة أشهر وعشراً، ومسلم (1486) و (1487) و (1489) في الطلاق: باب وجوب الإحداد في عدة الوفاة، وتحريمه في غير ذلك إلا ثلاثة أيام، وأبو داؤد (2299) في الطلاق: باب إحداد المتوفى عنها زوجها، والترمذي (1195) و (1196) و (1197) في الطلاق: باب ما جاء في عدة المتوفى عنها زوجها، والنسائي 6/201–202 في الطلاق: باب ترك الزينة للحادة المسلمة دون اليهودية والنصرانية، والبيهقي 7/437، والبغوي (2389) .وأخرجه من طريق مالك مقطعاً أحمد 6/324 و325، والبخاري (1281) و (1282) في الجنائز: باب إحداد المرأة على غير زوجها، والطبراني في " الكبير " 23/ (420) و (812) .وأخرجه البخاري (5345) في الطلاق: باب (وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا . . –إلى قوله– بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيرٌ) والطبراني 23/ (421) من طريق محمد بن كثير، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أبي بكر، بهذا الإسناد بقصة أم حبيبة .وأخرجه مقطعاً أحمد 6/291–292 و311، والحميدي (304) و (306)، والدارمي 2/167، والبخاري (1280) في الجنائز: باب إحداد المرأة على غير زوجها، والبخاري (5338) و (5339) في الطلاق: باب الكحل للحادة، و (5706) في الطب: باب الإثمد والكحل من الرَّمَد، ومسلم (1486) (59) و (61) و (62)، والنسائي 6/188 في الطلاق: باب عدة المتوفى عنها زوجها، و6/205 و206 باب النهي عن الكحل للحادة، وابن ماجة (2084) في الطلاق: باب كراهية الزينة للمتوفى عنها زوجها، والطبراني 23/ (422) و (423) و (424) و (425) و (426) و (427) و (813) و (815) و (816) و (817)، وابن الجارود (765) و (768)، والبيهقي 7/437 و439 من طرق عن حميد بن نافع، به .قوله: " وقد كانت إحداكن في الجاهلية ترمي بالبعرة على رأس الحول " قال البغوي: ومعنى رميها بالبعرة: كأنها تقول: كان جلوسها في البيت، وحبسها نفسها سنة على زوجها أهون عليها من رمي هذه البعرة، أو هو يسير في جنب ما يجب في حق الزوج .(1) من" التقاسيم والأنواع " 2/لوحة 92 .

سُئِلَ مَالِكٌ: مَا تَفْتَضُّ بِهِ؟ قَالَ تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا) .*

✿✿ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے تین روایات نقل کی ہیں۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی جب ان کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا تو سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے زرد رنگ منگوایا جس میں خلوق یا شاید کوئی دوسری خوشبو ملی ہوئی تھی انہوں نے اس کا کچھ حصہ کسی لڑکی کو لگایا اور پھر تھوڑا سا اپنے پیٹ پر لگا لیا' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی اللہ کی قسم! مجھے خوشبو لگانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی' لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے جائز نہیں ہے' وہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ اپنے شوہر کا سوگ چار ماہ دس دن تک کرے گی''۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ میں سیّدہ زینب بن جحش رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی جب ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا انہوں نے خوشبو منگوائی اور تھوڑی سی خوشبو لگا لی پھر انہوں نے یہ بات بیان کی اللہ کی قسم! مجھے خوشبو لگانے کی ضرورت نہیں تھی' لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ کا سوگ کرے البتہ اپنے شوہر کا سوگ وہ چار ماہ دس دن تک کرے گی''۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیٹی بیوہ ہے اس کی آنکھیں دکھتی ہیں' تو کیا ہم اسے سرمہ لگا دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں ایسا شاید دو یا تین مرتبہ ہوا ہر مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے جی نہیں یہ (یعنی اس کی عدت کی مدت) چار ماہ دس دن ہے پہلے زمانہ جاہلیت میں کوئی عورت ایک سال گزرنے کے بعد مینگنی پھینکا کرتی تھی (پھر اس کی عدت پوری ہوتی تھی)

حمید نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: ایک سال کے بعد مینگنی پھینکنے سے کیا مراد ہے؟ تو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے بتایا: (بیوہ عورت کی عدت گزرنے کے بعد) عورت کے پاس کوئی جانور جیسے گدھا یا بکری یا پرندہ لایا جاتا تھا تو وہ اس پر ہاتھ پھیرتی تھی۔ عام طور پر وہ جانور مر جایا کرتا تھا۔ پھر وہ عورت (اپنی کوٹھڑی سے) باہر نکلتی تھی' اسے ایک مینگنی دی جاتی تھی' جسے وہ پھینک دیتی تھی۔ اس کے بعد وہ خوشبو وغیرہ استعمال کرنا شروع کرتی تھی۔

امام مالک سے سوال کیا گیا: روایت کے الفاظ تَفْتَضُّ بِهِ سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ کہ وہ عورت اپنا ہاتھ اس جانور کی کھال پر پھیرتی تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْاَةِ فِي الْإِحْدَادِ اَنْ تَمَسَّ الطِّيبَ فِي بَعْضِ الْاَوْقَاتِ دُوْنَ بَعْضٍ

عورت کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ سوگ کے دوران بعض اوقات میں خوشبو لگا سکتی ہے' جبکہ بعض اوقات میں نہیں لگا سکتی ہے

4305 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا، لَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا، اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَلَا تَمَسُّ طِيبًا اِلَّا عِنْدَ اَدْنٰى طُهْرِهَا اِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ مَحِيضِهَا نُبْذَةَ قُسْطٍ وَاَظْفَارٍ *

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ کا سوگ کرے البتہ شوہر کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ اس پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی (اپنی عدت کے دوران) وہ سرمہ نہیں لگائے گی' رنگین کپڑے نہیں پہنے گی البتہ پٹی باندھنے والے کپڑے کا حکم مختلف ہے اور وہ خوشبو نہیں لگائے گی البتہ جب حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل کر رہی ہوگی اس وقت وہ تھوڑی سی قسط یا اظفار (یعنی مخصوص قسم کی خوشبو) لگا لے گی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تَلْبَسَ الْمُعْتَدَّةُ الْحُلِيَّ، اَوْ تَخْتَضِبَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' عدت گزارنے والی عورت زیور پہنے یا خضاب لگائے

4305- إسناده صحيح على شرطهما . هشام: هو ابن حسان القردوسي . وأخرجه أحمد 5/85 ومسلم 2/1128 (66) في الطلاق باب وجوب الإحداد في عدة الوفاة، وتحريمه في غير ذلك، إلا ثلاثة أيام وأبو داوُد (2303) في الطلاق: باب فيما تجتنبه المعتدة في عدتها، والطبراني 25/ (140)، والبيهقي 7/439 من طرق عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/408، والدارمي 2/167-168، وابن أبي شيبة 5/280-281، والبخاري (5342) في الطلاق: باب تلبس الحادة ثياب العصب، ومسلم 2/ (66)، وأبو داوُد (2302) والنسائي 6/202-203 في الطلاق: باب ما تجتنب الحادة من الثياب المصبغة وابن ماجة (2087) في الطلاق: باب هل تحد المرأة على غير زوجها، والطبراني 25/ (139) و (141)، وابن الجارود (766)، والبيهقي 7/439، والبغوي (2390) من طرق عن هشام بن حسان، به . وعلقه البخاري (5343) عن محمد بن عبد الله الأنصاري، عن هشام، به نحوه . وأخرجه البخاري (313) في الحيض: باب الطيب للمرأة عند غسلها من المحيض، و (5341) في الطلاق: باب القسط للحادة عند الطهر، ومسلم 2/1128 (67)، والطبراني 25/ (137)، والبيهقي 7/440 من طريق حماد ابن زيد، عن أيوب، والنسائي 6/204 باب الخضاب للحادة، من طريق سفيان، عن عاصم، كلاهما عن حفصة، به . ورواية أيوب بلفظ: كنا ننهى أن نحد على ميت . . . .

4306 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِیْ بُدَيْلٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اَلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ، وَلَا الْمُمَشَّقَةَ، وَلَا الْحُلِيَّ، وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ

❀❀ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جس عورت کا شوہر انتقال کر جائے وہ (عدت کے دوران) رنگین کپڑا نہیں پہنے گی' آراستہ کپڑا نہیں پہنے گی' زیور نہیں پہنے گی' خضاب نہیں لگائے گی اور سرمہ نہیں لگائے گی''۔

4306– إسناده صحيح على شرط مسلم، بديل: هو ابن ميسرة العقيلي البصري، ثقة من رجال مسلم، وباقي السند ثقات على شرط الشيخين، وهو في " مسند أبي يعلى " (7012) .وأخرجه أبو داوٗد (2304) في الطلاق: باب فيما تجتنبه المعتدة في عدتها، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/302 والنسائي 6/203–204 في الطلاق: باب ما تجتنب الحادة من الثياب المصبغة، وابن الجارود (767) والبيهقي 7/440 من طريق يحيى بن أبي بكير به .وأخرجه عبد الرزاق (12114) عن معمر، عن بديل العقيلي عن الحسن بن مسلم، عن صفية بنت شيبة، عن أم سلمة، موقوفاً، ومن طريقه أخرجه البيهقي 7/440 .وأخرجه الطبراني /23 (838) من طريق سفيان، عن معمر، بِهِ .

کِتَابُ الْعِتْقِ

کتاب! غلام آزاد کرنے کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُعْتِقُ مِنَ النَّارِ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً، كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهُ بِعُضْوٍ مِّنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس (غلام) کے ہر ایک عضو کے عوض میں (آزاد کرنے والے کے) ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے

4307 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ جَوْصَا اَبُو الْحَسَنِ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَوْزَجَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ الْاَشْعَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا بِاَرِيحَا، فَمَرَّ بِيْ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ مُتَوَكِّئًا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، فَاَجْلَسَهُ، ثُمَّ جَاءَ اِلَيَّ، فَقَالَ: عَجِبْتُ مِمَّا حَدَّثَنِيْ بِهٖ هٰذَا الشَّيْخُ - يَعْنِيْ وَاثِلَةَ - قُلْتُ: مَا حَدَّثَكَ؟، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَاَتَاهُ نَفَرٌ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ صَاحِبًا لَنَا قَدْ اَوْجَبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْتِقُوْا عَنْهُ رَقَبَةً، يُعْتِقُ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ،

(توضیح مصنف): اسْمُ اَبِيْ عَبْلَةَ: شِمْرُ بْنُ يَقْظَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

❀❀ ابراہیم بن ابوعبلہ بیان کرتے ہیں: میں اریحا (کے مقام پر) بیٹھا ہوا تھا میرے پاس سے حضرت واثلہ بن اسقع

4307– إسناده صحيح . عبد اللّٰه بن الدليمي: هو عبد اللّٰه بن فيروز الديلمي، كان يسكن بيت المقدس، وثقه ابن معين والعجلي، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/23 . وأخرجه النسائي في العتق من "الكبرى" كما في "التحفة" 9/79، والحاكم 2/212 من طريقين عن عبد اللّٰه بن يوسف، بهذا الإسناد . إلا أن المزي أورد هذا الحديث مع قصته تحت ترجمة الغريف بن عيَّاش بن فيروز الديلمي وهو ابن أخي عبد اللّٰه . وأخطأ الحاكم فقال: إن الغريف هو عبد اللّٰه والغريف لقب له، ولم يتابع .وأخرجه أحمد 3/490–191 و4/107، وأبو داوُد "3964" في العتق: باب في ثواب العتق، والنسائي في "الكبرى"، والطبراني في "الكبير" 22/"218" و"219" و"220" و"221"، والحاكم 2/212، والبيهقي 8/132–133 و133 من طرق عن إبراهيم بن أبي عبلة، عن الغريف بن عياش بن فيروز الديلمي، عن واثلة، بقصة العتق . والغريف بن عياش ترجمته في "التهذيب" فقال: الغريف بن عياش بن فيروز الديلمي، ابن أخي الضحاك بن فيروز، وقد ينسب إلى جده، روى عن جده فيروز، وفي "الثقات" 5/294 وقال: من أهل الشام .وأخرجه النسائي في "الكبرى" من طريق مالك بن مهران الدمشقي، عن إبراهيم بن أبي عبلة، عن رجل قال: قلنا لواثلة .

گزرے انہوں نے عبداللہ بن دیلمی کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی انہوں نے انہیں وہاں بٹھایا پھر وہ میرے پاس آئے اور بولے: میں اس بات پر بڑا حیران ہوا ہوں جو اس شیخ نے یعنی حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی ہے میں نے دریافت کیا: انہوں نے تمہیں کیا حدیث بیان کی ہے؟ تو اس نے بتایا: (انہوں نے یہ بات بیان کی ہے) غزوۂ تبوک کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بنوسلیم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے ایک ساتھی نے واجب کر لی ہے (یعنی کسی بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی طرف سے ایک غلام آزاد کردو۔ اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر ایک عضو کے عوض میں اس شخص کے عضو کو جہنم سے آزاد کرے گا۔

ابوعبلہ کا نام شمر بن یقظان بن عامر بن عبداللہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلَ اِنَّمَا يَكُوْنُ اِذَا كَانَتِ الرَّقَبَةُ مُؤْمِنَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ فضیلت اس وقت حاصل ہوتی ہے' جب وہ غلام مومن ہو

4308 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ صَالِحَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ نَابِلًا صَاحِبَ الْعَبَاءِ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایک مومن گردن (یعنی غلام یا کنیز) کو آزاد کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک عضو کے عوض میں (آزاد کرنے والے) کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلَ اِنَّمَا يَكُوْنُ اِذَا كَانَ الْمُعْتَقُ وَالْمُعْتَقَةُ جَمِيعًا مُسْلِمَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ فضیلت اس وقت حاصل ہوتی ہے' جب آزاد کرنے والا شخص اور آزاد ہونے والا شخص دونوں مسلمان ہوں

4308- حديث صحيح . صالح بن عبيد روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في الثقات، ونابل صاحب العباء، قال النسائي: ليس بالمشهور وقال في موضع آخر: ثقة، وقال البرقاني: قلت للدارقطني: نابل صاحب العباء ثقة؟ فأشار بيده أن لا، وذكره المؤلف في "الثقات"، ووثقه الذهبي في "الكاشف" وقد توبع هو والذي قبله، وباقي السند رجاله ثقات . وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" "724" عن يونس، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/420 و422 و429 و430-431 و525، والبخاري "2517" في العتق: باب في العتق وفضله، و "6715" في كفارات الأيمان: باب قول الله تعالى: ﴿أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ﴾، ومسلم "1509" في العتق: باب فضل العتق: والترمذي "1541" في النذور والأيمان: باب ما جاء في ثواب من أعتق رقبة، والنسائي في العتق كما في "التحفة" 9/505، وابن الجارود "968"، والبيهقي 10/271 و272 من طرق عن سعيد بن مرجانة، عن أبي هريرة .

4309 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ عَدِيّ، بِنَسَا، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُويَه، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِى طَلْحَةَ، عَنْ اَبِى نَجِيحِ السُّلَمِيِّ قَالَ:

(متن حدیث):حَاصَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ، وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا، فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِّنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهٖ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهٖ مِنَ النَّارِ، وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ اَعْتَقَتِ امْرَاَةً مُسْلِمَةً، فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِّنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامِهَا مِنَ النَّارِ

(توضیح مصنف):قَالَ الشَّيْخُ: اَبُوْ نَجِيحٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ

حضرت ابونجیح سلیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طائف کا محاصرہ کیا ہوا تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو بھی مسلمان کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر ایک ہڈی کے عوض میں آزاد کرنے والے کی ہر ایک ہڈی کو جہنم سے محفوظ کر دیتا ہے اور جو بھی مسلمان عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس آزاد ہونے والی کی ہر ہڈی کے عوض میں آزاد کرنے والی کی ہر ہڈی کو جہنم سے محفوظ کر دیتا ہے''۔

شیخ بیان کرتے ہیں: ابونجیح کا نام عمرو بن عبسہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَيْرَ الرِّقَابِ وَاَفْضَلَهَا مَا كَانَ ثَمَنُهَا اَعْلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سب سے بہترین اور افضل غلام وہ ہے' جس کی قیمت زیادہ ہو

4310 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِى مُرَاوِحٍ، عَنْ اَبِى ذَرٍّ قَالَ:

(متن حدیث):قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَىُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟، قَالَ: الْاِيمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِىْ سَبِيلِهٖ، قَالَ: قُلْتُ: اَىُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟، قَالَ: اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا وَاَكْثَرُهَا ثَمَنًا، قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَفْعَلْ، قَالَ: تُعِينُ ضَعِيفًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ، قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ ضَعُفْتُ، قَالَ: تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ، فَاِنَّهٗ صَدَقَةٌ مِّنْكَ

4309– إسناده صحيح على شرط مسلم غير حميد بن زنجوية، وهو ثقة روى له أبو داوٗد والنسائى . هشام: هو ابن أبى عبد الله الدستوائى .وأخرجه الطيالسى "1154"، وأحمد 4/113 و384، وأبو داوٗد "3965" فى العتق: باب أى الرقاب أفضل، والنسائى فى العتق كما فى "التحفة" 8/163، والبيهقى 10/272 من طريق هشام الدستوائى، بهذا الإسناد، وبعضهم يزيد فيه على بعض .وأخرجه بنحوه أحمد 4/113 و386، وأبو داوٗد "3966"، والنسائى فى العتق كما فى "التحفة" 8/160 و165، والبيهقى 10/272 من طرق عن عمرو بن عبسة .

عَلٰى نَفْسِكَ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی کون سی گردن زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے مالک کے نزدیک زیادہ عمدہ ہو اور جس کی قیمت زیادہ ہو۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ کی کیا رائے ہے اگر میں یہ نہ کروں (یعنی اگر میں یہ نہ کرسکوں تو پھر مجھے کیا کرنا چاہئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کمزور کی مدد کرو معذور کے لیے کام کردو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اگر مجھ سے یہ بھی نہ ہوسکے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ تمہاری طرف سے تمہاری ذات کے لیے صدقہ شمار ہوگا۔

عِتْقُ الْعَبْدِ الْمُتَزَوِّجِ قَبْلَ زَوْجَتِهٖ

4311: شادی شدہ غلام کو اس کی بیوی سے پہلے آزاد کرنا

4311 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ كَانَ لَهَا غُلَامٌ وَّجَارِيَةٌ زَوْجٌ، فَاَرَادَتْ اَنْ تَعْتِقَهُمَا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ اَعْتَقْتِيهِمَا فَابْدَئِي بِالْغُلَامِ قَبْلَ الْجَارِيَةِ

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان کا ایک غلام اور ایک کنیز تھے جو شادی شدہ تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کو آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تم ان دونوں کو آزاد کرنا چاہتی ہو تو کنیز سے پہلے غلام کو آزاد کرنا۔

4310– إسناده قوى على شرط مسلم . وانظر "152" .وأخرجه ابن ماجة "2523" فى العتق: باب العتق، من طريق أبى معاوية، عن هشام بن عروة، به مختصراً بقصة الرقاب .

4311– عبيد الله بن وهب: هو عبيدُ اللّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّهِ بْنِ وهب، اختلف قول ابن معين فيه، فمرة قال: ضعيف، ومرة قال: ثقة، وقال أبو حاتم: صالح الحديث، وقال يعقوب بن شيبة: عبيد الله بن موهب عن القاسم فيه ضعف، وكان ابن عيينة يضعفه، وقال العجلى: ثقة، وقال النسائى: ليس بذاك القوى، وقال ابن عدى: حسن الحديث يكتب حديثه، وذكره المؤلف فى "الثقات" وباقى السند ثقات .وأخرجه الدارقطنى 3/288 من طريق محمد بن يحيى، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائى فى العتق كما فى "التحفة" 12/280، وابن ماجة "2532" فى العتق: باب من أراد عتق رجل وامرأته فليبدأ بالرجل، عن محمد بن بشار، عن حمادة بن مسعدة، بِهِ .وأخرجه النسائى عن إسحاق بن إبراهيم، عن حمادة بن مسعدة، عن ابن موهب عن القاسم قال: كان لعائشة غلام وجارية . . . فذكره، ولم يقل: "عن عائشة " .وأخرجه أبو داوُد "2237" فى الطلاق: باب فى المملوكين يعتقان معاً هل تخير امرأته؟ وابن ماجة "2532"، والعقيلى فى "الضعفاء " 3/120، والدارقطنى 3/288، والبيهقى 7/222 من طريق عبيد الله بن عبد المجيد، عن عبيد الله بن موهب، عن القاسم، عن عائشة . وقال العقيلى: لا يعرف الحديث إلا بعبيد الله بن موهب .

بَابُ صُحْبَةِ الْمَمَالِيكِ

غلاموں کے ساتھ اچھا رویہ اختیار کرنا

4312 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ عَامِرِ الْعُقَيْلِيِّ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: الشَّهِيدُ، وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ لِسَيِّدِهٖ، وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے سامنے وہ تین افراد پیش کیے گئے جو جنت میں پہلے داخل ہوں گے ان میں سے ایک شہید ہوگا ایک وہ غلام ہوگا' جو اپنے پروردگار کی اچھی عبادت کرتا رہا اور اپنے آقا کا خیر خواہ رہا اور ایک وہ پاک دامن شخص ہوگا' جو بال بچے دار ہو اور مانگنے سے بچتا ہو۔

4313 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ، وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يُكَلَّفُ اِلَّا مَا يُطِيقُ، فَاِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَاَعِينُوهُمْ، وَلَا تُعَذِّبُوا عِبَادَ اللّٰهِ خَلْقًا اَمْثَالَكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''غلام کو خوراک اور کپڑا دیا جائے گا اور اسے اسی بات کا پابند کیا جائے گا' جس کی اس میں طاقت ہو اگر تم اسے کسی کام

4312 - اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ عَامِرِ الْعُقَيْلِيِّ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ

4312– إسناده ضعيف، عامر العقيلي لم يرو عنه غير يحيى بن أبي كثير، ولم يوثقه غير المؤلف، وقال الذهبي: لا يعرف، وأبوه لا يعرف، قيل: اسمه عقبة، وقيل: عبد الله . وأخرجه الحاكم 1/387 من طريق علي بن المديني، عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد، ولفظه: "عرض عليَّ أول ثلاثة يدخلون الجنة وأول ثلاثة يدخلون النار، فأما أول ثلاثة يدخلون الجنة فالشهيد، وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وعفيف متعفف ذو عيال، وأما أول ثلاثة يدخلون النار فأمير مسلط، وذو ثروة من مال لا يؤدّى حق الله في ماله، وفقير فجور"، وقال: .عامر بن شبيب العقيلي شيخ من أهل المدينة مستقيم الحديث! وهذا أصل في هذا الباب تفرد به يحيى بن أبي كثير .وأخرجه الطيالسي "2567"، وأحمد 2/425، والبيهقي 4/82 من طريق هشام الدستوائي، به .وأخرجه الترمذي "1642" في فضائل الجهاد، باب ما جاء في ثواب الشهداء، عن محمد بن بشار، عن عثمان عن عمر، وأحمد 2/479، وابن أبي شيبة 5/296 كلاهما عن علي بن المبارك، عن يحيى بن أبي كثير، بِهِ . وقال هذا حديث حسن .1 من "موارد الظمآن" ص293 .

کا پابند کرتے ہو تو خود بھی ان کی مدد کرو اور اللہ کے بندوں کو عذاب نہ دو کیونکہ وہ بھی تمہاری طرح مخلوق ہیں"۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَجْرَ لِلْمُسْلِمِ بِتَخْفِيفِهِ عَنِ الْخَادِمِ عَمَلَهُ

اللہ تعالیٰ کا اس مسلمان کے لیے اجر نوٹ کر لینا جو اپنے خادم کے کام میں تخفیف کرتا ہے

4314 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ هَانِئٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا خَفَّفْتَ عَنْ خَادِمِكَ مِنْ عَمَلِهِ كَانَ لَكَ اَجْرًا فِي مَوَازِيْنِكَ

❀❀ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم اپنے خادم کے کام میں جتنی تخفیف کرو گے تو یہ تمہارے میزان میں اجر بن جائے گی"۔

4313- إسناده حسن، محمد بن عجلان روى له البخارى تعليقاً ومسلم فى الشواهد، واحتج به الباقون، وقد توبع، وعجلان: هو المدنى مولى فاطمة بن عتبة والد محمد، قال النسائى: لا بأس به، واحتج به مسلم والأربعة، وروى له البخارى تعليقاً .وأخرجه الشافعى 2/66، وأحمد 2/247، والبيهقى 8/6، والبغوى "2403" من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/342، والبخارى فى "الأدب المفرد" "192" "193"، والبيهقى 8/8 من طريق محمد بن عجلان، به .وأخرجه أحمد 2/247، ومسلم "1662" فى الأيمان: باب إطعام المملوك مما يأكل . . .، من طريق عمرو بن الحارث، عن بكير بن الأشج، به .وأخرجه الطيالسى "2369" عن ابن أبى ذئب، عن ابن عجلان، عن أبى هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "المملوك أخوك، فإذا صنع لك طعاماً، فأجلسه معك، فإن أبى فأطعمه، ولا تضربوا وجوههم" .وأخرجه مالك فى "الموطأ" 2/980 فى الاستئذان: باب الأمر بالرفق بالمملوك، بلاغاً عن أبى هريرة .

4314- إسناده صحيح على شرط مسلم إلى عمرو بن حريث، وعمرو بن حريث تابعى ثقة ليست له رؤية كما جزم بذلك البخارى ويحيى بن معين وغيرهما، فالحديث مرسل، أبو هانء: هو حميد بن هانء، وعبد الله بن زيد: هو أبو عبد الرحمٰن المقرء .وهو فى "مسند أبى يعلى " "1472" .وأخرجه أبو يعلى "1472" عن أحمد بن الدورقى، عن عبد الله بن يزيد المقرء، به .وأورده الهيثمى فى "مجمع الزوائد " 4/239 وقال: رواه أبو يعلى، وعمرو هذا، قال ابن معين: لم ير النبى صلى الله عليه وسلم، فإن كان كذلك فالحديث مرسل، ورجاله رجال الصحيح .

بَابُ اِعْتَاقِ الشَّرِيكِ

باب: (مشترکہ غلام میں) اپنے حصے کو آزاد کرنا

ذِكْرُ الْحُكْمِ فِيمَنْ اَعْتَقَ نَصِيبَهُ بَيْنَ شُرَكَاءَ فِيْ مَمْلُوكٍ لَهُمْ

جو شخص مشترکہ غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کر دیتا ہے اس کے حکم کا تذکرہ

4315 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): اَيُّمَا مَمْلُوكٍ كَانَ بَيْنَ شُرَكَاءَ، فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ، فَاِنَّهُ يُقَوَّمُ فِيْ مَالِ الَّذِي اَعْتَقَ قِيمَةَ عَدْلٍ فَيُعْتَقُ اِنْ بَلَغَ ذٰلِكَ مَالُهُ *

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی غلام لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہو اور ان میں سے کوئی ایک اپنے حصے کو آزاد کر دے تو جس نے اس کے حصے کو آزاد کیا ہے اس کے مال میں سے اس غلام کی مناسب سی قیمت لگائی جائے گی اور پھر اس غلام کو مکمل آزاد کر دیا جائے گا اگر اس (آزاد کرنے والے) کے پاس اتنا مال موجود ہو (جو غلام کی قیمت جتنا ہو)''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُعْتِقَ نَصِيبَهُ مِنْ مَمْلُوكِهِ، اِذَا كَانَ مُعْدِمًا كَانَ نَصِيبُهُ الَّذِي اَعْتَقَ جَائِزًا عِتْقُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' (مشترکہ) غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کرنے والا شخص جب خوشحال نہ ہو' تو اس کا وہ حصہ آزاد شمار ہوگا' جسے اس نے آزاد کیا تھا

4316 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

4315– إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه مسلم "1501" في أول العتق، و3/1286 "49" في الأيمان: باب من أعتق شركاً له في عبد، والنسائي في العتق كما في "التحفة" 6/200، والبيهقي 10/274–275 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد .وعلقه البخاري بعد الحديث "2525" في العتق: باب إذا أعتق عبداً بين اثنين، عن الليث، عن نافع، عن ابن عمر .

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ، قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ، وَاَعْطٰى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ، وَاَعْتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کردے اور اس کے پاس اتنا مال موجود ہو' جو غلام کی قیمت تک پہنچتا ہو' تو اس غلام کی مناسب طور پر قیمت لگائی جائے گی اور وہ شخص اپنے شراکت داروں کو ان کا حصہ دیدے گا اور وہ غلام اس شخص کی طرف سے آزاد ہو جائے گا ورنہ اس غلام کا صرف اتنا ہی حصہ آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّرِيكَ اِذَا اَعْتَقَ نَصِيبَهُ، وَالْمُعْتِقُ مُعْدِمٌ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْعَبْدِ شَيْءٌ، وَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب کوئی شراکت دار اپنے حصے کو آزاد کردیتا ہے

اور آزاد کرنے والا شخص خوشحال نہ ہو' تو غلام پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی اس کا اتنا حصہ آزاد ہوگا جتنا (ایک شراکت دار نے) آزاد کیا تھا

4317 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ، بِصَيْدَا، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ

4316– إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 2/772 في العتق: باب من أعتق شركاً له في مملوك . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/66، وأحمد 2/112 و156، والبخاري "2522" في العتق: باب إذا أعتق عبداً بين اثنين أو أمة بين الشركاء، ومسلم "1501" و3/1286 "47"، وأبو داوُد "3940" في العتق: باب فيمن روى أنه لا يستسعي، والنسائي في العتق كما في "التحفة" 6/208، وابن ماجة "2528" في العتق: باب من أعتق عبداً واشترط خدمته، وابن الجارود "970"، والبيهقي 10/274، والبغوي "2421" . وأخرجه أحمد 2/2 و15 و77 و105 و142، والبخاري "2523" و"2524" و"2525"، ومسلم "1501" و3/1286 "48" و"49"، وأبو داوُد "3941" و"3942" و"3943" و"3944"، والترمذي "1386" في الأحكام: باب ما جاء في العبد يكون بين الرجلين فيعتق أحدهما نصيبه، والنسائي 7/319 في البيوع: باب الشركة في الرقيق، والبيهقي 10/275 من طرق عن نافع، به . وأخرجه أحمد 2/34، والبخاري "2521"، ومسلم 3/1287 "50" و"51"، وأبو داوُد "3946" و"3947"، والترمذي "1347"، والنسائي 7/319، والبيهقي 10/275 من طريق سالم بن عبد الله بن عمر، عن أبيه .

4317– إسناده حسن في الشواهد . سليمان بن موسى الأموي مولاهم الدمشقي صدوق فقيه، وفي حديثه بعض لين، وقد خولط قبل موته بيسير . وأخرجه ابن عدي في "الكامل" 3/1117، ومن طريقه البيهقي 10/276 عن صالح بن عبد الله الهاشمي، عن محمود بن خالد، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي في العتق كما في "التحفة" 6/99، وابن عدي، والبيهقي 10/276 من طريقين، عن الوليد بن مسلم، به . وقال النسائي: سليمان بن موسى ليس بذاك القوي في الحديث، ولا نعلم أحداً روى هذا الحديث عن عطاء غيره .

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ فِيهِ شَرِيكٌ، وَلَهُ وَفَاءٌ فَهُوَ حُرٌّ، وَيَضْمَنُ نَصِيبَ شُرَكَائِهِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ لِمَا اَسَاءَ مُشَارَكَتَهُمْ، وَلَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ شَيْءٌ،

(توضیح مصنف): اَبُوْ مُعَيْدٍ هٰذَا اسْمُهُ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ الرُّعَيْنِيُّ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الشَّامِ وَفُقَهَائِهِمْ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی غلام کو آزاد کرتا ہے اور اس غلام میں اس کے (دوسرے) حصے دار بھی ہوں اور اس شخص کے پاس اتنا مال موجود ہو کہ وہ اس غلام کی پوری قیمت ادا کر سکتا ہو تو وہ غلام آزاد شمار ہوگا اور وہ شخص اپنے شراکت داروں کا حصہ مناسب قیمت کے حساب سے ادا کر دے گا اس وجہ سے کہ اس نے اپنے شراکت داروں کے ساتھ زیادتی کی ہے اور غلام پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی''۔

ابو معید نامی راوی کا نام حفص بن غلان رعینی ہے یہ اہل شام سے تعلق رکھنے والے ثقہ اور فقیہ شخص ہیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اسْتِسْعَاءِ الْعَبْدِ فِيْ نَصِيبِ الْمُعْتِقِ لِفَكِّ رَقَبَتِهِ

غلام کی مکمل آزادی کے لیے غلام سے مزدوری کروانا مباح ہے جو اسے آزاد کرنے والے کے حصے میں سے ہوگی تاکہ اس غلام کو آزاد کروادیا جائے

4318 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، بِخَبَرٍ غَرِيبٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، وَيَحْيَى بْنُ صُبَيْحٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا عَبْدٌ كَانَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ، فَاِنْ كَانَ مُوْسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ، وَاِنْ كَانَ مُعْسِرًا اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ملکیت ہو اور ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے حصے کو آزاد کر دے تو اگر وہ

4318– إسناده صحيح . إبراهيم بن بشار حافظ له أوهام وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير يحيى بن صبيح، فإنه من رجال أبي داوُد، وهو صدوق . وأخرجه أحمد 2/255 و426 و472، والبخاري "2492" في الشركة: باب تقويم الأشياء بين الشركاء بقيمة عدل، و "2527" في العتق: باب إذا أعتق نصيباً في عبد . . .، ومسلم "1503" في العتق: باب ذكر سعاية العبد، و3/1287 "54" و"55" في الأيمان: باب من أعتق شركاً له في عبد، وأبو داوُد "3938" و"3939" في العتق: باب من ذكر السعاية في هذا الحديث، والترمذي "1348" في الأحكام: باب ما جاء في العبد يكون بين الرجلين . . .؛ والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/304، وابن ماجة "2527" في العتق: باب من أعتق: باب من أعتق شركاً له في عبد، من طرق عن سعيد بن أبي عَروبة، بهذا الإسناد، وانظر لزاماً "فتح الباري" 5/157–160 .

خوشحال ہوگا' تو اس غلام کی قیمت وہ ادا کرے گا اور اگر وہ تنگ دست ہوگا' تو پھر غلام کو تنگی کا شکار کیے بغیر اس سے مزدوری کروائی جائے گی (اور دوسرے شخص کے حصے کی قیمت ادا کردی جائے گی)''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَبْدَ اِنَّمَا يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِهِ الْمُعْتَقِ بَعْدَ اَنْ يُّقَوَّمَ ثَمَنُهُ قِيمَةَ عَدْلٍ لَا وَكْسَ فِيهِ، وَلَا شَطَطَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب غلام سے اس کے آزاد ہونے والے حصے کے بارے میں

مزدوری کروائی جائے گی' تو اس سے پہلے انصاف کے مطابق اس کی قیمت کا تعین کرلیا جائے گا اس میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں ہوگی

4319 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا فِي مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِي مَالِهِ، اِنْ كَانَ لَهُ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ، ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کردے تو اس پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اپنے مال میں سے اس پورے غلام کو آزاد کرے اگر اس شخص کے پاس اتنا مال موجود ہو اور اگر اس کے پاس اتنا مال موجود نہ ہو' تو اس غلام کی مناسب طور پر قیمت مقرر کی جائے گی اور پھر اس غلام سے اتنی مزدوری کروائی جائے گی جو اس حصے کے مطابق ہو' جسے آزاد نہیں کیا گیا ہو' تاہم اسے مشقت کا شکار نہیں کیا جائے گا''۔

4319– إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله والشِّقص: النصيبُ قليلاً كان أو كثيراً، ويقال له: الشقيص والشِّرك .

بَابُ الْعِتْقِ فِي الْمَرَضِ

بیماری کے دوران غلام آزاد کرنا

ذِكْرُ مَا يُحْكَمُ لِمَنْ اَعْتَقَ عَبِيدًا لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَا مَالَ لَهُ غَيْرُهُمْ

اس بات کا تذکرہ، جو شخص مرنے کے قریب اپنے غلاموں کو آزاد کر دیتا ہے اور اس شخص کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں ہوتا اس کا کیا حکم ہوتا ہے

4320 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا كَانَ لَهُ سِتَّةُ اَعْبُدٍ، فَاَعْتَقَهُمْ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَرِهَهُ، وَجَزَّاَهُمْ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ، فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ، وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کے چھ غلام تھے اس نے مرنے کے وقت ان کو آزاد کر دیا اس شخص کا ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غلاموں کے تین حصے کیے ان کے درمیان قرعہ اندازی کروائی اور ان میں سے دو کو آزاد کر دیا اور باقی چار کو غلام رہنے دیا۔

4320- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد فقد روى عنه البخارى فقط، والحسن البصرى لم يسمع من عمران بن حصين، لكنه قد توبع .وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" "334"/18 عن معاذ بن المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائى فى العتق كما فى "التحفة" 8/178 عن محمد بن عبد الله بن بزيع، عن يزيد بن زريع، بِهِ . وأخرجه الطبرانى "335"/18 من طريق أبى شهاب، عن يونس بن عبيد، بِهِ وأخرجه عبد الرزاق "16763"، وأحمد 4/428 و430-431 و439 و440، وسعيد بن منصور فى "سننه" "408"، والنسائى 4/64 فى الجنائز: باب الصلاة على من يحيف فى وصيته، وفى العتق كما فى "التحفة" 8/178، والطبرانى "301"/18 و"303" و"304" و"305" و"342" و"351" و"357" و"358" و"359" و"361" و"365" و"368" و"393" و"403" و"404" و"405" و"406" و"408" و"412"، والبيهقى 10/286 من طرق عن الحسن، بِهِ . وفى رواية المبارك عن الحسن عند أحمد 4/440 ذكر تصريح الحسن بالتحديث ولا يصح، وهو وهم من المبارك . وانظر "4542" و"5052" .

بَابُ الْكِتَابَةِ

باب: کتابت کا حکم

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ كَيْفِيَّةِ الْكِتَابَةِ لِلْمُكَاتَبِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ مکاتب کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیسے کیا جائے

4321 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ اَحَادِيْثَ، اَفَتَاْذَنُ لَنَا اَنْ نَكْتُبَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

فَكَانَ اَوَّلُ مَا كَتَبَ كِتَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ: لَا يَجُوْزُ شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَاحِدٍ، وَلَا بَيْعٌ وَّسَلَفٌ جَمِيعًا، وَلَا بَيْعُ مَا لَمْ يُضْمَنْ، وَمَنْ كَانَ مُكَاتَبًا عَلٰى مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَقَضَاهَا اِلَّا عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، فَهُوَ عَبْدٌ، اَوْ عَلٰى مِائَةِ اُوقِيَّةٍ، فَقَضَاهَا اِلَّا اُوقِيَّةً فَهُوَ عَبْدٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ احادیث سنتے ہیں' تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بات کی اجازت دیں گے کہ ہم انہیں نوٹ کرلیا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ یہ اس وقت کی بات ہے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اہل مکہ کی طرف خط بھیجا تھا (جس میں یہ تحریر تھا)

''ایک ہی سودے میں دو شرطیں عائد کرنا جائز نہیں ہے اور ایک ہی سودے میں سودا اور سلف ایک ساتھ کرنا جائز نہیں ہے اور ایسا سودا بھی جائز نہیں ہے' جس کی ضمانت نہ دی جائے اور جو شخص ایک سو درہم کے عوض میں مکاتب بنا ہوا ور وہ ان کی ادائیگی کر دے صرف دس درہم کی ادائیگی نہ کر سکے' تو وہ غلام شمار ہوگا یا کسی شخص نے ایک سو اوقیہ کے عوض میں کتابت کا معاہدہ کیا تھا اور وہ تمام ادائیگی کر دیتا ہے صرف ایک اوقیہ کی ادائیگی نہیں کرتا تو وہ شخص غلام شمار ہوگا۔

4321– إسناده ضعيف، وهو حديث صحيح عطاء: هو الخراساني كما ورد مصرحاً به عند عبد الرزاق وهو صاحب أوهام كثيرة، وموصوف بالإرسال والتدليس، ولا يعرف له سماع من عبد الله بن عمرو، والوليد وهو ابن مسلم– مدلس وقد عنعنه، وباقي رجال السند ثقات، عمرو بن عثمان: هو أبو حفص الحمصي. وأخرجه النسائي في العتق كما في "التحفة" 6/362 عن عمرو بن عثمان، بهذا الإسناد، وقال: هذا الحديث منكر، وهو عندي خطأ، والله أعلم.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُكَاتِبَةَ عَلَيْهَا اَنْ تَحْتَجِبَ عَنْ مُكَاتِبِهَا، اِذَا عَلِمَتْ اَنَّ عِنْدَهُ الْوَفَاءُ لِمَا كُوتِبَ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس عورت نے اپنے غلام کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا

وہ اس غلام سے حجاب کرے جب اسے یہ علم ہو کہ اس غلام کے پاس اتنی رقم موجود ہے جسے وہ کتابت کے معاہدہ میں ادا کرسکتا ہے

4322 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي نَبْهَانُ مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ كَاتَبَتْهُ فَبَقِيَ مِنْ كِتَابَتِهِ اَلْفَا دِرْهَمٍ، قَالَ نَبْهَانُ: كُنْتُ اَمْسِكُهَا لِكَيْ لَا تَحْتَجِبَ عَنِّي اُمُّ سَلَمَةَ، قَالَ: فَحَجَجْتُ فَرَاَيْتُهَا بِالْبَيْدَاءِ، فَقَالَتْ لِي: مَنْ ذَا؟، فَقُلْتُ: اَنَا اَبُوْ يَحْيَى، فَقَالَتْ لِي: اَيْ بُنَيَّ، تَدْعُوْ اِلَيَّ ابْنَ اَخِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، وَتُعْطِي فِي نِكَاحِهِ الَّذِي لِي عَلَيْكَ، وَاَنَا اَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، قَالَ: فَبَكَيْتُ وَصِحْتُ، وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَدْفَعُهَا اِلَيْهِ اَبَدًا، فَقَالَتْ: اَيْ بُنَيَّ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتِبِ اِحْدَاكُنَّ مَا يَقْضِي عَنْهُ فَاحْتَجِبِي، فَوَاللّٰهِ لَا تَرَانِي اِلَّا اَنْ تَرَانِي فِي الْاٰخِرَةِ

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام نبہان بیان کرتے ہیں: سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلیا ان کی کتابت کی رقم میں سے دو ہزار درہم باقی رہ گئے۔ نبہان کہتے ہیں میں نے ان کی ادائیگی نہیں کی تاکہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا مجھ سے پردہ کرنا نہ شروع کردیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں حج کے لیے گیا میں نے بیداء کے مقام پر انہیں دیکھا تو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں ابویحییٰ ہوں تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے تم میرے بھتیجے محمد بن

4322– نبهان مولى أم سلمة مجهول لم يوثقه غير المؤلف، ومع ذلك، فقد قال الترمذي عن حديثه هذا: حسن صحيح، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي!وأخرجه الشافعي 2/44–45 "بترتيب الساعاتي"، وعبد الرزاق "15729"، وأحمد 6/289 و308 و311، والحميدي "289"، وأبو داؤد "3928" في العتق: باب في المكاتب يؤدي بعض كتابه فيعجز أو يموت، والترمذي "1261" في البيوع: باب ما جاء في المكاتب إذا كان عنده ما يؤدي، .والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 13/34 و35، وابن ماجة "2520" في العتق: باب المكاتب، والطحاوي في "مشكل الآثار " "298" و"299" و"300"، والطبراني "676"/23 و"955"، والحاكم 2/219، والبيهقي 10/327 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد .وقد ورد ما يُخالفه، فروى البيهقي 10/325 من طريق سعيد بن منصور، عن هُشيم، عن أبي قلابة، قال: "كن أزواج رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحتجبن من مكاتب ما بقي عليه دينار " ورجاله ثقات لكنه مرسل .وروى البيهقي أيضاً 10/324 من طريق أبي معاوية محمد بن خازم الضرير، عن عمرو بن ميمون بن مهران، عن سليمان بن يسار، عن عائشة ن: استأذنت عليها، فقالت: من هذا؟ فقلت: سليمان بن يسار، قال: كم بقي عليك من مكاتبتك؟ قال: قلت: عشر أواق، قالت: ادخل، فإنك عبد ما بقي عليك درهم، وهذا سند صحيح .

عبداللہ بن ابوامیہ کو میرے پاس بلا کر لاؤ اور اس کے نکاح میں وہ رقم خرچ کرو جو میں نے تم سے لینی ہے اور میں تمہیں سلام کرتی ہوں۔ نبہان کہتے ہیں میں رو پڑا اور میری آواز نکل گئی میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں انہیں کبھی بھی یہ ادائیگی نہیں کروں گا' تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جب تم خواتین میں سے کسی کے مکاتب کے پاس کتنی رقم موجود ہو' جس کے ذریعے وہ (اپنے کتابت کے معاہدے کی) مکمل ادائیگی کر سکے' تو تم (اس مقاطب غلام سے) پردہ کرو''۔

(سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا) اللہ کی قسم! اب تم مجھے صرف آخرت میں ہی دیکھ سکو گے۔

بَابُ اُمِّ الْوَلَدِ

باب: ام ولد کا حکم

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ فِي الضَّرُورَةِ بَيْعَ اُمِّ وَلَدِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ ضرورت کے وقت اپنی ام ولد کو فروخت کرسکتا ہے

4323 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كُنَّا نَبِيعُ سَرَارِيَنَا اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ فِينَا، فَلَا يَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم اپنے قیدیوں میں سے ام ولد خواتین کو فروخت کردیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان حیات تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ هُوَ الَّذِي نَهٰى عَنْ بَيْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ فرد ہیں جنہوں نے ام ولد کو فروخت کرنے سے منع کیا تھا

4324 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

4323- إسناده صحيح، أبو الزبير: هو محمد بن مسلم بن تدرس، روى له البخاري مقروناً واحتج به مسلم والباقون، وقد صرح هنا بسماعه من جابر، وباقي السند ثقات على شرط الشيخين . وهو في "مسند أبي يعلى" "2229" .وأخرجه عبد الرزاق "13211"، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/321، وابن ماجة "2517" في العتق: باب أمهات الأولاد، والدارقطني 4/135، والبيهقي 10/348 عن ابن جريج، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/47 "بترتيب الساعاتي " عن عبد المجيد، والنسائي في العتق كما في "التحفة" 2/324 من طريق مكي بن إبراهيم، كلاهما عن ابن جريج، به .وفي الباب عن أبي سعيد الخدري عند الطيالسي "2200"، والنسائي في العتق كما في "التحفة" 3/336، والحاكم 2/19، والبيهقي 10/348 وفي إسناده زيد ابن الحواري العَمِّيُّ وهو ضعيف، ومع ذلك فقد صححه الحاكم ووافقه الذهبي!قال البيهقي: ليس في شيء من هذه الأحاديث أن النبي صلى الله عليه وسلم علم بذلك، فأقرَّهم عليه .

4324- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أبو داود "3954" في العتق: باب في عتق أمهات الأولاد، والحاكم 2/18-19، والبيهقي 10/347 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد، وصحَّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ، ووافقه الذهبي .

اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَبِيعُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهٰى عَنْ بَيْعِهِنَّ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہم لوگ ام ولد کنیزوں کو فروخت کر دیا کرتے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عہد حکومت آیا' تو انہوں نے انہیں فروخت کرنے سے منع کر دیا۔

بَابُ الْوَلَاءِ

باب: ولاء کا حکم

4325 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ الطَّائِيُّ، بِمَنْبِجَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَتْنِىْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ: اِنِّىْ كَاتَبْتُ اَهْلِىْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِىْ كُلِّ عَامٍ اُوقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِىْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَدْتُهَا لَهُمْ، وَيَكُوْنُ لِىْ وَلَاؤُكِ، فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا، فَقَالَتْ لَهُمْ ذٰلِكَ، فَاَبَوْا عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِ اَهْلِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَقَالَتْ: اِنِّىْ قَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِمْ ذٰلِكَ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهَا، فَاَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِىْ لَهُمُ الْوَلَاءَ، فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى النَّاسِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ، مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ، وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ، وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ [1]

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ: اشْتَرِطِىْ لَهُمُ الْوَلَاءَ لَفْظَةُ اَمْرٍ مُرَادُهَا نَفْىُ جَوَازِ اسْتِعْمَالِ ذٰلِكَ الْفِعْلِ لَوْ فَعَلَتْهُ لَا الْاَمْرُ بِهٖ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ عَقِبِ هٰذَا الْقَوْلِ قَامَ خَطِيْبًا لِلنَّاسِ، وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ لَا لِمَنِ اشْتَرَطَ لَهٗ، وَنَظِيْرُ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ فِى السُّنَنِ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَشِيْرِ بْنِ سَعْدٍ فِىْ قِصَّةِ النَّحْلِ: اَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِىْ اَرَادَ بِهِ الْاِعْلَامَ اَنَّكَ لَوْ فَعَلْتَ هٰذَا الْفِعْلَ لَمْ يُجْزْ لِاَنَّهٗ جَوْرٌ، وَلَوْ جَازَ شَهَادَةٌ غَيْرِهٖ لَجَازَتْ شَهَادَتُهٗ، وَلَمْ يَكُنْ جَوْرًا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ میرے پاس آئی اس نے کہا: میں نے نواوقیہ کے عوض میں اپنے مالک

4325- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 2/780-781 في العتق: باب مصير الولاء لمن أعتق . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/70-71 و71-72، والبخاري "2168" في البيوع: باب إذا اشترط شروطاً في البيع لا تحل، و "2729" في الشروط: باب الشروط في الولاء، والبيهقي 10/295 و336، والبغوي "2114" . وقد تقدم هذا الحديث برقم "4272" .

[1] حديث صحيح سيأتي عند المؤلف برقم "5104" .

کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کیا ہے' جس میں ہر سال ایک اوقیہ کی ادائیگی کرنی ہوگی' تو آپ میری مدد کیجئے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تمہارا مالک چاہے' تو میں انہیں تمام ادائیگی ایک ساتھ کر دیتی ہوں اور تمہاری ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا۔ بریرہ اپنے مالک کے پاس گئی اس نے انہیں یہ بات بتائی تو ان لوگوں نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا وہ اپنے مالکان سے واپس آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اس نے بتایا: میں نے اس کے سامنے یہ پیش کش رکھی تھی' لیکن انہوں نے اسے قبول نہیں کیا اور یہ اصرار کیا کہ ولاء کا حق ان کے پاس رہے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا: تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری بات بتائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے خرید لو اور ولاء کی شرط ان کے لیے رہنے دو' کیونکہ ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے' جو آزاد کرتا ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: اما بعد! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے' وہ ایسی شرائط عائد کرتے ہیں' جن کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہیں ہے ہر وہ شرط جس کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل شمار ہوگی اگرچہ سو شرطیں عائد کی گئی ہوں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (پورا کیے جانے کا) زیادہ حقدار ہے اور اللہ تعالیٰ کی (جائز کردہ) شرط زیادہ مضبوط ہوتی ہے ولاء کا حق اسے حاصل ہوتا ہے' جو آزاد کرتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمانا ''تم ولاء کی شرط ان کے لیے رہنے دو'' یہ لفظی طور پر امر کے الفاظ ہیں' لیکن اس سے مراد اس فعل پر عمل کرنے کے جائز ہونے کی نفی ہے' اگر وہ ایسا کر لیتی ہیں (تو یہ جائز نہیں ہوگا) اس سے یہ مراد نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس بات کا حکم دے رہے ہیں اور اس بات کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرمان کے بعد لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: اور انہیں یہ بتایا کہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے اسے حاصل نہیں ہوتا جو اس کی شرط عائد کرتا ہے اور اس نوعیت کے الفاظ کی مثالیں سنت میں اور بھی ہیں جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو (اپنے ایک بیٹے کو) عطیہ دینے کے واقعے میں یہ فرمایا تھا: ''تم میری بجائے کسی اور کو گواہ بنالو''۔ اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس بات کی اطلاع دینا تھا کہ اگر تم اس فعل کو سرانجام دو گے تو یہ جائز نہیں ہوگا' کیونکہ یہ ظلم ہے (کیونکہ اصول یہ ہے) اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کی گواہی جائز ہوتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی بھی جائز ہونی چاہیے تھی اور یہ عمل ظلم نہ ہوتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَائِشَةَ اَعَانَتْ بَرِيرَةَ فِيْ كِتَابَتِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَكُوْنَ قَدِ اشْتَرَتْهَا اَوْ اَعْتَقَتْهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کی کتابت کی رقم کی ادائیگی میں ان کی مدد کی تھی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خریدا نہیں تھا یا انہیں آزاد نہیں کیا تھا

4326 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

(متن حدیث): اَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَصُبَّ لَهُمْ عَنْكِ صَبَّةً، فَاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ، وَيَكُونُ لِي وَلَاؤُكِ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ لِاَهْلِهَا، فَقَالُوا: لَا، اِلَّا اَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَنَا، قَالَ يَحْيَى: فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ اَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ اشْتَرِيهَا وَاَعْتِقِيهَا، فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَهٰذَا اٰخِرُ جَوَامِعِ اَنْوَاعِ الْاَمْرِ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَاهَا بِفُصُولِهَا وَاَنْوَاعِ تَقَاسِيمِهَا، وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الْاَوَامِرِ اَحَادِيثُ بَدَّدْنَاهَا فِي سَائِرِ الْاَقْسَامِ؛ لِاَنَّ تِلْكَ الْمَوَاضِعَ بِهَا اَشْبَهُ، كَمَا بَدَّدْنَا مِنْهَا فِي الْاَوَامِرِ لِلْبُغْيَةِ فِي الْقَصْدِ فِيهَا، وَاِنَّمَا نُمْلِي بَعْدَ هٰذَا الْقِسْمَ الثَّانِي الَّذِي هِيَ النَّوَاهِي بِتَفْصِيلِهَا وَتَقْسِيمِهَا عَلٰى حَسَبِ مَا اَمْلَيْنَا الْاَوَامِرَ اِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَشَاءَهُ، جَعَلَنَا اللّٰهُ مِمَّنْ اَغْضَى فِي الْحُكْمِ فِي دِينِ اللّٰهِ عَنْ اَهْوَاءِ الْمُتَكَلِّفِينَ، وَلَمْ يُعَرِّجْ فِي النَّوَازِلِ عَلٰى آرَاءِ الْمُقَلِّدِينَ مِنَ الْاَهْوَاءِ الْمَعْكُوسَةِ وَالْآرَاءِ الْمَنْحُوسَةِ، اِنَّهُ خَيْرُ مَسْؤُولٍ

❁❁ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں: بریرہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مدد مانگنے کے لیے آئی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تمہارے مالکان چاہیں' تو میں انہیں ایک ہی مرتبہ میں ادائیگی کر دیتی ہوں اور پھر میں تمہیں آزاد کردوں گی اور تمہاری ولاء کا حق مجھے حاصل ہوگا۔ بریرہ نے اپنے مالکان کے سامنے اس کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے کہا: جی نہیں ولاء کا حق ہمیں حاصل رہے گا۔

یحییٰ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے عمرہ نامی خاتون نے یہ بات بیان کی ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چیز تمہیں اس بات سے نہ روکے' تم اسے خرید کر اسے آزاد کر دو' کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول عوامر کی مختلف اقسام کے مجموعے کا یہ آخری حصہ ہے ان اوامر کو ہم نے فصول اور ذیلی تقسیم کے تحت ذکر کیا ہے اب اوامر میں سے کچھ احادیث باقی رہ گئی ہیں' جنہیں ہم نے دیگر اقسام میں مختلف مقامات پر نقل کیا ہے' کیونکہ وہ اس مقام کے ساتھ زیادہ مناسبت رکھتی ہیں جس طرح ہم نے ان میں سے کچھ احادیث کو اوامر کے

4326- إسناده صحيح على شرطهما، وصورة سياقه لإرسال، ولم تختلف الرواة عن مالك في ذلك، لكن ورد من وجه اخر عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عائشة كما سيأتي في التخريج وهو في "الموطأ" 2/781 في العتق والولاء : باب مصير الولاء لمن أعتق .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/72، والبخاري "2564" في المكاتب: باب بيع المكاتب إذا رضي، والنسائي في العتق كما في "التحفة" 12/425، والبيهقي 10/336-337 .وأخرجه الشافعي 2/71، والبخاري "456" في الصلاة: باب ذكر البيع والشراء على المنبر في المسجد، و"2735" في الشروط: باب المكاتب وما لا يحل من الشروط التي تخالف كتاب الله، والنسائي كما في "التحفة" 12/425 و526، والبيهقي 10/337 من طرق عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمْرَةَ بِنْتِ عبد الرحمٰن، عن عائشة . . . فذكرته، وانظر ما قبله .

تحت بھی نقل کیا ہے' تا کہ اس بارے میں مقصد حاصل ہو جائے اس کے بعد ہم دوسری قسم املاء کروائیں گے جو نواہی سے تعلق رکھتی ہے ہم اسے مختلف فصلوں اور ذیلی تقسیم کے تحت ذکر کریں گے جس طرح ہم نے عوامر کو املاء کروایا تھا اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دیا اور یہ چاہا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جو اللہ کے دین کے بارے میں حکم بیان کرتے ہوئے تکلف کرنے والوں کی نفسانی خواہشات سے لاتعلق رہتے ہیں اور نئے پیش آمدہ مسائل میں الٹی خواہشات اور منحوس آراء کی پیروی کرنے والوں کی رائے کے مطابق نہیں چلتے ہیں بے شک وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) سب سے بہتر مسئول ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِلْمُتَوَلِّي غَيْرَ مَوَالِيهِ فِي الدُّنْيَا

ایسے شخص کے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ

جو دنیا میں اپنے آزاد کرنے والے کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے

4327 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حِصْنٌ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَوَلّٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حِصْنٌ هٰذَا هُوَ حِصْنُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّرَاغِمِيُّ مِنْ اَهْلِ دِمَشْقَ جَدُّ سَلَمَةَ بْنِ الْعَيَّارِ لَهُ حَدِيثَانِ غَيْرَ هٰذَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جو شخص اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے وہ جہنم میں اپنے مخصوص مقام پر پہنچنے کے لیے تیار رہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حصن نامی راوی حصن بن عبدالرحمٰن تراغمی ہے یہ اہل دمشق سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ سلمہ بن عیار کے دادا ہیں ان سے اس روایت کے علاوہ دو اور احادیث بھی منقول ہیں۔

4327– إسناده ضعيف، حصن مجهول لم يرو عنه غير الأوزاعي، ولم يوثقه غير المؤلف .وفي الباب عن أبي هريرة عند مسلم 1508، وأبي داؤد 5114 بلفظ "من تولى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ القيامة عدل ولا صرف" .وعن علي عند البخاري 1870، ومسلم 1370، وأبي داؤد 2034، والترمذي 2127 .وعن جابر عند أحمد 3/332 . نقله المزي في "التهذيب 6/510" هكذا، والنص المذكور في "الثقات" 6/246 يختلف عما هنا .

كِتَابُ الْاَيْمَانِ

کتاب! قسم کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ حَفْظِ نَفْسِهِ فِي الْاَيْمَانِ وَالشَّهَادَاتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ قسم اٹھاتے ہوئے اور گواہی دیتے ہوئے اپنی حفاظت کرے

4328 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ

✿✿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کون سے لوگ بہتر ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے زمانے کے پھر اس کے بعد والے پھر اس کے بعد والے' پھر وہ لوگ آئیں گے کہ ان میں سے کسی کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی (یعنی وہ جھوٹی قسمیں اٹھائیں گے اور جھوٹی گواہیاں دیں گے)۔

4328- إسناده صحيح على شرطهما . عَبيدة: هو ابن عمرو السَّلْماني، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي، ومنصور: هو ابن المعتمر، وجرير: هو ابن عبد الحميد، وأبو خيثمة: هو زهير بن حرب . وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 241/1، وزاد في آخره: قال إبراهيم: كانوا ينهوننا ونحن صبيان عن العهد والشهادات .وأخرجه مسلم 2533 211 في فضائل الصحابة: باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، والنسائي في الكبرى كما في "التحفة" 7/92، وابن ماجة 2362 في الأحكام: باب كراهية الشهادة لمن لم يستشهد، من طرق عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 299، وأحمد 1/438، والبخاري 6658 في الأيمان والنذور: باب إذا قال: أشهد بالله، أو شهدت بالله، ومسلم 2533، والنسائي في "الكبرى"، والطحاوي في "المشكل" 3/176، والطبراني 10338، والبيهقي 10/45 من طرق عن منصور، بِهِ .وأخرجه الطيالسي 299، وأحمد 1/378 و417 و438 و442، والبخاري 6429 في الرقاق: باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، ومسلم 2533 212، والترمذي 3859 في المناقب: باب ما جاء في فضل من رأى النبي صلى الله عليه وسلم وصحبه، والنسائي في "الكبرى"، والطحاوي 3/176، والبيهقي 10/122-123 و159-160 من طريقين عن إبراهيم، بِهِ . وسيأتي هذا الحديث عند المؤلف 7178 و7179 .

ذِكْرُ اِبَاحَةِ حَلْفِ الْاِنْسَانِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، وَاِنْ لَّمْ يُحَلَّفْ اِذَا اَرَادَ بِذٰلِكَ تَاْكِيدَ قَوْلِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھا سکتا ہے

اگرچہ اس سے قسم نہ لی گئی ہو اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اپنی بات میں تاکید پیدا کرے

4329 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَهُ ذَاتَ يَوْمٍ غِلْمَانٌ، وَاِمَاءٌ، وَعُبَيْدٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ بچے' کنیزیں اور انصار کے غلام آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم لوگوں سے محبت کرتا ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ جَائِزٌ لَهُ اَنْ يَّحْلِفَ فِيْ كَلَامِهِ اِذَا اَرَادَ التَّاْكِيدَ لِقَوْلِهِ الَّذِي يَقُوْلُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات جائز ہے' جب وہ اپنے کلام کے دوران

تاکید پیدا کرنا چاہے' تو وہ کلام کے دوران حلف اٹھا سکتا ہے

4330 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ

4329– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 3/285، وأبو يعلى 3517 من طريق عفان، والحاكم 4/80 من طريق محمد بن كثير، كلاهما عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 3/150 عن عبد الصمد، عن محمد بن ثابت، عن أبيه، عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم استقبله نساء وصبيان وخدم جائين من عرس من الأنصار، فسلم عليهم وقال: "والله إني لأحبكم " .وأخرجه أحمد 3/175، والبخارى 3785 فى مناقب الأنصار: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم للأنصار: "أنتم أحب الناس إلي"، و5180 فى النكاح: باب ذهاب النساء والصبيان إلى العرس، ومسلم 2508 فى فضائل الصحابة: باب من فضائل الأنصار رضى الله عنهم، من طريقين عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس بنحوه .

4330– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الوارث بن عبيد الله وهو صدوق، روى له الترمذى .عبد الله: هو ابن المبارك، وهو عنده فى "الزهد" 496 .وأخرجه النسائى فى الرقاق كما فى "التحفة" 8/376 عن سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/228–229 و229، ومسلم 2858 فى الجنة وصفة نعيمها: باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة، والترمذى 2323 فى الزهد: باب رقم 15، وابن ماجة 4108 فى الزهد: باب مثل الدنيا، والطبرانى 20/713 و714 و716 من طرق عن إسماعيل بن أبى خالد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/230، والطبرانى 20/722 من طريق مجالد بن سعيد، والطبرانى 20/717، والحاكم 4/319 من طريق إبراهيم بن مهاجر كلاهما عن قيس، به .وصححه الحاكم ووافقه الذهبى .وأخرجه الطبرانى 20/731، والحاكم 3/592 من طريق عبد الله بن صالح، عن يحيى بن أيوب، عن عبيد الله بن زحر، عن أبى إسحاق الهمدانى، عن المستورد .

اللّٰہِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ، اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ اَبِی خَالِدٍ، عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِی حَازِمٍ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ، اَخِی بَنِی فِھْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

(متن حدیث): وَاللّٰہِ مَا الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا کَمَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اِصْبَعَہٗ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ جو بنوفہر سے تعلق رکھتے ہیں' بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال بالکل اس طرح جیسے کوئی شخص اپنی انگلی کو دریا میں ڈالے اور پھر اس بات کا جائزہ لے کہ وہ کس چیز کے ہمراہ واپس آئی ہے''۔

ذِکْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اِذَا حَلَفَ اَنْ یَّحْلِفَ بِرَبِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' جب وہ قسم اٹھائے' تو یہ قسم اٹھائے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم

4331 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْھَمْدَانِیُّ، بِالصُّغْدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیلَ الْبُخَارِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ اَبِی اُوَیْسٍ، حَدَّثَنِی اَخِی، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ، عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا یَخْفَی عَلَیَّ حِینَ تَکُوْنِیْنَ غَضْبَی، وَحِینَ تَکُوْنِیْنَ رَاضِیَۃً، اِذَا کُنْتِ غَضْبَی، قُلْتِ: لَا وَرَبِّ اِبْرَاھِیمَ، وَاِذَا کُنْتِ رَاضِیَۃً، قُلْتُ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، فَقُلْتُ: صَدَقْتَ، اِنَّمَا اَھْجُرُ اسْمَکَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَرَاَیْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِیًا فِیْہِ شَجَرٌ کَثِیْرٌ قَدْ اُکِلَ مِنْھَا، وَوَجَدْتَ شَجَرَۃً لَمْ یُؤْکَلْ مِنْھَا، فِیْ اَیِّھَا کُنْتَ تَرْتَعُ بَعِیْرَکَ؟ قَالَ: فِی الَّذِی لَمْ یُرْتَعْ فِیْھَا، تُرِیْدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَتَزَوَّجْ بِکْرًا غَیْرَھَا

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یہ بات مجھ سے پوشیدہ نہیں رہتی جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو اور جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو' جب تم ناراض ہوتی ہو' تو یہ کہتی ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پروردگار کی قسم اور جب تم راضی ہوتی ہو' تو یہ کہتی ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم' تو میں نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے' لیکن میں' تو صرف آپ کا

4331- محمد بن إسماعيل البخاري: هو الإمام الثقة صاحب الصحيح ومن فوقه من رجالهما . أخو إسماعيل: هو ابو بكر عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ أويس . وهو في صحيح البخاري 5077 في النكاح: باب نكاح الأبكار، بالقصة الثانية فقط .وأخرجه أحمد 6/213، والبخاري 5228 في النكاح: باب غيرة النساء ووجدهن، و 6078 في الأدب: باب ما يجوز من الهجران لمن عصى، ومسلم 2439 في فضائل الصحابة: باب في فضل عائشة رضي الله تعالى عنها، والبيهقي 10/27، والبغوي 2338 من طرق عن هشام بن عروة، به، بالقصة الأولى .

نام لینا ترک کرتی ہوں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسی وادی میں پڑاؤ کرتے ہیں جہاں بہت سے درخت ہوتے ہیں' جن سے کھایا گیا ہوتا ہے اور وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسا درخت ملتا ہے' جس میں سے کچھ بھی نہ کھایا گیا ہو' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کو کہاں چرائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پاس جس میں سے کچھ نہ کھایا گیا ہو۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاوہ اور کسی کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَحْلِفُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کن الفاظ میں قسم اٹھاتے تھے

4332 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ يَمِيْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَحْلِفُ عَلَيْهَا: لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قسم اٹھاتے تھے' تو یہ الفاظ استعمال کرتے تھے۔ ''دلوں کو پھیرنے والی ذات کی قسم''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اللَّغْوِ الَّذِي لَا يُؤَاخِذُ اللّٰهُ الْعَبْدَ بِهِ فِي كَلَامِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ جو اس لغو قسم کے بارے میں ہے' جس کو کلام کے دوران اٹھانے پر اللہ تعالیٰ بندے سے مواخذہ نہیں کرے گا

4333 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ اللَّغْوِ فِي الْيَمِيْنِ، فَقَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

4332- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه أحمد 2/25-26 عن وكيع، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني في "الكبير" 13163 عن الحسن بن علي المعمري، عن خلف بن سالم وزهير بن حرب، ووكيع، به .وأخرجه الدارمي 2/187، والبخاري 6628 في الأيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم؟، والنسائي 7/2 في أول الأيمان والنذور من طرق عن سفيان، به وأخرجه أحمد: 2/67 و68 و127، والبخاري 6617 في القدر: باب يحول بين المرء وقلبه، و 7391 في التوحيد: باب مقلب القلوب، والترمذي 1540 في النذور والأيمان: باب ما جاء كيف كان يمين النبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني 13164 و13165 و13166، والبيهقي 10/27 من طرق عن موسى بن عقبة، به .وأخرجه النسائي 7/2-3 باب الحلف بمصرف القلوب، وابن ماجة 2093 في الكفارات: باب يمين رسول الله صلى الله عليه وسلم التي كان يحلف بها، من طريق .

وَسَلَّمَ قَالَ: هُوَ كَلَامُ الرَّجُلِ: كَلَّا وَاللّٰهِ، وَبَلٰى وَاللّٰهِ

ابراہیم صائغ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے لغو قسم کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے اللہ کے رسول نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

اس سے مراد آدمی کا یہ کہنا ہے: ہرگز نہیں اللہ کی قسم! جی ہاں اللہ کی قسم۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْاَيْمَانَ وَالْعُقُودَ اِذَا اخْتَلَجَتْ بِبَالِ الْمَرْءِ لَا حَرَجَ عَلَيْهِ بِهَا، مَا لَمْ يُسَاعِدْهُ الْفِعْلُ، اَوِ النُّطْقُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، قسم اور عقود جب آدمی کے ذہن میں الجھن پیدا کریں، تو اس پر اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا جب تک آدمی اپنے عمل اور کلام کے ذریعے اس کی موافقت نہیں کرتا

4334 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ

4333– رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم الصائغ فقد روى له أبو داؤد والنسائي وهو صدوق، وفي حسان بن إبراهيم كلام ينزله عن رتبة الصحيح .وأخرجه أبو داؤد 3254 في الأيمان والنذور: باب لغو اليمين، ومن طريقه البيهقي 10/49 عن حميد بن مسعدة .وأخرجه ابن جرير 4382 من طريق حسان الكرماني كلاهما عن إبراهيم الصائغ، بهذا الإسناد . وقال أبو داؤد: روى هذا الحديث داؤد بن أبي الفرات، عن إبراهيم الصائغ، موقوفاً على عائشة، وكذلك رواه الزهري، وعبد الملك بن أبي سليمان، ومالك بن مغول، كلهم عن عطاء، عن عائشة، موقوفاً، وصحح الدارقطني وقفه فيما نقله عنه الحافظ في "التلخيص" 4/167 .وأخرجه الشافعي 2/74، ومن طريق البيهقي 10/49 عن سفيان، عن عمرو، وابن جريج، عن عطاء، قال: ذهبت أنا وعبيد الله بن عمير إلى عائشة رضي الله عنها وهي معتكفة في ثبير، فسألناها عن قول الله تعالى: (لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ) فقالت: هو: لا والله، بلى والله .وأخرجه الطبري 4379 و4380 و4381 و4394 و4395 و4397 و4399 و4400، والبيهقي 10/49 من طرق عن عطاء، به .وأخرجه البخاري 6663 في الأيمان والنذور: باب (لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ)، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 12/221، والبيهقي 10/48 من طريق يحيى بن سعيد، وابن الجارود 925 من طريق عيسى بن يونس، والطبري 4377 و4378 عن وكيع وعبيدة، وأبي معاوية وجرير، عن هشام بن عروة، عن أبيه عن عائشة، في قول الله تعالى: (لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ) قالت: أنزلت في قول الرجل: بلى والله، ولا والله .وأخرجه مالك 2/477 في النذور والأيمان: باب اللغو في اليمين، عن هشام ابن عروة، عن أبيه عن عائشة أنها كانت تقول: لغو اليمين قول الإنسان: لا والله، وبلى والله . .

4334– إسناده صحيح على شرطهما . قتادة: هو ابن دعامة السَّدوسي، وهمام: هو ابن يحيى بن دينار العَوْذي .وأخرجه الطيالسي 2459، وأحمد 2/491، والبيهقي 7/298 من طريقين عن همام، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 2459، وأحمد 2/255 و393 و425 و474 و481، والبخاري 2528 والعتق: باب الخطأ والنسيان في العتاقة والطلاق ونحوه، و5269 في النكاح: باب الطلاق في الإغلاق والكره والسكران . . .، و6664 في الأيمان: باب تجاوز الله عن حديث النفس والخواطر بالقلب إذا لم تستقر، وأبو داؤد 2209 في الطلاق: باب في الوسوسة بالطلاق، والترمذي 1183 في الطلاق: باب ما جاء فيمن يحدث نفسه بطلاق امرأته، والنسائي 6/156–157 و157 في الطلاق: باب من طلق في نفسه، وابن ماجة 2044 في الطلاق: باب طلاق المكره والناسي، والبيهقي 7/298 من طرق عن قتادة، به .قال الحافظ: قال الكرماني: فيه أن الوجود الذهني لا أثر له، وإنما الاعتبار بالوجود القولي في القوليات، والعملي في العمليات، وقد احتج به من لا يرى المؤاخذة بما وقع في النفس ولو عزم عليه، وانفصل من قال: يؤاخذ بالعزم بأنه نوع من العمل يعني عمل القلب .قلت القائل ابن حجر: وظاهر الحديث أن المراد بالعمل عمل الجوارح، لأن المفهوم من لفظ ما لم تعمل يشعر بأن كل شيء في الصدر لا يؤاخذ به سواء توطن به أم لم يتوطن .

قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِى عَنْ كُلِّ شَىْءٍ حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ نے میری امت کی ہر اس چیز سے درگزر کیا ہے' جو ان کے ذہن میں خیال آتا ہے' جب تک وہ اس بارے میں کوئی بات نہ کریں' یا اس پر عمل نہ کریں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ قَتَادَةُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں قتادہ نامی راوی منفرد ہے

4335 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِى عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَنْطِقْ اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان چیزوں سے درگزر کیا ہے' جو ان کے ذہن میں خیالات آتے ہیں جب تک وہ اس بارے میں بات نہیں کرتے یا ان پر عمل نہیں کرتے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا حَلَفَ لَهٗ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ يَنْبَغِى اَنْ يُّصَدِّقَهٗ عَلٰى يَمِيْنِهٖ، وَاِنْ عَلِمَ مِنْهُ ضِدَّهٗ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: جب آدمی کے سامنے

اس کا کوئی مسلمان بھائی قسم اٹھائے' تو آدمی کو چاہئے کہ وہ اس کی قسم کی تصدیق کر دے اگرچہ اسے اس شخص کے حوالے سے اس کے برخلاف کا علم ہو

4336 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4335- إسناده قوى، رجاله رجال الشيخين غير سالم بن نوح فمن رجال مسلم، وهو مختلف فيه، وثقه أبو زرعة والساجي وابن قانع، وذكره المؤلف في الثقات، وقال أحمد: ما بحديثه بأس، وقال ابن معين: ليس بشيء، وفي رواية عنه: ليس بحديثه بأس، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه ولا يحتج به، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال ابن عدي: عنده غرائب وأفراد.

(متن حدیث): رَاٰی عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَجُلًا سَرَقَ، فَقَالَ عِیْسَی: اَسَرَقْتَ؟، قَالَ: کَلَّا وَالَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، فَقَالَ عِیْسَی: آمَنْتُ بِاللّٰهِ، وَکَذَّبْتُ عَیْنِی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا اس نے چوری کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا تم نے چوری کی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے (میں نے چوری نہیں کی ہے) تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں اور میں اپنی آنکھوں کو غلط قرار دیتا ہوں"۔

ذِکْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰی اَنَّ الْحَالِفَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّحْلِفَ عَلٰی شَیْءٍ یَجِبُ اَنْ یُّعَقِّبَ یَمِیْنَهُ الِاسْتِثْنَاءَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے قسم اٹھانے والا شخص جب کسی چیز پر قسم اٹھانے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے یہ بات ضروری ہے وہ اپنی قسم کے بعد استثنیٰ کر لے

4337 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ مُکْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): حَلَفَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَیَطُوْفَنَّ عَلٰی مِائَةِ امْرَاَةٍ، کُلُّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ تَحْمِلُ غُلَامًا یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، قَالَ: فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ نِصْفَ غُلَامٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ کَانَ کَمَا قَالَ

4336– إسناده صحيح . ابن أبي السَّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/314، والبخارى 3444 فى أحاديث الأنبياء : باب قول الله: (وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا)، ومسلم 2368 فى الفضائل: باب فضائل عيسى عليه السلام، والبغوى 3520 .وأخرجه أحمد 2/383، والنسائى 8/249 فى اٰداب القضاة: باب كيف يستحلف الحاكم، وابن ماجة 2102 فى الكفارات: باب من حُلِف له بالله فليرض، والبيهقى 10/157 من طرق عن أبى هريرة .

4337– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن داوٗد فمن رجال البخارى .وأخرجه النسائى فى الأيمان والنذور كما فى "التحفة" 10/208 عن إبراهيم ابن محمد التيمى قاضى البصرة، عن عبد الله بن داوٗد الخريبى، بهذا الإسناد وأخرجه البخارى 3424 فى أحاديث الأنبياء : باب قول الله تعالى: (وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ)، من طريق مغيرة بن عبد الرحمٰن، و 6639 فى الأيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبى صلى الله عليه وسلم؟، والنسائى 7/25–26 فى الأيمان والنذور: باب إذا حلف فقال له رجل: إن شاء الله، هل له استثناء ؟، والبغوى 79 من طريق شعيب .وأخرجه مسلم 1654 فى الأيمان: باب الاستثناء، والبيهقى 10/44 من طريق موسى بن عقبة، ومسلم 1654 25 من طريق ورقاء، كلهم عن أبى الزناد، به .

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ اپنی ایک سو بیویوں کے پاس تشریف لے جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک عورت ایسے لڑکے کو جنم دے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو ان میں سے صرف ایک خاتون نے نامکمل بچے کو جنم دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اگر وہ اس وقت انشاء اللہ کہہ دیتے تو اسی طرح ہوتا تھا جس طرح انہوں نے بیان کیا تھا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَلَكَ قَدْ لَقَّنَهُ الِاسْتِثْنَاءَ عِنْدَ يَمِينِهِ اِلَّا اَنَّهُ نَسِيَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' فرشتے نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو قسم اٹھانے کے وقت انشاء اللہ کہنے کی تلقین کی تھی' لیکن وہ بھول گئے تھے

4338 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَهِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): حَلَفَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: لَيَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِتِسْعِينَ امْرَاَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ اَوِ الْمَلَكُ: قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَنَسِيَ، وَاَطَافَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ بِتِسْعِينَ امْرَاَةً فَمَا جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا وَاحِدَةٌ بِشِقِّ غُلَامٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ، وَكَانَ اَدْرَكَ حَاجَتَهُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ آج کی رات اپنی نوے بیویوں کے پاس جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک خاتون ایک ایسے لڑکے کو جنم دے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا' تو ان کے ساتھی نے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) فرشتے نے ان سے کہا آپ انشاء اللہ کہہ دیجئے' لیکن وہ یہ کہنا بھول گئے وہ اس رات اپنی نوے بیویوں کے پاس تشریف لے گئے' لیکن ان میں سے صرف ایک بیوی نے نامکمل بچے کو جنم دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اگر وہ انشاء اللہ کہہ دیتے تو وہ حانث نہ ہوتے اور ان کی خواہش بھی پوری ہو جاتی''۔

4338- إسناده قوی، رجاله رجال الشیخین غیر إبراهیم بن بشار وهو الرمادی- وهو حافظ روی له أبو داوٗد والترمذی .وأخرجه البخاری 6720 فی کفارات الأیمان: باب الاستثناء فی الأیمان، ومسلم 1654 23 من ثلاث طرق عن سفیان بن عیینة، عن أبی الزناد وهشام بن حجیر، بِهٖ .وفی حدیث ابن أبی عمر عن سفیان عند مسلم علی سبعین امرأة .

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الِاسْتِثْنَاءِ لِلْحَالِفِ فِي يَمِيْنِهِ اِذَا اَعْقَبَهَا اِيَّاهُ

قسم اٹھانے والے کے لیے اپنی قسم میں استثنٰی کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ‘ جبکہ وہ قسم کے بعد استثنٰی کرے

4339 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ، فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنَى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے انشاء اللہ کہہ دے تو وہ استثناء کر لیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے‘ جو اس بات کا قائل ہے‘ اس روایت کو نقل کرنے میں ایوب سختیانی منفرد ہے

4340 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مَثْرُوْدٍ الْغَافِقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قسم اٹھائے اور انشاء اللہ کہہ دے وہ حانث نہیں ہوتا''۔

4339– إسناده صحيح على شرطيهما . أيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني وأخرجه البيهقي 10/46 من طريق عبدان، عن ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/10، وأبو داوُد 3261 في الأيمان والنذور: باب الاستثناء في اليمين، والنسائي 7/25 في الأيمان والنذور: باب الاستثناء، وابن ماجة 2106 في الكفارات: باب الاستثناء في اليمين، وابن الجارود 928، والبيهقي 7/360–361 من طريق سفيان بن عيينة، به .وأخرجه النسائي 7/25، والحاكم 4/303 من طريق ابن وهب، عن عمرو بن الحارث، عن كثير بن فرقد، عن نافع، به . وهذا سند صحيح على شرط البخاري، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .

4340– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن مثرود: وهو عيسى بن إبراهيم بن عيسى بن مثرود، فلم يرو له سوى أبي داوُد والنسائي وهو ثقة، أيوب بن موسى: هو ابن عمرو بن سعيد بن العاص أبو موسى المكي الأموي . وانظر ما قبله .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ مَا رَوَاهُ اِلَّا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے'

یہ روایت صرف نافع نے نقل کی ہے' جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

4341 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص حلف اٹھائے اور انشاء اللہ کہہ دے تو اس نے استثناء کر لیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مُخَيَّرٌ عِنْدَ اسْتِثْنَائِهِ فِي الْيَمِينِ بَيْنَ اَنْ يَّتْرُكَ يَمِينَهُ، اَوْ يَمْضِيَ فِيهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قسم میں استثنیٰ کرتے ہوئے آدمی کو اختیار ہوتا ہے'

وہ اپنی قسم کو ترک کر دے یا اسے برقرار رکھے

4342 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنٰى فَهُوَ بِالْخِيَارِ، اِنْ شَاءَ مَضٰى، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حَنِثٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قسم اٹھائے اور استثناء کر لے' تو اسے اختیار ہو گا اگر چاہے' تو اسے برقرار رکھے اور اگر چاہے' تو حانث ہوئے

4341– إسناده صحيح، نوح بن حبيب روى له أبو داوٗد والنسائى، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وهو فى مصنف عبد الرزاق 16118 .وأخرجه النسائى 7/30–31 فى الأيمان والنذور: باب الاستثناء، عن نوح بن حبيب، بهذا الإسناد .ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/309، والترمذى 1532 فى النذور والأيمان: باب ما جاء فى الاستثناء فى اليمين، وابن ماجة 2104 فى الكفارات: باب الاستثناء فى اليمين .

4342– إسناده قوى . عمر بن يزيد السَّيَّارى روى له أبو داوٗد، وهو صدوق لا بأس به، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين وأخرجه أحمد 2/68 و127 و153، وأبو داوٗد 3262 فى الأيمان والنذور: باب الاستثناء فى اليمين، والترمذى 1531 فى النذور والأيمان: باب ما جاء فى الاستثناء فى اليمين، والنسائى 7/12 فى الأيمان والنذور: باب من حلف فاستثنى، وابن ماجة 2105 فى الكفارات: باب الاستثناء فى اليمين، والبيهقى 10/46 من طرق عن عبد الوارث بهذا الإسناد . وقال الترمذى: حدث ابن عمر حديث حسن .وأخرجه أحمد 2/6 و48–49 و68 و126 و127 و153، والدارمى 2/185، والترمذى 1531، والنسائى 7/25 باب الاستثناء، والبيهقى فى السنن 7/360–361 و10/46 وفى الأسماء والصفات ص169 من طرق عن أيوب، به .

بغیر اسے ترک کردے''۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْحِنْثِ عَنْ مَنِ اسْتَثْنَى فِيْ يَمِيْنِهِ بَعْدَ سَكْتَةٍ يَسِيْرَةٍ

جو شخص اپنی قسم میں تھوڑے سے وقفے کے بعد استثنیٰ کر لیتا ہے اس کے حانث ہونے کی نفی کا تذکرہ

4343 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، وَاَبُوْ يَعْلٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): وَاللّٰهِ لَاَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا، وَاللّٰهِ لَاَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا، وَاللّٰهِ لَاَغْزُوَنَّ قُرَيْشًا، ثُمَّ سَكَتَ فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی قسم! میں قریش کے ساتھ ضرور لڑائی کروں گا اللہ کی قسم! میں قریش کے ساتھ ضرور لڑائی کروں گا اللہ کی قسم! میں قریش کے ساتھ ضرور لڑائی کروں گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَةَ لِلتَّارِكِ يَمِيْنَهُ بِاَخْذِ مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے نیکیاں نوٹ کرنے کا تذکرہ جو اپنی قسم کو ترک کر دیتا ہے اور اس چیز کو اختیار کرتا ہے جو اس سے زیادہ بہتر ہو

4344 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ *، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلٰى مُلْكِ يَمِيْنِهِ اَنْ يَّضْرِبَهُ، فَكَفَّارَتُهُ تَرْكُهُ، وَمَعَ الْكَفَّارَةِ حَسَنَةٌ

4343- إسناده ضعيف، ورواية سماك عن عكرمة خاصة مضطربة، وعبد الغفار بن عبد الله الزبيري ذكره المؤلف في "ثقاته" 8/421، وأورده ابن أبي حاتم 6/54 ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً . وهو في "مسند أبي يعلى" 2375 .وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 2/378 من طريق عبد الله بن داوُد، عن مسعر، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو يعلى 2674، والطحاوي 2/379، والطبراني 11742، والبيهقي 10/47 من طرق عن شريك، عن سماك، به . وشريك وهو ابن عبد الله– سيءُ الحفظ .وأخرجه أبو داوُد 3286 في الأيمان والنذور: باب الاستثناء في اليمين بعد السكوت، والطحاوي 2/378–379، والبيهقي 10/48 من طريقين عن مسعر، عن سماك بن حرب، عن عكرمة، مرسلاً .وأخرجه أبو داوُد 3285، ومن طريقه البيهقي 10/47–48 عن قتيبة بن سعيد، عن شريك، عن سماك، عن عكرمة مرسلاً .

4344– إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه البيهقي 10/34 من طريق عبد الحميد بن صبيح، عن سفيان، بهذا الإسناد .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے غلام کے بارے میں یہ قسم اٹھائے کہ وہ اس کی پٹائی کرے گا' تو اس کا کفارہ یہ ہے: وہ اس عمل کو ترک کر دے اور کفارے کے ہمراہ یہ نیکی بھی ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَرْكِ الْيَمِيْنِ لِلْحَالِفِ اِذَا عَلِمَ تَرْكَهُ خَيْرٌ مِّنَ الْمُضِيِّ فِيْ يَمِيْنِهِ

قسم اٹھانے والے شخص کو اپنی قسم ترک کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب اسے اس بات کا علم ہو جائے کہ قسم کو ترک کرنا اسے پورا کرنے کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے

4345 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْجُدِّيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ الطَّائِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ، ثُمَّ لِيَتْرُكْ يَمِيْنَهُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور اس کے برخلاف کام کو اس سے زیادہ بہتر سمجھے تو اسے وہ کام کرنا چاہئے جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کو ترک کر دینا چاہئے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4346 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ

4345- إسناده قوي، عبد الملك بن إبراهيم روى له البخاري مقروناً وهو صدوق، وباقي السند رجاله ثقات على شرطهما غيرَ تميم بن طرفة فمن رجال مسلم .وأخرجه الطيالسي 1027، وأحمد 4/157 و159، ومسلم 1651 16 في الأيمان: باب ندب من حلف يميناً، فرأى خيراً منها أن يأتي الذي هو خير ويكفِّر عن يمينه، والنسائي 7/11 في الأيمان والنذور: باب الكفارة بعد الحنث، والبيهقي 10/32 من طريق شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1651 17، والنسائي 7/11، وابن ماجة 2108 في الكفارات: باب من حلف على يمين، فرأى غيرها خيراً منها، والبيهقي 10/32 من طرق عن عبد العزيز بن رفيع، به .وأخرجه الطيالسي 1028، وأحمد 4/256 و258، ومسلم 1651 18 من طريقين عن سماك بن حرب، عن تميم بن طرفة، به . وذكر فيه قصة .وأخرجه الطيالسي 1029، وأحمد 4/256، والدارمي 2/186، والنسائي 7/10-11، والبيهقي 10/32 من طريق شعبة، عن عمرو بن مرة، عن عبد الله بن عمرو مولى الحسن بن علي، عن عدي بن حاتم . وهذا إسناد ضعيف لجهالة عبد الله بن عمرو مولى الحسن، إلا أنه يتقوى بما قبله .

4346- إسناده صحيح، تميم بن طرفة ثقة على شرط مسلم، وباقي السند ثقات على شرطهما . وهو في "صحيح مسلم" 1651 15 عن قتيبة بن سعيد، عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد .

عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ، فَسَاَلَهُ نَفَقَةً، فَقَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ اُعْطِيكَهُ اِلَّا دِرْعِي وَمِغْفَرِي، فَاَكْتُبُ اِلَى اَهْلِي اَنْ تُعْطِيكَهَا، فَلَمْ يَرْضَ، فَحَلَفَ اَنْ لَا يُعْطِيَهُ شَيْئًا، ثُمَّ رَضِيَ الرَّجُلُ، فَقَالَ عَدِيٌّ: لَوْلَا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَاَى مَا هُوَ اَتْقَى لِلّٰهِ مِنْهَا فَلْيَاْتِ التَّقْوَى، مَا حَنِثْتُ

❁❁ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے خرچ کا مطالبہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: میرے پاس تمہیں دینے کے لیے کچھ نہیں ہے صرف یہ زرہ ہے اور یہ خود ہے میں اپنے گھر والوں کی طرف کاغذ لکھ دیتا ہوں کہ وہ تمہیں کچھ دے دیں وہ شخص اس بات پر راضی نہیں ہوا تو حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ اسے کچھ نہیں دیں گے پھر وہ شخص اس بات پر راضی ہو گیا تو حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا۔

''جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر وہ (اس کے برخلاف صورت حال کو) دیکھے کہ وہ اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے' تو اسے وہ کام کرنا چاہئے جو پرہیز گاری والا ہو''۔

(حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر یہ حدیث نہ ہوتی) تو میں اپنی قسم نہ توڑتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَالِفَ اِنَّمَا اُمِرَ بِتَرْكِ يَمِينِهِ اِذَا رَاَى ذٰلِكَ خَيْرًا لَهُ مَعَ الْكَفَّارَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قسم اٹھانے والے شخص کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے' وہ اپنی قسم کو اس وقت ترک کر دے جب وہ اس سے زیادہ بہتر صورت دیکھے اور اس کے ہمراہ کفارہ ادا کر دے

4347 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ بِطَرَسُوسَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَاَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَّلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِينِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور اس کے برخلاف کام کو اس سے زیادہ بہتر دیکھے تو اسے وہ کام کرنا چاہئے کہ جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دینا چاہئے''۔

4347- إسناده حسن لغيره، مسلم بن خالد الزنجي: سيء الحفظ .وأخرجه أحمد 2/204 عن الحكم بن موسى، عن مسلم بن خالد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/185 و211 و212، والطيالسي 2259، والنسائي 7/10 في الأيمان والنذور: باب الكفارة قبل الحنث، وابن ماجة 2111 في الكفارات: باب من قال: كفارتها تركها، والبيهقي 10/33-34 من طريق عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده، وهذا سند حسن .

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْحَالِفَ مَاْمُوْرٌ بِالْكَفَّارَةِ عِنْدَ تَرْكِهِ الْيَمِيْنَ اِذَا رَاٰى ذٰلِكَ خَيْرًا لَهٗ مِنَ الْمُضِيِّ فِيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے

قسم اٹھانے والے کو قسم ترک کرنے کی صورت میں کفارے کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے جب وہ یہ چیز دیکھے کہ قسم کو پورا کرنے کے مقابلے میں اسے ترک کرنا بہتر ہے

4348 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ، فَاِنَّكَ اِنْ اَتَتْكَ عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا، وَاِنْ اَتَتْكَ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِكَ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے عبدالرحمٰن! تم حکومتی عہدے کا سوال نہ کرنا' کیونکہ اگر یہ تمہیں مانگنے سے ملے گا' تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور اگر یہ تمہیں مانگے بغیر مل جائے گا' تو اس بارے میں تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی قسم کے بارے

4348– إسناده صحيح على شرط البخاري، مسدَّد بن مسرهد ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات على شرطهما . الحسن: هو ابن أبي الحسن البصري، وقد صرح بالسماع من عبد الرحمٰن عند البخاري ومسلم . وعبد الرحمٰن بن سمرة: هو ابن حبيبة بن شمس بن عبد مناف، وكنيته أبو سعيد، وهو من مسلمة الفتح، شهد فتوح العراق، وكان فتح سجستان على يديه، أرسله عبد الله بن عامر أمير البصرة لعثمان على السرية، ففتحها وفتح غيرها، قال ابن سعد: مات سنة خمسين، وقيل: بعدها بسنة .وأخرجه الترمذي 1529 في النذور والأيمان: باب ما جاء فيمن حلف على يمين فرأىٰ غيرها خيراً منها، عن محمد بن عبد الأعلى الصنعاني، عن المعتمر بن سليمان، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/186، والبخاري 7147 في الأحكام: باب من سأل الإمارة وُكل إليها، ومسلم 1652 في الأيمان: باب ندب مَن حلف يميناً فرأى غيرها خيراً منها . .، والبيهقي 10/100 من طرق عن يونس بن عبيد ، به .وأخرجه أحمد 5/62 و62–63 و63، والدارمي 2/186، . والبخاري 6622 في الأيمان والنذور: باب قول الله تعالى: (لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ . . .)، و 6722 في كفارات الأيمان: باب الكفارة قبل الحنث وبعده، و7146 في الأحكام: باب من لم يسأل الإمارة أعانه الله عليها، ومسلم 1652، والبيهقي 10/100 من طرق عن الحسن، به . وأخرج قصة الإمارة منه مسلم 3/1456 13 في الإمارة: باب النهي عن طلب الإمارة والحرص عليها، وأبو داؤد 2929 في الخراج والإمارة: باب ما جاء في طلب الإمارة، والنسائي 8/225 في آداب القضاة: باب النهي عن مسألة الإمارة، وابن الجارود 998 من طرق عن الحسن، به . وأخرج قصة اليمين منه الطيالسي 1351، وأحمد 5/61، ومسلم 1652، وأبو داؤد 3277 و3278 في الأيمان والنذور: باب الرجل يكفر قبل أن يحنث، والنسائي 7/10 في الأيمان والنذور: باب الكفارة قبل الحنث، و 7/11 و12 باب: الكفارة بعد الحنث، وابن الجارود 929، والبيهقي 10/53 م طرق عن الحسن، به .

میں حلف اٹھالو اور تم اس کے علاوہ دوسری صورت کو اس سے زیادہ بہتر پاؤ تو وہ کام کرو جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ مُبَاحٌ لَهُ اَنْ يَّبْدَاَ بِالْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ اِذَا رَاٰى تَرْكَ الْيَمِيْنِ خَيْرًا مِنَ الْمُضِيِّ فِيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کے لیے یہ بات مباح قرار دی گئی ہے'

قسم توڑنے سے پہلے ہی کفارہ ادا کر دے' جبکہ اس نے یہ دیکھا ہو کہ قسم کو پورا کرنے کے مقابلے میں اسے ترک کر دینا بہتر ہے

4349 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر اس کے علاوہ کام کو اس سے زیادہ بہتر محسوس کرے تو اسے اپنی قسم کا کفارہ دے دینا چاہئے اور وہ کام کرنا چاہئے جو زیادہ بہتر ہے"۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْحَالِفِ اَنْ يَّحْنَثَ يَمِيْنَهٗ اِذَا رَاٰى ذٰلِكَ خَيْرًا مِنَ الْمُضِيِّ فِيْهِ

قسم اٹھانے والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اپنی قسم کو توڑ دے'

اس وقت جب وہ یہ دیکھے کہ اسے پورا کرنے کے مقابلے میں (اسے توڑ دینا) زیادہ بہتر ہے

4350 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ:

(متن حدیث): نَزَلَ عَلَيْنَا اَضْيَافٌ لَنَا، وَكَانَ اَبِىْ يَتَحَدَّثُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ

4349- إسناده صحيح على شرط مسلم، سهيل بن أبي صالح روى له البخاري مقروناً واحتج به مسلم والآخرون، وباقي السند ثقات على شرطهما، وهو في "الموطأ" 2/478 في النذور والأيمان: باب ما تجب به الكفارة من الأيمان .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/361، ومسلم 1650 12 في الأيمان: باب ندب من حلف يميناً فرأى غيرها خيراً منها . . .، والترمذي 1530 في النذور والأيمان: باب ما جاء في الكفارة قبل الحنث، والنسائي في "الكبرى" . كما في "التحفة" 9/416، والبيهقي 10/53، والبغوي 2438 . وقال الترمذي: حسن صحيح .وأخرجه مسلم 1650 13 و14، والبيهقي 9/232 و10/53 من طريقين عن سهيل، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1650 11، والبيهقي 10/32 من طريق مروان بن معاوية، عن يزيد بن كيسان، عن أبي حازم، عن أبي هريرة، وفيه قصة .

اللَّیْلِ، فَانْطَلَقَ وَقَالَ: یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، افْرُغْ مِنْ اَضْیَافِكَ، فَلَمَّا اَمْسَیْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ فَاَبَوْا، وَقَالُوا: حَتّٰی یَجِیءَ اَبُوكَ مَنْزِلَهُ، فَیَطْعَمُ مَعَنَا، فَقُلْتُ: اِنَّهٗ رَجُلٌ حَدِیدٌ، وَاِنَّكُمْ اِنْ لَمْ تَفْعَلُوا خِفْتُ اَنْ یُّصِیبَنِیْ مِنْهُ اَذًی، فَاَبَوْا عَلَیْنَا، فَلَمَّا جَاءَ، قَالَ: قَدْ فَرَغْتُمْ مِنْ اَضْیَافِكُمْ، فَقَالُوا: لَا وَاللّٰهِ، فَقَالَ: اَلَمْ آمُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَتَنَحَّیْتُ، قَالَ: اَقْسَمْتُ عَلَیْكَ اِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِیْ اِلَّا جِئْتَ فَجِئْتُ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا لِیْ ذَنْبٌ هٰؤُلَاءِ اَضْیَافُكَ فَسَلْهُمْ قَدْ اَتَیْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَاَبَوْا اَنْ یَّطْعَمُوا، حَتّٰی تَجِیءَ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ لَا تَقْبَلُونَ عَنَّا قِرَاكُمْ؟ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اللَّیْلَةَ، قَالُوا: فَوَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰی تَطْعَمَهُ، فَقَالَ: لَمْ اَرَ كَالشَّرِّ مُنْذُ اللَّیْلَةِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا الْاَوَّلُ فَمِنَ الشَّیْطَانِ فَهَلُمُّوا قِرَاكُمْ فَجِیءَ بِالطَّعَامِ، فَسَمَّی اللّٰهَ، وَاَكَلَ، وَاَكَلُوا، فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَرُّوا وَحَنِثْتُ، فَقَالَ: بَلْ اَنْتَ اَبَرُّهُمْ وَخَیْرُهُمْ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہمارے ہاں کچھ مہمان آ گئے میرے والد نماز کے وقت (عشاء کے بعد دیر تک) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کیا کرتے تھے جب وہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) جانے لگے تو انہوں نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن مہمانوں کو کھانا کھلا دینا جب شام ہوئی تو میں کھانا لے کر ان کے پاس آیا‘ تو انہوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور یہ کہا: جب تک تمہارے والد گھر واپس نہیں آتے اور ہمارے ساتھ کھانا نہیں کھاتے (ہم اس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے) میں نے کہا: وہ غصے والے آدمی ہیں اگر آپ لوگوں نے کھانا نہ کھایا تو مجھے یہ اندیشہ ہے‘ وہ میری پٹائی کریں گے‘ لیکن مہمانوں نے یہ بات نہیں مانی جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے‘ تو انہوں نے دریافت کیا: آپ لوگوں نے کھانا کھا لیا ہے؟ مہمانوں نے جواب دیا: جی نہیں اللہ کی قسم! (ہم نے کھانا نہیں کھایا) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں نے عبدالرحمٰن کو یہ ہدایت نہیں کی تھی (کہ وہ آپ کو کھانا کھلا دے) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک طرف ہٹ چکا تھا انہوں نے (بلند آواز میں) کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اگر تم میری آواز سن رہے ہو‘ تو آ جاؤ تو میں آ گیا۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میرا کوئی قصور نہیں ہے یہ آپ کے مہمان موجود ہیں آپ ان سے دریافت کر لیں میں ان کے پاس کھانا لے کر آیا تھا‘ لیکن انہوں نے اس وقت تک کھانے سے انکار کر دیا جب تک آپ نہیں آ جاتے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وجہ

4350– إسناده صحيح على شرط مسلم ۔ أبو عثمان: هو النهدى عبد الرحمٰن بن مُلّ، والجريرى: هو سعيد بن إياس ۔ وأخرجه مسلم 2057 177 فى الأشربة: باب إكرام الضيف وفضل إيثاره، وأبو داوٗد 3271 فى الأيمان والنذور: باب فيمن حلف على طعام لا يأكله، والبيهقى 10/34 من طريق محمد بن المثنى، عن سالم بن نوح، بهذا الإسناد ۔ تابع سالماً عند أبى داوٗد عبدُ الأعلى بن عبد الأعلى، وهو ممن سمع من الجريرى قبل الاختلاط ۔ وأخرجه البخارى 6140 فى الأدب: باب ما يُكره من الغضب الجزع عند الضيف، من طريق عبد الأعلى، عن سعيد الجريرى، بِهِ ۔ وأخرجه بنحوه أبو داوٗد 3270 من طريق إسماعيل ابن عُلية، عن الجريرى، عن أبى عثمان أو عن أبى السليل، عن ابى عثمان– به ۔ وأخرجه نحوه أحمد 1/197 و198، والبخارى 602 فى مواقيت الصلاة: باب السمر مع الضيف والأهل، و 3581 فى المناقب: باب علامات النبوة فى الإسلام، و 6141 فى الأدب: باب قول الضيف لصاحبه: والله لا اكل حتى تأكل، ومسلم 2057 176 من طريقين عن سليمان التيمى، عن أبى عثمان، بِهِ ۔ وذكر فيه أن القصة كانت مع أصحاب الصُّفة ۔

ہے' آپ لوگوں نے کھانا کیوں قبول نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ دیا اللہ کی قسم! آج رات میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم بھی اس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے جب تک آپ نہیں کھائیں گے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آج رات جیسی مشکل صورت کبھی نہیں دیکھی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک پہلی قسم کا تعلق ہے' تو وہ شیطان کی طرف سے ہوگئی۔ آپ لوگ کھانے کی طرف آئیں پھر کھانا لایا گیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ پڑھی اور کھانا کھالیا مہمانوں نے بھی کھانا کھالیا اگلے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان لوگوں نے تو نیکی کرلی اور میں حانث ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان سب سے زیادہ نیک اور ان سب سے بہتر ہو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ اَنْ يَّأْتِيَ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّهُ مِنَ الْمُضِيِّ فِيْ يَمِيْنِهٖ دُوْنَهٗ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' جب وہ کوئی قسم اٹھائے' تو وہ کام کرے جو اس کے لیے قسم کو پورا کرنے سے زیادہ بہتر ہو (اور وہ کام) قسم کے علاوہ ہو

4351 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ عَمِّهٖ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

4351– إسناده صحيح، عمر بن عبد الواحد ثقة روى له أصحاب السنن إلا الترمذي، وباقي السند ثقات على شرط الصحيح . عمّ أبي قلابة: هو أبو المهلب الجرمي، وأبو قلابة: عبد الله بن زيد الجرمي .وأخرجه بنحوه أحمد 4/401، والبخاري 3133 في فرض الخمس: باب ومن الدليل على أن الخمس لنوائب المسلمين . .، و 4385 في المغزى: باب قدوم الأشعريين وأهل اليمن، و 6649 في الأيمان والنذور: باب ولا تحلفوا بآبائكم، و 7555 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ)، ومسلم 1649 9 في الأيمان: باب ندب من حلف يميناً فرأى غيرها خيراً منها . . .، والبيهقي 10/32 و52 من طريق اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ، عن ابي موسى . وذكر فيه عدد الذود التي حملهم عليها خمس ذود .وأخرجه أحمد 4/401، والبخاري 5518 في الذبائح والصيد: باب لحم .الدجاج، و 6649 و 6680 في الأيمان: باب اليمين فيما لا يملك، و 6721 في كفارات الأيمان: باب الكفارة قبل الحنث، وبعده، و 7555، ومسلم 1649 9 من طريق أيوب، عن القاسم التميمي، عن زهدم الجرمي، بِهٖ .وأخرجه مسلم 1649، والبيهقي 10/31 من طريق مطر الورّاق، عن زهدم، بِهٖ .ولم يذكر فيه عدد الركائب .وأخرجه أحمد 4/398، والبخاري 6633 في الأيمان: باب قول الله تعالى (لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ . . .)، و 6718 في كفارات الأيمان: باب الاستثناء في الأيمان، ومسلم 1649 7، وأبو داوٗد 3276 في الأيمان والنذور: باب الرجل يكفر قبل أن يحنث، والنسائي 7/9 في الأيمان والنذور: باب الكفارة قبل الحنث، وابن ماجة 2107 في الكفارات: باب من حلف على يمين فرأى غيرها خيراً منها، والبيهقي 10/51 من طريق حماد بن زيد، عن غيلان بن جرير، عن أبي بردة، عن أبي موسى .وعدد الركائب فيه ثلاثة .وأخرجه البخاري 4415 في المغازي: باب غزوة تبوك، ومسلم 1649 8 من طريق أبي أسامة، عن بُريد بن عبد الله، عن أبي بردة، بِهٖ .وعدد الركائب فيه ستة، وذكر فيه أنه اشتراها من سعد .

(متن حدیث):اَتَی اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَحْمِلُهٗ لِنَفَرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُهُمْ، فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبٍ مِّنْ اِبِلٍ، فَفَرَّقَهَا، فَبَقِیَ مِنْهَا خَمْسُ عَشْرَةَ، فَقَالَ: اَیْنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَیْسٍ؟، قَالَ: هُوَ ذَا هُوَ، فَقَالَ: خُذْ هٰذِهٖ فَاحْمِلْ عَلَیْهَا قَوْمَكَ، قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ کُنْتَ قَدْ حَلَفْتَ، قَالَ: وَاِنْ کُنْتُ حَلَفْتُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اپنی قوم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے لیے سواری کے جانور حاصل کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں ان لوگوں کو سواری فراہم نہیں کروں گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ اونٹ لائے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں الگ الگ کروایا ان میں سے پندرہ اونٹ باقی رہ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: عبداللہ بن قیس کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ یہاں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہیں حاصل کرلو اور ان پر اپنی قوم کے افراد کو سوار کرواؤ۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تو قسم اٹھائی تھی (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سواری کے لیے جانور نہیں دیں گے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ میں نے قسم اٹھائی تھی (لیکن تم پھر بھی اسے حاصل کرلو)

ذِکْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ الْمُضِیَّ فِیْ یَمِیْنِهٖ اِذَا رَاٰی ذٰلِكَ خَیْرًا لَّهٗ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی قسم برقرار رکھے جب وہ اسے اپنے حق میں بہتر دیکھے

4352 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ یَزِیْدَ السَّیَّارِیُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِیُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا، فَلْیَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ، وَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَّمِیْنِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر اس کے علاوہ کام کو اس سے زیادہ بہتر سمجھے تو اسے وہ کام کرنا چاہیے جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دینا چاہیے"۔

ذِکْرُ مَا یُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ عِنْدَمَا سَبَقَ مِنْهُ مِنْ یَّمِیْنٍ اِمْضَاءُ مَا رَاٰی خَیْرًا لَّهٗ دُوْنَ التَّعَرُّجِ عَلٰی یَمِیْنِهِ الَّتِیْ مَضَتْ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے اس نے پہلے جو قسم اٹھائی تھی اس بارے میں جس چیز کو زیادہ بہتر دیکھے اس کو برقرار رکھے ایسا نہ کرے کہ اپنی گزشتہ قسم پر اصرار کرے

4352- إسناده حسن فی الشواهد، وهو مکرر 4347 .

4353 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ الْبُخَارِيُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا الطُّفَاوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث):كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ لَمْ يَحْنَثْ حَتّٰى نَزَلَتْ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی قسم اٹھاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے برخلاف نہیں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ قسم کے کفارے سے متعلق آیت نازل ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب میں جو بھی قسم اٹھاؤں گا اور اس کے علاوہ صورت کو زیادہ بہتر سمجھوں گا تو میں وہ کام کروں گا جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

ذِكْرُ وَصْفِ بَعْضِ الْاَيْمَانِ الَّتِيْ كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْضِي ضِدَّهَا اِذَا سَبَقَتْ مِنْهُ

اس قسم کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے برخلاف کام کو کیا تھا حالانکہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قسم اٹھائی ہوئی تھی

4354 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو السَّلِيلِ، عَنْ زَهْدَمٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث):كُنَّا مُشَاةً فَاَتَيْنَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمُ الْيَوْمَ اَوْ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ، قَالَ: فَلَمَّا رَجَعْنَا اِلَى الْمَنْزِلِ، اَوْ قَالَ: حِيْنَ رَجَعْنَا اِلَى الْمَنْزِلِ اَتَاهُ قَطِيْعٌ مِّنْ اِبِلٍ، فَاِذَا قَدْ بَعَثَ اِلَيْنَا بِثَلَاثٍ بُقْعِ الذُّرٰى، قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: اَنَرْكَبُ وَقَدْ حَلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّكَ قَدْ حَلَفْتَ، قَالَ: اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَحْمِلُكُمْ، اِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللّٰهُ، وَمَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ يَّمِيْنٍ اَحْلِفُ عَلَيْهَا، ثُمَّ اَرٰى خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَتَيْتُهَا اَوْ اَتَيْتُهُ

4354– إسناده حسن . الطُّفاوي: هو محمد بن عبد الرحمٰن أبو المنذر البصري، هو من شيوخ أحمد بن حنبل، وثقة ابن المديني، وقال أبو حاتم: صدوق إلا أنه يهم أحياناً، وقال ابن معين: لا بأس به، وقال أبو زرعة: منكر الحديث، وأورد له ابن عدي عدة أحاديث، وقال: أنه لا بأس به، وروى له البخاري ثلاثة أحاديث . وأخرجه الحاكم 4/301 من طريق أبي الأشعث، عن الطُّفاوي، بهذا الإسناد، وصححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي!

4354– إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو السليل: هو ضريب بن نفير . وأخرجه أحمد 4/404 و418، ومسلم 1649 10 في الأيمان: باب ندب من حلف يميناً فرأى غيرها خيراً منها . ،، والنسائي 7/9 في الأيمان والنذور: باب من حلف على يمين فرأى غيرها خيرا منها، والبيهقي 10/31 من طرق عن سليمان التيمي، بهذا الإسناد . رواية النسائي مختصرة . وانظر 4351 .

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ پیدل تھے ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سواری کے لیے جانور مانگنے کے لیے حاضر ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! آج میں تمہیں سواری کے لیے جانور نہیں دوں گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ کی قسم! میں تمہیں سواری کے لیے جانور نہیں دوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم اپنی رہائشی جگہ پر واپس آ گئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب ہم اپنی رہائشی جگہ کی طرف واپس آنے لگے تو اس وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ اونٹ لائے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان میں سے سفید کوہان والے تین اونٹ ہماری طرف بھجوا دیئے ہم میں سے کسی ایک نے دوسرے سے کہا کیا ہم اس پر سوار ہوں جب کہ نبی اکرم ﷺ یہ قسم اٹھا چکے ہیں (کہ آپ ﷺ ہمیں سواری کے لیے اونٹ نہیں دیں گے) تو ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ نے تو قسم اٹھائی ہوئی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے تمہیں سواری کے لیے اونٹ نہیں دیئے' بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سواری کے لیے جانور دیئے ہیں روئے زمین پر میں جو بھی قسم اٹھاؤں اور پھر اس کے علاوہ صورت حال کو اس سے بہتر سمجھوں گا' تو میں وہ کام کروں گا (جو زیادہ بہتر ہو) یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ جَوَازِ مُضِيِّ الْمَرْءِ فِي اَيْمَانِهِ وَنُذُوْرِهِ الَّتِيْ لَا يَمْلِكُهَا، اَوْ يَشُوْبُهَا بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کے ایسی قسم اور ایسی نذر کو برقرار رکھنے کے جائز ہونے کی نفی کا تذکرہ' جس کا وہ مالک نہ ہو' یا جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا پہلو پایا جاتا ہو

4355 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ،

(متن حدیث): اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ، فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ، فَقَالَ: لَئِنْ عُدْتَ تَسْاَلُنِي الْقِسْمَةَ لَمْ اُكَلِّمْكَ اَبَدًا، وَكُلُّ مَالٍ لِيْ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّ الْكَعْبَةَ لَغَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ، وَكَلِّمْ اَخَاكَ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَمِيْنَ عَلَيْكَ، وَلَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ، وَلَا فِيْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ، وَلَا فِيمَا لَا تَمْلِكُ

❁❁ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے دو بھائی تھے جن کے درمیان وراثت سے متعلق کوئی مسئلہ تھا ان میں سے ایک نے دوسرے سے تقسیم کا مطالبہ کیا' تو اس نے کہا: اگر تم نے دوبارہ مجھ سے تقسیم کا مطالبہ کیا' تو میں تمہارے

4355– إسناده صحيح . قال أبو طالب: قلت لأحمد: سعيد عن عمر حجة؟ قال: هو عندنا حجة، قد رأى عمر وسمع منه، وإذا لم يقبل سعيد عن عمر فمن يُقبل؟! . وقال الليث عن يحيى بن سعيد: كان ابن المسيّب يُسَمّى رواية عمر، كان أحفظ الناس لأحكامه وأقضيته .وأخرجه الحاكم 4/300 من طريق أبي المثنى، عن مسدد، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي 10/33 و65–66 من طريقين عن يزيد بن زريع، به .

ساتھ کبھی بات چیت نہیں کروں گا اور یہ سارا مال خانہ کعبہ کے خزانے کے لیے مخصوص ہو جائے گا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک خانہ کعبہ تمہارے مال سے بے نیاز ہے تم اپنی قسم کا کفارہ دو اپنے بھائی کے ساتھ بات چیت کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کسی گناہ کے کام میں' رشتے داری کے حقوق کی پامالی کے حوالے سے اور جو چیز تمہاری ملکیت میں نہ ہو' اس کے بارے میں نہ تو تم پر کوئی قسم لازم ہوگی اور نہ ہی نذر لازم ہوگی''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّكْثِرَ الْمَرْءُ مِنَ الْحَلِفِ فِيْ اَسْبَابِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے کاموں میں بکثرت قسم اٹھائے

4356 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الشَّعْثَاءِ هُوَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا الْحَلِفُ حِنْثٌ اَوْ نَدَمٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَيْسَ لِبَشَّارٍ حَدِيْثٌ مُّسْنَدٌ غَيْرُ هٰذَا، وَهُوَ اَخُوْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، وَاَبُو الشَّعْثَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَاسِطِيٌّ ثِقَةٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قسم یا تو توڑنی پڑتی ہے یا پھر ندامت کا شکار کرتی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بشار نامی راوی کے حوالے سے اس روایت کے علاوہ کوئی ''مرفوع'' حدیث منقول نہیں ہے یہ صاحب مسعر بن کدام کے بھائی ہیں ابوشعثاء نامی راوی کا نام علی بن حسین بن سلیمان واسطی ہے یہ راوی ثقہ ہے۔

4356- إسناده ضعيف، فيه بشار بن كدام لم يوثقه غير المؤلف، وقال أبو زرعة: ضعيف، وضعفه الإمام الذهبي، والحافظ ابن حجر .وأخرجه الطبراني في "الصغير" 1083 عن موسى بن أبي حصين الواسطي، عن أبي الشعثاء علي بن الحسين بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري في "التاريخ الكبير" 2/129، وابن ماجة 2103 في الكفارات: باب اليمين حنث أو ندم، والحاكم 4/303، والبيهقي 10/30 من طرق عن أبي معاوية، به . قال الحاكم: قد كنت أحسب بُرهة من دهري بشاراً هذا أخو مسعر فلم أقف عليه، وهذا الكلام صحيح من قول عمر .وأخرجه القضاعي في "مسند الشهاب" 260 و261 من طريقين عن أبي معاوية، عن مسعر بن كدام، عن محمد بن زيد، به . كذا وقع عنده مسعر بن كدام وهو خطأ، إنما هو بشار بن كدام .وأخرجه البخاري في "تاريخه" 2/129 ومن طريقه البيهقي 10/31- قال: وقال لنا أحمد بن يونس: حدثنا عاصم بن محمد بن زيد، قال: سمعت أبي يقول: قال عمر بن الخطاب: اليمين اثمة أو مَندَمة . قال البخاري: وحديث عمر أولى بإرساله .قلت: وهذا إسناد رجاله ثقات رجال الشيخين غير أن محمد بن زيد لم يدرك عمر بن الخطاب ولا سمع منه .وأخرجه الحاكم 4/303-304 من طريق أبي [illegible] عن عاصم بن محمد بن زيد بن عبد اله بن عمر، عن أبيه، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قال: إنما اليمين مأثمة أو مندمة [illegible] إسناد صحيح على شرطهما .1 في الأصل: "الواسطي"، وقد سقط منه لفظ "ثقة"، والمثبت من التقاسيم /2لوحة 178 .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّحْلِفَ الْمَرْءُ بِغَيْرِ اللّٰهِ اَوْ يَكُوْنَ فِيْ يَمِيْنِهٖ غَيْرَ بَارٍّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اللہ کے نام کے علاوہ قسم اٹھائے یا کوئی شخص جھوٹی قسم اٹھائے

4357 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ، وَلَا بِالْاَنْدَادِ، وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا بِاللّٰهِ، وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ *

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے باپ دادا یا ماؤں کے نام کی یا اپنے بتوں کے نام کی قسم نہ اٹھاؤ تم لوگ صرف اللہ کے نام کی قسم اٹھاؤ اور تم اسی وقت قسم اٹھاؤ جب تم سچے ہو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّحْلِفَ الْمَرْءُ بِشَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اللہ کے نام کے علاوہ کسی چیز کی قسم اٹھائے

4358 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَحَلَفَ رَجُلٌ بِالْكَعْبَةِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَيْحَكَ لَا تَفْعَلْ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ

4357– إسناده صحيح على شرطهما، عوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي .وأخرجه أبو داوُد 3248 في الأيمان والنذور: باب في كراهية الحلف بالآباء، والنسائي 7/5 في الأيمان والنذور: باب الحلف بالأمهات، والبيهقي 10/29 من طرق عُبيد الله بن معاذ، بهذا الإسناد .

4358– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 2/125، والترمذي 1535 في النذور والأيمان: باب ما جاء في كراهية الحلف بغير الله، والحاكم 4/297 من طريق أبي خالد الأحمر، وأبو داوُد 3251 في الأيمان والنذور: باب في كراهية الحلف بالآباء، والحاكم 1/18 من طريق جرير، والبيهقي 10/29 من طريق مسعود بن سعد، أربعتهم عن الحسن بن عبيد الله، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي في الموضعين! من أن البخاري لم يخرج للحسن بن عبيد الله شيئاً .وأخرجه بنحوه الطيالسي 1896، وعبد الرزاق 15926، وأحمد 2/34 من طرق عن سعد بن عبيد، به .وأخرجه أحمد 2/86–87 و125، والبيهقي 10/29 من طريق شعبة، عن منصور، عن سعد بن عبيدة قال: كنت عند عبد الله بن عمر فقمتُ وتركتُ رجلاً عنده من كندة، فأتيت سعيد بن المسيب، قال: فجاء ه الكندي فزعاً، فقال: جاء ابن عمر رجلٌ فقال: أَحلِفُ بالكعبة؟ قال: لا، ولكن احلف برب الكعبة، فإن عمر كان يحلف بأبيه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا تحلِف بأبيك، فإنه من حلَف بغير الله، فقد أشرك" .وأخرجه أحمد 2/69 من طريق شيبان، عن منصور، بنحوه .وسمّى الرجل الكندي: محمداً، ومحمد الكندي هذا قال ابن أبي حاتم 8/132: روى عن علي رضي الله عنه، مرسل، روى عنه عبد الله بن يحيى التوأم، سمعت أبي يقول ذلك، وسمعته يقول: هو مجهول .قلت: وروى عنه أيضاً سعد بن عبيدة .وأخرجه أحمد 2/58 و60 عن وكيع، عن الأعمش، عن سعد بن عبيدة

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ

سعد بن عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ایک شخص نے خانہ کعبہ کے نام کی قسم اٹھائی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم ایسا نہ کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے نام کی قسم اٹھاتا ہے وہ (گویا) شرک کا مرتکب ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مَنْهِيٌّ عَنْ اَنْ يَّحْلِفَ بِشَيْءٍ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالَى

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کو اس بات سے منع کیا گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور چیز کے نام کی قسم اٹھائے

4359 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ، اَوْ لِيَسْكُتْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کے نام کی قسم اٹھاتے ہوئے پایا تو ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اس بات سے منع کیا ہے' تم اپنے باپ دادا کے نام کی قسم اٹھاؤ جس شخص نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھائے ورنہ خاموش رہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَانَبَةِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے نام کی قسم اٹھانے سے اجتناب کرے

4360 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ

4360– إسناده صحيح على شرطهما . وهو فى "الموطأ" 2/480 فى النذور والأيمان: . . باب جامع الأيمان .ومن طريق مالك أخرجه الدارمى 2/185، والبخارى 6646 فى الأيمان والنذور: باب لا تحلفوا بآبائكم، والبيهقى 10/28، والبغوى 2431 .وأخرجه الطيالسى ص 5، وأحمد 2/11 و17 و142، والحميدى 686، والبخارى 2679 فى الشهادات: باب كيفية يُستَحلف؟ و6108 فى الأدب: باب من لم ير إكفار مَن قال ذلك متأولاً أو جاهلاً، ومسلم 1646 3 و4 فى الأيمان: باب النهى عن الحلف بغير الله تعالى، والترمذى 1534 فى النذور والأيمان: باب ما جاء فى كراهية الحنف بغير الله، والنسائى فى النعوت كما فى "التحفة" 6/181، والبيهقى 10/28 من طرق عن نافع، وبهذا الإسناد .

مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيْرُ فِيْ رَكْبٍ، وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ، اَوْ لِيَصْمُتْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایسی صورت میں پایا کہ وہ کچھ سواروں کے درمیان چل رہے تھے اور اپنے والد کے نام کی قسم اٹھا رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اس بات سے منع کیا ہے' تم اپنے باپ دادا کے نام کی قسم اٹھاؤ' جس شخص نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّحْلِفَ الْمَرْءُ بِاَبِيْهِ، اَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنے باپ کے نام کی یا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم اٹھائے

4361 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): اَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، فَلْيَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللّٰهِ، اَوْ لِيَسْكُتْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کے نام کی قسم اٹھاتے ہوئے پایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات سے منع کیا ہے' تم لوگ اپنے باپ دادا کے نام کی قسم اٹھاؤ' قسم اٹھانے والے کو اللہ کے نام کی قسم اٹھانی چاہئے ورنہ خاموش رہنا چاہئے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زَجَرَ عَنِ الْحَلِفِ بِالْآبَاءِ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے باپ دادا کے نام کی قسم اٹھانے سے منع کیا گیا ہے

4362 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4361- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه مسلم 1646 4 في الأيمان: باب النهي عن الحلف بغير الله تعالى، عن محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد . وانظر ما قبله .

(متن حدیث): مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ اِلَّا بِاللّٰهِ، وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا، فَقَالَ: لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جس شخص نے قسم اٹھانی ہو وہ صرف اللہ کے نام کی قسم اٹھائے''۔

قریش اپنے باپ دادا کے نام کی قسم اٹھایا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے باپ دادا کے نام کی قسم نہ اٹھاؤ''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ حَلِفِ الْمَرْءِ بِالْاَمَانَةِ اِذَا اَرَادَ الْقَسَمَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی جب قسم اٹھانے کا ارادہ کرلے' تو وہ امانت کے نام کی قسم اٹھائے

4363 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِءٍ اَوْ مَمْلُوكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا،

(توضیح مصنف): ابْنُ بُرَيْدَةَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ

ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی دوسرے کی بیوی یا غلام کو خراب کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص امانت کی قسم اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

ابن بریدہ نامی راوی عبداللہ بن بریدہ بن حصیب ہیں۔

4362- إسناده صحيح على شرط مسلم، يحيى بن أيوب المَقَابِرى ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما .وأخرجه مسلم 1646 فى الأيمان: باب النهى عن الحلف بغير الله تعالى، عن يحيى بن أيوب المقابرى، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى 3836 فى مناقب الأنصار: باب أيام الجاهلية، والنسائى 7/4 فى الأيمان والنذور: باب التشديد فى الحلف بغير الله تعالى، والبيهقى 10/29-30 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بِهِ .وأخرجه أحمد 2/20 من طريق سفيان، و98 من طريق صالح بن قدامة الجمحى، والبخارى 6648 فى الأيمان والنذور: باب لا تحلفوا بآبائكم، ثلاثتهم عن عبد الله بن دينار، بِهِ . ورواية البخارى مختصرة .

4363- إسناده صحيح، الوليد بن ثعلبة ثقة روى له أبو داوُد والنسائى وابن ماجة، وهناد السرى من رجال مسلم، وباقى السند على شرطهما .وأخرجه أحمد 5/352 عن وكيع، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 4/298 من طريق عبد الله بن داوُد، والبيهقى 10/3 من طريق زهير بن معاوية، كلاهما عن الوليد بن ثعلبة، بِهِ . وصحح الحاكم إسناده . ووافقه الذهبى .وأخرج القسم الأخير منه أبو داوُد 3253 فى الأيمان والنذور: باب فى كرهية الحلف بالأمانة، عن أحمد بن يونس، عن زهير، عن الوليد بن ثعلبة، بِهِ .وللقسم الأول شاهد من حديث أبى هريرة عند أحمد 2/397، وأبى داوُد 2175 و5170، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 10/147 . وإسناده صحيح .

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالشَّهَادَةِ مَعَ التَّفْلِ عَنْ يَّسَارِهٖ، ثَلَاثًا لِمَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى

جو شخص لات اور عزیٰ کے نام کی قسم اٹھاتا ہے اسے کلمہ شہادت پڑھنے کے حکم ہونے کا تذکرہ اس کے ہمراہ وہ تین دفعہ اپنے بائیں طرف تھوکے

4364 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، فَقَالَ اَصْحَابِي: قُلْتَ هُجْرًا، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ قَرِيبًا، وَحَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ اتْفُلْ عَنْ يَّسَارِكَ ثَلَاثًا، وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَلَا تَعُدْ

مصعب بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے لات اور عزیٰ کی قسم اٹھائی تو میرے ساتھیوں نے کہا: تم نے غلط بات کہی ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم زمانہ جاہلیت سے قریب ہیں میں نے لات اور عزیٰ کی قسم اٹھالی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم تین مرتبہ یہ کہو "اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے" پھر تم اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوکو اور مردود شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِمَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

جو شخص غیر اللہ کے نام کی قسم اٹھاتا ہے اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ وہ شیطان (کے شر سے) اللہ کی پناہ مانگے

4365 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

(متن حدیث): حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، فَقَالَ لِيْ اَصْحَابِي: لَقَدْ قُلْتَ هُجْرًا، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

4364– إسناده صحيح على شرطهما . رواية إسرائيل عن جده أبي إسحاق في "الصحيحين" .وأخرجه أحمد 1/183، وابن ماجة 2097 في الكفارات: باب النهي أن يحلف بغير الله، من طريق آدم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/186–187، وأبو يعلى 719 و736 من طرق عن إسرائيل، بهِ .وأخرجه النسائي 7/7–8 و8 في الأيمان والنذور: باب الحلف باللات والعزى، والتفسير كما في "التحفة" 3/320، وفي "اليوم والليلة" 989 و990 من طريق زهير ويونس بن أبي إسحاق، كلاهما عن أبي إسحاق، بهِ .

4365– إسناده صحيح، رجاله ثقات على شرطهما غير إسحاق بن إسماعيل الطلقاني، وهو ثقة روى له أبو داوُد . وهو مكرر ما قبله .

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ حَدِيثًا، وَاِنِّي حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ ثَلَاثًا، وَانْفُثْ عَنْ شِمَالِكَ ثَلَاثًا، وَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلَا تَعُدْ

❀❀ مصعب بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے لات اور عزیٰ کی قسم اٹھائی تو میرے ساتھیوں نے مجھ سے کہا تم نے بہت غلط بات کہی ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: زمانہ جاہلیت قریب ہی ہے میں نے (غلطی سے) لات اور عزیٰ کی قسم اٹھا لی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تم تین مرتبہ یہ پڑھو "اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ ہی ایک معبود ہے" تم اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوکو پھونک مارو اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّحْلِفَ الْمَرْءُ بِسَائِرِ الْمِلَلِ سِوَى الْاِسْلَامِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کوئی شخص اسلام کے علاوہ کسی بھی دوسرے دین کی قسم اٹھائے

4366 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ

❀❀ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھائے، تو وہ شخص ویسا ہی ہوگا جیسے اس نے کہا ہے اور جو شخص کسی بھی چیز کے ذریعے خودکشی کر لے اسے اس چیز کے ذریعے جہنم میں عذاب دیا جائے گا"۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ حَلَفَ كَاذِبًا بِالْمِلَلِ الَّتِي هِيَ غَيْرُ الْاِسْلَامِ

اس بات کی شدید مذمت کہ کوئی شخص اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی جھوٹی قسم اٹھائے

4367 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

4366– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهب بن بقية: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرطهما . خالد الأول: هو خالد بن مهران الحذاء، والثاني الراوي عنه: خالد بن عبد الله الواسطي . وأخرجه أحمد 4/33 و34، والبخاري 1363 في الجنائز: باب ما جاء في قاتل النفس، ومسلم 110 177 في الأيمان: باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه . .، والنسائي 7/5–6 في الأيمان والنذور: باب الحلف بملة سوى الإسلام، وابن ماجة 2098 في الكفارات: باب من حلف بملة غير الإسلام، والطبراني 1338 و1339 من طرق عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد وبعضهم يزيد فيه على بعض . وأخرجه عبد الرزاق 15972، وأحمد 4/34، والحميدي 850، والبخاري 6105 في الأدب: باب من أكفر أخاه بغير تأويل فهو كما قال، و 6652 في الأيمان والنذور: باب من حلف بملة سوى ملة الإسلام، ومسلم 110 177، والطبراني 1324 و1325 و1326 و1327 و1328 و1329 و1330، والبيهقي 8/23 من طرق عن أيوب السختياني، عن أبي قلابة، به . وانظر "الفتح" 11/546–548 .

مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم اٹھائے' تو وہ اسی طرح ہوگا' جس طرح اس نے بیان کیا ہے اور جو شخص دنیا میں جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا' اسے قیامت کے دن اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِلْحَالِفِ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبًا

ایسے شخص کے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر جھوٹی قسم اٹھاتا ہے

4368 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

4367– إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمٰن بن إبراهيم ثقة، من رجال البخاري، ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه النسائي 7/6 في الأيمان والنذور: باب الحلف بملة سوى الإسلام، عن محمود بن خالد، والطبراني 1336 من طريق صفوان بن صالح، كلاهما عن الوليد بن مسلم وقد تحرف في المطبوع من النسائي إلى: أبي الوليد، وجاء على الصواب في "التحفة" 2/120 بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 7/19 باب النذر فيما لا يملك، من طريق أبي المغيرة، عن الأوزاعي، به . وأخرجه الطيالسي 1197، وعبد الرزاق 15984، وأحمد 4/33، والبخاري 6047 في الأدب: باب ما يُنهى عن السباب واللعن، ومسلم 110 176، وأبو داوٗد 3257 في الأيمان والنذور: باب ما جاء في الحلف بالبراء ة وبملة غير الإسلام، والترمذي 1543 في النذور والأيمان: باب ما جاء في كراهية الحلف بغير ملة الإسلام، وأبو يعلى 1535، وابن الجارود 924، والطبراني 1331 و1332 و1333 و1334 و1335 و1337، والبيهقي 10/30 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به . وبعضهم يزيد في الحديث على بعض .

4368– إسناده قوي، عبد اللّٰه بن نسطاس وإن لم يرو عنه غير هشام بن هشام بن عتبة فقد وثقه النسائي وابن عبد البر في "الاستذكار . ." واحتج به مالك، وباقي السند ثقات على شرطهما . وهو في "الموطأ" 2/727 في الأقضية: باب ما جاء في الحنث على منبر النبي صلى اللّٰه عليه وسلم . هشام بن هشام بن عتبة: كذا وقع في "الموطأ" وفي ترجمته في "تهذيب الكمال" وفروعه: هاشم بن هاشم بن عتبة: ويقال: هاشم بن هاشم بن هاشم بن عتبة، وكذا أورده المؤلف في "ثقاته"، لكن قال الزرقاني 4/2: ويقال فيه: هشام بن هشام . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/73، وأحمد 3/244، والنسائي في القضاء كما في "التحفة" 2/213، والحاكم 4/296–297، والبيهقي 17/398 و10/176 . وكلهم قالوا فيه عن هشام بن هشام بن عتبة . وأخرجه أبو داوٗد 3246 في الأيمان والنذور: باب ما جاء في تعظيم اليمين عند منبر النبي، وابن ماجة 2325 في الأحكام: باب اليمين عند مقاطع الحقوق، والحاكم 4/396، والبيهقي 7/398 و10/176 من طرق عن . هاشم بن هاشم، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وزاد فيه هؤلاء ولو على سواك أخضر .

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِنْبَرِی هٰذَا بِيَمِيْنٍ آثِمَةٍ تَبَوَّاَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص میرے اس منبر پر جھوٹی قسم اٹھائے وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالیتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْمُحَالَفَةِ الَّتِي كَانَ يَفْعَلُهَا اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' زمانہ جاہلیت کے دستور کے مطابق حلف اٹھایا جائے (یعنی عہد و پیمان کیا جائے)

4369 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْحَلَبِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ التَّوْاَمِ،

(متن حدیث): اَنَّ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِلْفِ فَقَالَ: لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ

شعبہ بن توام بیان کرتے ہیں: حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (زمانہ جاہلیت کے دستور کے مطابق) حلیف بنانے کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام میں (اس طرز پر) کوئی حلیف بنانا نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4370 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ الْكُوفِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ

4369– حديث صحيح . أبو نعيم الحلبي: هو عبيد بن هاشم، قال أبو حاتم: صدوق، وقال النسائي: ليس بالقوي، وقد توبع . جرير: هو ابن عبد الحميد الضبي، والمغيرة: هو ابن مقسم الضبي: ثقة متقن روى له الستة، وأبوه المقسم لم يوثقه غير المؤلف 5/454، ولم يروعه غير ابنه، وشعبة بن التوأم روى عنه جمع، وذكره المؤلف في ثقاته 4/362 . وأخرجه الطيالسي 1084، والحميدي 1206، والطحاوي في "مشكل الآثار" 2/239، والطبراني 18/864، والطبري في جامع البيان 9291 من طريق جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/61، والطبري 9292، والطبراني 18/864 من طريق هشيم، عن مغيرة بن مقسم، به .وأخرجه أحمد 5/61، والطبراني 18/865، من طريق عباد بن عباد المهلبي، عن شعبة، عن مغيرة، عن أبيه سقطت من المطبوع من الطبراني به . وزادوا فيه على المؤلف ما كان من حلف الجاهلية فتمسكوا به، وانظر ما بعده .

4370– شريك وهو ابن عبد 23اللّٰه النخعي القاضي– سيء الحفظ، ورواية سماك عن عكرمة فيها اضطراب، وهو في "مسند أبي يعلى" 2336 . وأخرجه أحمد 1/317 و329، والدارمي 2/23، والطبري 9289، والطبراني 11740 من طرق عن شريك، بهذا الإسناد، ولم يقل أحمد في روايته في أوله: لا حلف في الإسلام . وأخرجه الطبري 9290 عن أبي كريب، حدثنا مصعب بن المقدام، عن إسرائيل بن يونس، عن محمد بن عبد الرحمٰن مولى آل طلحة، عن عكرمة، عن ابن عباس قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "لا حلف في الإسلام، وكل حلف كان في الجاهلية، فلم يزده الإسلام إلا شدة، وما يسرّني أن لي حمر النعم وإني نقضت الحلف الذي كان في دار الندوة" وهذا سند صحيح على شرط مسلم .

سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً أَوْ حِدَّةً

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام میں (زمانہ جاہلیت کے رواج کے مطابق) حلیف بنانے کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جو کچھ زمانہ جاہلیت میں تھا اسلام نے اس کی شدت میں اضافہ ہی کیا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کی تیزی میں اضافہ ہی کیا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا زَجَرَهُمْ عَنْ إِنْشَاءِ الْحِلْفِ فِي الْإِسْلَامِ، لَا فَسْخَ مَا كَانُوا عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اسلام میں نئے سرے سے

(زمانہ جاہلیت کے دستور کے مطابق) عہد و پیمان کرنے سے منع کیا گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کے طے شدہ عہد و پیمان کو فسخ قرار نہیں دیا

4371 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسلام میں حلیف بنانے کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والا جو بھی حلف ہے اسلام اس کی شدت میں اضافہ ہی کرتا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ أَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ أَنَّ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ أَبِيهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ سعد بن ابراہیم

4371– حديث صحيح، مسروق بن المرزبان روى عنه جمع، وقال أبو حاتم: ليس بالقوي يكتب حديثه، وقال صالح بن محمد: صدوق، وأورده المؤلف في ثقاته، وقد توبع، ومن فوقه ثقات على شرطهما، ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا بن أبي زائدة .وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 2/238 من طريق أسد بن موسى، عن يحيى بن أبي زكريا بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/83، ومسلم 2530 في "فضائل الصحابة": باب مؤاخاة النبي صلى الله عليه وسلم بين أصحابه رضى الله تعالى عنهم، وأبو داؤد 2925 في الفرائض: باب في الحلف، والطبراني 1597، والبيهقي 6/262، والطبرى 9295 من طرق عن زكريا بن أبي زائدة، بِهِ .وانظر ما بعده .

نے یہ روایت اپنے والد سے نہیں سنی ہے

4372 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ، وَاَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَاِنَّ الْاِسْلَامَ لَمْ يَزِدْهُ اِلَّا شِدَّةً

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جُبَيْرٍ، وَسَمِعَهُ مِنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ فَالْاِسْنَادَانِ مَحْفُوْظَانِ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسلام میں حلف کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور زمانہ جاہلیت میں جو حلف تھا اسلام نے اس کی شدت میں اضافہ ہی کیا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت سعد بن ابراہیم نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے انہوں نے یہ روایت نافع بن جبیر کے حوالے سے ان کے والد سے سنی ہے' تو اس کی دونوں سندیں محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيْهِ شُهُوْدِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِلْفَ الْمُطَيَّبِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ' جس میں یہ مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''مطیبین'' کے حلف میں شریک ہوئے تھے

4373 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):شَهِدْتُ مَعَ عُمُوْمَتِيْ حِلْفَ الْمُطَيَّبِيْنَ فَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ حُمْرَ النَّعَمِ، وَاِنِّيْ اَنْكُثُهُ

4372– إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 347/1 .وأخرجه النسائي في الفرائض كما في "التحفة" 2/417، والطحاوي في "المشكل" 2/238، والطبراني 1508، والبيهقي 6/262 من طرق عن إسحاق بن يوسف الأزرق، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 2/220 من طريق عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أبي زائدة، به، وصححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبيُّ، وهو كما قالا .وفي الباب عن أم سلمة عند الطبري 9223، وأبي يعلى، والطبراني كما في "المجمع" 8/173 .وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عند الطبري 9297 و9298 و9299، والبخاري في "الأدب المفرد" 570 .

4373– إسناده صحيح، عبد الرحمٰن بن إسحاق: هو المدني، أخرج له مسلم في الشواهد، ووثقه ابن معين وأبو داوُد وغيرهما، وحكى الترمذي في "العلل" أن البخاري قد وثقه، وتكلم فيه بعضهم، وقال أحمد: أمّا ما كتبنا من حديثه فصيح . وباقي رجال السند ثقات على شرطهما .وأخرجه أحمد 1/193، والبخاري في "الأدب المفرد" 567، والحاكم 2/219–220، والبيهقي 6/366، وابن عدي في "الكامل" 4/1610 من طريق إسماعيل بن عُلية، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/190، والبيهقي 6/366 من طريق بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إسحاق، به .

❀❀ محمد بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اپنے چچا کے ہمراہ ''مطیبین'' کے حلف میں شریک ہوا تھا اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' میں اس حلف کی خلاف ورزی کروں' خواہ مجھے اس کے عوض میں سرخ اونٹ ملیں''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا اَوْمَانَا اِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے' جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

4374 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا شَهِدْتُ مِنْ حِلْفِ قُرَيْشٍ اِلَّا حِلْفَ الْمُطَيَّبِيْنَ، وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِىْ حُمْرَ النَّعَمِ، وَاِنِّىْ كُنْتُ نَقَضْتُهُ، قَالَ: وَالْمُطَيَّبُوْنَ: هَاشِمٌ، وَاُمَيَّةُ، وَزَهْرَةُ، وَمَخْزُوْمٌ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَضْمَرَ فِىْ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ مَنْ يُّرِيْدُ بِهٖ: شَهِدْتُ مِنْ حِلْفِ الْمُطَيَّبِيْنَ لِاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَشْهَدْ حِلْفَ الْمُطَيَّبِيْنَ، لِاَنَّ حِلْفَ الْمُطَيَّبِيْنَ كَانَ قَبْلَ مَوْلِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّمَا شَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِلْفَ الْفُضُوْلِ، وَهُمْ مِنَ الْمُطَيَّبِيْنَ، قَدْ ذَكَرْتُ الْكَلَامَ عَلٰى هٰذَا الْخَبَرِ بِتَفْصِيْلٍ فِىْ كِتَابِ: التَّوْرِيْثُ وَالْحُجُبِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں قریش کے کسی بھی حلف میں شریک نہیں ہوا صرف ''مطیبین'' کے حلف میں شریک ہوا تھا اور میری یہ خواہش نہیں ہے' میں اس حلف کو توڑوں خواہ اس کے عوض میں مجھے سرخ اونٹ مل رہے ہوں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) ''مطیبین'' سے مراد بنو ہاشم' بنو امیہ' بنو زہرہ اور بنو مخزوم ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) دونوں روایات میں یہ بات مذکور ہے' میں ''مطیبین'' کے حلف میں شریک ہوا تھا حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''مطیبین'' کے حلف میں شریک نہیں ہوئے تھے' کیونکہ ''مطیبین'' کا حلف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حلف الفضول میں شریک ہوئے تھے اور یہ بھی ''مطیبین'' کے درمیان ہوا تھا میں نے اس روایت کے بارے میں اپنی کتاب ''التوریث والحجب'' میں تفصیل سے بحث ذکر کر دی ہے۔

4374– معلى بن مهدى روى عنه جمع، وأورده ابن أبى حاتم 8/335 وقال عن أبيه: شيخ موصلى أدركته ولم أسمع منه، يُحدث أحياناً بالحديث المنكر، وذكره المؤلف فى "ثقاته" 9/182–183، وقال الذهبى فى "الميزان" 4/151: هو من العباد الخيرة، صدوق فى نفسه، وذكره أيضاً فى كتابه "المغنى فى الضعفاء" 2/670.

كِتَابُ النُّذُوْرِ

نذر کے بارے میں روایات

4375 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر (ماننے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زَجَرَ عَنِ النَّذْرِ

اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نذر ماننے سے منع کیا گیا ہے

4376 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

4375- إسناده صحيح على شرطهما . منصور: هو ابن المعتمر، وجرير: هو ابن عبد الحميد . وأخرجه أبو داؤد 3287 في الأيمان والنذور: باب النهي عن النذور، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد . وزاد فيه ويقول: لا يردّ شيئاً، وإنما يستخرج به من الدخيل . وأخرجه مسلم 1629 2 في النذور: باب النهي عن النذر، وأنه لا يرد شيئاً، من طريقين عن جرير، به . وفيه زيادة . وأخرجه أحمد 2/61 و86، والبخاري 6608 في القدر: باب إلقاء العبد النذرَ إلى القدر، و6693 في الأيمان والنذور: باب الوفاء بالنذر، وقول الله تعالى (يُوفُوْنَ بِالنَّذْرِ)، ومسلم 1639 4، والنسائي 7/15-16 و16 في الأيمان والنذور: باب النهي عن النذور، وابن ماجة 2122 في الكفارات: باب النهي عن النذر، والطحاوي في "المشكل1/362" و362-363، والبيهقي 10/77 .

4376- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 2/412 و463، ومسلم 1640 5 و6 في النذر: باب النهي عن النذر وأنه لا يرد شيئاً، والترمذي 1538 في النذور والأيمان: باب في كراهية النذر، والنسائي 7/16-17 في الأيمان والنذور: باب النذر يستخرج به من البخيل، وابنُ أَبِيْ عاصم في السنة 313 من طريقٍ عن العلاء بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/373، والبخاري 6694 في الأيمان والنذور: باب الوفاء بالنذر، ومسلم 1640، وأبو داؤد 3288 في الأيمان والنذور: باب النهي عن النذور، والنسائي 7/16 في الأيمان والنذور: باب النذر لا يقدم شيئاً ولا يؤخره، وابن ماجة 2123 في الكفارات: باب النهي عن النذر، وابن أبي عاصم 312، والطحاوي في "مشكل الأثار " 1/364، والحاكم 4/304، والبيهقي 10/77 من طريقين عن عبد الرحمٰن الأعرج، عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إن النذر لا يقرّب من ابن اٰدم شيئاً لم يكن اللّٰهُ قدّره له، ولكن النذر يوافق القدرَ، فيخرج بذلك من البخيل يريد أن يخرج " هذا لفظ مسلم . وأخرجه أحمد 2/242، والحميدي 1112 عن سفيان، عن أبي زياد، عن الأعرج، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "قال الله تعالى . . . " فذكره بنحوه . وأخرجه بنحوه أحمد 2/314، وابن الجارود 932 من طريق عبد الرزاق، والبخاري 6609 .

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَنْذِرُوا، فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا، وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ نذر نہ مانو' کیونکہ نذر تقدیر کی کسی چیز کو نہیں بدلتی ہے اس کے ذریعے کنجوس سے مال نکلوایا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِى ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس علت کے ذکر کی صراحت کرتی ہے' جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

4377 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ النَّذْرَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا، وَلٰكِنْ يُّسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَخِيلِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نذر کسی چیز کو ختم نہیں کرتی ہے اس کے ذریعے کنجوس سے مال نکلوایا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قِلَّةِ الْاِشْتِغَالِ بِالنَّذْرِ فِى اَسْبَابِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے کاموں میں نذر کم مانا کرے

4378 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِى

4377– إسناده صحيح على شرط البخاري، مسدَّد من رجاله، ومن فوقه على شرطهما .وأخرجه أبو داوُد 3287 في الأيمان والنذور: باب النهي عن النذور، عن مسدّد، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/185 عن عمرو بن عون، عن أبي عوانة، به . وانظر 4375 .

4378– إسناده قوي، محمد بن وهب بن أبي كريمة احتج به النسائي، وقال عنه: لا بأس به، وقال مرة: صالح، وقال مسلمة: صدوق، روى عن جمع، وروى عنه جمع، وذكره المؤلف في ثقاته . ومن فوقه ثقات على شرط مسلم . أبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد الحراني .وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار" 1/363–364 من طريق ابن وهب وأبي عامر العقدي، عن فُليح بن سليمان، عن سعيد بن الحارث، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 4/304 من طريق المعافى بن سليمان الحراني، عن فليح بن سليمان، به، إلا أنه لم يذكر فيه قصة سعيد بن المسيب، وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه بهذه السياقة، ووافقه الذهبي . وقد وهِم الحافظ في فتح 11/585 الحاكمَ لكون البخاري أخرجه مختصراً بالمرفوع . فقط، وهو غيرُ مصيب في توهيمه له، لأن الحاكم إنما أخرجه من أجل القصة التي فيه، وهو قد أشار إلى ذلك بقوله لم يخرجاه بهذه السياقة .وأخرجه أحمد 2/118 عن يونس، والبخاري 6692 عن يحيى بن صالح، كلاهما عن فليح بن سليمان، عن سعيد بن الحارث أنه سمع ابن عمر يقول: أوَلَم ينهوا عن النذر؟! إن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إن النذر . . . " فذكره .

كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ ابْنًا لِي كَانَ بِاَرْضِ فَارِسَ فَوَقَعَ بِهَا الطَّاعُونُ، فَنَذَرْتُ اِنِ اللّٰهُ نَجّٰى لِي ابْنِي اَنْ يَّمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ، وَاِنَّ ابْنِي قَدِمَ فَمَاتَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: اَوْفِ بِنَذْرِكَ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اِنَّمَا نَذَرْتُ اَنْ يَّمْشِيَ ابْنِي، وَاِنَّ ابْنِي قَدْ مَاتَ، فَغَضِبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَالَ: اَوَلَمْ تُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا، وَلَا يُؤَخِّرُهُ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَنْزِعُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ، فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ لِلرَّجُلِ: انْطَلِقْ اِلٰى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَسَلْهُ، فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهُ، ثُمَّ رَجَعَ، فَقُلْتُ: مَاذَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: امْشِ عَنِ ابْنِكَ، قَالَ: اَيُجْزِءُ عَنِّي ذٰلِكَ، فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى ابْنِكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ اَكَانَ يُجْزِءُ عَنْهُ، قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: فَامْشِ عَنِ ابْنِكَ

❁❁ سعید بن حارث بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! میرا ایک بیٹا فارس کی سرزمین پر موجود تھا وہاں طاعون پھیل گیا میں نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے کو نجات عطا کر دی تو وہ خانہ کعبہ تک پیدل چل کر جائے گا پھر میرا بیٹا (زندہ سلامت) آ گیا' لیکن اس کا انتقال ہو گیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو تو اس شخص نے ان سے کہا میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میرا بیٹا پیدل جائے گا میرے بیٹے کا تو انتقال ہو گیا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور بولے: کیا تم لوگوں کو نذر ماننے سے منع نہیں کیا گیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک نذر کسی بھی چیز کو آگے یا پیچھے نہیں کرتی ہے' بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے کنجوس سے مال الگ کر دیتا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں نے اس شخص سے کہا تم سعید بن مسیّب کے پاس جاؤ اور ان سے اس مسئلے کے بارے میں دریافت کرو وہ ان کے پاس گیا اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا: پھر وہ واپس آیا' تو میں نے دریافت کیا: انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا ہے: تو اس نے بتایا: انہوں نے یہ کہا ہے' تم اپنے بیٹے کی طرف سے پیدل چل کر جاؤ اس نے دریافت کیا: کیا یہ میرے لیے جائز ہو گا' تو سعید بن مسیّب نے کہا: تمہاری کیا رائے ہے' اگر تمہارے بیٹے کے ذمے قرض ہوتا اور تم اسے ادا کر دیتے تو کیا اس کی طرف سے ادا ہو جاتا میں نے جواب دیا: جی ہاں' تو انہوں نے فرمایا: تم اپنے بیٹے کی طرف سے پیدل چل کر جاؤ۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ الْوَفَاءَ بِنَذْرٍ تَقَدَّمَ مِنْهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' اس نے زمانہ جاہلیت میں جو نذر مانی تھی اسے پورا کرے

4379 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ نَذَرَ اَنْ يَّعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْفِ بِنَذْرِكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ وہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کریں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4380 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ، اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کرے میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ان دو روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

4379- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه الدارمي 2/183، والبخاري 2042 في الاعتكاف: باب من لم ير عليه إذا اعتكف- صوماً، و 2043 باب إذا نذر في الجاهلية أن يعتكف ثم أسلم، و 6697 في الأيمان والنذور: باب إذا نذر أو حلف أن لا يكلم إنساناً في الجاهلية ثم أسلم، ومسلم 1656 27 في الأيمان: باب نذر الكافر وما يفعل فيه إذا أسلم، وابن ماجة 2129 في الكفارات: باب الوفاء بالنذر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 3/133، والدارقطني 2/199، والبيهقي 4/318 10/76 من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 1656، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/141 من طريق شعبة، عن عبيد الله بن عمر، به. إلا أنه قال فيه: أن عمر جعل يوماً يعتكفه في الجاهلية . . . .

4380- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 1/37 و2/20، والبخاري 2032 في الاعتكاف: باب الاعتكاف ليلة، ومسلم 1656 27، وأبو داؤد 3325 في الأيمان والنذور: باب من نذر في الجاهلية ثم أدرك الإسلام، والترمذي 1539 في النذور والأيمان: باب ما جاء في وفاء النذر، والطحاوي 3/133، وابن الجارود 941، والدارقطني 2/198-199، والبيهقي 10/76 من طريق يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد.

4381 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ سَاَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافِ يَوْمٍ، فَاَمَرَهُ بِهِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَبَعَثَ مَعِي بِجَارِيَةٍ اَصَابَهَا مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ، قَالَ: فَجَعَلْتُهَا فِي بُيُوْتِ الْاَعْرَابِ حَتّٰى نَزَلْتُ، فَاِذَا اَنَا بِسَبْيِ حُنَيْنٍ، فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ اَعْتَقَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: اذْهَبْ فَاَرْسِلْهَا، قَالَ: فَذَهَبْتُ فَاَرْسَلْتُهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَلْفَاظُ اَخْبَارِ ابْنِ عُمَرَ مُصَرِّحَةٌ، اَنَّ عُمَرَ نَذَرَ اعْتِكَافَ لَيْلَةٍ اِلَّا هٰذَا الْخَبَرَ، فَاِنَّ لَفْظَهُ اَنَّ عُمَرَ نَذَرَ اعْتِكَافَ يَوْمٍ، فَاِنْ صَحَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ يُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ يَوْمًا اَرَادَ بِهِ بِلَيْلَتِهِ، وَلَيْلَةً اَرَادَ بِهَا بِيَوْمِهَا، حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپس تشریف لائے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے بارے میں دریافت کیا: جوانہوں نے زمانہ جاہلیت میں ایک دن کا اعتکاف کرنے کے بارے میں مانی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسے پورا کرنے کا حکم دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے روانہ ہوگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہمراہ ایک کنیز بھیجی تھی جو حنین کے قیدیوں میں سے تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسے دیہاتیوں کے گھروں میں ٹھہرادیا' یہاں تک کہ جب میں نے پڑاؤ کیا' تو میرے سامنے حنین کے کچھ قیدی آئے جو دوڑتے ہوئے باہر نکلے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول نے ہمیں آزاد کردیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم جاؤ اور اس کنیز کو آزاد کردو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں گیا اور میں نے اسے آزاد کردیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے الفاظ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس بات کی صراحت کی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک رات کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی اور یہ بات صرف اسی روایت میں منقول ہے' کیونکہ اس روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی' تو اگر یہ الفاظ مستند طور پر ثابت ہوجائیں' تو اس بات کا

4381- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه النسائي في الاعتكاف كما في "التحفة" 6/76 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا السند .وأخرجه أحمد 2/35، ومسلم 1656 28 في الأيمان: باب نذر الكافر وما يفعل فيه إذا أسلم، من طريق عبد الرزاق، بِهِ .وأخرجه مسلم 1656 28 من طريق ابن وهب، عن جرير بن حازم، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ . . .وأخرجه البخاري 3144 من طريق حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ أن عمر بن الخطاب . . .، لم يذكر فيه ابن عمر . وانظر الفتح 6/291 و6/360-7/361 .وأخرج قصة النذر البخاريُّ 2032 و2043 و6697، ومسلم 1656، والنسائي 7/22 والطحاوي 3/133 من طرق عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عن ابن عمر .وأخرجه البخاري 4320 من طريق معمر، والنسائي 7/21، والحميدي 691 من طريق سفيان، كلاهما عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ .

احتمال موجود ہوگا کہ یہاں دن سے مراد یہ ہے: اس دن کی رات کے ہمراہ (اعتکاف کیا جائے) اور جہاں رات کا لفظ استعمال ہوا اس سے مراد یہ ہو کہ اس کا دن ہمراہ ہوگا اس طرح ان دونوں روایتوں کے درمیان کوئی تضاد باقی نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ الرُّكُوبَ إِذَا نَذَرَ أَنْ يَّمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' جب اس نے بیت العتیق تک پیدل جانے کی نذر مانی ہو' تو وہ سوار ہو سکتا ہے

4382 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنِ الْهِقْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْيَمَانِ الْمَدَنِيُّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ حُمَيْدًا الطَّوِيلَ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يُهَادَى بَيْنَ اثْنَيْنِ، فَسَاَلَ عَنْهُ، فَقَالُوْا: نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ - يَعْنِي اِلَى الْكَعْبَةِ - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَّرْكَبَ

(توضیح مصنف): وَاللَّيْثُ، وَالْهِقْلُ وَالْاَوْزَاعِيُّ كُلُّهُمْ اَقْرَانٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْيَمَانِ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَحُمَيْدٌ اَقْرَانٌ، رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ، قَالَهُ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللّٰهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر چل رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو لوگوں نے بتایا: اس نے یہ نذر مانی ہے' وہ پیدل چل کر جائے گا (راوی کہتے ہیں: یعنی خانہ کعبہ تک پیدل چل کر جائے گا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کے اپنے آپ کو تکلیف دینے سے بے نیاز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ سوار ہو جائے۔

4382- عبد الرحمٰن بن اليمان المدني لم أجده في ثقات المؤلف، ولا في غيره من كتب الرجال، وفي "الجرح والتعديل" 5/303: عبد الرحمٰن بن اليمان أبو معاوية الحضرمي سمع عطاء بن أبي رباح، روى عنه عبد الله بن عبد الوهاب الحجبي، وفي "كشف الأستار" ص66: عبد الرحمٰن بن اليمان أبو معاوية الحضرمي عن عطاء بن أبي رباح، ويحيى بن سعيد الأنصاري، وعبد الله بن عبد الوهاب الحجبي، وعبد الرحمٰن الأوزاعي ذكره ابن أبي حاتم ولم يتعرض له بشيء كذا في "المغاني" ورقة 315، ولم أر له في غيره كلاماً، وباقي السند رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار 3/128-129 من طريق .عبد اللّٰه بن صالح، عن الهقل بن زياد، بهذا الإسناد .وفيه يُهادى بين ابنين له .وأخرجه النسائي 7/30 في الأيمان والنذور: باب ما الواجب على من أوجب على نفسه نذراً فعجز عنه، عن أحمد بن حفص، عن أبيه، عن إبراهيم بن طهمان، عن يحيى بن سعيد، بِهِ . وفيه: بين ابنيه . وهذا سند صحيح على شرط البخاري .وأخرجه أحمد 3/271 من طريق حماد، والبغوي 2444 من طريق يزيد بن هارون، كلاهما عن حميد الطويل، عن أنس . وأخرجه الترمذي بإثر الحديث 1537 من طريق ابن أبي عدي، عن حميد، بِهِ . وانظر ما بعده .

لیث' ہقل اور اوزاعی یہ سب ایک ہی زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن یمان' یحییٰ بن سعید اور حمید ایک زمانے سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے ایک دوسرے سے روایات نقل کی ہوئی ہیں یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ رُكُوبِ النَّاذِرِ الْمَشْىَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ جَلَّ وَعَلَا

بیت اللہ تک پیدل چل کر جانے کی نذر ماننے والے شخص کے لیے سوار ہونا مباح ہونے کا تذکرہ

4383 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُهَادَى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ: مَا لَهُ؟، قَالُوا: نَذَرَ اَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ هٰذَا فَلْيَرْكَبْ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر جا رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: اس نے پیدل چل کر حج کے لیے جانے کی نذر مانی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے اسے سوار ہو جانا چاہیے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلنَّاذِرِ الْحَجَّ مَاشِيًا بِالرُّكُوبِ مَعَ الْكَفَّارَةِ

پیدل حج کے لیے جانے کی نذر ماننے والے شخص کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ

وہ سوار ہو جائے اور کفارہ ادا کرے

4384 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اُخْتِيْ جَعَلَتْ عَلٰى نَفْسِهَا اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً، قَالَ: فَمُرْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتُكَفِّرْ

4383– إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "مسند أبي يعلى" 3424، وفيه يهادى بين ابنيه .وأخرجه مسلم 1642 في الأيمان: باب من نذر أن يمشي إلى الكعبة، عن .يحيى بن يحيى التميمي، وأبو يعلى 3842 عن زهير بن خيثمة، كلاهما عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/114 و183 و235، والبخاري 1865 في جزاء الصيد: باب من نذر المشي إلى الكعبة، و6701 في الأيمان والنذور: باب النذر فيما لا يملك وفي معصية، ومسلم 1642، وأبو داؤد 3301 في الأيمان والنذور: باب من رأى عليه كفارة إذا كان في معصية، والترمذي 1537 في النذور والأيمان: باب ما جاء فيمن يحلف بالمشي ولا يستطيع، والنسائي 7/30 في الأيمان والنذور: باب ما الواجب على من أوجب على نفسه نذراً فعجز عنه، وأبو يعلى 3532 و3881، وابن الجارود 939، وابن خزيمة 3044، والطحاوي 3/129، والبيهقي 10/78 من طرق عن حميد، بِهِ .وأخرجه أحمد 3/271 من طريق حماد، عن ثابت، بِهِ .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ تَكُوْنَ هٰذِهٖ جَعَلَتْ عَلٰى نَفْسِهَا اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً بِالْيَمِيْنِ، اَوِ النَّذْرِ، لَا كَفَّارَةَ فِيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری بہن نے اپنے ذمے یہ نذر مانی ہے' وہ پیدل حج کے لیے جائے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے کہو کہ وہ سوار ہو جائے اور کفارہ دیدے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا احتمال موجود ہے' اس عورت نے پیدل چل کر حج کے لیے جانے کی یا تو قسم اٹھائی تھی یا نذر مانی تھی تاہم نذر میں کفارہ نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِوَفَاءِ نَذَرِ النَّاذِرِ اِذَا نَذَرَ مَا لِلّٰهِ فِيْهِ طَاعَةٌ

نذر ماننے والے کی نذر کو پورا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب اس نے ایسی نذر مانی ہو' جس میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا مفہوم پایا جاتا ہو

4385 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَاَبُوْ يَعْلٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ،

4384– شريك وهو ابن عبد الله النخعي – سيء الحفظ، وباقي رجاله ثقات، زكريا بن يحيى هو ابن صبيح الواسطي روى عنه جماعة، وذكره المؤلف في الثقات وقال: كان من المتقنين في الروايات .وأخرجه أحمد 1/310 و315، وأبو داوُد 3295 في الأيمان والنذور: باب من رأى عليه كفارة إذا كان في معصية، وأبو يعلي 2443، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 3/130، وفي "مشكل الآثار " 3/38، والحاكم 4/302، والبيهقي 10/80 من طرق عن شريك، بهذا الإسناد، والرجل السائل في . حديث ابن عباس: هو عقبة بن عامر الجهني .فقد أخرجه أحمد 1/239 و253 و311، والدرامي 2/183 و184، وأبو داوُد 3296، والطحاوي في "معاني الآثار " 3/131، والطبراني 11828، والبيهقي 10/79 من طرق عن همام بن يحيى، عن قتادة، عن عكرمة، عن ابن عباس أن أخت عقبة بن عامر نذرت أن تمشي إلى البيت، فأمرها النبي صلى الله عليه وسلم أن تركب وتهدي هدياً . وهذا إسناد صحيح على شرطهما .وأخرجه أبو داوُد 3297، والطبراني 11829، والبيهقي 10/79 من طريق هشام الدستوائي، عن قتادة، به مثله، إلا أنه لم يذكر فيه الهَدْى .وأخرجه ابن طهمان في "شيخته" 29، ومن طريقه البيهقي 10/79 عن مطر الوراق، عن عكرمة، به .وقال فيه: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن الله لغني عن مشي أختك، فلتركب ولتُهدي بدَنةً" .وأخرجه بنحوه الطبراني 11949 من طريق خالد، والحاكم 4/302 من طريق أبي سعد البقال، كلاهما عن عكرمة، به .

4385– إسناده صحيح . إبراهيم بن الحجاج السامي ثقة روى له النسائي، ومن فوقه على شرط الشيخين .وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار " 3/44 عن جعفر بن محمد الفريابي، عن إبراهيم بن الحجاج، بهذا الإسناد . وقد تحرف فيه وهيب إلى: وهب .وأخرجه البخاري 6704 في الأيمان والنذور: باب النذر فيما لا يلك وفي معصية، وأبو داوُد 3300 في الأيمان والنذور: باب من رأى عليه كفارة إذا كان في معصية، وابن ماجة بعد الحديث 2136 في الكفارات: باب من خلط في نذره طاعة بمعصية، وابن الجارود 938، والدارقطني 4/161–162، والبيهقي 10/75، والبغوي 2443 من طرق عن وهيب وقد تحرف في المطبوع من ابن ماجة إلى: وهب به .وأخرجه الطبراني 11871 من طريق مجاعة بن الزبير، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/44، والخطيب في "الأسماء المبهمة " ص274 من طريق جرير بن حازم، كلاهما عن أيوب، به، وفي رواية جرير في أولها قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب الناس يوم الجمعة، فنظر إلى رجل من قريش من بني عامر بن لؤي يقال له: أبو إسرائيل . . .

قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذْ رَاٰى رَجُلًا قَائِمًا فِي الشَّمْسِ، فَسَاَلَ عَنْهُ، فَقَالُوا: هٰذَا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ فِي الشَّمْسِ فَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ، وَلَا يَتَكَلَّمُ، وَلَا يُفْطِرُ، فَقَالَ: مُرُوْهُ فَلْيَقْعُدْ، وَلْيَسْتَظِلَّ، وَلْيَتَكَلَّمْ، وَلْيَصُمْ، وَلْيُفْطِرْ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دھوپ میں کھڑے ہوئے دیکھا تو اس کے بارے میں دریافت کیا: لوگوں نے بتایا: یہ ابواسرائیل ہے اس نے یہ نذر مانی ہے دھوپ میں کھڑا رہے گا اور بیٹھے گا نہیں اور سائے میں نہیں آئے گا اور کسی سے بات نہیں کرے گا اور (نفلی) روزہ ترک نہیں کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے کہو کہ یہ بیٹھ جائے سائے میں آجائے بات چیت بھی کرے (نفلی) روزہ رکھ بھی لے اور چھوڑ بھی لے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ قَضَاءِ النَّاذِرِ نَذْرَهُ اِذَا لَمْ يَكُنْ بِمُحَرَّمٍ عَلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے نذر ماننے والے کے لیے اپنی اس نذر کو پورا کرنا مباح ہے جبکہ (اس نذر کو پورا کرنا) اس کے لیے حرام نہ ہو

4386 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ سَالِمًا اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى رَاْسِكَ بِالدُّفِّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ نَذَرْتِ فَافْعَلِيْ، وَاِلَّا فَلَا، قَالَتْ: اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ، فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَتْ بِالدُّفِّ

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوے سے واپس آرہے تھے ایک سیاہ فام لڑکی آئی اور اس نے یہ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلامت واپس لے آیا' تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب دف بجاؤں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی تھی' تو ایسا کرلو' ورنہ نہ کرو اس نے عرض کی:

4386- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، الحسين بن واقد وثقه ابن معين، وقال أحمد، وأبو زرعة، والنسائي، وأبو داوُد: لا بأس به، علق له البخاري في "صحيحه"، واحتج به مسلم وأصحاب السنن. وأخرجه أحمد 5/356 عن أبي تميلة يحيى بن وضاح، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/353، والترمذي 3690 في المناقب: باب في مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، والبيهقي 10/77 من طرق عن حسين بن واقد، به وفيه قصة دخول أبي بكر وعثمان وعلي على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي تضرب بالدف، فلما دخل عمر امتنعت. وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب من حديث بريدة.

میں نے نذر مانی تھی' تو نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے اور اس نے دف بجائی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَذْرِ الْمَرْءِ فِيمَا لَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِ رِضًا لَا يَحِلُّ لَهُ الْوَفَاءُ بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہر وہ نذر جس میں اللہ کی رضا مندی نہ پائی جاتی ہو اسے پورا کرنا آدمی کے لیے جائز نہیں ہے

4387 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَيْلِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے کی نذر مانتا ہے اسے اس کی فرمانبرداری کرنی چاہئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانتا ہے اسے اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ وَفَاءِ النَّاذِرِ بِنَذْرِهٖ اِذَا كَانَ لِلّٰهِ فِيْهِ مَعْصِيَةٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنی کسی ایسی نذر کو پورا کرے جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مفہوم پایا جاتا ہو

4388 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ نَاصِحِ الْخَلَّالُ، قَالَ:

4387- إسناده صحيح على شرط البخاري، طلحة بن عبد الملك ثقة من رجال . البخاري، وباقي السند على شرطهما، وهو في "الموطأ" 2/476 في النذور والأيمان: باب ما لا يجوز من النذور في معصية الله .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/74-75، وأحمد 6/36 و41، والدارمي 2/184، والبخاري 6696 في الأيمان والنذور: باب النذر في الطاعة، و 6700 باب النذر فيما لا يملك وفي معصية، وأبو داوُد 3289 في الأيمان والنذور: باب ما جاء في النذر في المعصية، والترمذي 1526 في النذور والأيمان: باب من نذر أن يطع الله فليطعه، والنسائي 7/17 في الأيمان والنذور: باب النذر في الطاعة، وباب النذر في المعصية، والطحاوي في "معاني الآثار" 3/133، وفي "مشكل الآثار" 3/38، والبيهقي 9/231 و10/68، والبغوي 2440 .وأخرجه أحمد 6/224، والترمذي بعد الحديث 1526، والنسائي 7/17، وابن ماجة 2126 في الكفارات: باب النذر في المعصية، والطحاوي في "معاني الآثار" 3/133، وفي "مشكل الآثار" 3/37-38، وابن الجارود 934 من طريقين عن طلحة بن عبد الملك، بهذا الإسناد .وأخرجه الطحاوي في "المشكل" 3/37 .

4388- إسناده حسن، الحسن بن ناصح الخلاّل روى عنه جمع، وقال ابن أبي حاتم 3/39: أدركته ولم أكتب عنه، وكان صدوقاً، له ترجمة في "تاريخ بغداد" 7/435، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين وأورده البخاري في "تاريخه الكبير" 1/34 فقال: وقال عثمان بن عمر، فذكر هذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/208 عن وكيع، عن علي بن المبارك، به .إلا أنه لم يذكر فيه أيوب السختياني .وانظر 4390 .

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَيَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص یہ نذر مانتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے گا' تو اسے اس کی فرمانبرداری کرنی چاہئے اور جو شخص یہ نذر مانتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا' تو اسے اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّذْرَ اِذَا كَانَ لِلّٰهِ فِيهِ مَعْصِيَةٌ لَيْسَ عَلَى النَّاذِرِ الْوَفَاءُ بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب کوئی ایسی نذر ہو' جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پائی جاتی ہو' تو نذر ماننے والے کو اس کو پورا کرنا لازم نہیں ہے

4389 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَيْلِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص یہ نذر مانتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے گا اسے اس کی فرمانبرداری کرنی چاہئے اور جو شخص یہ نذر مانتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا' تو اسے اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں طلحہ بن عبدالملک منفرد ہے

4390 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ

4389- إسناده صحيح على شرط البخاري . وهو مكرر الحديث 4387 .

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص یہ نذر مانتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا' تو اسے اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہئے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّفِيَ الْمَرْءِ بِنَذْرِ الْمَعْصِيَةِ، وَمَا لَمْ يَكُنْ مَالِكًا لَهُ فِي وَقْتِ نَذْرِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی گناہ سے متعلق نذر کو پورا کرے یا ایسی چیز کے بارے میں نذر کو پورا کرے' کہ نذر ماننے کے وقت وہ اس کا مالک نہیں تھا

4391 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ، وَلَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ، اَوِ ابْنُ آدَمَ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گناہ کے بارے میں نذر کو پورا نہیں کیا جائے گا اور ایسی چیز کے بارے میں نذر کو پورا نہیں کیا جائے گا' جس کا بندہ مالک نہ ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جس کا ابن آدم مالک نہ ہو''۔

4390- إسناده صحيح، محمد بن أبان هذا نسبه المؤلف في "ثقاته" 7/392 أنصارياً من أهل المدينة، وقال: ثبت، وأورده ابن أبي حاتم 7/199 وقال: سألت أبي ـ عنه فقال: هو شيخ من أهل اليمامة، لا أعلم أحداً روى عنه غير يحيى بن أبي كثير والأوزاعي، قلت: ومنصور فيما ذكره ابن حبان في "ثقاته"، ونسبه ابن أبي حاتم مزنياً، وكذا ابن معين في "تاريخه" ص503، وقيل له: مَن محمد بن أبان هذا؟ فقال: لا أدري، وقال ابن عبد البر في "التمهيد" 6/95: محمد بن أبان هذا هو محمد بن أبان المزني اليمامي، ليس هو محمد بن أبان بن صالح الكوفي، ذاك ضعيف عندهم، وقيل: إن محمد بن أبان هذا لم يرو عنه إلا يحيى بن أبي كثير، وهو مجهول، وقال آخرون: هو مدني معروف، روى عنه الأوزاعي أيضاً، وله عن القاسم وعروة وعون بن عبد الله رواية، وهذا هو الصحيح، وهو شيخ يمامي ثقة، وحسبك برواية يحيى بن أبي كثير والأوزاعي عنه . وباقي السند على شرط الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم فمن رجال البخاري . وأخرجه البخاري في "التاريخ الكبير " 1/33 و33-34، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 3/133، وأبو يعلى 4863، وابن عبد البر 6/94-95 و95 من طريقين عن يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن أبان، بهذا الإسناد .

4391- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو المهلب: وهو الجرمي عمّ أبي قلابة، ثقة روى له مسلم، وباقي السند ثقات على شرطهما . وأخرجه الشافعي 2/75 و76، وعبد الرزاق 15814، وأحمد 4/430 و433-434، والحميدي 829، ومسلم 1641 في النذر: باب لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك العبد، وأبو داوٗد 3316 في الأيمان والنذور: باب النذر فيما لا يملك، والنسائي 7/19 في الأيمان والنذور: باب النذر فيما لا يملك، و 30 باب كفارة النذر، وابن ماجة 2124 في الكفارات: باب النذور في المعصية، وابن الجارود 933، والبيهقي 10/68-69، والبغوي 2714 من طرق عن أيوب . بهذا الإسناد . بعضهم يذكر فيه قصة أسر المرأة ونجاتها على العضباء ناقة رسول الله صلى الله عليه وسلم، وأنها نذرت إن الله أنجاها لتنحرنّها .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ وَفَاءِ نَذْرِ النَّاذِرِ اِذَا نَذَرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، اَوْ كَانَ لِلّٰهِ فِيْهِ مَعْصِيَةٌ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' نذر ماننے والے کے لیے ایسی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں ہے'

جب اس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں نذر مانی ہو جس کا وہ مالک نہ ہو' یا اس نذر کو پورا کرنے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پائی جاتی ہو

4392 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى زَحْمُوْيَه، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ سَبَاهَا الْمُشْرِكُوْنَ، وَكَانُوْا اَصَابُوْا نَاقَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَوَجَدَتْ مِنَ الْقَوْمِ غَفْلَةً، فَنَذَرَتْ اِنِ اللّٰهُ اَنْجَاهَا عَلَيْهَا اَنْ تَنْحَرَهَا، قَالَ: فَاَنْجَاهَا، وَقَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ، فَذَهَبَتْ لِتَنْحَرَهَا فَمَنَعَهَا النَّاسُ، وَذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَمَا جَزَيْتِيهَا، ثُمَّ قَالَ: لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ لِابْنِ آدَمَ فِيْ مَعْصِيَةٍ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مسلمان خاتون کو مشرکین نے قیدی بنا لیا ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کو اس سے پہلے پکڑ لیا تھا اس عورت نے ان لوگوں کو غفلت کا شکار دیکھا تو اس نے یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اس اونٹنی پر سوار ہو کر نجات عطا کر دی تو وہ اس اونٹنی کو قربان کر دے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اس عورت کو نجات مل گئی وہ مدینہ منورہ آئی اور پھر اس اونٹنی کو قربان کرنے لگی' تو لوگوں نے اسے اس سے روک دیا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے بہت برا بدلہ دیا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے لیے ایسی نذر کو پورا کرنا لازم نہیں ہے' جو گناہ کے بارے میں ہو' یا اس چیز کے بارے میں ہو' جس کا وہ مالک نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَضَاءِ نَذْرِ النَّاذِرِ اِذَا مَاتَ قَبْلَ اَنْ يَّفِيَ بِنَذْرِهِ

نذر ماننے والے کی نذر کو پورا کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

جب وہ اس نذر کو پورا کرنے سے پہلے انتقال کر جائے

4393 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

4392– حديث صحيح رجاله ثقات، وراويه هنا عن الحسن منصور بن المعتمر وهو كوفي، وقد قال عباد بن سعد: قلت ليحيى بن معين: الحسن لقي عمران بن حصين؟ قال: أما في حديث البصريين، فلا، وأما في حديث الكوفيين، فنعم، وهشيم قد صرح بالتحديث عند النسائي فانتفت شبهة تدليسه، وانظر ما قبله .وأخرجه النسائي في السير كما في "التحفة" 8/177، وفي "المجتبى 7/29" في الأيمان والنذور: باب كفارة النذر، عن يعقوب بن إبراهيم، عن هشيم، بهذا الإسناد .

(متن حدیث): اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ اُمِّىْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْضِهِ عَنْهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا: انہوں نے عرض کی: میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے ان کے ذمے ایک نذر تھی جسے انہوں نے پورا نہیں کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی طرف سے تم اسے پورا کر دو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْضِىَ نَذْرَ النَّاذِرَةِ اِذَا مَاتَتْ قَبْلَ قَضَاءِ نَذْرِهَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ نذر ماننے والی عورت کی نذر کو پورا کر دے جب کہ وہ عورت اس نذر کو پورا کرنے سے پہلے انتقال کر چکی ہو

4394 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِىُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ نَذْرٍ نَذَرَتْهُ اُمُّهُ ثُمَّ مَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ، فَقَالَ: اقْضِهِ عَنْهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کا مسئلہ دریافت کیا جو ان کی والدہ نے مانی تھی اور پھر اسے پورا کرنے سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی طرف سے تم اسے پورا کر دو۔

4393- إسناده صحيح على شرطهما . وهو فى "الموطأ" 2/472 فى النذور والأيمان: باب ما يجب فى النذور فى المشى . ومن طريق مالك أخرجه البخارى 2761 فى الوصايا: باب ما يستحب لمن توفى فُجاءة أن يتصدقوا عنه، وقضاء النذور عن الميت، ومسلم 1638 فى النذر: باب الأمر بقضاء النذر، وأبو داؤد 3307 فى الأيمان والنذور: باب فى قضاء النذر عن الميت، والبيهقى 4/256، والبغوى 2449 . وأخرجه أحمد 1/29 و329 و370، والحميدى 522، والطيالسى 2717، والبخارى 6698 فى الأيمان والنذور: باب من مات وعليه نذر، ومسلم 1638، والنسائى 6/253-254 فى الوصايا: باب فضل الصدقة عن الميت، و7/20-21 فى الأيمان والنذور: باب من مات وعليه نذر تحرفت فى المطبوع فى إسناده سفيان إلى: سليمان، وأبو يعلى 2383، والبيهقى 10/85 من طرق عن الزهرى، بهذا الإسناد . وفى رواية البخارى والبيهقى فكانت سنة بعد .

4394- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه البخارى 6959 فى الحيل: باب فى الزكاة وأن لا يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق خشية الصدقة، ومسلم 1638، والترمذى 1546 فى النذور وأيمان: باب ما جاء فى قضاء النذر عن الميت، والنسائى 7/21 باب من مات وعليه نذر، وابن ماجة 2132 فى الكفارات: باب من مات وعليه نذر، والبيهقى 6/278 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ قَضَاءَ نَذْرِ النَّاذِرَةِ إِذَا مَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَفِيَ بِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ نذر ماننے والی عورت کی نذر کو پورا کرے جبکہ وہ عورت اس نذر کو پورا کرنے سے پہلے انتقال کر جائے

4395 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْضِهِ عَنْهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے ان کے ذمے ایک نذر لازم تھی جسے وہ پورا نہیں کر سکیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ان کی طرف سے تم اسے پورا کردو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ نَذْرَ النَّاذِرَةِ إِذَا مَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَفِيَ بِنَذْرِهَا لِبَعْضِ قَرَابَتِهَا قَضَاءُ ذٰلِكَ النَّذْرِ عَنْهَا، وَإِنْ كَانَ النَّذْرُ صَوْمًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نذر ماننے والی عورت کا جب نذر کو پورا کرنے سے پہلے ہی انتقال ہو جائے' تو اس کے قریبی رشتہ داروں کو اس بات کا حق حاصل ہے' اس کی طرف سے اس نذر کو پورا کر دیں اگرچہ وہ نذر روزہ رکھنے کی ہو

4396 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ مِنْ نَذْرٍ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكُنْتِ قَاضِيَةً عَنْ أُمِّكِ دَيْنًا لَوْ كَانَ عَلَيْهَا؟، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ:

4395– إسناده صحيح على شرط مسلم. عبد الله بن عمر بن أبان: هو عبد الله بن عمر بن محمد بن أبان بن صالح مشكدانة. وأخرجه أبو يعلى 2683 عن عبد الله بن عمر بن أبان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 1638، والنسائي 7/21 من طرق عن عبدة بن سليمان، بِهِ. وأخرجه أحمد 6/7، والنسائي 6/253 في الوصايا: باب فضل الصدقة عن الميت، والحاكم 3/254 من طرق عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابن عباس، عن سعد بن عبادة أنه استفتى النبي صلى الله عليه وسلم في نذر . . . فذكره.

فَصُومِي عَنْ أُمِّكِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے ان کے ذمے نذر کا ایک روزہ لازم تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: کیا تم اپنی والدہ کے اس قرض کو ادا کر دیتی جو ان کے ذمے لازم ہوتا؟ اس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اپنی والدہ کی طرف سے روزہ بھی رکھ لو۔

4396- إسناده حسن لغيره، سليمان بن عبيد الله: هو الأنصارى أبو أيوب الرّقّي، قال . ابن معين: ليس بشيء، وقال النسائى: ليس بالقوى، وذكره العقيلي فى "الضعفاء "، وقال أبو حاتم: صدوق ما رأيت إلا خيراً، وذكره المؤلف فى "ثقاته"، روى له الترمذى وابن ماجة، وقد توبع، وباقي السند ثقات على شرط السيخين غير محمد بن معدان وهو ثقة روى له النسائى . عبيد الله بن عمرو: هو الرقي .وأخرجه الحافظ ابن حجر فى "تغليق التعليق " 3/194 من طريق الحسين بن محمد بن حماد، عن هلال ومحمد بن معدان، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1148 156 فى الصيام: باب قضاء الصيام عن الميت، والنسائى فى الصيام من "الكبرى" كما فى "التحفة" 4/443، والبيهقى 4/255-256 من طرق عن زكريا بن عدى، عن عُبيد بن عمرو، بِهِ . وانظر 3530 و3570 .

کِتَابُ الْحُدُوْدِ

کتاب! حدود کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ فَضْلِ اِقَامَةِ الْحُدُوْدِ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْعُدُولِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ‘ عادل حکمرانوں کی طرف سے حدود قائم کرنے کی فضیلت کیا ہے

4397 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِقَامَةُ حَدٍّ بِاَرْضٍ خَيْرٌ لِاَهْلِهَا مِنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”کسی سرزمین پر حد کا قائم ہونا وہاں کے رہنے والوں کے لیے چالیس دن تک مسلسل بارش ہونے سے زیادہ بہتر ہے“۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِقَامَةِ الْحُدُوْدِ فِى الْبِلَادِ اِذْ اِقَامَةُ الْحَدِّ فِىْ بَلَدٍ يَكُوْنُ اَعَمَّ نَفْعًا مِنْ اَضْعَافِهِ الْقَطْرُ اِذَا عَمَّتْهُ

شہروں میں حدود قائم کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ‘ کیونکہ کسی شہر میں حد کو قائم کرنا اس شہر کے لیے اس سے زیادہ فائدہ مند ہے‘ وہاں بارش ہو

4397– رجاله ثقات، ومحمد بن قدامة وهو ابن أعين المصيصي– وإن كان ثقة، خالفه عمرو بن زرارة .فأخرجه النسائی 8/76 فی قطع السارق: باب فی الترغيب فی إقامة الحد، عنه، عن ابنُ عُلية، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ جرير بن يزيد البجلی، عن أبی زرعة، عن أبی هريرة، موقوفاً عليه . ووجه المخالفة أنه جعل شيخ يونس فيه جريرَ بن يزيد، وهو ضعيف، بدل عمرو بن سعيد، وهو ثقة، ووافقه علی أبی هريرة .وله شاهد من حديث ابن عباس عند الطبرانی فی "الكبير" 11932، وفی "الأوسط" مرفوعاً بلفظ "يوم من إمام عادل أفضل من عبادة ستين سنة، وحدّ يقام فی الأرض بحقّه أزكی فيها من مطر أربعين عاماً" قال المنذری فی . "الترغيب والترهيب" 3/246: رواه الطبرانی بإسناد حسن، وهو غريب بهذا اللفظ .قلت: وفی إسنادهما سعد أبو غيلان الشيبانی وزريق بن السخت، قال الهيثمی فی "المجمع" 5/197 و6/263: لم أعرفهما قلت: ذكرهما ابن حبان فی "الثقات" 8/259 و283، وقال عن الثانی: مستقيم الحديث إذا روی عن الثقات .

4398 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يَزِيْدَ، (عَنْ جَرِيرِ بْنِ يَزِيد، عَنْ اَبِیْ زُرعة بن عَمرو) "عَنِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):حَدٌّ يُقَامُ فِي الْاَرْضِ خَيْرٌ مِّنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زمین پر حد کا قائم ہو جانا چالیس دن تک بارش ہونے سے زیادہ بہتر ہے''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ التَّوَقُّفِ فِيْ اِمْضَاءِ الْحُدُوْدِ، وَاسْتِئْنَافِ اَسْبَابِهَا بِمَا فِيْهِ الْاِحْتِيَاطُ لِلرَّعِيَّةِ

اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ حدود قائم کرنے میں توقف کیا جائے اور اس کے اسباب کی تحقیق کی جائے کیونکہ اس میں رعایا کے لیے احتیاط پائی جاتی ہے

4399 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الصَّامِتِ، ابْنِ عَمِّ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): جَاءَ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

4398– إسناده ضعيف، جرير بن يزيد: هو ابن جرير بن عبد الله البجلي، ضعيف الحديث، وعيسى بن يزيد: قال الحافظ: مقبول، ولم يوثقه غير المؤلف . وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 282/2 .وأخرجه ابن ماجة 2538 في الحدود: باب إقامة الحدود، عن عمرو بن رافع، عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/402، والنسائي 8/75–76 في قطع السارق: باب الترغيب في إقامة الحد، وابن الجارود 801 من طرق عن ابن المبارك، به .إلا أن عندهم ثلاثين صباحاً بدل أربعين .وأخرجه أحمد 2/362 عن زكريا بن عدي، عن ابن المبارك، به . وعنده ثلاثين أو أربعين صباحاً على الشك

4399– إسناده ضعيف، عبد الرحمٰن بن الصامت، ويقال: عبد الرحمٰن بن . الهضاض، وقيل: ابن الهضاض، وقيل: ابن الهضاب: لم يوثقه غير المؤلف، وقال البخاري: لا يعرف إلا بهذا الحديث، وفي "ذيل الكامل" للنباتي: من لا يُعرف إلا بحديث واحد، ولم يشهر حاله، فهو في عداد المجهولين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" 13340 .ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أبو داوٗد 4428 في الحدود: باب رجم ماعز ابن مالك، والنسائي في الرجم كما في "التحفة10/146"، وابن الجارود 814، والدارقطني 3/196–197 .وأخرجه أبو داوٗد 4429، والنسائي في الرجم، وأبو يعلى ورقة 283/2، والبيهقي 8/227–228 من طريق الضحاك بن مخلد، عن ابن جريج، عن أبي الزبير، عن ابن عم أبي هريرة، عن أبي هريرة ولم يسمه .وأخرجه النسائي من طريق حماد بن سلمة، عن أبي الزبير، عن عبد الرحمٰن ابن هضاض، به .وأخرجه النسائي أيضاً من طريق الحسين بن واقد، عن أبي الزبير، عن عبد الرحمٰن بن الهضاب ابن أخي أبي هريرة– بمعناه .قلت: وفي "صحيح مسلم" 1695 من طريق علقمة بن مرثد، عن سليمان بن بريدة، عن أبيه قال: جاء ماعز بن مالك إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله طهّرني . . . وفيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأصحابه: "استغفروا لماعز بن مالك" فقالوا: غفر الله لماعز بن مالك، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لقد تاب توبة لو قسمت بين أمّة لوسعتهم" .

بِالزِّنٰی، یَقُوْلُ: اَتَیْتُ امْرَاَۃً حَرَامًا، وَفِیْ ذٰلِكَ یَعْرِضُ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَقْبَلَ فِی الْخَامِسَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهُ: اَنِكْتَهَا؟، فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: هَلْ غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِیْهَا كَمَا یَغِیْبُ الْمِرْوَدُ فِی الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِی الْبِئْرِ؟، فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: فَهَلْ تَدْرِیْ مَا الزِّنَا؟، قَالَ: نَعَمْ، اَتَیْتُ مِنْهَا حَرَامًا مِثْلَ مَا یَاْتِی الرَّجُلَ مِنِ امْرَاَتِهٖ حَلَالًا، قَالَ: فَمَا تُرِیْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ؟، قَالَ: اُرِیْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِیْ، فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّرْجَمَ فَرُجِمَ، فَسَمِعَ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ یَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: اُنْظُرُوْا اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰی رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا، فَمَرَّ بِجِیْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ، فَقَالَ: اَیْنَ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ؟، فَقَالَا: نَحْنُ ذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُمَا: كُلَا مِنْ جِیْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ، فَقَالَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَنْ یَّاْكُلُ مِنْ هٰذَا؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ هٰذَا الرَّجُلِ آنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلِ هٰذِهِ الْجِیْفَةِ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، اِنَّهُ الْاٰنَ فِیْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنی ذات کے بارے میں چار مرتبہ زنا کرنے کی گواہی دی اس نے یہ کہا: میں نے ایک عورت کے ساتھ حرام طور پر (صحبت کی ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اعراض کرتے رہے' یہاں تک کہ جب وہ پانچویں مرتبہ آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے اس عورت کے ساتھ صحبت کی ہے اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری شرم گاہ اس کی شرم گاہ میں یوں غائب ہو گئی تھی جس طرح سرمہ دانی میں سلائی گم ہو جاتی ہے یا کنویں میں رسی چلی جاتی ہے اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو زنا کیا ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں میں نے اس عورت کے ساتھ حرام طور پر وہ عمل کیا جو کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ حلال طور پر کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم یہ کہہ کر کیا چاہتے ہو اس نے عرض کی: میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے سنگسار کر دیا جائے' تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو سنا ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے یہ کہہ رہا تھا: ذرا اس شخص کی طرف دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ رکھا تھا' لیکن اس نے اپنے آپ کو ایسی حالت میں کر دیا کہ اسے کتے کی طرح سنگسار کر دیا گیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی بات پر خاموش رہے پھر آپ کا گزر ایک مردار گدھے کے پاس سے ہوا جس کا پاؤں اوپر کی طرف اٹھا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: فلاں اور فلاں شخص کہاں ہیں؟ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم یہاں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا: تم دونوں اس گدھے کا مردار کھاؤ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے اسے کون کھا سکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ابھی تھوڑی دیر پہلے اس شخص کی عزت پر جو حملہ کیا ہے وہ اس مردار کو کھانے سے زیادہ برا ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ شخص اس وقت جنت کی نہروں میں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فِي الْمِرَارِ الْاَرْبَعِ، وَاَمَرَ بِهٖ فَطُرِدَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو چار مرتبہ واپس کر دیا تھا آپ ﷺ کے حکم کے تحت ان کو وہاں سے نکال دیا گیا تھا

4400 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْهِضْهَاضِ الدَّوْسِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ الْاَبْعَدَ قَدْ زَنٰى، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلَكَ وَمَا يُدْرِيكَ مَا الزِّنٰى، ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَطُرِدَ وَاُخْرِجَ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ الْاَبْعَدَ قَدْ زَنٰى، فَقَالَ: وَيْلَكَ وَمَا يُدْرِيكَ مَا الزِّنٰى، فَطُرِدَ وَاُخْرِجَ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ الْاَبْعَدَ قَدْ زَنٰى، قَالَ: وَيْلَكَ وَمَا يُدْرِيكَ مَا الزِّنٰى، قَالَ: اَتَيْتُ امْرَاَةً حَرَامًا مِثْلَ مَا يَاْتِي الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ، فَاَمَرَ بِهٖ فَطُرِدَ وَاُخْرِجَ، ثُمَّ اَتَاهُ الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ الْاَبْعَدَ قَدْ زَنٰى، قَالَ: وَيْلَكَ وَمَا يُدْرِيكَ مَا الزِّنٰى، قَالَ: اَدْخَلْتَ وَاَخْرَجْتَ؟، قَالَ: نَعَمْ، فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُرْجَمَ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ تَحَمَّلَ اِلٰى شَجَرَةٍ، فَرُجِمَ عِنْدَهَا حَتّٰى مَاتَ، فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهُ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ لِصَاحِبِهٖ: وَاَبِيكَ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْخَائِبُ، اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا، كُلُّ ذٰلِكَ يَرُدُّهُ حَتّٰى قُتِلَ كَمَا يُقْتَلُ الْكَلْبُ، فَسَكَتَ عَنْهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلَةٌ رِجْلُهَا، فَقَالَ: كُلَا مِنْ هٰذَا، قَالَا: مِنْ جِيفَةِ حِمَارٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَالَّذِي نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيكُمَا اَكْثَرُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ، اِنَّهٗ لَفِيْ نَهَرٍ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَتَقَمَّصُ

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ماعز نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: دور والے نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو کیا تم جانتے ہو کہ زنا کیا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا' تو اسے وہاں سے نکال دیا گیا پھر وہ دوسری مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! دور کے شخص نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تمہیں کیا پتہ زنا کیا

4400- إسناده ضعيف كسابقه . وأورده البخاري في "التاريخ الكبير" 5/361 فقال: عبد الرحمٰن بن الهضاض، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرجم . قاله عمرو بن خالد، عن مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِي الزبير . . .

ہے اسے پھر وہاں سے نکال دیا گیا پھر وہ تیسری مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! دور کے شخص نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تمہیں کیا پتہ کہ زنا کیا چیز ہے اس نے عرض کی: میں نے ایک عورت کے ساتھ حرام طور پر وہی کام کیا ہے' جو کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا' تو اسے وہاں سے نکال دیا گیا وہ چوتھی مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! دور کے شخص نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تمہیں کیا پتہ ہے کہ زنا کیا ہوتا ہے کیا تم نے اندر داخل کیا اور باہر نکالا اس نے جواب دیا: جی ہاں' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے سنگسار کر دیا جائے جب اسے پتھر لگنے لگے تو اس نے درخت کی آڑ لی پھر اسے اس درخت کے پاس سنگسار کر دیا گیا' یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ گزر رہے تھے آپ ﷺ کے ہمراہ آپ ﷺ کے کچھ اصحاب بھی تھے ان میں سے ایک صاحب نے اپنے ساتھی سے کہا تمہارے باپ کی قسم یہ شخص خسارے کا شکار ہونے والا ہے یہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کئی مرتبہ حاضر ہوا ہر مرتبہ نبی اکرم ﷺ اسے واپس کرتے رہے' یہاں تک کہ اسے یوں قتل کر دیا گیا جس طرح کتے کو مارا جاتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ ان دونوں کے حوالے سے خاموش رہے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک گدھے کے مردار جسم کے پاس سے ہوا جس کا پاؤں اوپر کی طرف اٹھا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اسے کھاؤ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا گدھے کے مردار کو کھائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کی عزت پر جو حملہ کیا ہے وہ اس سے زیادہ (بڑا گناہ ہے) اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے وہ شخص اب جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ تَقَمُّصِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي الْجَنَّةِ

حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ جن کا ہم نے ذکر کیا ہے ان کا جنت میں (نہر میں) ڈبکی لگانے کا تذکرہ

4401 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَمَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَتَخَضْخَضُ فِي اَنْهَارِ الْجَنَّةِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنگسار کروایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے دیکھا ہے' وہ جنت کی نہروں میں تیر رہا ہے۔

4401– رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أن أبا الزبير موصوف بالتدليس وقد عنعن .وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" 2/645، وزاد نسبته للضياء المقدسي .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْحُدُوْدَ يَجِبُ اَنْ تُقَامَ عَلٰى مَنْ وَجَبَتْ شَرِيفًا كَانَ اَوْ وَضِيعًا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، جس شخص کے لیے حد ثابت ہو جائے اس پر حد قائم کرنا واجب ہے خواہ وہ شخص بڑے خاندان کا ہو یا عام فرد ہو

4402 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّتْهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِءُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حُبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ، ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، فَقَالَ: اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ، اَنَّهُمْ كَانُوا اِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَاِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ اَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللّٰهِ، لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قریش ایک مخزومی خاتون کے معاملے میں بہت پریشان تھے جس نے چوری کی تھی لوگوں نے کہا: اس خاتون کے بارے میں کون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات کرے گا' تو کسی نے کہا: یہ جرأت صرف اسامہ بن زید کر سکتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں بات کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کی ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ اس لیے ہلاکت کا شکار ہو گئے کہ جب ان میں سے بڑے خاندان کا کوئی شخص چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کسی کمزور خاندان کا شخص چوری کرتا تھا تو وہ اس پر حد جاری کر دیا کرتے تھے اللہ کی قسم! اگر محمد کی صاحبزادی فاطمہ نے چوری کی ہوتی' تو میں اس کا ہاتھ بھی ضرور کٹوا دیتا۔

4402- إسناده صحيح، يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب، روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وهو ثقة، ومَن فوقه ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه أبو داوُد 4373 في الحدود: باب في الحد يشفع فيه، عن يزيد بن . موهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمي 2/173، والبخاري 3475 في أحاديث الأنبياء : باب رقم 54، و6887 في الحدود: باب إقامة الحدود على الشريف والوضيع، و 6788 باب كراهية الشفاعة في الحد إذا رُفع إلى السلطان، ومسلم 1688 8 في الحدود: باب قطع السارق الشريف وغيره والنهي عن الشفاعة والحدود، وأبو داوُد 4373، والترمذي 1430 في الحدود: باب ما جاء في كريهة أن يشفع في الحدود، والنسائي 8/73-74 في قطع السارق: باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر الزهري في المخزومية التي سرقت، وابن ماجة 2547 في الحدود: باب الشفاعة في الحدود، وابن الجارود 805، والبيهقي 8/253-254، والبغوي 2603 من طرق عن الليث بن سعد، بِه .وأخرجه مختصراً البخاري 3732 في فضائل الصحابة: باب ذكر أسامة بن زيد، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، بِه .وفي هذا الحديث منع الشفاعة في الحدود إذا انتهى أمرها إلى الإمام، وفي حديث عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده رفعه "تعافوا الحدود فيما بينكم، فما بلغني من حدٍّ فقد وجب" رواه أبو داوُد 4376 وترجم له: العفو عن الحد ما لم يبلغ السلطان، وسنده حسن، وصححه الحاكم 4/383 وأقره الذهبي .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ الْحُدُوْدَ تَكُوْنُ كَفَّارَاتٍ لِاَهْلِهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ‘ حدود ان لوگوں کے لیے کفارہ ہوتی ہیں (جن پر یہ قائم کی جاتی ہیں)

4403 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا، فَقَالَ: اَحْسِنْ اِلَيْهَا حَتّٰى تَضَعَ مَا فِي بَطْنِهَا، فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِي بِهَا، فَلَمَّا وَضَعَتْ اَتَى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا، فَشُدَّ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ عَلٰى سَبْعِينَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَهِمَ الْاَوْزَاعِيُّ فِي كُنْيَةِ عَمِّ اَبِي قِلَابَةَ اِذِ الْجَوَادُ يَعْثُرُ، فَقَالَ: عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ اَبِي الْمُهَاجِرِ، وَاِنَّمَا هُوَ اَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ: عَمْرُو بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ مِنْ ثِقَاتِ التَّابِعِينَ وَسَادَاتِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر حد قائم کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سرپرست کو بلوایا اور فرمایا: اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو جب تک یہ بچے کو جنم نہیں دیتی جب یہ بچے کو جنم دیدے تو تم اسے میرے پاس لے آنا جب اس عورت نے بچے کو جنم دے دیا‘ تو وہ شخص اس عورت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

4403- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . عم أبي قلابة: هو أبو المهلب الجرمي .وأخرجه الطبراني في "الكبير" 18/476 عن إبراهيم بن دحيم، عن أبيه عبد الرحمٰن بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوٗد 4441 في الحدود: باب المرأة التي أمر النبي صلى الله عليه وسلم برجمها من جهينة، عن محمد بن الوزير الدمشقي، عن الوليد بن مسلم، بِهِ .وأخرجه الطبراني 18/475 و476 من طريقين عن الأوزاعي، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 13348، والطيالسي 848، وابن أبي شيبة 10/87-88، وأحمد 4/429-430 و435-436 و437 و440، والدارمي 2/180-181، ومسلم 1696 في الحدود: باب من اعترف على نفسه بالزنى، والترمذي 1435 في الحدود: باب تربُّص الرجم بالحُبلى حتى تضع، وأبو داوٗد 4440، والنسائي 4/63-64 في الجنائز: باب الصلاة على المرجوم، وابن الجارود 815، والدارقطني 3/101 و102، والبيهقي 8/225 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، بِهِ .وأخرجه بنحوه عبد الرزاق 13347 عن معمر والثوري، عن أيوب، عن أبي قلابة، عن عمران مختصراً، ولم يذكر فيه أبا المهلب، فلعله سقط من المطبوع .

لے آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے کپڑے کو مضبوطی سے باندھا گیا پھر آپ کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کی نماز جنازہ ادا کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی عورت کی نماز جنازہ ادا کریں گے جس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے ایک ایسی توبہ کی ہے' اگر اسے اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ستر افراد پر تقسیم کیا جائے' تو ان سب کے لیے کافی ہو' کیا تمہیں اس سے زیادہ افضل اور کوئی شخص ملتا ہے' اس نے اپنی ذات کو اللہ کے لیے قربان کر دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام اوزاعی کو ابوقلابہ کے چچا کی کنیت ذکر کرنے میں وہم ہوا ہے' کیونکہ گھوڑا ٹھوکر کھا جاتا ہے انہوں نے یہ کہا ہے: یہ روایت ابوقلابہ کے حوالے سے ان کے چچا ابومہاجر کے حوالے سے منقول ہے حالانکہ ان کے چچا کی کنیت ابومہلب ہے اور ان کا نام عمرو بن معاویہ بن زید جرمی ہے یہ ثقہ تابعین میں سے ہیں اور اہل بصرہ کے سرداروں میں سے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اِقَامَةَ الْحُدُوْدِ تُكَفِّرُ الْجِنَايَاتِ عَنْ مُرْتَكِبِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' حدود کو قائم کرنا حدود کے مرتکب شخص سے گناہ کو ختم کر دیتا ہے

4404 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَمَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَتَخَضْخَضُ فِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک کو سنگسار کروایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اسے جنت کی نہروں میں تیرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ عُجِّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةُ بِالْحُدُوْدِ تَكُوْنُ اِقَامَتُهَا كَفَّارَةً لَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جس شخص کو حدود کی شکل میں دنیا میں سزا مل جائے' تو حد کا قائم ہونا اس شخص کے حق میں (گناہ کا) کفارہ بن جاتا ہے

4405 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ *، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ:

4404– رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أن أبا الزبير مدلس وقد عنعن، وهو مكرر 4401 .

(متن حدیث):اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ مِنَّا، وَقَالَ: مَنْ اَصَابَ مِنْكُمْ مِنْهُنَّ حَدًّا فَعُجِّلَتْ لَهٗ عُقُوْبَتُهٗ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ، وَمَنْ اُخِّرَ عَنْهُ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ رَحِمَهٗ، وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بھی اسی طرح بیعت لی جس طرح ہماری خواتین سے لی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص ان میں سے کسی ایک قابل حد چیز کا مرتکب ہو جائے اور اسے دنیا میں سزا دے دی جائے' تو یہ چیز اس کے لیے کفارہ ہوگی اور جس شخص سے یہ بات مؤخر ہو جائے (یعنی اسے دنیا میں سزا نہ ملے) تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا اگر وہ چاہے گا' تو اس پر رحم کردے گا اور اگر چاہے گا' تو اسے عذاب دیدے گا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْقَتْلِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهِ الْجَمَاعَةَ وَهُمْ جَمِيْعٌ

جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں (مسلمانوں کی) جماعت سے الگ ہو کر تفرقہ پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے' جبکہ وہ لوگ اس وقت اکٹھے ہوں ایسے شخص کو قتل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

4406 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَرْفَجَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَّهَنَاتٌ، فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهُمْ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ

❁❁ حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب فساد ہی فساد ہوں گے' جو شخص اس امت میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کرے' جبکہ وہ لوگ اکٹھے ہوں' تو

4405- رجاله ثقات رجال الصحيح، أبو أسماء : اسمه عمرو بن مرثد الرحبي، وعند غير المصنف بدله أبو الأشعث الصنعاني .فقد أخرجه أحمد 5/320 من طريق شعبة، ومسلم 1709 43 في الحدود: باب الحدود كفارات لأهلها، من طريق هشيم، وابن ماجة 2603 في الحدود: باب الحد كفارة، من طريق عبد الوهاب وابن أبي عدى، أربعتهم عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ . وأبو الأشعث: اسمه شراحيل بن اٰدة .وأخرجه بنحوه مطولاً ومختصراً أحمد 5/214 و320، والدارمي 2/220، والحميدى 387، والشافعي في "مسنده" بترتيب الساعاتى 2/187-188، والبخارى 18 في الإيمان: باب رقم 11، و3892 في مناقب الأنصار: باب وفود الأنصار إلى النبى صلى الله عليه وسلم بمكة وبيعة العقبة، و4894 في التفسير: باب ﴿اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾، و6784 في الحدود: باب الحدود كفارة، و 6801 باب توبة السارق، و7213 في الأحكام: باب بيعة النساء، و 7468 في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، ومسلم 1709، والترمذى 1439 في الحدود: باب ما جاء أن الحدود كفارة لأهلها، . والنسائى 4/141-142 في البيعة: باب البيعة على الجهاد، و148 باب البيعة على فراق المشرك، و161-162 باب ثواب من وفّى ما بايع عليه، و 8/108-109 في الإيمان: باب البيعة على الإسلام، وابن الجارود 803، والبيهقى 8/328، والبغوى 29 من طرق عن الزهرى، عن أبى إدريس عائذ الله بن عبد الله الخولانى .

اسے تلوار کے ذریعے قتل کردو' خواہ وہ جو کوئی بھی ہو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اِبَاحَةِ قَتْلِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ اِذَا ارْتَكَبَ اِحْدَى الْخِصَالِ الثَّلَاثِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُبِيحَ دَمُهُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' ایسے مسلمان شخص کو قتل کردینا مباح ہوجاتا ہے' جو تین میں سے کسی ایک چیز کا ارتکاب کرلے جس کی وجہ سے اس کا خون مباح ہوجاتا ہے

4407 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِينَ، بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ، لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا ثَلَاثَةَ نَفَرٍ: التَّارِكُ لِلْاِسْلَامِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، قَالَ الْاَعْمَشُ، فَحَدَّثْتُ بِهِ اِبْرَاهِيمَ، فَحَدَّثَنِي عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے ایسے کسی بھی شخص کو قتل کرنا جائز نہیں ہے' جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں' البتہ تین لوگوں کا حکم مختلف ہے' اسلام کو ترک کرکے (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدہ ہونے والا شخص' شادی شدہ زانی اور وہ شخص جسے کسی دوسرے (کے قتل کے بدلے میں) قتل کیا جائے''۔

4406- إسناده صحيح على شرط الشيخين، غير أن صحابيَّ الحديث وهو عرفجة الأشجعي - لم يخرج له البخاري. وأخرجه الطيالسي 1224، وأحمد 4/261 و341 و5/23-24، ومسلم 1852 59 في الإمارة: باب حكم من فرق أمر المسلمين وهو مجتمع، وأبو داوُد 4762 في السنة: باب في قتل الخوارج: والنسائي 7/93 في تحريم الدم: باب قتل من فارق الجماعة، والطبراني في "الكبير" 17/361، والبيهقي 8/168 من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي، وعبد الرزاق 20714، وأحمد 4/261 و341، ومسلم 1852، والنسائي 7/92 و93، والطبراني 17/353 و355 و356 و357 و358 و359 و360 و362 و363 و364، والبيهقي 8/168 من طرق عن زياد بن علاقة، بِهِ. وأخرجه بنحوه مسلم 1852 60، والطبراني 17/365 و366 و367 من طرق عن عرفجة.

4407- إسناده صحيح على شرط مسلم، أحمد بن إبراهيم الدورقي ثقة من رجاله، ومن فوقه ثقات على شرطهما. وسفيان: هو الثوري. وأخرجه أحمد 6/181، ومن طريقه أخرجه مسلم 1676 26 في القسامة: باب ما يباح به دم المسلم، والبيهقي 8/194-195 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، بهذا الإسناد، وقال: عبد الله ولم ينسبه وأخرجه النسائي 7/90-91 في تحريم الدم: باب ما يحل به دم المسلم، والدارقطني 3/82 و82-83 من طرق عن عبد الرحمٰن بن مهدي، بِهِ. وقال أيضاً: عبد الله.

اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابراہیم کو سنائی تو انہوں نے مجھے اسود کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول اسی کی مانند روایت سنائی۔

4408 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ: الثَّيِّبُ الزَّانِىْ، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی ایسے شخص کا خون بہانا جائز نہیں ہے' جو اس بات کی گواہی دیتا ہو' کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور ''میں'' اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں' البتہ تین لوگوں کا حکم مختلف ہے' شادی شدہ زانی' جان کے بدلے میں جان' اور اپنے دین (یعنی دین اسلام) کو ترک کر کے (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدہ ہونے والا شخص (یعنی انہیں قتل کیا جائے گا)''

4408- إسناده صحيح على شرطهما . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب .وأخرجه أحمد 1/382 و428، ومسلم 1676 25 في القسامة: باب ما يباح به دم المسلم، وأبو داؤد 4352 في الحدود: باب الحكم فيمن ارتد، والترمذي 1402 في الديات: باب ما جاء لا يحل دم امرء مسلم إلا بإحدى ثلاث، والبيهقي 8/213 و283-284، والبغوي 2517 من طريق أبي معاوية محمد بن خازم، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 289، وأحمد 1/444، والدارمي 2/218، والبخاري 6878 في الديات: باب قول الله تعالى: (اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ . . .)، ومسلم 1676، وابن ماجة 2534 في الحدود: باب لا يحل دم امرء مسلم إلا في ثلاث، والبيهقي 8/19 و194 و202 و213 من طرق عن الأعمش به .

بَابُ الزِّنٰی وَحَدِّهٖ

زنا اور اس کی حد کا بیان

4409 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَاَتِیْ رَجُلًا اُمْهِلُ حَتّٰى آتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پاؤں، تو اسے مہلت دوں، جب تک میں چار گواہ نہیں لے آتا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!

ذِكْرُ اسْتِحْقَاقِ الْقَوْمِ عِقَابَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ ظُهُوْرِ الزِّنٰى، وَالرِّبَا فِيْهِمْ

اس قوم کے اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مستحق ہوجانے کا تذکرہ جن میں زناء اور سود عام ہو

4410 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

4409– إسناده صحيح على شرط مسلم، سهيل بن أبی صالح روی له البخاری مقروناً واحتج به الباقون، وباقی السند ثقات على شرطهما . وهو فی "الموطأ" 2/737 فی الأقضية: باب القضاء فيمن وجد مع امرأته رجلاً . وهو مكرر 4282 .

4410– حديث حسن لغيره، بشر بن الوليد: هو القاضی أبو الوليد الكندی الفقيه صاحب . . . . . . أبی يوسف، وثقه المؤلف والدارقطنی ومسلمة، وكان أحمد يثنی عليه، وقال الآجری: سألت أبا داؤد: أبشر بن الوليد ثقة؟ قال: لا، وقال السليمانی: منكر الحديث، وقال صالح بن محمد جزرة: هو صدوق ولكنه لا يعقل كان خرف، وانظر "تاريخ بغداد" 7/80–84، و"ميزان الاعتدال" 1/326–327، ولسانه 2/35 . وشريك: هو ابن عبد الله النخعی، شیء الحفظ، وسماك: هو ابن حرب، وهو صدوق روی له مسلم . ومع هذا فقد جود إسناده المنذری 3/278، والهيثمی 4/118 . وهو فی "مسند أبی يعلی" 4981، وزاد فی أوله "لُعِنَ آكلُ الرِّبا، وموكله، وشاهده، وكاتبه " . وأخرجه بهذه الزيادة أحمد 1/402 عن حجاج، عن شريك، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبرانی فی "الكبير" 10329 من حديث ابن مسعود موقوفاً عليه بلفظ لم يهلك أهل نبوة قط حتى يظهر الزنا والربا . قال الهيثمی فی "المجمع" 4/118: فيه أحمد بن يحيى الأحول، وهو ضعيف .

(متن حدیث): مَا ظَهَرَ فِي قَوْمٍ الزِّنَى وَالرِّبَا إِلَّا أَحَلُّوا بِأَنْفُسِهِمْ عِقَابَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

❀❀ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جب کسی قوم میں زنا اور سود عام ہو جائیں' تو وہ لوگ اپنے لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو حلال کر لیتے ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِإِيجَابِ النَّارِ عَلَى السَّارِقِ وَالزَّانِي

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' چوری کرنے والے اور زنا کرنے والے پر جہنم واجب ہو جاتی ہے

4411 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ؟، قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ، وَلَا مَتَاعَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُفْلِسُ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاتِهِ وَصِيَامِهِ وَزَكَاتِهِ، وَقَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا، فَيَقْعُدُ فَيُعْطَى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَ مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو ''مفلس'' کون ہوتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے درمیان وہ شخص مفلس شمار ہوتا ہے' جس کے پاس درہم نہ ہوں اور ساز و سامان نہ ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہوگا' جو قیامت کے دن نماز' روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا' اور اس نے (دنیا میں) کسی کو گالی دی ہو گی' کسی کا مال کھایا ہوگا' کسی کا خون بہایا ہوگا' کسی کو مارا پیٹا ہوگا' تو اس شخص کو بٹھایا جائے گا اور اس کی کچھ نیکیاں کسی کو دے دی جائیں گی' کچھ نیکیاں کسی (دوسرے) کو دے دی جائیں گی' یہاں تک کہ جب اس کے ذمے لازم ادائیگی سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی' تو دوسروں کے گناہ اس کے ذمہ ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

4411- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه الترمذي 2418 في صفة القيامة: باب ما جاء في شأن الحساب والقصاص، عن قتيبة بن سعيد، عن عبد العزيز بن محمد، بهذا الإسناد . وقال: هذا حديث حسن صحيح . وأخرجه أحمد 2/303 و334 من طريق زهير، و2/371-372، ومسلم 2581 في البر والصلة: باب تحريم الظلم، والبيهقي 6/93، والبغوي 4164 من طريق إسماعيل بن جعفر، كلاهما عن العلاء بن عبد الرحمن، به .

ذِكْرُ نَفْيِ الْاِيمَانِ عَنِ الزَّانِي

زناء کرنے والے سے ایمان کی نفی کا تذکرہ

4412 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِينَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چور' چوری کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' زانی' زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' شراب پینے والا اسے پیتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا۔ (تاہم) اس کے بعد توبہ کی گنجائش ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ بُغْضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الشَّيْخَ الزَّانِيْ، وَاِنْ كَانَ بُغْضُهُ يَشْمَلُ سَائِرَ الزُّنَاةِ

اللہ تعالیٰ کا بوڑھے زانی کو ناپسند کرنے کا تذکرہ اگرچہ اللہ تعالیٰ تمام زانیوں کو ناپسند کرتا ہے

4413 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الشَّيْخُ الزَّانِيْ، وَالْاِمَامُ الْكَذَّابُ، وَالْعَائِلُ الْمَزْهُوُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' بوڑھا زانی' جھوٹا حکمران' غریب متکبر''۔

4412- إسناده صحيح على شرط البخاري، على بن الجعد ثقة من رجاله ومن فوقه على شرطهما . وهو في "مسند ابن الجعد" 758 . وقد تقدم تخريجه برقم 186 .

4413- إسناده حسن على شرط مسلم غير ابن عجلان: وهو محمد، فقد روى له مسلم متابعة، والبخاري تعليقاً، وهو صدوق .وأخرجه أحمد 2/433، والنسائي 5/86 في الزكاة: باب الفقير المختار، من طريق يحيى بن سعيد، عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 107 في الإيمان: باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار والمن بالعطية وتنفيق السلعة بالحلف . . .، والنسائي في الرجم كما في "التحفة10/84"، والبيهقي 8/161، والبغوي 3591 من طرق عن الأعمش، عن أبي حازم الأشجعي، عن أبي هريرة .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْمَرْءِ مُجَانَبَةُ مَا نَهَاهُ عَنْهُ بَارِئُهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ حِفْظِ الْفَرْجِ، وَلَا سِيَّمَا بِالْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ ہر اس چیز سے اجتناب کرے

جس سے اس کے پروردگار نے منع کیا ہے' جس کا تعلق شرمگاہ کی حفاظت سے ہے اور بطور خاص قریبی لوگوں (کی عزت کے حوالے سے محتاط رہے)

4414 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَكْبَرُ؟، قَالَ: اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ. قَالَ: ثُمَّ اَيٌّ؟، قَالَ: اَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَهَا: (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا) (الفرقان: 68)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دو حالانکہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہیں پیدا کیا ہے' (سائل نے) دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی:

''اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ہمراہ کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرتے' اور کسی ایسے فرد کو قتل نہیں کرتے (جس کے قتل کو) اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو' البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے' اور وہ زنا نہیں کرتے' جو ایسا کرتا ہے' وہ گناہ تک پہنچ جاتا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ، اَنَّ خَبَرَ الْاَعْمَشِ مُنْقَطِعٌ غَيْرُ مُتَّصِلٍ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

4414- إسناده صحيح على شرطهما . اَبُوْ شِهَابٍ: هُوَ عَبْدُ رَبِّهِ ابْنُ نَافِعٍ الحنّاط، وأبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داؤد العَتَكي، وأبو وائل: هو شقيق بن سلمة الاَسدي . وأخرجه أحمد 1/380 و431، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 7/46 من طريق وكيع وأبي معاوية، عن الأعمش، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 7/90 في تحريم الندم: باب ذكر أعظم الذنب، من طريق يزيد، عن شعبة، عن عاصم، عن أبي وائل، به . وقال: هذا خطأ، والصواب الذي قبله أي: واصل عن أبي وائل وحديث يزيد هذا خطأ، إنما هو واصل، والله تعالى أعلم .قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ: رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَرَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ2، وَرَوَاهُ مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ3، وَرَوَاهُ جَرِيْرٌ،

اور وہ اس بات کا قائل ہے اعمش کی نقل کردہ یہ روایت "منقطع" ہے "متصل" نہیں ہے

4415 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ أَبِي مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ، قُلْتُ: إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ، ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟، قَالَ: أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ أَبُو شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَرَوَاهُ وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَرَوَاهُ مَنْصُورٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَرَوَاهُ جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَمَنْصُورٌ، وَوَاصِلٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَلَسْتُ أُنْكِرُ أَنْ يَكُونَ أَبُو وَائِلٍ، سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَسَمِعَهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ حَتّٰى يَكُونَ الطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دو' جبکہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی: بے شک یہ بہت بڑا ہے' پھر (اس کے بعد) کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس اندیشے کے تحت قتل کر دو' کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ابوشہاب نے اعمش کے حوالے' ابووائل کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ وکیع نے یہ روایت' اعمش' ابووائل کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

شعبہ نے یہ روایت' احدب' ابووائل کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

منصور نے یہ روایت' ابووائل' عمرو بن شرحبیل کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

جریر نے یہ روایت اعمش' ابووائل' عمرو بن شرحبیل کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

4415- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه مسلم 86 141 في الإيمان: باب كون الشرك أقبح الذنوب وبيان أعظمها بعده، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 4477 في التفسير: باب قوله تعالى: (فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ أَنْدَاداً وَّأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ)، و7520 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ أَنْدَاداً)، ومسلم 86، والنسائي في التفسير والرجم كما في "التحفة" 7/117 من طريقين عن جرير، به .وأخرجه أحمد 1/434 من طريق ورقاء، عن منصور، به .

سفیان ثوری نے یہ روایت اعمش' منصور' واصل کے حوالے سے' عمرو بن شرحبیل کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ میں اس بات کا انکار نہیں کرتا کہ ابووائل نے یہ روایت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہو اور عمرو بن شرحبیل کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہو' تو یوں اس کے دونوں طرق محفوظ ہوں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ زِنَى الْمَرْءِ بِحَلِيلَةِ جَارِهٖ مِنْ اَعْظَمِ الذُّنُوْبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا بڑے گناہوں میں سے ایک ہے

4416 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث):قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ؟ قَالَ: اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ، قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟، قَالَ: اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ، قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟، قَالَ: اَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ) (الفرقان: 68)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی: پھر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی۔ میں نے دریافت کیا: پھر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی۔

''اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرتے اور وہ کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو' البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے اور وہ زنا نہیں کرتے''۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتِّكْرَارِ عَلَى الْعَامِلِ مَا عَمَلَ قَوْمُ لُوْطٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر بار بار لعنت کرنا جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے

4417 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ

4416- إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه البخاري 6001 في الأدب: باب قتل الولد خشية أن يأكل معه، وأبو داؤد 2310 في الطلاق: باب في تعظيم الزنى، عن محمد بن كثير العبدي، بهذا الإسناد .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):لَعَنِ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ تُخُومَ الْاَرْضِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ كَمَهَ الْاَعْمَى عَنِ السَّبِيلِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ وَالِدَيْهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ - قَالَهَا ثَلَاثًا فِيْ عَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ.

(توضیح مصنف):عَبْدُ الْمَلِكِ هُوَ اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو زمین کی حد بندی کو تبدیل کرے اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی جو نابینا شخص کو بھٹکا دے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو اپنے آزاد کرنے والے آقا کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو قوم لوط کے سے عمل کا مرتکب ہو''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) قوم لوط کے عمل کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی۔

عبدالملک نامی راوی ابوعامر عقدی ہے۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهِمَا

ایسے شخص کی شدید مذمت کا تذکرہ جو کسی مرد یا عورت کے ساتھ اس کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرتا ہے

4418 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4417- إسناده على شرط الشيخين، ورواية البصريين عن زهير بن محمد صحيحة فيما قاله البخاري، وهذا منها، فإن عبد الملك بن عمرو بصري، وهو في "مسند أبي يعلى" 2539 .وأخرجه أحمد 1/309 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، والحاكم 4/356 من طريق عبد الله بن مسلمة، كلاهما عن زهير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/217 و317، والطبراني 11546، والحاكم 4/356، والبيهقي 8/231 من طرق عن عمرو بن أبي عمرو، به . وزادوا فيه لعن اللّٰهُ من وَقع على بهيمة .وأخرجه أبو يعلى 2521 من طريق محمد بن كريب، عن كريب، عن ابن عباس مختصراً، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: ملعون من انتقص شيئاً من تخوم الأرض بغير حقه وإسناده ضعيف لضعف محمد بن كريب . وله شاهد من حديث علي بن أبي طالب، رفعه، عند أحمد 1/108 و118 و152، ومسلم 1978، والنسائي 7/232، والحاكم 4/153، والبيهقي 6/99 وفيه "لعن اللّٰه من ذبح لغير اللّٰه، ولعن اللّٰه من آوى محدثاً، ولعن اللّٰه مَن لعن والديه، ولعن اللّٰه من غيّر مَنار الأرض" .

4418- إسناده قوي على شرط مسلم . أبو خالد الأحمر: هو سليمان بن حيان .وأخرجه ابن عدي في "الكامل" 3/130 عن أبي يعلى والحسين بن عبد المجيب الموصلي والحسن بن سفيان، بهذا الإسناد .وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 4/251-252 .وقد تقدم تخريجه برقم 4203 .

(متن حدیث): لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهِمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا جو کسی مرد یا عورت کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرتا ہے''۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الزِّنٰى عَلَى الْاَعْضَاءِ اِذَا جَرٰى مِنْهَا بَعْضُ شُعَبِ الزِّنٰى

اعضاء پر لفظ زنا کے لفظ کا اطلاق کرنے کا تذکرہ' جب ان اعضاء سے زنا کے کسی شعبے کا اظہار ہو

4419 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ، وَاللِّسَانُ يَزْنِيْ، وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ، وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ، وَيُحَقِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ اَوْ يُكَذِّبُهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں' زبان زنا کرتی ہے' دونوں ہاتھ زنا کرتے ہیں' دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں اور شرمگاہ اس کی تصدیق کر دیتی ہے یا اسے جھٹلا دیتی ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ زِنَى الْعَيْنِ وَاللِّسَانِ عَلَى ابْنِ آدَمَ

انسان کی آنکھ اور زبان سے زنا ہونے کی صفت کا تذکرہ

4420 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ يَعْنِيْ عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَتَبَ اللّٰهُ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنٰى، اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ: فَزِنَى الْعَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَى اللِّسَانِ النُّطْقُ، وَالنَّفْسُ تَتَمَنّٰى ذٰلِكَ وَتَشْتَهِيْ، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ اَوْ يُكَذِّبُهُ

4419- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/411، والطحاوى فى "مشكل الآثار" 3/298، والبغوى 76 من طرق عن العلاء بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد. قال البغوى: هذا حديث صحيح.

4420- إسناده صحيح على شرطهما. ابن طاووس: هو عبد الله. وأخرجه مسلم 2657 20 فى القدر: باب قدّر على ابن آدم حظه من الزنى وغيره، والبيهقى 7/89 و10/185-186 من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وتابعَ إسحاقَ عند مسلم عبدُ بن حميد. وأخرجه أحمد 2/276، والبخارى بعد الحديث 6243 فى الاستئذان: باب زنى الجوارح دون الفرج، و6612 فى القدر: باب (وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ) من طريق عبد الرزاق، بِهِ. وأخرجه البخارى 6243 عن الحميدى، عن سفيان، عن ابن طاووس، به موقوفاً على أبي هريرة. وعلقه البخارى باثر الحديث 6612 فقال: شبابة: حدثنا ورقاء، عن ابن طاووس، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی جو گناہ کے ساتھ اس سے زیادہ مشابہت رکھتی ہو جس کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کے نصیب میں زنا کا حصہ لکھ دیا ہے' جس تک وہ لامحالہ پہنچے گا' تو آنکھ کا زنا دیکھنا ہے' زبان کا زنا' بولنا ہے اور نفس خواہش اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تردید کرتی ہے''۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الزِّنَى عَلَى الْقَلْبِ اِذَا تَمَنَّى وقُوعَ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ

دل کے لیے لفظ زنا استعمال کرنے کا تذکرہ جب وہ کسی ایسی چیز کا خواہش مند ہو' جسے اس کے لیے حرام قرار دیا گیا ہو

4421 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ بَنِي آدَمَ لَهُ نَصِيبٌ مِّنَ الزِّنَى اَدْرَكَهُ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ: فَالْعَيْنُ زِنَاهَا النَّظَرُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ النُّطْقُ، وَالْقَلْبُ زِنَاهُ التَّمَنِّي، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ وَيُكَذِّبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر انسان کا زنا میں سے حصہ ہے' جس تک وہ ضرور پہنچے گا' تو آنکھ کا زنا دیکھنا ہے' زبان کا زنا بولنا ہے' دل کا زنا آرزو کرنا ہے اور شرمگاہ تصدیق یا تردید کرتی ہے''۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الزِّنَى عَلَى الْيَدِ اِذَا لَمَسَتْ مَا لَا يَحِلُّ لَهَا

ہاتھ کے لیے لفظ زنا کے استعمال کا تذکرہ جب وہ کسی ایسی چیز کو چھولے جو اس کے لیے حلال نہ ہو

4422 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ثَوْبَانَ الطُّرْسُوسِيُّ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَاْثُرُهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ بَنِي آدَمَ اَصَابَ مِنَ الزِّنَى لَا مَحَالَةَ: فَالْعَيْنُ زِنَاؤُهَا النَّظَرُ، وَالْيَدُ زِنَاؤُهَا اللَّمْسُ، وَالنَّفْسُ تَهْوٰى يُصَدِّقُهُ اَوْ يُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ

4421– حديث صحيح، ابن أبي السرى: هو محمد بن المتوكل، صدوق له أوهام كثيرة، وقد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 2/317 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد .

4420– إسناده صحيح، الربيع بن سليمان المرادى ثقة روى له أصحاب السنن، وشعيب ابن الليث من رجال مسلم وهو ثقة، ومن فوقه ثقات على شرطهما .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر انسان زنا کا لازمی مرتکب ہوتا ہے آنکھ کا زنا دیکھنا ہے ہاتھ کا زنا چھونا ہے نفس خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے"۔

ذِكْرُ وَصْفِ زِنَى الْأُذُنِ، وَالرِّجْلِ فِيمَا يَعْمَلَانِ مِمَّا لَا يَحِلُّ

کان اور پاؤں کے زنا کی صفت کا تذکرہ جب وہ کوئی ایسا عمل کریں جو حلال نہ ہو

4423 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): عَلٰى كُلِّ نَفْسِ ابْنِ آدَمَ كَتَبَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَى: الْعَيْنُ زِنَاؤُهَا النَّظَرُ، وَالْاُذُنُ زِنَاؤُهَا السَّمْعُ، وَالْيَدُ زِنَاؤُهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاؤُهَا الْمَشْيُ، وَاللِّسَانُ زِنَاؤُهُ الْكَلَامُ، وَالْقَلْبُ يَهْوٰى الشَّيْءَ، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر انسان کے وجود میں زنا کا حصہ مقرر کردیا گیا ہے آنکھ کا زنا دیکھنا ہے کان کا زنا سننا ہے ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے زبان کا زنا کلام کرنا ہے اور دل کسی چیز کی خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے"۔

4424 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ

4423- إسناده حسن من أجل ابن عجلان وهو محمد- روى له البخاري تعليقاً ومسلم متابعة، وهو حسن الحديث، وباقي السند ثقات على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 2/379، وأبو داؤد 2154 في النكاح: باب ما يؤمر به من غض البصر، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/372 و536، ومسلم 2657 21 في القدر: باب قدّر على ابن آدم حظه من الزنى وغيره، وأبو داؤد 2153، والبيهقي 7/89 من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، به .وأخرجه أحمد 2/344 و528 و535 من طريق أبي رافع، عن أبي هريرة .وأخرجه احمد 2/431، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/298 من طريق أبي سلمة، عن أبي هريرة .

4424- إسناده قوي، ثابت بن عمارة روى له أصحاب السنن غير ابن ماجة، وقال . يحيى بن معين والدارقطني: ثقة، وقال أحمد والنسائي: لا بأس به، وقال البزار: مشهور، وقال أبو حاتم: ليس عندي بالمتين، ووثقه المؤلف، وباقي السند على شرط مسلم .وأخرجه البيهقي 3/246 من طريق أحمد بن منصور، عن النضر بن شميل، بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذي 2786 في الأدب: باب ماجاء في كراهية خروج المرأة متعطرة، من طريق يحيى القطان، وأحمد 4/418 عن عبد الواحد وروح، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/299، والحاكم 2/396 من طريق روح بن عبادة، وأحمد 4/414 عن مروان بن معاوية، والنسائي 8/153 في الزينة: باب ما يكره للنساء من الطيب، كلهم عن ثابت بن عمارة، به . وقوله: كل عين زانية ليس إلا عند الترمذي والطحاوي، وفي رواية الترمذي فهي كذا وكذا، يعني زانية وقال: حديث حسن صحيح، وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 4/418 عن عبد الواحد وروح، عن ثابت بن عمارة، به مختصراً، بلفظ كل عين زانية .وأخرجه أحمد 4/400، وأبو داؤد 4183 في الترجل: باب ما جاء في المرأة تتطيب للخروج، من طريق يحيى القطان، عن ثابت بن عمارة، به . وعندهما فهي كذا وكذا، زاد أبو داؤد: قال قولاً شديداً، وليس عندهما كل عين زانية .وأخرجه بطوله الدارمي 2/279 عن أبي عاصم، عن ثابت بن عمارة، به موقوفاً على أبي موسى من قوله، ثم قال: وقال أبو عاصم: يرفعه بعض أصحابنا .

شُمَيْلٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا امْرَاَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا رِيحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ، وَكُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی عورت عطر لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے' تا کہ انہیں اس کی خوشبو آئے' تو وہ عورت زنا کرنے والی ہے اور (اسے دیکھنے والی) ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ حُكْمِ الْبِكْرِ، وَالثَّيِّبِ اِذَا زَنَيَا

کنواری اور ثیبہ کے زنا کرنے کے حکم کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

4425 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھ سے احکام حاصل کر لو مجھ سے احکام حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے ان خواتین کے لیے راستہ مقرر کر دیا ہے (یعنی ان کا حکم بیان کر دیا ہے) شادی شدہ شخص شادی شدہ کے ساتھ (زنا کا مرتکب ہو) تو اس کو ایک سو **100** کوڑے لگائے جائیں اور سنگسار کیا جائے۔ کنوارا اگر کنواری کے ساتھ (زنا کا مرتکب ہو) تو اسے ایک سو کوڑے لگائیں اور ایک سال لیے جلاوطن کر دیا جائے گا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ حُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَى الْحُرَّةِ الزَّانِيَةِ ثَيِّبًا كَانَتْ اَمْ بِكْرًا

اللہ تعالیٰ کے حکم کی اس صفت کا تذکرہ جو زنا کرنے والی آزاد عورت کے بارے میں ہے خواہ وہ ثیبہ ہو' یا کنواری ہو

4425- إسناده صحيح على شرط مسلم، حطان بن عبد الله ثقة من رجاله، وباقي السند ثقات على شرطهما . وقد صرّح هشيم بالتحديث في بعض الروايات .وأخرجه الترمذي 1434 في الحدود: باب ما جاء في الرجم على الثيب، والنسائي في الرجم كما في "التحفة" 4/247 عن قتيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/313، والدارمي 2/181، ومسلم 1690 12 في الحدود: باب حدّ الزنى، وأبو داؤد 4416 في الحدود: باب في الرجم: والبيهقي 8/222 من طرق عن هشيم، به .

4426 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَيُنْفَيَانِ سَنَةً

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھ سے حکم حاصل کرلو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حکم بیان کردیا ہے۔

شادی شدہ کے شادی شدہ کے ساتھ (زنا کرنے) پر ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور پھر سنگسار کردیا جائے جب کہ کنوارے کے کنواری کے ساتھ (زنا کرنے کی صورت میں) ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور انہیں ایک سال کے لیے جلاوطن کردیا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْبِكْرِ الزَّانِيَةِ الْجَلْدُ دُوْنَ الرَّجْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' زنا کرنے والی کنواری کو کوڑے لگائے جائیں گے اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا

4427 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): خُذُوا عَنِّي، فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الْبِكْرُ تُجْلَدُ وَتُنْفَى، وَالثَّيِّبُ تُجْلَدُ وَتُرْجَمُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھ سے احکام حاصل کرلو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حکم بیان کردیا ہے۔ کنوارا کنواری کے ساتھ (زنا کا مرتکب ہو) اور شادی شدہ' شادی شدہ کے ساتھ (زنا کا مرتکب ہو) تو کنوارے کو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے

4426– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه ابن الجارود 810 عن يعقوب بن إبراهيم الدورقي، بهذا الإسناد .

4427– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه الطحاوي 3/134 عن ابن أبي داوُد، عن علي بن الجعد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/320، وابن أبي شيبة 10/180، ومسلم 1690 14 من طريقين عن شعبة، به .وأخرجه مسلم 1690 14 من طريق مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهِ .

جلاوطن کیا جائے گا اور شادی شدہ کو کوڑے لگائے جائیں گے اور سنگسار کیا جائے گا''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الرَّجْمِ لِمَنْ زَنَى وَهُوَ مُحْصَنٌ

ایسے شخص کے لیے سنگسار کیے جانے کا تذکرہ جو زنا کرتا ہے اور محصن ہوتا ہے

4428 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ سُورَةُ الْاَحْزَابِ تُوَازِي سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَكَانَ فِيهَا الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سورہ احزاب' سورہ بقرہ کے برابر تھی اور اس میں یہ بات مذکور تھی کہ جب شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت زنا کے مرتکب ہوں' تو انہیں لازمی طور پر سنگسار کر دو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالرَّجْمِ لِلْمُحْصِنَيْنِ اِذَا زَنَيَا قَصْدَ التَّنْكِيلِ بِهِمَا

دو محصن افراد (یعنی مرد و عورت) جب زنا کا ارتکاب کریں' تو انہیں عبرت کا نشان بنانے کے لیے انہیں سنگسار کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

4429 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقِيتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَحُكُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ مِنَ الْمَصَاحِفِ، وَيَقُولُ: اِنَّهُمَا لَيْسَتَا مِنَ الْقُرْآنِ، فَلَا تَجْعَلُوا فِيهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ، قَالَ اُبَيٌّ: قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

4428– عاصم بن أبی النجود صدوق له أوهام، وحديثه في الصحيحين مقرون، وباقي السند ثقات على شرط الصحيحوأخرجه الحاكم 2/415 من طريق حجاج بن منهال، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وصحح إسناده ووافقه الذهبي!

4429– إسناده كسابقه . وأخرجه من قوله: كم تعدّون . . . إلخ النسائي في الرجم كما في "التحفة" 1/16 عن معاوية بن صالح الأشعري، عن منصور بن أبي مزاحم، عن أبي حفص الأبّار، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 540، وعبد الرزاق 13363، وعبد الله بن الإمام أحمد في الزيادات 5/132، والبيهقي 8/211 من طرق عن عاصم، عن زر، قال: قال لي أُبي بن كعب: يا زر، كأين تعد، وكأين تقرأ سورة الأحزاب؟ قال: قلت: كذا وكذا اية . قال: إن كانت لتضاهي سورة البقرة، وإن كنّا لنقرأ فيها والشيخ والشيخة إذا زنيا فارجموهما البتة نكالاً من الله ورسوله فرفع فيما رفع .وأخرج القسم الأول منه الحميدي 374، والبخاري 4976 في التفسير: باب سورة (قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ)، و 4977 باب سورة (قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ . النَّاسِ)، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 1/15 من طريق سفيان، عن عبدة بن أبي لبابة وعاصم بن أبي النجود، به نحوه .وأخرجه أيضاً عبد الله بن أحمد 5/132 من طريق يزيد بن أبي زياد، عن زر بن حبيش، به .ووقع في رواية البخاري بدل قوله: كان يحك المعوذتين يقول كذا وكذا .

وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَنَا، فَنَحْنُ نَقُولُ: كَمْ تَعُدُّونَ سُورَةَ الْأَحْزَابِ مِنْ آيَةٍ؟، قَالَ: قُلْتُ: ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ، قَالَ أُبَيٌّ: وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ، إِنْ كَانَتْ لَتَعْدِلُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَقَدْ قَرَأْنَا فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ نَكَالًا مِنَ اللَّهِ، وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

❀❀ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے ان سے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ معوذتین کو قرآن مجید میں شامل نہیں کرنے دیتے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں قرآن کا حصہ نہیں ہیں اس لیے تم قرآن میں وہ چیز شامل نہ کرو جو اس کا حصہ نہ ہو‘ تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے ہم سے فرمایا: ہم یہ کہتے ہیں کہ تم لوگ سورہ احزاب میں کتنی آیات شمار کرتے ہو؟ راوی کہتے ہیں‘ تو میں نے جواب دیا: تہتر آیات‘ تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے نام کا حلف اٹھایا جاتا ہے یہ سورۃ بقرہ جتنی تھی اور ہم نے اس میں رجم کے حکم سے متعلق آیات بھی تلاوت کی تھیں اس میں یہ حکم تھا شادی شدہ شخص اگر شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کر لے‘ تو تم انہیں لازمی طور پر سنگسار کر دو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ہے۔ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔

ذِكْرُ إِخْفَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ آيَةَ الرَّجْمِ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ مَا أَنْزَلَ

اس بات کا تذکرہ‘ اہل کتاب پر اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نازل کیا تھا انہوں نے اس میں سے سنگسار کے حکم سے متعلق آیت کو چھپا لیا تھا

4430 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ بِنْتِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ *، قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ *، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي يَزِيدُ النَّحْوِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ كَفَرَ بِالرَّجْمِ فَقَدْ كَفَرَ بِالرَّحْمٰنِ، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللَّهِ: يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ، فَكَانَ مِمَّا أَخْفَوا الرَّجْمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص رجم کا انکار کرتا ہے وہ رحمان کا انکار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

4430– حديث صحيح، الحسين بن سعد لم أر من ترجمه، لكن ذكره المزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة جده علي بن الحسين بن واقد في عداد من روى عنه، وعلي بن الحسين بن واقد، قال النسائي: ليس به بأس، وقال أبو حاتم: ضعيف الحديث، وذكره العقيلي في "الضعفاء"، ووثقه المؤلف، وباقي رجال السند ثقات .وأخرجه النسائي في الرجم كما في "التحفة" 5/178 عن محمد بن عقيل، عن علي بن الحسين بن واقد، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبري في "جامع البيان" 11609 من طريق يحيى بن واضح، والطبري أيضاً 11610، والحاكم 4/359 من طريق علي بن الحسين بن شقيق، كلاهما عن الحسين بن واقد، به . وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبي .ولفظ عندهم "النسائي والطبري والحاكم": من كفر بالرجم فقد كفر بالقرآن من حيث لا يحتسب . . . .

''اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول آیا جو تمہارے سامنے ایسی بہت سی چیزوں کو بیان کرتا ہے' جسے تم پہلے کتاب میں سے چھپا لیتے تھے اور وہ بہت سی چیزوں سے درگزر بھی کر دیتا ہے''۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) تو انہوں نے جن چیزوں کو چھپایا ہوا تھا' ان میں سے ایک چیز رجم بھی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ الْإِحْصَانِ عَنِ الْمُشْرِكِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے والے شخص سے احصان کے جائز ہونے کی نفی کی ہے

4431 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيَّيْنِ قَدْ اُحْصِنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یہودی (مرد و خاتون) کو سنگسار کروایا تھا جو محصن تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى عَنْ اَهْلِ الْكِتَابِ الْإِحْصَانَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے اہل کتاب سے احصان کی نفی کی ہے

4432 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيَّيْنِ قَدْ اُحْصِنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شادی شدہ یہودیوں (ایک مرد اور عورت) کو سنگسار کروادیا تھا۔

4431– إسناده صحيح على شرط مسلم، الوليد بن شجاع ثقة من رجال مسلم، ومن . فوقه على شرط الشيخين .وأخرجه ابن أبى شيبة 10/149 و 14/149، وابن ماجة 2556 في الحدود: باب رجم اليهودى واليهودية، من طريق عبد الله بن نمير، وأحمد 2/17 عن يحيى القطان، كلاهما عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد نحوه .وأخرجه مطولاً مسلم 1699 26 فى الحدود: باب رجم اليهود أهلِ الذمة فى الزنى، من طريق شعيب بن إسحاق، عن عُبيد الله بن عمر، بِهِ .وأخرجه مختصراً أحمد 2/61–62 و126، وابن الجارود 822 من طرق عن نافع، بِهِ .

4432– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله . أبو همّام: هو الوليد بن شجاع .

4433 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰی،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو سنگسار کروایا تھا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا رَجَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودِيَّيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو یہودیوں کو سنگسار کروایا تھا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

4434 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):اَنَّ الْيَهُودَ، جَائُوا اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوا لَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِیْ شَاْنِ الرَّجْمِ؟، فَقَالُوا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ: كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيهَا لَآيَةَ الرَّجْمِ، فَاَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ، فَنَشَرُوهَا، فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلٰی آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ، فَاِذَا

4433- رجاله ثقات رجال الشيخين . الشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان، وأبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك .وأخرجه أحمد 4/355 عن هشيم، بهذا الإسناد . ولفظه عنده: قلت لابن أبي أوفى: رجم رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: نعم، يهودياً ويهودية . قال: قلت: بعد نزول النور أو قبلها؟ قال: لا ادرى . وزاد الحافظ نسبته في "الفتح" 12/173 إلى الإسماعيلي والطبراني .وأخرج البخارى 6813 في الحدود: باب رجم المحصن، و 6840 باب . أحكام أهل الذمة وإحصانهم إذا زنَوا ورُفعوا إلى الإمام، ومسلم 1702 في الحدود: باب رجم اليهود أهلِ الذمة في الزنى .

4434- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 2/819 في الحدود: باب ما جاء في الرجم .ومن طريق مالك أخرجه البخارى 3635 في المناقب: باب قول الله تعالى (يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَ هُمْ وَاِنَّ فَرِيقاً مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ)، و6841 باب أحكام أهل الذمة وإحصانهم إذا زنوا ورفعوا إلى الإمام، ومسلم 1699 27 في الحدود: باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنى، وأبو . داود 4446 في الحدود: باب في رجم اليهوديين، والبيهقي 8/214، والبغوى 2583 .وأخرجه من طريق مالك مختصراً الشافعي 2/81، وأحمد 2/7 و63 و76، والترمذي 1436 في الحدود: باب ما جاء في رجم أهل الكتاب .وأخرجه بنحوه من طرق عن نافع عبدُ الرزاق 13331 و13332، والدارمي 2/178-179، والبخارى 1329 في الجنائز: باب الصلاة على الجنائز بالمصلّى والمسجد، و4556 في التفسير: باب (قُلْ فَاْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ)، و 7332 في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم، و7543 في التوحيد: باب ما يجوز من تفسير التوراة وغيرها من كتب الله بالعربية وغيرها لقول الله تعالى: (قُلْ فَاْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ)، ومسلم 1699 .وأخرجه أيضاً البخارى 6819 في الحدود: باب الرجم في البلاط، من طريق عبد الله بن دينار، عن ابن عمر .

فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَاَمَرَ بِهِمَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنِءُ عَلَى الْمَرْاَةِ يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کچھ یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ ان سے تعلق رکھنے والے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے دریافت کیا: تم لوگ سنگسار کرنے کے بارے میں' تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ تو ان لوگوں نے جواب دیا: ہم تو (اس جرم کے مرتکب افراد) کو بے عزت کرتے ہیں اور انہیں کوڑے لگاتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے۔ تورات میں رجم سے متعلق آیت موجود ہے۔ وہ لوگ تورات لے آئے انہوں نے اسے کھولا تو ان میں سے ایک شخص نے رجم سے متعلق آیت پر ہاتھ رکھ دیا اور اس سے پہلے اور بعد والے حصے کو پڑھ دیا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو وہاں رجم کے حکم سے متعلق آیت موجود تھی' تو ان لوگوں نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! انہوں نے ٹھیک کہا ہے اس میں رجم کے حکم سے متعلق آیت موجود ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اس مرد اور عورت کو سنگسار کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس شخص کو دیکھا وہ اس عورت کو پتھروں سے بچانے کے لیے اس پر جھکا ہوا تھا۔

ذِكْرُ اسْمِ الْوَاضِعِ يَدَهُ مِنَ الْيَهُوْدِ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ فِى الْقِصَّةِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا

ہم نے جو واقعہ ذکر کیا ہے اس میں جس یہودی نے اپنا ہاتھ سنگسار کرنے سے متعلق آیت پر رکھا تھا اس کے نام کا تذکرہ

4435 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيَّيْنِ رَجُلًا وَامْرَاَةً زَنَيَا، فَاَتَتْ بِهِمَا الْيَهُوْدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: اِنَّ هٰذَيْنِ زَنَيَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجِدُوْنَ فِى التَّوْرَاةِ؟، قَالُوا: نَفْضَحُهُمَا وَنَجْلِدُهُمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبْتُمْ وَاللّٰهِ اِنَّ فِيْهَا آيَةَ الرَّجْمِ فَاْتُوْا بِالتَّوْرَاةِ، فَاتْلُوْهَا اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ: كَذَبْتُمْ وَاللّٰهِ اِنَّ فِيْهَا آيَةَ الرَّجْمِ، قَالَ: فَاَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا، وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ صُوْرِيَا اَعْوَرُ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ، وَجَعَلَ يَقْرَاُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَوَجَدَ آيَةَ الرَّجْمِ، فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ: نَعَمْ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا الرَّجْمُ، فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاَنَا

4435– إسناده صحيح على شرطهما، وانظر ما قبله .

فِيمَنْ رَجَمَهُمَا يَوْمَئِذٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی عورت، اور ایک یہودی مرد کو سنگسار کروا دیا تھا جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ یہودی ان دونوں کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں، حاضر ہوئے اور انہوں نے بتایا: ان دونوں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ ان لوگوں نے جواب دیا: ہم تو ان کو رسوا کریں گے اور انہیں کوڑے لگائیں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ کی قسم! اس میں رجم کے حکم سے متعلق آیت موجود ہے۔ تم لوگ تورات لے آؤ اور اس کی تلاوت کرواگر تم سچے ہو' تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے غلط بیانی کی ہے۔ اللہ کی قسم! اس میں رجم کے حکم سے متعلق آیت موجود ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ تورات لے آئے انہوں نے اسے کھولا۔ یہودیوں سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ابن صوریا کانا تھا اس نے اپنا ہاتھ رجم سے متعلق آیت پر رکھ دیا اور اس سے پہلے اور بعد والے حصے کو پڑھ دیا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے ہاتھ کو اٹھاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو وہاں آیت رجم سامنے آ گئی' تو یہودیوں نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اس میں سنگسار کرنے سے متعلق حکم موجود ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان دونوں (یعنی یہودی مرد اور عورت) کو سنگسار کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دن ان دونوں کو سنگسار کرنے والوں میں' میں بھی شامل تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ الْمَرْجُومِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے واقعہ کا تذکرہ' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں سنگسار کیا گیا

4436 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يُحَدِّثُ،

(متن حدیث): اَنَّهُ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُتِيَ بِرَجُلٍ اَشْعَرَ، قَصِيرٍ، ذِي عَضَلَاتٍ، اَقَرَّ بِالزِّنَى فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ اَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، وَقَالَ: كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَتَخَلَّفُ اَحَدُكُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ، يَمْنَحُ اِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ، اَمَا اِنِّي لَنْ اُوتَى بِاَحَدٍ مِّنْهُمْ اِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا،

4436– إسناده حسن، سماك بن حرب من رجال مسلم وهو حسن الحديث، وباقي رجاله . . ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه الطبراني في "الكبير" 1897 عن سليمان بن الحسن، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/103، وابن أبي شيبة 10/73، ومسلم 1692 18 في الحدود: باب من اعترف على نفسه بالزنى، وأبو داوُد 4423 في الحدود: باب رجم ماعز بن مالك، والنسائي في الرجم كما في "التحفة" 2/158، والطحاوي 3/142 و143 من طرق عن شعبة، بِهِ. وفيه: فردّه مرتين، وفي رواية لمسلم والطحاوي: مرتين أو ثلاثاً . وأخرجه عبد الرزاق 13343، ومن طريقه أحمد 5/86 و87، والطبراني 1917 عن إسرائيل بن يونس، وأحمد 5/102 من طريق المسعودي، ومسلم 1692 17، وأبو داوُد 4422، والطبراني 1979، والبيهقي 8/226–227 من طريق أبي عوانة، والطبراني 2049 من طريق الوليد بن أبي ثور، أربعتهم عن سماك بن حرب، بِهِ. في رواية إسرائيل والوليد رِدُّه له مرتين، وفي رواية أبي عوانة فشهد على نفسه أربع شهادات، وفي رواية المسعودي: فاعترف مراراً .

وَرُبَّمَا قَالَ سِمَاكٌ: اِلَّا نَكَّلْتُهُ، قَالَ سِمَاكٌ: فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: رَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، قَالَ شُعْبَةُ، وَقَالَ الْحَكَمُ يَنْبَغِي اَنْ يَرُدَّهُ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، وَقَالَ حَمَّادٌ: مَرَّةً

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے ایک شخص آیا جس کے بال زیادہ تھے اس کا قد چھوٹا تھا اور جسم مضبوط تھا اس نے زنا کرنے کا اقرار کیا دو مرتبہ اسے واپس کر دیا گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہم جب بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے جاتے ہیں' تو کوئی ایک شخص پیچھے رہ جاتا ہے' جو نر جانور کی طرح آواز نکالتا ہے (یعنی عورت کو بہلا پھسلا کر) یا کچھ دے کر اس کے ساتھ زنا کر لیتا ہے۔ اب اس طرح کا جو بھی شخص میرے پاس لایا گیا تو میں اسے عبرت کا نشان بنا دوں گا''۔

سماک نامی راوی نے بعض اوقات ایک لفظ مختلف بیان کیا ہے۔

سماک نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کے سامنے یہ روایت نقل کی تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو چار مرتبہ واپس کیا تھا۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حکم نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے یہ بات مناسب ہے' ایسے شخص کو چار مرتبہ واپس کیا جائے۔

جب کہ حماد نامی راوی نے یہ بات ذکر کی ہے' اسے ایک مرتبہ واپس کیا جائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِقْرَارَ بِالزِّنَى يُوجِبُ الرَّجْمَ عَلٰى مَنْ اَقَرَّ بِهٖ، وَكَانَ مُحْصِنًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' زنا کا اقرار سنگسار کرنے کو اس شخص کے لیے واجب کر دیتا ہے' جس نے اس کا اقرار کیا ہو اور وہ محصن ہو

4437 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّهُمَا قَالَا:

(متن حدیث): اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُنْشِدُكَ اللّٰهَ اِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَقَالَ الْخَصْمُ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ: نَعَمْ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَاْذَنْ لِي، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ، قَالَ: اِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا، فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ، وَاِنِّي اُخْبِرْتُ اَنَّ عَلٰى ابْنِي الرَّجْمُ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِئَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ، فَسَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ، فَاَخْبَرُونِي اَنَّ عَلٰى ابْنِي

جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَاَنَّ عَلٰى امْرَاَتِهِ الرَّجْمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكَ، وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، اغْدُ يَا اُنَيْسُ اِلٰى امْرَاَةِ هٰذَا، فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا، قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهَا، فَاعْتَرَفَتْ، فَاَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ میرے بارے میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیں۔ اس کے مخالف فریق نے' جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا اس نے کہا: جی ہاں: آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کیجئے' لیکن مجھے آپ اجازت دیجئے (تاکہ میں مسئلہ بیان کردوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہو۔ اس نے عرض

4437– إسناده صحيح، يزيد بن مَوهب ثقة روى له أصحاب السنن غير الترمذي، ومن فوقه ثقات على شرطهما . وأخرجه البخاري 2724 في الشروط: باب الشروط التي لا تحل في الحدود، ومسلم 1697 في الحدود: باب من اعترف على نفسه بالزنى، والنسائي في التفسير كما في "التحفة" 3/236، والطبراني 5193 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 2314 في الوكالة: باب الوكالة في الحدود، عن أبي الوليد، عن الليث، به مختصراً جداً . وأخرجه النسائي في ارجم، والطبراني 5191 من طريقين عن مالك والليث وسفيان بن عيينة، عن ابن شهاب، بِهِ . زاد سفيان في روايته مع أبي هريرة وزيد شبلاً . وأخرجه مالك 2/882 في الحدود: باب ما جاء في الرجم، ومن طريقه الشافعي في "مسنده" 2/78–79، والبخاري 6633 في الأيمان والنذور: . باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم، و 6842 في الحدود: باب إذا رمى امرأته أو امرأة غيره بالزنى عند الحاكم والناس . . .، وأبو داوُد 4445 في الحدود: باب المرأة التي أمر النبي صلى الله عليه وسلم برجمها من جهينة، والترمذي بعد الحديث 1433 في الحدود: باب ما جاء في الرجم على الثيب، والنسائي 8/240–241 في آداب القضاة: باب صون النساء عن مجلس الحكم، والطبراني 5190، والطحاوي 3/135، والبغوي 2579 . وأخرجه الشافعي 2/79، والبخاري 2827 في الحدود: باب الاعتراف بالزنى، و 6859 باب هل يأمر الإمام رجلاً فيضرب الحد غائباً عنه؟، من طرق سفيان بن عيينة، عن الزهري، بِهِ . وأخرجه أحمد 4/115–116، والحميدي 811، والدارمي 2/177، والترمذي 1433، والنسائي 8/241–242، وابن ماجة 2549 في الحدود: باب حد الزنى، والطحاوي 3/134–135، والطبراني 5192، وابن الجارود 811، والبيهقي 8/219 و222 من طرق عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، بِهِ . زاد سفيان فيه مع زيد وأبي هريرة شبلاً . وأخرجه عبد الرزاق 13309، و13310، والإمام أحمد 4/115، والبخاري 2695 في الصلح: باب إذا اصطلحوا على صلح جَور فالصلح مردود، و 6835 في الحدود: باب من أمر غير الإمام بإقامة الحد غائباً عنه، و7193 في الأحكام: باب هل يجوز للحاكم أن يبعث رجلاً وحده للنظر في الأمور، و7258 في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق في الأذان والصلاة والصوم والفرائض والأحكام، ومسلم 1697، والطحاوي 3/135، والطبراني 5188 و5189 و5195 و5196 و5199 من طرق عن الزهري، بِهِ . وأخرجه البخاري 7260 في أخبار الآحاد، من طريق شعيب بن أبي حمزة، عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله، عن أبي هريرة وحده . وأخرجه الطبراني 5200 من طريق سليمان بن كثير، عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله، عن زيد بن خالد . وأخرجه البخاري 2649 في الشهادات: باب شهادة القاذف والسارق والزاني، و 6831 في الحدود: باب البكران يجلدان وينفيان، والطبراني 5197 من طريقين عن الزهري، عن عبيد الله، عن زيد بن خالد . مختصراً بلفظ سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يأمر فيمن زنى ولم يحصن جلد مئة وتغريب عام . وأخرجه الطبراني 5194 من طريق الزهري، به مختصراً بنحوه .

کی: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں ملازم تھا اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کرلیا مجھے یہ بات بتائی گئی میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا' تو میں نے اس کے عوض میں ایک سو بکریاں اور ایک کنیز فدیے کے طور پر دے دی پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا: تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا اور اس کی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں تم دونوں کے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ کنیز اور بکریاں تمہیں واپس مل جائیں گی تمہارے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا۔ اے انیس! تم اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرتی ہے' تو اسے سنگسار کردو۔

راوی کہتے ہیں: اگلے دن وہ صاحب اس خاتون کے پاس گئے اس نے اعتراف کرلیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عورت سے متعلق حکم کے مطابق اس عورت کو سنگسار کردیا گیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَهَّمَ فِيْ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قِلَّةَ عَقْلٍ، وَعِلْمٍ مِمَّا يَقُوْلُ فَلِذٰلِكَ رَدَّهٗ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ سوچا تھا شاید ان کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں ہے اور جو کچھ وہ بیان کررہے ہیں انہیں اس بارے میں پتہ نہیں ہے اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چار مرتبہ واپس کردیا تھا

4438 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّيْ اَصَبْتُ فَاحِشَةً، فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا، قَالَ: فَسَاَلَ قَوْمَهُ: اَبِهِ بَاْسٌ؟، فَقِيْلَ: مَا بِهِ بَاْسٌ غَيْرَ اَنَّهُ اَتٰى اَمْرًا يَرٰى اَنَّهُ لَا يُخْرِجُهُ مِنْهُ اِلَّا اَنْ يُقَامَ الْحَدُّ عَلَيْهِ، قَالَ: فَاَمَرَنَا فَانْطَلَقْنَا بِهٖ اِلٰى بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ، قَالَ: فَلَمْ نَحْفُرْ لَهُ وَلَمْ نُوْثِقْهُ، فَرَمَيْنَاهُ بِخَزَفٍ وَعِظَامٍ وَجَنْدَلٍ، قَالَ: فَاشْتَكٰى فَسَعٰى، فَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ، فَاَتَى الْحَرَّةَ فَانْتَصَبَ لَنَا، فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيْدِهَا حَتّٰى سَكَنَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ خَطِيْبًا، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، مَا بَالُ اَقْوَامٍ اِذَا غَزَوْنَا تَخَلَّفَ اَحَدُهُمْ فِيْ عِيَالِنَا لَهُ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ، اَمَا اِنَّ عَلَيَّ اَنْ لَا اُوْتٰى بِاَحَدٍ

4438- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قُطَعَة العبدى .وأخرجه مسلم 1694 21 فى الحدود: باب من اعترف على نفسه بالزنى، .وأبو داوُد 4431 فى الحدود: باب رجم ماعز بن مالك، والنسائى فى الرجم كما فى "التحفة" 3/455، والحاكم 4/362-363 من طريق عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد . قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبى!وأخرجه أحمد 3/61-62، والدارمى 2/178، ومسلم 1694، وأبو داوُد 4431، والنسائى، والبيهقى 8/220-221 من طرق عن داوُد بن أبى هند، به نحوه وبعضهم يزيد فى الحديث على بعض .

فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهٖ، قَالَ: وَلَمْ يَسُبَّهُ، وَلَمْ يَسْتَغْفِرْ لَهٗ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند مرتبہ انہیں واپس کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قوم کے افراد سے دریافت کیا: کیا اسے کوئی بیماری ہے؟ عرض کی گئی اسے کوئی بیماری نہیں ہے البتہ اس کی یہ کیفیت ہے یہ سمجھتا ہے' اس نے جو جرم کیا ہے اس کا کفارہ یہی ہوسکتا ہے' اس پر حد قائم کی جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا' تو ہم اسے لے کر بقیع غرقد کی طرف آ گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے اس کے لیے کوئی گڑھا نہیں کھودا اسے باندھا نہیں۔ ہم نے اسے پتھروں' ہڈیوں اور جندل کے ذریعے مارنا شروع کیا۔ راوی کہتے ہیں: جب انہیں تکلیف ہوئی تو وہ بھاگے ہم بھی ان کے پیچھے بھاگے' یہاں تک کہ پتھریلی زمین کے پاس پہنچ کر وہ رک گئے۔ ہم انہیں پتھر مارتے رہے' یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ شام کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

اما بعد! "لوگوں کو کیا ہو گیا ہے' جب ہم کسی غزوے میں شرکت کے لیے جاتے ہیں' تو ان میں سے کوئی ایک شخص ہمارے گھر والوں کے لیے پیچھے رہ جاتا ہے' جو نر جانور کی طرح آواز نکال کر (عورت کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتا ہے) یہ بات میرے ذمے لازم ہے' اس طرح کا کوئی بھی شخص میرے پاس لایا گیا تو میں اسے عبرت ناک سزا دوں گا"۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو اس شخص کو برا کہا اور نہ ہی اس کے لیے دعائے مغفرت کی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى الْمُقِرِّ بِالزِّنٰى عَلٰى نَفْسِهٖ اِذَا رَجَعَ بَعْدَ اِقْرَارِهٖ يَجِبُ اَنْ يُّتْرَكَ وَلَا يُرْجَمُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' اپنی ذات کے بارے میں

زنا کا اقرار کرنے والا شخص جب اقرار کرنے کے بعد واپس چلا جائے' تو یہ بات ضروری ہے' اسے چھوڑ دیا جائے اور اسے سنگسار نہ کیا جائے

4439 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ مَاعِزٌ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهٗ مِنْ شِقِّهِ الْاٰخَرِ، فَقَالَ: اِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَجَاءَهٗ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُّرْجَمَ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ، فَذَكَرُوْا فِرَارَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ مَسَّتْهُ الْحِجَارَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ پھیر لیا' پھر وہ دوسری طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ پھیر لیا۔ وہ چار مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں حکم دیا کہ انہیں سنگسار کر دیا جائے۔ جب انہیں پتھر لگے تو وہ بھاگے۔ لوگوں نے ان کے بھاگنے کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا کہ جب انہیں پتھر لگے تھے (تو وہ بھاگ پڑے تھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ مُحْصِنًا حِينَ زَنٰى

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے جب زنا کیا تھا وہ اس وقت محصن تھے

4440 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ اَنَّهُ قَدْ زَنٰى، وَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ، وَكَانَ قَدْ اَحْصَنَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے اس نے اپنی ذات کے بارے میں چار مرتبہ یہ گواہی دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اس شخص کو سنگسار کر دیا گیا وہ شخص شادی شدہ تھا۔

4439– إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو بن علقمة، فقد روى له البخاري تعليقاً ومقروناً ومسلم متابعة، وباقي رجال السند ثقات على شرطهما .وأخرجه ابن الجارود 819 عن علي بن خشرم، عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذي 1428 في الحدود: باب ما جاء في درء الحد عن المعترف إذا رجع، من طريق عبدة بن سليمان، والنسائي في الرجم كما في "التحفة" 11/20، والبغوي 2584 من طريق يزيد بن هارون، كلاهما عن محمد بن عمرو، به .قال الترمذي: هذا حديث حسن .وأخرجه بنحوه البخاري 5271 في الطلاق: باب الطلاق في الإغلاق والكره والسكران والمجنون . . .، و6815 في الحدود: باب لا يُرجم المجنون والمجنونة، و 6825 باب سؤال الإمام المقرّ: هل أحصنت؟ و 7167 في الأحكام: باب من حكم في المسجد . . .، ومسلم 1691 16 في الحدود: باب من اعترف على نفسه بالزنى، والنسائي في الرجم كما في "التحفة" 10/19 و34، والطحاوي 3/143، والبيهقي 8/219، والبغوي 2585 من طرق عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، وأبي سلمة، عن أبي هريرة .وانظر 4383 و4384 .

4440– إسناده صحيح على شرطهما .عبد الله: هو ابن المبارك، ويونس: هو ابن يزيد الأيلي .وأخرجه البخاري 6814 في الحدود: باب رجم المحصن، عن محمد بن مقاتل، والبيهقي 8/225 من طريق عبدان، كلاهما عن ابن المبارك، بهذا الإسناد . وانظر الحديث 3094 .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ الْحَامِلَ اِذَا اَقَرَّتْ عَلٰى نَفْسِهَا بِالزِّنٰى يَجِبُ اَنْ يُّتَرَبَّصَ بِرَجْمِهَا اِلٰى اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب حاملہ عورت اپنی ذات کے بارے میں زنا کا اعتراف کرلے تو یہ بات لازم ہے اسے سنگسار کرنے کو اس وقت تک ملتوی کیا جائے جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دیتی

4441 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمِّهٖ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ، قَالَ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَلِيِّهَا، فَقَالَ: اَحْسِنْ اِلَيْهَا حَتّٰى تَضَعَ مَا فِيْ بَطْنِهَا، فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِيْ بِهَا، فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا، فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتُصَلِّيْ عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ عَلٰى سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ؟

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر حد جاری کریں۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلوایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو یہاں تک کہ یہ اپنے پیٹ میں موجود بچے کو جنم دے۔ جب یہ اسے جنم دیدے تو تم اسے میرے پاس لے آنا' پھر وہ شخص اس عورت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے کپڑوں کو باندھ دیا جائے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے سنگسار کردیا گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی نماز جنازہ ادا کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے لگے ہیں جب کہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اس نے ایسی توبہ کی ہے' اسے اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ستر افراد پر تقسیم کیا جائے' تو ان سب کے لیے کافی ہو کیا تمہیں اس سے زیادہ افضل اور کوئی شخص ملتا ہے' اس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے لیے قربان کردی ہے۔

4441- إسناده صحيح على شرط الصحيح . عمر بن عبد الواحد المتابع للوليد بن مسلم في هذا السند ثقة، روى له أصحاب السنن غير الترمذي، وهو مكرر 4403 .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ الْحَامِلَ الْمُقِرَّةَ بِالزِّنٰى عَلٰى نَفْسِهَا ثُمَّ وَلَدَتْ يَجِبُ عَلَى الْاِمَامِ التَّرَبُّصُ بِرَجْمِهَا اِلٰى اَنْ تَفْطِمَ وَلَدَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ ' حاملہ عورت ' جس نے اپنی ذات کے بارے میں

زنا کا اعتراف کیا ہو پھر وہ بچے کو جنم دے لے ' تو امام کے لیے یہ بات لازم ہے ' وہ اس کے سنگسار کرنے کو اس وقت تک ملتوی کرے جب تک وہ بچے کا دودھ نہیں چھڑا دیتی

4442 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ الْهُذَلِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ تِ امْرَاَةٌ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: قَدْ اَحْدَثْتُ وَهِيَ حُبْلٰى، فَاَمَرَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَذْهَبَ حَتّٰى تَضَعَ مَا فِيْ بَطْنِهَا، فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَ تْ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَذْهَبَ فَتُرْضِعَهُ حَتّٰى تَفْطِمَهُ، فَفَعَلَتْ، ثُمَّ جَاءَ تْ فَاَمَرَهَا اَنْ تَدْفَعَ وَلَدَهَا اِلٰى اُنَاسٍ، فَفَعَلَتْ، ثُمَّ جَاءَ تْ، فَسَاَلَهَا اِلٰى مَنْ دَفَعَتْ، فَاَخْبَرَتْ اَنَّهَا دَفَعَتْهُ اِلٰى فُلَانٍ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَاْخُذَهُ وَتَدْفَعَهُ اِلٰى آلِ فُلَانٍ نَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ اِنَّهَا جَاءَ تْ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَشُدَّ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا، ثُمَّ اِنَّهُ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ اِنَّهُ كَفَّنَهَا وَصَلّٰى عَلَيْهَا، ثُمَّ دَفَنَهَا، فَقَالَ النَّاسُ: رَجَمَهَا، ثُمَّ كَفَّنَهَا وَصَلّٰى عَلَيْهَا، ثُمَّ دَفَنَهَا، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ، فَقَالَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ تَوْبَتُهَا بَيْنَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے بتایا: میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے اور وہ حاملہ بھی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ جائے اور جا کر پہلے اپنے پیٹ میں موجود بچے کو جنم دے۔ جب اس نے جنم دے دیا ' تو وہ پھر آ گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جائے اور اس بچے کو دودھ پلائے جب تک بچہ دودھ چھوڑ نہیں دیتا اس عورت نے ایسا ہی کیا وہ پھر آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنے بچے کو کسی کے سپرد کر کے آئے ' تو اس عورت نے ایسا ہی کیا۔ وہ پھر آ گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: اس نے بچے کو کس کے سپرد کیا ہے؟ اس عورت نے بتایا: میں نے اسے فلاں کے سپرد کر دیا ہے ' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ حکم دیا کہ وہ ان سے بچے کو لے اور آل فلاں کے حوالے کرے۔ یہ انصار کے کچھ لوگوں کے بارے میں حکم دیا پھر وہ عورت آئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا وہ اپنے کپڑے کو مضبوطی سے باندھ لے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا ' تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کفن دیا اور اس کی نماز

4442– حديث صحيح، رجاله ثقات على شرط مسلم غير محمد بن وهب بن أبي كريمة فقد روى له النسائي وهو صدوق صالح . عبد الملك بن عمير وصفه المؤلف في "الثقات" 5/117 بالتدليس، وقد عنعن، وأبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد الحراني .

جنازہ ادا کی پھر آپ ﷺ نے اسے دفن کیا۔ لوگوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے پہلے اسے سنگسار کروایا پھر اسے کفن دیا پھر اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی پھر اسے دفن بھی کروایا۔ جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ تک پہنچی کہ لوگ یہ کہہ رہے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے' اگر اسے اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے' تو ان سب کے لیے کافی ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ ان روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

4443 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَحْرِ بْنِ مُعَاذٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَخِيْ بَنِيْ رَقَاشٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ كُرِبَ لِذٰلِكَ، وَتَرَبَّدَ لَهُ وَجْهُهُ، فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوْا عَنِّيْ، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ، الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ كَانَ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى لِسَانِ صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَوَّلِ مَا اَنْزَلَ حُكْمَ الزَّانِيَيْنِ، فَلَمَّا رُفِعَ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الزِّنٰى وَاَقَرَّ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ وَغَيْرُهُ بِهَا، اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهِمْ وَلَمْ يَجْلِدْهُمْ، فَذٰلِكَ مَا وَصَفْتُ عَلٰى اَنَّ هٰذَا اٰخِرُ الْاَمْرَيْنِ مِنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْهِ نَسْخُ الْاَمْرِ بِالْجَلْدِ لِلثَّيِّبَيْنِ وَالْاِقْتِصَارُ عَلٰى رَجْمِهِمَا

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی' تو آپ ﷺ کو مشکل

4443- حديث صحيح، شعيب بن إسحاق ثقة من رجال الشيخين وهو وإن كان سماعه من أبي عروبة بآخَرَةٍ- قد تُوبع، وهو مكرر 4425 و4426 و4427 .وأخرجه أحمد 5/318 و320-321، ومسلم 1690 13 في الحدود: باب حد الزنى، وأبو داوُد 4415 في الحدود: باب في الرجم، والنسائي في "فضائل القرآن" 5، وفي الرجم كما في "التحفة" 4/247 من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/317 من طريق حماد، عن قتادة وحميد، عن الحسن، به .وأخرجه ابن ماجة 2550 في الحدود: باب حد الزنى، من طريق يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عروبة، به . وقال فيه عن يونس بن جبير بدل الحسن، قال الحافظ المزي في "تحفة الأشراف" 4/247: وهو وهم والله أعلم، فإن المحفوظ بهذا الإسناد حديث حِطَّان عن أبي موسى في التشهد .

درپیش ہوتی تھی اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو جاتا تھا ایک دن آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی جب آپ ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے (حکم) حاصل کرلو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حکم بیان کر دیا ہے۔ شادی شدہ شخص کا شادی شدہ کے ساتھ زنا کرنا اور کنوارے کا کنواری کے ساتھ زنا کرنا۔

شادی شدہ شخص کے شادی شدہ کے ساتھ زنا کرنے کے نتیجے میں ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور پھر پتھروں کے ذریعے سنگسار کر دیا جائے گا۔

اور کنوارے کے کنواری کے ساتھ زنا کرنے کی صورت میں ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا جائے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' جو اس کے محبوب ﷺ کی زبانی ہے اور زنا کرنے والوں کے بارے میں یہ سب سے پہلا حکم ہے۔

یہی وجہ ہے' جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں زنا کا معاملہ پیش ہوا اور حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے سامنے زنا کا اقرار کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے انہیں کوڑے نہیں لگوائے۔ اس لیے میں نے جو چیز بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ سے دو طرح کے حکم منقول ہیں ان میں سے آخری چیز وہ ہے' اور اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے' شادی شدہ کو کوڑے مارنے کا حکم منسوخ ہے اور انہیں سنگسار کرنے پر اکتفاء کیا جائے گا۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَلْدِ عَلَى الْاَمَةِ الزَّانِيَةِ لِمَوْلَاهَا وَاِنْ عَادَتْ فِيهِ مِرَارًا

زنا کرنے والی کنیز کے آقا کے لیے یہ بات لازم ہونے کا تذکرہ' وہ اسے کوڑے لگائے اگرچہ وہ متعدد بار یہ حرکت کرے

4444 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ

4444- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 2/826 في الحدود: باب جامع ما جاء في حد الزنى . وزاد في آخره قال ابن شهاب: لا أدري أبعد الثالثة أو الرابعة . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "مسنده" 2/200-201 بترتيب الساعاتي، وأحمد 4/117، والدارمي 2/181، والبخاري 2153 في البيوع: باب بيع العبد الزاني، و6837 في الحدود: باب إذا زنت الأمة، ومسلم 1704 33 في الحدود: باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنى، وأبو داؤد 4469 في الحدود: باب في الأمة تزني ولم تحصن، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/237، وابن الجارود 821، والبيهقي 8/242 و244 . وأخرجه عبد الرزاق 13598 في "المصنف"، والطيالسي 1334 و2513، بهذا الإسناد، عن أبي هريرة وحده . وأخرجه عبد الرزاق 13598، والطيالسي 1334 و2513، والبخاري 2232 في البيوع: باب بيع المدبَّر، و2555 في العتق: باب كراهية التطاول على الرقيق، ومسلم 1704 من طرق عن الزهري، به عنهما . وأخرجه الشافعي 2/200، والحميدي 812، وأحمد 4/116، وابن أبي شيبة 9/513، والنسائي في الرجم، وابن ماجة 2565 في الحدود: باب إقامة الحدود على الإماء، والبيهقي 8/244 من طريق سفيان بن عيينة، عن الزهري، بِهِ . زاد في إسناده مع أبي هريرة وزيد شبلاً . وأخرجه البخاري 2152 و2234 و6839، ومسلم 1703 30 و31، وأبو داؤد 4470 و4471 من طريق المقبري، عن أبي هريرة قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: " .

شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ فَقَالَ: اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا جو زنا کا ارتکاب کرتی ہے اور شادی شدہ نہیں ہوتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ زنا کا ارتکاب کرے تو تم اسے کوڑے مارو پھر اگر وہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے کوڑے مارو پھر اگر وہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے کوڑے مارو پھر اسے فروخت کر دو خواہ ایک رسی کے عوض میں کرو۔

بَابُ حَدِّ الشُّرْبِ

شراب پینے کی حد کا بیان

4445 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُودِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ، وَمَنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ عَادَ فَاقْتُلُوْهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْعِلَّةُ الْمَعْلُوْمَةُ فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ يُشْبِهُ اَنْ تَكُوْنَ، فَاِنْ عَادَ عَلٰى اَنْ لَا يَقْبَلَ تَحْرِيْمَ اللّٰهِ فَاقْتُلُوْهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص شراب پیے اسے کوڑے مارو جو دوبارہ پیے اسے پھر کوڑے مارو اگر وہ پھر پیے تو پھر کوڑے مارو اگر وہ پھر ایسا کرے تو اسے قتل کردو"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں مذکور متعین علت ہوسکتا ہے یہ ہو کہ اگر وہ پھر شراب پیے تو اس کا مطلب یہ ہوگا: اس نے اللہ تعالیٰ کے حرام قرار دینے کے حکم کو قبول نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں ابوبکر بن عیاش نامی راوی منفرد ہے

4446 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ ذَكْوَانَ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا شَرِبُوْهَا فَاجْلِدُوْهُمْ، ثُمَّ اِذَا شَرِبُوْهَا فَاجْلِدُوْهُمْ، ثُمَّ اِذَا شَرِبُوْهَا فَاجْلِدُوْهُمْ، ثُمَّ اِذَا

4445– إسناده حسن من أجل عاصم بن أبي النجود . وانظر مابعده .

شَرِبُوهَا فَاقْتُلُوهُمْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَبُوْ صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، وَاَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ جَمِيعًا

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب لوگ اسے (یعنی شراب کو) پئیں' تو انہیں کوڑے مارو پھر جب اسے پئیں' تو انہیں مارو پھر جب وہ اسے پئیں' تو انہیں کوڑے مارو پھر اگر وہ اسے پئیں' تو انہیں قتل کر دو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوصالح نے یہ روایت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ دونوں سے سنی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ مَنْ عَادَ فِىْ شُرْبِ الْخَمْرِ بَعْدَ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ فَسَكِرَ مِنْهَا

جو شخص تین مرتبہ (سزا ملنے کے بعد بھی) شراب پیتا ہے اور اسے نشہ ہو جاتا ہے اسے قتل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

4447 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

4446– حديث صحيح . شعيب بن إسحاق ثقة من رجال الشيخين غير أن روايته عن أبي عروبة بأخرة . وأخرجه ابن ماجة 2573 في الحدود: باب من شرب الخمر مراراً، عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني في "الكبير" 19/768 من طريق عبد الأعلى، والطحاوي 3/159، والحاكم 4/372 من طريق عبد الوهاب بن عطاء، كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة، بِهِ . سكت عنه الحاكم، وقال الذهبي: صحيح . وأخرجه عبد الرزاق 17087، وأحمد 4/95 و96 و101، وأبو داوٗد 4482 في الحدود: باب إذا تتابع في شرب الخمر، والترمذي 1444 في الحدود: باب ما جاء من شرب الخمر فاجلدوه ومن عاد في الرابعة فاقتلوه، والنسائي في الحدود كما في "التحفة" 8/439، والطبراني 19/767، والبيهقي 8/313 من طرق عن عاصم بن أبي النجود، بِهِ . وأخرجه أحمد 4/93 و97، والنسائي في الحدود كما في "التحفة" 8/444، والطحاوي 3/159، والطبراني 19/843 و844 و845 و846 من طريق عبد الرحمٰن بن عبد الجدلي، عن معاوية بن أبي سفيان . وانظر "المستدرك" 4/371–373، و"نصب الراية" 3/346–349، و"فتح الباري" 12/80–82، و"مسند أحمد" بتحقيق أحمد محمد شاكر 9/49 وما بعدها .

4447– إسناده جيد، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحارث بن عبد الرحمٰن روى له أصحاب السنن وهو صدوق . وأخرجه النسائي 8/314 في الأشربة: باب ذكر الروايات المغلظات في شرب الخمر، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن ماجة 2572 في الحدود: باب من شرب الخمر مراراً، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن شبابة بن سوار، بِهِ . وأخرجه الطيالسي 2337، وأحمد 2/291 و504، وأبو داوٗد 4484 في الحدود: باب إذا تتابع في شرب الخمر، وابن الجارود 831، والطحاوي 3/159، والحاكم 4/371، والبيهقي 8/313 من طرق عن ابن أبي ذئب، بِهِ . ولفظه عند الطيالسي والطحاوي والحاكم من شرب الخمر . . ، وزاد أحمد في الموضع الأول منه قال الزهري: فأُتي رسول الله صلى الله عليه وسلم برجل سكران في الرابعة فخلّى سبيله قلت: وقول الزهري: هذا مرسل، ضعيف لا تقوم به حجة . وصحح الحاكم إسناد الحديث على شرط مسلم، ووافقه الذهبي! مع أن خال ابن أبي ذئب لم يخرج له مسلم . وأخرجه أحمد 2/519 عن سليمان بن داوٗد، عن أبي عوانة، عن عمر بن أبي سلمة، عن أبيه، بِهِ . ولفظه "إذا شرب الخمر . . . " .

شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا سَكِرَ الرَّجُلُ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِنْ سَكِرَ الرَّابِعَةَ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنَاهُ اِذَا اسْتَحَلَّ شُرْبَهُ وَلَمْ يَقْبَلْ تَحْرِيْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص مدہوش ہو جائے' تو اسے کوڑے مارو پھر اگر وہ مدہوش ہو جائے' تو اسے کوڑے مارو پھر اگر وہ مدہوش ہو جائے' تو اسے کوڑے مارو پھر اگر وہ چوتھی مرتبہ مدہوش ہو جائے' تو اس کی گردن اڑا دو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کا مطلب یہ ہے: جب وہ شراب نوشی کو حلال سمجھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر کردہ حرمت کو قبول نہ کرے (تو اسے قتل کر دو)

ذِكْرُ وَصْفِ ضَرْبِ الْحَدِّ الَّذِیْ كَانَ فِیْ اَيَّامِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حد لگانے کی اس صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں لگائی جاتی تھی

4448 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِی الْحَدِّ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ، فَلَمَّا كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ جَلَدَ اَرْبَعِيْنَ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ دَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيفِ وَالْقُرٰى فَذُكِرَ لِاَصْحَابِهِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: اجْعَلْهَا كَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (شراب نوشی کی) حد میں کھجور کی شاخوں اور جوتوں کے ذریعے پٹائی کروائی تھی۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا' تو انہوں نے چالیس کوڑے لگوائے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور لوگ مختلف بستیوں اور علاقوں میں آباد ہو گئے' تو ان کے اصحاب کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو حضرت عبدالرحمٰن

4448– إسناده صحيح على شرط البخاري، مسدّد على شرطه، ومن فوقه على شرطهما. يحيى: هو ابن سعيد القطان، وهشام: هو ابن أبي عبد الله الدستوائي. وأخرجه أبو داوُد 4479 في الحدود: باب الحد في الخمر، عن مسدّد، بهذا الإسناد. وفيه: فلما ولي عمر دعا الناس فقال لهم: إن الناس قد دنَوا من القرى والريف، فما ترون في حد الخمر؟ فقال له عبد الرحمٰن بن عوف: نرى أن تجعله كأخف الحدود، فجلد فيه ثمانين. وأخرجه مسلم 1706 36 في الحدود: باب حد الخمر، عن محمد بن المثنى، وأبو يعلى 3127 عن عبيد الله بن عمر القواريري، وأحمد 3/115 ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد، به. وأخرجه الطيالسي 1970، وأحمد 3/115 و180، والبخاري 6773 في الحدود: باب ما جاء في ضرب شارب الخمر، و6776 في الحدود: باب الضرب بالجريد والنعال، ومسلم 1706 36 و37، وأبو داوُد 4479، والنسائي في الحدود كما في "التحفة" 1/348، وأبو يعلى 3015، والطحاوي 3/157، والبيهقي 8/319 من طريق هشام، به وبعضهم يزيد في الحديث على بعض.

بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ اسے سب سے کم حدود کی مانند کر دیں (یعنی اس کے مطابق سزا دیں)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَدَّ الَّذِى وَصَفْنَاهُ كَانَ لِشَارِبِ الْخَمْرِ

وہ حد جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ شراب پینے والے شخص کے لیے ہوتی تھی

4449 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبَا بَكْرٍ جَلَدَا فِى الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ، فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيفِ وَالْقُرٰى فَاسْتَشَارَ عُمَرُ النَّاسَ فِىْ جَلْدِ الْخَمْرِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَتٰى مَا يَشْرَبُهَا يُهَجِّرْ، وَمَتٰى مَا يُهَجِّرْ يُقْذِفْ، فَنَرٰى اَنْ تَجْعَلَهٗ كَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ، فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ جَلَدَ فِى الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شراب نوشی کی سزا میں کھجور کی شاخوں اور جوتوں سے پٹائی کرواتے تھے۔ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت آیا اور لوگ مختلف علاقوں اور بستیوں میں آباد ہو گئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی کی سزا کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا' تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! جب کوئی شخص شراب پیے گا' تو وہ فحش باتیں کرے گا اور جب وہ فحش باتیں کرے گا' تو زنا کا جھوٹا الزام لگائے گا' تو اس لیے ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ اس کی سزا کو سب سے کم ترین حد کی مانند کر دیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں) سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی کی سزا میں **80** کوڑے لگوائے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعِدَّةِ الَّتِىْ ضَرَبَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْخَمْرِ

اس تعداد کی صفت کا تذکرہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کی (سزا میں) مقرر کی ہے

4450 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

4449– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وانظر ما قبله وما بعده .

4450– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو فى "مسند أبى يعلى " 3053، وأخرجه النسائى فى الحدود كما فى "التحفة" 1/327، وأبو يعلى 3219 من طريقين عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارمى 2/175، والبخارى 6773 فى الحدود: باب ما جاء فى ضرب شارب الخمر، ومسلم 1706 35 فى الحدود: باب حد الخمر، والترمذى 1443 فى الحدود: باب ما جاء فى حد السكران، والنسائى فى "الكبرى"، والطحاوى 3/157، وابن الجارود 829، والبيهقى 8/319، والبغوى 2604منطرق عن شعبة، به . قال الترمذى: حديث أنس حديث حسن صحيح، والعمل على هذا عند أهل العلم مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وغيرهم أن حد السكران ثمانون .وأخرجه ابن الجارود 830 من طريق شبابة، عن شعبة، عن قتادة، عن الحسن، عن أنس . فزاد فى إسناده الحسن البصرى بين قتادة وأنس .وأخرجه الطحاوى 3/158، والبيهقى 8/319 من طريقين عن همام، عن قتادة، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/247، وأبو يعلى 2894 .

شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ بِنَعْلَيْنِ اَرْبَعِيْنَ، ثُمَّ اُتِيَ اَبُوْ بَكْرٍ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَصَنَعَ بِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ اُتِيَ عُمَرُ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاسْتَشَارَ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: اَخَفَّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِيْنَ، فَضَرَبَهٗ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ثَمَانِيْنَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے شراب پی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے چالیس جوتے مارے گئے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسے یہی سزا دی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا' تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے ہلکی حد 80 کوڑے ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو 80 کوڑے لگوائے۔

بَابُ حَدِّ الْقَذْفِ

باب: حدقذف کا بیان

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَاذِفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ عَدِمِ الشُّهُودِ الْاَرْبَعَةِ بِقَذْفِهِ اِيَّاهَا اَوْ تَلَكُّئِهِ عَنِ اللِّعَانِ يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ لِقَذْفِهِ امْرَاَتَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ چار گواہوں کی غیر موجودگی میں اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگانے والا شخص

جب اس عورت پر زنا کا الزام لگادے اور پھر لعان کرنے پر بھی تیار نہ ہو‘ تو یہ بات لازم ہے‘ اپنی بیوی پر الزام لگانے کی وجہ سے اس پر حدقذف جاری کی جائے

4451 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْجَرْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَوَّلُ لِعَانٍ فِي الْاِسْلَامِ اَنَّ شَرِيْكَ بْنَ سَحْمَاءَ اَقْذَفَهُ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ بِامْرَاَتِهِ، فَرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا هِلَالُ، اَرْبَعَةُ شُهُوْدٍ وَاِلَّا فَحَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنِّيْ صَادِقٌ، وَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَا يُبَرِّءُ ظَهْرِيْ مِنَ الْجَلْدِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ) (النور: 6)، اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ، فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَشْهَدُ بِاللّٰهِ

4451- حديث صحيح، مسلم بن أبي مسلم الجرمي، ويقال له أيضاً: مسلم بن عبد الرحمٰن الجرمي، روى عن جمع وروى عنه جمع، أورده ابن أبي حاتم 8/188 وقال: مِن الغُزاة، روى عن مخلد بن حسين، روى عنه المنذر بن شاذان الرازي وقال: إنه قتل من الروم مئة ألف! وذكره المؤلف في "ثقاته" 9/158 وقال: ربما أخطأ، مات سنة أربعين ومئتين، ونقل الحافظ في "لسان الميزان" 6/32 عن الأزدي قوله: حدث بأحاديث لا يُتابع عليها وكان إماماً بطرسوس، وعن البيهقي: إنه غير قوي . ووثقه الخطيب في "تاريخه" 13/100، وقد توبع، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين غير .ز مخلد بن الحسين فمن رجال مسلم وحده . وهو في مسند أبي يعلى 224 .وأخرجه النسائي 6/172-173 في الطلاق: باب كيف اللعان، عن عمران بن يزيد، والطحاوي 3/101-102 من طريق محمد بن كثير، كلاهما عن مخلد بن حسين، بهذا الإسناد .وأخرجه مختصراً أحمد 3/142، ومسلم 1496 في اللعان، وأبو يعلى 2825، والطحاوي 3/102، والبيهقي 7/405-406 من طرق عن هشام بن حسان، به .وفي الباب عن ابن عباس عند البخاري 2671 و4747، وأبي داؤد 2254، والترمذي 3179، وابن ماجة 2067، والبيهقي 7/393-394، والبغوي 2370 من طريق محمد بن بشار، عن ابن أبي عدي، عن هشام بن حسان، عن عكرمة، عنه .

اِنَّكَ لِمَنَ الصَّادِقِيْنَ فِيمَا رَمَيْتَهَا بِهٖ مِنَ الزِّنٰى، فَشَهِدَ بِذٰلِكَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ فِي الْخَامِسَةِ: وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ فِيمَا رَمَيْتَهَا بِهٖ مِنَ الزِّنٰى، فَفَعَلَ، ثُمَّ دَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قُوْمِي اشْهَدِي بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ فِيمَا رَمَاكِ بِهٖ مِنَ الزِّنٰى، فَشَهِدَتْ بِذٰلِكِ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، ثُمَّ قَالَ لَهَا فِي الْخَامِسَةِ: وَغَضَبُ اللّٰهِ عَلَيْكِ اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ فِيمَا رَمَاكِ بِهٖ مِنَ الزِّنٰى، فَلَمَّا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ اَوِ الْخَامِسَةِ فَسَكَتَتْ سَكْتَةً حَتّٰى ظَنُّوا اَنَّهَا سَتَعْتَرِفُ، ثُمَّ قَالَتْ: لَا اَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ، فَمَضَتْ عَلَى الْقَوْلِ، فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ: انْظُرُوا اِنْ جَاءَتْ بِهٖ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ، وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ، فَجَاءَتْ بِهٖ آدَمَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا مَا نَزَلَ فِيهِمَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهُمَا شَاْنٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلام میں لعان کا واقعہ پہلی مرتبہ اس وقت پیش آیا جب ہلال بن امیہ نے شریک بن سحماء پر اپنی بیوی کے ساتھ زنا کا الزام لگایا انہوں نے یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ہلال چار گواہ لے کر آؤ ورنہ تمہاری پشت پر حد جاری ہوگی۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے' میں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور آپ پر وہ چیز نازل کر دے گا' جو میری پشت پر کوڑے لگنے سے روک دے گی' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام عائد کرتے ہیں''۔

یہ آیت کے آخر تک ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا اور فرمایا: تم اللہ کے نام کی گواہی دے کر کہو کہ تم سچے ہو اس حوالے سے جو تم نے اس عورت پر زنا کا الزام لگایا ہے' تو انہوں نے چار مرتبہ اس بات کی گواہی دی پھر پانچویں مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: (کہ تم یہ کہو) اللہ تعالیٰ کی تم پر لعنت ہے' اگر تم جھوٹے ہوئے اس چیز کے بارے میں جو تم نے اس عورت پر زنا کا الزام لگایا ہے' تو ان صاحب نے ایسا ہی کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو بلوایا اور فرمایا: تم اٹھو اور اللہ کے نام کی گواہی دے کر کہو کہ یہ مرد جھوٹا ہے اس چیز کے بارے میں جو اس نے تم پر زنا کا الزام لگایا ہے' تو اس عورت نے چار مرتبہ اس بات کی گواہی دی تو پانچویں مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: (تم یہ کہو) اللہ تعالیٰ کا غضب تم پر نازل ہو اگر وہ مرد سچا ہوا اس چیز کے بارے میں جو اس نے تم پر زنا کا الزام لگایا ہے' تو چوتھی مرتبہ یا پانچویں مرتبہ وہ عورت کچھ دیر کے لیے خاموش ہوئی' یہاں تک کہ لوگوں نے یہ گمان کیا کہ وہ اعتراف کر لے گی پھر اس عورت نے کہا: میں اپنی قوم کو کبھی رسوائی کا شکار نہیں کروں گی پھر اس نے اپنی بات کو جاری رکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی اور پھر ارشاد فرمایا: تم لوگ اس بات کا جائزہ لینا اگر اس نے گھنگریالے بالوں والے' موٹی پنڈلیوں والے بچے کو جنم دیا' تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا اگر اس نے سفید رنگ کے سیدھے بالوں والے بڑی آنکھوں والے بچے کو جنم دیا' تو وہ ہلال بن امیہ کا ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس عورت نے گندمی رنگت کے گھنگریالے بالوں والے اور موٹی پنڈلیوں والے بچے کو جنم دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ان دونوں کے بارے میں اللہ کی کتاب کا حکم نازل نہ ہو چکا ہوتا تو میں اس معاملے کو دوسری طرح سے نمٹاتا۔

بَابُ التَّعْزِيرِ

باب: تعزیر کا بیان

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْأُمَرَاءِ مِنَ الْجَلْدِ فِي تَأْدِيبِ مَنْ أَسَاءَ مِنَ الرَّعِيَّةِ فِيمَا دُونَ حَدٍّ مِّنَ الْحُدُوْدِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، حکمرانوں پر یہ بات لازم ہے کہ ان کی رعایا میں سے

جو شخص برائی کا ارتکاب کرتا ہے جو برائی حدود کے علاوہ ہوتی ہے تو وہ حکمران اسے بھی ادب سکھانے کے لیے کوڑے لگا سکتا ہے

4452 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى السَّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا جَلْدَ فَوْقَ عَشْرَةِ اَسْوَاطٍ فِيمَا دُونَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

❀❀ حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

4452- إسناده صحيح على شرطهما . عبد الرحمٰن بن جابر: هو ابن عبد الله الأنصاري أبو عتيق المدني، والمقرء: هو أبو عبد الرحمٰن عبد الله بن يزيد . وأخرجه أحمد 4/45، والدارمي 2/176، والنسائي في الرجم كما في "تحفة الأشراف" 9/66، والطبراني 22/514، والحاكم 4/381-382، والبيهقي 8/328 من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، بهذا الإسناد . وقع في إسناد الحاكم إسماعيل بن أبي أيوب بدل سعيد بن أبي أيوب وهو تحريف . وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي! مع أنهما قد أخرجاه، لكن زاد مسلم في سنده . جابر بن عبد الله كما سيأتي في الحديث الآتي . وأخرجه أحمد 3/466 و4/45، وابن أبي شيبة في "مصنفه" 10/107، والبخاري 6848 في الحدود: باب كم التعزير والأدب، وأبو داوٗد 4491 في الحدود: باب في التعزير، والترمذي 1463 في الحدود: باب ما جاء في التعزير، والنسائي في الرجم، وابن ماجة 2601 في الحدود: باب التعزير، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/164، والطبراني 22/515 و516، والبغوي 2609 من طريقين عن يزيد بن أبي حبيب، به . وأخرجه أحمد 3/466، والطبراني 22/517 من طريقين عن بكير بن الأشج، به . وأخرجه البخاري 8649 من طريق فضيل بن سليمان، عن مسلم بن أبي مريم، عن عبد الرحمٰن بن جار، عمن سمع النبيَّ صلى الله عليه وسلم . . . وأخرجه عبد الرزاق 13677 عن ابن جريج، عن مسلم بن أبي مريم، عن عبد الرحمٰن بن جابر، عن رجل من الأنصار أن النبي صلى الله عليه وسلم قال . . .

''اللہ تعالیٰ کی حدود کے علاوہ کسی (جرم کی سزا میں) دس کوڑے سے زیادہ نہیں لگائے جاسکتے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّجْلَدَ فِي غَيْرِ الْحُدُوْدِ الْمُسْلِمُونَ اَكْثَرَ مِنْ عَشْرَةِ اَسْوَاطٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ حدود کے علاوہ مقدمے میں مسلمانوں کو دس سے زیادہ کوڑے لگائے جائیں

4453 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ، فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ

حضرت ابوبردہ بن نیار انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دس سے زیادہ کوڑے صرف اللہ تعالیٰ کی کسی حد میں لگائے جاسکتے ہیں''۔

4453– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 4/45، والبخارى 6850 فى الحدود: باب كم التعزير والأدب، ومسلم 1708 فى الحدود: باب قدر أسواط التعزير، وأبو داوُد 4492 فى الحدود: باب فى التعزير، والطحاوى فى "مشكل الآثار" 3/165، والحاكم 4/369–370، والبيهقى 8/327 من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: حديث صحيح الإسناد على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبى! وهنا قد أخرجاه كما مر فى التخريج. وأخرجه النسائى فى الرجم كما فى "التحفة 9/66"، والطحاوى 3/165 من طريقين عن بكير بن الأشج، به.

بَابُ حَدِّ السَّرِقَةِ

چوری کی حد کا بیان

ذِكْرُ نَفْيِ اسْمِ الْإِيمَانِ عَنِ السَّارِقِ وَشَارِبِ الْخَمْرِ فِي وَقْتِ ارْتِكَابِهِمَا الْفِعْلَيْنِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُمَا

چور اور شراب نوشی کرنے والے شخص کے ان دو افعال کے ارتکاب کے وقت ان سے لفظ ''ایمان'' کی نفی کا تذکرہ، جن دو افعال سے منع کیا گیا ہے

4454 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلٰكِنْ اَبْوَابُ التَّوْبَةِ مَعْرُوضَةٌ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چوری کرنے والا شخص چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا شخص شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا البتہ توبہ کی گنجائش باقی رہتی ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِقَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلَا:

(وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا) (المائدۃ: 38)

اس روایت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت کرتی ہے

''چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت ان دونوں کے ہاتھ کٹوا دو''

4454- حديث صحيح، حكيم بن سيف، روى له أبو داوٗد والنسائى فى "اليوم والليلة"، قال ابن أبى حاتم: شيخ صدوق لا بأس به، يُكتب حديثه ولا يحتج به، ليس بالمتين . وذكره المؤلف فى "ثقاته"، وقال عنه الحافظ فى "التقريب": صدوق، وقد تقدم تخريجه برقم 186 .

4455 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیمت والی (چیز کی) چوری پر ہاتھ کاٹ دیا جائے گا"۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْقَطْعِ عَنِ الْمُنْتَهِبِ، وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الشَّيْءُ رُبْعَ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا

اچکنے والے شخص کا ہاتھ کاٹنے کی نفی کا تذکرہ اگرچہ وہ چیز ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیمت کی ہو

4456 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَيْسَ عَلٰى مُنْتَهِبٍ قَطْعٌ، وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا،

(توضیح مصنف):اَبُو الزُّبَيْرِ اسْمُهُ: مُحَمَّدُ بْنُ تَدْرُسَ الْمَكِّيُّ

4455– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة ابن يحيى فمن رجال مسلم .وأخرجه البيهقي 8/254 من طريق إسماعيل بن أحمد، عن محمد بن الحسن ابن قتيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1684 2 في الحدود: باب حد السرقة ونصابها، عن حرملة بن يحيى، بِهِ .وأخرجه البخاري 6790 في الحدود: باب قول الله تعالى: (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا) وفي كم يُقطع، ومسلم 1684 2، وأبو داؤد 4384 في الحدود: باب ما يقطع فيه السارق، والنسائي 8/78 في قطع السارق: باب ذكر الاختلاف على الزهري، والطحاوي 3/164، والبيهقي 8/254 من طرق عن ابن وهب، بِهِ .وأخرجه النسائي 8/77 من طريق حفص بن حسان، عن الزهري، عن عروة بن الزبير، بِهِ . وانظر 4459 و4460 .

4456– إسناده قوي، مؤمل بن إهاب، قال أبو حاتم: صدوق، وقال النسائي: لا بأس به، وقال مرة: ثقة، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال مسلمة بن قاسم: ثقة صدوق، وقال إبراهيم بن الجنيد: سئل عنه ابن معين فكأنه ضعفه، ومن فوقه رجاله ثقات رجال الشيخين، وأبو الزبير قد توبع، وهو في "مصنف عبد الرزاق" 18844 لكن ليس فيه وعمرو بن دينار .قلت: وقد صرح ابن جريج بسماعه من أبي الزبير عند عبد الرزاق، والدارمي 2/175، والنسائي في "الكبرى" ورقة 402ب، فانتفت شبهة تدليسه، وهذا يرد على أبي داؤد والنسائي وغيرهما قولهم: إن ابن جريج لم يسمعه من أبي الزبير .وأخرجه من طرق عن ابن جريج بهذا الإسناد الترمذي 1448 في الحدود: باب ما جاء في الخائن والمختلس والمنتهب، وأبو داؤد 4391 في الحدود: باب القطع في الخلسة والخيانة، والنسائي 8/88–89 و89 في قطع السارق: باب ما لا يقطع فيه، وابن ماجة 2591 في الحدود: باب الخائن والمنتهب والمختلس، وأحمد 3/380، والدارمي 2/175، والطحاوي 3/171، والدارقطني 3/187، والبيهقي 8/279 . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح .وأخرجه من طرق عن أبي الزبير، عن جابر النسائي 8/89، وعبد الرزاق 18845 و18859، والطحاوي 3/171، والبيهقي 3/279 .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اچکنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا البتہ جو شخص کوئی چیز اچک لیتا ہے وہ ہم میں سے نہیں''۔
ابوزبیر نامی راوی کا نام محمد بن تدرس مکی ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْقَطْعِ عَنِ الْمُنْتَهِبِ مَا لَيْسَ لَهُ

جو چیز آدمی کی ملکیت نہ ہو اسے اچکنے والے کا ہاتھ کاٹنے کی نفی کا تذکرہ

4457 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلاعِيُّ الْعَابِدُ، بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): لَيْسَ عَلٰى مُنْتَهِبٍ، وَلَا مُخْتَلِسٍ، وَلَا خَائِنٍ قَطْعٌ
حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اچک لینے والے' چھین لینے والے اور خیانت کرنے والے شخص کو (ہاتھ) کاٹنے (کی) سزا نہیں دی جائے گی''۔

4458 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، بِحرَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ، وَلَا عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ
حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''چھین لینے والے شخص اور خیانت کرنے والے شخص (کو ہاتھ کاٹنے) کی سزا نہیں دی جائے گی''۔

ذِكْرُ الْعَدَدِ الْمَحْصُوْرِ الَّذِي اسْتُثْنِيَ مِنْهُ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس متعین تعداد کا تذکرہ' جس کا اس میں سے استثنیٰ کیا گیا ہے' جسے ہم نے ذکر کیا ہے

4459 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: اَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ، عَنْ عَائِشَةَ،
(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا
سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری)

4457– إسناده قوی، وهو مكرر ما قبله .

4458– مؤمل بن إسماعيل وإن كان سيء الحفظ، تابعه عليه مخلد بن يزيد الحرانى عند النسائى 8/88 وهو ثقة، وباقى السند رجاله رجال الشيخين، وانظر ما قبله .

پر ہاتھ کٹوا دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْحَدِّ الَّذِي يُقْطَعُ السَّارِقُ إِذَا سَرَقَ مِثْلَهُ، أَوْ يَقُومُ مَقَامَهُ

اس حد کا تذکرہ جب چور اتنی (قیمت والی) چیز کو چرا لے یا اس کے قائم مقام چیز کو چرا لے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا

4460 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری) پر چور کا ہاتھ کٹوا دیا جائے گا۔

ذِكْرُ الْحُكْمِ فِيمَنْ سَرَقَ مِنَ الْحِرْزِ مَا قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

اس بارے میں حکم کا تذکرہ جب کوئی شخص کسی محفوظ جگہ سے کوئی ایسی چیز چرا لے جس کی قیمت تین درہم ہو

4461 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ السِّخْتِيَانِيُّ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ

4459– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء فمن رجال مسلم . سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه الشافعي 2/83، وأحمد 6/36، والحميدي 279، ومسلم 1684 1 في الحدود: باب حد السرقة ونصابها، وأبو داؤد 4383 في الحدود: باب ما يقطع فيه السارق، والترمذي 1445 في الحدود: باب ما جاء في كم تقطع يد السارق، والنسائي 8/79 في القطع: باب ذكر الاختلاف على الزهري، والطحاوي 3/163 و166 و167، وابن الجارود 824، والبيهقي 8/254، والبغوي 2595 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد . وجعل مرة من فعل النبي صلى الله عليه وسلم ومرة من قوله . قال الترمذي: حديث عائشة حديث حسن صحيح . وأخرجه عبد الرزاق 18961، وأحمد 6/163، والطيالسي 1582 وابن أبي شيبة 9/468–469 وقد تحرف في المطبوع منه عمرة إلى: عروة، والدارمي 2/172، والبخاري 6789 في الحدود: باب قول الله تعالى: (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا) وفي كم يقطع، ومسلم 1684 1، وابن ماجة 2585 في الحدود: باب حد السارق، والنسائي 8/78، وأبو يعلى 4411، والبيهقي 8/254 من طرق عن الزهري، به .

4460– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن سلمة المرادي فمن رجال مسلم . وهو مكرر 4455 .

بْنُ عُمَرَ، وَمُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کٹوادیا تھا اس ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَطْعَ الَّذِى وَصَفْنَاهُ فِى رُبُعِ دِيْنَارٍ لَيْسَ بِحَدٍّ لَا يُقْطَعُ فِيمَنْ سَرَقَ اَكْثَرَ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ہم نے جو یہ ذکر کیا ہے ایک چوتھائی دینار کی چوری پر ہاتھ کاٹ دیا جائے گا یہ کوئی ایسی حد نہیں کہ اس سے زیادہ کی چوری کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

4462 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: مَا طَالَ عَلَيَّ، وَلَا نَسِيتُ الْقَطْعَ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا

4461– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن عبد الرحمٰن الدارمي، فمن رجال مسلم . أبو نعيم: هو الفضل بن دكين، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني .وهو في سنن الدارمي 2/173، وعنه أخرجه مسلم 1686 في الحدود: باب حد السرقة ونصابها .وأخرجه النسائي 8/77 في القطع: باب القدر الذي إذا سرقه السارق قطعت يده، والبيهقي 8/256 من طرق عن أبي نعيم، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 8969، ومن طريقه أحمد 2/80، ومسلم 1686 6 عن سفيان الثوري، عن أيوب السختياني وأيوب بن موسى وإسماعيل بن أمية، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 18968، وأحمد 2/6 و82، والطحاوي 3/162، وابن الجارود 825 من طريق أيوب السختياني، بِهِ . وأخرجه أحمد 2/145، ومسلم، وأبو داوٗد 4386 في الحدود: باب ما يقطع فيه السارق، والنسائي 8/77، والبيهقي 8/256 من طريق ابن جريج، عن إسماعيل بن أمية، بِهِ . وأخرجه عبد الرزاق 18967، وأحمد 2/54 و143، والطيالسي 1847، وابن أبي شيبة 9/468، والبخاري 6797 في الحدود: باب قول الله تعالى: (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا)، ومسلم، وابن ماجة 2584 في الحدود: باب حد السرقة، والطحاوي 3/162 من طريق عبيد الله بن عمر، بِهِ .ووقع في بعض المصادر عبد الله بن عمر . وأخرجه البخاري 6798 من طريق أبي ضمرة، عن موسى بن عقبة، بِهِ .

4462– إسناده صحيح على شرطهما .وهو في "الموطأ" 2/832 في الحدود: باب ما يجب فيه القطع .ومن طريق مالك أخرجه النسائي 8/79 في قطع السارق: باب ذكر الاختلاف على الزهري، والطحاوي 3/165 .وأخرجه ابن أبي شيبة 9/470، والنسائي 8/79، والطحاوي 3/164 من طرق عن يحيى بن سعيد، بِهِ . بعضهم يجعل نص الحديث مرفوعاً، وبعضهم يوقفه على عائشة .وأخرجه من طرق عن عمرة عن عائشة بعضهم يرفعه وبعضهم يوقفه، وأورد بعضهم فيه قصةً– مالك 2/832–833، وأحمد 6/80–81 و249 و252، وعبد الرزاق 18964، وابن أبي شيبة 9/472، والبخاري 6791 في الحدود: باب قول الله تعالى: (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا)، ومسلم 1684 4 في الحدود: باب حد السرقة ونصابها، والنسائي 8/80، والطحاوي 3/165 و166، والدارقطني 3/189، والبيهقي 8/254 و255 .وانظر شرح معاني الآثار 3/163–165 .

❀❀ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: زیادہ عرصہ نہیں گزرا اور نہ ہی میں یہ بات بھولی ہوں کہ ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمت والی چیز کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

ذِكْرُ صَرْفِ الدِّينَارِ الَّذِي كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس کے دینار کی (مالی حیثیت) کا تذکرہ

4463 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کٹوا دیا تھا اس ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔

ذِكْرُ نَفْيِ اِيجَابِ الْقَطْعِ عَنِ السَّارِقِ الَّذِي يَسْرِقُ اَقَلَّ مِنْ رُبُعِ دِيْنَارٍ

جو شخص ایک چوتھائی دینار سے کم قیمت کی چیز چوری کرتا ہے اس کا ہاتھ کاٹنے کے لازم ہونے کی نفی کا تذکرہ

4464 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چور کا ہاتھ

4463– إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 2/831 في الحدود: باب ما يجب في القطع .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/64، والشافعي 2/83، والطيالسي 1847، والبخاري 6795 في الحدود: باب قول الله تعالى: . (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا) وفي كم يقطع، ومسلم 1686 6 في الحدود: باب حد السرقة ونصابها، وأبو داوُد 4385 في الحدود: باب ما يقطع فيه السارق، والنسائي 8/76–77 في قطع السارق: باب القدر الذي إذا سرقه السارق قطعت يده، والطحاوي 3/162، والبيهقي 8/256، والدارقطني 3/190، والبغوي 2596 .وأخرجه الطيالسي 1847، ومسلم 1686، والترمذي 1446 في الحدود: باب ما جاء في كم تقطع يد السارق، والنسائي 8/76، والطحاوي 3/162–163، والدارقطني 3/190 من طرق عن نافع، بِهِ .وانظر 4461 .

4464– إسناده صحيح، أبو الربيع وهو سليمان بن داوُد المهري–: ثقة روى له أبو داوُد والنسائي، ومخرمة بن بكير ثقة من رجال مسلم، وباقي السند ثقات على شرطهما . وأخرجه مسلم 1684 3 في الحدود: باب حد السرقة ونصابها، والنسائي 8/81 في قطع السارق: باب ذكر اختلاف أبي بكر بن محمد وعبد الله بن أبي بكر عن عمرة، والطحاوي 3/164، والدرقطني 3/189 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 8/81–82، والدارقطني 3/189 من طريق يزيد بن أبي حبيب، عن بكير الأشج، بِهِ .

صرف اسی وقت کاٹا جائے گا' جب ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیمت والی چیز اس نے چوری کی ہو۔

4465 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ، بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ اَرْبَعَةٍ: يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَرُزَيْقٌ، وَسَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَالزُّهْرِيُّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَا قَطْعَ اِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صرف ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیمت والی چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا''۔

ذِكْرُ بَعْضِ الْعَدَدِ الْمَحْصُوْرِ الْمُسْتَثْنٰى مِنْ جُمْلَتِهِ الْخَارِجَ حُكْمُهُ مِنْ حُكْمِهِ

اس متعین تعداد جس کا عموم سے استثنٰی کیا گیا ہے اور اس کا حکم اس کے حکم سے خارج ہے اس کے ایک حصے کا تذکرہ

4466 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، بِحِرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، اَنَّ غُلَامًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطٍ، فَرُفِعَ اِلٰى مَرْوَانَ، فَاَمَرَ بِقَطْعِهِ، فَقَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: عُمُوْمُ الْخِطَابِ فِي الْكِتَابِ قَوْلُهُ جَلَّ وَعَلَا: (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا) (المائدة: 38)، فَاَمَرَ بِقَطْعِ السَّارِقِ اِذَا مَا سَرَقَ، ثُمَّ فَسَّرَتْهُ السُّنَّةُ بِاَنْ لَا قَطْعَ عَلٰى سَارِقِ الثَّمَرِ، وَلَا الْكَثَرِ، وَاَنْ لَا قَطْعَ اِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ، فَكَانَ الْمُرَادُ مِنَ الْخِطَابِ مِنَ الْكِتَابِ: فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا اِذَا سَرَقَ رُبْعَ دِيْنَارٍ، وَمَا يَقُوْمُ مَقَامَهُ سِوَى الثَّمَرِ وَالْكَثَرِ

❀❀ حضرت واسع بن حبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک لڑکے نے ایک باغ سے کھجور کا پودا چوری کر لیا یہ مقدمہ مروان کی

4465- إسناده صحيح . رجاله رجال مسلم غير رُزيق ويقال: زُريق- بتقديم الزاى، وهو ابن حُكيم الأيلي- فثقة روى له البخارى تعليقاً والنسائى .وأخرجه الحميدى 280 عن سفيان قال: وحدثناه أربعة عن عمرة، عن عائشة لم يرفعه: عبد الله بن أبى بكر ورزيق بن حكيم الأيلي ويحيى بن سعيد وعبد ربه بن سعيد كان فى الأصل: سعد بن سعيد، لكن محقق الكتاب العلامة الشيخ حبيب الرحمٰن أثبته عبد ربه بن سعيد وقال: كذا فى ع وظ وهو الصواب، وفى الأصل: سعد، والزهرى أحفظهم كلهم وكان قد أخرجه قبله بحديث إلا أن فى حديث يحيى ما دل على الرفع: ما نسيت ولا طال علي: القطع فى ربع دينار فصاعداً .وأخرجه النسائى 8/79 فى قطع السارق: باب ذكر الاختلاف على الزهرى، عن قتيبة، عن سفيان، عن يحيى بن سعيد وعبد ربه ورزيق صاحب أيلة، به موقوفاً عليها .وانظر 4459 و4462 .

خدمت میں پیش ہوا تو اس نے اس لڑکے کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا' تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''پھل اور کثر کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کتاب میں خطاب کا حکم عمومی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ دو'' تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے' چور جب بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے' لیکن پھر سنت نے اس کی وضاحت کی ہے' پھل اور کثر کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ ہاتھ صرف اس وقت کاٹا جائے گا' جب ایک چوتھائی دینار کی قیمت والی چیز کو چوری کیا جائے گا۔

تو کتاب میں خطاب سے مراد یہ ہے: ان دونوں کا ہاتھ اس وقت کاٹو جب وہ ایک چوتھائی دینار قیمت والی چیز کو چوری کریں' یا اس چیز کو چوری کریں جو اس کے قائم مقام ہو اور جو پھل اور کثر کے علاوہ ہو۔

4466- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء فمن رجال مسلم . سفيان: هو ابن عيينة، ويحيى بن سعيد: هو ابن قيس الأنصاري . وأخرجه الشافعي 2/84، والحميدي 407، والدارمي 2/174، والنسائي 8/87 في قطع السارق: باب ما لا قطع فيه، وابن ماجة 2593 في الحدود: باب لا يقطع في ثمر ولا كثر، والطحاوي 3/172، وابن الجارود 826، والبيهقي 8/263 من طريق سفيان، بهذا الإسناد . وبعضهم يذكر فيه القصة وبعضهم لا يذكرها . وأخرجه الشافعي 2/83-84 عن مالك بن أنس، والنسائي 8/87-88، والترمذي 1449 في الحدود: باب ما جاء لا قطع في ثمر ولا كثر، من طريق الليث، كلاهما عن يحيى بن سعيد، بِهِ . وأخرجه الدارمي 2/174، والنسائي 8/87، والطبراني 4340 من طريق أبي نعيم، عن سفيان، بِهِ . إلا أنه لم يقل فيه: عن واسع بن حبان . وأخرجه مالك 2/839 في الحدود: باب لا قطع فيه، وأحمد 3/463 و464 و4/140 و142، والدارمي 2/174، وأبو داوُد 4388 و4389 في الحدود: باب ما لا قطع فيه، والنسائي 8/87، والطحاوي 3/172، والطبراني 4339 و4341 و4342 و4343 و4344 و4345 و4346 و4347 و4348 و4349 و4350 و4351، والبيهقي 8/262 و263، والبغوي 2600 من طرق عن يحيى بن سعيد، بِهِ . لم يذكر فيه واسع بن حبان . وأخرجه عبد الرزاق 18916 عن ابن جريج، والدارمي 2/174، والنسائي 8/88 من طريق أبي أسامة، كلاهما عن يحيى بن سعيد، عن محمد بن يحيى بن حبان، عن رجل من قومه، عن رافع بن خديج . لم يقل ابن جريج: من قومه . وأخرجه النسائي 8/88 من طريق بشر، والطبراني 4352 من طريق الليث، كلاهما عن يحيى بن سعيد، عن محمد بن يحيى بن حبان قال بشر: عن . . . يحيى بن سعيد أن رجلاً من قومه حدثه- عن عمة له، عن رافع بن خديج . وفي "التحفة" 3/160 أن رواية النسائي عن عمّ له . وأخرجه الدارمي 2/174-175، والنسائي 8/88 من طريق سعيد بن منصور، عن عبد العزيز الدراوردي، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ أبي ميمون، عن رافع بن خديج . قال النسائي: هذا خطأ أبو ميمون لا أعرفه . وأخرجه عبد الرزاق 18917 من طريق يحيى بن أبي كثير، والنسائي 8/86-87، والطبراني 4277 من طريق القاسم بن محمد، كلاهما عن رافع بن خديج . وله شاهد من حديث أبي هريرة عند ابن ماجة 2594 ولفظه "لا قطع في ثمر ولا كثر" وسنده ضعيف . وآخر من حديث عبد الله بن عمرو عند أبي داوُد 4390 مرفوعاً من رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه سئل عن الثمر المعلّق فقال: "مَن أصاب بفيه من ذي حاجة غير متخذ خُبْنَه فلا شيء عليه، ومن خرج بشيء منه فعليه غرامة مثليه والعقوبة، ومن سرق منه شيئاً بعد أن يُؤْوِيَهُ الجَرين فبلغ ثمن المجنّ فعليه القطع، ومن سرق دون ذلك فعليه غرامة مثليه والعقوبة" وسنده حسن .

بَابُ قَطْعِ الطَّرِيقِ

باب: رہزنی کرنا

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ فِيْ طَلَبِ الْعُرَنِيِّيْنَ قَافَةً يَقْفُو آثَارَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ نے عرینہ قبیلے کے لوگوں کے پیچھے مہم روانہ کی تھی جوان کی تلاش میں گئے تھے

4467 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ، فَاَمَرَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتُوا اِبِلَ الصَّدَقَةِ، فَيَشْرَبُوا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا، فَفَعَلُوْا، فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ، وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهِمْ قَافَةً، فَاُتِيَ بِهِمْ، فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ، وَاَرْجُلَهُمْ، وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ، وَتَرَكَهُمْ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عکل قبیلے سے تعلق رکھنے والے آٹھ افراد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے مدینہ منورہ کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ صدقے کے اونٹوں کے پاس چلے جائیں اوران کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر انہوں نے (صدقے کے اونٹوں کے) چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی تلاش میں مہم روانہ کی ان لوگوں کو پکڑ کر لایا گیا ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے اوران کی آنکھوں میں سلائیاں پھروا دیں اورانہیں اسی حالت میں چھوڑ دیا آپ ﷺ نے انہیں داغ لگوا کر (ان کے خون کا بہاؤ روکنے کی کوشش نہیں کی)۔

4467- إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمن بن إبراهيم من رجاله، ومن فوقه على شرطهما، وقد صرح الوليد بالتحديث عند غير المصنف، فانتفت شبهة تدليسه . وأخرجه البخاري 6802 و6803، وأبو داؤد 4366، والنسائي 7/94 من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . وانظر 1387 و1389 .

ذِكْرُ الْمُدَّةِ الَّتِيْ رَدَّ الْقَوْمُ الَّذِي ذَكَرْنَاهُمْ فِيهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ

اس مدت کا تذکرہ جتنے عرصے میں وہ لوگ انہیں واپس مدینہ منورہ لے آئے تھے

4468 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ، اَوْ قَالَ عُرَيْنَةَ، وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: عُكْلٍ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ، فَاَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّخْرُجُوا فَيَشْرَبُوا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا، فَشَرِبُوا حَتّٰى اِذَا بَرِؤُوا، قَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوْا النَّعَمَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدْوَةً فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ اٰثَرِهِمْ، فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتّٰى جِيْءَ بِهِمْ، فَاَمَرَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ، وَاَرْجُلَهُمْ، وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ، فَاُلْقُوْا بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ، فَلَا يُسْقَوْنَ، قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ: هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَكَفَرُوا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عکل (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عرینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اونٹوں (کے باڑے) کی طرف جانے کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ جائیں اوران کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ ان لوگوں نے اسے پیا' یہاں تک کہ وہ تندرست ہو گئے' تو انہوں نے (ان اونٹوں کے چرواہے) کو قتل کیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ صبح کے وقت اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے مہم روانہ کی دن چڑھ جانے کے بعد ان لوگوں کو پکڑ کر لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں اور انہیں گرم پتھروں پر ڈال دیا گیا۔ وہ لوگ پانی مانگتے تھے' تو انہیں پانی نہیں دیا گیا۔

ابوقلابہ کہتے ہیں یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے چوری بھی کی' قتل بھی کیا اور ایمان لانے کے بعد کفر بھی کیا اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ بھی کی۔

ذِكْرُ الْمُدَّةِ الَّتِيْ جِيْءَ فِيْهَا بِالْعُرَنِيِّيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس مدت کا تذکرہ' جس مدت میں عرینہ قبیلے کے لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تھا

4469 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَهْطًا مِنْ بَنِيْ عُكْلٍ، اَوْ قَالَ: مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا، فَاَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا، فَشَرِبُوا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا حَتّٰى بَرِئُوا،

4468- إسناده صحيح على شرطهما . وانظر 1387 و1389 .

4469- إسناده صحيح على شرطهما . وهو مكرر ما قبله .

وَذَهَبَ سَقَمُهُمْ، فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَرَدُوْا النَّعَمَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ غُدْوَةً، فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتّٰى جِيْءَ بِهِمْ، فَقُطِعَتْ اَيْدِيهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ، وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ، وَاُلْقُوْا بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ، قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ: هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ قَتَلُوا، وَسَرَقُوا، وَكَفَرُوا بَعْدَ اِيمَانِهِمْ، وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو عکل سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عرینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے۔ وہاں کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اونٹوں کی طرف جانے کا حکم دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ جب انہوں نے ان کا دودھ اور پیشاب پیا اور ان کی بیماری ختم ہوگئی تو انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ یہ اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت ان کے پیچھے مہم روانہ کر دی۔ دن چڑھ جانے کے بعد ان کو پکڑ کر لایا گیا ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیے گئے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دیں اور انہیں تپتے ہوئے پتھروں پر ڈال دیا وہ لوگ پانی مانگتے تھے' لیکن انہیں پانی نہیں دیا گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابوقلابہ نے یہ بات بیان کی ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے قتل بھی کیا چوری بھی کی ایمان لانے کے بعد کفر بھی اختیار کیا اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ بھی کی (اس لیے انہیں اتنی سخت سزا دی گئی)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَحَ الْعُرَنِيِّينَ فِي الشَّمْسِ بَعْدَ تَعْذِيبِهِ اِيَّاهُمْ بِمَا عَذَّبَ حَتّٰى مَاتُوا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ قبیلے کے لوگوں کو سزا دینے کے بعد دھوپ میں ڈلوا دیا تھا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے تھے

4470 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِيْنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ مَوْلٰى اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: اِيَّايَ حَدَّثَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلٰى

4470– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأبو رجاء : هو سلمان . وأخرجه مسلم 1671 10 عن محمد بن الصباح وأبي بكر بن أبي شيبة، كلاهما عن ابن عُليّة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 4193، والنسائي 7/93–94 من طريقين عن الحجاج الصواف، به . تابع حجاجاً عليه عند البخاري أيوبُ . وأخرجه البخاري 4610، ومسلم 1671 11 و12 من طريقين عن أبي رجاء، به نحوه . وانظر 1387 .

الْإِسْلَامِ، فَاسْتَوْخَمُوا الْاَرْضَ، وَسَقِمَتْ اَجْسَامُهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِينَا فِيْ اِبِلِهِ فَتُصِيبُوْنَ مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا؟، فَقَالُوا: بَلٰى، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا، فَصَحُّوا، فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَرَدُوا النَّعَمَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ فِيْ آثَارِهِمْ فَجَلَبَهُمْ، فَاَمَرَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ، وَاَرْجُلَهُمْ، وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ، وَنَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتّٰى مَاتُوا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عکل قبیلے سے تعلق رکھنے والے آٹھ افراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا اس علاقے کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی۔ ان کے جسم بیمار ہو گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں کی طرف کیوں نہیں چلے جاتے۔ وہاں تم ان کا دودھ اور پیشاب پی لینا۔ ان لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے' پھر وہ لوگ نکلے (اور وہاں چلے گئے) وہاں انہوں نے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا۔ جب وہ تندرست ہو گئے' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ساتھ لے گئے اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے کچھ لوگوں کو روانہ کیا۔ انہوں نے انہیں پکڑ لیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں اور انہیں دھوپ میں پھینک دیا گیا' یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مر گئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعُرَنِيِّينَ كَفَرُوا بَعْدَ فِعْلِهِمُ الَّذِي فَعَلُوا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' عرینہ قبیلے کے لوگوں نے جو کچھ کیا تھا' اس کو کرنے کے بعد وہ کافر بھی ہو گئے تھے

4471 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ، فَقَالَ لَهُمْ: لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى ذَوْدِنَا فَكُنْتُمْ فِيهَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا، فَفَعَلُوا، فَلَمَّا صَحُّوا قَامُوْا اِلٰى رَاعِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوْهُ، وَرَجَعُوا كُفَّارًا، وَاسْتَاقُوْا ذَوْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهِمْ، فَاُتِيَ بِهِمْ، فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ، وَاَرْجُلَهُمْ، وَسَمَّلَ اَعْيُنَهُمْ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو عرینہ قبیلے سے تعلق رکھنے

4471– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابري فمن رجال مسلم .وأخرجه النسائي 7/96 عن علي بن حُجر، عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد . وانظر 1387 .

والے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم لوگ ہمارے اونٹوں کی طرف چلے جاؤ اور وہاں ٹھہرے رہو اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو (تو یہ مناسب ہوگا) ان لوگوں نے ایسا ہی کیا جب وہ لوگ تندرست ہو گئے' تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چرواہے کے پاس جا کر اسے قتل کر دیا اور دوبارہ کافر ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ کے اونٹ ہانک کر لے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی تلاش میں مہم روانہ کی ان لوگوں کو پکڑ کر لایا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروا دیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَتَلَ الْعُرَنِيِّيْنَ لِاَنَّهُمْ كَفَرُوا وَارْتَدُّوا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے عرینہ قبیلے کے لوگوں کو اس لیے قتل کروادیا تھا' کیونکہ وہ مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہو گئے تھے

4472 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْاِسْلَامِ، وَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّا كُنَّا اَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ اَهْلَ رِيفٍ، وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ، فَاَمَرَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعِي، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَخْرُجُوا لِيَشْرَبُوا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا، فَانْطَلَقُوا حَتّٰى اِذَا كَانُوا فِيْ نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ، وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ آثَارِهِمْ، فَاُتِيَ بِهِمْ فَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ، وَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ، وَاَرْجُلَهُمْ، ثُمَّ تَرَكَهُمْ فِيْ نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوا عَلٰى حَالِهِمْ ذٰلِكَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عکل (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عرینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اسلام کے بارے میں بات چیت کی (یعنی اسلام قبول کر لیا) انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم لوگ جانور پالنے والے لوگ ہیں ہم کھیتی باڑی کرنے والے لوگ نہیں ہیں۔ ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اونٹوں اور چرواہے کے پاس جانے کا حکم دیا آپ ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ لوگ جائیں اور ان اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پئیں۔ وہ لوگ چلے گئے' یہاں تک کہ وہ پتھریلے علاقے کے کنارے پر پہنچ گئے وہاں انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد کفر کو اختیار کیا اور نبی اکرم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو

4472– إسناده صحيح على شرطهما . وانظر 1388وأخرجه البخاري 5727 و4192، والنسائي 1/158–161 من طريقين عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد .

ہانک کرلے گئے جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے مہم روانہ کی۔ان لوگوں کو پکڑ کر لایا گیا ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے گئے اور پھر انہیں پتھریلی زمین کے کنارے پر ڈال دیا گیا' یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مر گئے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ ضِدَّ مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا جو اس موقف کے برخلاف ہے' جس کی طرف ہم گئے ہیں

4473 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ لِعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، اِنَّ لِيْ عَبْدًا، وَاِنِّيْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ اِنْ اَصَبْتُهُ لَاَقْطَعَنَّ يَدَهُ، فَقَالَ: لَا تَقْطَعْ يَدَهُ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ فِيْنَا فَيَاْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلْمُثْلَةُ الْمَنْهِيُّ عَنْهَا لَيْسَ الْقَوَدُ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ لِاَنَّ اَخْبَارَ الْعُرَنِيِّيْنَ الْمُرَادُ مِنْهَا كَانَ الْقَوَدَ لَا الْمُثْلَةَ

حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارا ایک غلام ہے میں نے اللہ کے نام کی یہ نذر مانی ہے' وہ اگر مجھے مل گیا تو میں اس کا ہاتھ ضرور کاٹوں گا' تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اس کا ہاتھ مت کاٹنا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اور مثلہ کرنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کر دیا۔

4473- حديث صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير أيوب بن محمد الوزّان فمن رجال أصحاب السنن وهو ثقة، والحسن لم يسمع من عمران في قول أبي حاتم ويحيى القطان وصالح بن أحمد .وأخرجه أحمد 4/432 عن إسماعيل، عن يونس قال: نبئت أن المسور بن مخرمة جاء إلى الحسن فقال: إن غلاماً لي أبق، فنذرت إن أنا عاينته أن أقطع يده، فقد جاء، فهو الآن بالجسر . قال: فقال الحسن: لا تقطع يده، وحدّثه أن رجلاً قال لعمران بن حصين . . . فذكره .وأخرجه أحمد 4/445، والطبراني 18/325 و326 و327 من طرق عن يونس، عن الحسن، عن عمران .وقد تابع يونسَ منصورٌ وحميدٌ عند أحمد والطبراني في الرواية الأولى .وأخرجه أحمد 4/439 و440، والطحاوي 3/182 من طرق عن الحسن، به .وأخرجه أحمد 4/428، وأبو داوُد 2667 في الجهاد: باب في المبارزة، والبيهقي 9/69 من طريقين عن قتادة، عن الحسن، عن الهياج بن عمران . البرجمي، عن عمران بن حصين، وفيه أيضاً عن سمرة بن جندب . وهذا إسناد صحيح، الهياج بن عمران، وإن جهله علي بن المديني لأنه لم يرو عنه غير الحسن، فقد قال ابن سعد: كان ثقة قليل الحديث، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/512 .وأخرجه أحمد 5/12 و20، والطحاوي 3/182، والطبراني 6944 من طريق حميد ويزيد بن إبراهيم، عن الحسن، عن سمرة بن جندب . وقد صرح الحسن في رواية حميد عنه بالتحديث، فالإسناد صحيح .وأخرجه الطبراني 6966 من طريق همام، عن قتادة، عن الحسن، عن هياج بن عمران، عن سمرة .

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ممنوعہ مثلہ سے مراد یہ ہے: وہ کسی قصاص کے طور پر نہ ہو' کیونکہ عرینہ قبیلے کے لوگوں کے بارے میں روایات میں یہ بات مذکور ہے' اس سے مراد قصاص ہے مثلہ کرنا نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سَمَّرَ اَعْيَنَ الْعُرَنِيِّيْنَ لِاَنَّهُمْ سَمَّرُوا اَعْيَنَ الرِّعَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے عرینہ قبیلے کے لوگوں کی آنکھوں میں سلائیاں اس لیے پھروائی تھیں' کیونکہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں

4474 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْوَزَّانُ بِجُرْجَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ لِاَنَّهُمْ سَمَّرُوا اَعْيَنَ الرِّعَاءِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھروائیں' کیونکہ انہوں نے چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں۔

4474– إسناده صحيح، رجاله ثقات على شرط الصحيح .وأخرجه البيهقي 8/62 من طريق محمد بن إسحاق الصغاني، عن ابن أبي الثلج، بهذا الإسناد .زوأخرجه مسلم 1671 14 في القيامة: باب حكم المحاربي والمرتدين، والترمذي 73 في الطهارة: باب ما جاء في بول ما يؤكل لحمه، والنسائي 7/100 في تحريم الدم: باب ذكر اختلاف طلحة بن مصرف ومعاوية بن صالح على يحيي بن سعيد في هذا الحديث، والبيهقي 9/70 من طريق الفضل بن سهل، عن يحيى بن غيلان، بِهٖ . وعندهم جميعاً سلموا بدل سمروا وهما بمعنى، أي: فقأ أعينهم .

بَابُ الرِّدَّةِ

مرتد ہونے کا بیان

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْقَتْلِ لِمَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ رَجُلًا كَانَ اَوِ امْرَاَةً اِلٰى اَيِّ دِيْنٍ كَانَ سِوٰى الْاِسْلَامِ

جو شخص اپنے دین کو تبدیل کر لیتا ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو وہ اسلام کے علاوہ جس بھی دین کو اختیار کرے اسے قتل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

4475 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوهُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے دین (یعنی دین اسلام) کو تبدیل کر لے اسے قتل کر دو''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4476 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجَنَدِيُّ، بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ اللَّحْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4475- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البيهقي 8/204-205 من طريق أبي الوليد الفقيه، عن أحمد بن الحسن بن عبد الجبار، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/322-323، والنسائي 7/105 في تحريم الدم: باب الحكم في المرتد، وأبو يعلى 2533، والطبراني 10638، والبيهقي 8/202 من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، بِهِ . زاد بعضهم فيه أن علياً رضي الله عنه أُتي بناس من الزُّطّ يعبدون وثناً فحرَّقهم بالنار، فقال ابن عباس: . . . فذكره .

(متن حدیث): مَنْ تَرَكَ دِيْنَهُ اَوْ قَالَ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهِ فَاقْتُلُوْهُ، وَلَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ اَحَدًا يَعْنِي بِالنَّارِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنے دین کو (یعنی دین اسلام کو) ترک کردے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو شخص اپنے دین (یعنی دین اسلام) سے رجوع کرلے تو اسے قتل کردو اور تم کسی بھی شخص کو وہ عذاب نہ دو جو عذاب اللہ تعالیٰ دے گا (راوی کہتے ہیں:) یعنی آگ کا عذاب نہ دو۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ) (آل عمران: 86)

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی

"اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیسے ہدایت نصیب کرسکتا ہے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائیں"

4477 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ:

4476– علی بن زیاد اللحجی أورده المؤلف فی "ثقاته" 8/470 وقال: مستقيم الحديث، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين غير أبی قرة: وهو موسى بن طارق اليمانی، فقد روى له النسائی، وهو ثقة .وأخرجه النسائی 7/104 فی تحريم الدم: باب الحكم فی المرتد، عن محمود بن غيلان، عن محمد بن بكر، عن ابن جريج، بهذا الإسناد . ولفظه عنده "من بدل دينه فاقتلوه" .وأخرجه عبد الرزاق 18706، ومن طريقه أخرجه الطبرانی 11850 عن معمر، بِهِ .وأخرجه بنحوه الشافعی 2/86–87، وأحمد 1/217 و219–220 و282–283، والحميدی 533، وابن أبی شيبة 10/139، والبخاری 3017 فی الجهاد: باب لا يعذَّب بعذاب الله، وأبو داوُد 4351 فی الحدود: باب الحكم فيمن ارتد، والترمذی 1458 فی الحدود: باب ما جاء فی المرتد، والنسائی 7/104، وابن ماجة 2535 فی الحدود: باب المرتد عن دينه، وأبو يعلی 2532، والحاكم 3/538–539، والبيهقی 8/195 و202 و9/71، والدارقطنی 3/108 و113، والبغوی 2560 و2561 من طرق عن أيوب، به–وبعضهم يزيد فی الحديث علی بعض، زاد بعضهم فی آخر الحديث: فبلغ ذلك علياً رضی الله عنه فقال: ويح ابن عباس .وأخرجه أيضاً النسائی 7/104، والطبرانی 11835 من طريق عباد بن . العوام، عن سعيد، عن قتادة، عن عكرمة، بِهِ .وأخرجه النسائی 7/104–105 عن موسى بن عبد الرحمٰن، عن محمد بن بشر، عن سعيد، عن قتادة عن الحسن قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "مَن بدّل دينه فاقتلوه " قال النسائی: وهذا أولی بالصواب من حديث عباد . وانظر 5577 .

4477– إسناده صحيح، رجاله ثقات على شرط مسلم غير بشر بن معاذ العقدی، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة .وأخرجه النسائی 7/107 فی تحريم الدم: باب توبة المرتد، وفی التفسير كمًا فی "التحفة" 5/133، والطبرانی فی جامع البيان 7360 عن محمد بن عبد الله بن بزيع البصری، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبری 7362، والحاكم 2/142 و4/366، والواحدی فی "أسباب النزول" ص75 من طرق عن داوُد بن أبی هند، بِهِ . صححه الحاكم ووافقه الذهبی .وأخرجه بنحوه الواحدی ص74–75 من طريق علی بن عاصم، عن خالد . وداوُد، عن عكرمة، بِهِ .وأخرجه الطبری 7361 من طريق عبد الأعلی . عن داوُد، عن عكرمة بنحوه، ولم يرفعه إلی ابن عباس .وأخرجه بنحوه أيضاً الطبری 7363، والواحدی ص75 من طريقين عن جعفر بن سليمان، عن حميد الأعرج، عن مجاهد من قوله، وسمی الأنصاریّ الحارث بن سويد .

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِى هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَلَحِقَ بِالشِّرْكِ، ثُمَّ نَدِمَ فَاَرْسَلَ اِلٰى قَوْمِهِ اَنْ سَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: فَنَزَلَتْ: (كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ اِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ) (آل عمران: 86)، اِلٰى قَوْلِهٖ: (اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوا مِنْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَصْلِحُوا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيْمٌ) (آل عمران: 89)، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ قَوْمُهُ فَاَسْلَمَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مسلمان ہو گیا پھر وہ مرتد ہو گیا اور مشرکین سے جاملا پھر اسے ندامت ہوئی اس نے اپنی قوم کی طرف پیغام بھیجا کہ تم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کیا میرے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں: تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیسے ہدایت نصیب کر سکتا ہے' جو اسلام قبول کرنے کے بعد کافر ہو جائیں جب کہ وہ اس بات کی گواہی دے چکے ہوں کہ رسول سچا ہے اور ان کے پاس دلائل بھی آ چکے ہوں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے۔

''ماسوائے ان لوگوں کے جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور وہ ٹھیک ہو جائیں بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے''۔

تو اس کی قوم نے اسے پیغام بھجوایا تو اس نے اسلام قبول کر لیا۔

كِتَابُ السِّيَرِ

کتاب! سیر کا بیان

بَابُ فِي الْخِلَافَةِ وَالْإِمَارَةِ

باب: خلافت اور حکومت کا بیان

4478 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: أَلَا تَسْتَخْلِفُ؟ فَقَالَ: إِنْ أَتْرُكْ، فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: إِنِّي وَدِدْتُ أَنْ أَتَخَلَّصَ مِنْهَا لَا عَلَيَّ وَلَا لِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی گئی آپ کسی کو اپنا جانشین مقرر کیوں نہیں کرتے انہوں نے فرمایا: اگر میں اس چیز کو ترک کرتا ہوں' تو اس ہستی نے اسے ترک کیا تھا جو مجھ سے بہتر ہے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور اگر میں کسی کو اپنا جانشین مقرر کر دیتا ہوں' تو اس شخصیت نے اپنا جانشین مقرر کیا تھا جو مجھ سے بہتر ہیں اور وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تعریف کی اور یہ بات ارشاد فرمائی: میری یہ خواہش ہے' میں اس معاملے سے خلاصی حاصل کرلوں نہ میرے ذمے کچھ ہو اور نہ میرے حق میں کچھ ہو۔

4478- إسناده صحيح على شرط مسلم، إسحاق بن موسى الأنصاري، ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات على شرطهما .وأخرجه أحمد 1/43، والبخاري 7218 في الأحكام: باب الاستخلاف، ومسلم 1823 11 في الإمامة: باب الاستخلاف وتركه، وأبو يعلى 206، والبيهقي 8/148، والبغوي 2489 من طريق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 9763، ومن طريق أحمد 1/47، ومسلم 1823 12، وأبو داؤد 2939 في الخراج والإمارة: باب في الخليفة يستخلف، والترمذي 2225 في الفتن: باب ما جاء في الخلافة، والبيهقي . 8/148-149 عن معمر، عن الزهري، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عن أبيه وبعضهم يزيد فيه على بعض . قال الترمذي: حديث صحيح .وأخرجه بنحوه في قصة طويلة أحمد 1/46 من طريق أبي عوانة، عن داؤد بن عبد اللّٰه الأودي، عن حميد بن عبد الرحمٰن الحميري، عن ابن عباس، عن ابن عمر .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ طَلَبِ الْإِمَارَةِ حَذَرَ قِلَّةِ الْمَعُونَةِ عَلَيْهَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ حکومتی عہدہ طلب نہ کرے اس بات سے بچتے ہوئے کہ اس بارے میں اس کی مدد نہیں کی جائے گی

4479 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، جَمِيعًا عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ الْقُرَشِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، لَا تَسْاَلِ الْإِمَارَةَ، فَاِنَّكَ اِنْ اُوتِيتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا، وَاِنْ اُوتِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَاِذَا آلَيْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا فَاْتِ الَّذِی هُوَ خَيْرٌ وَّكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِكَ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے عبدالرحمٰن! تم حکومتی عہدے کو طلب نہ کرنا' کیونکہ اگر تمہیں یہ مانگنے سے ملا تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور اگر یہ تمہیں مانگے بغیر ملا تو اس بارے میں تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کوئی قسم اٹھا لو اور پھر اس کے علاوہ (دوسری) صورت حال کو بہتر سمجھو تو وہ کام کرو جو زیادہ بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سُؤَالِ الْمَرْءِ الْإِمَارَةَ لِئَلَّا يُوكَلَ اِلَيْهَا اِذَا كَانَ سَائِلًا لَهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی حکومتی عہدہ کو مانگے' کیونکہ جب وہ اسے مانگے گا' تو کہیں اسے اس کے سپرد نہ کر دیا جائے

4480 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، لَا تَسْاَلِ الْإِمَارَةَ، فَاِنَّكَ اِنْ اُوتِيتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا، وَاِنْ اُوتِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَاْتِ الَّذِی هُوَ خَيْرٌ وَّكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِكَ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! حکومتی عہدے کو نہ مانگنا' کیونکہ اگر تمہیں یہ مانگنے سے ملا تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر تمہیں مانگے بغیر ملا تو اس بارے میں تمہاری مدد کی

4479- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "صحيح مسلم" 1652 في الأيمان: باب ندب من حلف يميناً فرأى غيرها خيراً منها أن يأتي الذي هو خير ويكفر عن يمينه، عن علي بن حُجر السعدي، بهذا الإسناد، وقد تقدم برقم 4348 .

4480- حديث صحيح، وهو مكرر 4348 .

جائے گی اور جب تم کوئی قسم اٹھاؤ اور اس کے برخلاف صورت کو اس سے زیادہ بہتر سمجھو تو وہ کام کرو جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔

4481 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِیْ عَمِّیْ، فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّی عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهُ، وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ

✿✿ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرے دو چچازاد بھائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان دو میں سے ایک نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو حکومت عطا کی ہے اس میں سے کسی معاملے کا ہمیں بھی اہل کار مقرر کر دیں دوسرے شخص نے بھی اس کی مانند بات کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! ہم اس کام کا نگران کسی ایسے شخص کو مقرر نہیں کریں گے جو اسے مانگتا ہے اور نہ ہی کسی ایسے شخص کو مقرر کریں گے جو اس کا لالچ کرتا ہو۔

ذِكْرُ مَا يَكُوْنُ مُتَعَقَّبُ الْاِمَارَةِ فِی الْقِيَامَةِ اِذَا حَرَصَ عَلَيْهَا فِی الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ' قیامت میں اس شخص کا انجام کیا ہوگا' جو دنیا میں حکومتی عہدے کا لالچ رکھتا تھا

4482 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ، وَاِنَّهَا سَتَكُوْنُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ، وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4481- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وبُريد: هو ابن عبد الله بن أبي بردة، وأبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب الهمداني .وأخرجه البخاري 7149 في الأحكام: باب ما يُكره من الحرص على الإمارة، ومسلم 14 3/1456 في الإمارة: باب النهي عن طلب الإمارة والحرص عليها، عن أبي كريب، بهذا الإسناد وأخرجه مسلم، والبيهقي 10/100، والبغوي 2466 من طريقين عن أبي أسامة، به . وانظر الحديث 1072 .

4482- إسناده صحيح على شرطهما . المقبري: هو سعيد بن أبي سعيد، وابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمٰن، وعبد الله: هو ابن المبارك، وحبّان: هو ابن موسى المروزي . وأخرجه النسائي 7/162 في البيعة: باب ما يكره من الحرص على الإمارة، و8/225-226 في آداب القضاة: باب النهي عن مسألة االإمارة، وفي السير كما في "التحفة" 9/487 عن محمد بن آدم بن سليمان، عن ابن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/448 و476، والبخاري 7148 في الأحكام: باب ما يكره من الحرص على الإمارة، والبيهقي 3/129 و10/95، والبغوي 2465 من طرق عن ابن أبي ذئب، به . وقع عند أحمد في الموضع الأول من طريق يزيد بن هارون عن ابن أبي ذئب: "فبئست المرضعة، ونعمت الفاطمة" وهو خطأ .

''عنقریب تم حکومتی عہدوں کا لالچ کرو گے اور قیامت کے دن یہ چیز ندامت اور حسرت کا باعث ہوگی' تو دودھ پلانے والی اچھی شمار ہوتی ہے اور دودھ چھڑوانے والی بری شمار ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَتَمَنَّى الْأُمَرَاءُ أَنَّهُمْ مَا وَلَّوْا مِمَّا وُلُّوا شَيْئًا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' حکمران یہ آرزو کریں گے کہ انہیں (دنیا میں) کسی بھی چیز کا نگران نہ بنایا گیا ہوتا

4483 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، بِحِرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ مَوْلَى اَبِي رُهْمٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ لِلْاُمَرَاءِ، لَيَتَمَنَّيَنَّ اَقْوَامٌ اَنَّهُمْ كَانُوا مُعَلَّقِينَ بِذَوَائِبِهِمْ بِالثُّرَيَّا، وَاَنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا وُلُّوا شَيْئًا قَطُّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سرکاری اہلکاروں کے لیے خرابی ہے عنقریب کچھ لوگ اس بات کی آرزو کریں گے کہ انہیں ان کے بالوں کے ساتھ اوج ثریا پر لٹکا دیا جاتا' لیکن انہیں کسی (حکومتی عہدے) کا اہلکار مقرر نہ کیا جاتا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاَئِمَّةِ فِي الْقِيَامَةِ اِذَا كَانُوا عُدُولًا فِي الدُّنْيَا

قیامت کے دن حکمرانوں کی صفت کا تذکرہ جب وہ دنیا میں انصاف سے کام لیتے رہے ہوں

4484 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

4483- إسناده صحيح، النفيلي: هو عبد الله بن محمد بن علي بن نفيل، ثقة روى له النسائي، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين غير أبي حازم مولى أبي رُهم وهو ثقة روى له النسائي. وأخرجه بنحوه الطيالسي 2523، وأحمد 2/352، والحاكم 4/91، والبيهقي 10/97، والبغوي 2468 من طريق هشام الدستوائي، عن عباد بن أبي علي، عن أبي حازم، عن أبي هريرة. وهذا إسناد حسن، عباد بن أبي علي حسن الحديث، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

4484- حديث صحيح، ابن أبي السري: وهو محمد بن المتوكل صدوق له أوهام، وقد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه الحميدي 588، وأحمد 2/160، ومسلم 1827 في الإمارة: باب فضيلة الإمام العادل وعقوبة الجائر..، والنسائي 8/221 في آداب القضاة: باب فضل الحاكم العادل في حكمه، والبيهقي في "السنن" 10/87-88، وفي "الأسماء والصفات" ص324، والآجري في "الشريعة" ص322، والبغوي 2470 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/159 و203، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/300، والحاكم 4/88 من طريقين عن معمر، عن الزهري وقد سقط من المستدرك، عن سعيد بن المسيب، عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "المقسطون في الدنيا على منابر من لؤلؤ يوم القيامة بين يدي الرحمن عز وجل بما أقسطوا في الدنيا" وإسناده صحيح على شرطهما. وانظر "أقاويل الثقات" لمرعي يوسف الحنبلي ص156-157.

سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُقْسِطُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مَنَابِرٍ مِّنْ نُورٍ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ الْمُقْسِطُونَ عَلٰى اَهْلِيهِمْ، وَاَوْلَادِهِمْ، وَمَا وَلُّوا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْفَاظِ التَّعَارُفِ اُطْلِقَ لَفْظُهُ عَلٰى حَسَبِ مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ فِيمَا بَيْنَهُمْ، لَا عَلَى الْحَقِيقَةِ لِعَدَمِ وُقُوفِهِمْ عَلَى الْمُرَادِ مِنْهُ اِلَّا بِهٰذَا الْخِطَابِ الْمَذْكُورِ وَالْمُقْسِطُ: الْعَدْلُ، وَالْقَاسِطُ: الْعَادِلُ عَنِ الطَّرِيقِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(دنیا میں) انصاف کرنے والے لوگ قیامت کے دن رحمان کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے حالانکہ اس (رحمٰن) کے دونوں طرف دائیں ہیں وہ لوگ جو اپنی بیویوں کے ساتھ اپنی اولاد کے ساتھ اور جس معاملے کے وہ نگران بنتے ہیں اس کے ساتھ انصاف سے کام لیتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کے الفاظ لوگوں کے عام محاورے کے مطابق ہیں اور یہاں وہ لفظ استعمال ہوئے ہیں جو لوگ اپنے محاورے میں استعمال کرتے ہیں اس کا حقیقی مفہوم مراد نہیں ہے' کیونکہ اس کی مراد سے واقفیت حاصل نہیں کی جا سکتی وہ واقفیت صرف انہی الفاظ میں حاصل کی جا سکتی ہے' جو اس روایت میں ذکر ہوئے ہیں۔

لفظ ''مقسط'' کا مطلب انصاف کرنا ہے اور لفظ ''قاسط'' مطلب راستے سے ہٹ جانے والا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اَمْكِنَةِ الْاَئِمَّةِ الْعَادِلَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' قیامت کے دن انصاف کرنے والے حکمرانوں کی حیثیت کیا ہوگی

4485 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْمُقْسِطُونَ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُّوا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انصاف کرنے والے لوگ رحمان کے دائیں طرف ہوں گے ویسے اس کے دونوں طرف ہی دائیں ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنا فیصلہ کرنے میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ تعلقات میں اور اپنی ذمے داریوں میں انصاف سے کام لیتے ہیں''۔

4485- حدیث صحیح، هشام بن عمار حسن الحدیث وقد توبع، ومن فوقه ثقات على شرطهما وهو مكرر ما قبله.

ذِكْرُ اِظْلَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْإِمَامَ الْعَادِلَ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ

اللہ تعالیٰ کا عادل حکمران کو اس دن اپنا سایہ نصیب کرنے کا تذکرہ، جس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا

4486 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ: اِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسْجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتَ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ اِلٰى نَفْسِهَا فَقَالَ: اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سات لوگ ایسے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ نصیب کرے گا، جس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عادل حکمران، وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی، وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کر رہا ہو، تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں، وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہتا ہو وہ دو افراد جو اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اسی وجہ سے وہ ملتے ہیں اسی وجہ سے جدا ہوتے ہیں۔ ایک وہ شخص کوئی صاحب حیثیت اور خوب صورت عورت اپنی ذات کی طرف (گناہ کی) دعوت دیتی ہے اور وہ شخص یہ کہتا ہے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جو کوئی صدقہ کرتے ہوئے اسے اتنا پوشیدہ رکھتا ہے، بائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہیں چلتا

4486- إسناده صحيح على شرطهما . عُبيد الله بن عمر: هو ابن حفص بن عاصم العمري المدني، وعبد الله: هو ابن المبارك، وهو في "الزهد" له 1342 . وأخرجه البخاري 6806 في الحدود: باب فضل من ترك الفواحش، والنسائي 8/222-223 في آداب القضاة: الإمام العادل، والبيهقي 3/65-66 من طرق عن ابن المبارك، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/439، والبخاري 660 في الأذان: باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد، و1423 في الزكاة: باب الصدقة . باليمين، و6479 في الرقاق: باب البكاء من خشية الله عز وجل، ومسلم 1031 91 في الزكاة: باب فضل إخفاء الصدقة، والترمذي بعد الحديث 2391 في الزهد: باب ما جاء في الحبِّ في الله، وابن خزيمة في "صحيحه" 358، والبيهقي 4/190 و8/162 من طريق يحيى بن سعيد القطان، عن عبيد الله بن عمر، به . وبعض الرواة عن يحيى قال فيه: "لا تعلم يمينه ما تنفق شماله "، وسائر الرواة قالوا فيه: "لا تعلم شماله ما تنفق يمينه " وهو الصواب، لأن السنة المعهودة في الصدقة إعطاؤها باليمين، وانظر "الفتح" 2/146 . وأخرجه الطيالسي 2462 عن ابن فضالة، والبيهقي في "الأسماء والصفات " ص371 من طريق شعبة، كلاهما عن خبيب بن عبد الرحمٰن، به . وانظر 7294 . والمقصود من قوله: حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه: المبالغة في إخفاء الصدقة بحيث إن شماله مع قُربها وتلازمها لو تصوَّر أنها تعلم لما علمت ما فعلت اليمين لشدة إخفائها، فهو على هذا من مَجاز التشبيه .

کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے"۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ لُزُوْمُ الْعَدْلِ فِيْ رَعِيَّتِهِ مَعَ الرَّأْفَةِ بِهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ

اس بات کا تذکرہ' حاکم کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنی رعایا کے ساتھ نرمی اور شفقت کرنے کے ساتھ ان میں انصاف کو بھی قائم رکھے

4487 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَيَّاضُ بْنُ زُهَيْرٍ *، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِيْ صَدَقَتِهِ، فَضَرَبَهُ اَبُوْ جَهْمٍ فَشَجَّهُ، فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: الْقَوَدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكُمْ كَذَا وَكَذَا، فَلَمْ يَرْضَوْا، فَقَالَ: لَكُمْ كَذَا وَكَذَا، فَلَمْ يَرْضَوْا، فَقَالَ: لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوْا، وَقَالَ: اَرَضِيْتُمْ؟، قَالُوْا: نَعَمْ

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے ہوئے ایک شخص کی ان کے ساتھ بحث ہوگئی۔ حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے اسے مارا اور زخمی کر دیا۔ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں قصاص دلوائیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ چیزیں لے لو (اور اس پر راضی ہو جاؤ)' لیکن وہ لوگ اس پر راضی نہیں ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ' یہ چیزیں مزید لے لو وہ اس پر بھی راضی نہیں ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ' یہ چیزیں مزید لے لو تو وہ اس بات پر راضی ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم راضی ہو گئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ لُزُوْمُ الْاِحْتِيَاطِ لِرَعِيَّتِهِ فِي الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ يَخَافُ عَلَيْهِمْ مِنْ مُتَعَقَّبِهَا

اس بات کا تذکرہ' حاکم کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنی رعایا کے حوالے سے ان چیزوں کے بارے میں احتیاط کو لازم پکڑے جن کے بارے میں اسے آگے چل کر خرابی کا اندیشہ ہو

4487- إسناده صحيح، فياض بن زهير من أهل نسا، روى عنه غير واحد، وذكره المؤلف في "الثقات" 9/11، ومن فوقه ثقات على شرطهما . وهو في "المصنف" 18032، وزاد: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنِّي خاطب على الناس، ومخبرهم برضابكم" . قالوا: نعم، فخطب النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اِنَّ هؤلاء الليثيين اتوني يريدون القودَ، فعرضت عليهم كذا وكذا فرفضوا، أرضيتم؟ " قالوا: لا، فهمَّ المهاجرون بهم، فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يكفوا، فكفوا، ثم دعاهم فزادهم، وقال: "أرضيتم؟ "، قالوا: نعم . ومن طريق عبد الرزاق بهذا الزيادة أخرجه أحمد 6/232، وأبو داوٗد 4534 في الديات: باب العامل يُصاب على يده خطأ، والنسائي 8/35 في القسامة: باب السلطان يصاب على يده، وابن ماجة 2638 في الديات: باب الجارح يفتدى بالقود، والبيهقي 8/49 .

31/31

4488 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ هِيتًا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا يَعُدُّونَهُ مِنْ أُولِي الْإِرْبَةِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ يَنْعَتُ امْرَأَةً، وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّهَا إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَرَى هٰذَا يَعْلَمُ مَا هَا هُنَا؟ لَا يَدْخُلْ عَلَيْكُمْ وَأَخْرَجَهُ، فَكَانَ بِالْبَيْدَاءِ يَدْخُلُ كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ يَسْتَطْعِمُ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے ہاں آیا جایا کرتا تھا لوگ یہ سمجھتے تھے کہ اس میں نفسانی خواہش نہیں ہے۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے' تو وہ کسی عورت کی خوبصورتی کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا کہ جب وہ آتی ہے' تو اس کی چار سلوٹیں پڑتی ہیں اور جب وہ جاتی ہے' تو اس کی آٹھ سلوٹیں ہوتی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں یہ نہیں دیکھ رہا کہ اسے ان چیزوں کا پتہ ہے۔ یہ تمہارے ہاں نہ آیا کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہاں سے نکلوا دیا' تو وہ کھلے میدان میں رہا کرتا تھا اور ہر جمعے کے دن کھانا لینے کے لیے آیا کرتا تھا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ مَنْ كَانَ تَحْتَ يَدِهِ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ عَلَيْهِ رِعَايَتُهُ وَالتَّحَفُّظُ عَلَى أَسْبَابِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جس کا کوئی مسلمان بھائی اس کا ماتحت ہو اسے اس کا خیال رکھنا چاہیے اور اس کی ضروریات کا خیال رکھنا چاہیے

4489 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

4488– إسناده قوي مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم .وأخرجه أبو داوُد 4109 في اللباس: باب في قوله: (غَيْرِ أُولِي الْأَرْبَةِ)، عن أحمد بن صالح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/152، وابن جرير الطبري 18/123، ومسلم 2181 في السلام: باب منع المخنث من الدخول على النساء الأجانب، وأبو داوُد 4107 و4108، والنسائي في "عِشرة النساء " 365، والبيهقي 7/96، والبغوي 3209 من طرق عن معمر، به، وليس عندهم أنه أخرجه إلى البيداء، ولكن قالوا فيه: فحجبوه، وقد تابع الزهريَّ عليه هشامُ بن عروة عند أبي داوُد في الموضع الأول .وفي الباب عن أم سلمة عند أحمد 6/290، والبخاري 4324 و5235 و5887، ومسلم 2180، وأبي داوُد 4929، وابن ماجة 1902 و2614 ولفظه أن مخنثاً كان عندهم ورسول الله صلى الله عليه وسلم في البيت، فقال أي المخنث لأخي أم سلمة: يا عبد الله بن أمية، إن فتح الله عليكم الطائف غداً، فإني أدلك على بنت غيلان، فإنها تقبل بأربع، وتدبر بثمان . فسمعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: "لا يَدْخل هؤلاءِ عليكم" .

4489– إسناده صحيح على شرطهما . أيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني .وأخرجه البخاري 5188 في النكاح: باب (قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَاراً)، ومسلم 1829 في الإمارة: باب فضيلة الإمام العال . . .، والبيهقي 7/291 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/5 عن إسماعيل، عن أيوب، به .وأخرجه أحمد 2/54–55، والبخاري 2554 في العتق: باب كراهية التطاول على الرقيق، و 5200 في النكاح: باب المرأة راعية في بيت زوجها، ومسلم 1829، والترمذي 1705 في الجهاد: باب ما جاء في الإمام، من طرق عن نافع، به .

زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ: فَالْاَمِيْرُ رَاعٍ عَلَى النَّاسِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ، اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے حساب لیا جائے گا۔ حکمران اپنی رعایا کا نگران ہے اور اس سے اس بارے میں حساب لیا جائے گا آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اس سے اس بارے میں حساب لیا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کے بارے میں نگران ہے اس سے اس بارے میں حساب لیا جائے گا خبردار تم میں سے ہر ایک شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک شخص سے حساب لیا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلٰى كُلِّ رَاعٍ حِفْظَ رَعِيَّتِهٖ صَغُرَ فِيْ نَفْسِهٖ اَمْ كَبُرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ہر نگران اپنی نگرانی کی حفاظت کرے

خواہ وہ اپنے طور پر چھوٹا نگران ہو یا بڑا ہو

4490 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ: فَالْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ اَهْلِهٖ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

❁❁ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا حاکم نگران

4490- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم . وهو في صحيحه 1829 في الإمارة: باب فضيلة الإمام العادل، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 893 في الجمعة: باب الجمعة في القرى والمدن، و 2751 في الوصايا: باب تأويل قوله تعالى: (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا اَوْ دَيْنٍ) من طريق عبد الله بن المبارك، عن يونس، بِهِ . وأخرجه البخاري 2409 في الاستقراض: باب العبد راع في مال سيده ولا يعمل إلا بإذنه، و 2558 في العتق: باب العبد راع في مال سيده، والبيهقي 6/287 من طريق شعيب عن الزهري، بِهِ .

اس سے اس کی رعایا کے بارے میں حساب لیا جائے گا آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اس سے اس کے گھر والوں کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اس سے اس کے ماتحت چیزوں کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ تم میں سے ہر ایک شخص نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِمَامَ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الَّتِي هُوَ عَلَيْهِمْ رَاعي

اس بات کے بیان کا تذکرہ حاکم سے اس کی رعایا کے بارے میں حساب لیا جائے گا جن کا وہ نگران تھا

4491 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْاَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعِي اَهْلَ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْؤُوْلَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے ہر ایک شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا لوگوں کا حکمران ان لوگوں کا نگران ہے اور اس سے ان لوگوں کے بارے میں حساب کیا جائے گا آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اس سے ان کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی اور اس کی اولاد کی نگران ہے اس سے ان کے بارے میں حساب لیا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اس سے اس بارے میں حساب لیا جائے گا تم میں سے ہر ایک شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا''۔

4491– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابرى فمن رجال مسلم . وهو فى "صحيحه" 1829 عن يحيى بن أيوب المقابرى، بهذا الإسناد . وتابعه عنده يحيى بن يحيى وقتيبة بن سعيد وعلى بن حُجر . وأخرجه البغوى فى "شرح السنة " 2469 من طريق على بن حُجر، عن إسماعيل بن جعفر، به . وأخرجه مالك فى "الموطأ 992" برواية محمد بن الحسن الشيبانى، ومن طريقه أخرجه البخارى 7138 فى الأحكام: باب وقل الله تعالى: (اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنكُمْ)، وأبو داوٗد 2928 فى الخراج والإمارة: باب ما يلزم الإمام من حق الرعية، عن عبد الله بن دينار، به . وأخرجه أحمد 2/111 من طريق سفيان، عن عبد الله بن دينار، به

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِسُؤَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا كُلَّ مَنِ اسْتَرْعَى رَعِيَّةً عَنْ رَعِيَّتِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ہر شخص سے اس نگرانی کے بارے میں حساب لے گا

4492 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ اَحَفِظَ اَمْ ضَيَّعَ؟

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لے گا کیا اس نے اس کی حفاظت کی ہے یا اس نے اسے ضائع کر دیا''۔

4493 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَاهُ الْحَسَنُ، فِيْ عَقِبِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ، اَحَفِظَ اَمْ ضَيَّعَ، حَتّٰى يَسْاَلَ الرَّجُلَ عَنْ اَهْلِ بَيْتِهِ

✿✿ حضرت حسن رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لے گا کہ اس نے اس کی حفاظت کی ہے یا اسے ضائع کر دیا ہے' یہاں تک کہ وہ آدمی سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی حساب لے گا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْوَالِي الَّذِي يُرِيْدُ اللّٰهُ بِهِ الْخَيْرَ اَوِ الشَّرَّ

نگران کی اس صفت کا تذکرہ' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی یا برائی کا ارادہ کر لیتا ہے

4494 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيْرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ صِدْقٍ، اِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ، وَاِنْ ذَكَرَ اَعَانَهُ، وَاِذَا

4492– إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه النسائي في "عشرة النساء " 292 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وقال الترمذي 4/208 في الجهاد: باب ما جاء في الإمام: قال محمد يعني . ابن إسماعيل البخاري: وروى إسحاق بن إبراهيم: عن معاذ بن هشام . . . فذكره بإسناده ومتنه مرفوعاً، ثم قال الترمذي: سمعت محمداً يقول: هذا غيرُ محفوظ، وإنما الصحيح: عن مُعَاذُ بْنُ هِشَام، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عن الحسن، عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً .

4493– رجاله رجال الشيخين، وهو مرسل .وأخرجه النسائي في "عشرة النساء " 293 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وانظر ما قبله .

اَرَادَ اللّٰهُ بِهٖ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهٗ وَزِيرَ سُوءٍ، اِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ، وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جب اللہ تعالیٰ کسی حکمران کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے تو اسے سچا وزیر عطا کرتا ہے' اگر وہ حکمران بھول جائے' تو وہ وزیر اسے یاد کرواتا ہے اور اگر اس حکمران کو یاد ہو' تو وہ وزیر اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی کے بارے میں اس کے علاوہ کا ارادہ کر لے' تو اسے برا وزیر عطا کر دیتا ہے' اگر وہ حکمران بھول جائے' تو وہ وزیر اسے یاد دہانی نہیں کرواتا اگر اس حکمران کو یاد ہو' تو وہ وزیر اس کی معاونت نہیں کرتا۔

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَنِ الْاِمَامِ الْغَاشِّ لِرَعِيَّتِهٖ فِيمَا يَتَقَلَّدُ مِنْ اُمُورِهِمْ

ایسے شخص سے جنت کی نفی کا تذکرہ جو حکمران اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ دیتا ہو ان کے جس معاملے کے بارے میں وہ نگران ہے

4495 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ جَعْفَرُ بْنُ حَيَّانَ الْعُطَارِدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ:

(متن حدیث): عَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ مَعْقِلٌ: اِنِّي

4494– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير موسى بن مروان الرقي، فقد روى له أصحاب السنن وروى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وزهير بن محمد وإن كانت رواية أهل الشام عنه غير مستقيمة، وهذا منها، قد جاء معنى حديثه هذا من طريق آخر صحيح عند النسائي كما سيأتي فيتقوى ويصح .وأخرجه أبو داوُد 2932 في الخراج والإمارة: باب في اتخاذ الوزير، وابن عدي في "الكامل" 3/1076، والبيهقي 10/111–112 من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد، وقد صرح الوليد بن مسلم عندهم بالتحديث .وأخرجه النسائي 7/159 في البيعة: باب وزير الإمام، والبيهقي 10/111 من طريقين عن بقية بن الوليد، حدثنا ابن المبارك، عن ابن أبي حسين وهو عمر بن سعيد بن أبي حسين النوفلي عن القاسم بن محمد، قال: سمعت عمتي يعني عائشة تقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من ولي منكم عملاً، فأراد الله به خيراً جعل له وزيراً صالحاً، إن نسي ذكره، وإن ذكر أعانه" وهذا إسناد صحيح .

4495– إسناده صحيح على شرط مسلم، شيبان بن أبي شيبة: وهو شيبان بن فروخ الحبطي، من رجال مسلم وهو ثقة، ومن فوقه ثقات على شرطهما .وأخرجه مسلم 142 227 في الإيمان: باب استحقاق الوالي الغاش لرعيته النارَ، و 3/1460 21 في الإمارة: باب فضيلة الإمام العادل، وعقوبة الجائر، والحث على الرفق بالرعية . . .، والطبراني 20/474، والبيهقي 9/41 من طريق شيبان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه البغوي في "الجعديات" 3261، والطيالسي 929، والدارمي 2/324، والبخاري 7150 في الأحكام: باب من استُرعي رعية فلم يَنصح، والطبراني 20/474، والبغوي في "شرح السنة " 2478 من طريق أبي الأشهب، به .وأخرجه بنحوه الطيالسي 928 و929، وأحمد 5/25 و27، والبخاري 7151، ومسلم 142 228 و229 و3/21، والطبراني 20/449 و455 و456 و457 و458 و459 و469 و472 و473 و476 و478 من طرق عن الحسن البصري، به .وأخرجه من طرق وبألفاظ عن معقل بن يسار: أحمد 5/25، ومسلم 142 و3/22، والطبراني 20/506 و513 و514 و515 و516 و517 و518 و519 و524 و533 و534، والبيهقي 9/41 .وقع في بعض روايات الطبراني أن الذي جاء لزيارة معقل هو زياد والد عبيد الله، وهو خطأ .

مُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ لِیْ حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ بِهٖ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً، يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

حسن بصری بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران ان کی عیادت کرنے کے لیے آیا یہ اس بیماری کی بات ہے' جس میں ان کا انتقال ہو گیا تھا تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' اگر مجھے یہ پتہ ہوتا کہ ابھی میں اور زندہ رہوں گا' تو میں تمہیں یہ حدیث بیان نہ کرتا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی بندے کو اللہ تعالیٰ کسی کی نگرانی کا کام سونپے اور وہ ایسی حالت میں مر جائے کہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ کرتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جنت کو حرام قرار دے دیتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ تَرْكُ الدُّخُوْلِ فِي الْاُمُوْرِ الَّتِيْ يَتَهَيَّا الْقَدْحُ فِيْهَا وَاِنْ كَانَتْ تِلْكَ الْاُمُوْرُ مُبَاحَةً

اس بات کا تذکرہ' حاکم کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ ان امور میں دخل دینے کو ترک کر دے جن کے حوالے سے اس کی عزت پر حرف آ سکتا ہو حالانکہ ویسے وہ امور مباح ہوں

4496 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ:

(متن حدیث): جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَدَّثْتُ عِنْدَهٗ وَهُوَ عَاكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامَ مَعِيْ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِيْ يُبَلِّغُنِيْ بَيْتِيْ، فَلَقِيَهٗ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَلَمَّا رَاَيَاهُ اسْتَحْيَا فَرَجَعَا، فَقَالَ: تَعَالَيَا، فَاِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، قَالَ: مَا اَقُوْلُ لَكُمَا هٰذَا اِنْ تَكُوْنَا تَظُنَّانِ سُوْءًا، وَلٰكِنْ عَلِمْتُ اَنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں کچھ دیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بات چیت کرتی رہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں اعتکاف کیے ہوئے تھے رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے گھر تک پہنچانے کے لیے میرے ساتھ اٹھے راستے میں دو انصاری

4496- إسناده حسن، على شرط مسلم، عبد الرحمٰن بن إسحاق: هو ابن عبد الله بن كنانة القرشي المدني، حسن الحديث، وخالد: هو ابن عبد الله الواسطي، وقد تقدم تخريجه برقم 3671 .

افراد کی ملاقات آپ ﷺ سے ہوئی جب ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ شرما گئے اور واپس پلٹ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں آگے آؤ یہ صفیہ بنت حیی ہے (جو میری اہلیہ ہے) ان دونوں نے عرض کی: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں: (ہم آپ ﷺ کے بارے میں برا گمان کیسے رکھ سکتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تم دونوں سے یہ نہیں کہہ رہا کہ تم دونوں نے کوئی برا گمان کیا ہوگا' لیکن مجھے یہ بات پتہ ہے' شیطان انسان کی رگوں میں گردش کرتا ہے (وہ تمہارے ذہن میں کوئی غلط خیال ڈال سکتا تھا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا وَجَّهَ صَفِيَّةَ اِلٰى بَيْتِهٖ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ اِلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، لَا اَنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ لِرَدِّهَا اِلَى الْبَيْتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ اعتکاف کے دوران سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو گھر واپس بھیجنے کے لیے مسجد کے دروازے تک تشریف لائے تھے آپ ﷺ ان کو گھر تک پہنچانے کے لیے مسجد سے باہر نہیں نکلے تھے

4497 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ،

(متن حدیث): اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ قَامَتْ تَنْطَلِقُ، فَقَامَ مَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَ قَرِيبًا مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ، عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ بَعُدَا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَاِنِّي خِفْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں نبی اکرم ﷺ اس وقت رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیے ہوئے تھے جب سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا واپس جانے کے لیے اٹھیں' تو نبی اکرم ﷺ بھی انہیں واپس پہنچانے کے لیے ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے' یہاں تک کہ

4497- إسناده صحيح، محمد بن عبد الله بن البرقي ثقة روى له أبو داوُد والنسائي، ومن فوقهما على شرطهما . سعيد بن عفير: هو سعيد بن كثير بن عفير . وأخرجه البخاري 2038 في الاعتكاف: باب زيارة المرأة زوجها في اعتكافه، و 3101 في فرض الخمس: باب ما جاء في بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وما نسب من البيوت إليهن، عن سعيد بن عفير، بهذا الإسناد . وهو مكرر 3671 .

جب آپ ﷺ مسجد کے دروازے کے قریب پہنچے وہ دروازہ جو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس تھا تو وہاں سے دو انصاری افراد گزرے ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا اور پھر ایک طرف ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: ٹھہر جاؤ یہ صفیہ بنت حیی ہے (جو میری اہلیہ ہے) ان دونوں نے عرض کی: سبحان اللہ یا رسول اللہ ﷺ! (ہم آپ ﷺ کے بارے میں ایسا سوچ سکتے ہیں) یہ بات ان دونوں کو بہت گراں گزری تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کی رگوں میں گردش کرتا ہے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں کوئی غلط خیال نہ ڈال دے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ قَسْمُ مَا يَمْلِكُ بَيْنَ رَعِيَّتِهِ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الشَّيْءُ يَسِيْرًا لَا يَسَعُهُمْ كُلَّهُمْ

اس بات کا تذکرہ حاکم کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ جس چیز کا مالک بنتا ہے وہ اپنی رعایا کے درمیان اسے تقسیم کر دے اگر چہ وہ تھوڑی سی چیز ہو اور ان سب کو پوری نہ آتی ہو

4498 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا فَاَصَابَنِيْ مِنْهَا خَمْسٌ اَوْ اَرْبَعُ تَمَرَاتٍ، قَالَ: فَرَاَيْتُ الْحَشَفَةَ هِيَ اَشَدُّ لِضِرْسِي

قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اِنَّ اَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ، وَاَعْجَزَ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ عَنِ الدُّعَاءِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمارے درمیان کھجوریں تقسیم کیں تو مجھے ان میں سے پانچ یا شاید چھ کھجوریں ملیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس میں سے ایک کھجور میری داڑھ کے لیے انتہائی سخت تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں کنجوسی سے کام لے اور لوگوں میں سب سے عاجز وہ شخص ہے جو دعا بھی نہ کر سکے۔

4498- إسناده صحيح على شرط مسلم، محمد بن بكار: هو ابن الرّيّان، ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه على شرط الشيخين، أبو عثمان النهدي: هو عبد الرحمٰن بن ملّ . وأخرجه بدون الزيادة عن أبي هريرة: البخاري 5441 في الأطعمة: باب رقم 40 عن محمد بن الصباح، عن إسماعيل بن زكريا، بهذا الإسناد . إلا أنه قال فيه: أصابني منه خمس: أربع تمرات وحشفة .وأخرجه بنحوه كذلك البخاري 5411 في الأطعمة: باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه يأكلون، و 5441، من طريقين عن حماد بن زيد، وأحمد 2/298، والترمذي 2474 في صفة القيامة: باب رقم 34، والنسائي في الوليمة كما في "التحفة" 10/152، وابن ماجة 4157 في الزهد: باب معيشة أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، من طرق عن شعبة، كلاهما عن عباس الجريري، عن أبي عثمان النهدي، بِهِ .

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاَئِمَّةِ اسْتِمَالَةُ قُلُوبِ رَعِيَّتِهِمْ بِإِقْطَاعِ الْاَرَضِينَ لَهُمْ

اس بات کا کہ حکمرانوں کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ رعایا کو زمین کے قطعات دے کر ان کے قلوب کو (اسلام کی طرف) مائل کریں

4499 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ، عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ شُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمَدَانِ، عَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ وَفَدَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ فَاَقْطَعَهُ الْمِلْحَ، فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَدْرِي مَا اَقْطَعْتَهُ؟ اِنَّمَا اَقْطَعْتَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ، قَالَ: فَرَجَعَ فِيهِ، وَقَالَ سَاَلْتُهُ عَمَّا يُحْمَى مِنَ الْاَرَاكِ، فَقَالَ: مَا لَمْ تَبْلُغْهُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ

❀❀ حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ وفد کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی زمین عطا کرنے کی درخواست کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ''ملح'' کے مقام والی زمین عطا کر دی جب وہ واپس چلے گئے' تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کون سی زمین دی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک ایسی زمین دی ہے جہاں پانی وافر مقدار میں ہے۔ راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ زمین واپس لے لی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''اراک'' نامی جگہ میں زمین کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یہ اس وقت تک تمہیں دی جاتی ہے) جب تک اونٹوں کے پاؤں وہاں تک نہیں پہنچتے۔

4500 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي اِسْرَائِيلَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْاَرْضِ مَالٌ وَّلَا مَمْلُوكٌ، غَيْرُ نَاضِحٍ، وَغَيْرُ فَرَسِهِ، قَالَتْ: فَكُنْتُ اَعْلِفُ فَرَسَهُ، وَاَكْفِيهِ مُؤْنَتَهُ، وَاَسُوسُهُ وَاَدُقُّ النَّوٰى لِنَاضِحِهِ، وَاَعْلِفُهُ، وَاَسْتَقِي الْمَاءَ، وَاَخْرُزُ غَرْبَهُ، - قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ: يَعْنِي الدَّلْوَ - وَاَعْجِنُ وَلَمْ اَكُنْ اُحْسِنُ اَخْبِزُ، فَتَخْبِزُ لِي جَارَاتٌ لِي مِنَ الْاَنْصَارِ، وَكُنَّ نِسْوَةَ

4499—وأخرجه الطبراني في "الكبير" 810 عن أبي خليفة بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داؤد 3064 في الخراج والإمارة: باب في إقطاع الأرضين، والترمذي 1380 في الأحكام: باب ما جاء في القطائع، وحميد بن زنجوية في "الأموال" 1017، وأبو عبيد في "الأموال" 684، والدارقطني 4/221 و245، والبغوي 2193 من طرق عن محمد بن يحيى بن قيس المأربي، بهذا الإسناد .وأخرجه يحيى بن آدم في "الخراج" 346 من طريق ابن المبارك، عن معمر، عن يحيى بن قيس المأربي، عن رجل، عن أبيض بن حمال .وأخرجه ابن ماجة 2475 في الرهون: باب إقطاع الأنهار والعيون، والدارقطني 4/221، وابن سعد 5/382 والطبراني 808 من طريق فرج بن سعيد بن علقمة بن سعيد بن أبيض بن حمال، عن عمه أي: عم أبيه— عن ثابت ابن سعيد بن أبيض، عن أبيه، عن جده، وثابت وأبوه لم يوثقهما غير المؤلف، فلعله يتقوى بالطريقين ويحسن .

صِدْقٍ، وَكُنْتُ اَنْقُلُ النَّوٰى مِنْ اَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي اَقْطَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِي وَهِيَ ثُلُثَا فَرْسَخٍ، قَالَتْ: فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوٰى عَلٰى رَاْسِي، فَلَقِيَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَدَعَانِي، ثُمَّ قَالَ: اِخْ اِخْ، لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ، قَالَتْ: فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَمْشِيَ مَعَ الرِّجَالِ، وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ، وَكَانَ اَغْيَرَ النَّاسِ، قَالَ: فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى، فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ، فَقُلْتُ: لَقِيَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى رَاْسِي النَّوٰى، وَمَعَهُ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَاَنَاخَ لِاَرْكَبَ مَعَهُ، فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوٰى كَانَ اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ، قَالَتْ: حَتّٰى اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ، فَكَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ، فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَتْنِي

❀❀ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ شادی کی اس وقت نہ ان کے پاس کوئی زمین تھی نہ کوئی غلام تھا ان کے پاس صرف ایک اونٹ تھا اور ایک گھوڑا تھا۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں ان کے گھوڑے کو چارا کھلایا کرتی تھی اور اس کی دیکھ بھال کیا کرتی تھی میں ان کے اونٹ کے لیے گٹھلیاں چنا کرتی تھی اور اسے چارا فراہم کیا کرتی تھی اور اسے پانی پلایا کرتی تھی اور اس کے لیے (پانی کا) ڈول تیار کیا کرتی تھی میں آٹا گوندھ لیتی تھی' لیکن مجھ سے روٹی اچھی طرح سے نہیں بنائی جاتی تھی' تو میری انصاری پڑوسنیں مجھے روٹی بنا دیا کرتی تھیں وہ بڑی مخلص خواتین تھیں میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی زمین سے اپنے سر پر گٹھلیاں رکھ کر لایا کرتی تھی وہ زمین جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا کی تھی اور وہ دو تہائی فرسخ کے فاصلے پر تھی۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن میں آ رہی تھی میرے سر پر گٹھلیاں موجود تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ سے سامنا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب بھی تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا: اخ اخ (یعنی آپ نے اونٹ کو ٹھہرایا) تاکہ آپ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیں۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے مردوں کے ساتھ جاتے ہوئے شرم آ گئی مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے مزاج کی تیزی کا بھی خیال آیا' کیونکہ ان میں غصہ بہت زیادہ تھا۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اندازہ ہو گیا تھا کہ میں شرما رہی ہوں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے پھر میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور میں نے انہیں بتایا کہ میری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تھی میرے سر پر گٹھلیاں تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کچھ اصحاب بھی تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

4500- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إسحاق بن إسرائيل وهو ثقة روى له أبو داوٗد والنسائي . أبو أسامة: هو حماد بن أسامة .وأخرجه أحمد 6/347، والبخاري 5224 في النكاح: باب الغيرة، ومسلم 2182 34 في السلام: باب جواز إرداف المرأة الأجنبية إذا أعيت في الطريق، والنسائي في "عشرة النساء " 288، والبيهقي 7/293 من طريق أبي أسامة، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 3151 في فرض الخمس: باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه، عن محمود بن غيلان، عن أبي أسامة، به مختصراً بقصة النوى . وزاد: وقال أبو ضمرة: عن هشام، عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم أقطع الزبير أرضاً من أموال بني النضير .وأخرجه مختصراً أحمد 6/352، ومسلم 2182 35، والطبراني 24/250 من طريق حماد بن زيد، عن أيوب، عن ابن أبي مليكة، عن أسماء .وزادوا فيه أنها أصابت خادماً، جاء النبي صلى الله عليه وسلم سبيٌ فأعطاها خادماً، وزاد مسلم في آخر القصة .

اونٹ کو روکا تھا تا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار ہو جاؤں' تو مجھے شرم آ گئی تو مجھے آپ کے مزاج کی تیزی کا بھی خیال آ گیا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تمہارا گٹھلیاں اٹھانا میرے نزدیک تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار ہو جانے سے زیادہ گراں ہے۔

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' یہاں تک کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے خادم بھجوایا جو میری جگہ گھوڑے کی دیکھ بھال کرلیا کرتا تھا تو انہوں نے گویا مجھے آزاد کروا دیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْأَئِمَّةِ تَأَلُّفُ مَنْ رُجِيَ مِنْهُمُ الدِّيْنُ وَالْإِسْلَامُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جن لوگوں کی طرف سے دین اور اسلام (کی خدمات کی انجام دہی) کی امید کی جا سکتی ہے' ان کی تالیف قلب ہے حکمرانوں کے لیے مستحب ہے

4501 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَاَرَدْتُ اَنْ اَتَاَلَّفَهُمْ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: اَفِيكُمْ اَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ؟، قَالُوا: ابْنُ اُخْتٍ لَنَا، قَالَ: ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قریش زمانہ جاہلیت سے قریب ہیں اس لیے میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں انہیں مانوس کروں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا تمہارے درمیان تمہارے علاوہ کوئی اور ہے لوگوں نے بتایا: ہمارا ایک بھانجا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کا بھانجا ان کا حصہ ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ بَذْلُ الْمَالِ لِمَنْ يَّرْجُو اِسْلَامَهُ

اس بات کا تذکرہ' جس شخص کے اسلام (قبول کرنے کی) امید ہو' حاکم کے لیے یہ مستحب ہے' وہ اس شخص پر مال خرچ کرے

4501– إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه البخاري 3146 في فرض الخمس: باب مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس وغيره، و 6762 في الفرائض: باب مولى القوم من أنفسهم وأن الأخت منهم عن أبي الوليد الطيالسي بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 3528 في المناقب: باب ابن أخت القوم منهم ومولى القوم منهم، عن سليمان بن حرب، وأحمد 3/172 و275، ومسلم 1059 133 في الزكاة: باب إعطاء المؤلفة قلوبهم على لإسلام وتصبر من قوي إيمانه، والترمذي 3901 في المناقب: باب في فضل الأنصار، عن غندر محمد بن جعفر، والنسائي 5/106 في الزكاة: باب ابن أخت القوم منهم، من طريق وكيع، وأبو القاسم البغوي في الجعديات 971، ومن طريقه أبو محمد البغوي في "شرح السنة" 2228 عن علي بن الجعد، أربعتهم عن شعبة، به

4502 - سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ شَيْخٍ بِوَاسِطَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ لَهُ بِغَنَمٍ - ذَكَرَ ابْنُ عَائِشَةَ كَثْرَتَهَا - فَاَتَى الْاَعْرَابِيُّ قَوْمَهُ، وَقَالَ: يَا قَوْمِ اَسْلِمُوا، فَاِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءَ مَنْ لَا يَخَافُ الْفَقْرَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بکریاں دینے کا حکم دیا یہاں ابن عائشہ نامی راوی نے ان بکریوں کی کثرت کا ذکر کیا ہے وہ دیہاتی اپنی قوم کے افراد کے پاس آیا اور بولا اے میری قوم کے لوگو اسلام قبول کرلو' کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا کچھ عطا کر دیتے ہیں کہ اس کے بعد غربت کا خوف نہیں رہتا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اِعْطَاءَ اَهْلِ الشِّرْكِ الْهَدَايَا اِذَا طَمِعَ فِيْ اِسْلَامِهِمْ

امام کے لیے بات مباح ہونے کا تذکرہ' کہ وہ مشرکین کو تحائف دے' جب اسے ان کے اسلام (قبول کرنے) کی امید ہو۔

4503 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكَ، حَتّٰى جِئْنَا وَادِي الْقُرٰى، فَاِذَا امْرَاَةٌ فِيْ حَدِيْقَةٍ لَهَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: اخْرُصُوا، فَخَرَصَ الْقَوْمُ وَخَرَصَ

4502– إسناده صحيح، عبيد الله بن محمد بن عائشة روى له أبو داوٗد والترمذي والنسائي وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح .وأخرجه مسلم 2312 58 في الفضائل: باب ما سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شيئًا قط فقال: لا و كثرة عطائه، والبيهقي 7/19 من طريقين عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وفيه أن الرجل سأل غنماً بين جبلين، وفي آخره: فقال أنس: إن كان الرجل ليسلم ما يُريد إلا الدنيا، فما يسلم حتى يكون الإسلامُ أحبَّ إليه من الدنيا وما عليها .وأخرجه مسلم 2312 57، والبيهقي 7/19 من طريقين عن حميد الطويل، عن موسى بن أبي أنس بن مالك، عن أبيه .ولم يرد في البيهقي عن أبيه .

4503– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وعفان: هو . . . ابن مسلم الباهلي، ووهيب: هو ابن خالد .وأخرجه أحمد 5/424، وابن أبي شيبة 14/539–540، وعنه مسلم 4/1786 12 في الفضائل: باب في معجزات النبي صلى الله عليه وسلم، عن عفان بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 1481 في الزكاة: باب خَرص التمر، وأبو داوٗد 3079 في الخراج والإمارة: باب في إحياء الموات، عن سهل بن بكار، ومسلم 4/1786 12 من طريق المغيرة بن سلمة المخزومي، كلاهما عن وهيب بن خالد، به ببعض اختصار .وأخرجه البخاري 3161 في الجزية الموادعة: باب إذا وادع الإمامُ ملكَ القرية هل يكون ذلك لبقيتهم؟ عن سهل بن بكار، عن وهيب، به بقصد ملك أيلة، وعلقها البخاري 5/272 في الهبة: باب قبول الهدية من المشركين، عن أبي حميد .وأخرجه مقطعاً البخاري 1872 في فضائل المدينة: باب المدينة طابة، و 3791 في مناقب الأنصار: باب فضل دور الأنصار، و 4422 في المغازي: باب رقم 81، عن خالد بن مخلد، ومسلم 1392 في الحج: باب أُحُد جبل يحبنا ونحبه، و4/1785 11 في الفضائل، والبيهقي 4/122 من طريق عبد الله بن مسلمة القعنبي، كلاهما عن سليمان بن بلال، عن عمرو بن يحيى، به .

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ اَوْسُقٍ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَرْاَةِ: اَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمَ تَبُوْكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُوْمَنَّ فِيهَا رَجُلٌ، وَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيْرٌ فَلْيُوثِقْ عِقَالَهُ، قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ: فَعَقَلْنَاهَا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ هَبَّتْ عَلَيْنَا رِيحٌ، فَقَامَ فِيْهَا رَجُلٌ فَاَلْقَتْهُ فِي جَبَلِ طَيِّءٍ، ثُمَّ جَاءَهُ مَلِكُ اَيْلَةَ وَاَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، فَكَسَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَقْبَلَ وَاَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا وَادِي الْقُرٰى، فَقَالَ لِلْمَرْاَةِ: كَمْ جَاءَ حَدِيْقَتُكِ؟، قَالَتْ عَشْرَةُ اَوْسُقٍ، خَرْصَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ مُتَعَجِّلٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَفْعَلْ، قَالَ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ، حَتّٰى اِذَا اَوْفٰى عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: هٰذِهِ طَابَةُ، فَلَمَّا رَاٰى اُحُدًا، قَالَ: هٰذَا اُحُدٌ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ؟، قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ دَارُ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ، ثُمَّ دَارُ بَنِيْ سَاعِدَةَ، وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہم ایک وادی میں آئے وہاں ایک عورت کا باغ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اس کی پیداوار کا اندازہ لگاؤ لوگوں نے اس کا اندازہ لگایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اندازہ لگایا اس کی پیداوار دس وسق ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا: اس کی جو پیداوار ہوگی تم اسے شمار کر کے رکھنا اگر اللہ نے چاہا تو ہم واپسی پر تمہارے پاس آئیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوئے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک تشریف لے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات تم پر انتہائی تیز آندھی آئے گی' تو اس آندھی کے دوران کوئی شخص کھڑا ہرگز نہ رہے' جس شخص کے ساتھ اونٹ موجود ہے وہ اس کی رسی کو باندھ لے۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے انہیں باندھ لیا جب رات ہوئی تو تیز ہوا چلنا شروع ہوگئی ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہوا تو ہوا نے اسے اٹھا کر طے کے پہاڑ پر پھینک دیا پھر ایلہ (نامی جگہ) کا حکمران آیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر تحفے کے طور پر پیش کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہننے کے لیے ایک چادر دی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے ایک تحریر لکھوا دی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم بھی روانہ ہوئے' یہاں تک کہ ہم اس وادی میں آئے (جہاں سے پہلے گزرے تھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جلدی سفر کرنا چاہتا ہوں تم میں سے جو شخص میرے ساتھ جلدی سفر کرنا چاہے وہ کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم بھی روانہ ہوئے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (یعنی مدینہ منورہ) طابہ (یعنی پاکیزہ) ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ کو ملاحظہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: یہ احد ہے یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں کیا میں تمہیں انصار کے بہترین

گھرانوں کے بارے میں نہ بتاؤں لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں (بتائیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنونجار ہے پھر بنوعبداشہل ہے پھر بنوحارث کا گھرانہ ہے پھر بنوساعدہ کا گھرانہ ہے ویسے انصار کے تمام گھرانے بہترین ہیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ قَبُولُ الْهَدَايَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا طَمَعَ فِيْ إِسْلَامِهِمْ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ مشرکین کے تحائف کو قبول کرے جب اسے ان کے اسلام (قبول کرنے) کی امید ہو

4504 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ صَاعِقَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ يَنْطَلِقُ بِصَحِيفَتِيْ هٰذِهِ إِلَى قَيْصَرَ وَلَهُ الْجَنَّةُ؟، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَإِنْ لَمْ أُقْتَلْ؟، قَالَ: وَإِنْ لَمْ تُقْتَلْ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ بِهِ فَوَافَقَ قَيْصَرَ وَهُوَ يَأْتِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَدْ جُعِلَ لَهُ بِسَاطٌ لَا يَمْشِيْ عَلَيْهِ غَيْرُهُ، فَرَمَى بِالْكِتَابِ عَلَى الْبِسَاطِ وَتَنَحَّى، فَلَمَّا انْتَهٰى قَيْصَرُ إِلَى الْكِتَابِ أَخَذَهُ، ثُمَّ دَعَا رَأْسَ الْجَاثِلِيقِ، فَأَقْرَأَهُ، فَقَالَ: مَا عِلْمِي فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ إِلَّا كَعِلْمِكَ، فَنَادَى قَيْصَرُ: مَنْ صَاحِبُ الْكِتَابِ؟، فَهُوَ آمِنٌ فَجَاءَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: إِذَا أَنَا قَدِمْتُ فَأْتِنِيْ، فَلَمَّا قَدِمَ أَتَاهُ، فَأَمَرَ قَيْصَرُ بِأَبْوَابِ قَصْرِهِ فَغُلِّقَتْ، ثُمَّ أَمَرَ مُنَادِيًا يُنَادِي أَلَا إِنَّ قَيْصَرَ قَدِ اتَّبَعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ النَّصْرَانِيَّةَ، فَأَقْبَلَ جُنْدُهُ وَقَدْ تَسَلَّحُوا حَتّٰى أَطَافُوا بِقَصْرِهِ، فَقَالَ لِرَسُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ تَرَى أَنِّيْ خَائِفٌ عَلَى مَمْلَكَتِي، ثُمَّ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى: أَلَا إِنَّ قَيْصَرَ قَدْ رَضِيَ عَنْكُمْ، وَإِنَّمَا خَبَرَكُمْ لِيَنْظُرَ كَيْفَ صَبْرُكُمْ عَلَى دِيْنِكُمْ فَارْجِعُوا، فَانْصَرَفُوا، وَكَتَبَ قَيْصَرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّيْ مُسْلِمٌ وَبَعَثَ إِلَيْهِ بِدَنَانِيرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَرَأَ الْكِتَابَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ لَيْسَ بِمُسْلِمٍ وَهُوَ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ، وَقَسَّمَ الدَّنَانِيرَ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میرے اس مکتوب کو لے کر قیصر کے پاس جائے گا اسے جنت ملے گی۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے دریافت کیا: اگرچہ مجھے قتل نہ کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ تمہیں قتل نہ کیا جائے (پھر بھی تمہیں جنت ملے گی) تو وہ شخص اس خط کو لے کر روانہ ہو گیا وہ قیصر کے پاس اس وقت پہنچا جب قیصر بیت المقدس آیا ہوا تھا اور اس کے لیے ایک قالین بچھایا گیا تھا اس قالین پر قیصر کے علاوہ اور کوئی نہیں چلتا تھا اس شخص نے وہ مکتوب اس قالین پر رکھ دیا اور خود ایک طرف ہٹ گیا جب قیصر اس

4504- إسناده صحيح، رجاله على شرط البخاري غير علي بن بحر فقد روى له تعليقاً، واحتج به أبو داوٗد والنسائي، وهو ثقة .

مکتوب تک پہنچا تو اس نے اسے حاصل کیا اور پھر اپنے معتمد خصوصی کو بلوا کر اس سے وہ خط پڑھایا تو اس نے جواب دیا: اس مکتوب کے بارے میں مجھے بھی وہی علم ہے' جو آپ کو علم ہے' تو قیصر نے بلند آواز میں کہا اس خط کو لانے والا شخص کون ہے اسے امان دی جاتی ہے' تو وہ شخص آ گیا قیصر نے کہا: جب میں آ جاؤں' تو تم میرے پاس آ جانا جب قیصر آیا' تو وہ شخص اس کے پاس آیا قیصر نے اپنے دروازوں کے بارے میں حکم دیا انہیں بند کر دیا گیا پھر اس نے منادی کو یہ اعلان کرنے کے لیے کہا کہ قیصر نے حضرت محمد ﷺ کی پیروی کر لی ہے اور عیسائیت کو ترک کر دیا ہے' تو اس کے سپاہی آگے بڑھے انہوں نے اسلحہ اٹھایا ہوا تھا انہوں نے اس کے محل کا محاصرہ کر لیا تو قیصر نے نبی اکرم ﷺ کے ایلچی سے کہا تم نے دیکھ لیا ہے مجھے اپنی حکومت کے حوالے سے خوف ہے پھر اس نے منادی کو یہ اعلان کرنے کو کہا: خبردار قیصر تم لوگوں سے راضی ہے اس نے تم لوگوں کا امتحان لینا چاہا تھا کہ تم اپنے دین کے بارے میں کتنے پختہ ہو تم لوگ واپس چلے جاؤ تو وہ لوگ واپس چلے گئے پھر قیصر نے نبی اکرم ﷺ کو خط لکھا کہ میں مسلمان ہوں اس نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ دینار بھی بھجوائے نبی اکرم ﷺ نے جب اس کا مکتوب پڑھا تو ارشاد فرمایا: اللہ کے دشمن نے غلط کہا ہے یہ مسلمان نہیں ہے یہ عیسائیت پر قائم ہے نبی اکرم ﷺ نے وہ دینار تقسیم کروا دیئے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ قَبُولُ الْهَدَايَا مِنْ رَعِيَّتِهِ فِي الْأَوْقَاتِ وَبَذْلُ الْأَمْوَالِ لَهُمْ عِنْدَ فَتْحِ اللّٰهِ الدُّنْيَا عَلَيْهِمْ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ بعض اوقات اپنی رعایا سے تحائف قبول کر لے' اور جب اللہ تعالیٰ اسے فتوحات عطا کرے' تو (امام) ان اموال کو رعایا پر خرچ کرے

4505 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ مِنْ اَرْضِهِ حَتّٰى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ، فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ اَعْطَاهُ، قَالَ اَنَسٌ: وَاِنَّ اَهْلِيْ اَمَرُوْنِيْ اَنْ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهُ مَا كَانَ اَعْطَاهُ اَوْ بَعْضَهُ، وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاهُ اُمَّ اَيْمَنَ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيهِنَّ، فَجَاءَتْ اُمُّ اَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِيْ عُنُقِي، وَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا

4505– إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "مسند أبي يعلى" 4080 .وأخرجه مسلم 1771 71 في الجهاد والسير: باب ردّ المهاجرين إلى الأنصار منائحهم من الشجر والثمر حين استغنوا عنها بالفتوح، عن ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 8/255، وأحمد 3/219، والبخاري 3128 في فرض الخمس: باب كيف قسم النبي صلى الله عليه وسلم قريظة والنضير، و 4030 في المغازي: باب حديث بني النضير، و 4120 باب مرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم من الأحزاب . . .، ومسلم 1771 71، وأبو يعلى 4079 من طرق عن معتمر بن سليمان، به . وبعض روايات البخاري مختصرة . وانظر البخاري 2630، ومسلماً 1771 71 .

يُعْطِيكُهُنَّ وَقَدْ اَعْطَانِيهُنَّ، قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُمَّ اَيْمَنَ، اتْرُكِي وَلَكِ كَذَا وَكَذَا، فَتَقُولُ: كَلَّا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، حَتّٰى اَعْطَاهَا عَشَرَةَ اَمْثَالِهِ - اَوْ قَرِيبًا مِنْ عَشَرَةِ اَمْثَالِهِ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی زمین کی کھجوروں (کی پیداوار) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا' یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریظہ اور نضیر کو فتح کر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کا تحفہ واپس کر دیا جو اس نے آپ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے گھر والے مجھے یہ ہدایت کرتے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں اور آپ سے وہ چیز مانگ لوں جو آپ کسی کو دیتے ہیں' یا اس کا کچھ حصہ مانگ لوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کو کوئی چیز دے رہے تھے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے وہ (کھجوریں' یا چیزیں) مجھے عطا کر دیں' تو ام ایمن رضی اللہ عنہا آئیں انہوں نے کپڑا میری گردن میں ڈالا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) یہ (کھجوریں' یا چیزیں) تمہیں نہیں دے سکتے جب کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی مجھے دے چکے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام ایمن تم اسے چھوڑ دو تمہیں یہ یہ چیزیں ملتی ہیں' تو وہ خاتون یہی کہتی رہیں ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے (میں اسے نہیں چھوڑوں گی) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کھجوروں (یا چیزوں) سے دس گنا زیادہ یا دس گنا کے قریب چیزیں انہیں عطا کیں (تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو چھوڑا)

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اتِّخَاذُ الْكَاتِبِ لِنَفْسِهِ لِمَا يَقَعُ مِنَ الْحَوَادِثِ وَالْاَسْبَابِ فِي اُمُورِ الْمُسْلِمِينَ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' مسلمانوں کی امور (میں مختلف نوعیت کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لیے) کسی کو اپنا کاتب (یعنی سیکرٹری) مقرر کرے

4506 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَاِذَا عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ

4506- إسناده صحيح على شرطهما . أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك . وأخرجه إلى قوله: ثم عند حفصة بنت عمر الطبراني 4903 عن أبي خليفة الفاضل بن الحباب، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي 2/41 من طريق إسماعيل بن إسحاق القاضي، عن أبي الوليد الطيالسي، بِهِ . وأخرجه البخاري 4986 و4987 و4988 في فضائل القرآن: باب جمع القرآن، والترمذي 3103 و3104 في التفسير: باب ومن سورة التوبة، والنسائي في فضائل القرآن 13 و20 و27، والبيهقي 2/40-41 و41 من طرق عن إبراهيم بن سعد، بِهِ . وبعضهم يزيد في الحديث على بعض . وأخرجه مختصراً ومقطعاً أحمد 1/10 و5/188-189، والبخاري 7191 في الأحكام: باب يستحب للكاتب أن يكون أميناً عاقلاً، و7425 في التوحيد: باب وكان عرشه على الماء وهو رب العرش العظيم، وأبو يعلى 64 و65، وابن أبي داوُد في "المصاحف" ص12-13 و13-14 من طرق عن إبراهيم بن سعد، بِهِ .

عَلَيْهِ جَالِسٌ عِنْدَهُ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّ عُمَرَ جَاءَنِيْ، فَقَالَ: اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ، وَاِنِّيْ اَخْشَى اَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيْرٌ، وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ اَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ عُمَرَ، وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى، فَقَالَ لِيْ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ، لَا نَتَّهِمُكَ، وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ، قَالَ زَيْدٌ: فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفَنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ، قُلْتُ: فَكَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْ بَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ، قَالَ: فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الرِّقَاعِ، وَاللِّخَافِ، وَالْعُسُبِ، وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى، وَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ: (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ) (التوبة: 128)، خَاتِمَةُ بَرَاءَةَ، قَالَ: فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ: وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَازِي اَهْلَ الشَّامِ، وَاَهْلَ الْعِرَاقِ، وَفَتْحَ اَرْمِيْنِيَةَ، وَاَذْرَبِيْجَانَ، فَاَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ، فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَ الْيَهُوْدُ، وَالنَّصَارٰى، فَبَعَثَ عُثْمَانُ اِلٰى حَفْصَةَ: اَنْ اَرْسِلِيْ الصُّحُفَ لِنَنْسَخَهَا فِي الْمَصَاحِفِ، ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ، فَبَعَثَتْ بِهَا اِلَيْهِ، فَدَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّنْسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ لَهُمْ: مَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَاِنَّهٗ نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، وَكَتَبَ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ، وَبَعَثَ اِلٰى كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوْا، وَاَمَرَ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْقُرْآنِ فِيْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ اَنْ تُّمْحٰى اَوْ يُحْرَقَ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَاَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ: فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ حِيْنَ نَسَخْتُ الْمُصْحَفَ، كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا، فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ: (مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ) (الأحزاب: 23)، فَاَلْحَقْتُهَا فِيْ سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اخْتَلَفُوْا يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوْتِ، فَقَالَ زَيْدٌ: التَّابُوْهُ، وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ: التَّابُوْتُ، فَرُفِعَ اخْتِلَافُهُمْ اِلٰى عُثْمَانَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اكْتُبُوْهُ التَّابُوْتُ، فَاِنَّهٗ لِسَانُ قُرَيْشٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جنگ یمامہ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر میرے پاس آیا اور اس نے کہا: جنگ یمامہ میں قرآن کے بہت سے حافظ شہید ہو گئے ہیں مجھے یہ اندیشہ ہے' اگر مختلف جگہوں پر اسی طرح لوگ شہید ہوتے رہے' تو قرآن کا بہت سا حصہ ضائع ہو سکتا ہے اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ آپ قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جواب دیا: میں ایک ایسا کام کیسے کر سکتا ہوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا: تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! یہ بہتر ہے اس کے بعد یہ اس بارے میں مجھے مسلسل تلقین کرتے رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں مجھے بھی وہی شرح صدر عطا کر دیا جو عمر کو عطا کیا ہے اور میری بھی وہی رائے ہو گئی جو عمر کی رائے ہے (حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم نوجوان بھی ہو سمجھدار بھی ہو ہم تم پر کوئی تہمت عائد نہیں کرتے اور تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وحی نوٹ بھی کرتے رہتے ہو' تو تم قرآن کو تلاش کرواور اسے ایک جگہ جمع کر دو۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کو منتقل کرنے کا حکم دیتے تو یہ میرے لیے اتنا مشکل نہ ہوتا جتنا وہ حکم تھا جو انہوں نے مجھے قرآن جمع کرنے کے حوالے سے دیا تھا میں نے کہا: آپ لوگ ایک ایسا کام کیسے کر سکتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ زیادہ بہتر ہے اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلسل میرے ساتھ اس بارے میں بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی وہی شرح صدر عطا کر دیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عطا کیا تھا۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے قرآن کی تلاش شروع کی اور اسے تحریر کے پرزوں اور لوگوں کے سینوں سے اکٹھا کرنا شروع کیا' یہاں تک کہ مجھے سورۃ توبہ کی آخری آیتیں حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملیں مجھے ان کے علاوہ اور کسی کے پاس یہ آیات نہیں ملیں۔

''تحقیق تمہارے پاس ایک رسول آیا ہے' جو تم میں سے ہے تمہارا پریشانی کا شکار ہونا اسے بہت گراں گزرتا ہے''۔

یہ سورت توبہ کی آخری آیات ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ صحیفہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا' یہاں تک کہ جب ان کا انتقال ہو گیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا' یہاں تک کہ جب ان کا انتقال ہو گیا تو وہ سیّدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس آ گیا۔

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اہل شام اور اہل عراق کی جنگوں میں شریک ہوئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اس حوالے سے پریشان تھے کہ لوگوں کا قرأت میں اختلاف ہو رہا ہے انہوں نے کہا: اے امیر المومنین آپ اس امت کی خبر لیجئے اس سے پہلے کہ یہ کتاب اللہ کے بارے میں اسی طرح اختلاف کا شکار ہو جائے جس طرح یہودیوں اور عیسائیوں میں اختلاف ہو گیا تھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا کہ آپ اپنا مصحف مجھے بھجوائیے تاکہ ہم اس کی مختلف نقلیں تیار کریں یہ پھر ہم آپ کو

واپس کر دیں گے تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ نسخہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اس مصحف کی مختلف نقلیں تیار کرلیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: جہاں تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان کسی لفظ کے بارے میں اختلاف ہو' تو تم لوگ اسے قریش کے محاورے کے مطابق نوٹ کرو' کیونکہ یہ ان کے محاورے میں نازل ہوا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مختلف مصاحف تیار کروا کے انہیں مختلف علاقوں میں بھیجا اور انہوں نے یہ حکم دیا کہ اس کے علاوہ قرآن جس بھی صحیفے اور مصحف کی شکل میں موجود ہے اسے مٹا دیا جائے یا جلا دیا جائے۔

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں: خارجہ بن زید نے مجھے یہ بات بتائی ہے' انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' جب میں مصحف کو نقل کر رہا تھا تو مجھے اس میں سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہیں ملی جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوئی تھی میں نے اس آیت کو تلاش کیا' تو وہ مجھے حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی (وہ آیت یہ ہے)

''اہل ایمان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں' جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو سچ ثابت کر دکھایا''۔

تو میں نے اس آیت کو اس سورت میں مصحف میں شامل کرلیا۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اس موقع پر لوگوں کے درمیان تابوت کے بارے میں اختلاف ہوا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا تھا کہ اس کی قرأت تابوہ ہوگی جبکہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا یہ لفظ تابوت ہے' جب ان کے اختلاف کا معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ اسے تابوت لکھو' کیونکہ یہ قریش کے محاورے کے مطابق ہے۔

ذِكْرُ الْجَوَازِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَّخِذَ الْكَاتِبَ لِنَفْسِهِ لِمَا يَعْتَرِضُهُ مِنْ اَحْوَالِ الدِّيْنِ فِي الْاَسْبَابِ

آدمی کے لیے یہ بات جائز ہونے کا تذکرہ' کہ کسی دینی ضرورت کی تکمیل کے لیے کسی کو اپنا کاتب (یعنی سیکرٹری) مقرر کرے

4507 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ، قَالَ:

4507– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى . . فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 1/13، وابن أبي داوُد في "المصاحف" ص14–15 من طريق عثمان بن عمر، والبخاري 4989 في فضائل القرآن: باب كاتب النبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني 4902 من طريق الليث، كلاهما عن يونس، بهذا الإسناد . رواية الليث عند البخاري مختصرة، ورواية عثمان بن عمر مطلوبة وهي عند ابن أبي داوُد أطول– إلى قوله: ثم عند حفصة بنت عمر .وأخرجه البخاري 4679 في التفسير: باب (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ . . .) من طرق شعيب، والطبراني 4901 من طريق عبد الرحمٰن بن خالد بن مسافر، كلاهما عن الزهري، به إلى قوله: ثم عند حفصة بنت عمر .

(متن حدیث): اَرْسَلَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِلَيَّ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عِنْدَهُ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّ عُمَرَ جَاءَنِي فَقَالَ لِي: اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِاَهْلِ الْيَمَامَةِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاِنِّيْ اَخْشَى اَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْآنِ لَا يُوعَى، وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ بِذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ صَدْرِي وَرَاَيْتُ فِيْهِ الَّذِي رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَعُمَرُ جَالِسٌ عِنْدَهُ لَا يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ، وَكُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبِعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ، قَالَ: قَالَ زَيْدٌ: فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ بِاَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَكَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْ بَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ، قَالَ: فَقُمْتُ اَتَتَبَّعُ الْقُرْآنَ اَجْمَعُهُ مِنَ الرِّقَاعِ، وَالْاَكْتَافِ، وَالْعُسُبِ، وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ، حَتّٰى وَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ غَيْرِهٖ: (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ) (التوبة: 128)، وَكَانَتِ الصُّحُفُ الَّتِيْ جَمَعْتُ فِيْهَا الْقُرْآنَ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ حَيَاتَهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ یمامہ کے بعد مجھے بلوایا وہاں ان کے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ جنگ یمامہ میں بہت سے مسلمان شہید ہو گئے مجھے یہ اندیشہ ہے اگر مختلف علاقوں میں اسی طرح لوگ شہید ہوتے رہے تو قرآن کا بہت سا حصہ ضائع ہو جائے گا، جسے محفوظ نہیں کیا گیا میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہا: تم ایک ایسا کام کیسے کر سکتے ہو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ زیادہ بہتر ہے اس کے بعد یہ مسلسل اس بارے میں بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں مجھے شرح صدر عطا کر دیا اور اس بارے میں میری بھی وہی رائے ہوئی جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ہے (حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کوئی بات نہیں کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک نوجوان اور عقلمند آدمی ہو ہم تم پر کوئی الزام عائد نہیں کرتے تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وحی کو نوٹ کرتے رہے ہو تو تم قرآن کو تلاش کر کے اس کو جمع کرو۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر مجھے وہ کسی پہاڑ کو منتقل کرنے کا پابند کر دیتے تو میرے لیے یہ اتنا مشکل نہ ہوتا جتنا ان کا قرآن جمع کرنے کا حکم دینا مشکل تھا۔ میں نے کہا: آپ لوگ ایک ایسا کام کیسے کر سکتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ کام زیادہ بہتر ہے اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلسل میرے ساتھ بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں مجھے بھی وہی شرح صدر عطا کر دیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کو عطا کیا تھا۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے قرآن کو تلاش کرنے کا کام شروع کر دیا۔

میں نے اسے تحریر کے پرزوں اور لوگوں کے سینوں سے اکٹھا کیا' یہاں تک کہ سورۃ توبہ کی آخری آیات مجھے حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملیں مجھے یہ آیات ان کے علاوہ اور کسی کے پاس نہیں ملیں۔

''تمہارے پاس ایک رسول آیا ہے' جو تم میں سے ہے''۔

وہ صحیفہ جسے میں نے جمع کیا تھا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی زندگی میں رہا' یہاں تک کہ جب ان کا انتقال ہو گیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا' یہاں تک کہ جب ان کا انتقال ہو گیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گیا۔

4507/1 - (متن حدیث): قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، وَاَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهُ اجْتَمَعَ لِغَزْوَةِ اَذْرِبِيجَانَ، وَاَرْمِينِيَةَ اَهْلِ الشَّامِ، وَاَهْلِ الْعِرَاقِ، فَتَذَاكَرُوا الْقُرْآنَ، فَاخْتَلَفُوا فِيهِ حَتّٰى كَادَ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ، قَالَ: فَرَكِبَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ لَمَّا رَاَى اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْآنِ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي الْقُرْآنِ، حَتّٰى اِنِّي وَاللّٰهِ لَاَخْشٰى اَنْ يُصِيبَهُمْ مَا اَصَابَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنَ الِاخْتِلَافِ، فَفَزِعَ لِذٰلِكَ عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَزَعًا شَدِيدًا، وَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ فَاسْتَخْرَجَ الصُّحُفَ الَّتِي كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَرَ زَيْدًا بِجَمْعِهَا، فَنَسَخَ مِنْهَا الْمَصَاحِفَ، فَبَعَثَ بِهَا اِلَى الْآفَاقِ، ثُمَّ لَمَّا كَانَ مَرْوَانُ اَمِيرَ الْمَدِيْنَةِ اَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ يَسْاَلُهَا عَنِ الصُّحُفِ لِيُمَزِّقَهَا وَخَشِيَ اَنْ يُخَالِفَ بَعْضُ الْعَامِ بَعْضًا، فَمَنَعَتْهُ اِيَّاهَا، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَتْ حَفْصَةُ اَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِعَزِيمَةٍ لِيُرْسِلَ بِهَا، فَسَاعَةَ رَجَعُوا مِنْ جَنَازَةِ حَفْصَةَ اَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ اِلٰى مَرْوَانَ فَحَرَّقَهَا مَخَافَةَ اَنْ يَكُوْنَ فِي شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ اخْتِلَافٌ لَمَّا نَسَخَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' وہ آذربائیجان اور آرمینیا کے ساتھ لڑائی اور اہل شام اور اہل عراق کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے انہوں نے قرآن کے بارے میں بات چیت کی تو اس بارے میں ان کے درمیان اختلاف ہو گیا' یہاں تک کہ اس بات کا امکان موجود تھا کہ ان کے درمیان جنگ شروع ہو جائے جب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے درمیان قرآن کے بارے میں اختلاف دیکھا تو وہ سوار ہو کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور بولے: لوگوں کا قرآن کے بارے میں اختلاف ہو گیا ہے مجھے یہ اندیشہ ہے' انہیں بھی وہی صورت لاحق ہو جائے گی جو یہودیوں اور عیسائیوں کو اختلاف کی وجہ سے لاحق ہوئی تھی' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس بات پر انتہائی پریشان ہو گئے انہوں نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھجوایا اور وہ صحیفہ نکالا جسے جمع کرنے کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس صحیفے کی مختلف نقلیں تیار کروائیں اور انہیں مختلف علاقوں میں بھجوایا پھر جب مروان مدینہ منورہ کا گورنر بنا تو

اس نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا اور ان سے وہ مصحف منگوایا تا کہ اسے پھاڑ دے اسے یہ اندیشہ تھا کہ بعض لوگ اس حوالے سے بعض کی مخالفت کریں گے تو میں نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: سالم بن عبداللہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا جب انتقال ہو گیا تو مروان نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو قسم دے کر یہ پیغام بھجوایا (کہ وہ اس مصحف کو مجھے بھجوا دیں) تو جس وقت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے جنازے سے واپس آ رہے تھے اس وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ نسخہ مروان کو بھجوا دیا' تو مروان نے اسے جلوا دیا اس اندیشے کے تحت کہ کہیں اس میں اختلاف نہ ہو یعنی اس نسخے سے اختلاف نہ ہو' جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نقل تیار کروائی تھی۔

ذِكْرُ احْتِرَازِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فِيْ مَجْلِسِهِ اِذَا دَخَلُوْا عَلَيْهِ

مشرکین جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی محافل میں مشرکین سے احتراز کرنے کا تذکرہ

4508 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْخَطِيبُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ بْنِ بِنْتِ اَزْهَرَ السَّمَّانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِیْ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلَةَ صَاحِبِ الشَّرَطِ مِنَ الْاَمِيرِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہی نسبت حاصل تھی جو کوتوال کو گورنر کے ساتھ ہوتی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يُّقْصِيَ مِنْ نَفْسِهِ آكِلَ الْبَصَلِ مِنْ رَعِيَّتِهٖ اِلٰى اَنْ يَّذْهَبَ رِيحُهَا

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' کہ وہ اپنی رعایا میں سے پیاز کھانے والے شخص کو اس وقت تک کے لیے اپنے قریب آنے سے روک دے' جب تک اس کی بو ختم نہیں ہو جاتی

4508– إسناده حسن، بشر بن آدم صدوق فيه لين، روى له أصحاب السنن وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين غير عبد الله بن المثنى والد محمد الأنصاري فمن رجال البخاري . ثمامة: هو ابن عبد الله بن أنيس بن مالك . وأخرجه البخاري 7155 في الأحكام: باب الحاكم يحكم بالقتل على من وجب عليه دون الإمام الذي فوقه، والترمذي 3850 في المناقب: باب في مناقب قيس بن سعد بن عبادة، والبيهقي 8/155، والبغوي 2485 من طرق عن محمد بن عبد الله الأنصاري، بهذا الإسناد . وفي إحدى روايتي الترمذي زاد فيه قول الأنصاري: يعني مما يلي من أموره، وعند البيهقي والبغوي: يعني ينظر من أموره . وقال الترمذي: حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث الأنصاري . والشُّرَط: هم أعوان الأمير، قال الأزهري: شرط كل شيء: خياره، ومنه الشرَط، لأنهم نخبة الجند، وقيل: سموا شرطاً، لأن لهم علامات يعرفون بها من هيئة وملبس، وهو اختيار الأصمعي، وقيل: لأنهم أعدوا أنفسهم لذلك، يقال: أشرط فلان نفسه لأمر كذا: إذا أعدها . قاله أبو عبيدة .

4509 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى زَرَّاعَةِ بَصَلٍ هُوَ وَاَصْحَابُهُ، فَنَزَلَ نَاسٌ فَاَكَلُوْا مِنْهُ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ اٰخَرُوْنَ، فَرُحْنَا اِلَيْهِ، فَدَعَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْكُلُوا الْبَصَلَ، وَاَخَّرَ الْاٰخَرِيْنَ حَتّٰى ذَهَبَ رِيْحُهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیاز کے کھیت کے پاس سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بھی تھے لوگوں نے وہاں پڑاؤ کیا کچھ لوگوں نے پیاز کو کھالیا اور کچھ نے نہیں کھایا جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بلوایا جنہوں نے پیاز نہیں کھایا تھا اور دوسرے لوگوں کو پیچھے کر دیا اس وقت تک جب تک ان کی بو ختم نہیں ہوگئی۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْاِمَامِ اَنْ لَا تَكُوْنَ هِمَّتُهُ فِیْ جَمْعِ الدُّنْيَا لِنَفْسِهٖ

امام کے لیے یہ بات واجب ہونے کا تذکرہ کہ وہ اپنے لیے دنیا جمع کرنے کی طرف ہی متوجہ نہ رہے

4510 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ وَكَانَ يُكْنَى اَبَا هَاشِمٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ

(متن حدیث): قَالَ: كُنْتُ فِیْ وَفْدِ بَنِی الْمُنْتَفِقِ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ رَفَعَ الرَّاعِیْ غَنَمَهُ اِلَى الْمُرَاحِ، فَاِذَا سَخْلَةٌ تَيْعَرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاذَا وَلَدَتْ؟، فَقَالَ الرَّاعِیْ: بَهْمَةٌ، فَقَالَ: اذْبَحْ مَكَانَهَا شَاةً، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْسِبَنَّ بِالْخَفْضِ، وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ بِالنَّصْبِ، اَنَّا مِنْ اَجْلِكَ ذَبَحْنَاهَا، اِنَّ لَنَا غَنَمًا مِئَةٌ، فَاِذَا وَلَدَ الرَّاعِیْ بَهْمَةً ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِیْ امْرَاَةً وَفِیْ لِسَانِهَا شَیْءٌ - يَعْنِی الْبَذَاءَ - قَالَ: طَلِّقْهَا اِذًا، فَقَالَ: اِنَّ لَهَا صُحْبَةً، وَلِیْ مِنْهَا وَلَدٌ، قَالَ: فَمُرْهَا بِقَوْلٍ فَعِظْهَا لَعَلَّهَا اَنْ تَعْقِلَ، وَلَا تَضْرِبْ ظَعِيْنَتَكَ كَضَرْبِكَ اِبِلَكَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ، قَالَ: اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا

4509– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم . عبد الله بن خباب: هو المدني مولى بني عدي بن النجار . وأخرجه مسلم 566 في المساجد: باب نهي من أكل ثوماً أو بصلاً أو كراثاً أو نحوها، عن هارون بن سعيد الأيلي وأحمد بن عيسى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وانظر حديث أبي سعيد المتقدم عند المؤلف برقم 2082 . والزّراعة: هي الأرض المزروعة .

4510– إسناده جيد، وهو مكرر الحديث 1054 .

❁❁ عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں بنو منتفق کے وفد میں شامل تھا ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک چرواہا اپنی بکری کو اٹھا کر باڑے کی طرف لے گیا وہ آوازیں نکال رہی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس نے کیا جنم دیا ہے چرواہے نے جواب دیا: بچے کو جنم دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی جگہ کوئی اور بکری ذبح کردو پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ گمان نہ کرنا کہ ہم نے تمہاری وجہ سے اسے ذبح کیا ہے (راوی بیان کرتے ہیں: یہاں نبی اکرم ﷺ نے لفظ پر زیر پڑھی تھی زبر نہیں پڑھی تھی)

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) ہمارے پاس ایک سو بکریاں ہیں جب کوئی ایک بکری بچہ دیتی ہے' تو ہم اس کی جگہ ایک بکری کو ذبح کر دیتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میری بیوی کی زبان میں کچھ خرابی ہے یعنی وہ بدزبانی کا مظاہرہ کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے طلاق دے دو انہوں نے عرض کی: اس کے ساتھ بڑا پرانا ساتھ ہے پھر اس سے میری اولاد بھی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے زبانی طور پر وعظ و نصیحت کر کے سمجھاؤ ہو سکتا ہے اسے سمجھ آ جائے تم اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارو جس طرح تم اپنے اونٹ کو مارتے ہو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتائیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو اچھی طرح وضو کرو اور اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور اچھی طرح ناک میں پانی ڈالو البتہ اگر تمہارا روزہ ہو (تو پھر مبالغہ نہ کرو)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ انْهِمَاكِ الْأُمَرَاءِ فِي أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ بِمَا لَا يَسَعُهُمْ وَلَا يَحِلُّ لَهُمُ ارْتِكَابُهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کہ امراء (یعنی حکمران اور سرکاری اہل کار) مسلمانوں کے اموال کے بارے میں ایسے کاموں میں منہمک رہیں' جس کی ان کے لیے گنجائش نہیں ہے اور جن کا ارتکاب ان کے لیے حلال نہیں ہے

4511 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ،

(متن حدیث): أَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ، فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ، فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ، إِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ، وَفِي غَيْرِهِمْ

4511– إسناده صحيح على شرط مسلم، شيبان بن أبي شيبة: هو ابن فروخ من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم 1830 في الإمارة: باب فضيلة الإمام العادل وعقوبة الجائر والحث على الرفق بالرعية والنهي عن إدخال المشقة عليهم، والطبراني في "الكبير" 18/26، والبيهقي 8/161 من طريق شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. لكن وقع في الطبراني أنه دخل على زياد وهو خطأ. وأخرجه أحمد 5/64، والطبراني 18/26 من طرق عن جرير بن حازم، به .

حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک سب سے برا حکمران ظالم حکمران ہوتا ہے''۔

تو تم اس بات سے بچنے کی کوشش کرو کہ تم ان میں شامل ہو جاؤ۔ عبیداللہ بن زیاد نے کہا: آپ تشریف رکھیں آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے برے افراد میں سے ایک ہیں' تو انہوں نے فرمایا: کیا ان اصحاب کے اندر خرابی ہوگی خرابی تو ان کے بعد والے لوگوں میں اور ان کے علاوہ لوگوں میں ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ النَّارِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنهَا لِمَنْ تَقَلَّدَ شَيْئًا مِنْ اُمُورِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَانْبَسَطَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

ایسے شخص کے لیے جہنم واجب ہونے' ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' کا تذکرہ' جو مسلمانوں کی کسی معاملے کا نگران بنتا ہے' اور ان کی اجازت کے بغیر ان کے اموال میں دست اندازی کرتا ہے

4512 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ كَثِيرِ بْنِ اَفْلَحَ حَدَّثَهُ، اَنَّ عُبَيْدَ سَنُوطَا حَدَّثَهُ، اَنَّهُ، سَمِعَ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، فَمَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا بُورِكَ لَهُ فِيهَا، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْ مَالِ اللّٰهِ وَمَالِ رَسُولِهِ لَهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے' جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت رکھی

4512– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عُبيد سنوطا روى له الترمذي، وهو ثقة . يحيى بن سعيد: هو الأنصاري . وأخرجه عبد الرزاق 6962، وأحمد 6/364 و410، والحميدي 353، وابن أبي شيبة 13/242، والطبراني في "الكبير" 24/580 و581 و582 و583 و584 و585 و587 من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصاري، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/378، والترمذي 2374 في الزهد: باب ما جاء في أخذ المال، والطبراني 24/577 و578 و579 من طرق عن سعيد المقبري، عن أبي الوليد عبيد سنوطا، به . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح، ووقع في "المسند": عبيد عن الوليد، وفي رواية للطبراني 578: عبيد بن الوليد، وهو تحريف . وأخرجه البخاري 3118 في فرض الخمس: باب قول الله تعالى: (فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ) عن عبد الله بن يزيد، عن سعيد بن أبي أيوب، عن أبي الأسود محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل، عن النعمان بن أبي عياش، عن خولة الأنصارية، به مختصراً بلفظ إن رجالاً يتخوّضون في مال الله بغير حق، فلهم النار يوم القيامة . في رواية الإسماعيلي خولة بنت ثامر الأنصارية، وزاد في أوله الدنيا خضرة حلوة . . . .

جاتی ہے اور بعض اوقات کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول کے مال کو حاصل کرتا ہے اور قیامت کے دن اس کے لیے جہنم ہوگی''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ اَنْ لَا يَاْخُذَ هٰذَا الْمَالَ اِلَّا بِحَقِّهٖ كَيْ يُبَارَكَ لَهٗ فِيْهِ

امام پر یہ بات لازم ہے' کہ وہ مال کو صرف حق کے ہمراہ ہی حاصل کرے تا کہ اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جائے

4513 - سَمِعْتُ اِسْحَاقَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا اَنْبَتَتِ الْاَرْضُ اَوْ زُهْرَةُ الدُّنْيَا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ، فَاَخَذَهٗ عِرْقٌ اَوْ بُهْرٌ، ثُمَّ اَفَاقَ، فَقَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ؟، فَقَالَ: هَا اَنَا ذَا وَلَمْ اُرِدْ اِلَّا خَيْرًا، فَقَالَ: اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِىْ اِلَّا بِالْخَيْرِ، وَاِنَّ كُلَّ مَا اَنْبَتَ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ، فَاِنَّهَا اَكَلَتْ، فَلَمَّا اشْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ، فَثَلَطَتْ، ثُمَّ بَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ، ثُمَّ اَفَاضَتْ فَاجْتَرَّتْ، وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ، وَمَنْ اَخَذَهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِىْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ زَعَمَ سُفْيَانُ اَنَّ الْاَعْمَشَ سَاَلَهٗ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ اس چیز کا ہے' جسے زمین پیدا کرے گی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دنیاوی زیب وزینت کا ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا بھلائی برائی کو لے کر آئے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' یہاں تک کہ ہمیں اندازہ ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ آ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سانس تیز ہو گیا پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: میں یہاں ہوں۔ میں نے اس سوال کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی صرف بھلائی کو لے کر آتی ہے بہار کا موسم جو کچھ اگاتا ہے وہ کسی جانور کو مار دیتا ہے اور کسی کو تکلیف کا شکار کر دیتا ہے صرف سبزہ کھانے والے جانور کا حکم مختلف ہے' کیونکہ وہ کھاتا ہے' یہاں تک کہ اس کی کوکھ پھول جاتی ہے' تو وہ دھوپ میں آ جاتا ہے وہاں وہ لید کرتا ہے'

4513- إسناده حسن من أجل ابن عجلان . وهو مكرر الحديث 3226 .

پیشاب کرتا ہے پھر واپس جا کر پھر ... ہے پھر آتا ہے اور لیٹ جاتا ہے یہ مال میٹھا اور سرسبز ہے' جو شخص اسے اس کے حق کے ہمراہ حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور جو شخص اسے ناحق طور پر حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی اور اس شخص کی مثال ایسے شخص کی مانند ہوتی ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے''۔

حسین بن حسن نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: سفیان یہ کہتے ہیں اعمش نے چالیس سال پہلے ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تھا۔

ذِكْرُ تَعَوُّذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ

مصطفیٰ کریم ﷺ کا بیوقوفوں کی حکومت سے پناہ مانگنے کا تذکرہ

4514 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ، اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا اِمَارَةُ السُّفَهَاءِ؟، قَالَ: اُمَرَاءُ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي لَا يَهْتَدُوْنَ بِهَدْيِي، وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِي، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰئِكَ لَيْسُوا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ، وَلَا يَرِدُوْا عَلَيَّ حَوْضِي، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُمْ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُمْ، وَسَيَرِدُوْنَ عَلَيَّ حَوْضِي، يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ: الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِءُ الْخَطِيئَةَ، وَالصَّلَاةُ بُرْهَانٌ -، اَوْ قَالَ: قُرْبَانٌ - يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ: النَّاسُ غَادِيَانِ فَمُبْتَاعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا، وَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُوبِقُهَا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے کعب بن عجرہ! اللہ تعالیٰ ہمیں بے وقوفوں کی حکومت سے بچائے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! بے وقوفوں کی حکومت سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد کچھ ایسے حکمران آئیں گے جو ہدایت کی پیروی نہیں کریں گے میری سنت کی پیروی نہیں کریں گے تو جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا' تو ان لوگوں کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا اور میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا اور وہ لوگ میرے حوض پر میرے پاس نہیں آسکیں گے اور جو شخص ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ عنقریب میرے حوض پر میرے پاس آئے گا۔ اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے' صدقہ گناہ کو ختم کر دیتا ہے' نماز برہان ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) قربت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

4514– إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن خُثيم: هو عبد الله بن عثمان بن خثيم . وهو في "المصنف" 20719 .ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 3/321، والحاكم 4/422، وصحح إسناده ووافقه الذهبي . وقد تقدم برقم 1723 .

اے کعب بن عجرہ! لوگ گھر سے نکلتے ہیں اور اپنے آپ کا سودا کر لیتے ہیں' تو کوئی شخص اپنے آپ کو آزاد کروا دیتا ہے اور کوئی اپنے آپ کو فروخت کر کے اسے غلام بنا دیتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَخْذِ الْاُمَرَاءِ وَعُمَّالُهُمْ شَيْئًا مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ، اِلَّا مَا اَحَلَّ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْذَهُ عَلَيْهِمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کہ امراء اور سرکاری اہل کار مسلمانوں کے اموال میں سے کچھ بھی حاصل کریں' ماسوائے اس چیز کے' جسے لینا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ان کے لیے حلال قرار دیا ہو

4515 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدِ السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ اِلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا جَلَسْتَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْكَ وَاُمِّكَ حَتّٰى تَاْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ، فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ قَامَ فَخَطَبَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، مَا بَالُ اَقْوَامٍ نُوَلِّيهِمْ اُمُوْرًا مِمَّا وَلَّانَا اللّٰهُ وَنَسْتَعْمِلُهُمْ عَلٰى اُمُوْرٍ مِمَّا وَلَّانِي اللّٰهُ، ثُمَّ يَاْتِيْ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهِ اُهْدِيَتْ اِلَيَّ، اَلَا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ وَاُمِّهِ حَتّٰى تَاْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى عَاتِقِهٖ، فَلَا اَعْرِفَنَّ رَجُلًا يَحْمِلُ عَلٰى عُنُقِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ، اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، اَوْ شَاةً تَيْعَرُ، ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ بَصَرَ عَيْنِيْ وَسَمِعَ اُذُنِيْ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ - ثَلَاثًا -، الشَّهِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ يَحُكُّ مَنْكِبِيْ مَنْكِبَهُ

✿✿ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن لتبیہ کو زکوۃ وصول کرنے کا نگران مقرر کیا جب

4515- إسناده صحيح، عبد الواحد بن غياث روى له أبو داؤد، وحماد بن سلمة من رجال مسلم، ومن فوقهما على شرط الشيخين .وأخرجه الحميدى 840، والشافعى 1/247، والبخارى 6979 فى الحيل: باب احتيال العامل لُيهدى له، و7197 فى الأحكام: باب محاسبة الإمام العادل عمّاله، ومسلم 1832 27 و28 فى الإمارة: باب تحريم هدايا العمال، من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى 1500 فى الزكاة: باب قول الله تعالى: (وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا) . . .، من طريق أبى أسامة، عن هشام، به مختصراً جداً . وأخرجه الحميدى فى "مسنده" 840، وأحمد 5/423-424، والشافعى 1/246-247، والبخارى 925 فى الجمعة: باب من قال فى الخطبة بعد الثناء : أما بعد، و 2597 فى الهبة: باب من لم يقبل الهدية لعلة، و 6636 فى الأيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبى صلى الله عليه وسلم؟ و 7174 فى الأحكام: باب هدايا العمال، ومسلم 1832 26، وأبو داؤد 2946 فى الخراج والإمارة: باب فى هدايا العمال، والبيهقى 7/16 و10/13، والبغوى 1568 من طرق عن الزهرى، عن عروة بن الزبير، به بعضهم ذكره مطولاً وبعضهم اختصره . وأخرجه بنحوه مسلم 1832 29 من طريق الشيبانى، عن أبى الزناد، .

وہ آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے حساب لیا اس نے بتایا: یہ آپ کے لیے ہے اور یہ تحفہ ہے' جو مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھے رہے' تا کہ تمہارا تحفہ وہاں تمہارے پاس آ جاتا پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی پھر آپ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا۔

اما بعد! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس چیز کا نگران بنایا ہے ہم اس میں سے کچھ کاموں کا نگران (کچھ) لوگوں کو بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس چیز کا نگران بنایا ہے اس سلسلے میں کوئی کام لوگوں سے لیتے ہیں پھر ان میں سے کوئی ایک شخص میرے پاس آ کر یہ کہتا ہے' یہ آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے وہ شخص اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہتا کہ اس کا تحفہ خود ہی اس تک آ جائے۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' جو بھی شخص جس بھی چیز کو ناحق طور پر لے گا' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس نے اپنی گردن پر اس چیز کو اٹھایا ہوا ہوگا' تو میں کسی ایسے شخص کو نہ پاؤں جس نے قیامت کے دن کسی اونٹ کو اپنی گردن پر اٹھایا ہوا ہو اور وہ آواز نکال رہا ہو' یا گائے کو اٹھایا ہوا ہو' وہ آواز نکال رہی ہو' یا بکری کو اٹھایا ہوا ہو اور وہ منمنا رہی ہو۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک پھیلایا' یہاں تک کہ مجھے آپ ﷺ کی بغل کی سفیدی نظر آ گئی میں نے (یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کو) اپنی آنکھوں کے ذریعے دیکھا اور میرے کانوں نے اس بات کو سنا پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس بات کے گواہ حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ ہیں' کیونکہ وہ اس وقت میرے کندھے سے کندھا ملا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ الْفَلَاحِ عَنْ اَقْوَامٍ تَكُوْنُ اُمُوْرُهُمْ مَنُوطَةً بِالنِّسَاءِ

ایسی قوم سے کامیابی کی نفی کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جن کی حکمران کوئی عورت ہو

4516 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

4516- حديث صحيح، مبارك بن فضالة اختلف قول الناس فيه، وهو صدوق لكنه موصوف بالتدليس وقد عنعن، علّق له البخاري وروى له أبو داوُد والترمذي وابن ماجة، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين، وقد صرح الحسن في غير هذا الحديث بسماعه من أبي بكرة، فقد روى البخاري 2704 حديث إن ابني هذا سيد من طريق الحسن قال: سمعت أباب بكرة يقول ـ . قال البخاري بإثره: قال لي علي بن عبد الله: إنما يثبت لنا سماع الحسن من أبي بكرة بهذا الحديث .وأخرجه أحمد 5/47 و51، والقضاعي في "مسند الشهاب864" و865 من طرق عن المبارك بن فضالة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/43، والترمذي 2262 في الفتن: باب رقم 75، . والنسائي 8/227 في آداب القضاة: باب النهي عن استعمال النساء في الحكم، والحاكم 3/118-119 و4/291 من طريق حميد، والبخاري 4425 في المغازي: باب كتاب النبي صلى الله عليه وسلم إلى كسرى وقيصر، و 7099 في المغازي: باب كتاب النبي صلى الله عليه وسلم إلى كسرى وقيصر، والبيهقي 3/90 و10/117-118، والبغوي 2486 من طريق عوف، كلاهما عن الحسن، به . قال الترمذي: حديث حسن صحيح .وأخرجه الطيالسي 878، والإمام أحمد 5/38 و47 من طريق عيينة بن عبد الرحمن بن جوشن الغطفاني، عن أبيه، عن أبي بكرة رفعه بلفظ "لن يفلح قوم أسندوا أمرهم إلى امرأة" وهذا إسناد صحيح .

یُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ تَمْلِكُهُمُ امْرَاَةٌ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی جن کی حکمران کوئی عورت ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاُمَرَاءَ وَاِنْ كَانَ فِيْهِمْ مَا لَا يُحْمَدُ فَاِنَّ الدِّيْنَ قَدْ يُؤَيَّدُ بِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' بعض اوقات امراء کے ذریعے بھی دین کی تائید (یعنی مدد) حاصل ہو جاتی ہے' اگرچہ ان میں ایسے امراء بھی ہوں (یا ان میں ایسی خصوصیات ہوں) جن کی تعریف نہ کی جاتی ہو

4517 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السُّكَيْنِ، بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ الرَّسْعَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيُؤَيِّدَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الدِّيْنَ بِقَوْمٍ لَا خَلَاقَ لَهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید ایسے لوگوں کے ذریعے کرے گا جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الرَّجُلَ الَّذِیْ يُعْرَفُ مِنْهُ الْفُجُوْرُ قَدْ يُؤَيِّدُ اللّٰهُ دِيْنَهُ بِاَمْثَالِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ایسا شخص جس کا فاجر معلوم ہو (یہاں کا فرمراد ہوسکتا ہے)' بعض اوقات اللہ تعالیٰ اس جیسے لوگوں کے ذریعے بھی اپنے دین کی تائید (یعنی مدد) کر دیتا ہے

4517- حديث صحيح، إسحاق بن زريق ذكره المؤلف في "ثقاته" 8/121 وقال: يروى عن أبي نعيم، وكان راويا لإبراهيم بن خالد، حدثنا عنه أبو عروبة، مات سنة تسع وخمسين ومئتين، . والرسعني: نسبة إلى رأس العين من أرض الجزيرة بينها وبين حران يومان، يخرج منها ماء الخابور النهر المعروف . ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين غير إبراهيم بن خالد ورباح بن يزيد وهما ثقتان روى لهما أبو داوٗد والنسائي .وأخرج البزار 1722 عن سلمة بن شبيب، عن إبراهيم بن خالد الصنعاني، بهذا الإسناد .وأخرجه البزار في السير كما في "التحفة" 1/259 عن محمد بن سهل بن عسكر، عن عبد الرزاق، عن رباح بن زيد، به .وأخرجه البزار 1720 و1721، وأبو نعيم في "الحلية" 6/262 من طريق . حميد والحسن عن أنس .وأورده الهيثمي في "المجمع" 5/302 قال: رواه البزار والطبراني في "الأوسط"، وأحد أسانيد البزار رجاله ثقات .وفي الباب عن أبي بكرة عند أحمد 5/45 من طرق عن الحسن، عنه رفعه "إن اللّٰه تبارك وتعالى سيؤيد هذا الدين بأقوام لا خلاق لهم" . وزاد الهيثمي نسبته إلى الطبراني وقال: ورجالهما ثقات .وعن عبد اللّٰه بن عمرو قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "إن اللّٰه عز وجل ليؤيد هذا الدين برجال ما هم من أهله" قال الهيثمي 5/303: رواه الطبراني وفيه عبد الرحمٰن بن زياد بن أنعم وهو ضعيف لغير كذب فيه . وانظر ما بعده .

4518 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيُؤَيِّدَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید کسی فاجر شخص (یعنی کافر شخص یا گنہگار شخص) کے ذریعے بھی کردے گا"۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی

4519 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُنَيْنٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يُدْعَى بِالْإِسْلَامِ: هُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالَ، قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيْدًا فَاَصَابَهُ الْجِرَاحُ، فَقِيْلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الرَّجُلُ الَّذِي قُلْتَ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيْدًا فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَى النَّارِ، فَكَادَ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ، اِذْ قِيْلَ: لَمْ يَمُتْ وَبِهِ جِرَاحٌ شَدِيْدَةٌ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ اشْتَدَّ بِهِ الْجِرَاحُ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ، فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

4518– حديث صحيح لغيره، إسناده حسن، حميد بن الربيع: وثقه جماعة وتكلّم فيه آخرون، ترجمته في "ثقات المؤلف" 8/197، و"الجرح والتعديل" 3/222، و"تاريخ بغداد" 8/162–165، والميزان 1/611–612 . وعاصم: هو ابن أبي النجود، حسن الحديث، وحديثه في "الصحيحين" مقرون، وباقي السند رجاله ثقات . سفيان: هو ابن عيينة، وزر: هو ابن حُبيش .وأخرجه الطبراني 8913 و9094 عن علي بن عبد العزيز، عن أبي نعيم، عن سفيان، بهذا الإسناد موقوفاً على ابن مسعود .وفي الباب عن عمرو بن النعمان بن مقرن عند الطبراني 17/81، والقضاعي في "الشهاب" 1096 . قال الهيثمي 5/303: ورجاله ثقات: وانظر ما بعده .

4519– حديث صحيح، ابن أبي السرى: هو محمد بن المتوكل صدوق عارف له أوهام كثيرة روى له أبو داوُد، وقد توبع عليه، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين .وهو في "مصنف" عبد الرزاق 9573، وعنده خيبر بدل حنين .ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/309، والبخاري 3062 في الجهاد: باب إن الله ليؤيد الدين بالرجل الفاجر، ومسلم 111 في الإيمان: باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه . . .، والقضاعي 1097 .وأخرجه البخاري 6606 في القدر: باب العمل بالخواتيم، ومن طريقه البغوي 2526 عن حبان بن موسى، عن ابن المبارك، عن معمر، به . وفيه شهدنا خيبر . وأخرجه بنحوه أحمد 2/309–310، والبخاري 3062، و4203 في المغازي: باب غزوة خيبر، والبيهقي 8/197، والقضاعي 1097 من طريق أبي اليمان، عن شعيب تحرف في المطبوع من القضاعي إلى: سفيان عن الزهري، به .وفيه أيضاً شهدنا خيبر . وانظر "الفتح" 7/540–541 .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین میں موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں جو مسلمان کے طور پر پہچانا جاتا تھا یہ فرمایا: یہ اہل جہنم میں سے ہے' جب جنگ شروع ہوئی تو اس شخص نے شدید لڑائی کی اور وہ زخمی ہوگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ شخص جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: یہ اہل جہنم میں سے ہے اس نے تو آج بڑی شدید لڑائی کی ہے اور انتقال کرگیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کو اس بارے میں الجھن ہوئی ابھی وہ اسی حالت میں تھے کہ یہ بات بیان کی گئی' اس کا انتقال نہیں ہوا وہ شدید زخمی ہے' جب رات ہوئی تو اس کے زخم میں تکلیف زیادہ ہوگئی تو اس نے خودکشی کرلی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اکبر! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں بے شک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا' وہ لوگوں میں اعلان کردیں: جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ کسی گنہگار شخص کے ذریعے اس دین کی تائید کردیتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّحَالِفَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ لِيَكُوْنَ اَجْمَعَ لَهُمْ فِيْ اَسْبَابِهِمْ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے ساتھیوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کروائے' تاکہ یہ چیز ان کے دنیاوی معاملات کی بہتری کا باعث بنے

4520 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهٗ حَالَفَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْاَنْصَارِ فِيْ دُوْرِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں انصار کے محلوں میں قریش اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کردیا تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اِذَا رَكِبَ اَنْ يَّسِيْرَ مَعَهُ النَّاسُ رَجَّالَةً

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' جب وہ سوار ہوکر چل رہا ہو'

4520– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أبو يعلى 4024 عن أبي خيثمة زهير بن حرب، عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد .وأخرجه بنحوه أحمد 3/111 و145 و281، والحميدي 1205، والبخاري 2294 في الكفالة: باب قول الله عز وجل: (وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ)، و 6083 في الأدب: باب الإخفاء بالحلف، و 7340 في الاعتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم . . .، وفي الأدب المفرد 569، ومسلم 2529 في فضائل الصحابة: باب مؤاخاة النبي صلى الله عليه وسلم بين أصحابه رضي الله تعالى عنهم، وأبو داؤد 2926 في الفرائض: باب في الحلف، وأبو يعلى 3357 و4023 و4028، والبيهقي 6/262 من طرق عن عاصم الأحول، به . وانظر الحديث 4369 .

تو اس کے ہمراہ لوگ پیدل چل رہے ہوں

4521 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ اٰخِذٌ بِغَرْزِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ:

خَلُّوا بَنِى الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ قَدْ اَنْزَلَ الْقُرْآنُ فِىْ تَنْزِيْلِهٖ

بِاَنَّ خَيْرَ الْقَتْلِ فِىْ سَبِيْلِهٖ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا کے موقع پر تشریف لے گئے (یعنی مکہ میں داخل ہوگئے) تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی رکاب کو پکڑا ہوا تھا اور وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

''کفار کی اولاد کو اس کے راستے پر چھوڑ دو اور قرآن میں یہ حکم نازل ہوا ہے' سب سے بہترین قتل وہ ہے' جو اس کی راہ میں کیا جائے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اِذْ مَرَّ فِىْ طَرِيْقِهٖ وَعَطَشَ اَنْ يَّسْتَسْقِىَ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' جب کہیں جاتے ہوئے راستے میں اسے پیاس محسوس ہو' تو وہ پانی طلب کرے

4522 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَلٰى بَيْتٍ فِىْ فِنَائِهٖ قِرْبَةٌ مُّعَلَّقَةٌ

4522– حديث صحيح، ابن أبى السّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه أبو زرعة الدمشقى فى "تاريخه" 1135، وأبو يعلى 3571، والبزار 2099، والبيهقى فى "السنن" 10/228، وفى "دلائل النبوة " 4/322 و323، والبغوى 3405 من طرق عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد .وقال الترمذى بإثر الحديث 2847 فى الأدب: باب ما جاء فى إسناد الشعر: وقد روى عبد الرزاق هذا الحديث أيضاً عن معمر، عن الزهرى، عن أنس نحو هذا، وروى فى غير هذا الحديث أن النبى صلى الله عليه وسلم دخل مكة فى عُمرة القضاء وكعب بن مالك بين يديه؛ وهذا أصح عند بعض أهل الحديث، لأن عبد الله بن رواحة قُتِل يوم مؤتة، وإنما كانت عمرة القضاء بعد ذلك .قال الحافظ فى "الفتح" 7/573: وهو ذهول شديد وغلط مردود، وما أدرى كيف وقع الترمذى فى ذلك مع وفرة معرفته، ومع أن فى قصة عمرة القضاء اختصام جعفر وأخيه على وزيد بن حارثة فى بنت حمزة، وجعفر قُتِلَ هو وزيد وابن رواحة فى موطن واحد، وكيف يخفى عليه يعنى الترمذى– مثل هذا؟! ثم وجدت عن بعضهم أن الذى عند الترمذى من حديث أنس أن ذلك كان فى فتح مكة، فإن كان كذلك، اتجه اعتراضُه، لكن الموجود بخط الكروخى راوى الترمذى ما تقدم، والله أعلم .قلت: وسيأتى الحديث من طريق أخرى برقم 5758 .

فَاسْتَسْقَى، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ: ذَكَاةُ الْأَدِيمِ دِبَاغُهُ

❀❀ حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے موقع پر ایک گھر میں تشریف لائے جس کے کونے میں مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یہ (مشکیزہ) مردار کی کھال سے بنا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دباغت چمڑے کو پاک کر دیتی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ تَذْكِيرُ نَفْسِهِ الْآخِرَةَ بِزِيَارَةِ الْقُبُورِ فِي بَعْضِ لَيَالِيهِ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' کہ وہ بعض راتوں میں قبرستان جا کر اپنے آپ کو آخرت کی یاد دلائے

4523 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ آخِرَ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَأَتَانَا وَإِيَّاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: عَطَاءٌ هَذَا هُوَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بھی رات میں ان کے ہاں قیام کرنا ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصے میں بقیع کی طرف تشریف لے جاتے تھے اور یہ پڑھتے تھے۔

''اے اہل ایمان کی بستی کے رہنے والو! تم پر سلام ہو ہمارے پاس اور تمہارے پاس کل وہ چیز آ جائے گی' جس کا تم سے

4522- حديث صحيح لغيره، جون بن قتادة لم يوثقه غير المؤلف 4/119، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيه فمن رجال السنن . وهو في "مصنف ابن أبي شيبة" 8/381 .وأخرجه أحمد 3/476 و5/6، وأبو داوٗد 4125 في اللباس: باب في أُهب الميتة، والطبراني 6340، والبيهقي 1/17 من طرق عن همام بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/476 و5/7، وابن أبي شيبة 8/381، والنسائي 7/173-174 في الفرع والعتيرة: باب جلود الميتة، والطحاوي 1/471، والحاكم 4/141، والطبراني 6342 من طريق هشام الدستوائي، وابن عدي في "الكامل" 2/600 من طريق شعبة، كلاهما عن قتادة، به . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي!وأخرجه أحمد 5/6، والطبراني 6343 من طريقين عن سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن الحسن، عن سلمة بن المحبق، مثله . ولم يذكر فيه جون بن قتادة .وله شاهد بإسناد صحيح من حديث عائشة عند النسائي 7/174 في الفرع: باب جلود الميتة، بلفظ "ذكاة الميتة دباغها" . وآخر عن ابن عباس عند الحاكم 4/124 وسنده ضعيف .

4523- إسناده قوي على شرط مسلم، عبد العزيز بن محمد: هو الدراوردي، روى له البخاري تعليقاً ومتابعة واحتج به الباقون، وباقي السند على شرطهما .عطاء : هو ابن يسار الهلالي، والقعنبي: هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب . وقد تقدم برقم 3172 .ونسبه الحافظ المزي في "تحفة الإشراف" 12/241 إلى أبي داوٗد في الجنائز، عن القعنبي وقتيبة، بهذا الإسناد . وقال: حديث أبي داوٗد في رواية أبي الحسن بن العبد . قلت: ورواية أبي الحسن بن العبد هذه لم تطبع بعد .

وعدہ کیا گیا ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی (جلد ہی) تم سے آملیں گے اے اللہ! تو تمام اہل بقیع غرقد کی مغفرت کر دے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عطاء نامی راوی عطاء بن یسار ہے' جو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا غلام ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اسْتِعْمَالُ الْوَعْظِ لِرَعِيَّتِهِ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ لِيَتَقَوَّى بِهِ الْمُنْشَمِرِ فِي الْحَالِ، وَيَبْتَدِءُ فِيهِ الْمَرْوِيِّ فِيهِ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ

کہ وہ بعض دنوں میں اپنی رعایا کو وعظ و نصیحت کرے' تا کہ تجربہ کار اس سے قوت حاصل کرے اور اس بارے میں وہ اس سے آغاز کرے' جو اس بارے میں روایت کیا گیا ہے

4524 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ مِمَّا يُذَكِّرُ النَّاسَ كُلَّ خَمِيسٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: اَمَا اِنَّهُ مَا يَمْنَعُنِي ذٰلِكَ اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ بَيْنَ الْاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ہر جمعرات کے دن لوگوں کو وعظ کیا کرتے تھے ایک صاحب نے عرض کی: میری یہ خواہش ہے' آپ روزانہ ہمیں وعظ کیا کریں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صرف اس اندیشے کے تحت یہ کام نہیں کرتا کہ کہیں میں تمہیں اکتاہٹ کا شکار نہ کردوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمیں وقفے وقفے سے وعظ کیا کرتے تھے اس اندیشے کے تحت کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّسْلُكَ الْوُلَاةُ فِي رَعِيَّتِهِمْ بِمَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4524- إسناده صحيح على شرطهما. جرير هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر، وأبو وائل: هو شقيق ابن سلمة. وأخرجه مسلم 2821 83 في صفات المنافقين: باب الاقتصاد في الموعظة، والنسائي في العلم كما في "التحفة" 7/55 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/427، والبخاري 70 في العلم: باب من جعل لأهل العلم معلومة، من طريق جرير بن عبد الحميد، به. وأخرجه أحمد 1/465-466 عن عبيدة بن حميد، ومسلم 2821 83 من طريق فضيل بن عياض، كلاهما عن منصور، به. وأخرجه أحمد 1/377 و378 و425 و440 و443 و462، والبخاري 68 في العلم: باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يتخولهم بالموعظة والعلم كي لا ينفروا، و 6411 في الدعوات: باب الموعظة ساعة بعد ساعة، ومسلم 2821 82، والترمذي 2855 في الأدب: باب ما جاء في الفصاحة والبيان، من طرق عن الأعمش، عن أبي وائل، به.

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ حکمران اپنی رعایا کو یوں لے کر چلیں جس کی اجازت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے نہ دی ہو

4525 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هِشَامٍ الْغَسَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ السَّكُوْنِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا اَبُو الدَّرْدَاءِ يَوْمًا يَسِيْرُ شَاذًّا مِنَ الْجَيْشِ اِذْ لَقِيَهُ رَجُلَانِ شَاذَانِ مِنَ الْجَيْشِ، فَقَالَ: يَا هٰذَانِ، اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ ثَلَاثَةٌ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَكَانِ اِلَّا اُمِّرُوا عَلَيْهِمْ، فَلْيَتَاَمَّرْ اَحَدُكُمْ، قَالَا: اَنْتَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ، قَالَ: بَلْ اَنْتُمَا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ وَالِيْ ثَلَاثَةٍ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ مَغْلُولَةً يَمِيْنُهُ فَكَّهُ عَدْلُهُ، اَوْ غَلَّهُ جَوْرُهُ

عدی بن عدی کندی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ لشکر سے ہٹ کر سفر کر رہے تھے اسی دوران ان کی ملاقات دو آدمیوں سے ہوئی وہ بھی لشکر سے ہٹے ہوئے تھے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے دو آدمیو! جب بھی اس طرح کی جگہ پر تین آدمی اکٹھے ہو جائیں' تو ان پر کوئی امیر بھی ہونا چاہئے اس لیے تم اپنے میں سے کسی کو امیر مقرر کر دو۔ ان دونوں نے کہا: اے ابودرداء آپ امیر ہیں' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ تم دونوں امیر ہو۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی تین آدمیوں کا کوئی نگران اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس کا دایاں ہاتھ باندھا ہوا ہوگا اگر اس نے انصاف کیا ہوگا' تو وہ اس کے ہاتھ کو کھلوا دے گا اور اگر ظلم کیا ہوگا' تو وہ ہاتھ بندھا رہے گا''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّخْتَارَ لِاُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالتَّوْلِيَةِ عَلَيْهِمْ مَنْ هُوَ اَصْلَحُ لَهَا، وَلَهُمْ دُوْنَ مَنْ لَا يَصْلُحُ، وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ قَرِيْبُهُ وَحَمِيْمُهُ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ کہ وہ مسلمانوں کے امور (کا نگران)

اور ان کا والی ایسے شخص کو بنائیں' جو اس کام کی سب سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہو' اور مسلمانوں کے حق میں (زیادہ بہتر ہو) نہ کہ اسے بنائیں جو اس کے لیے زیادہ بہتر نہ ہو اگرچہ وہ (اہل کار) اس (امیر کا) رشتہ دار یا دوست ہی کیوں نہ ہو

4526 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

4525– إسناده ضعيف جداً، إبراهيم بن هشام الغساني لم يوثقه غير المؤلف 8/79، وكذبه أبو حاتم وأبو زرعة، وقال علي بن الحسين بن الجنيد: ينبغي إلا يُحدث عنه . انظر "الجرح والتعديل" 2/142–143، و"الميزان" 1/72–73 .وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" 2/732 ونسبه إلى ابن عساكر في "تاريخ دمشق" .

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث):اَنَّهُ اجْتَمَعَ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَا: وَاللّٰهِ لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ، قَالَ: لِيْ وَلِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّرَهُمَا عَلٰى هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ، فَاَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ، وَاَصَابَا مَا يُصِيبُ النَّاسُ مِنَ الْمَنْفَعَةِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا هُمَا فِيْ ذٰلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، فَقَالَ: مَاذَا تُرِيْدَانِ؟ فَاَخْبَرَاهُ بِالَّذِيْ اَرَادَا، فَقَالَ: لَا تَفْعَلَا، فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ، فَقَالَا: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا، فَمَا هٰذَا مِنْكَ اِلَّا نَفَاسَةٌ عَلَيْنَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِلْتَ صِهْرَهُ، فَمَا نَفِسْنَا ذٰلِكَ عَلَيْكَ، فَقَالَ: اَنَا اَبُوْ حَسَنٍ اَرْسِلُوْهُمَا، ثُمَّ اضْطَجَعَ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ اِلَى الْحُجْرَةِ، فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتّٰى مَرَّ بِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَ بِآذَانِنَا، وَقَالَ: اَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ، وَدَخَلَ، فَدَخَلْنَا مَعَهُ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِيْ بَيْتِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَ: فَكَلَّمْنَاهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، جِئْنَاكَ لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰى هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَنُصِيبُ مَا يُصِيبُ النَّاسُ مِنَ الْمَنْفَعَةِ، وَنُؤَدِّيْ اِلَيْكَ مَا يُؤَدِّي النَّاسُ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلٰى سَقْفِ الْبَيْتِ، حَتّٰى اَرَدْنَا اَنْ نُكَلِّمَهُ، قَالَ: فَاَشَارَتْ اِلَيْنَا زَيْنَبُ مِنْ وَرَاءِ حِجَابِهَا كَاَنَّهَا تَنْهَانَا عَنْ كَلَامِهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ، فَقَالَ: اَلَا اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِيْ لِمُحَمَّدٍ، وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ، اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ، ادْعُ لِيْ مَحْمِيَةَ بْنَ جُزْءٍ - وَكَانَ عَلَى الْعُشُوْرِ -، وَاَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ، قَالَ: فَاَتَيَا، فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ: اَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ، لِلْفَضْلِ، فَاَنْكَحَهُ، وَقَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ: اَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ، قَالَ: فَاَنْكَحَنِيْ، ثُمَّ قَالَ لِمَحْمِيَةَ: اَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ

❀❀ عبدالمطلب بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: حضرت ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہم ان دو لڑکوں کو (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں' تو یہ مناسب ہوگا) راوی کہتے ہیں: انہوں نے مجھے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو زکوۃ کی وصولی کا نگران مقرر کردیں اور جو تنخواہ لوگوں کو دیتے ہیں انہیں بھی دیا کریں اور جو فائدہ لوگوں کو حاصل ہوتا ہے ان دونوں کو بھی حاصل ہو۔ راوی کہتے ہیں: یہ دونوں صاحبان ابھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے انہوں نے دریافت کیا: آپ دونوں کیا چاہتے ہیں؟ ان دونوں صاحبان نے اپنے ارادے کے بارے میں انہیں بتایا تو حضرت

4526- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . وعبيد الله بن عبد الله بن الحارث: يقال له أيضاً: عبد الله مكبراً- بن عبد الله بن الحارث .وأخرجه أحمد 4/166 عن يعقوب وسعد ابني إبراهيم، عن أبيهما، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/166، ومسلم 1072 في الزكاة: باب ترك استعمال آل النبي على الصدقة، وأبو داؤد 2985 في الخراج والإمارة: باب في بيان مواضع قسم الخمس وسهم ذي القربى، والنسائي 5/105-106 في الزكاة: باب استعمال آل النبي صلى الله عليه وسلم على الصدقة، والبيهقي 7/31 من طرق عن ابن شهاب، بِهِ .وقوله: أخرجا ما تصرران معناه: أخرجا ما تجمعانه في صدوركما من الكلام، وكل شيء جمعته، فقد صررته .

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ دونوں ایسا نہ کریں اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کریں گے ان دونوں نے دریافت کیا: یہ آپ کیوں کہہ رہے ہیں؟ یہ آپ صرف ہمارے ساتھ حسد کی وجہ سے کہہ رہے ہیں۔ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نصیب ہوا' آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہیں' لیکن ہم نے تو آپ سے حسد نہیں کیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابوالحسن ہوں تم ان دونوں کو بھیج دو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹ گئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کر لی تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے کان پکڑے اور فرمایا: جو تمہارے ذہن میں ہے بیان کرو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم بھی اندر گئے اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ زینب بن جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں مقیم تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں بات چیت کی ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں تاکہ آپ ہمیں زکوٰۃ وصول کرنے کا نگران مقرر کریں اور اس سے جو فائدہ لوگوں کو ہوتا ہے وہ ہمیں بھی حاصل ہو (یعنی ہمیں بھی تنخواہ ملے) ہم بھی آپ کو وہ چیز ادا کریں گے جو لوگ ادا کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھا کر گھر کی چھت کی طرف دیکھا' یہاں تک کہ ہم نے یہ خواہش کی کہ ہم نے آپ سے اس بارے میں بات چیت نہ کی ہوتی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پردے کے پیچھے سے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ہمیں اشارہ کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات نہ کریں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! محمد اور محمد کے گھر والوں کے لیے زکوٰۃ مناسب نہیں ہے'' یہ لوگوں کا مال ہے تم محمیہ بن جزء کو میرے پاس بلا کر لاؤ یہ صاحب عشر'' وصول کرنے کے نگران تھے اور ابوسفیان بن حارث کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ راوی کہتے ہیں: وہ دونوں حضرات آ گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمیہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس لڑکے کی شادی اپنی بیٹی کے ساتھ کر دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمائی تو انہوں نے ان کے ساتھ شادی کر دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان بن حارث سے فرمایا: اس لڑکے کی شادی اپنی بیٹی کے ساتھ کر دو۔ راوی کہتے ہیں' تو انہوں نے میری شادی کر دی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمیہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: خمس میں سے ان دونوں کا مہر ادا کر دو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّرْفُقَ بِنِسَاءِ رَعِيَّتِهٖ، وَلَا سِيَّمَا مَنْ كَانَتْ ضَعِيفَةَ الْعَقْلِ مِنْهُنَّ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنی رعایا سے تعلق رکھنے والی خواتین کے ساتھ نرمی کا رویہ اختیار کرے بطور خاص وہ خواتین جن کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں ہوتا

4527 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ امْرَاَةً كَانَ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُمَّ فُلَانٍ، خُذِيْ اَيَّ الطُّرُقِ شِئْتِ، فَقُوْمِيْ فِيْهِ حَتّٰى اَقُوْمَ مَعَكِ، فَخَلَا مَعَهَا رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِيهَا حَتّٰى قَضَتْ حَاجَتَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون کچھ ذہنی مریض تھی اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام فلاں تم جس بھی جگہ پر چاہو جتنی دیر چاہو میں تمہارے ساتھ ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات چیت کی' یہاں تک کہ اس عورت نے اپنی ضرورت کو پورا کر لیا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْأَئِمَّةِ اَنْ يَّقِيلُوْا عِنْدَ بَعْضِ نِسَاءِ رَعِيَّتِهِمْ اِذَا كُنَّ ذَوَاتِ اَزْوَاجٍ

حکمرانوں کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اپنی رعایا میں سے کسی خاتون کے ہاں دوپہر کے وقت سو سکتے ہیں' جبکہ وہ شادی شدہ خاتون ہوں

4528 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ فَتَبْسُطُ لَهٗ نِطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ،

4527– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج السامي، . فقد روى له النسائي وهو ثقة . وهو في "مسند أبي يعلى " 3472، وعنه أخرجه أبو الشيخ في أخلاق النبي صلى الله عليه وسلم وآدابه ص 30 . وأخرجه أحمد 3/285، ومسلم 2326 في الفضائل: باب قرب النبي عليه السلام من الناس وتبركهم به، وأبو داؤد 4819 في الأدب: باب في الجلوس على الطرقات، وأبو يعلى 3518، والبيهقي في الدلائل 1/331–332 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داؤد 4818، والترمذي في "الشمائل" 324، والبغوي 3672 من طريق حميد، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/98 عن هشيم، أنبأنا حميد، عن أنس بن مالك قال: إن كانت الأمَة من أهل المدينة لتأخذ بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنطلق به في حاجتها . وعلّقه البخاري 6072 في الأدب: باب الكبر، فقال: وقال محمد بن عيسى، حدثنا هشيم، أخبرنا حميد الطويل، حدثنا أنس بن مالك، فذكره . قال الحافظ: وإنما عدل البخاري عن تخريجه عن أحمد بن حنبل لتصريح حميد في رواية محمد بن عيسى بالتحديث . . . والبخاري يخرج له ما صرح فيه بالتحديث!وأخرجه ابن ماجة 4177 في الزهد: باب البراءة من الكبر، والتواضع، وأبو الشيخ ص30 و31 من طريق شعبة، عن علي بن زيد، عن أنس قال: إن كانت الأمة من أهل المدينة لتأخذ بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم فما ينزع يده من يدها حتى تذهب به حيث شاءت من المدينة في حاجتها . وفيه علي بن زيد: وهو ابن جدعان، ضعيف الحديث .

4528– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سوار بن عبد الله العنبري وهو ثقة روى له أبو داؤد والترمذي والنسائي .وأخرجه أحمد 3/103 عن عبد الوهّاب بن عبد المجيد الثقفي، بهذا الإسناد .وأخرجه بنحوه أحمد 6/376–377، ومسلم 2332 في الفضائل: باب طيب عرق النبي صلى الله عليه وسلم والتبرك به، والطبراني 25/297 من طريق عفان، عن وهيب، عن أيوب، عن أبي قلابة، عن أنس بن مالك، عن أم سليم .وأخرجه بروايات أخرى بنحوه عن أنس وأم سليم: أحمد 3/136 و221 و231 و287، والبخاري 6281 في الاستئذان: باب من زار قوماً فقال عندهم، ومسلم 2331، والنسائي 8/218 في الزينة: باب ما جاء في الأنطاع، والطبراني 25/289 و290، والبيهقي 1/254 .

وَتَأْخُذُ مِنْ عَرَقِهِ فَتَجْعَلُهُ فِي طِيبِهَا، وَتَبْسُطُ لَهُ الْخُمْرَةَ فَيُصَلِّي عَلَيْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چٹائی بچھا دیتی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر آرام فرمایا کرتے تھے وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ لے کر اپنی خوشبو میں ملا لیتی تھیں پھر وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چٹائی بچھاتی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ أَنْ يُرْدِفَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ خَلْفَهُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی رعایا میں سے کسی کو اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لے

4529 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأَذَانِ، وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعَى بِذِي قَرَدٍ، فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟، قَالَ: غَطَفَانُ، قَالَ: فَصَرَخْتُ، فَقُلْتُ: يَا صَبَاحَاهُ، فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِي حَتّٰى أَدْرَكْتُ الْقَوْمَ، وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ، وَكُنْتُ رَامِيًا، وَجَعَلْتُ أَقُولُ:

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

حَتّٰى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ، وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً، قَالَ: وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ، فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ، فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ، مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ، إِنَّهُمُ الْآنَ بِغَطَفَانَ يُقْرَوْنَ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْنَا وَأَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهِ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اذان ہونے سے پہلے (اپنے گھر سے) نکلا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں اس وقت ذی قرد کے مقام پر چل رہی تھیں میری ملاقات حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام سے ہوئی اس نے بتایا:

4529- حديث صحيح إسناده حسن، هشام بن عمار لا يرقى حديثه إلى رتبة الصحيح وإن روى له البخاري، ومن فوقه ثقات على شرطهما .وأخرجه أحمد 4/48 عن إبراهيم بن مهدي، والبخاري 4194 في المغازي: باب غزوة ذات القَرَد، ومسلم 1806 في الجهاد: باب غزوة ذي قرد وغيرها، والنسائي في "اليوم والليلة" 978، والبيهقي في "دلائل النبوة" 4/180-181 من طريق قتيبة بن سعيد، كلاهما عن حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد .وأخرجه بنحوه أحمد 4/48، والبخاري 3041 في الجهاد: باب من رأى العدو فنادى بأعلى صوته: يا صاحباه، حتى يسمع الناس، عن مكّي بن إبراهيم، والطبراني 6284، والبيهقي في "السنن" 10/236، وفي "الدلائل" 4/181-182 من طريق أبي عاصم النبيل، كلاهما عن يزيد بن أبي عبيد، به . وسيرد بنحوه في قصة طويلة عند المؤلف برقم 7129 من طريق عكرمة بن عمار، عن إياس بن سلمة، عن أبيه سلمة بن الأكوع .

نبی اکرم ﷺ کی اونٹنیاں پکڑی گئی ہیں میں نے دریافت کیا: انہیں کس نے پکڑا ہے اس نے جواب دیا: غطفان (قبیلے کے لوگوں نے پکڑا ہے) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے بلند آواز میں چیخ ماری "خطرہ ہے" پورے مدینہ منورہ تک میری آواز گئی پھر میں سامنے کی سمت میں دوڑ پڑا' یہاں تک کہ میں ان لوگوں کے پاس پہنچ گیا وہ اس وقت پانی پلا رہے تھے میں نے انہیں تیر مارنے شروع کیے میں بڑا اچھا تیر انداز تھا میں ساتھ یہ بھی کہتا جا رہا تھا۔

"میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینے لوگوں کی بربادی کا دن ہے"۔

(حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) یہاں تک کہ میں نے ان سے اونٹنیوں کو حاصل کر لیا میں نے ان سے تیس چادریں بھی حاصل کر لیں اسی دوران نبی اکرم ﷺ اور لوگ تشریف لے آئے میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے ان لوگوں کو پانی پر گھیر لیا تھا وہ لوگ پیاسے ہیں آپ اسی وقت ان کے پیچھے کسی کو روانہ کر دیں (تو وہ پکڑے جا سکتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اکوع کے بیٹے تم کامیاب ہو گئے ہو تو بس ٹھیک ہے۔ وہ لوگ اس وقت غطفان قبیلے تک پہنچ چکے ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم روانہ ہوئے نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے اپنی اونٹنی پر بٹھا لیا' یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ بَذْلُ عِرْضِهِ لِرَعِيَّتِهِ، اِذَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ صَلَاحُ اَحْوَالِهِمْ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنی رعایا کے لیے اپنی عزت کو پیش کرے' جبکہ ایسا کرنا ان کے لیے دینی اور دنیاوی اعتبار سے فائدہ مند ہو

4530 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ عِلَاطٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِيْ بِمَكَّةَ مَالًا، وَاِنَّ لِيْ بِهَا اَهْلًا، وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ آتِيَهُمْ، فَاَنَا فِيْ حِلٍّ اِنْ اَنَا نِلْتُ مِنْكَ، اَوْ قُلْتُ شَيْئًا، فَاَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقُوْلَ مَا شَاءَ، قَالَ: فَاَتٰى امْرَاَتَهُ حِيْنَ قَدِمَ، فَقَالَ: اجْمَعِيْ لِيْ مَا كَانَ

4530- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الملك بن زنجوية وهو ثقة من رجال أصحاب السنن . وهو في مصنف عبد الرزاق 9771، وفي "مسند أبي يعلى" 3479 ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 3/138-139، والنسائي في السير كما في "التحفة" 1/153، والطبراني 3196، والبزار 1816، والبيهقي في "السنن" 9/150-151، وفي "الدلائل" 4/268 . ورواية النسائي مختصرة .وأخرجه يعقوب بن سفيان الفسوي في "المعرفة والتاريخ" 1/507-509، ومن طريقه البيهقي في "الدلائل" 4/266-267 عن زيد بن المبارك، عن محمد بن ثور، عن معمر، به .

عِنْدَكَ، فَإِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَشْتَرِيَ مِنْ غَنَائِمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، فَإِنَّهُمْ قَدِ اسْتُبِيْحُوا وَأُصِيبَتْ أَمْوَالُهُمْ، قَالَ: وَفَشَا ذٰلِكَ بِمَكَّةَ، فَأَوْجَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَأَظْهَرَ الْمُشْرِكُوْنَ فَرَحًا وَسُرُوْرًا، وَبَلَغَ الْخَبَرُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَقَرَ فِي مَجْلِسِهِ، وَجَعَلَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّقُوْمَ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَأَخْبَرَنِي الْجَزَرِيُّ، عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ: فَأَخَذَ الْعَبَّاسُ ابْنًا لَهُ يُقَالُ لَهُ: قُثَمْ، وَكَانَ يُشْبِهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَلْقٰى، فَوَضَعَهُ عَلٰى صَدْرِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ:

حِبِّي قُثَمْ حِبِّي قُثَمْ...... شَبِيْهُ ذِي الْأَنْفِ الْأَشَمْ

نَبِيُّ رَبِّ ذِي النِّعَمْ........ بِرَغْمِ أَنْفِ مَنْ رَغَمْ

قَالَ مَعْمَرٌ، قَالَ ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ غُلَامًا لَهُ إِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ عِلَاطٍ فَقَالَ: وَيْلَكَ مَا جِئْتَ بِهٖ، وَمَاذَا تَقُوْلُ؟، فَمَا وَعَدَ اللّٰهُ خَيْرٌ * مِمَّا جِئْتَ بِهٖ، قَالَ الْحَجَّاجُ لِغُلَامِهٖ: اَقْرِءْ أَبَا الْفَضْلِ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ: فَلْيُخْلِ لِي بَعْضَ بُيُوْتِهٖ لِآتِيَهُ، فَإِنَّ الْخَبَرَ عَلٰى مَا يَسُرُّهُ، فَجَاءَ غُلَامُهُ، فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ، قَالَ: أَبْشِرْ أَبَا الْفَضْلِ فَوَثَبَ الْعَبَّاسُ فَرَحًا حَتّٰى قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ الْحَجَّاجُ، فَأَعْتَقَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحَجَّاجُ فَأَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَغَنِمَ أَمْوَالَهُمْ، وَجَرَتْ سِهَامُ اللّٰهِ فِي أَمْوَالِهِمْ، وَاصْطَفٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، وَاتَّخَذَهَا لِنَفْسِهٖ، وَخَيَّرَهَا بَيْنَ أَنْ يُّعْتِقَهَا فَتَكُوْنُ زَوْجَتَهُ أَوْ تَلْحَقَ بِأَهْلِهَا، فَاخْتَارَتْ أَنْ يُّعْتِقَهَا وَتَكُوْنُ زَوْجَتَهُ، وَلٰكِنِّي جِئْتُ لِمَالٍ كَانَ لِي هَا هُنَا أَرَدْتُ أَنْ أَجْمَعَهُ وَأَذْهَبَ بِهٖ، فَاسْتَأْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لِي أَنْ أَقُوْلَ مَا شِئْتُ، فَأَخْفِ عَنِّي ثَلَاثًا، ثُمَّ اذْكُرْ مَا بَدَا لَكَ، قَالَ: فَجَمَعَتِ امْرَأَتُهُ مَا كَانَ عِنْدَهَا مِنْ حُلِيٍّ وَمَتَاعٍ جَمَعَتْهُ فَدَفَعَتْهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَمَرَّ بِهٖ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ثَلَاثٍ أَتَى الْعَبَّاسُ امْرَأَةَ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ زَوْجُكِ، فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ قَدْ ذَهَبَ، وَقَالَتْ: لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ أَبَا الْفَضْلِ، لَقَدْ شَقَّ عَلَيْنَا الَّذِي بَلَغَكَ، قَالَ: أَجَلْ لَا يُخْزِيْنِي اللّٰهُ، وَلَمْ يَكُنْ بِحَمْدِ اللّٰهِ إِلَّا مَا أَحْبَبْنَاهُ، وَقَدْ أَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ، أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَتَحَ خَيْبَرَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَرَتْ فِيْهَا سِهَامُ اللّٰهِ، وَاصْطَفٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ لِنَفْسِهٖ، فَإِنْ كَانَ لَكِ حَاجَةٌ فِي زَوْجِكِ فَالْحَقِي بِهٖ، قَالَتْ: أَظُنُّكَ وَاللّٰهِ صَادِقًا، قَالَ: فَإِنِّي صَادِقٌ وَّالْأَمْرُ عَلٰى مَا أَخْبَرْتُكِ، قَالَ: ثُمَّ ذَهَبَ حَتّٰى أَتٰى مَجَالِسَ قُرَيْشٍ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: لَا يُصِيبُكَ إِلَّا خَيْرٌ أَبَا الْفَضْلِ، قَالَ: لَمْ يُصِبْنِي إِلَّا خَيْرٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ، وَقَدْ أَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ، أَنَّ خَيْبَرَ فَتَحَهَا اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَرَتْ فِيْهَا سِهَامُ اللّٰهِ، وَاصْطَفٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ لِنَفْسِهٖ، وَقَدْ سَأَلَنِي أَنْ أُخْفِيَ عَنْهُ ثَلَاثًا، وَإِنَّمَا جَاءَ لِيَأْخُذَ مَا كَانَ لَهُ ثُمَّ يَذْهَبَ، قَالَ: فَرَدَّ اللّٰهُ الْكَآبَةَ الَّتِي كَانَتْ بِالْمُسْلِمِيْنَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ، وَخَرَجَ الْمُسْلِمُوْنَ مَنْ كَانَ دَخَلَ بَيْتَهُ مُكْتَئِبًا حَتّٰى أَتَوُا الْعَبَّاسَ، فَأَخْبَرَهُمُ الْخَبَرَ، فَسُرَّ الْمُسْلِمُوْنَ، وَرَدَّ اللّٰهُ مَا كَانَ مِنْ كَآبَةٍ أَوْ غَيْظٍ، أَوْ خِزْيٍ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کر لیا تو حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مکہ میں میری زمین ہے اور میرے بال بچے بھی وہاں ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ان کے پاس چلا جاؤں آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں (جھوٹ موٹ کے طور پر) آپ کے خلاف بات کروں' یا کوئی بات کہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی کہ وہ جو چاہیں کہہ دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ اپنی بیوی کے پاس آئے' تو انہوں نے کہا: تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ اکٹھا کر کے مجھے دو میں یہ چاہتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب سے بکریاں خرید لوں' کیونکہ انہیں اس کی ضرورت ہے اور ان کے اموال تباہ ہو گئے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ بات مکہ میں پھیل گئی اس سے مسلمانوں کو بہت افسوس ہوا اور مشرکین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی یہ اطلاع حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تک بھی پہنچی تو وہ جہاں تھے وہیں بیٹھے رہ گئے ان سے کھڑا بھی نہ ہوا گیا۔

مقسم نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے قثم کو لیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے ساتھ لٹا لیا انہیں اپنے سینے پر رکھا اور یہ کہا۔

''میرا محبوب قثم جو مرتبے والی شخصیت (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے' جو اس پروردگار کے بھیجے ہوئے نبی ہیں جو نعمتیں عطا کرتا ہے خواہ کسی کو یہ کتنا ہی برا لگے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے اپنے لڑکے کو حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور کہا تمہارا ستیاناس ہو تم کیا اطلاع لے کر آئے ہو اور کیا کہتے پھر رہے ہو تم جو اطلاع لے کر آئے ہو اللہ تعالیٰ نے اس شکل میں بھلائی کا وعدہ نہیں کیا تھا۔ تو حجاج نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے غلام سے کہا تم حضرت ابوالفضل رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ) کو میری طرف سے سلام کہہ دینا اور ان سے یہ کہنا کہ وہ اپنے گھر میں مجھ سے تنہائی میں ملنے کا موقع دیں انہیں ایسی اطلاع ملے گی جو انہیں خوش کر دے گی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا غلام آیا اور جب وہ دروازے پر پہنچا تو بولا اے ابوالفضل آپ خوشخبری قبول کیجئے' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ انتہائی خوش ہوئے' یہاں تک کہ انہوں نے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بتایا جو حجاج نے اسے بتایا تھا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو آزاد کر دیا پھر حجاج آئے انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو صورت حال کے بارے میں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کر لیا ہے اور ان لوگوں کا مالِ غنیمت حاصل کر لیا ہے اور ان کے اموال میں اللہ تعالیٰ کا حصہ بھی جاری ہوا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو اپنے لیے مخصوص کر لیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو یہ اختیار دیا ہے' اگر وہ چاہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں آزاد کر کے ان کے ساتھ شادی کر لیں ورنہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جائے' تو اس خاتون نے اس بات کو اختیار کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لیں۔

(حضرت حجاج نے بتایا) میں اپنے مال کی وجہ سے یہاں آیا ہوں جو یہاں ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے اکٹھا کروں اور اسے ساتھ لے کر چلا جاؤں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت مانگی' تو آپ نے مجھے اجازت دے دی کہ میں جو چاہوں وہ بیان کر دوں آپ تین دن تک اس بات کو خفیہ رکھیں اس کے بعد آپ جیسے مناسب سمجھیں اس کا ذکر کر دیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان کی اہلیہ نے جو کچھ موجود تھا اس سب کو اکٹھا کیا جس کا تعلق زیورات اور ساز و سامان سے تھا اس خاتون نے اسے اکٹھا کیا اور ان کے سپرد کیا' تو وہ اس سامان کو ساتھ لے کر روانہ ہو گئے۔

تین دن گزرنے کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت حجاج رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے پاس آئے اور دریافت کیا: تمہارے شوہر کا کیا حال ہے اس خاتون نے انہیں بتایا وہ تو چلے گئے ہیں اس خاتون نے کہا: اے ابوالفضل اللہ تعالیٰ آپ کو رسوائی سے محفوظ رکھے آپ تک جو اطلاع پہنچی ہے وہ ہمیں بہت گراں گزری ہے' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں اللہ تعالیٰ مجھے رسوائی سے محفوظ رکھے' لیکن اللہ کے فضل سے جو ہم پسند کرتے ہیں وہی ہو گا۔ حجاج نے مجھے بتا دیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کر لیا ہے اور خیبر میں اللہ تعالیٰ کا حصہ بھی مقرر ہو گیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنی ذات کے لیے مخصوص کر لیا ہے اور اگر تم اپنے شوہر کے پاس جانا چاہتی ہو' تو اس کے پاس چلی جاؤ۔ اس خاتون نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کے بارے میں میرا یہی گمان ہے' آپ سچ بول رہے ہیں' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سچ ہی بول رہا ہوں اور صورت حال اسی طرح ہے' جس طرح میں نے تمہیں بتائی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے گئے اور قریش کی محفل میں تشریف لے آئے وہ لوگ یہ کہہ رہے تھے اے ابوالفضل آپ کو تو ہمیشہ بھلائی ہی لاحق ہوئی ہے' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب بھی اللہ کے فضل سے مجھے صرف بھلائی ہی لاحق ہوئی ہے۔ حجاج نے مجھے یہ بات بتائی ہے' اللہ تعالیٰ نے خیبر کو اپنے رسول کے لیے فتح کر دیا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حصہ مقرر ہوا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنی ذات کے لیے مخصوص کر لیا ہے۔ حجاج نے مجھ سے یہ کہا تھا: میں تین دن تک اس بات کو پوشیدہ رکھوں۔ حجاج یہاں اس لیے آیا تھا تاکہ اس کی جو چیزیں یہاں ہیں وہ انہیں حاصل کر لے اس کے بعد وہ چلا گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو مسلمانوں کو مشرکین کے حوالے سے جو پریشانی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے ختم کر دیا اور جو بھی مسلمان اپنے گھر میں چھپ کے بیٹھے ہوئے تھے وہ باہر نکل آئے' یہاں تک کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں اصل صورت حال بتائی تو مسلمان اس سے بہت خوش ہوئے اور انہیں جو دکھ اور پریشانی اور مشرکین کے حوالے سے جو تکلیف تھی وہ اللہ تعالیٰ نے ختم کر دی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ بَذْلُ النَّفْسِ لِلْمِهَنِ الَّتِي مِنْهَا صَلَاحُ اَحْوَالِ رَعِيَّتِهِ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ ایسے کام بذات خود کرے جو رعایا کی صورت حال کی بہتری کے لیے ہوں

4531 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ حِيْنَ وُلِدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِيْ عَبَاءَةٍ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْنَأُ بَعِيْرًا لَهُ، فَقَالَ: هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ؟، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ، فَأَلْقَاهُنَّ فِيْ فِيْهِ فَلَاكَهُنَّ، ثُمَّ فَغَرَفَا الصَّبِيِّ فَمَجَّهُ فِيْ فِيْهِ، فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حِبُّ الْاَنْصَارِ التَّمْرُ، وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں صاحب زادے عبداللہ کی پیدائش پر اسے ساتھ لے کر ایک چادر میں لپیٹ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت (صدقے کے) اونٹوں پر نشان لگا رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کھجور ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں میں نے کچھ کھجوریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے منہ میں ڈالا انہیں چبایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بچے کے منہ میں ڈال دی بچے نے اسے چوسنا شروع کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار کھجوروں سے محبت کرتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کا نام عبداللہ تجویز کیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّقُوْمَ فِيْ اِصْلَاحِ الظَّهْرِ الَّتِيْ هِيَ لَهُ اَوْ لِلصَّدَقَةِ بِنَفْسِهِ

اس بات کا تذکرہ حاکم کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ اونٹوں کی دیکھ بھال خود کرے خواہ اس کے اپنے ہوں یا صدقے کے اونٹ ہوں

4532 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ، بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

4531– إسناده صحيح على شرط مسلم، حماد بن سلمة ثقة من رجاله، وباقي رجال السند ثقات على شرطهما .وأخرجه البيهقي 9/305 من طريق أبي النضر الفقيه، عن أبي عبد الله محمد بن نصر الإمام، وتميم بن محمد، والحسن بن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 2144 22 في الآداب: باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته، وحمله إلى صالح يحنكه وجواز تسميته يوم ولادته . . .، وأبو يعلى 3283 عن عبد الأعلى بن حماد، به .وأخرجه الطيالسي 2056، وأحمد 3/175 و212 و287–288، وأبو داؤد 4951 في الأدب: باب في تغيير الأسماء، من طرق عن حماد، به . وفي رواية الطيالسي وأحمد 3/287–288 قصة لأم سليم أم أنس مع أبي طلحة، وانظر 7143 .قوله: يهنأ بعيراً يقال: هنأت البعير أهنؤه: إذا طليته بالهناء، وهو القَطِران . وقوله: فجعل الصبي يتلمظه أي: يدير لسانه في فيه ويحركه ويتتبع أثر التمر . وحِبّ، أي: محبوب .

4532– إسناده صحيح على شرطهما . محمد: هو ابن سيرين، وابن عون: هو . عبد الله، وابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم .وأخرجه البخاري بإثر الحديث 5470 في العقيقة: باب تسمية المولود غَداة يولد لمن لم يعق عنه وتحنيكه، و 5824 في اللباس: باب الخميصة السوداء، ومسلم 2119 109 في اللباس والزينة: باب جواز وسم الحيوان غير الآدمي في غير الوجه . . .، والبيهقي 7/35 من طريق محمد بن المثنى، بهذا الإسناد .وأخرجه بنحوه أحمد 3/106 عن محمد بن بشار، عن ابن أبي عدي، به .وأخرجه مسلم 2144 23 في الآداب: باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته . . .، من طريق حماد بن مسعدة، عن ابن عون، به بنحوه .وأخرجه أحمد 3/106 من طريق هشام بن حسان، عن ابن سيرين، به مطولاً .وأخرجه البخاري 5470 عن مطر بن الفضل، ومسلم 2144 23 عن أبي بكر بن أبي شيبة، كلاهما عن يزيد بن هارون، عن ابن عون، به . في رواية البخاري عن أنس بن سيرين، وفي رواية مسلم عن ابن سيرين . وانظر "الفتح" 9/503 .وأخرجه أحمد 3/105–106 مطولاً من طريق ابن أبي عدي، عن حميد، عن أنس .

اَبِیْ عَدِیٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ: يَا اَنَسُ، انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُحَنِّكُهُ، قَالَ: فَغَدَوْتُ بِهٖ، فَاِذَا هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ، وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بچے کو جنم دیا' تو انہوں نے فرمایا: اے انس! تم اس بچے کا دھیان رکھنا یہ کوئی چیز نہ کھائے جب تک یہ پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے گھٹی نہیں دیتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بچے کو لے کر روانہ ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک باغ میں موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اوڑھی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان اونٹوں پر نشان لگا رہے تھے جو فتح کے نتیجے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ اَنَّ قَوْلَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: وَهُوَ يَسِمُ اَرَادَ بِهٖ بِنَفْسِهٖ دُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ هُوَ الْاٰمِرُ بِهٖ

اس بات کا تذکرہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم داغ لگا رہے تھے''

اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود ایسا کر رہے تھے ایسا نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے کا حکم دیا تھا

4533 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ، فَوَافَيْتُهُ بِيَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تاکہ آپ اسے گھٹی دیں' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں نشان لگانے والا آلہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ذریعے زکوٰۃ کے اونٹوں کو نشان لگا رہے تھے۔

4533- إسناده صحيح على شرط البخاري، عبد الرحمٰن بن إبراهيم من رجاله، ومن . فوقه على شرطهما . وقد صرح الوليد بالتحديث عند البخاري، فانتفت شبهة تدليسه . وأخرجه البيهقي 7/34-35 من طريق محمد بن إسماعيل، عن عبد الرحمٰن بن إسماعيل، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم دحيم، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 1502 في الزكاة: باب وَسْم الإمام إبلَ الصدقة بيده، ومسلم 2119 112 في اللباس: باب جواز وسم الحيوان . . .، من طريقين عن الوليد بن مسلم، بِهِ . ورواية مسلم أخصر مما عند البخاري . وأخرجه أحمد 3/284 من طريق أبي إسحاق الفزاري، عن الأوزاعي، بِهِ .وأخرجه بنحوه البخاري 5542 في الذبائح والصيد: باب الوسم والعلَم في الصورة، ومسلم 2119 110 و111، وأبو داوُد 2563 في الجهاد: باب في وسم الدواب، من طريق هشام بن زيد، عن أنس . وقال فيه: يسم غنماً في مربد له في آذانها .

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ إِعْطَاءُ رَعِيَّتِهِ مَا يَأْمُلُونَهُ مِنَ الْأَسْبَابِ الَّتِي بِهَا يَتَبَرَّكُونَ مِنْ نَاحِيَتِهِ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنی رعایا کو وہ کچھ عطا کرے جس کے وہ لوگ اس امام سے خواہش مند ہوں جس کے ذریعے وہ اپنے گوشے میں ہی برکت حاصل کرے

4534 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، قَالَ:

(متن حدیث): عَقَلْتُ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِي مِنْ دَلْوٍ مُعَلَّقَةٍ فِي دَارِنَا، قَالَ مَحْمُودٌ: فَحَدَّثَنِي عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ بَصَرِي قَدْ سَاءَ، وَاِنَّ الْاَمْطَارَ اِذَا اشْتَدَّتْ سَالَ الْوَادِي فَحَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِي، فَلَوْ صَلَّيْتَ فِي مَنْزِلِي مَكَانًا اَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، قَالَ: فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ، فَاسْتَاْذَنَا، فَاَذِنْتُ لَهُمَا، قَالَ: فَمَا جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَالَ: اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ فِي مَنْزِلِكَ؟، فَاَشَرْتُ لَهُ اِلٰى نَاحِيَةٍ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَحَبَسْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ

❀❀ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات یاد ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر کلی کی تھی اس ڈول میں سے پانی لے کر جو ہمارے گھر میں لٹکا ہوا تھا۔ حضرت محمود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری نظر کمزور ہوگئی ہے' جب بارشیں زیادہ ہو جائیں' تو نشیبی علاقے میں پانی اکٹھا ہو جاتا ہے' جو میرے اور میرے محلے کی مسجد کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے' تو آپ اگر میرے گھر میں کسی جگہ نماز ادا کرلیں' تو میں اس جگہ کو جائے نماز بنالوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے ان دونوں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی میں نے ان دونوں کی خدمت میں اجازت پیش کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما نہیں ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے یہ دریافت کیا: تم کہاں یہ پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں اس جگہ نماز ادا کروں؟ میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک صف بنالی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کی پھر ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خزیرہ کھانے کے لیے روک لیا جو ہم نے آپ کے لیے تیار کیا تھا۔

4534– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عمرو بن عثمان: هو ابن سعيد بن كثير الحمصي، وهو صدوق روى له أصحاب السنن غير الترمذي . وأخرجه مسلم 33 265 في المساجد: باب الرخصة في التخلّف عن الجماعة بعذر، عن إسحاق بن إبراهيم، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . ولتمام تخريجه انظر 223 .

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ مَعُوْنَةُ رَعِيَّتِهِ فِيْ اَسْبَابِهِمْ بِنَفْسِهِ، وَاِنْ كَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ يَّكْفِيْهِ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ کہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ رعایا کے کام بذاتِ خود سرانجام دے اگرچہ لوگوں میں ایسے افراد موجود ہوں جو اس کام میں کفایت کر سکتے ہوں

4535 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقِلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ، وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا . . . وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا . . . وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا

اِنَّ الْاُولٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا . . . وَاِنْ اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احزاب کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہمراہ مٹی منتقل کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ کی سفیدی کو مٹی نے ڈھانپ لیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

''اے اللہ! اگر تیری ذات نہ ہوتی' تو ہم ہدایت حاصل نہ کرتے ہم صدقہ نہ دیتے ہم نماز نہ پڑھتے تو ہم پر سکینت نازل کر اور جب ہمارا دشمن سے سامنا ہو' تو ہمیں ثابت قدم رکھنا بے شک ان لوگوں نے ہم پر حملہ کیا ہے وہ لوگ اگر آزمائش کا ارادہ کریں گے تو ہم اسے تسلیم نہیں کریں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

4535- اسناده صحيح على شرطهما . أبو إسحاق: هو السَّبيعي عمرو بن عبد الله، وأبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي .وأخرجه الدارمي 2/221، والبخاري 2836 في الجهاد: باب حفر الخندق . والبيهقي 7/43 من طريق أبي الوليد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 712، وأحمد 4/285، والبخاري 2837 في الجهاد، و 4104 في المغازي: باب غزوة الخندق وهي الأحزاب، و 7236 في التمني: باب قول الرجل: لولا الله ما اهتدينا، ومسلم 1803 في الجهاد: باب غزوة الأحزاب وهي الخندق، والنسائي في السير كما في "التحفة" 2/54، وأبو يعلى 1716، والبغوي 3792 من طرق عن شعبة، به .وأخرجه البخاري 3034 في الجهاد: باب الرجز في الحرب، و 4106 في المغازي: باب غزوة الخندق، و 6620 في القدر: باب (وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ . . .)، والبيهقي 7/43 من طرق عن أبي إسحاق، به .

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّغْضِيَ عَنْ هَفَوَاتِ ذَوِي الْهَيْئَاتِ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے'
وہ صاحب حیثیت لوگوں کی کوتاہیوں سے درگزر کرے

4536 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَصَبْتُ شَارِفًا فِي مَغْنَمِ بَدْرٍ، وَاَعْطَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا، فَاَنَخْتُهُمَا عَلٰى بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اُرِيْدُ اَنْ اَحْمِلَ عَلَيْهِمَا اِذْخِرًا اَبِيعُهُ اَسْتَعِينُ بِهٖ عَلٰى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ، وَمَعِي رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ، وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي الْبَيْتِ، وَمَعَهُ قَيْنَةٌ تُغَنِّيهِ، فَقَالَتْ:

اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ

فَثَارَ اِلَيْهِمَا بِالسَّيْفِ، فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَاَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا، - فَقُلْتُ: السَّنَامُ، فَقَالَ: ذَهَبَ بِهٖ كُلِّهٖ -، قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلٰى مَنْظَرٍ اَفْظَعَنِيْ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ، فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ، فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى قَامَ عَلٰى رَاْسِهٖ، اَوْ قَالَ: عَلٰى رَاْسِ حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، قَالَ: فَرَفَعَ رَاْسَهٗ، وَقَالَ: اَلَسْتُمْ عَبِيدَ آبَائِي؟، قَالَ: فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت میں مجھے ایک اونٹنی ملی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک اور اونٹنی بھی عطا کردی میں نے ان دونوں اونٹنیوں کو ایک انصاری کے دروازے کے پاس باندھ دیا میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں ان دونوں اونٹنیوں پر اذخر (نامی گھاس) لاد کر لاؤں گا پھر اسے فروخت کروں گا اور اس کے ذریعے فاطمہ کے ساتھ شادی کے ولیمے کی تیاری کروں گا میرے ساتھ بنو قینقاع کا ایک آدمی بھی تھا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس گھر میں موجود تھے وہاں ایک کنیز گانا گا رہی تھی وہ یہ گا رہی تھی۔

''اے حمزہ! عمدہ قسم کی اونٹنیوں (پر حملہ کردو)''

4536- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذهلي فمن رجال البخاري .وأخرجه أحمد 1/142، والبخاري 2375 في الشرب والمساقات: باب بيع الحطب والكلأ، ومسلم 1979 1 في الأشربة: تحريم الخمر . . .، من طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد .وأخرجه بنحوه البخاري 2089 في البيوع: باب ما قيل في الصوّاغ، و 3091 في فرض الخمس: باب فرض الخمس، و 4003 في المغازي: باب رقم 12، و5793 في اللباس: باب الأردية، ومسلم 1979 2، وأبو داؤد 2986 في الخراج والإمارة: باب في بيان مواضع قسم الخمس وسهم ذي القربى، والبيهقي 6/153 و341-342 من طريق يونس، عن الزهري، به وبعضهم يزيد في الحديث على بعض .

تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے تلوار کے ذریعے ان دونوں پر حملہ کر کے ان کی کوہانیں کاٹ دیں ان کے پہلو چھیل دیئے اور ان کے کلیجے نکال لیے (راوی بیان کرتے ہیں) میں نے دریافت کیا: کوہان کا کیا بنا تو انہوں نے جواب دیا: وہ تو ساری ختم کر دی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ سب دیکھا تو مجھے بڑا دکھ ہوا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت زید رضی اللہ عنہ بھی تھے میں بھی ان کے ساتھ چلتا ہوا آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے سرہانے کھڑے ہوئے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا' تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے سر اٹھایا اور بولے: کیا تم سب لوگ میرے باپ دادا کے غلام نہیں ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم الٹے پاؤں واپس تشریف لے گئے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ تَرْكُ عُقُوبَةِ مَنْ اَسَاءَ اَدَبَهُ عَلَيْهِ مِنْ رَعِيَّتِهِ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' اس کی رعایا میں جو شخص اس کی بے ادبی کرے وہ اسے سزا نہ دے

4537 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سِنَانَ بْنِ اَبِي سِنَانَ الدُّؤَلِيِّ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّهُ: غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ يَوْمًا فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ فِي الشَّجَرِ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ: اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ، وَهُوَ فِي يَدِهِ، فَقَالَ لِي: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟، فَقُلْتُ لَهُ: اللّٰهُ، قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟، قُلْتُ: اللّٰهُ، فَشَامَ السَّيْفَ، وَجَلَسَ فَهُوَ هٰذَا جَالِسٌ، ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ

4537– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري 2913 في الجهاد: باب تفرّق الناس عن الإمام عند القائلة والاستظلال بالشجر، ومسلم 4/1786 13 في الفضائل: باب توكله على الله تعالى وعصمة الله تعالى له من الناس، والنسائي في السير كما في "التحفة" 2/188 من طريق إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/311، والبخاري 2910 في الجهاد: باب من علّق سيفه بالشجر في السفر عند القائلة، و2913، ومسلم 4/14، والنسائي في السير، والبيهقي في "السنن" 6/319، وفي "الدلائل" 3/373 من طريق شعيب بن أبي حمزة، والبخاري 4135 في المغازي: باب غزوة ذات الرّقاع، من طرق محمد بن أبي عتيق، كلاهما عن الزهري، بِهِ. وفي حديث شعيب: عن الزهري، عن أبي سنان بن أبي سنان وأبي سلمة بن عبد الرحمن. وأخرجه البخاري 4139 في المغازي: باب غزوة بني المصطلق. .، ومسلم 4/13، والبيهقي في "الدلائل" 3/374 من طريق معمر، عن الزهري، عن أبي سلمة، عن جابر. وأخرجه أحمد 3/364، ومسلم 843 و4/14، والبيهقي في "الدلائل" 3/375 من طريق يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن جابر. وانظر 2882 و2883 و2884.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی سمت ایک غزوے میں شرکت کی ایک دن انہیں دوپہر کے آرام کا وقت ایک ایسی وادی میں آیا جہاں درخت بہت زیادہ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پڑاؤ کیا لوگ مختلف درختوں کے سائے حاصل کرنے کے لیے اِدھر اُدھر پھیل گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک درخت کے نیچے آرام فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار اس درخت کے ساتھ لٹکا دی (بعد میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس موجود شخص کے بارے میں بتایا کہ اس شخص نے مجھ پر تلوار سونت لی تھی میں اس وقت سویا ہوا تھا میں بیدار ہوا تو تلوار اس کے ہاتھ میں تھی اس نے مجھ سے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے اسے جواب دیا: اللہ تعالیٰ۔ اس نے پھر دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ تو اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی اور یہ بیٹھ گیا اب یہ بیٹھا ہوا ہے (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ لُزُوْمَ الْمُدَارَاةِ مَعَ رَعِيَّتِهِ، وَإِنْ عَلِمَ مِنْ بَعْضِهِمْ ضِدَّ مَا يُوْجِبُ الْحَقُّ مِنْ ذٰلِكَ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی رعایا کا خاص خیال رکھے

اگرچہ رعایا کے بعض افراد کی طرف سے اسے اس بات کا علم ہو کہ وہ ایسی حیثیت کے مالک نہیں ہے وہ اس مدارات کا حقدار ہو

4538 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ:

4538- إسناده صحيح على شرط البخاري، علي بن المديني من رجاله، ومن فوقه على شرطهما . سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه أحمد 6/38، والحميدي 249، والبخاري 6054 في الأدب: باب ما يجوز من اغتياب أهل الفساد والرِّيب، و 6131 باب المداراة مع الناس، ومسلم 2591 73 في البر والصلة: باب مداراة من يُتقى فحشه، وأبو داوُد 4791 في الأدب: باب في حسن العشرة، والترمذي 1996 في البر والصلة: باب ما جاء في المداراة، والبيهقي 10/245، والخطيب البغدادي في الأسماء المبهمة ص 372، وفي "الكفاية" ص38-39، والبغوي 3563 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 6032 في الأدب: باب لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم فاحشاً ولا متفاحشاً، من طريق روح بن القاسم، عن محمد بن المنكدر، به .وأخرجه عبد الرزاق 20144، ومن طريقه أخرجه مسلم 2591، والخطيب في "المبهمات" ص373 عن معمر، عن ابن المنكدر، به . زاد الخطيب قال معمر: بلغني أن الرجل كان عيينة بن حصن .وأخرجه مختصرا القضاعي في "مسند الشهاب " 1123 من طريق عبد الرحمٰن بن دينار، عن عروة، به دون ذكر للقصة .وأخرجه بنحوه مطولاً أحمد 6/158-159، والبخاري في "الأدب المفرد" 338، والقضاعي 1124 من طريق فليح بن سليمان، عن عبد الله بن عبد الرحمٰن بن معمر، عن أبي يونس مولى عائشة، عن عائشة .وأخرجه أبو داوُد 4792 من طريق محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن عائشة . لكن قال في اٰخره: "يا عائشة: إن اللّٰه لا يحب الفحش والمتفحش" .وأخرجه الخطيب في "المبهمات" ص373 من طريق أبي عامر الخزاز، عن أبي يزيد المدني، عن عائشة قالت: جاء مخرمة بن نوفل . . . فذكره .وأخبره مالك في "الموطأ" 2/903-904 .

(متن حدیث):اِسْتَاْذَنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: ائْذَنِیْ لَهُ، فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيْرَةِ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ آلَانَ لَهُ الْقَوْلَ، فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ: اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، قُلْتَ لَهُ الَّذِیْ قُلْتَ، فَلَمَّا دَخَلَ آلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ، قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَیْ عَائِشَةُ، اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ، اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت دے دو یہ اپنے خاندان کا بہت برا شخص ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) جب وہ شخص اندر آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ بات چیت کی جب وہ چلا گیا تو میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اس کے بارے میں پہلے' تو یہ بات ارشاد فرمائی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ بات چیت کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قدر و منزلت کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے برا شخص وہ ہوگا' جسے لوگ اس کے شر سے بچنے کے لیے (اس کے حال پر) چھوڑ دیں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ لَا يَتَكَبَّرَ عَلٰی رَعِيَّتِهِ بِتَرْكِ اِجَابَةِ دَعْوَتِهِمْ، وَاِنْ لَمْ يَكُنِ الدَّاعِی لَهُ شَرِيْفًا

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنی رعایا میں سے کسی کی دعوت قبول نہ کر' رعایا کے سامنے بڑائی کا اظہار نہ کرے' اگرچہ اسے دعوت دینے والا شخص بڑے خاندان کا نہ ہو

4539 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ:

(متن حدیث):اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ اَنَسٌ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَّبَ اِلَيْهِ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ، وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ، وَقَدِيْدٌ، قَالَ اَنَسٌ: فَرَاَيْتُ

4539- إسناده صحيح على شرطهما . وهو في "الموطأ" 1/546-547 في النكاح: باب ما جاء في الوليمة . ومن طريق مالك أخرجه الدارمي 2/101، والبخاري 2092 في البيوع: باب الخياط، و 5379 في الأطعمة: باب من تتبع حوالي القصعة مع صاحبه إذا لم يعرف منه كراهية، و5436 باب المرق، و 5437 باب القديد، و 5439 باب من ناول أو قدم إلى صاحبه على المائدة شيئاً، ومسلم 2041 145 في الأشربة: باب جواز أكل المرق واستحباب أكل اليقطين . . .، وأبو داؤد 3782 في الأطعمة: باب في أكل الدباء، والترمذي 1850 في الأطعمة: باب ما جاء في أكل الدباء، وفي "الشمائل" 163، والبيهقي 7/273-274 . وبعضهم يزيد في الحديث على بعض . وأخرجه بنحوه البخاري 5420 في الأطعمة: باب الثريد، و5433 باب الدباء، و 5435 باب من أضاف رجلاً إلى طعام وأقبل هو على عمله، ومسلم 2041 145، والترمذي في "الشمائل" 334، والنسائي في الوليمة كما في "التحفة" 1/159 من طرق عن أنس . وسيرد عند المؤلف برقم 5269 من طريق قتادة عن أنس .

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَي الْقَصْعَةِ، قَالَ: فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک درزی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ''جو'' کی بنی ہوئی روٹی اور شوربا پیش کیا جس میں کدو تھا اور گوشت تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیالے میں کدو تلاش کر رہے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس دن کے بعد میں ہمیشہ کدو کو پسند کرتا ہوں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ تَخْوِيفَ رَعِيَّتِهِ بِمَا لَيْسَ فِيْ خَلَدِهِ اِمْضَاؤُهُ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ اپنی رعایا کو اس چیز سے ڈراتا رہے جس کا جاری رہنا اس کے حق میں بہتر نہ ہو

4540 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْحَضْرَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ فِيْ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَسَاَلَهُ اَصْحَابُهُ اَنْ يُوقِدُوْا نَارًا، فَمَنَعَهُمْ، فَكَلَّمُوْا اَبَا بَكْرٍ، فَكَلَّمَهُ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: لَا يُوقِدُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ نَارًا اِلَّا قَذَفْتُهُ فِيْهَا، قَالَ: فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهَزَمُوهُمْ، فَاَرَادُوْا اَنْ يَّتَّبِعُوهُمْ، فَمَنَعَهُمْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ذٰلِكَ الْجَيْشُ ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَكَوْهُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ آذَنَ لَهُمْ اَنْ يُّوقِدُوْا نَارًا فَيَرَى عَدُوُّهُمْ قِلَّتَهُمْ، وَكَرِهْتُ اَنْ يَّتَّبِعُوهُمْ فَيَكُوْنُ لَهُمْ مَدَدٌ فَيَعْطِفُوا عَلَيْهِمْ، فَحَمِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهُ، فَقَالَ:

4540- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحسن بن حماد الحضرمي وهو ثقة روى له أصحاب السنن غير الترمذي . يحيى بن سعيد: هو ابن أبان بن سعيد بن العاص الأموي . وأخرجه الترمذي 3886 في المناقب: باب فضل عائشة رضي اللّٰه عنها، عن إبراهيم بن سعيد الجوهري، عن يحيى بن سعيد الأموي، بهذا الإسناد مختصراً . وقال: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث إسماعيل، عن قيس . وأخرجه مختصراً أيضاً أحمد في "فضائل الصحابة" 1637، والنائب في "فضائل الصحابة" 5، والحاكم 4/12 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به . وأخرجه كذلك أحمد في "المسند" 4/203، والبخاري 3662 في فضائل الصحابة باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو كنت متخذاً خليلاً"، و4358 في المغازي: باب غزوة ذات السلاسل وهي غزوة لخم وجُذام، ومسلم 2384 في فضائل الصحابة: باب من فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه، والترمذي 3885، والبيهقي 10/233، والبغوي 3869 من طريق خالد الحذّاء، عن أبي عثمان النهدي، عن عمرو بن العاص، مختصراً، وزاد في آخره قلت: ثم مَن؟ قال: "ثم عمر بن الخطاب"، فعدّ رجالً . وأخرجه الحاكم 4/12 بنحوه من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، عن مغيرة، عن الشعبي، عن عمرو بن العاص . وسيأتي عند المؤلف برقم 6959 من طريق عبد الله بن شقيق عن عمرو بن العاص، و7062 من طريق علي بن مسهر، عن إسماعيل بن أبي خالد .

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ؟ قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: لِاُحِبَّ مَنْ تُحِبُّ، قَالَ: عَائِشَةُ، قَالَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ*

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنگ ذات سلاسل میں بھیجا ان کے ساتھیوں نے ان سے درخواست کی کہ وہ آگ جلا لیں تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے انہیں ایسا کرنے سے منع کر دیا لوگوں نے اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے بات کی تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو بھی شخص آگ جلائے گا میں اسے اس آگ میں ڈال دوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب ان لوگوں کا دشمن سے سامنا ہوا تو انہوں نے دشمن کو شکست دے دی (دشمن بھاگ کھڑا ہوا) ان لوگوں نے ان کے پیچھے جانے کا ارادہ کیا تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے انہیں روک لیا جب یہ لشکر واپس آیا تو لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی شکایت لگائی تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اس لیے انہیں آگ جلانے کی اجازت نہیں دی کیونکہ دشمن کو ان کی تعداد کی کمی کا اندازہ ہو جانا تھا اور میں نے اس لیے انہیں دشمن کے پیچھے نہیں جانے دیا کہ اگر دشمن کو کہیں سے مدد حاصل ہو گئی تو وہ ان پر غالب آجائے گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے فیصلے کی تعریف کی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو۔ انہوں نے عرض کی: اس لیے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس سے محبت کرتے ہیں میں بھی اس سے محبت رکھوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ انہوں نے دریافت کیا: مردوں میں کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ يُّعَلِّمَ الْوَفْدَ اِذَا وَفَدَ عَلَيْهِ شُعَبَ الْاِسْلَامِ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ جب کوئی وفد اس کے پاس آئے تو وہ انہیں اسلام کے مختلف شعبوں کی تعلیم دے

4541 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِمَّنْ لَقِيَ الْوَفْدَ، وَذَكَرَ اَبَا نَضْرَةَ اَنَّهُ حَدَّثَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

4541- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن المقدام العجلي وهو ثقة من رجال البخاري. سعيد: هو ابن أبي عروبة، وخالد بن الحارث ممن سمع منه قبل اختلاطه. وأخرجه الخطيب في "الأسماء المبهمة" ص442-443 من طريق الحسين بن يحيى بن عياش القطان، عن أحمد بن القطان، عن أحمد بن المقدام العجلي، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 18 26 في الإيمان: باب الأمر بالإيمان بالله تعالى ورسوله صلى الله عليه وسلم وشرائع الدين . . .، من طريق إسماعيل ابن عليّة، و 27 من طريق ابن أبي عدي، وابن مندة في "الإيمان" 155 من طريق عبد الوهاب بن عطاء، ثلاثتهم عن سعيد بن أبي عروبة، بِهِ. وأخرجه مختصراً مسلم أيضاً 18 28 من طريق عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِيْ قَزْعة، عن أبي نضرة، بِهِ. وقد تقدم تخريجه من حديث ابن عباس وأبي هريرة برقم 157 .

(متن حدیث): اَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ، لَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا حَيٌّ مِّنْ رَبِيعَةَ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، وَاِنَّا لَا نَقْدِرُ عَلَيْكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نَدْعُوْ لَهُ مَنْ وَرَائَنَا مِنْ قَوْمِنَا، وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ اِذَا نَحْنُ اَخَذْنَا بِهِ اَوْ عَمِلْنَا، فَقَالَ: آمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ، وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: اَنْ تَعْبُدُوْا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُوْا الصَّلَاةَ، وَتُؤْتُوا الزَّكَاةَ، وَتَصُومُوْا رَمَضَانَ، وَتُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ، وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِيرِ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا عِلْمُكَ بِالنَّقِيرِ؟، قَالَ: الْجِذْعُ تَنْقُرُوْنَهُ وَتُلْقُوْنَ فِيْهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ، اَوِ التَّمْرِ، ثُمَّ تَصُبُّوْنَ عَلَيْهِ الْمَاءَ كَيْ يَغْلِيَ، فَاِذَا سَكَنَ شَرِبْتُمُوهُ، فَعَسٰى اَحَدُكُمْ اَنْ يَّضْرِبَ ابْنَ عَمِّهِ بِالسَّيْفِ، قَالَ: وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ بِهِ ضَرْبَةٌ كَذٰلِكَ، قَالَ: كُنْتُ اُخَبِّاُهَا حَيَاءً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: فَفِيمَ تَاْمُرُنَا اَنْ نَشْرَبَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَالَ: اشْرَبُوا فِي اَسْقِيَةِ الْاَدَمِ الَّتِي تُلَاثُ عَلٰى اَفْوَاهِهَا، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرْضُنَا كَثِيْرُ الْجِرْذَانِ لَا يَبْقٰى بِهَا اَسْقِيَةُ الْاَدَمِ، قَالَ: وَاِنْ اَكَلَهَا الْجِرْذَانُ، مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: اِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: الْحِلْمُ، وَالْاَنَاةُ

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عبدالقیس قبیلے کا وفد جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم ربیعہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے کفار رہتے ہیں اس لیے ہم صرف حرمت والے مہینے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں آپ ہمیں ایسی چیز کا حکم دیجئے جس کی ہم اپنے پیچھے موجود اپنی قوم کے افراد کو تعلیم دیں اور اس وقت جب ہم اس کو اختیار کریں اور اس پر عمل کریں۔ اس کے ذریعے جنت میں داخل ہو جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں (میں تمہیں یہ حکم دیتا ہوں) تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور مال غنیمت میں سے خمس ادا کرو اور میں چار چیزوں سے تمہیں منع کرتا ہوں دباء' حنتم' مزفت' نقیر۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نقیر کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور کے تنے کو سوراخ کر کے اس میں تم لوگ چھوہارے یا کھجور ڈال دیتے ہو پھر تم اس پر پانی انڈیل دیتے ہو تا کہ اس میں جوش آ جائے پھر جب وہ پرسکون ہو جائے' تو تم اسے پی لیتے ہو' تو ہوسکتا ہے (اسے پینے کے بعد نشے کی حالت میں) کوئی شخص اپنے چچازاد کو اپنی تلوار کے ذریعے قتل کر دے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حاضرین میں سے ایک شخص نے ایسا کیا ہوا تھا وہ صاحب کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیا کرتے ہوئے اس بات کو چھپایا ہوا تھا۔

لوگوں نے عرض کی: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں اللہ کے نبی ہم کیا پئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ چمڑے سے بنے ہوئے مشکیزے میں پانی پیو جس کے منہ کو بند کیا گیا ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری سرزمین پر چوہے

بہت زیادہ ہیں وہ چمڑے کی کسی چیز کو باقی نہیں رہنے دیتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرچہ اسے چوہے نے کاٹ لیا ہو یہ بات آپ ﷺ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے عبدالقیس قبیلے کے سردار سے فرمایا: تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے بردباری اور مروت۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ تَعْلِيمُ رَعِيَّتِهِ دِينَهُمْ بِالْأَفْعَالِ إِذَا جَهِلُوا

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ افعال کے ذریعے اپنی رعایا کو ان کے دین کے بارے میں تعلیم دے جب کہ وہ (رعایا) اس سے ناواقف ہو

4542 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ، لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا، قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِهِمْ فَجَزَّأَهُمْ، ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ، وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مرنے کے قریب چھ غلام آزاد کر دیئے اس شخص کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلایا ان کے حصے کیے پھر ان کے درمیان قرعہ اندازی کی اور دو کو آزاد قرار دیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ إِذَا عَزَمَ عَلَى إِمْضَاءِ أَمْرٍ مِّنَ الْأُمُورِ، فَأَشَارَ عَلَيْهِ مَنْ يَثِقُ بِهِ مِنْ رَعِيَّتِهِ بِضِدِّهِ أَنْ يَتْرُكَ مَا عَزَمَ عَلَيْهِ مِنْ إِمْضَاءِ ذَلِكَ الْأَمْرِ

4542– إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو المهلب من رجاله، وباقي السند على شرطهما . أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد بن عمرو الجرمي، وأيوب: هو ابن أبي تميمة السختياني .وأخرجه مسلم 1668 57 في الأيمان: باب من أعتق شركاً له في عبد، والترمذي 1364 في الأحكام: باب ما جاء فيمن يعتق مماليكه عند موته وليس له مال غيرهم، والنسائي في العتق كما في "التحفة" 8/201، والبيهقي 10/285 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد 3958 في العتق: باب من أعتق عبيداً له لم يبلغهم الثلث، عن سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، بِهِ .وأخرجه أحمد 4/426، ومسلم 1668 56 و57، والبيهقي 10/285 من طريقين عن أيوب، بِهِ .وأخرجه أبو داوُد 3959، والنسائي في العتق 8/201، وابن ماجة 2345 في الأحكام: باب القضاء بالقرعة، من طرق عن خالد الحذاء، عن أبي قلابة، بِهِ . وانظر 4320 .

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ جب وہ کسی چیز کو باقی رکھنا چاہتا ہو

اوراس کی رعایا میں سے کوئی قابل اعتماد شخص اسے یہ مشورہ دے کہ وہ اس کے برعکس کرے (تو امام کے لیے مستحب یہ ہے: اس نے جس کام کو باقی رکھنے کا ارادہ کیا تھا اسے ترک کر دے)

4543 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فِيْ نَفَرٍ، فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا، فَاَبْطَاَ عَلَيْنَا، وَخَشِيْنَا اَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا، وَفَزِعْنَا، فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَخَرَجْتُ اَتْبَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَيْتُ حَائِطًا لِّلْاَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ، فَدُرْتُ لَهٗ هَلْ اَجِدُ لَهٗ بَابًا، فَاِذَا رَبِيْعٌ يَدْخُلُ فِيْ جَوْفِ الْحَائِطِ مِنْ خَارِجِهٖ، وَالرَّبِيْعُ: الْجَدْوَلُ، فَاحْتَفَزْتُ، فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَبُوْ هُرَيْرَةَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟، قُلْتُ: قُمْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا، فَاَبْطَاْتَ عَلَيْنَا، فَخَشِيْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا، وَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَاَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ، فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ، وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِي، فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَعْطَانِيْ نَعْلَيْهِ، وَقَالَ: اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قُلْتُ: هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَنِيْ بِهِمَا فَمَنْ لَقِيتُ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَضَرَبَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بِيَدِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ خَرَرْتُ لِاسْتِي، فَقَالَ: ارْجِعْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، فَرَجَعْتُ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ، وَاَدْرَكَنِيْ عُمَرُ عَلٰى اَثَرِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: مَا لَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟، قُلْتُ: لَقِيتُ عُمَرَ، فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ بَعَثْتَنِيْ بِهٖ، فَضَرَبَنِيْ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاسْتِي، فَقَالَ: ارْجِعْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عُمَرُ، مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ؟، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي، بَعَثْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ: مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ يُبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، فَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُوْنَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَخَلِّهِمْ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے ہمارے ساتھ حضرت

4543– إسناده حسن على شرط مسلم، عكرمة بن عمار لا يرقى حديثه إلى الصحة . أبو . . . . كثير: هو السحيمي، قيل: هو يزيد بن عبد الرحمن، وقيل: يزيد بن عبد الله بن أذينة أو ابن غُفيلة . وأخرجه مسلم 31 في الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعاً، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد . وأخرجه بنحوه ابن مندة في "الإيمان" 88 من طريق النضر بن محمد، عن عكرمة بن عمار، به .

ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے ہم چھ افراد تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان سے اٹھ کر تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آنے میں تاخیر ہوگئی تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روک نہ دیا گیا ہو (یعنی کوئی نقصان نہ پہنچایا گیا ہو) ہم گھبرا گئے سب سے پہلے میں گھبرا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گیا' یہاں تک کہ میں بنونجار سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری کے باغ کے پاس آیا میں نے اس کے اردگرد چکر لگایا کہ کیا مجھے اس کے اندر جانے کا دروازہ ملتا ہے' تو وہاں ایک درخت کی شاخ باغ کی دیوار میں سے اندر جا رہی تھی۔

(راوی کہتے ہیں:) ربعی جدول کو کہتے ہیں۔

میں نے اسے ہٹایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم ابوہریرہ ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان سے اٹھ کر تشریف لے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافی دیر تک ہمارے پاس تشریف نہیں لائے' تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو راستے میں روک نہ لیا گیا ہو' تو ہم گھبرا گئے سب سے پہلے میں گھبرا کر اٹھا اور اس باغ میں آ گیا میں اس میں یوں داخل ہوا ہوں جس طرح لومڑی داخل ہوتی ہے لوگ میرے پیچھے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! آپ نے اپنے نعلین مجھے عطا کیے اور آپ نے فرمایا: میرے یہ نعلین لے کر جاؤ اور اس سے باغ سے باہر تمہیں جو بھی ایسا شخص ملتا ہے' جو دل کے یقین کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اسے جنت کی خوشخبری دے دو۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) سب سے پہلے میری ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی انہوں نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! یہ نعلین کس کے ہیں؟ میں نے جواب دیا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ نشانی کے طور پر مجھے دیئے ہیں) اور مجھے ان کے ہمراہ بھیجا ہے' اس باغ کے باہر مجھے جو بھی ایسا شخص ملتا ہے' جو یقین قلب کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو میں اسے جنت کی خوشخبری دے دوں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا تو میں الٹا ہو کر پیچھے گر گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! واپس جاؤ۔ میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا؟ میں نے عرض کی: اور میں رو رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی میرے پاس آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ابوہریرہ کیا ہوا میری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے انہیں اس پیغام کے بارے میں بتایا جس کے ہمراہ آپ نے مجھے بھیجا تھا تو انہوں نے میرے سینے پر ہاتھ مارا کہ میں الٹا ہو کر گر گیا انہوں نے کہا: تم واپس جاؤ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ کو اپنے نعلین شریفین کے ہمراہ یہ پیغام دے کر بھیجا تھا کہ ان کی ملاقات جس بھی ایسے شخص سے ہو' جو یقین قلب کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے یہ اسے جنت کی بشارت دیدے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ ایسا نہ کیجئے' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے' اس صورت میں لوگ اسی پر تکیہ کر لیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں عمل کرنے دیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہیں کرنے دو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِحَوَائِجِ بَعْضِ رَعِيَّتِهِ، وَاِنْ اَدَّاهُ ذٰلِكَ اِلٰى تَاْخِيرِ الصَّلَاةِ عَنْ اَوَّلِ وَقْتِهَا

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی رعایا کی ضروریات پوری کرنے میں مشغول رہے اگرچہ اس کے نتیجے میں نماز اپنے ابتدائی وقت سے موخر ہو جائے

4544 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اُقِيمَتْ صَلَاةُ الْعِشَاءِ، فَقَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً، فَقَامَ بِنَاحِيَةٍ حَتّٰى نَعَسَ الْقَوْمُ - اَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ -، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى، فَصَلُّوا، وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُمْ تَوَضَّؤُوا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) عشاء کی نماز قائم ہوگئی ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کھڑا ہوا اس نے عرض کی: مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کام ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد کے) ایک گوشے میں (اس شخص کے ہمراہ) کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ لوگ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کچھ لوگ اونگھنے لگے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی لوگوں نے بھی نماز ادا کی۔

راوی نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ ان لوگوں نے از سر نو وضو کیا تھا (یا وضو نہیں کیا تھا)۔

4544- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أبو يعلى 3310 عن هُدبة بن خالد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/160 و268، ومسلم 376 126 في الحيض: باب الدليل على أن نوم الجالس لا ينقض الوضوء، وأبو داوْد 201 في الطهارة: باب الوضوء من النوم، وأبو يعلى 3306 و3309، والبيهقي 1/120 من طرق عن حماد بن سلمة، بِه . ولتمام تخريجه انظر 2033 .

بَابُ بَيْعَةِ الْأَئِمَّةِ وَمَا يُسْتَحَبُّ لَهُمْ

ائمہ کی بیعت کرنا اوران کے لیے کیا چیزیں مستحب ہیں

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَخْذُ الْبَيْعَةِ مِنَ النَّاسِ عَلٰى شَرَائِطَ مَعْلُومَةٍ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے متعین شرائط پر لوگوں سے بیعت لے

4545 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

❁❁ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کی بیعت کی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فِي الْبَيْعَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا كَانَ ذٰلِكَ مَعَ الْاِقْرَارِ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ بیعت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس میں ہر مسلمان کے ساتھ

4545- إسناده صحيح على شرطهما . قيس: هو ابن أبي حازم البجلي الأحمسي، ويحيى بن سعيد: هو القطان . وأخرجه أحمد 4/365، والبخاري 57 في الإيمان: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "الدين النصيحة . . ."، و524 في مواقيت الصلاة: باب البيعة على إقام الصلاة، و 2715 في الشروط: باب ما يجوز من الشروط في الإسلام . . .، والترمذي 1925 في البر والصلة: باب ما جاء في النصيحة، والطبراني 2246 من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/361، والحميدي 795، والبخاري 1401 في الزكاة: باب البيعة على إيتاء الزكاة، و 2157 في البيوع: باب ما يبيع حاضر لباد بغير أجر؟ وهل يعينه أو ينصحه؟ ومسلم 56 97 في الإيمان: باب بيان أن . الدين النصيحة، والطبراني 2244 و2245 و2247 و2248 و2249 من طرق عن إسماعيل بن أبي خالد، به . وأخرجه بنحوه أحمد 4/357 و358 و360 و363 و364 و365 و366، والبخاري 58 و2714 و7204، ومسلم 56 98 و99، والنسائي 7/140، والطبراني 2303 و2317 و2342 و2351 و2354 و2356، والبيهقي 8/145-146 من طرق عن جرير، به-وبعضهم يزيد فيه على بعض . وانظر ما بعده .

خیر خواہی (کی بیعت لی جائے) اور اس کے ہمراہ اطاعت وفرمانبرداری کا اقرار بھی کرنا ہوگا

4546 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ، فَكَانَ اِذَا اشْتَرَى شَيْئًا اَوْ بَاعَهُ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ: اعْلَمْ اَنَّ مَا اَخَذْنَا مِنْكَ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِمَّا اَعْطَيْنَاكَهُ فَاخْتَرْ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اطاعت وفرمانبرداری کرنے اور ہر مسلمان کی خیرخواہی رکھنے کی بیعت کی تھی۔

(راوی کہتے ہیں) ان کا (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یا شاید حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا) یہ معمول تھا کہ جب وہ کوئی چیز خریدتے تھے یا کوئی چیز فروخت کرتے تھے' تو دوسرے فریق یہ کہتے تھے: یہ بات جان لو کہ ہم نے جو چیز تم سے حاصل کی ہے وہ ہمارے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے' جو ہم نے تمہیں دی ہے' تو اب تمہیں اختیار ہے (یعنی تم سودا مکمل کرلو)

ذِكْرُ وَصْفِ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ اللَّذَيْنِ يُبَايِعُ الْاِمَامُ رَعِيَّتَهُ عَلَيْهِمَا

اطاعت وفرمانبرداری کی اس صفت کا تذکرہ جس پر امام اپنی رعایا سے بیعت لے گا

4547 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّهُ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ،

(متن حدیث): قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ، وَاَنْ نَقُومَ، اَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُ مَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ

4546– إسناده صحيح على شرط الصحيح . أبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير .وأخرجه الطبراني في "الكبير" 2414 عن معاذ بن المثنى وأبي خليفة، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد 4945 في الأدب: باب في النصيحة، والنسائي 7/140 في البيعة: باب البيعة على النصح لكل مسلم، والطبراني 2410 و2415 و2416، والبيهقي 5/271 من طرق عن يونس بن عبيد، به .

4547– إسناده صحيح على شرطهما، وعبادة بن الوليد وإن كان سَمِعَ من جده عبادة بن الصامت، لكن الصواب في هذا الإسناد عند رواة الموطأ زيادة عن أبيه بين عبادة بن الوليد وبين عبادة بن الصامت، فقد أخرجه البغوي 2456 من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر وهي الطريق التي أخرجه منها المؤلف عن مالك، عن عبادة بن الوليد بن عبادة أن أباه أخبره، عن عبادة بن الصامت .وهو في "الموطأ" 2/445–446 في الجهاد: باب الترغيب في الجهاد، بهذا الإسناد، وكذلك أخرجه من طريق مالك البخاري 7199 و7200 في الأحكام: باب كيف يبايع الإمام الناس، والنسائي 7/138 في البيعة: باب البيعة على أن لا ننازع الأمر أهله، وفي السير كما في "التحفة" 4/260، والبيهقي 8/145 .وأخرجه أحمد 5/316، والبيهقي 8/145 من طرق عن عبادة بن الوليد، عن جده .وأخرجه أحمد 5/321، والبيهقي 8/145 من طريق جنادة بن أبي أمية، عن عبادة بن الصامت .وأخرجه أحمد 5/318 من طريق الأعمش، عن الوليد بن عبادة، عن عبادة .وأخرجه أحمد 5/314 و319 من طريقين عن عبادة بن الوليد، عن جده عبادة بن الصامت .2 وروى هذا الحديث عنه من غير واسطة، لكن عند غير مالك كما تقدم .

لَائِمٍ

(توضیح مصنف):قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ: سَمِعَ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ .

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر آسانی، تنگی اور پسندیدگی اور زبردستی ہر حال میں فرمانبرداری کرنے کی بیعت کی تھی اور اس بات کی بیعت کی تھی کہ ہم حکومت کے معاملے میں حکمرانوں سے کوئی جھگڑا نہیں کریں گے اور ہم حق کو قائم رکھیں گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) حق کے مطابق بات کہیں گے خواہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں اور ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہیں کریں گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبادہ بن ولید نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ السَّبَبِ الَّذِى تَقَعُ الْبَيْعَةُ فِى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ اللَّذَيْنِ وَصَفْنَاهُمَا

اس سبب کی صفت کا تذکرہ، جس پر اطاعت و فرمانبرداری کے بارے میں وہ بیعت واقع ہوگی جن کی صفت ہم نے بیان کی ہے

4548 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث):كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، يَقُوْلُ لَنَا: فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اطاعت و فرمانبرداری کی بیعت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: جہاں تک تمہاری استطاعت ہو (تم اس پر عمل کرو گے)

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4549 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَاَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ:

4548– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو فى "الموطأ" 2/982 فى البيعة: باب ما جاء فى البيعة .ومن طريق مالك أخرجه البخارى 7202 فى الأحكام: باب كيف يبايع الإمام الناس، والبيهقى 8/145، والبغوى 2454 .وأخرجه أحمد 2/9، والنسائى 7/152 فى البيعة: باب البيعة فيما يستطيع الإنسان، من طريق سفيان، عن عبد الله بن دينار، به . وانظر 4552 .

4549– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب فمن رجال مسلم .وأخرج مسلم 1867 فى الإمارة: باب البيعة على السمع والطاعة فيما استطاع، والترمذى 1593 فى السير: باب ما جاء فى بيعة النبى صلى الله عليه وسلم، والنسائى 7/152، وفى "الكبرى" كما فى "التحفة" 5/446 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد .

(متن حدیث): كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، يَقُولُ لَنَا: فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اطاعت وفرمانبرداری کی بیعت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: جہاں تک تمہاری استطاعت ہو (تم اس پر عمل کرو گے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبَيْعَةَ اِنَّمَا يَجِبُ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاِمَامِ مِنَ النَّاسِ مِنَ الْاَحْرَارِ مِنْهُمْ دُوْنَ الْعَبِيدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ بیعت کے لیے یہ بات ضروری ہے وہ لوگوں میں سے آزاد افراد کی طرف سے امام (کے ہاتھ) پر واقع ہو غلاموں کی طرف سے نہ ہو

4550 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدًا بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ، فَاَتَاهُ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ، قَالَ: فَاشْتَرَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ، ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا عَلَى الْهِجْرَةِ حَتّٰى يَسْاَلَهُ: اَعَبْدٌ هُوَ؟

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک غلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کی پھر اس کا مالک اسے تلاش کرتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سیاہ فام غلاموں کے عوض میں اس غلام کو خرید لیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی شخص کی بیعت اس وقت تک نہیں کی جب تک اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت نہیں کر لیتے تھے کہ کیا وہ غلام ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ اَنْ تَكُوْنَ بَيْعَةُ الرَّعِيَّةِ اِمَامَهُمْ عَلَيْهِ

اس بات کا تذکرہ یہ بات مستحب ہے رعایا سے بیعت امام لے

4550- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين إلا أن أبا الزبير أخرج له البخاري مقروناً، وفي "الميزان" 4/37: ويحتج ابن حزم بأبي الزبير إذا قال: عن مما رواه عنه الليث بن سعد خاصة، وذلك لأن سعيد بن أبي مريم قال: حدثنا الليث، قال: جئت أبا الزبير فدفع إلي كتابين، فانقلبت بهما، ثم قلت في نفسي: لو أنني عاودته فسألته: أسمع هذا كله من جابر؟ فسألته، فقال: منه ما سمعت، ومنه ما حُدِّثت عنه، فقلت له: أعلم لي على ما سمعت منه، فأعلم لي على هذا الذي عندي .وأخرجه مسلم 1602 في المساقاة: باب جواز بيع الحيوان بالحيوان من جنسه متفاضلاً، وأحمد 3/349-350، والنسائي 7/150 في البيعة: باب بيعة المماليك، و 292 في البيوع: باب بيع الحيوان بالحيوان يداً بيد متفاضلاً، والترمذي 1239 في البيوع: باب ما جاء في شراء العبد بالعبدين، و1596 في السير: باب ما جاء في بيعة العبد، وأبو داوٗد 3358 في البيوع، والبيهقي 5/286-287 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد .

4551 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّحَّانُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاَنَا اَرْفَعُ غُصْنَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِهٖ، فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَا نَفِرَّ لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ، قُلْنَا لَهٗ: كَمْ كُنْتُمْ؟، قَالَ: اَلْفٌ وَّاَرْبَعُ مِائَةٍ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حدیبیہ کے دن ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے درخت کی ایک شاخ کو اٹھا رہا تھا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت اس بات پر کی کہ ہم فرار نہیں ہوں گے ہم نے موت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نہیں کی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس وقت آپ کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: ایک ہزار چار سو۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي عَلَيْهِ تَقَعُ الْبَيْعَةُ مِنَ الرَّعِيَّةِ عَلَى الْاَئِمَّةِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی بنیاد پر رعایا کی طرف سے ائمہ پر بیعت واقع ہوگی

4552 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، وَالْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَقِّنُنَا: عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا اسْتَطَعْنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ہم بیعت کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ تلقین کرتے تھے: (تم یہ کہو) ہم اپنی استطاعت کے مطابق اطاعت و فرمانبرداری کرنے (کی بیعت کرتے ہیں)

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَخْذُ الْبَيْعَةِ مِنْ نِسَاءِ رَعِيَّتِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ اِذَا اَحَبَّ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ اپنی رعایا میں سے خواتین سے بذات خود

4551- إسناده صحيح، مسدّد من رجال البخاري، والحكم وهو ابن عبد الله بن إسحاق- من رجال مسلم، وباقي السند من رجال الشيخين . خالد الحذّاء : هو خالد بن مهران البصري .وأخرجه الطبراني 20/530 من طريق مسدد، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 8/146 من طريق خالد بن عبد الله الطحان، به .وأخرجه مسلم 1858 76 في الإمارة: باب استحباب مبايعة الإمام الجيش عند إرادة القتال، والطبراني 20/531 و532 من طريقين عن خالد الحذاء . به .

4552- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك، والحوضي: هو حفص بن عمر بن الحارث ثقة ثبت روى له البخاري .وأخرجهٔ أحمد 2/62 و81 و101 و139، وأبو داوُد 2940 في الخارج: باب ما جاء في البيعة، والطيالسي 1880 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وانظر 4548 .

بیعت لے جب وہ اس بات کو پسند کرے (یعنی جب وہ اسے مناسب سمجھے)

4553 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اُمَیْمَةَ بِنْتِ رُقَیْقَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نِسْوَةٍ یُبَایِعْنَهُ، فَقُلْنَ: نُبَایِعُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰی اَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَیْئًا، وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِیَ، وَلَا نَقْتُلَ اَوْلَادَنَا، وَلَا نَاْتِیَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِیْهِ بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَاَرْجُلِنَا، وَلَا نَعْصِیَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: فِیْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنْ اَنْفُسِنَا، هَلُمَّ نُبَایِعُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّیْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ، اِنَّمَا قَوْلِیْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِیْ لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ، اَوْ مِثْلُ قَوْلِیْ لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ

❀❀ سیّدہ امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ خواتین کے ہمراہ حاضر ہوئی جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کرنی تھی ان خواتین نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کے دست اقدس پر اس بات کی بیعت کرتی ہیں کہ ہم کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی ہم چوری نہیں کریں گی ہم زنا نہیں کریں گی ہم اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی ہم اپنی طرف سے بنا کر کسی پر جھوٹا الزام نہیں لگائیں گی اور ہم نیکی کے کام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہیں کریں گی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی استطاعت کے مطابق اور طاقت کے مطابق (اس پر عمل کرنا)

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول ہماری اپنی جان سے زیادہ ہمارے بارے میں رحم دل ہیں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ آگے ہاتھ بڑھایئے تاکہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں خواتین کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتا میں ایک سو خواتین کے ساتھ جس طرح بات کرتا ہوں اسی طرح ایک خاتون کے ساتھ بات کرتا ہوں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

ذِكْرُ الْاَسْبَابِ الَّتِیْ كَانَتْ بَیْعَةُ النِّسَاءِ عَلَى الْمُصْطَفٰی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهَا

ان اسباب کا تذکرہ جن کی وجہ سے خواتین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کی تھی

4554 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی السَّرِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

4553– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 2/982–983 في البيعة: باب ما جاء في البيعة .وأخرجه من طريق مالك أحمد 6/357، والطبراني 24/471، والبيهقي 8/146 .وأخرجه من طرق عن محمد بن المنكدر، به: أحمد 6/357، والنسائي 7/149 في البيعة: باب بيعة النساء، والترمذي 1597 في السير: باب ما جاء في بيعة النساء، وابن ماجة 2874 في الجهاد: باب بيعة النساء، والحميدي 341، والطيالسي 1621، والطبراني 24/470 و472 و473 و475 و476، والحاكم 4/71 . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .

(متن حدیث): جَاءَ تْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ تُبَايِعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَ عَلَيْهَا اَنْ (لَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ) (الممتحنة: 12)، الْآيَةُ، قَالَتْ: فَوَضَعَتْ يَدَهَا عَلٰى رَاْسِهَا حَيَاءً، فَاَعْجَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاٰى مِنْهَا، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: قِرِّي اَيَّتُهَا الْمَرْاَةُ، فَوَاللّٰهِ مَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلٰى هٰذَا، فَبَايَعَهَا بِالْآيَةِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ بیعت کرنے کے لیے آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس بات کی بیعت لی کہ وہ چوری نہیں کریں گی اور زنا نہیں کریں گی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس خاتون نے اپنا ہاتھ شرم کی وجہ سے اپنے سر پر رکھ لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اس حرکت پر حیرانگی ہوئی تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون سے فرمایا: اے خاتون آپ اس بات کا اقرار کیجئے اللہ کی قسم! ہم خواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسی بات کی بیعت کرتی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے آیت کے (حکم کے) مطابق بیعت لی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ بَيْعَةِ الْاُمَرَاءِ وَالْخُلَفَاءِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' امراء اور خلفاء کی بیعت کے وقت آدمی پر کیا چیز لازم ہے

4555 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاكُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ فُرَاتٌ الْقَزَّازُ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا مَاتَ نَبِيٌّ قَامَ نَبِيٌّ، وَاَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا يَكُوْنُ بَعْدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: خُلَفَاءُ وَيَكْثُرُوْنَ، قَالَ: فَكَيْفَ تَاْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: اَدُّوا بَيْعَةَ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ، وَاَدُّوا اِلَيْهِمْ مَا لَهُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَنِ الَّذِيْ لَكُمْ

4554- حديث صحيح، ابن أبي السرى متابع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . وهو في "مصنف عبد الرزاق" 21020 .ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/151، والبزار 70 . وأورده الهيثمي في "المجمع" 6/37، ونسبه لأحمد والبزار، وقال: رجاله رجال الصحيح .

4555- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير جعفر بن مهران السباك فقد ذكره المؤلف في "الثقات" 8/160-161، وروى عنه جمع، وترجمه ابن أبي حاتم 2/491 . عبد الوارث: هو عبد الوارث بن سعيد بن ذكوان التميمي العنبري، وأبو حازم: هو سلمان الأشجعي .وأخرجه البخاري، 3455 في أحاديث الأنبياء : باب ما ذكره عن بني إسرائيل، ومسلم 1842 في الإمارة: باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء الأول فالأول، وأحمد 2/297، والبيهقي 8/144، والبغوي 2464 من طرق عن شعبة، عن فرات القزاز، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1842، وابن ماجة 2871 في الجهاد: باب الوفاء بالبيعة من طريق الحسن بن فرات، عن أبيه، به . وانظر "الفتح" 6/573-574 .

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”بنی اسرائیل میں یکے بعد دیگرے انبیاء تشریف لاتے رہے جب کسی ایک نبی کا انتقال ہوتا تو دوسرے نبی تشریف لے آتے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے بعد کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلفاء ہوں گے اور (خلیفہ ہونے کے دعوے دار) بہت سے لوگ ہوں گے۔ ان صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر آپ اس صورت حال میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی بیعت کو ادا کرنا جس کی پہلے بیعت کی گئی ہو ان کا جو حق ہے اسے تم ادا کر دینا اور تمہارا جو حق ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ حساب لے گا“۔

بَابُ طَاعَةِ الْاَئِمَّةِ

ائمہ کی فرمانبرداری کرنا

4556 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَطَاعَنِى فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِى فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ اَطَاعَ الْاَمِيرَ فَقَدْ اَطَاعَنِى، وَمَنْ عَصَى الْاَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس شخص نے حاکم وقت کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے حاکم وقت کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی''۔

ذِكْرُ اَحَدِ التَّخْصِيصَيْنِ الَّذِى يَخُصُّ عُمُومَ الْخِطَابِ الَّذِى فِى خَبَرِ اَبِى هُرَيْرَةَ

ان دو تخصیصوں میں سے ایک تخصیص کا تذکرہ جو اس خطاب کے عموم کو خاص کر دیتی ہیں'

4556- إسناده حسن، ابن عجلان روى له مسلم متابعة، والبخارى تعليقاً وهو صدوق، وباقى السند رجاله ثقات على شرط الصحيح . أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز .وأخرجه البخارى 2957 فى الجهاد: باب يقاتل من وراء الإمام ويتقى به، ومسلم 1835 35 فى الإمارة: باب وجوب طاعة الأمراء فى غير معصية، وأحمد 2/144، وابن أبى شيبة 12/212، والبغوى 2477 من طرق عن أبى الزناد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/342 من طريق موسى بن عقبة، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ .وأخرجه عبد الرزاق 20679، وأحمد 2/270 و511، والبخارى 7137 فى الأحكام: باب قوله: (اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ) . ومسلم 1835 33، والنسائى 7/154 فى البيعة: باب الترغيب فى طاعة الإمام، والبيهقى 8/155 من طرق عن الزهرى، عن أبى سلمة، عن أبى هريرة .وأخرجه مسلم 1835 33، وأحمد 6/146 و467، والطيالسى 2577، وأبو عوانة 2/109 من طرق عن أبى علقمة، عن أبى هريرة .وأخرجه أحمد 2/313، ومسلم 1835 33، والبغوى 2451 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبى هريرة .وأخرجه مسلم 1835 34 من طريق أبى يونس مولى أبى هريرة، عنه .وأخرجه أحمد 2/252 و4/171، وابن أبى شيبة 12/212، وابن ماجة 3 فى المقدمة: باب أتباع سنة رسول الله، و2859 فى الجهاد: باب طاعة الإمام، والبغوى 2450 من طرق عن الأعمش، عن أبى صالح، عن أبى هريرة .

جو خطاب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں ہے

4557 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، يَقُوْلُ لَنَا: فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر جب اطاعت وفرمانبرداری کی بیعت کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے یہ فرما دیتے تھے: جہاں تک تمہاری استطاعت ہو (تم اس پر عمل کرنا)

ذِكْرُ التَّخْصِيْصِ الثَّانِي الَّذِي يَخُصُّ عُمُوْمَ الْخِطَابِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس دوسری تخصیص کا تذکرہ جو اس خطاب کے عموم کو خاص کر دیتی ہے جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

4558 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيَّ عَلٰى بَعْثٍ اَنَا فِيْهِمْ، فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا كُنَّا عَلٰى رَاْسِ غَزَاتِنَا اَوْ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اسْتَاْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ، فَاَذِنَ لَهُمْ، وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيَّ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ، وَكَانَتْ فِيْهِ دُعَابَةٌ، فَكُنْتُ فِيْمَنْ رَجَعَ مَعَهُ، فَبَيْنَا نَحْنُ فِي الطَّرِيْقِ نَزَلْنَا مَنْزِلًا، وَاَوْقَدَ الْقَوْمُ نَارًا يَصْطَلُوْنَ بِهَا، اَوْ يَصْنَعُوْنَ عَلَيْهَا صَنِيْعًا لَهُمْ، اِذْ قَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ: اَلَيْسَ لِيْ عَلَيْكُمُ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ؟، قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَاَنَا آمُرُكُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا فَعَلْتُمُوْهُ؟، قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَاِنِّيْ اَعْزِمُ عَلَيْكُمْ بِحَقِّيْ وَطَاعَتِيْ اِلَّا تَوَاثَبْتُمْ فِيْ هٰذِهِ النَّارِ، قَالَ: فَقَامَ نَاسٌ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّهُمْ وَاثِبُوْنَ فِيْهَا، قَالَ: اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ، اِنَّمَا كُنْتُ اَضْحَكُ مَعَكُمْ، فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَمَرَكُمْ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا تُطِيْعُوْهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علقمہ بن مجزز مدلجی رضی اللہ عنہ کو ایک مہم پر روانہ کیا جس میں، میں بھی شامل تھا ہم لوگ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب ہم جنگ کے مقام پر یا شاید راستے میں کسی جگہ پر پہنچے تو ایک گروہ

4557- إسناده صحيح على شرطهما . وقد تقدم برقم 4548 .

4558- إسناده حسن، محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي- روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو صدوق له أوهام، وباقي السند ثقات من رجال الصحيح . وهو عند أبي يعلى 1349 .وأخرجه أحمد 3/67، وابن ماجة 2863 في الجهاد: باب لا طاعة في معصية الله، من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد . وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 183: إسناده صحيح .

نے ان سے اجازت مانگی۔ انہوں نے ان لوگوں کو اجازت دے دی اور حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کر دیا' وہ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے کا شرف رکھتے تھے ان کے مزاج میں کچھ شوخی تھی میں ان لوگوں میں شامل تھا جو ان کے ساتھ واپس چلے گئے تھے راستے میں ایک جگہ ہم نے پڑاؤ کیا لوگوں نے آگ جلائی اور اس کے ذریعے اپنے کام کاج کیے اسی دوران حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کیا تم لوگوں پر میری فرمانبرداری لازم نہیں ہے ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں' تو انہوں نے کہا: میں تم لوگوں کو جس بات کا حکم دوں گا تم اس پر عمل کرو گے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں' تو انہوں نے کہا: میں تم لوگوں کو اپنے حق اور اپنی فرمانبرداری کے حوالے سے تاکید کرتا ہوں کہ تم اس آگ میں کود جاؤ۔ راوی کہتے ہیں' تو کچھ لوگ کھڑے ہوئے' یہاں تک کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ لگا کہ وہ اس میں کود جائیں گے تو انہوں نے کہا: تم لوگ رک جاؤ میں تو تمہارے ساتھ مذاق کر رہا تھا پھر جب ''لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو (حکمران یا امیر) تمہیں معصیت کا حکم دے تم اس کی فرمانبرداری نہ کرو۔

4559 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَانِئٍ، عَنْ اَبِیْ عَلِيٍّ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ لَا يُسْاَلُ عَنْهُمْ: رَجُلٌ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ، وَعَصٰى اِمَامَهُ، وَمَاتَ عَاصِيًا، وَاَمَةٌ اَوْ عَبْدٌ اَبَقَ مِنْ سَيِّدِهِ فَمَاتَ، وَامْرَاَةٌ غَابَ زَوْجُهَا وَقَدْ كَفَاهَا مُؤْنَةَ الدُّنْيَا فَخَانَتْهُ بَعْدَهُ، وَثَلَاثَةٌ لَا يُسْاَلُ عَنْهُمْ: رَجُلٌ يُنَازِعُ اللّٰهَ رِدَاءَهُ، فَاِنَّ رِدَاءَهُ الْكِبْرُ وَاِزَارَهُ الْعِزُّ، وَرَجُلٌ فِیْ شَكٍّ مِّنْ اَمْرِ اللّٰهِ، وَالْقَانِطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں' جن کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا' ایک وہ شخص (جو مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدہ ہو جائے اور اپنے حاکم کی نافرمانی کرے اور نافرمان ہونے کے عالم میں ہی فوت ہو جائے ایک وہ کنیز جو اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگ جائے اور اسی حالت میں فوت ہو جائے ایک وہ عورت جس کا شوہر موجود نہ ہو' وہ شوہر اس عورت کی دنیاوی ضروریات کو پورا کرتا ہو اور وہ عورت اس کی غیر موجودگی میں اس کے ساتھ خیانت کرے۔ تین لوگ ایسے ہیں' جن کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔ ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی چادر کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرتا ہے' کیونکہ اس کی چادر کبریائی ہے اور اس کا ازار عزت ہے ایک وہ شخص جو اللہ کے حکم کے بارے میں شک کرتا ہے اور ایک وہ شخص جو اللہ کی رحمت سے مایوس ہو''۔

4559– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبی علی عمرو بن مالك الجنبی فقد روى له أصحابه السنن وهو ثقة . المقرء: هو عبد الله بن يزيد أبو عبد الرحمٰن، وحيوة: هو ابن شريح، وأبو هانء: هو حميد بن هانیء .وأخرجه أحمد 6/19، والطبرانی 18/788، والبزار 85، والحاكم 1/119 من طرق عن أبی عبد الرحمٰن عبد الله بن يزيد المقرء، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاری فی "الأدب المفرد" 590، وابنُ أَبِیْ عاصم فی "السنة" 89 من طرقِ عبد الله بن وهب، عن أبی هانء الخولانی، بِهِ .

4560 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ، اَنَّ سُهَيْلَ بْنَ ذَكْوَانَ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): آمُرُكُمْ بِثَلَاثٍ، وَاَنْهَاكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ آمُرُكُمْ: اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا، وَتَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَتَفَرَّقُوا، وَتُطِيعُوا لِمَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ، وَاَنْهَاكُمْ عَنْ: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةِ الْمَالِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا، اَمْرٌ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِينَ فِي كُلِّ الْاَحْوَالِ، وَقَوْلُهُ: وَتَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا، اَرَادَ بِهٖ كِتَابَ اللّٰهِ، وَهُوَ فَرْضٌ عَلٰى بَعْضِ الْمُخَاطَبِينَ الَّذِينَ تَقَعُ بِهِمُ الْحَاجَةُ اِلٰى اسْتِعْمَالِهٖ فِي حَالٍ دُوْنَ حَالٍ، وَتُطِيعُوا لِمَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ، لَفْظُهُ عَامٌ لَهُ تَخْصِيصَانِ اَحَدُهُمَا: اَنْ يُّؤْمَرَ الْمَرْءُ بِمَا لَهُ فِيهِ رِضًى، وَالثَّانِي اِذَا اُمِرَ مَا اسْتَطَاعَ دُوْنَ مَا لَا يَسْتَطِيعُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میں تمہیں تین باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تمہیں تین چیزوں سے منع کرتا ہوں میں تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ تم سب لوگ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور فرقہ بندی کا شکار نہ ہو اور تم لوگ اس شخص کی اطاعت کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے معاملے کا نگران (یعنی حاکم وقت) بنایا ہے اور میں تمہیں فضول بحث کرنے' بکثرت (غیر ضروری) سوالات کرنے اور مال کو ضائع کرنے سے منع کرتا ہوں"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ "تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ" یہ ایک ایسا فرض حکم ہے' جو تمام مخاطب لوگوں پر ہر حالت میں فرض ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ "تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو"۔ اللہ کی رسی سے مراد اللہ کی کتاب ہے اور یہ حکم بعض مخاطب افراد پر فرض ہے اس حکم پر عمل کرنے کی انہیں بعض صورتوں میں ضرورت پیش آتی ہے' جو کسی حالت میں ہوتی ہے کسی حالت میں نہیں ہوتی اور "جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے معاملے کا نگران بنایا ہوا س کی تم اطاعت کرو"۔ یہاں الفاظ عام ہیں' لیکن اس میں دو قسم کی تخصیص پائی جاتی ہے ایک یہ کہ آدمی کو اس بات کا حکم دیا جائے جس میں (اللہ تعالیٰ کی) رضا مندی پائی جاتی ہو اور دوسرا یہ کہ آدمی کو وہ حکم دیا جائے جس کو پورا کرنے کی اس میں استطاعت ہو وہ حکم نہ دیا جائے جو اس کی استطاعت سے باہر ہو۔

4560– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه مالك 2/990 في الكلام: باب ما جاء في إضاعة المال وذي الوجهين، وأحمد 2/327 و360 و367، ومسلم 1715 10 و11 في . الأقضية: باب النهي عن كثرة المسائل من غير حاجة، والبيهقي 8/163، والبغوي 101 من طرق عن سهيل، بِهِ .قال البغوي في "شرح السنة" 1/203: قوله: قيل وقال يريد: قيل وقول، جعل القال مصدراً، يقال: قلت قولاً وقِيْلَ وقالً، وفي قراء ة عبد الله بن مسعود قلت: وهي قراء ة شاذة ذلك عيسى ابنُ مريمَ قالُ الحقِّ .

ذِكْرُ اَحَدِ التَّخْصِيصَيْنِ اللَّذَيْنِ يَخُصَّانِ عُمُومَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

ان دو تخصیصوں میں سے ایک کا تذکرہ جو ان الفاظ کے عموم کو خاص کر دیتی ہیں ' جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

4561 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ الطَّائِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، يَقُولُ لَنَا: فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اطاعت اور فرمانبرداری کی بیعت کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے یہ فرماتے تھے۔

''جتنی تم میں استطاعت ہو'' (اس کے مطابق تم اس پر عمل کرو گے)۔

ذِكْرُ التَّخْصِيصِ الثَّانِي الَّذِي يَخُصُّ عُمُومَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

اس دوسری تخصیص کا تذکرہ جو ان الفاظ کے عموم کو خاص کر دیتی ہے' جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

4562 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا مُدْرِكُ بْنُ سَعْدٍ الْفَزَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ حَيَّانَ اَبَا النَّضْرِ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اسْمَعْ وَاَطِعْ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ، وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ، وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ، وَاِنْ اَكَلُوا مَالَكَ وَضَرَبُوا ظَهْرَكَ، اِلَّا اَنْ يَكُونَ مَعْصِيَةً

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم تنگی اور آسانی' پسندیدگی اور ناپسندیدگی اپنے ساتھ کیے جانے والے ترجیحی سلوک (ہر حال میں حاکم وقت کی) اطاعت کرو' اگر وہ تمہارا مال کھا لے اور تمہاری پشت پر مارے (تو بھی اس کی اطاعت کرو) البتہ اگر کوئی گناہ کا کام ہو' تو اس کی اطاعت نہ کرو''۔

4561- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم 4557 .

4562- إسناده حسن . حيان أبو النضر ذكره المؤلف في "الثقات" 4/171، ووثقه ابن معين، وقال أبو حاتم: صالح، كما في الجرح والتعديل 3/244-245، وسيأتي برقم 4566، وانظر 4547، وقوله: وأثرة عليك من الاستئثار، وهو أن يستأثر عليه بأمور الدنيا ويفضل عليه غيره .

4563 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِیَّ یَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنَا فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلٰی نَاقَتِهِ الْجَدْعَاءِ، وَتَطَاوَلَ فِیْ غَرْزِ الرَّحْلِ، فَقَالَ: اَیُّهَا النَّاسُ، فَقَالَ رَجُلٌ فِیْ اٰخِرِ النَّاسِ: مَا تَقُوْلُ، اَوْ مَا تُرِیْدُ؟ فَقَالَ: اَلَا تَسْمَعُوْنَ، اَطِیْعُوا رَبَّكُمْ، وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَاَدُّوا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ، وَاَطِیْعُوا اُمَرَائَكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ، فَقُلْتُ لِاَبِیْ اُمَامَةَ: ابْنَ كَمْ كُنْتَ یَوْمَئِذٍ حِیْنَ سَمِعْتَ هٰذَا؟، قَالَ: سَمِعْتُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثِیْنَ سَنَةً

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی اونٹنی جدعاء پر سوار ہو کر ہمیں خطبہ دے رہے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تو لوگوں کے پیچھے سے ایک صاحب نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ سن نہیں رہے ہو تم اپنے پروردگار کی اطاعت کرو، پانچ نمازیں ادا کرو، اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو اور اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: جب آپ نے یہ بات سنی تھی اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: اس وقت میری عمر تیس سال تھی۔

ذِكْرُ اَحَدِ التَّخْصِیْصَیْنِ اللَّذَیْنِ یَخُصَّانِ عُمُوْمَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا فِیْ خَبَرِ اَبِیْ اُمَامَةَ

ان دو تخصیصوں میں سے ایک تخصیص کا تذکرہ جو ان الفاظ کے عموم کو خاص کرتی ہیں جن کا ذکر ہم نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں کیا ہے

4564 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَاصِمٍ اَبُوْ طَالِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ، عَنْ یَحْیَى بْنِ الْحُصَیْنِ، عَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ، قَالَتْ:

(متن حدیث): حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، فَرَاَیْتُ اُسَامَةَ اَوْ بِلَالًا یَقُوْدُ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَالْاٰخَرَ رَافِعٌ ثَوْبَهٗ یَسْتُرُهٗ بِهٖ مِنَ الْحَرِّ، حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ

4563– إسناده قوی علی شرط مسلم .وأخرجه أحمد 5/251، والترمذی 616 فی الصلاة: باب ما ذکر فی فضل الصلاة، من طریق زید بن الحباب، بهذا الإسناد، وقال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح، وصححه الحاکم 1/9 من طریق سعید بن أبی مریم، عن معاویة بن صالح به، علی شرط مسلم، ووافقه الذهبی .

الْعَقَبَةِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَوَقَفَ النَّاسُ وَقَدْ جَعَلَ ثَوْبَهُ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهِ الْاَيْمَنِ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ، قَالَ: فَرَاَيْتُ تَحْتَ غُضْرُوْفِهِ الْاَيْمَنِ كَهَيْئَةِ جُمْعٍ، ثُمَّ ذَكَرَ قَوْلًا كَثِيْرًا، وَكَانَ فِيمَا يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ اَسْوَدُ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاسْمَعُوا وَاَطِيْعُوا، ثُمَّ قَالَ: هَلْ بَلَّغْتُ؟

❀❀ سیّدہ ام حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع کیا میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کی لگام تھام کر چل رہے تھے ان میں سے ایک نے لگام تھامی ہوئی تھی دوسرے نے اپنی چادر کو بلند کیا ہوا تھا تا کہ نبی اکرم ﷺ کو دھوپ سے بچا کے رکھیں' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور لوگ ٹھہرے رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر اپنے بائیں کندھے پر رکھی ہوئی تھی وہ آپ ﷺ کی دائیں بغل کے نیچے سے گزر رہی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کے دائیں کندھے کے ابھار کے نیچے ایک ابھری ہوئی چیز دیکھی (شاید اس سے مراد مہر نبوت ہو)

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے بہت سی باتیں کیں۔ نبی اکرم ﷺ نے جو بات ارشاد فرمائی اس میں ایک بات یہ بھی تھی۔

''اگر تم پر کسی ایسے حبشی کو امیر مقرر کر دیا جائے جس کے ناک' کان کٹے ہوئے ہوں اور وہ تمہیں اللہ کی کتاب کے مطابق لے کر چلے' تو تم اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے۔

ذِكْرُ التَّخْصِيصِ الثَّانِي الَّذِي يَخُصُّ عُمُومَ اللَّفْظَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس دوسری تخصیص کا تذکرہ جو اس لفظ کے عموم کو خاص کرتی ہے' جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

4565 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، بِالرَّيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

4564– إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد الجبار بن عاصم وهو ثقة، وثقه ابن معين والدارقطني، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/418، له ترجمة في "تاريخ بغداد" 11/111–112 . والغضروف: رأس لوح الكتف، وقوله: كهيئة جمع يريد مثل جمع الكف، وهو أن يجمع الأصابع ويضمها، يقال: ضربه بجُمع كفِّه، بضم الجيم . وأخرجه الطبراني 25/380 من طريق عبد الله بن جعفر الرقي، عن عبيد الله بن عمرو، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/402، ومسلم 1298 311 و312 في الحج: باب استحباب رمي جمرة العقبة يوم النحر راكباً، و 1838 في الإمارة: باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية، من طريقين عن زيد بن أبي أنيسة، بِهِ .وأخرجه أحمد 6/402 و403، ومسلم 1838، والنسائي 7/154 في البيعة: باب الحض على طاعة الإمام، وابن ماجة 1861 في الجهاد: باب . طاعة الإمام، والطبراني 25/377 و378 و379 و384، وابن أبي عاصم في "السنة" 1062، والبيهقي 7/155 من طريقين عن يحيى بن حصين، بِهِ .وأخرجه أحمد 6/402 و403، والترمذي 1706 في الجهاد: باب ما جاء في طاعة الإمام، والطبراني 25/381 و382، وابن أبي عاصم 1063 من طرق عن العيزار بن حريث، عن أم الحصين . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح .

عِصَامِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَجْلَانَ مَوْلَى مُرَّةَ الطَّيِّبِ وَلَقَبُهُ جَبْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، ثُمَّ يُلَقِّنُنَا: فِيمَا اسْتَطَعْتَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اطاعت وفرمانبرداری پر ہم سے بیعت لیتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تلقین کرتے تھے "جتنی تمہارے اندر استطاعت ہو (تم اس پر عمل کرنا)"

ذِكْرُ خَبَرٍ يُصَرِّحُ بِالتَّخْصِيصَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ جوان دو تخصیصوں کی صراحت کرتی ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

4566 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الصُّوفِيُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُدْرِكُ بْنُ سَعْدٍ الْفَزَارِيُّ اَبُوْ سَعْدٍ، عَنْ حَيَّانَ اَبِي النَّضْرِ، سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ اَبِي اُمَيَّةَ، سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عُبَادَةَ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ، قَالَ: اسْمَعْ وَاَطِعْ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ، وَمَكْرَهِكَ، وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ، وَاِنْ اَكَلُوْا مَالَكَ، وَضَرَبُوا ظَهْرَكَ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ مَعْصِيَةً لِلّٰهِ بَوَاحًا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبادہ! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی تنگی اور آسانی' پسندیدگی اور اپنے ساتھ ترجیحی سلوک (ہر حالت میں) اطاعت کرنا اگرچہ وہ لوگ تمہارا مال کھالیں اور تمہاری پشت پر ماریں البتہ جب وہ کھلم کھلا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں (تو پھر ان کی اطاعت نہ کرنا)

ذِكْرُ نَفْيِ اِيجَابِ الطَّاعَةِ لِلْمَرْءِ اِذَا دَعَا اِلَى مَعْصِيَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کے لیے (اس وقت) اطاعت لازم ہونے کی نفی کا تذکرہ جب (حاکم) اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف بلائے

4567 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ،

(متن حدیث): قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا، وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا، فَاَوْقَدَ نَارًا،

4565– محمد بن عاصم بن يزيد ذكره ابن أبي حاتم 8/53، ولم يورد فيه جرحاً ولا تعديلاً، وأبوه عصام ذكره المؤلف في الثقات 8/520، وابن أبي حاتم 7/26، وقد سلف برقم 3062 ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين، وانظر 4557 .

4566– إسناده حسن، وهو مكرر 4562 .

فَقَالَ: ادْخُلُوهَا، فَأَرَادَ نَاسٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا، وَقَالَ آخَرُونَ: إِنَّا فَرَرْنَا مِنْهَا، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا: لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، أَوْ قَالَ: أَبَدًا، وَقَالَ لِلْآخَرِينَ: خَيْرًا، وَقَالَ: أَحْسَنْتُمْ، لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی اور ایک شخص کو ان کا امیر مقرر کیا ان لوگوں نے آگ جلائی تو اس امیر نے کہا: تم لوگ اس میں داخل ہو جاؤ کچھ لوگوں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا' تو کچھ دوسرے لوگوں نے کہا: ہم اس سے بچنے کے لیے ہی (مسلمان ہوئے ہیں) بعد میں اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو جن لوگوں نے آگ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا' ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو قیامت کے دن تک اس میں رہتے (راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: ہمیشہ اس میں رہتے' جبکہ دوسرے لوگوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اچھا کیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم نے احسن اقدام کیا۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں (حاکم وقت کی) کوئی فرمانبرداری نہیں ہوگی فرمانبرداری صرف نیکی کے کام میں ہوگی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ طَاعَةِ الْمَرْءِ لِمَنْ دَعَاهُ إِلَى مَعْصِيَةِ الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اس شخص کی فرمانبرداری کرے جو اسے اپنے خالق کی نافرمانی کی طرف بلائے

4568 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، بِطَرَسُوسَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَا: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

4567– إسناده صحيح على شرط الشيخين . حِبان: هو ابن موسى بن سوار السلمي المروزي، وعبد الله: هو ابن المبارك، وزبيد: هو ابن الحارث اليامي، وأبو عبد الرحمٰن السلمي: هو عبد الله بن حبيب بن رُبَيِّعة الكوفي المقرء .وأخرجه أحمد 1/94، والبخاري 7257 في أخبار الآحاد: باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق، ومسلم 1840 في الإمارة: باب وجوب في إجازة خبر الواحد الصدوق، ومسلم 1840 في الإمارة: باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية، وأبو داوٗد 2625 في الجهاد: باب في الطاعة، . والنسائي 7/109 في البيعة: باب جزاء من أمر بمعصية فأطاع، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/82، و124، والبخاري 4340 في المغازي: باب سرية عبد الله بن حذافة السهمي، و7145 في الأحكام: باب السمع والطاعة للحكام ما لم تكن معصية، ومسلم 1840 40 من طرق عن الأعمش، عن سعد بن عبيدة، بِهِ . وانظر 4558 .

4568– إسناده صحيح . نوح بن حبيب ثقة روى له أبو داوٗد والنسائي، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . وأخرج أبو يعلى 279 عن زهير بن حرب، عن عبد الرحمن بن مهدي، بهذا الإسناد . وانظر ما قبله .1 في "الأنساب" 2/113: البَذَشي، بفتح الباء والذال المعجمتين بواحدة، وفي آخر الشين المعجمة: هذه النسبة إلى بذش وهي قرية على فرسخين من بسطام وهي من قومس نزلت بها مع القافلة، وخرجت منها إلى بسطام، ورجعت إليها .

(متن حدیث): لَا طَاعَةَ لِبَشَرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں کسی انسان کی فرمانبرداری نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّطِيعَ الْمَرْءُ اَحَدًا مِنْ اَوْلَادِ آدَمَ اِذَا اَمَرَهُ بِمَا لَيْسَ لِلّٰهِ فِيهِ رِضًى

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اولادِ آدم میں سے کسی بھی شخص کی اطاعت کرے اس وقت جب وہ اسے ایسی بات کا حکم دے جس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی نہ ہو

4569 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ، بِطَرَسُوسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبِ الْبَذَشِيُّ، وَهِيَ قَرْيَةٌ بِقُومَسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا طَاعَةَ لِبَشَرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں کسی انسان کی اطاعت نہیں کی جائے گی''۔

ذِكْرُ تَخَوُّفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهِ مُجَانَبَتِهِمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ بِانْقِيَادِهِمْ لِلْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّينَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کی طرف سے اس اندیشے کا شکار ہونا کہ وہ گمراہ حکمرانوں کی پیروی کرتے ہوئے' سیدھے راستے سے ہٹ جائیں گے

4570 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ اَبُو حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوِيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ

4569– إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله .

4570– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن عبد الملك بن زنجوية، فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة . أبو الأشعث الصنعاني: هو شراحيل بن آدة . وأخرجه أحمد 4/123 بأطول مما هنا– عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد . إلا أنه زاد بين أبي الأشعث وبين شداد أبا أسماء الرحبي واسمه عمر بن مرثد، وهو ثقة من رجال مسلم . وأخرجه مطولاً أحمد 5/278 و284، وأبو داؤد 4252 في الفتن: باب ذكر الفتن ودلائلها، والبيهقي في "دلائل النبوة" 6/527 من طرق عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ، عَنْ ثوبان .وأخرجه ابن ماجة 3952 في الفتن: باب ما يكون من الفتن، عن قتادة، عن أبي قلابة عبد الله بن زيد، عن أبي أسماء، عن ثوبان .وأخرجه أحمد 6/441 من حديث أبي الدرداء .

بْنِ اَوْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّیْ لَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ اِلَّا الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ، وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اپنی امت کے بارے میں صرف گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا اندیشہ ہے' جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی (یعنی جب ان کے درمیان لڑائی شروع ہو جائے گی) تو وہ قیامت کے دن تک ان سے اٹھائی نہیں جائے گی (یعنی ان کی آپس کی لڑائی ختم نہیں ہوگی)''

ذِكْرُ وَصْفِ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ الَّتِیْ كَانَ يَتَخَوَّفُهَا عَلٰی اُمَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان گمراہ حکمرانوں کی صفت کا تذکرہ' جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے حوالے سے اندیشہ تھا

4571 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ الْمُقْرِئُ اَبُو الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ الْاَصْفَهَانِیُّ رُسْتَهْ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ، وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتّٰی اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا، فَلَقِيْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بِسَنَةٍ فَحَدَّثَنِيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس علم کو یوں نہیں اٹھائے گا اسے الگ کر لے' بلکہ علماء کو اٹھانے کے ذریعے علم کو اٹھا لے گا' یہاں تک کہ جب وہ کسی عالم کو باقی نہیں رہنے دے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنا لیں گے ان لوگوں سے سوال کیے جائیں گے تو وہ علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیں گے وہ لوگ گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس کے ایک سال بعد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے پھر مجھے یہ

4571– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير الربيع بن سليمان فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة .وأخرجه النسائي في العلم من "الكبرى" كما في "التحفة" 8/211 من طريق ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني 18/75، والبزار 232 من طريقين عن الليث، بِهِ .وأخرجه أحمد 6/26–27 من طريق محمد بن حمير الحمصي، عن إبراهيم بن أبي عبلة، به وله شاهد من حديث أبي الدرداء عند الترمذي 2653 من طريق مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أبي الدرداء، وقال الترمذي: هذا حسن غريب .

حدیث بیان کی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الضَّلَالَةِ الَّتِي كَانَ يَتَخَوَّفُهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهِ

گمراہی کی اس صفت کا تذکرہ جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کو اپنی امت کے حوالے سے اندیشہ تھا

4572 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَدِيٍّ اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَحَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، اَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: هٰذَا اَوَانُ رَفْعِ الْعِلْمِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: لَبِيدُ بْنُ زِيَادٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يُرْفَعُ الْعِلْمُ وَقَدْ اُثْبِتَ وَوَعَتْهُ الْقُلُوبُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كُنْتُ لَاَحْسِبُكَ اَفْقَهَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ ذَكَرَ ضَلَالَةَ الْيَهُودِ، وَالنَّصَارٰى عَلٰى مَا فِيْ اَيْدِيهِمْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ: فَلَقِيتُ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ، وَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيْثِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ: صَدَقَ عَوْفٌ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَوَّلِ ذٰلِكَ يُرْفَعُ؟، قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: اَلْخُشُوعُ حَتّٰى لَا تَرٰى خَاشِعًا

✿✿ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ وقت ہے جب علم کو اٹھا لیا جائے گا انصار میں سے ایک صاحب جن کا نام لبید بن زیاد تھا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا علم کو اٹھا لیا جائے گا، جبکہ اسے ثابت کیا جا چکا ہے اور دلوں نے اسے محفوظ کر لیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تو تمہیں اہل مدینہ کا سب سے زیادہ سمجھدار شخص سمجھتا ہوں (راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے عیسائیوں اور یہودیوں کے پاس اللہ کی کتاب ہونے کے باوجود ان کے گمراہ ہونے کا ذکر کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میری ملاقات حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور میں نے انہیں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا: حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے ٹھیک بیان کیا ہے پھر انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ سب سے پہلے کون سے علم کو اٹھایا جائے گا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: پرہیزگاری کو یہاں تک کہ تم کسی بھی پرہیزگار شخص کو نہیں دیکھو گے۔

4572– حديث صحيح، محمد بن يزيد بن رفاعة: هو محمد بن يزيد بن محمد بن كثير العجلي مختلف فيه، وقد توبع، وعاصم بن أبي النجود حسن الحديث، وباقي السند رجاله رجال الصحيح . أبو صالح: هو ذكوان السمان المدني . وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 345/1 .وأخرجه أحمد 4/96 عن أسود بن عامر، والطبراني 19/769 من طريق يحيى بن الحماني، كلاهما عن أبي بكر بن عياش، بهذا الإسناد .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ اعْتِقَادِ الْمَرْءِ الْإِمَامَ الَّذِي يُطِيعُ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا فِي اَسْبَابِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی ایسے حکمران پر اعتقاد کو ترک کردے جو اپنے معاملات میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا ہو

4573 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ اِمَامٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاتَ مِيتَةً الْجَاهِلِيَّةِ مَعْنَاهُ: مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْتَقِدْ اَنَّ لَهُ اِمَامًا يَدْعُو النَّاسَ اِلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَكُونَ قِوَامُ الْاِسْلَامِ بِهِ عِنْدَ الْحَوَادِثِ، وَالنَّوَازِلِ، مُقْتَنِعًا فِي الْاِنْقِيَادِ عَلٰى مَنْ لَيْسَ نَعْتُهُ مَا وَصَفْنَا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: ظَاهِرُ الْخَبَرِ اَنَّ مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ اِمَامٌ، يُرِيدُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ مِيتَةً الْجَاهِلِيَّةِ، لِاَنَّ اِمَامَ اَهْلِ الْاَرْضِ فِي الدُّنْيَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ اِمَامَتَهُ اَوِ اعْتَقَدَ اِمَامًا غَيْرَهُ مُؤْثِرًا قَوْلَهُ عَلٰى قَوْلِهِ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص ایسی حالت میں مرے اس کا کوئی امام نہ ہو (یعنی وہ کسی مسلمان حکمران کا فرمانبردار نہ ہو) تو وہ شخص زمانہ جاہلیت کی موت مرتا ہے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "وہ شخص زمانہ جاہلیت کی سی موت مرتا ہے" اس سے مراد یہ ہے: جو شخص ایسی حالت میں انتقال کرے کہ وہ اس بات کا اعتقاد نہ رکھتا ہو کہ اس کا کوئی ایسا امام ہے' جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی طرف دعوت دیتا ہے اور حادثات اور مشکلات پیش آنے پر اسلام کی بنیادوں کی حفاظت کرتا ہے اور وہ شخص اس کی پیروی کرتا ہے' جس کی وہ صفت نہ ہو' جو ہم نے بیان کی ہے' تو ایسا شخص زمانہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے' جو شخص ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ اس کا کوئی امام نہ ہو اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: وہ شخص زمانہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے: اہل زمین کے امام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کا علم نہیں رکھتا یا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی دوسرے امام کا معتقد ہوتا ہے اور اس کے قول کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر ترجیح دیتا ہے پھر وہ شخص اسی حالت میں مر جاتا ہے' تو ایسا شخص زمانہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُوْمِ النَّصِيحَةِ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ لِنَفْسِهِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں اپنی ذات اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کو لازم پکڑے

4574 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ، عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اَلدِّيْنُ النَّصِيحَةُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: لِلّٰهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُوْلِهِ، وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، اَوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَعَامَّتِهِمْ

✿✿ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"دین خیر خواہی کا نام ہے"۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی لوگوں نے دریافت کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اس کی کتاب کی اس کے رسول کی مسلمانوں کے حکمرانوں کی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) مومنوں کے حکمرانوں کی اور ان کے عام افراد کی (خیر خواہی کرنا)"

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُوْمِ النَّصِيحَةِ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ لِنَفْسِهِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' اللہ کے دین کے بارے میں اپنی ذات اور عامۃ المسلمین کے لیے خیر خواہی کو لازم پکڑے

4575 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ بَنَانَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ بَنَانَ، بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ

4574– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أبو عوانة 1/37، والطبراني 1261 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داؤد 4944 في الأدب: باب في نصيحة، وأبو عوانة 1/37، والطبراني 1262 و1264 و1265 و1266 و1267 من طرق عن سيل بن أبي صالح، به . وانظر ما بعده .

4575– إسناده صحيح، محمد بن ميمون البزار روى له الترمذي والنسائي وابن ماجة، وهو صدوق، ومن فوقه من رجال الصحيح، وانظر ما قبله . وأخرجه الحميدي 837، وأحمد 4/102، ومسلم 55 في الإيمان: باب بيان أن الدين النصيحة، والنسائي 7/156 و156–157 في البيعة: باب النصيحة للإمام، وأبو عوانة 1/36 و37، والطبراني 1260 و1263، والبغوي 3514 من طرق عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، بهذا الإسناد .

الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، قَالَ: ثُمَّ لَقِيتُ سُهَيْلًا، فَقُلْتُ لَهُ: اَرَاَيْتَ حَدِيثًا كَانَ يُحَدِّثُ عَمْرٌو، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيكَ، سَمِعْتَهُ مِنْ اَبِيكَ، قَالَ سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ اَبِي، صِدِّيقٍ لِاَبِي، كَانَ يَاْتِي مِنَ الشَّامِ، يُقَالُ لَهُ: عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ سَمِعْتُهُ اَخْبَرَ ذٰلِكَ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلَا اِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، اَلَا اِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، اَلَا اِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ؟، قَالَ: لِلّٰهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ

❀❀ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"خبردار! دین خیر خواہی کا نام ہے خبردار بے شک دین خیر خواہی کا نام ہے۔ خبردار! بے شک دین خیر خواہی کا نام ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی' اس کی کتاب کی' اس کے رسول کی' مسلمان حکمرانوں کی اوران کے عام افراد کی (خیر خواہی کرنا)"

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ مَا عَلَيْهِ جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ وَتَرْكِ الْاِنْفِرَادِ عَنْهُمْ بِتَرْكِ الْجَمَاعَاتِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنے کولازمی طور پر اختیار کرے اور جماعت کو چھوڑ کر انفرادی طور پر رہنے کو ترک کرے

4576 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْزَةَ الْمَعْوَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَامِي فِيكُمُ الْيَوْمَ، فَقَالَ: اَلَا اَحْسِنُوا اِلٰى اَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّهَادَةِ لَا يُسْاَلُهَا، وَيَحْلِفُ الرَّجُلُ عَلَى الْيَمِينِ لَا يُسْاَلُهَا، فَمَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ

4576– علي بن حمزة المعولي ترجم له المؤلف في "الثقات8/466"، وقال: مستقيم الحديث . والمَعْوَلي: نسبة إلى مَعولة بن شمس بن عمرو بن غنم بن غالب بن عثمان بطن من الأزد، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . وقد صرح عبد الملك بن عمير بالتحديث عند أبي يعلى فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه الطيالسي ص7، وأحمد 1/26، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/15 من طرق عن جرير بن حازم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/18، والترمذي 2165 في الفتن: باب ما جاء في لزوم الجماعة، والحاكم 1/114 من طرق عن محمد بن سوقة، عن عبد الله بن دينار، عن ابن عمر، عن أبيه، به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي . وأخرجه الحاكم 1/114–115 من طريق عامر بن سعد بن أبي وقاص، عن أبيه، عن عمر، به .وأخرجه الحميدي 32 من طريق سليمان بن يسار، عن أبيه، عن عمر، به .وأخرج قطعة منه أبو يعلى 201 و202 من طريقين عن حماد، عن عبد الله بن المختار، عن عبد الملك بن عمير، عن عبد الله بن الزبير، عن عمر .

الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ، وَلَا يَخْلُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا، وَمَنْ سَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ، وَسَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ''جابیہ'' کے مقام پر ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہمارے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کھڑے ہوئے تھے جس طرح آج میں تمہارے درمیان کھڑا ہوا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! میرے ساتھیوں کے ساتھ اچھائی کرنا پھر ان کے بعد والے لوگ ہیں پھر ان کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا' یہاں تک کہ کوئی آدمی گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی نہیں مانگی گئی ہوگی اور کوئی شخص قسم اٹھالے گا حالانکہ اس سے اس کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہوگا' تو تم میں سے جو شخص جنت میں داخل ہونا چاہتا ہو وہ (مسلمانوں کی) جماعت کو لازم پکڑ لے' کیونکہ شیطان ایک شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے زیادہ دور ہوتا ہے اور کوئی بھی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہرگز نہ ہو' کیونکہ ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا اور جس شخص کو برائی بری لگتی ہو اور اچھائی اچھی لگتی ہو وہ مومن ہے۔

ذِكْرُ إِثْبَاتِ مَعُونَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَمَاعَةَ، وَإِعَانَةِ الشَّيْطَانِ مَنْ فَارَقَهَا

اللہ تعالیٰ کا جماعت کی مدد کرنے کے اثبات کا تذکرہ اور جو شخص جماعت سے الگ ہوتا ہے شیطان کا اس کی مدد کرنا

4577 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): سَيَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ، فَمَنْ رَأَيْتُمُوهُ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ أَوْ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمْرُهُمْ جَمِيعٌ، فَاقْتُلُوهُ كَائِنًا مَنْ كَانَ، فَإِنَّ يَدَ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ

4577- إسناده صحيح، موسى بن عبد الرحمٰن المسروقي روى له أصحاب السنن وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح، ويحيى بن أيوب: هو ابن أبي زرعة البجلي علق له البخاري وروى له أبو داوٗد والترمذي، وقال ابن معين ويعقوب بن سفيان: لا بأس به، ووثقه الآجري والبزار، وباقي السند من رجال الصحيح . عرفجة بن شريح ويقال: ابن صريح، ويقال: ابن شريك، ويقال: ابن شراحيل: صحابي نزل الكوفة، وليس له في الكتب الستة غير هذا الحديث .وأخرجه مسلم 1852 في الإمارة: باب حكم من فرق أمر المسلمين وهو مجتمع، والنسائي 7/92-93 في تحريم: باب قتل من فارق الجماعة، وأبو داوٗد 4762 في السنة: باب في قتل الخوارج، وابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني"، وأحمد 4/261 و341 و5/23، وعبد الرزاق 20714، والطبراني 17/354 و355 و356 و357 و358 و359 و360 و361 و362 و363 و364 و368 من طرق عن زياد بن علاقة، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 2/156، ووافقه البيهقي .وله طرق أخرى عن عرفجة عند الطبراني 17/365 و366 و367 .وهنات: أي حوادث وفتن وشرور وفساد .قال الإمام النووي في "شرح مسلم" 12/241: فيه الأمر بقتال من خرج على الإمام، أو أراد تفريق كلمة المسلمين ونحو ذلك، وينهى عن ذلك، فإن لم ينته قُتِلَ، وإن لم يندفع شرُّه إلا بقتله، فَقُتِلَ كان هدراً .

مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْتَكِضُ

❁❁ حضرت عرفجہ بن شریح اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب میرے بعد مختلف طرح کے فتنے ہوں گے تو جس شخص کو تم دیکھو کہ (مسلمانوں کی) جماعت سے الگ ہو گیا ہے یا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے درمیان تفرقہ پیدا کرنا چاہتا ہے جب کہ وہ لوگ اکٹھے ہوں تو تم اسے قتل کر دو خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو بے شک اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور بے شک شیطان اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے جو (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدگی اختیار کرتا ہے''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَوْتِ الْجَاهِلِيَّةِ بِالْمُفَارِقِ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والے کے لیے جاہلیت کی موت کے اثبات کا تذکرہ

4578 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، اَتَى ابْنَ مُطِيعٍ لَيَالِيَ الْحَرَّةِ، فَقَالَ: ضَعُوا لِاَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وِسَادَةً، فَقَالَ: اِنِّي لَمْ آتِ لِاَجْلِسَ، اِنَّمَا جِئْتُ لِاُكَلِّمَكَ كَلِمَتَيْنِ سَمِعْتُهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ نَزَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَمْ تَكُنْ لَهُ حُجَّةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ مَاتَ مُفَارِقَ الْجَمَاعَةِ، فَاِنَّهُ يَمُوْتُ مَوْتَةَ الْجَاهِلِيَّةِ

❁❁ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ''حرہ'' کی راتوں میں ابن مطیع کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے کہا: ابوعبدالرحمٰن (یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کیلئے تکیہ لگاؤ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہاں بیٹھنے کیلئے نہیں آیا ہوں میں تمہارے ساتھ دو باتیں کرنے کیلئے آیا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص (حاکم وقت کی) اطاعت و فرمانبرداری سے ہاتھ کھینچ لے قیامت کے دن اس کے پاس کوئی حجت نہیں ہوگی اور جو شخص (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدہ ہو کر مرے وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرتا ہے''۔

4578- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح، غير ابن عجلان، فقد روى له مسلم متابعة، والبخاري تعليقاً، وهو صدوق. وابن مطيع: هو عبد الله بن مطيع بن الأسود العدوي القرشي، ولد فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وجاء به أبوه فحنكه بتمرة وسماه عبد الله، ودعا له بالبركة، وكان من رجال قريش شجاعة ونجدة وجلداً وأخرجه أيضاً 2/93 عن عفان، عن خالد بن الحارث، عن ابن عجلان، بِهِ .وأخرجه أحمد 2/70 و83 و123 و133 و154، ومسلم 1851 من طرق عن زيد بن أسلم، بِهِ . وأخرجه أحمد 2/111، ومسلم 1851، والحاكم 1/77 و177 من طرق عن نافع، عن ابن عمر .وأخرجه البيهقي 8/156 من طريق نافع وسالم، عن ابن عمر .وأخرجه الطبراني 13278 من طريق عبد الله بن مسلم بن جندب، عن أبيه، عن ابن عمر .وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 5/144 من طريق العطاف بن خالد .

ذِكْرُ اِثْبَاتِ مَوْتِ الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ

ایسے شخص کے لیے جاہلیت کی موت کے اثبات کا تذکرہ جو کسی گمراہی کے جھنڈے تلے مارا جاتا ہے

4579 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ، عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ:

(متن حدیث): مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ فَقَتْلُهُ قِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ

❀❀ حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص گمراہی کے جھنڈے تلے مارا جائے وہ زمانہ جاہلیت کی موت مارا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الرَّايَةِ الْعِمِّيَّةِ الَّتِيْ اَثْبَتَ لِمَنْ قُتِلَ تَحْتَهَا بِهٰذَا الْاِسْمِ

گمراہی کے جھنڈے کی اس صفت کا تذکرہ، جس کے نیچے مارے جانے والے شخص کے لیے اس نام کا اثبات کیا گیا

4580 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيْدَ السَّيَّارِيُّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ شَاكِي، فَقُلْتُ: حَدِّثْنِيْ حَدِيْثَ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ سَمِعْتُ غَيْلَانَ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ، وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ اَيُّوْبُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: حَدِّثْنِيْ عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَيْسِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ فَمِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ

4579– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عمران القطان، وهو عمران بن داوٗد العمی البصری، فقد علّق له البخاری، وروی له أصحاب السنن، وهو حسن الحديث ـ أبو داوٗد: هو الطيالسی سليمان بن داوٗد، والحديث فی "مسنده" 1259، ومن طريقه أخرجه الطبرانی 1671 ـ وأبو مجلز: هو لاحق بن حميد ـ وأخرجه النسائی 7/123 فی تحريم الدم: باب التغليظ فيمن قاتل تحت راية عمية، من طريق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، بِه ـ وأخرجه مسلم 1850 من طريق المعتمر: عن أبيه، عن أبی مجلز، عن جندب، وعِمية: فِعّلية من العماء: الضلالة كالقتال فی العصبية والأهواء ـ قال الإمام أحمد: إنها كالأمر الأعمی لا يستبين وجهه

4580– إسناده صحيح، عمر بن يزيد اليساری، روی عنه جمع، وذكره المؤلف فی "الثقات" 8/446 وقال: مستقيم الحديث، وذكر أنه مات سنة بضع وأربعين ومئتين، وقال الدارقطنی: لا بأس به، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير زياد بن رِياح فمن رجال مسلم ـ وأخرجه مسلم 1848 فی الإمارة: باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين . . .، عن عبيد الله بن عمر القواريری، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد ـ وأخرجه أحمد 2/296 و306 و488، ومسلم 1848 54، والنسائی 7/123 فی تحريم الدم: باب التغليظ فی من قاتل تحت راية عميّة، وابن ماجة 3948 فی الفتن: باب العصبية، والبيهقی 8/156 من طرق عن غيلان بن جرير، بِه .

يَضْرِبُ بَرَّهَا، وَفَاجِرَهَا، لَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَلَا يَفِي بِذِي عَهْدِهَا، فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يُقَاتِلُ لِعَصَبَةٍ، أَوْ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ، فَقَتْلُهُ قِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص (حاکم وقت کی) اطاعت سے نکل گیا اور اس نے (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدگی اختیار کی اور پھر وہ (اسی حالت میں) مر جائے' تو وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرتا ہے اور جو شخص میری امت پر خروج کر کے ہر نیک اور گنہگار کو مارنا شروع کر دیتا ہے وہ مومن کو چھوڑتا نہیں ہے اور معاہدے (یعنی ذمی کے ساتھ کیے جانے والے معاہدے کو) پورا نہیں کرتا تو ایسا شخص زمانہ جاہلیت کی طرح قتل ہوتا ہے اور جو شخص کسی گمراہی کے جھنڈے تلے کسی گروہ کی تائید میں لڑائی کرتا ہے یا کسی گروہ کے حق میں ناراض ہوتا ہے (اور جنگ کرتے ہوئے مارا جاتا ہے) تو اس کا قتل زمانہ جاہلیت کا قتل ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ عَلَى الْمَرْءِ طَاعَةَ الْقُرَشِيِّينَ مِنَ الْأَئِمَّةِ إِذَا عَدَلُوا فِي الرَّعِيَّةِ وَأَقَامُوا الْحَقَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ قریشی حکمرانوں کی فرمانبرداری کرے' جب وہ اپنی رعایا کے بارے میں انصاف سے کام لیتے ہوں اور حق کو قائم رکھیں

4581 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَيَّاضُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ لِي عَلَى قُرَيْشٍ حَقًّا، وَإِنَّ لِقُرَيْشٍ عَلَيْكُمْ حَقًّا مَا حَكَمُوا، وَعَدَلُوا، وَائْتُمِنُوا، فَأَدَّوْا وَاسْتُرْحِمُوا، فَرَحِمُوا، فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک میرا قریش پر حق ہے اور قریش کا تم لوگوں پر حق ہے' جب وہ فیصلہ کرتے ہوئے انصاف سے کام لیں اور انہیں امانت سپرد کی جائے' تو اسے ادا کریں اور جب ان سے رحم مانگا جائے' تو وہ رحم کریں' جو شخص ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی''۔

4581- فياض بن زهير ذكره المؤلف في "الثقات" 9/11، فقال: من أهل نسا، يروي عن وكيع بن الجراح، وجعفر بن عون، حدثنا عنه محمد بن أحمد بن أبي عون وغيره من شيوخنا، مات بعد سنة خمسين ومئتين، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" 19902. ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/270، وذكره الهيثمي في "المجمع" 5/192 وزاد نسبته إلى الطبراني في "الأوسط"، وقال: ورجال أحمد رجال الصحيح. وسيرد عند المصنف برقم 4584.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّفْدِیَ اِمَامَهُ بِنَفْسِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی ذات کو اپنے امام پر فدا کرے

4582 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ كَانَ يَرْمِي بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنْ خَلْفِهِ لِيَنْظُرَ اَيْنَ يَقَعُ نَبْلُهُ، فَيَتَطَاوَلُ اَبُوْ طَلْحَةَ بِصَدْرِهٖ يَتَّقِي بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: هٰكَذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ نَحْرِي دُوْنَ نَحْرِكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہو کر تیر پھینک رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے سے سر اٹھا کر یہ دیکھنا چاہا کہ ان کا تیر کہاں گرتا ہے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے سینے کو پھیلا لیا تاکہ اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بچائیں انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح رہیں (یعنی میرے پیچھے رہیں) اللہ تعالیٰ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے میں ان کے سامنے رہتا ہوں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّوَقِّرَ اِمَامَهُ وَيُعَظِّمَهُ جُهْدَهُ، وَاِنْ كَانَ فِيْ قَوْلِهٖ لِمَنْ قَصَدَ ضِدَّهُ مَا لَا يُوْجِبُ الْحُكْمَ ذٰلِكَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنے امام کی تعظیم و توقیر میں بھرپور کوشش کرے

اگرچہ اس کے قول میں کوئی ایسی چیز ہو جو اس حکم کو لازم نہ کرتی ہو اس شخص کے لیے جس نے اس کے برعکس (یعنی تعظیم و توقیر کے برعکس) کا قصد کیا ہو

4583 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ،

4582- إسناده صحيح على شرط مسلم . الحسن بن عيسى: هو ابن ماسَرْجس النيسابورى مولى عبد الله بن المبارك من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه الحاكم 3/353 من طريق على ين الحسن بن شقيق، عن ابن المبارك، بهذا الإسناد، وصححه على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 3/105 و206، وأبو يعلى 3778 من طريقين عن حميد، به .وأخرجه مطولاً البخارى 3811 فى مناقب الأنصار: باب مناقب أبى طلحة رضى الله عنه، و 4064 فى المغازى: باب (اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا)، ومسلم 1811 فى الجهاد: باب غزوة النساء مع الرجال، وأبو يعلى 3921، والبيهقى 9/30 من طريق عبد الوارث، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس .وأخرجه ابن سعد 3/506، وأحمد 3/286-287، وأبو يعلى 3412 من طريقين عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/265، والبخارى 2902 فى الجهاد: باب المجن ومن يتّرس بترس صاحبه، من طريق ابن المبارك، عن الأوزاعى، عن إسحاق بن أبى طلحة، عن أنس . وسيأتى برقم 7137 .

(متن حدیث): اَنَّـهُ كَـانَ قَائِمًا عَلٰى رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّيْفِ، وَهُوَ مُلَثَّمٌ، وَعِنْدَهُ عُرْوَةُ، قَالَ: فَجَعَلَ عُرْوَةُ يَتَنَاوَلُ لِحْيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَدِّثُهُ، قَالَ: فَقَالَ الْمُغِيرَةُ لِعُرْوَةَ: لَتَكُفَّنَّ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ، اَوْ لَا تَرْجِعُ اِلَيْكَ، قَالَ: فَقَالَ عُرْوَةُ: مَنْ هٰذَا؟، قَالَ: هٰذَا ابْنُ اَخِيكَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَقَالَ عُرْوَةُ: يَا غُدَرُ، مَا غَسَلْتَ رَاْسَكَ مِنْ غَدْرَتِكَ بَعْدُ

❁❁ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ تلوار لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے انہوں نے منہ پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (قریش کا سردار) عروہ موجود تھا عروہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کی طرف ہاتھ بڑھایا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے عروہ سے کہا: یا تو تم اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی سے پیچھے کر لو یا پھر یہ تمہارے پاس صحیح سلامت واپس نہیں جائے گا۔ عروہ نے دریافت کیا: یہ کون شخص ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ تمہارا بھتیجا مغیرہ بن شعبہ ہے، تو عروہ نے کہا: اے وعدہ خلاف! تم نے اپنی وعدہ خلافی کے بعد اپنا سر نہیں دھویا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَقَّ اِنَّمَا يَجِبُ لِلْاُمَرَاءِ عَلَى الرَّعِيَّةِ اِذَا رَعَوْهُمْ فِي الْاَسْبَابِ وَالْاَوْقَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حکمرانوں کا رعایا پر حق ہوتا ہے جب وہ ان کے معاملات اور امور زندگی میں ان کا خیال رکھیں

4584 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِي عَلٰى قُرَيْشٍ حَقًّا، وَاِنَّ لِقُرَيْشٍ عَلَيْكُمْ حَقًّا، مَا حَكَمُوْا فَعَدَلُوْا، وَائْتُمِنُوْا فَاَدَّوْا، وَاسْتُرْحِمُوْا فَرَحِمُوْا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میرا قریش پر حق ہے اور قریش کا تم لوگوں پر ہے، جب تک وہ فیصلہ کرتے ہوئے انصاف سے کام لیں اور جب ان کے سپرد امانت کی جائے تو اسے ادا کریں اور جب ان سے رحم طلب کیا جائے، تو رحم کریں"۔

4583– إسناده صحيح على شرط السيخين . أبو عمار: هو الحسين بن حريث الخزاعي .وهو قطعة من حديث مطول أخرجه عبد الرزاق في "المصنف9720"، ومن طريق أخرجه أحمد 4/328–331، والبخاري 2731 في الشروط، والبيهقي في "السنن" 5/215 و9/218–221، وفي "الدلائل" 4/99–108 عن معمر، عن الزهري، عن عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ومروان . . . وفيه: وكان المغيرة صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَتَلَهُمْ وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ، ثم جاء فأسلم، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَمَّا الْإِسْلَامُ فاقبلُ، وَاَمَّا الْمَالُ، فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ " .وأخرجه مطولاً ومختصراً أبو داوُد 2765 و4655، والنسائي 5/169–170 من طريق محمد بن ثور، عن معمر، به .

4584– إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر 4581 .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ اسْتِعْمَالَ مَا يَقُوْلُ الْاُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ مِّنَ الْخَيْرِ وَتَرْكَ اَفْعَالِهِمْ اِذَا خَالَفُوْهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قریش کے حکمران جو بھی بھلائی کی بات کہتے ہیں آدمی کو اس پر عمل کرنا چاہئے اور جب وہ اس کے برخلاف بات کریں' تو ان کے افعال کو ترک کر دینا چاہئے

4585 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَلِمَتَيْنِ سَمِعْتُهُمَا مَا اُحِبُّ اَنْ لِيْ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، اِحْدَاهُمَا مِنَ النَّجَاشِيِّ، وَالْاُخْرٰى مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَّا الَّتِيْ سَمِعْتُهَا مِنَ النَّجَاشِيِّ: فَاِنَّا كُنَّا عِنْدَهُ اِذْ جَاءَهُ ابْنٌ لَهُ مِنَ الْكُتَّابِ، فَعَرَضَ لَوْحَهُ، قَالَ: وَكُنْتُ اَفْهَمُ بَعْضَ كَلَامِهِمْ، فَمَرَّ بِآيَةٍ، فَضَحِكْتُ، فَقَالَ: مَا الَّذِيْ اَضْحَكَكَ؟ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، لَاُنْزِلَتْ مِنْ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ اِنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَالَ: اِنَّ اللَّعْنَةَ تَكُوْنُ فِي الْاَرْضِ اِذَا كَانَتْ اِمَارَةُ الصِّبْيَانِ، وَالَّذِيْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اسْمَعُوْا مِنْ قُرَيْشٍ وَدَعُوْا فِعْلَهُمْ

❀❀ حضرت عامر بن شہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دو کلمات سنے ہیں مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' ان میں سے کسی ایک کلمے کے عوض میں مجھے دنیا اور اس میں موجود سب چیزیں مل جائیں ان میں سے ایک نجاشی کی زبانی سنا ہے اور دوسرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے' جہاں تک اس کلمے کا تعلق ہے جو میں نے نجاشی کی زبانی سنا ہے' تو وہ یوں ہے' میں نجاشی کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران اس کا بیٹا مدرسے سے اس کے پاس آیا اس لڑکے نے اپنی تختی اس کے سامنے پیش کی حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان کا کچھ کلام سمجھ لیتا تھا جب وہ ایک آیت کے پاس سے گزرے تو مجھے ہنسی آ گئی نجاشی نے دریافت کیا: تم کس بات پر ہنسے ہو؟ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے عرش والی ذات کی طرف سے یہ بات نازل ہوئی ہے' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس سرزمین پر لعنت ہوتی ہے جہاں بچوں کی حکومت ہو۔

4585- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح . وأخرجه أحمد 3/428 من طريق محمد بن مسلم بن أبي الوضاح، عن إسماعيل بن أبي خالد ومجالد بن سعيد، كلاهما عن الشعبي، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو يعلى 6864 من طريق أبي أسامة، عن مجالد، عن الشعبي، بِهِ .وأخرجه أحمد 4/260 عن عبد الرزاق، عن ابن عيينة، عن مجالد، عن الشعبي . وأخرجه أيضا من طريق شريك عن إسماعيل، عن عطاء، عن عامر بن شهر .وعامر بن شهر: هو الهمداني، ويقال: البكيلي، ويقال: الناعطي: وهما بطنان من همدان، يكنى أبا شهر، كان أحد عمال النبي صلى الله عليه وسلم على اليمن، وهو أول من اعترض على الأسود العنسي لما ادّعى النبوة .

(حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قریش کی فرمانبرداری کرو اور ان کے ذاتی عمل کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ ظُهُوْرِ اُمَرَاءِ السُّوْءِ مُجَانَبَتِهِمْ فِي الْاَحْوَالِ وَالْاَسْبَابِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے برے حکمرانوں کے ظہور کے وقت احوال اور اسباب میں لاتعلقی اختیار کرے

4586 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيَاْتِيَنَّ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُقَرِّبُوْنَ شِرَارَ النَّاسِ، وَيُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِيْتِهَا، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلَا يَكُوْنَنَّ عَرِيْفًا، وَلَا شُرْطِيًّا، وَلَا جَابِيًا، وَلَا خَازِنًا

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تم پر ایسے حکمران آئیں گے جو لوگوں میں سے برے لوگوں کو اپنا مقرب بنائیں گے وہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر کے ادا کریں گے تم میں سے جو شخص ان کا زمانہ پالے' تو وہ سرکاری اہل کار یا سپاہی یا ملازم یا خزانچی نہ بنے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ عَلَى الْمَرْءِ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْجَوْرِ اَدَاءَ الْحَقِّ الَّذِي عَلَيْهِ دُوْنَ الْاِمْتِنَاعِ عَلَى الْاُمَرَاءِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' ظلم کے ظہور کے وقت وہ اس حق کو ادا کرے جو اس کے ذمے لازم ہے اور حکمرانوں کے خلاف بغاوت نہ کرے

4586– إسناده ضعيف، عبد الرحمٰن بن مسعود: هو اليشكري، لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف . 5/106، ولم يرو عنه غير جعفر بن إياس، مترجم عند ابن أبي حاتم 5/285، و"التعجيل" ص258، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح . وهو في "مسند أبي يعلى" 115 . وتوثيق الهيثمي في "المجمع" 5/240 لعبد الرحمٰن بن مسعود لا سلف له بذلك غير المؤلف . ووقع اسمه في "موارد الظمآن" 1558: عبد الرحمٰن بن عبد الله بن مسعود وهو تحريف، ولم يتنبه له الشيخ ناصر في "صحيحه" 360 فوثّقه بناءً على ذلك .

4587 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّهَا سَتَكُوْنُ اَثَرَةٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا تَاْمُرُنَا؟، قَالَ: تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ، وَتَسْاَلُوْنَ الَّذِي لَكُمْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب (تمہارے ساتھ) ترجیحی سلوک بھی ہوگا اور کچھ ایسی چیزیں بھی آئیں گی جو تمہیں ناپسند ہوں گی۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (ایسی صورت حال کے بارے میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس فرض کو ادا کرنا جو تمہارے ذمے لازم ہے اور جو تمہارا حق ہے اس کا تم مطالبہ کرنا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْخُرُوجِ عَلَى الْاَئِمَّةِ بِالسِّلَاحِ وَاِنْ جَارُوا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی ہتھیار لے کر حکمرانوں کے خلاف بغاوت کرے' اگرچہ وہ حکمران ظلم کرتے ہوں

4588 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

4587– حديث صحيح، محمد بن عصام بن يزيد ذكره ابن أبي حاتم 8/53، ولم يورد فيه جرحاً ولا تعديلاً، وقال أبو نعيم في "تاريخ أصبهان" 2/186: ولم يرو عن غير أبيه شيئاً، وكان عند أبيه أربعون صحيفة ولم يسمع منها ابنه محمد إلا أربع صحائف، وأبوه ذكره المصنف في "ثقاته" 8/520، فقال: عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ . عجلان مولى مرة الطيب من أهل الكوفة، سكن اصبهان، ولقب عصام جبّر يروى عن الثورى ومالك بن مغول، روى عنه ابنه محمد بن عصام، يتفرد ويخالف، وكان صدوقاً حديثه عند الأصبهانيين . قلت: له ترجمة في "تاريخ أصبهان" لأبى الشيخ ورقة 92، وفي "أخبار أصبهان" 2/138 لأبي نعيم، والجرح والتعديل 7/26 لابن أبي حاتم، وكان من أجلة أصحاب الثورى، يقوم بخدمته، ويسأله عن المسائل، وقد بعث به الثور إلى المهدى في رسالة، فعرض عليه المهدى تِبراً فلم يقبله، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه البخارى 3603 في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، عن محمد بن كثير، وأحمد 1/428، والطبراني 1073 من طريق مؤمل، كلاهما عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى 7052 في الفتن: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "سترون بعدى أموراً تكرهونها"، ومسلم 1843 في الإمارة: باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء الأول فالأول، والترمذى 2190 في الفتن: باب الأثرة وما جاء فيها، وأحمد 1/384 و433، والبيهقى 8/157، والبغوى 2462 من طرق عن الأعمش، بِهِ .

4588– إسناده حسن على شرط مسلم، عكرمة بن عمار فيه كلام ينزله عن رتبة . الصحيح، وأبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك .وأخرجه الطبراني 6242 عن أبي خليفة، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 99 في الإيمان: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "مَن حمل علينا السلاح فليس منا"، عن أبي بكر بن أبي شيبة وابن نمير، عن مصعب بن المقدام، عن عكرمة بن عمار، بِهِ . ولفظه "من سلّ علينا السيف فليس منا" .وأخرجه أحمد 4/46 و54، والطبراني 6249 و6251، والبغوى 2565 من طرق عن إياس بن سلمة، بِهِ .

اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو ہم پر ہتھیار اٹھاتا ہے وہ ہم میں سے نہیں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْخُرُوْجِ عَلٰى اُمَرَاءِ السُّوْءِ، وَاِنْ جَارُوْا بَعْدَ اَنْ يُّكْرَهُ بِالْخَلَدِ مَا يَاْتُوْنَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' برے حکمرانوں کے خلاف خروج کیا جائے' اگرچہ وہ ظلم کرتے ہوں اس کے بعد اسے ان کے کیے ہوئے عمل کو قبول کرنے پر مجبور کیا جائے

4589 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):خِيَارُكُمْ وَخِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ، وَشِرَارُكُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ، وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ، قِيلَ: اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، مَا اَقَامُوا الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، اَلَا وَمَنْ لَهُ وَالٍ فَيَرَاهُ يَاْتِيْ شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَاْتِيْ مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا يَنْزِعُ يَدًا مِنْ طَاعَتِهِ

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے بہترین لوگ اور تمہارے بہترین حکمران وہ لوگ ہیں' جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں وہ تمہارے لیے دعا رحمت کریں اور تم ان کے لیے دعاء رحمت کرو جبکہ تمہارے برے ترین افراد اور تمہارے برے حکمران وہ لوگ ہیں' جنہیں تم ناپسند کرو اور وہ تمہیں ناپسند کریں تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔ عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم ان سے الگ نہ ہو جائیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں اس وقت تک (الگ نہ ہونا) جب تک وہ پانچ نمازیں ادا کریں۔ خبردار جس شخص کا کوئی نگران ہو اور وہ اس نگران کو دیکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہو رہا ہے' تو وہ شخص اس نافرمانی کے ارتکاب کو ناپسند کرے' لیکن اس کی فرمانبرداری سے ہاتھ نہ کھینچے''۔

4589– إسناده قوى على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 6/24 و28، والدارمى 2/324، ومسلم 1855 فى الإمارة: باب خيار الأئمة وشرارها، وابن أبى عاصم فى "السنة" 1071 و1072، والبيهقى 8/158 من طريقين عن مسلم بن قرظة، بهذا الإسناد .

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الْخُرُوجِ عَلَى الْأُمَرَاءِ وَإِنْ جَارُوا

اس بات کا تذکرہ، آدمی پر یہ بات لازم ہے، حکمرانوں کے خلاف خروج کو ترک کر دے اگرچہ وہ لوگ ظلم کرتے ہوں

4590 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ صَالِحٍ، بِأَنْطَاكِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُورُسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: قُورُسُ: قَرْيَةٌ مِنْ قُرَى أَنْطَاكِيَةَ

۞۞ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) قورس انطاکیہ کی ایک بستی ہے۔

4590- إسناده صحيح، من فوق إبراهيم بن محمد القُورسي ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 2/3 و16 و53 و142 و150، والطيالسي 1828، والبخاري 6874 في الديات: باب قول الله تعالى: (وَمَنْ أَحْيَاهَا)، و 7070 في الفتن: باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السلاح فليس منا"، ومسلم 98 في الإيمان: باب قول النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السلاح فليس منا"، والنسائي 7/117-118 في تحريم الدم: باب من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، وابن ماجة 2576 في الحدود: باب من شهر السلاح، والطحاوي في "مشكل الآثار" 2/132-133، والبيهقي 8/20 من طرق عن نافع، بهذا الإسناد .

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

باب: جہاد کی فضیلت

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ جِهَادَ الْفَرْضِ وَالنَّفَقَةِ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنَ الطَّاعَاتِ الْاُخَرِ، وَاِنْ كَانَ فِيْ بَعْضِهَا فَرْضٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' فرض جہاد کرنا اور اس میں خرچ کرنا' دوسری تمام نیکیوں سے افضل عمل ہے' اگرچہ ان میں سے بعض نیکیاں فرض ہیں

4591 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الدَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا اُبَالِيْ اَنْ (لَا) اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ (الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اَسْقِيَ الْحَاجَّ، وَقَالَ آخَرُ: مَا اُبَالِيْ اَنْ لَا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ) الْاِسْلَامِ اِلَّا (اَنْ) اَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَقَالَ آخَرُ: الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ) (التوبة: 19)

4591- حديث صحيح، محمد بن خالف الدارى روى عنه أبو داوُد وأبو مسهر وأبو حاتم الرازى، وأبو بكر بن أبى داوُد، وأبو الحسن بن جوصاء . ومعمر بن يعمر روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "الثقات"، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح .وأخرجه مسلم 1879 فى الإمارة: باب فضل الشهادة فى سبيل الله. عن حسن بن على الحلوانى، عن أبى توبة، عن معاوية بن سلام، بهذا الإسناد .وأخرجه من طريق آخر عن معاوية بن سلام، به .وأخرجه البغوى فى "معالم التنزيل " 2/275 من طريق أبى داوُد السجستانى، عن أبى توبة، عن معاوية بن سلام، به .وأخرجه الطبرى فى "جامع البيان " 16557 عن أبى الوليد الدمشقى أحمد بن عبد الرحمٰن، حدثنا الوليد بن مسلم، حدثنا معاوية بن سلام، عن جده أبى سلام الأسود، عن النعمان بن بشير .وأورده السيوطى فى "الدر المنثور " 4/144، وزاد نسبته إلى ابن المنذر، وابن أبى حاتم، والطبرانى، وأبى الشيخ، وابن مردويه .

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس موجود تھا ایک شخص بولا: میں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں کوئی اور عمل (نہ) کروں ماسوائے اس بات کے کہ میں مسجد حرام کو آباد کروں بیت اللہ کا حج کرنے یا عمرہ کرنے کیلئے جاؤں دوسرے شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اس چیز پر زیادہ فضیلت رکھتا ہے جو تم نے بیان کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے کو اور مسجد حرام کو آباد کرنے کو اس شخص کی مانند قرار دے دیا ہے جو اللہ پر ایمان رکھتا ہو اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ برابر نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نصیب نہیں کرتا"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْجِهَادَ لِمَنْ صَحَّتْ نِيَّتُهُ فِيهِ يَقُومُ مَقَامَ الْهِجْرَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جس شخص کی نیت درست ہو اس کے لیے جہاد کرنا ہجرت کے قائم مقام ہے

4592 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(مکہ کے) فتح ہونے کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی البتہ جہاد اور نیت (باقی ہیں)"۔

4592- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيحين غير هشام بن خالد الأزرق، فقد روى له أبو داؤد وابن ماجة، وهو صدوق .وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة" 97/1، والقضاعي في "مسند الشهاب" 845 من طريق أبي الوليد القرشي، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق 9713، وأحمد 1/226 و266 و315-316 و355، والدارمي 2/239، والبخاري 1834 في جزاء الصيد: باب لا يحل القتال بمكة، و2783 في الجهاد: باب فضل الجهاد، و 2825 باب وجوب النفير، و 3077 باب لا هجرة بعد الفتح، ومسلم 1353 في الحج: باب تحريم مكة وصيدها . . .، وفي الإمارة: باب المبايعة بعد فتح مكة، وأبو داؤد 2480 في الجهاد: باب في الهجرة هل انقطعت؟ والترمذي 1590 في السير: باب ما جاء في الهجرة، والنسائي 7/146 في الجهاد: باب ذكر . الاختلاف في انقطاع الهجرة، وابن الجارود 1030، والطبراني 10944، والبيهقي 5/195 و9/16، والبغوي 2003، والقضاعي في "مسند الشهاب" 844 من طرق عن منصور، عن مجاهد، عن طاووس، عن ابن عباس .وفي الباب عن عائشة عند البخاري 3080 و3900 و4312، ومسلم 1864 .وعَنِ ابْنِ عُمَرَ عند البخاري 3899 و4309 و4310 و4311 .وعن أبي سعيد الخدري عند أحمد 3/22 و5/187، والطيالسي 601 و967 و2205 . وعن مجاشع بن مسعود عند أحمد 3/468 و469، والبخاري 2962، ومسلم 1863 .

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِلْمُهَاجِرِ وَالْغَازِى عَلٰى اَيَّةِ حَالَةٍ اَدْرَكَتْهُمَا الْمَنِيَّةُ فِى قَصْدِهِمَا

ہجرت کرنے والے شخص اور جنگ میں حصہ لینے والے شخص کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ اگر چہ ان کے اس ارادے کے دوران انہیں کسی بھی حالت میں موت آ جائے

4593 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَقِيلٍ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ، اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ سَبْرَةَ بْنِ اَبِىْ فَاكِهٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ آدَمَ بِطَرِيقِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ لَهُ: تَسْلَمُ وَتَذَرُ دِيْنَكَ، وَدِيْنَ آبَائِكَ، فَعَصَاهُ فَاَسْلَمَ فَغَفَرَ لَهُ، فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَ لَهُ: تُهَاجِرُ وَتَذَرُ اَرْضَكَ، وَسَمَاءَكَ، فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ، فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْجِهَادِ، فَقَالَ لَهُ: تُجَاهِدُ وَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ، وَالْمَالِ، فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ، فَتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ، وَيُقْسَمُ الْمَالُ، فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَمَاتَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، اَوْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَاِنْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، اَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّةٌ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

❀❀ حضرت سبرہ بن ابوفا کہہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک شیطان' انسان (کو گمراہ کرنے) کیلئے اسلام کے راستے میں بیٹھ جاتا ہے وہ اس سے دریافت کرتا ہے کیا تم اسلام قبول کرنے لگے ہو اور اپنے دین کو اور اپنے آباؤ اجداد کے دین کو ترک کرنے لگے ہو؟ اگر آدمی اس کی بات کو نہ مانے اور اسلام قبول کر لے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے پھر شیطان اسے (پھنسانے کیلئے) ہجرت کے راستے میں بیٹھتا ہے۔ شیطان اس سے کہتا ہے: کیا تم ہجرت کرنے لگے ہو تم اپنی زمین اور آسمان کو چھوڑنے لگے ہو اگر وہ شخص اس شیطان کی نافرمانی کر کے ہجرت کر لے' تو پھر شیطان اس کو (گمراہ کرنے کیلئے) جہاد کے راستے میں بیٹھتا ہے۔ شیطان اس سے کہتا ہے: تم جہاد میں حصہ لینے لگے ہو یہ تو جان اور مال دونوں کے ساتھ ہوتا ہے تم لڑائی میں حصہ لو گے تو تم مارے جاؤ گے تمہاری بیوی کہیں اور شادی کر لے گی۔ تمہارا مال تقسیم ہو جائے گا۔ آدمی اس کی بات نہیں مانتا اور جہاد میں حصہ لے لیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسا کرتا ہے اور پھر انتقال کر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے' وہ اس شخص کو جنت میں داخل کرے اور جو شخص (جہاد کے دوران) قتل ہو جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے' اسے جنت میں داخل کرے اور اگر وہ شخص ڈوب کر مر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمے

4593- إسناده قوى . هاشم بن القاسم: هو ابن مسلم الليثى مولاهم البغدادى أبو النضر، وأبو عقيل: هو عبد الله بن عقيل الثقفى .وأخرجه أحمد 3/483، والنسائى 6/21 من طريق هاشم بن القاسم، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبرانى 6558 من طريقين عن أبى بكر بن أبى شيبة، عن محمد بن فضيل، عن موسى الثقفى أبى جعفر، عن سالم بن أبى الجعد، عن سبرة بن الفاكه .

یہ بات لازم ہے وہ اسے جنت میں داخل کرے اور اگر وہ شخص اپنی سواری سے گر کر مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے اسے جنت میں داخل کرے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل ہے

4594 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ الْاَنْصَارِيُّ، بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ*، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَلَسْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اَيُّكُمْ يَاْتِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْاَلَهُ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: فَهِبْنَا اَنْ يَّسْاَلَهُ مِنَّا اَحَدٌ، قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِدُنَا رَجُلًا رَجُلًا، يَتَخَطَّى غَيْرَنَا، فَلَمَّا اجْتَمَعْنَا عِنْدَهُ اَوْمَا بَعْضُنَا اِلَى بَعْضٍ لِاَيِّ شَيْءٍ اَرْسَلَ اِلَيْنَا؟، فَفَزِعْنَا اَنْ يَّكُوْنَ نَزَلَ فِيْنَا، قَالَ: فَقَرَاَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ)، قَالَ: فَقَرَاَ مِنْ فَاتِحَتِهَا اِلَى خَاتِمَتِهَا، ثُمَّ قَرَاَ يَحْيَى مِنْ فَاتِحَتِهَا اِلَى خَاتِمَتِهَا، ثُمَّ قَرَاَ الْاَوْزَاعِيُّ مِنْ فَاتِحَتِهَا اِلَى خَاتِمَتِهَا، وَقَرَاَهَا الْوَلِيدُ مِنْ فَاتِحَتِهَا اِلَى خَاتِمَتِهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام کے درمیان بیٹھا ہوا تھا میں نے کہا: آپ میں سے کون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر آپ سے یہ سوال کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو ہم اس بات سے گھبرا گئے کہ ہم میں سے کوئی ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایک کر کے بلایا آپ نے صرف ہمیں بلایا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اکٹھے ہو

4594- إسناده حسن من أجل هشام بن . عمار، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هشام بن عمار فمن رجال البخاري، وفيه كلام ينزل حديثه عن رتبة الصحيح . وأخرجه الدارمي 2/200، والترمذي 3309 في التفسير: باب ومن سورة الصف، والواحدي في "أسباب النزول" ص285، والحاكم 2/69 و229 من طريق محمد بن كثير، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .ومحمد بن كثير وهو ابن أبي عطاء الثقفي الصنعاني- كثير الخطأ، قال الترمذي: وقد خولف في إسناده هذا الحديث عن الأوزاعي، وروى ابن المبارك، عن الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، عن هلال بن أبي ميمونة، عن عطاء بن يسار، عن عبد الله بن سلام أو عن أبي سلمة، عن عبد الله بن سلام .قلت: أخيره أحمد في "المسند" 5/452 من طريق يعمر، عن عبد الله بن المبارك، أخبرنا الأوزاعي، حدثنا يحيى بن أبي كثير، حدثني هلال بن أبي ميمون أن عطاء بن يسار حدثه أن عبد الله بن سلام حدثه، أو قال: حدثني أبو سلمة بن عبد الرحمٰن عن عبد الله بن سلام .وأخرجه الحاكم 2/486-487 من طريق الوليد بن مزيد، وأبي إسحاق الفزاري، كلاهما عن الأوزاعي، عن يحيى بن أبي كثير، حدثني أبو سلمة بن عبد الرحمٰن، عن عبد الله بن سلام، وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، وهو في "سنن البيهقي" 9/159 و160 عن الحاكم .

گئے تو ہم میں سے کسی ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کر کے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں کیوں بلایا ہے؟ ہمیں اس بات کا اندیشہ ہوا کہ کہیں ہمارے بارے میں (قرآن کا کوئی حکم) نازل نہ ہو گیا ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔

''اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے' ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو' جو تم کرتے نہیں ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شروع سے لے کر آخر تک یہ سورۃ ہمارے سامنے تلاوت کی۔

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر یحییٰ نامی راوی نے بھی (یہ روایت نقل کرتے ہوئے) یہ سورۃ شروع سے لے کر آخر تک تلاوت کی۔

پھر اوزاعی نامی راوی نے بھی یہ سورۃ شروع سے لے کر آخر تک تلاوت کی۔

پھر ولید نامی راوی نے بھی یہ سورۃ شروع سے لے کر آخر تک تلاوت کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجِهَادَ مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جہاد افضل ترین عمل ہے

4595 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ اَبِي هِلَالٍ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ حَدَّثَهُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ الْقَوْمَ وَهُمْ يَقُولُونَ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ، وَحَجٌّ مَبْرُورٌ، ثُمَّ سَمِعَ نِدَاءً فِي الْوَادِي يَقُولُ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَنَا اَشْهَدُ، وَاَشْهَدُ لَا يَشْهَدُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا بَرِءَ مِنَ الشِّرْكِ

✿✿ یوسف بن عبداللہ بن سلام اپنے والد (حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم

4595– إسناده قوي على شرط مسلم غير يوسف بن عبد الله بن سلام، فقد روى له أصحاب السنن، وهو صحابي صغير. وأخرجه سعيد بن منصور في "سننه" 2338، وأحمد 5/451 عن ابن وهب، بهذا الإسناد، إلا أنهما قالا: يحيى بن عبد الرحمٰن بدل يحيى بن عبد الله بن سالم، ويحيى بن عبد الرحمٰن هذا ذكره في "التهذيب" 11/251، فقال: يحيى بن عبد الرحمٰن الثقفي، روى عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وعنه سعيد بن أبي هلال، ذكره ابن حبان في "الثقات". قلت: هو في ثقات المؤلف 5/527، لكن فيه يروى عَنِ ابْنِ عُمَرَ بدل عون بن عبد الله بن عتبة، وترجمته في "الجرح والتعديل" 9/166 كما في "التهذيب". وذكره الهيثمي في "المجتمع" 1/59، وزاد نسبته إلى الطبراني، وقال: رجال أحمد موثقون، ثم أورده في 5/278، ونسبه لأحمد والطبراني في "الأوسط" وقال: ورجالهم ثقات.

نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور مبرور حج' پھر نبی اکرم ﷺ نے وادی میں کسی کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا۔

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں اور میں اس بات کی گواہی بھی دیتا ہوں کہ جو بھی شخص اس بات کی گواہی دے گا وہ شرک سے بری ذمہ ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجِهَادَ مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ اِنَّمَا هِيَ مَعَ الشَّهَادَةِ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جہاد افضل ترین عمل ہے' جبکہ اس کے ہمراہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (پر ایمان رکھنے) کی گواہی بھی ہو

4596 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهِ، قَالَ: قُلْتُ: فَاَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟، قَالَ: اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا، وَاَغْلَاهَا ثَمَنًا، قَالَ: فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ، قَالَ: تُعِينُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ، قُلْتُ: فَاِنْ ضَعُفْتُ عَنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَدَعِ الشَّرَّ، فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ

✿✿ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا' اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کون سا غلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے مالک کے نزدیک عمدہ ہو اور جس کی قیمت زیادہ ہو۔ حضرت

4596– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو مراوح، بضم الميم بعدها راء خفيفة، وكسر الواو بعدها حاء مهملة، الغفاري، ويقال: الليثي، وهو مدني من كبار التابعين لا يعرف اسمه، قال الحاكم أبو أحمد: يعد من النفر الذين ولدوا في حياة النبي صلى الله عليه وسلم، وليس له في البخاري سوى هذا الحديث .وأخرجه أحمد 5/150، والبخاري 2518 في العتق: باب أي الرقاب أفضل، عن عبيد الله بن موسى، ومسلم 84 في الإيمان: باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، عن حماد بن زيد، والبغوي 2418 عن جعفر بن عون، أربعتهم عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 6/273 و9/272 و10/273 من طريق جعفر بن عون وعبيد الله بن موسى، كلاهما عن هشام، بِهِ .وأخرجه أحمد 5/163، ومسلم 84، والبيهقي 6/81 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، عن حبيب مولى عروة بن الزبير، عن عروة بن الزبير، عن أبي مرواح، عن أبي ذر .وأخرجه مختصراً النسائي 6/19 في الجهاد: باب ما يعدل الجهاد في سبيل الله، من طريق شعيب، عن الليث، عن عبيد الله بن أبي جعفر، عن عروة، عن أبي مرواح، عن أبي ذر،

ابوذر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اگر میں ایسا نہ کرسکوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم کسی کام کرنے والے کی مدد کردو یا جو شخص کوئی کام نہیں کرسکتا اس کے لیے کوئی کام کردو۔ میں نے دریافت کیا: اگر میں یہ بھی نہ کرسکوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم شر کو چھوڑ دو کیونکہ یہ صدقہ ہوگا' جو تم اپنی ذات پر کرو گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجِهَادَ الَّذِى هُوَ مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ هُوَ الْجِهَادُ الْمُتَعَرِّى عَنِ الْغُلُوْلِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ جہاد جو افضل ترین عمل ہے اس سے مراد وہ جہاد ہے جس میں کوئی خیانت نہ ہو

4597 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ، عَنْ اَبِى جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ عِنْدَ اللّٰهِ اِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ، وَغَزْوٌ لَا غُلُولَ فِيهِ، وَحَجٌّ مَبْرُورٌ. قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: حَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ تُكَفِّرُ الْخَطَايَا سَنَةً

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ جَعْفَرٍ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر عمل ایسا ایمان ہے' جس میں کوئی شک نہ ہو اور ایسا جہاد ہے' جس میں کوئی خیانت نہ ہو اور مبرور حج ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مبرور حج ایک سال کے گناہوں کو ختم کردیتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوجعفر نامی راوی امام محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب (یعنی امام محمد الباقر) ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجِهَادَ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ سَنَامُ الطَّاعَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا تمام نیکیوں کا بلند ترین حصہ ہے

4598 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

4597– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 2/258 و442 و521 . والطيالسي 2518 من طرق عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد .وفي الباب عن عبد الله بن حبشي عند أحمد 3/411–412، والنسائي 5/58 و8/94، والدارمي 2/331 .وعن ماعز التميمي عند أحمد 4/342، والطبراني في "الكبير" 20/809 و810 و811 . وعن الشفاء بنت عبد الله عند الطبراني 24/791 .

(متن حدیث): اَنَّـهٗ سُئِلَ: اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟، قَالَ: اِیمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، قَالَ: ثُمَّ اَیٌّ؟، قَالَ: الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ سَنَامُ الْعَمَلِ، قَالَ: ثُمَّ اَیٌّ؟، قَالَ: حَجٌّ مَبْرُوْرٌ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ سائل نے پوچھا: پھر کون سا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا عمل کی کوہان ہے (یعنی سب سے بہترین عمل ہے) سائل نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مبرور حج۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنَ التَّخَلِّیْ بِالْعِبَادَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا خلوت میں بیٹھ کر عبادت کرنے سے افضل ہے

4599 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَیْبٍ الْبَلْخِیُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِیْ مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِیْدِ الزُّبَیْدِیِّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟، قَالَ: رَجُلٌ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ، ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ یَعْبُدُ اللّٰهَ، وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنا مال و جان کے ہمراہ جہاد کرے پھر وہ مومن جو کسی گھاٹی میں رہ کر اللہ کی عبادت کرتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

4598- إسناده حسن، محمد بن عمرو: هو ابن علقمة بن وقاص الليثي، روى له البخاري مقروناً ومسلم متابعة، وهو صدوق له أوهام، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 2/287 عن محمد بن بشر، والترمذي 1658 في فضائل الجهاد: باب ما جاء أي الأعمال أفضل، من طريق عبدة بن سليمان، كلاهما عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد، وقال: حديث حسن صحيح، قد روي من غير وجه عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم .وأخرجه أحمد 2/264، والبخاري 26 في الإيمان: باب من قال: إن الإيمان هو العمل، و 1519 في الحج: باب فضل الحج المبرور، ومسلم 83 في الإيمان: باب كون الإيمان بالله تعالى من أفضل الأعمال، والنسائي 8/93 في أول الإيمان، والبيهقي 9/157، والبغوي 1840 من طرق عن إبراهيم بن سعد، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة .وأخرجه عبد الرزاق 20296، ومن طريقه أحمد 2/268، ومسلم 83، والنسائي 5/113 في الحج: باب فضل الحج، و 6/19 في الجهاد: باب ما يعدل الجهاد في سبيل الله عز وجل، والبيهقي 5/262 عن معمر، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة .

4599- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير منصور بن أبي مزاحم، فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 3/37، والبخاري "2786" في الجهاد: باب أفضل الناس مؤمن مجاهد بنفسه وماله في سبيل الله، و "6494" في الرقاق: باب العزلة راحة من خلاط السوء، ومسلم "1888" في الإمارة: باب فضل الجهاد والرباط، والترمذي "1660" في الجهاد: باب أي الناس أفضل، والنسائي 6/11 في الجهاد: باب فضل من يجاهد في سبيل الله بنفسه وماله، وأبو داوُد "2485" في الجهاد: باب في ثواب الجهاد، وابن ماجة "3978" في الفتن: باب العزلة، والبيهقي 9/159 من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد .

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُجَاهِدِ الَّذِي يَكُونُ اَفْضَلَ مِنَ الْعَابِدِ الْمُتَجَرِّدِ لِلّٰهِ

اس مجاہد کی صفت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے لیے تنہائی میں رہ کر عبادت کرنے والے شخص سے افضل ہے

4600 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ خَيْرُ النَّاسِ فِيهِ مَنْزِلَةً رَجُلٌ اٰخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كُلَّمَا سَمِعَ بِهَيْعَةٍ اسْتَوٰى عَلٰى مَتْنِهِ، ثُمَّ طَلَبَ الْمَوْتَ مَظَانَّهُ، وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ مِّنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَدَعُ النَّاسَ اِلَّا مِنْ خَيْرِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا' جب ان کے درمیان قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص وہ ہوگا' جو اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے چلا جائے گا' جب بھی وہ جنگ کی پکار کو سنے گا گھوڑے کی پشت پر سوار ہوگا اور پھر موت کا طلب گار ہوگا' یا وہ شخص جو کسی گھاٹی میں مقیم رہ کر نماز قائم کرتا ہے' زکوۃ ادا کرتا ہے اور لوگوں کے ساتھ صرف بھلائی کرے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجِهَادَ فِي الْاِسْلَامِ يَهْدِمُ مَا كَانَ مِنَ الْحَوْبَاتِ قَبْلَ الْاِسْلَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اسلام قبول کرنے کے بعد جہاد کرنا اسلام سے پہلے کے تمام گناہوں کو منہدم کر دیتا ہے

4601 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ فِي الْحَدِيْدِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُقَاتِلُ اَوْ اُسْلِمُ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلِمْ، ثُمَّ قَاتِلْ، فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ، فَقُتِلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا عَمِلَ قَلِيْلًا وَاُجِرَ كَثِيْرًا

4600- إسناده حسن، أسامة بن زيد: هو أبو زيد المدني، روى له البخاري تعليقاً ومسلم في الشواهد، وهو صدوق يهم، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين. وهو في "المصنف" لابن أبي شيبة 5/291. وأخرجه أحمد 2/443، ومسلم "1899" "127" في الإمارة: باب فضل. الجهاد والرباط، من طرق عن وكيع بهذا الإسناد. وأخرجه البغوي 2623 من طريق ابن وهب، عن أسامة بن زيد، به. وأخرجه مسلم 1899، وابن ماجة 3977، والبيهقي 9/159 .

4601- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان وهو ابن كرامة الكوفي العجلي- فمن رجال البخاري. وأخرجه البخاري 2808 في الجهاد: باب عمل صالح قبل القتال، عن محمد بن عبد الرحيم، عن شبابة بن سوار، عن إسرائيل، بهذا الإسناد. وانظر "صحيح مسلم" 1900 .

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا جس نے لوہے کا لباس پہنا ہوا تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں جنگ میں حصہ لوں' یا اسلام قبول کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسلام قبول کرلو پھر تم جنگ میں حصہ لو۔ اس شخص نے اسلام قبول کرلیا' پھر اس نے جنگ میں حصہ لیا اور شہید ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے عمل تھوڑا کیا ہے' لیکن اسے اجر زیادہ ملے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْغُدُوَّ وَالرَّوَاحَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِلْمُجَاهِدِ يَكُوْنُ خَيْرًا مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مجاہد کے لیے اللہ کی راہ میں صبح اور شام کے وقت جانا اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے' اسے دنیا اور اس میں موجود سب کچھ مل جائے

4602 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں (جہاد کیلئے) صبح کے وقت جانا یا شام کے وقت جانا' دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْوَاقِفِ سَاعَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاِعْطَائِهِ خَيْرًا مِنْ مُصَادَفَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اللہ تعالیٰ کا' اللہ کی راہ میں ایک گھڑی کے لیے وقوف کرنے والے شخص پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ'

4602- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 3/132 و153 و207، ومسلم 1880 في الإمارة: باب فضل الغدوة والروحة في سبيل الله، من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/141 و157 و263 و263-264، والبخاري 2792 في الجهاد: باب الغدوة والروحة في سبيل الله، و 2796: باب الحور العين وصفتهن، و 6568 في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، والترمذي 1651 في فضائل الجهاد: باب ما جاء في فضل الغدو والرواح في سبيل الله، وابن ماجة 2757 في أول الجهاد، من طرق عن حميد، عن أنس .وفي الباب عن سهل بن سعد عند أحمد 3/433 و5/335 و337، والبخاري 2794 و2892 و3250 و6415، ومسلم 1881، والترمذي 1648، والنسائي 6/15، وابن ماجة 2756، والدارمي 2/202، والبيهقي 9/158 .وعن أبي أيوب عند أحمد 5/442، ومسلم 1883، والنسائي 6/15 .وعن أبي هريرة عند البخاري 2793 و3253، ومسلم 1882، والترمذي 1649، وابن ماجة 2755 .وعن ابن عباس عند أحمد 1/256، والطيالسي 2699، والترمذي 1649 .وعن معاوية بن خديج عند أحمد 6/401، وعن أبي أمامة عند أحمد أيضاً 5/266 .

ایسا کرنا اس کے لیے مسجد حرام میں شب قدر گزارنے سے زیادہ بہتر ہے

4603 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا خَلَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِئُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيّ، بِنَهَرِ سَابُسَ عَلَى الدِّجْلَةِ، حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ فِي الرِّبَاطِ، فَفَزِعُوا اِلَى السَّاحِلِ، ثُمَّ قِيلَ: لَا بَاْسَ، فَانْصَرَفَ النَّاسُ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاقِفٌ، فَمَرَّ بِهِ اِنْسَانٌ، فَقَالَ: مَا يُوقِفُكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ مُجَاهِدٌ مِّنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَحَادِيْثَ مَعْلُوْمَةً بَيَّنَ سَمَاعِهِ فِيْهَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، وَقَدْ وَهِمَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ شَيْئًا لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِيْنَ فِيْ اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ، وَكَانَ مَوْلِدُ مُجَاهِدٍ سَنَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَمَاتَ مُجَاهِدٌ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَمِئَةٍ، فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى اَنَّ مُجَاهِدًا سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ کچھ لوگوں کے ساتھ پہرہ داری کر رہے تھے اسی دوران یہ بات کہی گئی کہ ساحل کی طرف سے خطرہ ہے پھر یہ بات بیان کی گئی کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے لوگ واپس چلے گئے' لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہیں ٹھہرے رہے ایک صاحب ان کے پاس سے گزرے انہوں نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! آپ کیوں ٹھہرے ہوئے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی راہ میں ایک گھڑی تک کھڑے رہنا شب قدر میں حجر اسود کے پاس نوافل ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مجاہد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعین احادیث کا سماع کیا ہے۔عمر بن ذر نے ان سے احادیث کا سماع کیا تھا اور اس شخص کو غلط فہمی ہوئی ہے' جس نے یہ گمان کیا کہ مجاہد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی بھی حدیث کا سماع نہیں کیا ہے کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اٹھاون ہجری میں ہوا تھا جب کہ مجاہد کی پیدائش حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اکیس ہجری میں ہوئی تھی اور مجاہد کا انتقال ایک سو تین ہجری میں ہوا تو یہ چیز اس بات کی طرف رہنمائی کرتی ہے' مجاہد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہوا ہے۔

4603– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عباس بن عبد الله الترقفي فقد روى له ابن ماجة، وهو ثقة عابد وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" 2/849، وزاد نسبته لأبي نعيم نعمي .

[1] قلت: وفي "سنن البيهقي" 7/270 التصريح بسماع مجاهد من أبي هريرة .

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى النَّارِ الْاَقْدَامَ الَّتِي اغْبَرَّتْ فِي سَبِيلِهِ

اللہ تعالیٰ کا ان قدموں پر جہنم کو حرام قرار دینے کا تذکرہ جو اس کی راہ میں غبار آلود ہوتے ہیں

4604 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِي حَكِيمٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْمَهْرِيِّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُصَبِّحِ الْمَقْرَائِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ بِاَرْضِ الرُّومِ فِي طَائِفَةٍ عَلَيْهَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَثْعَمِيُّ اِذْ مَرَّ مَالِكٌ بِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَمْشِي يَقُودُ بَغْلًا لَهُ، فَقَالَ لَهُ مَالِكٌ: اَيْ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ارْكَبْ فَقَدْ حَمَلَكَ اللّٰهُ، فَقَالَ جَابِرٌ: اُصْلِحُ دَابَّتِي وَاَسْتَغْنِي عَنْ قَوْمِي، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ، فَاَعْجَبَ مَالِكًا قَوْلُهُ فَسَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ حَيْثُ يُسْمِعُهُ الصَّوْتَ نَادَاهُ بِاَعْلٰى صَوْتِهِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ارْكَبْ، فَقَدْ حَمَلَكَ اللّٰهُ، فَعَرَفَ جَابِرٌ الَّذِي اَرَادَ بِرَفْعِ صَوْتِهِ، وَقَالَ: اُصْلِحُ دَابَّتِي وَاَسْتَغْنِي عَنْ قَوْمِي، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ، فَوَثَبَ النَّاسُ عَنْ دَوَابِّهِمْ، فَمَا رَاَيْنَا يَوْمًا اَكْثَرَ مَاشِيًا مِنْهُ

(توضیح مصنف): الْمُقْرِئُ: قَرْيَةٌ بِدِمَشْقَ، وَالْمَهْرِيُّ: سِكَّةٌ بِالْفُسْطَاطِ قَالَهُ الشَّيْخُ

4604- حديث صحيح، عتبة بن أبي حكيم كثير الخطأ، وحصين بن حرملة المهري ذكره المصنف في "الثقات" 6/213، وذكره البخاري 3/10، وقال: يُعد في الشاميين، ولم يذكر فيه جرحاً وتبعه ابن أبي حاتم 3/191 . ومالك بن عبد الله الخثعمي ذكره المؤلف في الصحابة من "ثقاته" 3/379 تبعاً للبخاري، فقال: مالك بن عبد الله الخثعمي له صحبة، سكن الشام، وحديثه عن أهلها، ثم ذكره في التابعين 5/385 فقال: مالك بن عبد الله الخثعمي كان يسكن لدّ من فلسطين، من العباد يروى عن جماعة من الصحابة روى عنه أهل فلسطين، وقال الحافظ في تعجيل المنفعة ص 386: يقال: إن له صحبة ولم يصح، وأثبتها البخاري، وباقي رجاله ثقات . عبد الله: هو ابن المبارك، والحديث في كتابه "الجهاد" 22 .وأخرجه أحمد 3/367، والطيالسي 1772، وأبو يعلى 2075 والبيهقي . 9/162 من طريق عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/225-226، والطبراني 19/661 عن الوليد بن مسلم، حدثنا ابن جابر أن أبا المصبح الأوزاعي حدثهم قال: بينا نسير في درب قَلَمْيَة إذ نادى الأمير مالك بن عبد الله الخثعمي رجل يقود فرسه في عراض الجبل: يا أبا عبد الله ألا تركب؟ قال: إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "مَن اغبرت قدماه في سبيل الله عز وجل ساعة من نهار، فهما حرام على النار" . وهذا سند صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي المصبح، وهو ثقة .وأخرجه الدارمي 2/202 عن القاسم بن كثير سمعت عبد الرحمٰن بن شريح، عن عبد الله بن سليمان أن مالك بن عبد الله مرّ على حبيب بن مسلمة، أو حبيب مرّ على مالك وهو يقود فرساً، وهو يمشي، فقال: ألا تركب حملك الله؟ فقال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "من اغبرت قدماه في سبيل الله حرّمه الله على النار" . وأورده الهيثمي في "المجمع" 5/286، ونسبه للطبراني، وقال: عبد الله بن سليمان لم أعرفه، وبقية رجاله وُثّقوا .وأخرجه أحمد 5/226 عن وكيع، حدثنا محمد بن عبد الشعيثي، عن ليث بن المتوكل، عن مالك بن عبد الله الخثعمي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من اغبرت قدماه في سبيل الله حرّمه الله على النار" .وفي الباب عن أبي عيسى، وهو الآتي بعد هذا .وعن أبي بكر عند المروزي 21، والبزار 1660 .وعن أبي الدرداء عند أحمد 6/443-444 .

ابو مصبح بیان کرتے ہیں: ہم لوگ روم کی سرزمین پر ایک گروہ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے جن کے نگران مالک بن عبداللہ خثعمی تھے مالک کا گزر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا جو اپنے خچر کو ساتھ لے کر پیدل چل رہے تھے مالک نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ آپ سوار ہو جائیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو سواری عطا کی ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنی سواری کو تیار رکھا ہے میں لوگوں سے بے نیاز ہوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں (جہاد کیلئے جاتے ہوئے) غبار آلود ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جہنم کو حرام کر دیتا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو مالک کو ان کی یہ بات بہت پسند آئی مالک وہاں سے آگے چلے گئے اور اتنی دور چلے گئے جہاں سے ان کی آواز حضرت جابر رضی اللہ عنہ تک جا سکتی تھی وہاں پہنچ کر انہوں نے بلند آواز میں یہ کہا: اے ابوعبداللہ! سوار ہو جائیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو سواری عطا کی ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ اندازہ ہو گیا کہ اس نے بلند آواز میں یہ بات کیوں کہی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے اپنی سواری کو ٹھیک رکھا ہوا ہے مجھے اپنی قوم کی ضرورت بھی نہیں ہے (میں اس لیے پیدل چل رہا ہوں)' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں (جہاد پر جاتے ہوئے) غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس شخص پر جہنم کو حرام قرار دے دیتا ہے''۔

تو تمام لوگ اپنی سواریوں سے نیچے اتر گئے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے اس دن سے زیادہ پیدل چلتے ہوئے لوگ کبھی نہیں دیکھے۔

مقری دمشق (کے قریب) ایک گاؤں ہے اور مہری فسطاط میں ایک کوچہ ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4605 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَدْرَكَنِي عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَاَنَا اَمْشِيْ اِلَى الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْسٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُمَا اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

4605–فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 3/479، والبخاري 907 في الجمعة: باب المشي إلى الجمعة، والترمذي 1632 في فضائل الجهاد: باب ما جاء في فضل من اغبرت قدماه في سبيل الله، والنسائي 6/14 في الجهاد: باب ثواب من اغبرت قدماه في سبيل الله، والبغوي 2618 من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 2811 في الجهاد: باب من اغبرت قدماه في سبيل الله، والبيهقي 9/162 عن إسحاق:، عن محمد بن المبارك، عن يحيى بن حمزة، عن يزيد بن أبي مريم، به .

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُـوْ عَبْسٍ هٰذَا: مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ اسْمُهُ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ بْـنِ جُشَـمِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ الْاَنْصَارِيُّ، مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِيْنَ، وَدُفِنَ بِالْبَقِيعِ، وَدَخَلَ قَبْرَهُ اَبُـوْ بُـرْدَـةَ بْـنُ نِيَـارٍ، وَسَـلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ، وَكُلُّ مَا يَرْوِى الْوَلِيْدُ مِنْ رِوَايَةِ الشَّامِيِّيْنَ فَهُوَ يَزِيدُ بْنُ اَبِى مَرْيَمَ، وَمَا يَكُوْنُ مِنْ رِوَايَةِ الْعِرَاقِيِّيْنَ فَهُوَ بُرَيْدٌ

یزید بن ابومریم بیان کرتے ہیں: میں جمعہ کیلئے جا رہا تھا عبایہ بن رفاعہ میرے پاس پہنچے اور انہوں نے بتایا: میں نے حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں اللہ تعالیٰ اس کے (دونوں پاؤں یعنی اس شخص) کو جہنم کیلئے حرام قرار دے دیتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ نامی راوی اہل بدر سے تعلق رکھتے ہیں' جن کا نام عبدالرحمٰن بن جبیر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج انصاری ہے ان کا انتقال **43** ہجری میں ہوا تھا انہیں' جنت بقیع میں دفن کیا گیا تھا۔ حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ ان کی قبر میں اترے تھے۔

اہل شام کی روایت میں ولید نامی راوی یزید بن ابومریم ہوگا اور اہلِ عراق کی روایت میں برید ہوگا۔

ذِكْرُ نَفْيِ اجْتِمَاعِ الْغُبَارِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفَيْحِ جَهَنَّمَ فِيْ جَوْفِ مُسْلِمٍ

اللہ کی راہ والے غبار اور جہنم کے دھوئیں کا کسی مسلمان کے پیٹ میں اکٹھے ہونے کی نفی کا تذکرہ

4606 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَـا اِسْـمَـاعِيلُ بْـنُ دَاوُدَ بْـنِ وَرْدَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَجْتَمِعُ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَفَيْحُ جَهَنَّمَ، وَلَا يَجْتَمِعُ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ الْاِيمَانُ وَالْحَسَدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی مومن بندے کے پیٹ میں اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہوں گے اور کسی بھی بندے کے پیٹ میں ایمان اور حسد اکٹھے نہیں ہو سکتے''۔

4606- إسناده حسن، وأخرجه النسائي 6/12-13، والطبراني في "الصغير" 410 عن عيسى بن حماد، وأحمد 2/340 عن يونس، كلاهما عن الليث، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 2/72 من طريق يحيى بن بكير عن الليث، ووافقه الذهبي . وله طريق آخر تقدم برقم 3251 .

ذِكْرُ نَفْيِ اجْتِمَاعِ دُخَانِ جَهَنَّمَ وَغُبَارٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فِيْ مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ

جہنم کے دھوئیں اوراللہ کی راہ کے غبار کا کسی مسلمان کے نتھنوں میں جمع ہونے کی نفی کا تذکرہ

4607 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْوَزَّانُ، بِجُرْجَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْخَيَّاطُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَجْتَمِعُ دُخَانُ جَهَنَّمَ وَغُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فِيْ مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہنم کا دھواں اوراللہ کی راہ کا غبار کسی مسلمان کے نتھنے میں اکٹھے نہیں ہوسکتے''۔

ذِكْرُ تَمْثِيْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُزَاةَ الْبَحْرِ بِالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سمندری جنگ میں حصہ لینے والوں کو تختوں پر بیٹھے ہوئے بادشاہوں سے تشبیہ دینا

4608 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ خَالَتِهٖ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

4607– إسناده حسن . محمد بن ميمون صدوق ربما أخطأ وقد روى له أصحاب السنن، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح .وأخرجه النسائي 6/12، والترمذي 1633 من طريقين عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طلحة، بهذا الإسناد .

4608– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد وهو التجيبي الملقب بزغبة– فمن رجال مسلم . يحيى بن سعيد: هو الأنصاري . وأخرجه البخاري 2799 في الجهاد: باب فضل من يصرع في سبيل الله فمات فهو منهم، عن عبد الله بن يوسف، وابن ماجة 2776 في الجهاد: باب فضل غزو البحر، عن محمد بن رمح، كلاهما عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 2894 في الجهاد: باب ركوب البحر، والطبراني 25/319 عن أبي النعمان عارم، ومسلم 1912 161 في الإمارة: باب فضل الغزو، والبيهقي 9/166 عن خلف بن هشام، والنسائي 6/41 في الجهاد: باب فضل الجهاد في البحر، عن يحيى بن حبيب، وأبو داؤد 2490 في الجهاد: باب فضل الغزو في البحر، عن سليمان بن داوٗد العتكي، وأحمد 6/423 عن سليمان بن حرب، خمستهم عن حماد بن زيد، عن يحيى بن سعيد، به .وأخرجه أحمد 6/361، والطبراني 25/321 من طرق عن حماد بن سلمة، عن يحيى بن سعيد، به .وأخرجه أيضاً 6/423 عن عبد الصمد، عن أبيه، عن يحيى بن سعيد، به .وأخرجه مالك في "الموطأ"2/464–465 في الجهاد: باب الترغيب في الجهاد، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن أنس .ومن طريق مالك أخرجه البخاري 2788 في الجهاد: باب الدعاء بالجهاد والشهادة للرجل والنساء، و 6282 في الاستئذان: باب من زار قوماً فقال عندهم، و 7001 في التعبير: باب رؤيا النهار، ومسلم 1912، وأبو داوٗد . 2491، والنسائي 6/40–41، والترمذي 1645 في فضائل الجهاد: باب ما جاء في غزو البحر، والبيهقي 9/165–166، والبغوي 3730 .وأخرجه البخاري 2877 في الجهاد: باب غزو المرأة في البحر، عن عبد الله بن محمد، عن معاوية بن عمرو، عن أبي إسحاق الفزاري، عن عبد الله بن عبد الرحمٰن الأنصاري، عن أنس بن مالك .وقد توسع الحافظ في "الفتح" 11/73–81 في شرح هذا الحديث وبيان ما فيه من الفوائد، فانظره لزاماً .

(متن حدیث): نَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا اَضْحَكَكَ؟ قَالَ: نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ الْاَخْضَرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ، قَالَتْ: فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا، فَاَجَابَهَا مِثْلَ قَوْلِهَا الْاَوَّلِ، قَالَتْ: فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِينَ، فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيَةً اَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزَاتِهِمْ قَرَّبَ اِلَيْهَا دَابَّتَهَا لِتَرْكَبَهَا فَصُرِعَتْ فَمَاتَتْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: قَبْرُهَا بِجَزِيرَةٍ فِي بَحْرِ الرُّومِ، يُقَالُ لَهَا: قُبْرُسُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَيْهَا قَلْعُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی خالہ سیّدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں سو گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے' تو مسکرا رہے تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اس سبز سمندر پر یوں سوار تھے جس طرح بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کیلئے دعا کر دی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری مرتبہ سوئے پھر ایسا ہی ہوا اس خاتون نے اسی کی مانند بات کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی مانند جواب دیا: جو پہلے دیا تھا اس خاتون نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پہلے والوں میں ہو۔

(راوی بیان کرتے ہیں) وہ خاتون اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد میں حصہ لینے کیلئے گئی تھیں یہ اس پہلی جنگ کی بات ہے' جس میں مسلمانوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں سمندر میں جنگ کی تھی جب یہ خاتون اس جنگ سے واپس تشریف لائی ان کی سواری ان کے قریب کی گئی یہ اس پر سوار ہوئی تو یہ اس سے گر گئی اور ان کا انتقال ہو گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس خاتون کی قبر بحر روم میں ایک جزیرے میں ہے اس جزیرے کو قبرس کہا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے علاقے سے وہاں تک تین دن کا سفر ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الطَّاعَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ کی راہ میں ایک دن گزارنا' اس کے علاوہ ایک ہزار دن تک نیکیاں کرنے سے بہتر ہے

4609 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا اَبُو مَعْنٍ، حَدَّثَنِي اَبُو عَقِيلٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ عُثْمَانُ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ بِمِنًى: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّي سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا كُنْتُ كَتَمْتُكُمُوْهُ ضَنًّا بِكُمْ، وَقَدْ بَدَا لِي اَنْ اُبْدِيَهُ نَصِيحَةً لِلّٰهِ وَلَكُمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَوْمٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ، فَلْيَنْظُرْ كُلُّ امْرِءٍ مِّنْكُمْ لِنَفْسِهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ مِعَنٍ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مِعَنٍ الْغِفَارِيُّ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، وَاَبُوْ عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ مِّنْ اَهْلِ الرَّمْلَةِ، وَاَبُوْ صَالِحٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ اسْمُهُ: الْحَارِثُ

ابوصالح جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں مسجد خیف میں یہ بات ارشاد فرمائی: اے لوگو! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں نے تمہارے ساتھ بخل کی وجہ سے اسے تم سے چھپا رکھا تھا' لیکن اب یہ مجھے مناسب محسوس ہوا کہ میں اللہ تعالیٰ اور تمہارے لیے خیرخواہی کرتے ہوئے اسے ظاہر کردوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی راہ میں ایک دن گزارنا اس کے علاوہ ایک ہزار دن گزارنے سے بہتر ہے' تو اب تم میں سے ہر شخص کو اپنے بارے میں جائزہ لے لینا چاہیے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابومعن نامی راوی محمد بن معن غفاری ہے یہ اہل مدینہ سے تعلق رکھتے ہیں جب کہ ابوعقیل نامی راوی زہرہ بن معبد ہے اور یہ اہل رملہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ابوصالح کا نام حارث ہے۔

ذِكْرُ تَكَفُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ خَرَجَ لِلْجِهَادِ قَصْدًا اِلٰى بَارِئِهِ بِاَنْ يَّرُدَّهُ بِاَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ

اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کے لیے ضامن ہونے کا تذکرہ جو جہاد کے لیے نکلتا ہے اور وہ اپنے پروردگار سے یہ امید رکھتا ہے' وہ اسے اجر یا غنیمت کے ہمراہ واپس لائے گا

4610 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيْلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ اِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِهِ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَتِهِ، اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، اَوْ يَرْجِعَهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4609- أبو صالح مولى عثمان ذكره المؤلف في "الثقات" 4/136، وقال العجلي ص 501: روى عنه زُهرة بن معبد وأهل مصر: ثقة، ووثقه أيضاً الهيثمي في "المجمع" 1/297، وجزم الدارقطني والرامهرمزي والمؤلف بأن اسمه الحارث، ويقال: تركان، وباقي السند رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه أحمد 1/62، والدارمي 2/211، والترمذي 1667 في فضائل الجهاد: ما جاء في فضل المرابط، والنسائي 6/40 في الجهاد: باب فضل الرباط، من طرق عن زهرة بن معبد، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب، وصححه الحاكم 2/68 على شرط البخاري ووافقه الذهبي، مع أن أبا صالح مولى عثمان لم يخرج له البخاري .

''اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے' جو اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے' جو اپنے گھر سے صرف جہاد کرنے اور اس کے کلمے کی تصدیق کرنے کیلئے نکلتا ہے۔

(اللہ تعالیٰ اس بات کا ضامن ہوتا ہے) اس شخص کو جنت میں داخل کردے گا یا پھر اسے اس کے اس گھر کی طرف لے آئے گا جہاں سے وہ نکلا تھا اور اس کے ساتھ اجر بھی ہوگا اور مال غنیمت بھی ہوگا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الدَّرَجَاتِ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے (مخصوص کیے جانے والے) درجات کی فضیلت کا تذکرہ

4611 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِهِ بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ، كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ، فَهُوَ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ، وَهُوَ اَعْلَى الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ الْعَرْشُ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ

4610- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان، . . والأعرج: هو عبد الرحمٰن بن هرمز . وهو في "الموطأ" 2/443-444 في أول كتاب الجهاد . ومن طريق مالك أخرجه البخاري 3123 في فرض الخمس: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "أحلت لكم الغنائم"، و7457 في التوحيد: باب قوله تعالى: (وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ)، و7463 باب قول الله تعالى: (قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَاداً لِّكَلِمَاتِ رَبِّي . . .)، والنسائي 6/16 في الجهاد: باب ما تكفل الله عز وجل لمن يجاهد في سبيله . وأخرجه سعيد بن منصور في "سننه" 2311 عن سفيان و2312 عن عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، كلاهما عن أبي الزناد، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم 1876 104 في الإمارة: باب فضل الجهاد والخروج في سبيل الله، والبيهقي 9/157 عن يحيى بن يحيى، عن المغيرة بن عبد الرحمٰن الحزامي، عن أبي الزناد، به .وأخرجه البخاري 2787 في الجهاد: باب أفضل الناس مؤمن مجاهد بنفسه وماله في سبيل الله، عن أبي اليمان، عن شعيب، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/399 و424، والبيهقي 9/39 من طرق عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة .وأخرجه النسائي 8/119 في الإيمان: باب الجهاد، عن قتيبة، عن الليث، عن سعيد، عن عطاء بن ميناء، عن أبي هريرة .وأخرجه البيهقي 9/157 من طريق مسدد، عن عبد الواحد بن زياد، عن عمارة بن القعقاع، عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير، عن أبي هريرة .

4611- فليح بن سليمان احتج به البخاري وأصحاب السنن وروى له مسلم حديثاً واحداً وهو حديث الإفك، وضعفه يحيى بن معين والنسائي وأبو داوُد، وقال الساجي: هو من أهل الصدق وكان يهم، وقال الدارقطني: مختلف فيه ولا بأس به، وقال ابن عدي: له أحاديث صالحة مستقيمة وغرائب وهو عندي لا بأس به، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . أبو عامر: هو عبد الملك بن عمرو القيسي .وأخرجه أحمد 2/335 عن أبي عامر، و339 عن فزارة بن عمر، كلاهما عن فليح، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 2790 في الجهاد: باب درجات المجاهدين عن يحيى بن صالح، و7423 في التوحيد: باب وكان عرشه على الماء، والبيهقي في "الأسماء والصفات" ص398 عن محمد بن فليح، والحاكم 1/80 عن سريج بن النعمان وابن وهب، والبغوي 2610 عن سريج بن النعمان، أربعتهم عن فليح بن سليمان، عن هلال بن علي، عن عطاء بن يسار، عن أبي هريرة .

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهُوَ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ يُرِيْدُ بِهٖ اَنَّ الْفِرْدَوْسَ فِيْ وَسَطِ الْجِنَانِ، فِي الْعَرْضِ، وَقَوْلُهُ وَهُوَ اَعْلَى الْجَنَّةِ يُرِيْدُ بِهٖ: فِي الِارْتِفَاعِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک جنت میں ایک سو درجے ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کیلئے تیار کیا ہے ان میں سے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے' تو جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس کا سوال کرو' کیونکہ یہ درمیانے درجے کی جنت ہے' اور وہ اعلیٰ درجے کی جنت ہے اور اس کے اوپر عرش ہے اور جنت کی تمام نہریں اسی سے پھوٹتی ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان وہ درمیانے درجے کی جنت ہے اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے فردوس جنت کے درمیان میں ہے یعنی چوڑائی کے حوالے سے درمیان میں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ وہ جنت سب سے بلند درجہ ہے اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: بلند ہونے کے اعتبار سے (وہ سب سے اوپر ہے)

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِمَعْنَى مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس معنیٰ کی صراحت کرتی ہے' جو ہم نے ذکر کی ہے

4612 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَاهُ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):يَا اَبَا سَعِيْدٍ، مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ، وَقَالَ اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، قَالَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوسعید! جو شخص اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی ہو (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہو) تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو یہ بات بہت پسند آئی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بات میرے

4612– إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو هانء الخولاني: حميد بن هانء، وأبو عبد الرحمٰن الحبلي: عبد الله بن يزيد المعافري .وأخرجه سعيد بن منصور في "سننه" 2301، ومسلم 1884 في الإمارة: باب بيان ما أعدّه الله تعالى للمجاهد في الجنة من الدرجات، والنسائي 6/19، والبيهقي 9/158، والبغوي 2611 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/14 عن يحيى بن إسحاق، عن ابن لهيعة، عن خالد بن أبي عمران، عن أبي عبد الرحمٰن الحبلي، به .وصححه الحاكم 2/93 من طريق عبد الله بن صالح، عن أبي شريح المعافري، عن أبي هانء، عن أبي علي الجنبي، عن أبي سعيد الخدري .

سامنے دوہرا دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسری چیز بھی ہے' جس کے ذریعے بندے کے ایک سو درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں' جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ دوسری چیز کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْ وَفْدِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ دَعَاهُمْ فَاَجَابُوْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جہاد میں حصہ لینے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں جنہیں اس نے بلایا ہے' تو وہ اس کی دعوت پر آئے ہیں

4613 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْجَعْفَرِيُّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اَلْغَازِي فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالْحَاجُّ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ، وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰهِ دَعَاهُمْ فَاَجَابُوْهُ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے والا' بیت اللہ کی طرف حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا ہوتا ہے وہ اس کے بلاوے پر آتے ہیں''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِهِ بِكَتْبِهِ اَجْرَ رَقَبَةٍ لَوْ اَعْتَقَهَا لَهٗ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر فضل کرنے کا تذکرہ جو اس کی راہ میں ایک تیر چلاتا ہے (فضل یہ ہے) اسے ایک گردن کو آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جاتا ہے' جو اس نے اللہ کی رضا کے لیے آزاد کی ہوتی ہے

4614 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ

4613– الحسن بن سهل الجعفري ذكره المؤلف في "الثقات" 8/177، وكناه بأبي علي، وقال: من أهل الكوفة يروي عن أبي خالد الأحمر والكوفيين، حدثنا عنه الحسن بن سفيان وغيره، وقال ابن أبي حاتم 3/17: روى عن محمد بن الحسن الأسدي، وأبي بكر بن عياش، وعبدة ووكيع، ومصعب بن سلام، روى عنه أبو زرعة، وعمران بن عيينة أخو سفيان، روى له أصحاب السنن، مختلف فيه، قال الحافظ في "التقريب": صدوق له أوهام، وعطاء بن السائب رمي بالاختلاط . وأخرجه ابن ماجة 2893، والطبراني في "الكبير" 13556 من طريق عمران بن عيينة، بهذا الإسناد . قال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 185: إسناده حسن عمران مختلف فيه . . . ورواه البيهقي من هذا الوجه فوقفه، ولم يرفعه . وله شاهد عن جابر يتقوى به عند البزار 1153 رفعه "الحجاج والعمار وفد الله دعاهم فأجابوه، وسألوه فأعطاهم " وسنده ضعيف .وآخر من حديث أبي هريرة عند ابن ماجة 2892، والبيهقي 5/262، وفي سنده صالح بن عبد الله بن صالح، قال البخاري: منكر الحديث . وانظر 3692 .

4614– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 4/253–256 عن أبي معاوية بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 9/162 من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، عن الأعمش، بِهِ . وانظر 4597 .

الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً

❁❁ حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر چلاتا ہے' تو یہ غلام آزاد کرنے کی مانند (ثواب کا باعث ہوتا ہے)''

ذِكْرُ اِعْطَاءِ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَنْ بَلَغَ سَهْمًا فِي سَبِيلِهِ

جو شخص اللہ کی راہ میں تیر (دشمن تک) پہنچاتا ہے اسے جنت میں درجہ دیئے جانے کا تذکرہ

4615 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ عَدِيٍّ، بِنَسَا، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): حَاصَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ، فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: فَبَلَغْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا.

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُوْ نَجِيحٍ اسْمُهُ: عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ

❁❁ حضرت ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طائف کا محاصرہ کیا ہوا تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''جو شخص اللہ کی راہ میں تیر چلاتا ہے' (یعنی جو دشمن تک پہنچے) تو یہ بات اس کے لیے جنت میں ایک درجے کا باعث ہوتی ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس دن میں نے سولہ تیر چلائے تھے۔ (یعنی جو دشمن تک پہنچے)

شیخ ابوحاتم بیان کرتے ہیں: حضرت ابونجیح رضی اللہ عنہ کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے۔

4615- إسناده صحيح، حميد بن زنجويه: هو حميد بن مخلد بن قتيبة الأزدي ثقة ثبت صاحب تصانيف، روى له أبو داوُد والنسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير معدان بن أبي طلحة فمن رجال مسلم .وأخرجه أبو داوُد 3965 في العتق: باب أي الرقاب أفضل، والترمذي 1638 في فضائل الجهاد: باب ما جاء في فضل الرمي في سبيل الله، والنسائي 6/26 في الجهاد: باب ثواب من رمى بسهم في سبيل الله عز وجل، من طريقين عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 2/95 و121 على شرط الشيخين ووافقه الذهبي مع أن معدان بن أبي طلحة لم يخرج له البخاري .وأخرجه البيهقي 9/161 من طريق شيبان، عن قتادة .به .وأخرجه أحمد 4/386، والنسائي 6/26 و27، والبيهقي 10/272 من طرق عن شرحبيل بن السمط، عن أبي نجيح .وأخرجه ابن ماجة 281 في الجهاد: باب الرمي في سبيل الله، والبيهقي 9/162 من طريقين عن ابن وهب، عن عمرو بن الحارث، عن سليمان بن عبد الرحمٰن القرشي، عن القاسم بن عبد الرحمٰن، عن عمرو بن عبسة .وهو في المستدرك 2/96 .وأخرجه أحمد 4/386 عن هاشم بن القاسم، عن الفرج، عن لقمان، عن أبي أمامة، عن عمرو بن عبسة .

ذِكْرُ وَصْفِ الدَّرَجَةِ الَّتِي يُعْطِيهَا اللّٰهُ لِمَنْ بَلَغَ سَهْمًا فِي سَبِيلِهِ

اس درجے کی صفت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ اس شخص کو عطا کرتا ہے' جو اس کی راہ میں تیر (دشمن تک) پہنچاتا ہے

4616 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْنَا لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ: يَا كَعْبُ، حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً لَهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ النَّحَّامِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الدَّرَجَةُ؟، قَالَ: اَمَا اِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ اُمِّكَ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُمْ لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ: حَدِّثْنَا وَاحْذَرْ يُرِيْدُوْنَ بِقَوْلِهِمْ: وَاحْذَرْ اَنْ لَا تَزِلَّ فَتَزِيدَ اَوْ تَنْقُصَ، وَلَمْ يُرِيْدُوْا بِقَوْلِهِمْ: وَاحْذَرْ اَنْ لَا تَكْذِبَ لِاَنَّهُمْ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَاَلْحَقَنَا بِهِمْ

❀❀ شرحبیل بن سمط بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے حضرت کعب رضی اللہ عنہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہمیں کوئی حدیث بیان کیجئے اور احتیاط کیجئے گا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دشمن کو تیر مارتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے''۔

تو حضرت عبدالرحمٰن بن نحام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! درجے سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (تمہاری والدہ کے گھر کی) چوکھٹ کی طرح نہیں ہے' بلکہ دو درجوں کے درمیان ایک سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہوتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لوگوں کا حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہنا کہ آپ ہمیں حدیث بیان کیجئے اور احتیاط کیجئے گا اس قول کے ذریعے ان کی مراد یہ تھی کہ آپ اس بات سے احتیاط کیجئے گا کہ کہیں آپ غلطی نہ کر جائیں اور زیادہ یا کم الفاظ نہ بیان کریں ان لوگوں کی یہ مراد نہیں تھی کہ آپ غلط بیانی کرنے سے احتیاط کیجئے گا' کیونکہ تمام صحابہ عادل ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور ہمیں بھی (آخرت میں) ان کا ساتھ نصیب کرے۔

ذِكْرُ رَجَاءِ نَوَالِ الْجِنَانِ بِالثَّبَاتِ تَحْتَ اَظِلَّةِ السُّيُوفِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں تلواروں کے سائے تلے ثابت قدم رہنے والوں کیلئے جنت تک پہنچنے کی امید کا تذکرہ

4616– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه النسائي 6/27 عن محمد بن العلاء، عن أبي معاوية، بهذا الإسناد

4617 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ الْغُبَرِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبِي، يَقُولُ وَهُوَ بِحِصْنِ الْعَدُوِّ اَوْ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ، فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ، فَقَالَ: يَا اَبَا مُوسَى اَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَجَاءَ اِلَى اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اَقْرَاُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ، فَاَلْقَاهُ، ثُمَّ مَضَى بِسَيْفِهِ قُدُمًا، فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ

ابوبکر بن عبداللہ بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد (حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ اس وقت دشمن کے قلعے کے پاس تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دشمن کے مدمقابل تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو ایک شخص کھڑا ہوا جس کی حالت کوئی بہت اچھی نہیں تھی اس نے کہا: اے حضرت ابوموسیٰ! کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور بولا: میری طرف سے تم سب کو سلام ہو پھر اس شخص نے اپنی تلوار کی نیام کو توڑ دیا اور اسے ایک طرف رکھ دیا پھر وہ اپنی تلوار لے کر آگے کی طرف بڑھا اور اس کے ساتھ لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَلَّ ثَبَاتُهُ فِيهِ اَوْ كَثُرَ

ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جو اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتا ہے خواہ وہ تھوڑی دیر کے لیے رہو یا زیادہ دیر کے لیے رہو

4618 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرٍ السَّكْسَكِيِّ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4617– إسناده صحيح على شرط مسلم . قطن بن نسير قد تُبع، وأبو عمران الجونى: هو عبد الملك بن حبيب، وأبو بكر بن عبد اللّٰه بن قيس: اسمه عمر أو عامر، ثقة روى له الستة، مات سنة ست ومئة، وكان أسن من أخيه أبى بردة . وأخرجه أحمد 4/396 و411، ومسلم 1902 فى الإمارة: باب ثبوت الجنة للشهيد، والترمذى 1659 فى فضائل الجهاد: باب ما ذكر أن أبواب الجنة تحت ظلال السيوف، وابن أبى عاصم فى "الجهاد" 75/1، والحاكم 2/70، والبيهقى 9/44، وأبو نعيم فى "الحلية" 2/317 من طرق عن جعفر بن سليمان، بهذا الإسناد . وفى الباب عن عبد اللّٰه بن أبى أوفى عند البخارى 2818 و2823 و2966 و3024 و7237، ومسلم 1942، وأبو داؤد 2631، وأحمد 4/353–354، والحاكم 2/78 .

(متن حدیث): مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اتنی دیر تک جنگ کرتا ہے جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ اترتا ہے تو ایسے شخص کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

ذِكْرُ فَضْلِ الْمُهَاجِرِ اِذَا جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس مہاجر کی فضیلت کا تذکرہ جو اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتا ہے

4619 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، بِالصَّغْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ، اَنَّهٗ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَنَا زَعِيمٌ، وَالزَّعِيمُ الْحَمِيلُ لِمَنْ آمَنَ بِيْ وَاَسْلَمَ، وَهَاجَرَ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ، وَاَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ آمَنَ بِيْ وَاَسْلَمَ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ، وَبَيْتٍ فِيْ اَعْلٰى غُرَفِ الْجَنَّةِ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ لَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا، وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا، يَمُوْتُ حَيْثُ شَاءَ اَنْ يَمُوْتَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الزَّعِيمُ لُغَةً: اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ، وَالْحَمِيلُ لُغَةً: اَهْلُ مِصْرَ، وَالْكَفِيلُ لُغَةً: اَهْلُ

4618– حديث صحيح، إسناده حسن من أجل ابن ثوبان: واسمه عبد الرحمٰن .وأخرجه أبو داوٗد 2541 فى الجهاد: باب فيمن سأل اللّٰه تعالى الشهادة، والطبرانى 20/206، والبيهقى 9/170 من طريقين عن ابن ثوبان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/230–231 و244، والنسائى 6/25 فى الجهاد: باب ثواب من قاتل فى سبيل اللّٰه فواق ناقة، والترمذى 1657 فى فضائل الجهاد: باب فيمن يُكلَم فى سبيل اللّٰه، وابن ماجة 2792 فى الجهاد: باب القتال فى سبيل اللّٰه، وعبد الرزاق 9534، والطبرانى 20/204، والبيهقى 9/170 من طرق عن ابن جريج، حدثنا سليمان بن موسى، حدثنا مالك بن يخامر، عن معاذ بن جبل . وسليمان بن موسى: هو الأشدق، فقيه أهل الشام، مختلف فيه، قال أبو حاتم: محله الصدق، وفى حديثه بعض الاضطراب، وقد صرح بالسماع من مالك عند النسائى والبيهقى . وصححه الحاكم 2/77 على شرط مسلم فأخطأ، فإن سليمان بن موسى لم يخرج له مسلم . وأخرجه الدارمى 2/201، وأحمد 5/235، والطبرانى 2/203 من طريق ابن عياش، كلاهما عن بحير بن سعد، عن خالد بن معدان، عن مالك بن يخامر، عن معاذ بن جبل، وهذا سند قوى فى الشواهد .وأخرجه الطبرانى 20/207 من طريق هشام بن عمار، عن محمد بن عيسى بن سميع، عن زيد بن واقد، عن جبير بن نفير، عن مالك بن يخامر، عن معاذ بن جبل . وله شاهد من حديث عمرو بن عبسة عند أحمد 4/287 .

4619– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عمرو بن مالك الجنبى فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة .أبو هانء الخولانى: هو حميد بن هانىء .وأخرجه النسائى 6/21 فى الجهاد: باب ما لمن أسلم وهاجر وجاهد، عن الحارث بن مسكين، والطبرانى 18/801 عن أحمد بن صالح، والبيهقى 6/72 عن بحر بن نصر الخولانى ومحمد بن عبد اللّٰه بن عبد الحكيم، أربعتهم عن ابن وهب، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط مسلم 2/61 و71 من طريقين عن ابن وهب به، ووافقه الذهبى، مع أن عمرو بن مالك الجنبى لم يخرج له مسلم .

الْعِرَاقِ، وَيُشْبِهُ اَنْ تَكُوْنَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ الزَّعِيمُ الْحَمِيلُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ وَهْبٍ اُدْرِجَ فِي الْخَبَرِ

حضرت فضالہ بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں اس شخص کا ضامن ہوں' جو مجھ پر ایمان لائے اور اسلام قبول کرے اور ہجرت کرے (میں اس بات کا ضامن ہوں) اسے جنت کے گوشے میں گھر ملے اور جنت کے درمیان میں گھر ملے گا اور جو شخص مجھ پر ایمان لاتا ہے اور اسلام قبول کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے میں اس کے لیے اس بات کا ضامن ہوں کہ جنت کے ایک گوشے میں گھر ملے گا اور جنت کے درمیان میں ایک گھر ملے گا اور جنت کے بالائی حصے میں گھر ملے گا' جو شخص ایسا کرتا ہے وہ بھلائی کے لیے مزید کسی طلب کو باقی نہیں رہنے دیتا اور برائی کیلئے بھاگنے کا راستہ باقی نہیں رہنے دیتا اور پھر اس کی مرضی ہے وہ جہاں چاہے مرجائے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) الزعیم اہل مدینہ کے محاورے میں استعمال ہوتا ہے اور لفظ حمیل اہل مصر کے محاورے میں استعمال ہوتا ہے اور لفظ کفیل اہل عراق کے محاورے میں استعمال ہوتا ہے' تو اس بات کا امکان موجود ہے' یہاں زعیم کی بجائے لفظ حمیل کا استعمال ابن وہب کے الفاظ ہوں جس کو اس روایت میں درج کر دیا گیا۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ مَاتَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتْفَ اَنْفِهِ

ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جو اللہ کی راہ میں مرجاتا ہے

4620 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِينَ، عَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اَلَا لَا تَغْلُوْا صَدَاقَ النِّسَاءِ، فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا اَوْ تَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلَاكُمْ وَاَحَقُّكُمْ بِهَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا اَصْدَقَ امْرَاَةً مِنْ نِسَائِهِ، وَلَا امْرَاَةً مِنْ بَنَاتِهِ، اَكْثَرَ مِنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً، وَاُخْرٰى تَقُوْلُوْنَهَا مَنْ قُتِلَ فِي مَغَازِيكُمْ، مَاتَ فُلَانٌ شَهِيدًا، فَلَا تَقُوْلُوْا ذَاكَ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ كَمَا قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مَاتَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ

ابوعجفاء بن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: خبردار خواتین

4620- إسناده قوی، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبی العجفاء، قيل: اسمه هرم بن نسيب، وقيل بالعكس، وقيل بالصاد بدل السين، روى له أصحاب السنن، ووثقه ابن معين والدارقطنی، وذكره المؤلف فی "الثقات"، وقال البخاری: فی حديثه نظر، وقال أبو أحمد الحاكم: حديثه ليس بالقائم .وأخرجه أحمد 1/40-41 و48، والدارمی 2/141، وأبو داؤد 2106 فی النكاح: باب الصداق، والترمذی 1114 فی النكاح، والنسائی 6/117-119 فی النكاح: باب القسط فی الأصدقة، وابن ماجة 1887 فی النكاح: باب صداق النساء، والبيهقی 7/234 من طرق عن محمد بن سيرين، بهذا الإسناد .وقال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح .وأخرجه الحاكم فی "المستدرك" 2/175-176 من طريق يزيد بن هارون .

کے مہر میں غلو نہ کرو' کیونکہ اگر یہ بات دنیا میں عزت افزائی کا باعث ہوتی' یا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پرہیزگاری کا باعث ہوتی' تو اس بارے میں تم میں سب سے زیادہ حق دار حضرت محمد ﷺ ہوتے' لیکن نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج میں سے اور اپنی صاحب زادیوں میں سے کسی بھی خاتون کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر نہیں کیا دوسری بات یہ ہے: جو شخص جنگ کے دوران مارا جاتا ہے تم کہتے ہو وہ شہید ہے تم لوگ یہ بات نہ کہو' بلکہ تم لوگ وہ بات کہو جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی: جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو شخص اللہ کی راہ میں مر جائے وہ جنت میں ہوگا۔

ذِكْرُ تَمْثِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُجَاهِدَ بِالصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِي لَا يُفْطِرُ وَلَا يَفْتُرُ

نبی اکرم ﷺ کا مجاہد کو ایسے شخص سے تشبیہ دینا جو روزہ دار بھی ہو اور نوافل بھی ادا کرتا رہے وہ کوئی روزہ ترک نہ کرے اور کبھی نوافل ترک نہ کرے

4621 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، - وَكَانَ قَدْ صَامَ النَّهَارَ، وَقَامَ اللَّيْلَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً غَازِيًا وَمُرَابِطًا - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَصَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزہ دار اور نوافل ادا کرنے والے کی مانند ہے' جو کسی (نفلی) روزے کو ترک نہیں کرتا اور (نفل) نماز کو ترک نہیں کرتا جب تک وہ شخص (جہاد سے) واپس نہیں آجاتا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلَ يَكُوْنُ لِلْمُجَاهِدِ وَاِنْ مَاتَ فِي طَرِيْقِهِ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ فضیلت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے اگرچہ وہ جہاد کے راستے میں انتقال کر جائے

4622 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، - وَكَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ

4621- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الزناد: عبد الله بن ذكوان، والأعرج: عبد الله بن هرمز . وهو في "الموطأ" 2/443 في أول الجهاد، و"شرح السنة" 2613 . وأخرجه البخاري 2787 في الجهاد: باب أفضل الناس مؤمن مجاهد بنفسه، عن أبي اليمان، أخبرنا شعيب، والنسائي 6/18 عن هناد بن السري، عن ابن المبارك، عن معمر، كلاهما عن الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هريرة . انظر 4627 .

مَرَّتَيْنِ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الْقَانِتِ الصَّائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ صَلَاةً وَّلَا صِيَامًا، حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِهِ بِمَا يَرْجِعُهُ اِلَيْهِمْ مِنْ غَنِيمَةٍ اَوْ اَجْرٍ اَوْ يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسے نفلی نماز پڑھنے والے روزہ دار کی مانند ہے' جو اپنی نماز اور روزے میں کوئی وقفہ نہیں کرتا' یہاں تک کہ وہ مجاہد واپس آجائے اور اس کے ہمراہ غنیمت اور اجر ہو' یا پھر اللہ تعالیٰ اسے موت دے کر اسے جنت میں داخل کردے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُعْطِي بِتَفَضُّلِهِ الْمُرَابِطَ يَوْمًا اَوْ لَيْلَةً خَيْرًا مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت ایک دن یا ایک رات تک پہرہ دینے والے شخص کو ایک مہینے تک نفلی روزہ رکھنے اور نوافل ادا کرنے والے سے زیادہ بہتر (اجر وثواب عطا کرتا ہے)

4623 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ مَرَّ عَلَيْهِ سَلْمَانُ وَهُوَ مُرَابِطٌ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعُ هَاهُنَا يَا شُرَحْبِيلُ؟، فَقَالَ شُرَحْبِيلُ: اُرَابِطُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ سَلْمَانُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: رِبَاطُ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ

4622– إسناده حسن، محمد بن عمرو صدوق صاحب أوهام، روى له البخاري مقرونا .ومسلم متابعة، وباقي السند رجاله ثقات رجال الصحيح، وانظر ما قبله .

4623– إسناده صحيح، يزيد بن موهب روى له أصحاب السنن وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح .وأخرجه مسلم 1913 في الإمارة: باب فضل الرباط في سبيل الله، والنسائي 6/39 في الجهاد: باب فضل الرباط، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/102، والحاكم 2/80، والبيهقي 9/38 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1913، والطحاوي 3/101–102، والحاكم 2/80، والبغوي 2617 من طريق ابن وهب، عن عبد الرحمٰن بن شريح، عن عبد الكريم بن الحارث، عن أبي عبيد بن عقبة، عن شرحبيل بن السمط، عن سلمان .وأخرجه أحمد 5/440، والترمذي 1665 من طريقين عن شرحبيل بن السمط، به، وقال الترمذي: هذا حديث حسن .وأخرجه الطبراني 6077 و6177 و6178 و6179 و6180 من طرق عن شرحبيل بن السمط، به .وأخرجه ابن أبي عاصم في "الجهاد" 1/101–2، والطبراني 6064 من طريق كعب بن عجرة . وأخرجه الطبراني 6134 من طريق أبي عثمان، عن سلمان .

❀❀ شرحبیل بن سمط بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت پہرہ داری کر رہے تھے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: شرحبیل تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ شرحبیل نے جواب دیا: میں پہرہ دے رہا ہوں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک دن (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک رات کی پہرہ داری ایک ماہ کے (نفلی) روزوں اورنوافل ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

ذِكْرُ انْقِطَاعِ الْأَعْمَالِ عَنِ الْمَوْتٰى وَبَقَاءِ عَمَلِ الْمُرَابِطِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَعَ اَمْنِهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

مرحومین کے عمل منقطع ہوجانے کا تذکرہ اور پہرہ دینے والے کے عمل کے قیامت تک باقی رہ جانے کا تذکرہ' اس کے ہمراہ وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے

4624 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهِ اِلَّا الَّذِىْ مَاتَ مُرَابِطًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاِنَّهُ يَنْمُوْ لَهُ عَمَلُهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيَاْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ، قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر فوت ہونے والے شخص کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے ماسوائے اس شخص کے جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے انتقال کرتا ہے اس شخص کا عمل قیامت کے دن تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ شخص قبر کی آزمائش سے محفوظ رہتا ہے''۔

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مجاہد شخص وہ ہے' جو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اپنی جان کے ہمراہ جہاد کرے''۔

4624- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عمرو بن مالك الجنبي، فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة، وهو في الجهاد لابن المبارك 174 175 . وأخرجه الطبراني في "الكبير 18/802" والحاكم 2/144 من طريق عن ابن المبارك، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 6/20 عن إسحاق بن إبراهيم، والترمذي 1621 في فضائل الجهاد: باب ما جاء في فضل من مات مرابطاً، عن أحمد بن محمد، كلاهما عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد 2500 في الجهاد: باب في فضل الرباط، والطحاوي في "مشكل الآثار" 3/102، والطبراني 18803، والحاكم 2/72 من طريق ابن وهب، عن أبي هانء الخولاني، بِهِ . وصحّحه الحاكم على شرطِ مُسلمٍ ووافقه الذهبي!

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُرَابِطَ اِنَّمَا يَجْرِى لَهُ اَجْرُ عَمَلِهِ لَا عَمَلُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' پہرہ دینے والے شخص کے عمل کا اجر جاری رہتا ہے' اس کا عمل جاری نہیں رہتا

4625 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ، عَنْ سَلْمَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُومِنَ عَذَابَ الْقَبْرِ، وَنَمَا لَهُ اَجْرُهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: النُّعْمَانُ هٰذَا هُوَ النُّعْمَانُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْغَسَّانِيُّ مِنْ اَهْلِ دِمَشْقَ

❀❀ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے انتقال کر جائے وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے اور اس کا اجر قیامت کے دن تک بڑھتا رہتا ہے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نعمان نامی راوی نعمان بن منذر غسانی ہے اور یہ اہل دمشق سے تعلق رکھتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُرَابِطَ الَّذِى يَجْرِى لَهُ اَجْرُ عَمَلِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ اِنَّمَا هُوَ اَجْرُ عَمَلِهِ الَّذِى كَانَ يَعْمَلُ فِىْ حَيَاتِهِ مِنَ الطَّاعَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' پہرہ دینے والا شخص جس کے عمل کا اجر اس کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے اس سے مراد اس کے اس عمل کا اجر ہے' جو اس نے اپنی زندگی میں نیکیاں کی تھیں

4626 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ مَرَّ عَلَيْهِ سَلْمَانُ وَهُوَ مُرَابِطٌ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا اُجْرِىَ عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِى كَانَ يَعْمَلُ، وَاُومِنَ الْفَتَّانَ، وَيَجْرِى عَلَيْهِ رِزْقُهُ

❀❀ شرحبیل بن سمط بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت پہرہ داری کے فرائض سرانجام دے رہے تھے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

4625– إسناده قوى، الهيثم بن حميد صدوق وكذا شيخه، وباقى السند ثقات من رجال الصحيح . وانظر 4623 .

4626– إسناده صحيح، وهو مكرر 4604 .وفى الباب عن أبى هريرة عند ابن ماجة 2767، والبزار 1655 .

"جو شخص پہرہ دیتے ہوئے انتقال کر جاتا ہے اس کا عمل پہلے کی طرح مسلسل چلتا رہتا ہے اور اس شخص کو (قبر کی) آزمائشوں سے محفوظ رکھا جاتا ہے اور اسے (آخرت میں) رزق دیا جاتا ہے"۔

ذِكْرُ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ مِنَ الطَّاعَاتِ

اس بات کا تذکرہ' کون سی نیکی جہاد کے برابر ہے

4627 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنَا بِعَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ: لَا تُطِيقُوْنَهُ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنَا لَعَلَّنَا نُطِيقُهُ، قَالَ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَفْتُرُ مِنْ صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ، حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ اِلٰى اَهْلِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیں کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھ سکتے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیں بتائیں تو سہی' ہوسکتا ہے ہم اس کی طاقت رکھتے ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال نوافل ادا کرنے والے ایسے روزہ دار کی مانند ہے' جو اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور وہ اپنے روزے میں اور صدقے میں کوئی وقفہ نہیں کرتا (اور وہ اتنی دیر تک مسلسل نوافل ادا کرتا رہتا ہے روزے رکھتا رہتا ہے) جب تک مجاہد اپنے گھر واپس نہیں آجاتا۔

ذِكْرُ اِظْلَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ اَظَلَّ رَاْسَ غَازٍ فِیْ سَبِيْلِهِ

اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن اس شخص کو سایہ عطا کرنا جو اس کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے والے کے سر پر سایہ کرتا ہے

4628 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ، حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِی الْوَلِيْدِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ الْعَدَوِیِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَظَلَّ رَاْسَ غَازٍ اَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِجِهَادِهِ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ، وَمَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيْهِ اسْمُ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ

4627– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 2/459، ومسلم 1878 في الإمارة: باب فضل الشهادة في سبيل الله تعالى، والبيهقي 9/158 من طرق عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد . وانظر 4621 .

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مجاہد کے سر پر سایہ فراہم کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سایہ نصیب کرے گا' جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کو اس کے جہاد کے لیے سامان فراہم کرتا ہے' تو اسے بھی اس شخص کی مانند اجر ملتا ہے' جو کوئی شخص مسجد تعمیر کرتا ہے جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ خَلَفَ الْغَازِى فِى اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ مِثْلَ نِصْفِ اَجْرِهٖ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو غازی کے اجر کا نصف جتنا اجر عطا کرنا' جو غازی کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں کا اچھی طرح خیال رکھتا ہے

4629 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى بَنِىْ لِحْيَانَ: لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ، ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: اَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِىْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ بِخَيْرٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ ان میں سے ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی (جہاد کیلئے) روانہ ہو اور آپ نے پیچھے رہ جانے والے شخص کیلئے یہ فرمایا: تم میں سے جو شخص جہاد میں جانے والے شخص کے اہل خانہ اور مال کے بارے میں ٹھیک طرح سے دیکھ بھال کرتا رہے گا اسے جہاد کیلئے جانے والے شخص کے

4628- رجاله ثقات رجال الصحيح، الوليد بن أبي الوليد: هو مولى عبد الله بن عمر، . . . . . . أبو عثمان المدني، ويقال: مولى لآل عثمان، قال ابن أبي حاتم 9/19-20: روى عَنِ ابْنِ عُمَرَ وعثمان بن عبد الله بن سراقة، وعبد الله بن دينار، وعقبة بن مسلم، روى عنه بكير بن الأشج، وابن الهاد، والليث بن سعد، وحيوة بن شريح، سمعتُ أبي يقول ذلك . سئل أبو زرعة عنه، فقال: ثقة، وفي "تاريخ البخاري" 8/156: قال لنا عبد الله بن يوسف: حدثنا الليث، قال: حدثنا الوليد بن أبي الوليد أبو عثمان وكان فاضلاً من أهل المدينة، وقال الذهبي في "الكاشف": ثقة: وروى له البخاري في "الأدب المفرد" ومسلم وأصحاب السنن، وأخطأ الحافظ في "التقريب" فلين حديثه .وهو في "مسند أبي يعلى" 253 . وأخرجه أحمد 1/20، وابن أبي شيبة 1/310، وابن ماجة 2758، والبزار 1665، والحاكم 2/89، والبيهقي 9/172 من طرق عن الليث بن سعد، عن يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهاد، عن الوليد بن أبي الوليد، عن عثمان بن عبد الله بن سراقة، بهذا الإسناد .وقد تقدم برقم 1609 .

4629- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه سعيد بن منصور في "سننه" 2326، ومن طريق مسلم 1895 138 في الإمارة: باب فضل إعانة الغازي في سبيل الله، وأبو داؤد 2510 في الجهاد: باب ما يجزئ من الغزو، عن ابن وهب، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 2/82 من طريق ابن وهب، بِهٖ . ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 3/15 عن هارون بن معروف، عن ابن وهب، بِهٖ .وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى" 1038 عن محمد بن يحيى، عن أبي نعيم، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ سعيد مولى المهري، عن أبي سعيد الخدري .

اجر کے نصف کی مانند اجر ملے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا التَّحْصِيرَ لِهٰذَا الْعَدَدِ الْمَذْكُورِ فِىْ خَبَرِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْىَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس مذکورہ عدد کے ساتھ یہ حد بندی جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اس کے ذریعے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں ہے

4630 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ خَلَفَهُ فِىْ اَهْلِهِ، كُتِبَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ، حَتّٰى اِنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الْغَازِىْ شَىْءٌ

❁❁ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو سامان فراہم کرتا ہے یا اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں کا خیال رکھتا ہے تو اسے بھی اس مجاہد کی مانند اجر ملتا ہے یہاں تک کہ جہاد کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

ذِكْرُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْغَازِىْ وَبَيْنَ مَنْ خَلَفَهُ فِىْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ فِى الْاَجْرِ

جنگ میں حصہ لینے والے اور اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کا خیال رکھنے والے میں اجر کے حوالے سے بھلائی میں برابری کا تذکرہ

4631 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِىْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا

4630- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الملك بن أبي سليمان، فمن رجال مسلم . أبو خيثمة: زهير بن حرب، ومحمد بن عُبيد: هو الطنافسي، وعطاء : هو ابن أبي رباح .وأخرجه أحمد 4/114-115 و116 و5/192، والحميدى 818، وسعيد بن منصور فى "سننه" 2328، والدارمي 2/209، والترمذى 1629 فى فضائل الجهاد: باب من جهز غازياً، وابن ماجة 2759 فى الجهاد: باب من جهز غازياً والطبراني فى الكبير 5267 و5268 و5270 و5271 و5272 و5274 و5275 و5276، 5277، وفي "الصغير" 836، والبيهقي 4/240 من طرق عن عطاء، به .

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو سامان فراہم کرتا ہے تو گویا اس نے بھی جہاد میں حصہ لیا اور جو شخص مجاہد کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں کا خیال رکھتا ہے تو گویا اس نے بھی جہاد میں حصہ لیا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ: فَقَدْ غَزَا اَرَادَ بِهِ اَنَّ لَهُ مِثْلَ اَجْرِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ''اس نے جنگ میں حصہ لیا'' اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: اسے اس کی مانند اجر ملے گا (جس نے جہاد میں حصہ لیا)

4632 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ، حَدَّثَنِىْ ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ، اَخْبَرَنِىْ مُوْسَى بْنِ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِىْ اَهْلِهِ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ،

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ اَخْبَرَنِيْهِ بُسْرُ بْنُ سَعِيْدٍ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی مجاہد کو سامان فراہم کرتا ہے تو اسے بھی مجاہد کی مانند اجر ملتا ہے اور جو شخص مجاہد کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں کا خیال رکھتا ہے اسے بھی مجاہد کی مانند اجر ملتا ہے''۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: بسر بن سعید نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُجَهِّزَ اِنَّمَا يَاْخُذُ كَحَسَنَاتِ الْغَازِىْ مِنْ اَجْرِ غَزَاتِهِ تِلْكَ، حَتّٰى يَكُوْنَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَجْرِ الْغَازِىْ شَىْءٌ، وَكَذٰلِكَ الْخَالِفُ فِىْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ

4631- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم . بكير بن الأشج: هو بكير بن عبد الله بن الأشج .وأخرجه الطيالسي 956، وأحمد 4/115 و116 و117 و5/193، والبخاري 2483 في الجهاد: باب فضل من جهز غازياً أو خلفه بخير، وسعيد بن منصور 2325، ومسلم 1895 في الإمارة: باب فضل من إعان الغازي، وابو داوٗد 2509 في الجهاد: باب ما يجزء من الغزو، والترمذي 1628 في فضائل الجهاد: ما جاء في فضل مَن جهَّز غازياً، والنسائي 6/46 في الجهاد: باب فضل من جهز غازياً، وابن الجارود 1037، والطبراني 5225 و5226 و5227 و5228 و5229 و5230 و5231 و5232 و5233 و5234، والبيهقي 9/28 و47 و172 من طرق عن بسر بن سعيد، بهذا الإسناد .

4632- رجاله ثقات رجال الصحيح غير مُوْسَى بْنِ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وهب بن زمعة، فقد روى له أصحاب السنن وهو سيء الحفظ . ابن أبي فديك: هو مُحَمَّدُ بْنُ إِسمَاعِيْل بن مسلم بن أبي فديك الدِّيلي مولاهم، وعبد الرحمٰن بن إسحاق: هو ابن عبد الله بن الحارث بن كنانة المدني . وانظر ما قبله .

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سامان فراہم کرنے والا شخص' جنگ میں حصہ لینے والے کی طرح نیکیاں حاصل کر لیتا ہے' یہاں تک کہ اسے بھی غازی کی مانند اجر ملتا ہے' اور غازی کے اجر میں کوئی کمی نہیں آتی' غازی کے گھر والوں کا خیال رکھنے والے کو بھی اس کی مانند (اجر ملتا ہے)

4633 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ اَبِي سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ خَلَفَهُ فِي اَهْلِهِ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ، غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهِ شَيْءٌ، وَمَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كُتِبَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهِ شَيْءٌ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کو سامان فراہم کرتا ہے یا اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں کا خیال رکھتا ہے' تو اسے بھی مجاہد کی مانند اجر وثواب ملتا ہے البتہ مجاہد کے اجر وثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی اور اگر کوئی روزہ دار شخص کو افطاری کرواتا ہے' تو اسے بھی روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی"۔

ذِكْرُ اَخْذِ الْغَازِي اَجْرَ الْخَالِفِ اَهْلَهُ مِنْ حَسَنَاتِهِ فِي الْقِيَامَةِ

اس بات کا تذکرہ' غازی قیامت کے دن اپنے پیچھے رہ جانے والے شخص کی نیکیوں میں سے اجر حاصل کر لے گا

4634 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَعْنَبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَاُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ اِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: يَا فُلَانُ، هٰذَا فُلَانٌ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ، ثُمَّ

4633- إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح . وهو مكرر 3429 .

4634- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن قدامه المصيصي فقد روى له أبو داوٗد والنسائي، وهو ثقة . بندار: لقب محمد بن بشار، وسفيان: هو الثوري، وابن بريدة: هو سليمان . وأخرجه الحميدي 907 عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه سعيد بن منصور 2331، وعنه مسلم 1897 140 في الإمارة: باب حرمة نساء المجاهدين وإثم من خانهم فيهن، وأبو داوٗد 2496 في الجهاد: باب حرمة نساء المجاهدين، والبيهقي 9/173 عن سفيان، بِهِ .وأخرجه أحمد 5/352، ومسلم 1897 عن وكيع، والنسائي 6/51 في الجهاد: باب من خان غازياً، عن عبد الله بن محمد بن عبد الرحمٰن، كلاهما عن سفيان، عن علقمة بن مرثد، عن سليمان بن بريدة، عن أبيه .

اَلْتَفَتَ اِلَى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: فَمَا ظَنُّكُمْ مَا اَرَى يَدَعُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ شَيْئًا

ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجاہدین کی خواتین کی حرمت پیچھے رہ جانے والوں کیلئے اسی طرح ہے جس طرح ان کی اپنی مائیں ہوتی ہیں اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے جو بھی شخص کسی مجاہد کے ساتھ خیانت کرے گا' تو اس شخص کو مجاہد کے سامنے رکھا جائے گا اور مجاہد سے کہا جائے گا اے فلاں یہ فلاں شخص ہے تم اس کی نیکیوں میں سے جتنی چاہو حاصل کرلو''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی طرف توجہ کی اور فرمایا: تمہارا کیا گمان ہے میرا خیال ہے وہ اس کی نیکیوں میں سے کوئی بھی نیکی باقی نہیں رہنے دے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ يَكُوْنُ لِمَنْ خَلَفَ لِاَهْلِ الْغَازِى بِشَرٍّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ فعل اس شخص کے ساتھ ہوگا'

جس نے غازی کے اہل خانہ کا برے طریقے سے خیال رکھا تھا

4635 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ قَاعِدٍ يَخْلُفُ مُجَاهِدًا فِىْ اَهْلِهٖ بِسُوْءٍ اِلَّا اُقِيْمَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ لَهٗ: هٰذَا خَلَفُكَ فِىْ اَهْلِكَ بِسُوْءٍ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهٖ

سلیمان بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مجاہدین کی خواتین کی پیچھے رہ جانے والوں کیلئے حرمت اسی طرح ہے' جس طرح اس کی اپنی ماؤں کی حرمت ہوتی ہے اور پیچھے رہ جانے والا جو بھی شخص کسی مجاہد کی بیوی کے حوالے سے خیانت کرے تو اس شخص کو قیامت کے دن مجاہد کے سامنے پیش کر دیا جائے گا اور مجاہد سے کہا جائے گا اس نے تمہاری غیر موجودگی میں تمہاری بیوی کے ساتھ خیانت کی تو تم اس کی نیکیوں کو حاصل کرلو۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْغَزْوِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِىْ يَاْجُرُ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ

اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے کی اس صفت کا تذکرہ' جسے کرنے والے کو اللہ اجر عطا کرے گا

4636 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنْ اَبِىْ مُوْسَى قَالَ:

4635– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سليمان بن بريدة فمن رجال مسلم وأخرجه النسائي 6/50 عن هارون بن عبد الله، عن حرمي بن عمارة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/355 عن ليث، ومسلم 1897 عن مسعر، كلاهما عن علقمة بن مرثد، به. وأخرجه الطبراني 1164 من طريق يزيد النحوي، عن ابن بريدة، به.

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، فَاَنّٰی ذٰلِكَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟، قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: ایک شخص حمیت کی خاطر لڑتا ہے ایک شخص بہادری کے اظہار کے لیے لڑتا ہے ایک شخص دکھاوے کیلئے لڑتا ہے' تو اس میں سے کون سا شخص اللہ کی راہ میں شمار ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس لیے جہاد میں حصہ لیتا ہے' تاکہ اللہ تعالیٰ کا دین سربلند ہو وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوگا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ كَتْبَةِ اللّٰهِ الْاَجْرَ لِمَنْ غَزَا فِیْ سَبِيْلِهٖ يُرِيْدُ بِهٖ شَيْئًا مِنْ عَرَضِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے اجر نوٹ نہیں کرے گا'

جس نے اس کی راہ میں جنگ میں حصہ لیا تھا' اور وہ اس کے ذریعے اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی دنیا کا ساز و سامان حاصل کرنا چاہتا تھا

4637 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰی، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ،

4636- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو وائل: هو شقيق بن سلمة الأسدى الكوفى .وأخرجه الطيالسى 487 و488، وأحمد 4/392 و397 و402 و405 و417، والبخارى 123 فى العلم: باب من سأل وهو قائم عالماً جاساً، و 2810 فى الجهاد: باب مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْيَا، و 3126 فى فرض الخمس: باب من قاتل للمغنم هل ينقص أجره، و 7458 فى التوحيد: باب قوله تعالى: (وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ)، ومسلم 1904 فى الإمارة: باب من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا فهو فى سبيل الله، وأبو داوٗد 2517 فى الجهاد: باب من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا، والترمذى 1646 فى فضائل الجهاد: باب ما جاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا، والنسائى 6/23 فى الجهاد: باب من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا، وابن ماجة 2783 فى الجهاد: باب النية فى القتال، والبيهقى 9/167 و168، والبغوى 2626 من طرق عن أبى وائل، بهذا الإسناد .

4637- رجاله ثقات رجال الصحيح غير مكرز، كذا وقع فى الأصل و "التقاسيم" وثقات المؤلف 5/464-465 مكرز بدون كلمة ابن، وعند غيره ممن خرجه هو ابن مكرز وترجمه البخارى فى "الكبير" 8/447 باسم ابن المكرز وكذلك ابن أبى حاتم 9/328، وهو الصواب إن شاء الله، وسماه الإمام أحمد 2/366 فى رواية يزيد بن مكرز ولم يوثقه غير المؤلف، وقال ابن المدنى: مجهول .وأخرجه أبو داوٗد 2516 فى الجهاد: باب فى من يغزو ولتمس الدنيا، والحاكم 2/85، والبيهقى 9/169 من طريق عبد الله بن المبارك، عن ابن أبى ذئب، بهذا الإسناد . . . . . .وأخرجه أحمد 2/290 و366 من طريقين عن ابن أبى ذئب، به .وله شاهد حسن من حديث أبى أمامة عند النسائى 6/25 ولفظة: جاء رجل إلى النبى صلى الله عليه وسلم، فقال: أرأيت رجلاً غزا يلتمس الأجر والذكر ما له؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا شیء له" فأعادها ثلاث مرات يقول له رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا شیء له"، ثم قال: "إن الله لا يقبل من العمل إلا ما كان خالصاً له، وابتغى به وجهه" .وقال الحافظ فى الفتح 6/35: إسناده جيد، وحسنه الحافظ العراقى فى تخريج الإحياء .

قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ مِکْرَزٍ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ مِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیِّ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ یُرِیْدُ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَهُوَ یَبْتَغِیْ مِنْ عَرَضِ الدُّنْیَا؟، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَجْرَ لَهٗ، فَاَعْظَمَ ذٰلِكَ النَّاسُ، وَقَالُوْا لِلرَّجُلِ: عُدْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّكَ لَمْ تُفْهِمْهُ، قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ یُرِیْدُ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَهُوَ یَبْتَغِیْ مِنْ عَرَضِ الدُّنْیَا؟، قَالَ: لَا اَجْرَ لَهٗ، فَاَعْظَمَ ذٰلِكَ النَّاسُ، وَقَالُوْا لِلرَّجُلِ: عُدْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَةَ: رَجُلٌ یُرِیْدُ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَهُوَ یَبْتَغِیْ مِنْ عَرَضِ الدُّنْیَا؟، قَالَ: لَا اَجْرَ لَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور اس کے ہمراہ وہ دنیاوی فائدہ بھی حاصل کرنا چاہتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کو اجر نہیں ملے گا لوگوں کیلئے یہ بات بڑی پریشانی کا باعث بنی لوگوں نے اس شخص سے کہا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوبارہ یہ سوال کرو' ہوسکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے مفہوم کا اندازہ نہ ہوسکا ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کا ارادہ کرتا ہے اور دنیاوی فائدہ بھی حاصل کرنا چاہتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی اجر نہیں ملے گا لوگوں کیلئے یہ بات بڑی پریشانی کا باعث بنی انہوں نے اس شخص سے کہا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہ سوال کرو اس شخص نے تیسری مرتبہ سوال کیا کہ ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور وہ اس کے ذریعے دنیاوی فائدہ بھی حاصل کرنا چاہتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی اجر نہیں ملے گا۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الْقَاصِدَ فِیْ غَزَاتِهٖ شَیْئًا مِنْ حُطَامِ هٰذِهِ الدُّنْیَا الْفَانِیَةِ لَهٗ مَقْصُوْدُهٗ دُوْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ عَلَیْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اپنی جنگ میں (حصہ لیتے ہوئے) اس فنا ہوجانے والی دنیا کے سازوسامان میں سے کسی بھی چیز کا قصد کرنے والے شخص کو اس کا مقصود ملتا ہے' اسے آخرت میں اس کا اجر نہیں ملے گا

4638 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِیَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

4638- حدیث حسن بشواهده، رجاله ثقات غیر یحیی بن الولید فلم یُوثّقهُ غیر المؤلّف 5/523، ولم یروِ عنه غیرُ جبلة بن عطیة، وقال ابن القطان: مجهول .

ا هذا وهم من المؤلف رحمه الله، فإن یحیی بن الولید هذا: هو حفید عبادة بن الصامت لا ابن أخیه، فقد رواه أحمد 5/315 و230 و239، والدارمی 2/208، والنسائی 6/24 فی الجهاد: باب من غزا فی سبیل الله ولم ینو من غزاته إلا عقالاً، والحاکم 2/109، والبیهقی 6/331 من طرق عن حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِیَّةَ، عن یحیی بن الولید عبادة بن الصامت، عن جده . . .وقد نقل الحافظ فی "تهذیب التهذیب" 11/296 قول المؤلف هذا، وتعقبه بقوله: وفیما قاله نظر .

سَلَمَةَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ غَزَا وَلَا يَنْوِي فِي غَزَاتِهِ اِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ الصَّامِتِ ابْنُ اَخِي عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص جنگ میں حصہ لے اور جنگ میں حصہ لیتے ہوئے اس کی نیت صرف ایک رسی کا حصول ہو تو اسے وہی چیز ملے گی جس کی اس نے نیت کی تھی"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کے راوی یحییٰ بن ولید بن صامت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ مَا رُزِقَ الْمَرْءُ فِيهِ الشَّهَادَةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ سب سے افضل جہاد وہ ہے جس میں آدمی کو شہادت نصیب ہو

4639 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْ يُعْقَرَ جَوَادُكَ، وَيُهْرَاقَ دَمُكَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تمہارے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور تمہارا خون بہادیا جائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُعْطِي مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ، وَاُهْرِيقَ دَمُهُ مَا يُؤْتِي عِبَادَهُ الصَّالِحِينَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس شخص کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں اس کا خون بہادیا جائے اللہ تعالیٰ اسے وہی اجر و ثواب عطا کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو عطا کرتا ہے

4640 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ،

4639– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي سفيان وهو طلحة بن نافع فمن رجال مسلم–، وأخرجه له البخاري مقروناً . وأخرجه أحمد 3/300 و302، والدارمي 2/20، والطيالسي 1777، والطبراني في "الصغير" 713 من طرق عن أبي سفيان، عن جابر .وأخرجه الحميدي 1276، وأبو يعلى 2081 عن سفيان، عن أبي الزبير، عن جابر .وأخرجه أحمد 3/346 و391 من طريقين عن أبي الزبير، به . وأورده الهيثمي في "المجمع" 5/290–291 .

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي بِنَا، فَقَالَ حِينَ انْتَهَى إِلَى الصَّفِّ: اللّٰهُمَّ آتِنِي أَفْضَلَ مَا تُؤْتِي عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ، قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا؟، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذًا يُعْقَرُ جَوَادُكَ، وَتُسْتَشْهَدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

۞۞ عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمیں نماز پڑھا رہے تھے جب وہ شخص صف تک پہنچا تو اس نے یہ دعا کی۔

''اے اللہ! تو نے اپنے نیک بندوں کو جو کچھ عطا کیا ہے اس میں سب سے زیادہ فضیلت والی چیز مجھے بھی عطا کر (یعنی مجھے سب سے زیادہ فضیلت والی چیز عطا کر) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ابھی کس شخص نے کلام کیا تھا؟ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں تمہارے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں گے اور تمہیں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے گا''۔

4640- محمد بن مسلم بن عائذ ذكره المؤلف في "الثقات"، وقال أبو حاتم: مجهول، وقال العجلي: ثقة، وأخرج حديثه ابن خزيمة والحاكم، وباقي السند رجاله رجال الصحيح . الدراوردي: هو عبد العزيز بن محمد .وأخرجه البخاري في "التاريخ الكبير" 1/222، والنسائي في "اليوم والليلة " 93، وأبو يعلى 697 و769، وابن السني 105 من طرق عن عبد العزيز الدراوردي، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 1/207 بإسقاط محمد بن مسلم بن عائذ من سنده، من طريق إبراهيم بن حمزة الزبيري، حدثنا عبد العزيز بن محمد الدراوردي، عن سهيل بن أبي صالح، عن عامر بن سعد بن أبي وقاص، عن أبيه سعد . . . وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبي .

بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

4641 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):قَالَ: مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ مَالِهٖ، دَعَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ اَيْ فُلُ هَلُمَّ هٰذَا خَيْرٌ مِرَارًا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ تَدْعُوْكَ الْحَجَبَةُ كُلُّهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں اپنے مال میں سے (کسی بھی چیز کا) جوڑا خرچ کرتا ہے' تو جنت کے دربان اسے پکار کر کہتے ہیں: اے فلاں دھیان کرو یہ چیز زیادہ بہتر ہے وہ ایسا کئی مرتبہ کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے شخص پر تو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے' تمہیں جنت کے تمام دربان بلائیں گے''۔

ذِكْرُ مُنَافَسَةِ خَزَنَةِ الْجِنَّانِ عَلَى الْمُنْفِقِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهٖ لِيَكُوْنَ دُخُوْلُهٗ مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ مِنْ نَاحِيَتِهٖ

اس بات کا تذکرہ' اپنے مال میں سے اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرنے والے شخص کے بارے میں جنت کے دربانوں کے درمیان مقابلہ ہوجاتا ہے' تاکہ اس شخص کا داخلہ اس دروازے سے ہو' جو اس دربان کے لیے مخصوص ہے

4642 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: قَالَ

4641– إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو، وباقي رجاله ثقات، وله طريق آخر صحيح عند البخاري 2841 و3216، ومسلم 1027 86 . وقد تقدم برقم 308 .

4642– إسناده صحيح على شرط مسلم .

سُفْيَانُ: سَمِعَهُ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، مَعِي مِنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟، قَالَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابٍ؟، قَالُوا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ عِنْدَ الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابٍ؟، قَالُوا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، كَمَا لَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَتِهِمَا، فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ: اَيْ فُلُ اَلَمْ اُكْرِمْكَ، اَلَمْ اُسَوِّدْكَ، اَلَمْ اُزَوِّجْكَ، اَلَمْ اُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَتْرُكْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ، قَالَ: فَيَقُوْلُ بَلٰى يَا رَبِّ، قَالَ: فَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ، قَالَ: لَا يَا رَبِّ، قَالَ: فَالْيَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي، قَالَ: ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُوْلُ: اَلَمْ اُكْرِمْكَ، اَلَمْ اُسَوِّدْكَ، اَلَمْ اُزَوِّجْكَ، اَلَمْ اُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَتْرُكْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ، قَالَ: فَيَقُوْلُ بَلٰى يَا رَبِّ، قَالَ: فَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ قَالَ: لَا يَا رَبِّ، قَالَ: فَالْيَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي، قَالَ: ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ: مَا اَنْتَ؟، فَيَقُوْلُ: اَنَا عَبْدُكَ آمَنْتُ بِكَ، وَبِنَبِيِّكَ، وَبِكِتَابِكَ، وَصُمْتُ، وَصَلَّيْتُ، وَتَصَدَّقْتُ، وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: اَفَلَا نَبْعَثُ عَلَيْكَ شَاهِدَنَا؟، قَالَ: فَيُفَكِّرُ فِي نَفْسِهِ مَنِ الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيهِ، وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ: انْطِقِي، قَالَ: فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِمَا كَانَ يَعْمَلُ، فَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ، وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ، وَذٰلِكَ الَّذِي سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ يُنَادِي مُنَادِي اَلَا اتَّبَعَتْ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، قَالَ: فَيَتَّبِعُ اَوْلِيَاءُ الشَّيَاطِينِ الشَّيَاطِينَ، قَالَ: وَاتَّبَعَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى اَوْلِيَاءَ هُمْ اِلٰى جَهَنَّمَ، ثُمَّ قَالَ: ثُمَّ يَبْقَى الْمُؤْمِنُونَ، ثُمَّ نَبْقَى اَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ، فَيَاْتِينَا رَبُّنَا وَهُوَ رَبُّنَا، فَيَقُوْلُ: عَلٰى مَا هٰؤُلَاءِ قِيَامٌ؟، فَيَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ الْمُؤْمِنُونَ وَعَبَدْنَاهُ وَهُوَ رَبُّنَا وَهُوَ آتِينَا، وَمُثِيبُنَا، وَهٰذَا مَقَامُنَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ فَامْضُوا، قَالَ: فَيُوضَعُ الْجِسْرُ وَعَلَيْهِ كَلَالِيبُ مِنْ نَارٍ تَخْطَفُ النَّاسَ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ حَلَّتِ الشَّفَاعَةُ، اللّٰهُمَّ سَلِّمِ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ، فَاِذَا جَاوَزَ الْجِسْرَ، فَكُلُّ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجًا مِنَ الْمَالِ مِمَّا يَمْلِكُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَكُلُّ خَزَنَةِ الْجَنَّةِ تَدْعُوهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ، يَا مُسْلِمُ، هٰذَا خَيْرٌ، فَيُقَالُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، يَا مُسْلِمُ، هٰذَا خَيْرٌ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ ذٰلِكَ لِعَبْدٍ لَا تَوٰى عَلَيْهِ يَدَعُ بَابًا وَيَلِجُ مِنْ آخَرَ، قَالَ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ، قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: اَمْلَاهُ عَلَيَّ سُفْيَانُ اِمْلَاءً

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں چودھویں رات میں جس میں بادل نہ ہو کیا تمہیں چاند کو دیکھنے میں کچھ مشکل پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں دوپہر کے وقت جب کوئی بادل نہ ہو سورج کو دیکھنے میں کوئی مشکل پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تمہیں اپنے پروردگار کا

دیدار کرنے میں اسی طرح کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی' جس طرح تمہیں ان دونوں کو دیکھنے میں مشکل پیش نہیں آتی ہے۔ بندے کو (پروردگار کی بارگاہ میں) پیش کیا جائے گا' تو پروردگار فرمائے گا: اے فلاں کیا میں نے تمہیں عزت عطا نہیں کی تھی کیا میں نے تمہیں سردار نہیں بنایا تھا کیا میں نے تمہاری شادی نہیں کروائی تھی میں نے تمہارے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا تھا کیا میں نے تمہیں ہر طرح کی نعمتیں عطا نہیں کی تھیں۔ بندہ عرض کرے گا جی ہاں میرے پروردگار (ایسا ہی ہوا تھا) پروردگار فرمائے گا تمہیں اس بات کا یقین تھا کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہو گے وہ جواب دے گا جی نہیں اے میرے پروردگار! تو پروردگار فرمائے گا آج میں تمہیں اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم مجھے بھول گئے تھے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر دوسرے شخص کو پیش کیا جائے گا پروردگار فرمائے گا کیا میں نے تمہیں عزت نہیں دی تھی کیا میں نے تمہیں سردار نہیں بنایا تھا کیا میں نے تمہاری شادی نہیں کروائی تھی کیا میں نے تمہارے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا تھا کیا میں نے تمہیں کشادگی اور فراخی عطا نہیں کی تھی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ بندہ جواب دے گا: جی ہاں۔ اے میرے پروردگار! پروردگار دریافت کرے گا: کیا تمہیں اس بات کا یقین تھا کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہو گے۔ بندہ جواب دے گا: جی نہیں۔ اے میرے پروردگار! تو پروردگار فرمائے گا میں تمہیں اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم مجھے بھول گئے تھے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر تیسرے شخص کو پیش کیا جائے گا' تو پروردگار دریافت کرے گا تم کون ہو وہ جواب دے گا میں تیرا بندہ ہوں میں تجھ پر ایمان لایا تیرے نبی پر تیری کتابوں پر ایمان لایا میں نے روزے رکھے' میں نے نماز پڑھی' میں نے صدقہ کیا وہ جہاں تک ہو سکے گا بھلائی کا تذکرہ کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اس شخص سے کہا جائے گا کیا ہم نے تم پر گواہ کو نہیں بھیجا تھا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ شخص ذہن میں سوچے گا کہ اس کے خلاف کون گواہی دے سکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اس کے زانوں سے کہا جائے گا تم کلام کرو تو اس کا زانو اس کا گوشت اس کی ہڈیاں کلام کریں گے اس چیز کے بارے میں جو وہ عمل کرتا رہا تھا یہ منافق شخص ہو گا اس کی وجہ یہ ہو گی تا کہ وہ شخص اپنی طرف سے کوئی عذر نہ پیش کر سکے اور تا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراضگی کا اظہار کر سکے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرے گا ہر گروہ اس کے پیچھے چلا جائے جس کی وہ عبادت کیا کرتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو شیاطین کے ماننے والے شیاطین کے پیچھے چلے جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں یہودی اور عیسائی اپنے بڑوں کے ہمراہ جہنم کی طرف چلے جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر مومن باقی رہ جائیں گے۔ اے اہل ایمان! پھر ہم باقی رہ جائیں گے ہمارا پروردگار ہمارے پاس تشریف لائے گا وہ ہمارا پروردگار ہی ہو گا وہ فرمائے گا تم کس کے لیے کھڑے ہوئے ہو' تو وہ بندے عرض کریں گے ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے بندے ہیں ہم اس کی عبادت کرتے ہیں وہ ہمارا پروردگار ہے وہ ہمارے پاس آئے گا اور ہمیں ثواب عطا کرے گا ہم تو اسی جگہ کھڑے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو پروردگار کہے گا میں تمہارا پروردگار ہوں تم لوگ روانہ ہو جاؤ۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر پل صراط کو رکھا جائے گا' جس پر آگ کے بنے ہوئے آنکڑے ہوں گے جو لوگوں کو اچک لیں گے اس مقام پر شفاعت کی اجازت دی جائے گی (اور میں یہ

دعا کروں گا)

''اے اللہ! سلامت رکھنا اے اللہ! سلامت رکھنا''۔

جب آدمی اس پل کو پار کر لے گا' تو ہر وہ شخص جس نے اپنے مال میں سے کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں دیا ہوگا' تو جنت کے دربان اسے بلائیں گے اے اللہ کے بندے اے مسلمان یہ بھلائی ہے' تو اسے کہا جائے گا اے اللہ کے بندے اے مسلمان یہ بھلائی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے شخص کو کوئی نقصان نہیں ہوگا کہ اگر وہ کوئی ایک دروازے کو چھوڑ دے اور دوسرے دروازے سے داخل ہو جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھے پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مجھے یہ امید ہے' تم بھی ان لوگوں میں سے ایک ہو گے''۔

عبدالجبار نامی راوی بیان کرتے ہیں: سفیان نامی راوی نے یہ روایت مجھے املا کروائی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ اسْمَ الزَّوْجِ تُوقِعُ الْعَرَبُ فِيْ لُغَتِهَا عَلَى الْوَاحِدِ اِذَا قُرِنَ بِجِنْسِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے' عربوں کے محاورے میں لفظ ''زوج'' کا اطلاق اس ایک چیز پر ہوتا ہے' جس کے جیسی دوسری چیز اس کے ساتھ موجود ہو

4643 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ، عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْتُ الرَّبَذَةَ فَلَقِيتُ اَبَا ذَرٍّ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، مَا مَالُكَ؟، قَالَ: مَالِيْ عَمَلِي، قُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَ: بَلٰى، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ اِيَّاهُمْ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا ابْتَدَرَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ، قُلْتُ: وَمَا زَوْجَانِ مِنْ مَالِهِ؟، قَالَ: عَبْدَانِ مِنْ رَقِيقِهِ، فَرَسَانِ مِنْ خَيْلِهِ بَعِيْرَانِ مِنْ اِبِلِهِ

صعصعہ بن معاویہ جو احنف بن قیس کے چچا ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں ربذہ آیا وہاں میری ملاقات حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے دریافت کیا: اے ابوذر! آپ کا مال کیا ہے انہوں نے جواب دیا: میرا مال میرا عمل ہے میں نے کہا:

4643- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صعصعة بن معاوية، فقد روى له البخاري في "الأدب المفرد" والنسائي وابن ماجة، وله صحبة، وقيل: إنه مخضرم، مات في ولاية الحجاج على العراق . وقد تقدم برقم 2940 وله شواهد .

اے ابوذر مجھے کوئی ایسی حدیث بیان نہیں کریں گے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جن بھی دو مسلمانوں (یعنی مسلمان میاں بیوی) کے تین بچے فوت ہو جائیں جو ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنے فضل کی وجہ سے ان دونوں (میاں بیوی) کو جنت میں داخل کر دے گا''۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی شخص اپنے مال میں سے کسی چیز کا جوڑا اللہ کی بارگاہ میں خرچ کرتا ہے' تو جنت کے دربان تیزی سے اس کی طرف لپکتے ہیں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے دریافت کیا: مال میں سے کسی چیز کے جوڑے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ اپنے غلاموں میں سے دو غلام آزاد کر دے یا اپنے گھوڑوں میں سے دو گھوڑے دیدے یا اپنے اونٹوں میں سے دو اونٹ دیدے۔

ذِكْرُ ابْتِدَارِ خَزَنَةِ الْجِنَّانِ فِي الْقِيَامَةِ عِنْدَ نِدَاءِ مَنْ اَنْفَقَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهٖ

جنت کے دربانوں کا قیامت کے دن اس پکار کے وقت لپکنے کا تذکرہ

''جس شخص نے اللہ کی راہ میں اپنے مال میں سے کسی چیز کا جوڑا خرچ کیا ہو''

4644 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَمُّ الْاَحْنَفِ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ مَا مَالُكَ؟، قَالَ: مَالِيْ عَمَلِي، فَقُلْتُ: حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ابْتَدَرَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا زَوْجَانِ؟ قَالَ: فَرَسَانِ مِنْ خَيْلِهٖ بَعِيْرَانِ مِنْ اِبِلِهٖ، عَبْدَانِ مِنْ رَقِيْقِهٖ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْعَرَبُ فِيْ لُغَتِهَا تُسَمِّي الْفَرْدَيْنِ الْمُتَلَازِمَيْنِ زَوْجَيْنِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ) (الذاریات: 49)

صعصعہ بن معاویہ جو حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں ''ربذہ'' میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: اے حضرت ابوذر آپ کا مال کیا ہے انہوں نے جواب دیا: میرا مال میرا عمل ہے میں نے کہا: آپ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

4644- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله .

''جو شخص اپنے مال میں سے کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے' تو جنت کے دربان تیزی سے اس کی طرف لپکتے ہیں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے دریافت کیا: جوڑے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ اپنے گھوڑوں میں سے دو گھوڑے دیدے یا اپنے اونٹوں میں سے دو اونٹ دیدے یا اپنے غلاموں میں سے دو غلام دیدے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عرب اپنے محاورے میں ایک ہی جیسی دو چیزوں کیلئے لفظ جوڑا استعمال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم نے ہر چیز میں سے جوڑے پیدا کیے ہیں''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَدَرَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ اَرَادَ بِهٖ حَجَبَةَ الْجَنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''جنت کے خزانچی اس کی طرف لپکتے ہیں'' اس کے ذریعے آپ کی مراد جنت کے دربان ہیں

4645 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ صَعْصَعَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): لَقِيْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَقَدْ اَوْرَدَ رَوَاحِلَ لَهُ، فَسَقَاهَا، ثُمَّ اَصْدَرَهَا وَقَدْ عَلَّقَ قِرْبَةً فِيْ عُنُقِ رَاحِلَةٍ لَهُ مِنْهَا، لِيَشْرَبَ مِنْهَا، وَيَسْقِي اَصْحَابَهُ، وَذٰلِكَ خُلُقٌ مِّنْ اَخْلَاقِ الْعَرَبِ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ: مَا مَالُكَ؟ قَالَ: مَالِيْ عَمَلِيْ، قُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهٖ ابْتَدَرَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ، قُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ مَا هٰذَانِ الزَّوْجَانِ؟، فَقَالَ: اِنْ كَانَ رِجَالًا فَرَجُلَانِ، وَاِنْ كَانَتْ خَيْلًا فَفَرَسَانِ، وَاِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبَعِيْرَانِ، حَتّٰى عَدَّ اَصْنَافَ الْمَالِ كُلَّهُ قُلْتُ: اِيْهٍ يَا اَبَا ذَرٍّ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ لَهُمَا ثَلَاثَةُ اَوْلَادٍ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ

❁❁ صعصعہ بن معاویہ بیان کرتے ہیں: ''ربذہ'' کے مقام پر میری ملاقات حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی وہ اپنے اونٹوں کو (پانی کے پاس) لائے ہوئے تھے اور انہیں پانی پلا رہے تھے پھر وہ اپنی سواری کی طرف بڑھے انہوں نے اپنی سواری کی گردن میں مشکیزہ لٹکایا ہوا تھا تاکہ اس سے پانی پی لیا کریں انہوں نے پہلے اپنے ساتھیوں کو پانی پلایا۔ یہ بات عربوں کی روایات میں شامل تھی میں نے کہا: اے ابوذر آپ کا مال کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرا مال میرا عمل ہے میں نے کہا: اے ابوذر آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

4645- إسناده صحيح، وانظر ما قبله .

''جو شخص اپنے مال میں سے جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے' تو جنت کے دربان تیزی سے اس کی طرف لپکتے ہیں''۔

میں نے دریافت کیا: اے ابوذر جوڑے سے مراد کیا ہے انہوں نے فرمایا: اگر غلام ہو' تو دو غلام اگر گھوڑے ہوں' تو دو گھوڑے اگر اونٹ ہوں' تو دو اونٹ (اللہ کی راہ میں خرچ کیے جائیں)' یہاں تک کہ انہوں نے مال کی تمام اصناف گنوا دیں۔ میں نے کہا: اے ابوذر! مزید (کوئی حدیث بیان کیجئے) تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جن بھی دو مسلمانوں (یعنی مسلمان میاں بیوی) کے تین بچے فوت ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ ان (بچوں) پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے ان دونوں (میاں بیوی) کو جنت میں داخل کر دے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَفَقَةَ الْمَرْءِ عَلٰى دَابَّتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَفْضَلِ النَّفَقَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اللہ کی راہ میں اپنی سواری اور اپنے ساتھیوں پر خرچ کرنا سب سے افضل خرچ ہے

4646 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَفْضَلُ دِيْنَارٍ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ، وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

✿✿ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا دینار وہ دینار ہے' جسے آدمی اپنی بیوی بچوں پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے' جسے آدمی اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے' جسے آدمی اللہ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے''۔

ذِكْرُ تَضْعِيْفِ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِهٖ مِنَ الطَّاعَاتِ

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے اجر کا دوسری نیکیوں سے کئی گنا زیادہ ہونے کا تذکرہ

4647 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عَمِيْلَةَ يَعْنِيْ اَبَاهُ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمِيْلَةَ، عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ

4646- إسناده صحيح، عمران بن موسى القزاز روى له أصحاب السنن وهو ثقة، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي أسماء الرحبي، فمن رجال مسلم، وقد تقدم برقم 4242 .

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرتا ہے' تو اس کیلئے اس کا ثواب سات سو گنا تک نوٹ کیا جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بِتَفَضُّلِهٖ قَدْ يُضَعِّفُ الْمُنْفِقَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثَوَابَهٗ عَلٰى هٰذَا الْعَدَدِ الْمَذْكُوْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' بعض اوقات اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اس مذکورہ عدد سے زیادہ اجر و ثواب عطا کرے گا

4648 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ الْفَرْغَانِيُّ اَبُو الْعَبَّاسِ، بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الدُّوْرِيُّ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ عِيْسَى بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): لَـمَّا نَزَلَتْ: (مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ)، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَبِّ زِدْ اُمَّتِيْ، فَنَزَلَتْ: (مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً) (البقرة: 245)، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَبِّ زِدْ اُمَّتِيْ، فَنَزَلَتْ: (اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ) (الزمر: 10)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

4647- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير يُسر بن عميله، فقد روى له الترمذى والنسائى، وهو ثقة، وخُريم بن فاتك صحابيه روى له الأربعة .وأخرجه أحمد 4/345، والترمذى 1625 فى فضائل الجهاد: باب ما جاء فى فضل النفقة فى سبيل الله، والطبرانى 4155، والحاكم 2/87 من طريقين عن زائدة، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى، وقال الترمذى: هذا حديث حسن .وأخرجه مطولاً أحمد 4/322 من طريق المسعودى، عن الركين بن الربيع، عن رجل، عن خريم بن فاتك .وأخرجه أيضاً 4/345 من طريق شيبان بن عبد الرحمٰن، عن الركين بن الربيع، عن عمه فلان بن عميلة، عن خريم بن فاتك .وهو عنده أيضاً 4/346 من طريق المسعودى، عن الركين بن الربيع، عن أبيه، عن خريم بن فاتك .وأخرجه الطبرانى 4151 من طريق مسلمة بن إسحاق، والحاكم 2/87 عن الركين بن الربيع، حدثنى عمى، عن أبى يحيى خريم بن فاتك .وأخرجه أيضاً 4152 من طريق عمرو بن قيس الملائى، عن الركين بن الربيع، عن الربيع بن عميلة، عن خريم بن فاتك .وأخرجه أيضاً 4153 من طريق شيبان، و4154 من طريق سفيان، والحاكم 2/87 من طريق زائدة، ثلاثتهم عن الركين بن الربيع، عن أبيه، عن عمه يُسير بن عميلة، عن خريم بن فاتك .

4648- حفص بن عمر بن عبد العزيز لا بأس به، وأبو إسماعيل المؤدب وهو إبراهيم بن سليمان بن رزين- صدوق يغرب، وعيسى بن المسيب ذكره المؤلف فى "الثقات" 7/232، وقال: من أهل مكة .وأخرجه ابن أبى حاتم فيما ذكره ابن كثير 1/442 عن أبى زرعة، عن إسماعيل بن إبراهيم بن بسام، عن أبى إسماعيل المؤدب، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن مردويه فيما قاله ابن كثير أيضاً 1/469 عن عبد الله بن عبيد الله بن العسكرى البزار، عن الحسن بن على بن شعيب، عن محمود بن خالد الدمشقى، عن أبيه، عن عيسى بن المسيب، بِهِ .وأورده السيوطى فى "الدر المنثور" 1/747، وزاد نسبته إلى ابن المنذر والبيهقى فى "شعب الإيمان" .

''وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک ایسے دانے کی طرح ہے' جو سات بالیاں اگاتا ہے جن میں سے ہر ایک بالی میں ایک سو دانے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہے اجر کو دوگنا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی: اے میرے پروردگار! میری امت کو مزید عطا کر تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''جو شخص اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے لیے کئی گنا زیادہ کر دیتا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے میرے پروردگار! میری امت کو مزید عطا کر تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''بے شک صبر کرنے والوں کو ان کا اجر کسی حساب کے بغیر پورا دیا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ مَا اَنْفَقَ الْمَرْءُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنَ الْاَشْيَاءِ اُعْطِي فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهَا بِعَدَدِهَا، وَاَعْيَانُهَا عَلَى التَّضْعِيفِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی اللہ کی راہ میں جو بھی چیزیں خرچ کرتا ہے اسے جنت میں اس کی مانند اتنی ہی تعداد میں ویسی ہی چیزیں کئی گنا عطا کی جائیں گی

4649 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ، فَقَالَ: هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ

❀❀ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نکیل والی اونٹنی لے کر آیا اس نے عرض کی: یہ اللہ کی راہ میں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں قیامت کے دن اس کے بدلے میں سات سو اونٹنیاں ملیں گی جو نکیل والی ہوں گی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعْهُ الْاَعْمَشُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے'

4649- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، وأبو عمرو الشيباني: هو سعد بن إياس . وأخرجه مسلم 1892 في الإمارة: باب فضل الصدقة في سبيل الله وتضعيفها، ومن طريقه أخرجه البغوي 2625 عن إسحاق بن إبراهيم الحنظلي، عن جرير، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم 2/90 على شرط الشيخين، من طريق يحيى بن المغيرة السعدي، عن جرير، به، ووافقه الذهبي .

یہ روایت اعمش نے شیبانی سے نہیں سنی ہے

4650 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، بِنَسَا، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَأْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ نَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اللہ کی راہ میں نکیل والی ایک اونٹنی صدقہ کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قیامت کے دن سات سو نکیل والی اونٹنیاں لے کر آئے گی۔

4650- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله . وأخرجه مسلم 1892، والنسائي 6/49 في الجهاد: باب فضل الصدقة في سبيل الله عز وجل، عن بشر بن خالد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/121 عن محمد بن جعفر، و 5/274 عن وهب بن جرير، كلاهما عن شعبة، بِهِ . وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 8/116 من طرق عن فضيل بن عياض، عن سليمان الأعمش، به . وتحرف في المطبوع أبو مسعود إلى ابن مسعود، وكذلك تحرف في "صحيح الجامع" 5031 إلى ابن مسعود، وجاء على الصواب في "الجامع الكبير" ص652 .

بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ

باب: شہادت کی فضیلت

ذِكْرُ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِي الَّذِينَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں کیا نازل کیا تھا جو بئر معونہ (کے قریب) میں شہید کر دیئے گئے تھے

4651 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوْا اَصْحَابَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، قَالَ اَنَسٌ: اَنْزَلَ اللّٰهُ فِي الَّذِينَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْآنًا قَرَاْنَاهُ حَتّٰى نُسِخَ بَعْدُ: اَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا اَنْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن تک ان لوگوں کے خلاف دعا ضرر کی جنہوں نے بئر معونہ کے مقام پر صحابہ کرام کو شہید کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رعل' لحیان اور عصیہ قبیلوں کے خلاف دعا کی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے بئر معونہ کے مقام پر شہید ہونے والوں کے بارے میں قرآن کی آیات نازل کی تھیں جنہیں ہم تلاوت کرتے تھے بعد میں وہ آیات منسوخ ہو گئیں (ان میں یہ الفاظ بھی تھے)

''ہماری قوم کو یہ بات پہنچا دو کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے ہیں' وہ ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں''۔

4651- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخاری 2814 فی الجهاد: باب فضل قول الله تعالى: (وَلا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا)، و 4095 فی المغازی: باب غزوة الرجيع، ومسلم 677 فی المساجد: باب استحباب القنوت فی جميع الصلاة إذا نزلت بالمسلمين نازلة، من طريق مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاری 2801 و4091 من طريقين، عن همام، عن إسحاق بن عبد الله، به .وأخرجه البخاری 3064 و4090، والبغوی 3790 من طريقين عن سعيد، عن قتادة، عن أنس .

ذِكْرُ مَجِيءِ مَنْ كُلِمَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَنْثَعِبُ دَمُهُ لِيُعْرَفَ مِنْ ذٰلِكَ الْجَمْعِ

جس شخص کو اللہ کی راہ میں زخم لگ جائے اس کے قیامت کے دن ایسی حالت میں آنے کا تذکرہ' اس کا خون بہہ رہا ہوگا' تاکہ مجمع میں اس کی شناخت ہو جائے

4652 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ، اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَنْثَعِبُ دَمًا، اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جس بھی شخص کو اللہ کی راہ میں زخمی کیا جائے اور اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے' کسے اس کی راہ میں زخمی کیا گیا ہے' تو وہ شخص جب قیامت کے دن آئے گا' تو اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا اس کا رنگ خون کی مانند ہوگا' لیکن اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کے مانند ہوگی''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جو شخص اللہ کی راہ میں شہید ہو جاتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہو جانے کا تذکرہ

4653 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقُتِلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَنَا، قَالَ: فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: فَاَلْقٰى تُمَيْرَاتٍ فِي يَدِهِ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ.

4652- إسناده صحيح على شرطهما . أبو الزناد: عبد الله بن ذكوان، والأعرج: عبد الرحمٰن بن هرمز . وهو في "الموطأ" 2/461 في الجهاد: باب الشهداء في سبيل الله، ومن طريق مالك أخرجه البخاري 2803 في الجهاد: باب من يجرح في سبيل الله عز وجل، والبيهقي 4/11 . وأخرجه أحمد 2/242، ومسلم 1876 105 في الإمارة: باب فضل الجهاد والخروج في سبيل الله، والنسائي 6/28-29 في الجهاد: باب من كُلِم في سبيل الله عز وجل، والبيهقي 9/164 من طرق عن سفيان، عن أبي الزناد، به . وأخرجه أحمد 2/231 عن محمد بن فضيل، عن عمارة، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة . وأخرجه مسلم 1876 106، والبيهقي 9/165 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة . وأخرجه الترمذي 1656 في فضائل الجهاد: باب ما جاء فيمن يكلم في سبيل الله، عن قتيبة، عن عبد العزيز بن محمد، عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة .

4653- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 3/308، والبخاري 4046 في المغازي: باب غزوة أحد، ومسلم 1899 في الإمارة: باب ثبوت الجنة للشهيد، والنسائي 6/33 في الجهاد: باب ثواب من قتل في سبيل الله عز وجل، والبيهقي 9/43 و99، والبغوي 3789 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الَّذِي قُتِلَ هُوَ حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيُّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غزوہ احد کے دن عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے' اگر میں اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے قتل ہو جاؤں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اس شخص نے اپنے ہاتھ میں موجود کچھ کھجوریں ایک طرف رکھیں پھر وہ آدمی آگے بڑھا اس نے جہاد میں حصہ لیا' یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) شہید ہونے والے یہ شخص حضرت حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِلشَّهِيدِ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ بِحُكْمِ الْاَمِيْنَيْنِ مُحَمَّدٍ وَجِبْرِيلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جنت اس شہید کے لیے واجب ہوتی ہے' جس کے ذمے کوئی قرض نہ ہو' یہ بات دو امین افراد کے حکم کے ذریعے ثابت ہے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جبرائیل علیہ السلام

4654 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ الطَّائِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَنُوْدِيَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ قُلْتَ؟، فَاَعَادَ قَوْلَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، اِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ لِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

4654- إسناده صحيح على شرط الشيخين . يحيى بن سعيد: هو الأنصارى . وهو فى "الموطأ" 2/461 فى الجهاد: باب الشهداء فى سبيل الله، ومن طريق مالك أخرجه النسائى 6/34 فى الجهاد: باب من قاتل فى سبيل الله تعالى وعليه دين . . . . وأخرجه مسلم 1885 فى الإمارة: باب من قُتل فى سبيل الله كفّرت خطاياه إلا الدين، والترمذى 1712 فى الجهاد: باب ما جاء فيمن يستشهد وعليه دين، والنسائى 6/34-35 من طريق قتيبة، عن الليث، عن سعيد بن أبى سعيد المقبرى، بهذا الإسناد . وقال الترمذى: حديث حسن صحيح . وأخرجه أحمد 5/303-304 عن حجاج بن محمد، عن الليث، بِهِ . وأخرجه ابن أبى شيبة 5/310، ومسلم 1885 من طريق يزيد بن هارون، عن يحيى بن سعيد، عن سعيد المقبرى، بِهِ . وأخرجه سعيد بن منصور 2553، ومسلم 1885، والنسائى 6/35 عن محمد بن قيس، عن عبد الله بن أبى قتادة، عن أبيه . وأخرجه الدارمى 2/207 من طريق عبيد الله بن عبد المجيد، عن ابن أبى ذئب، عن سعيد المقبرى، بِهِ .

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی کیا رائے ہے اگر میں صبر کرتے ہوئے ثواب کی امید رکھتے ہوئے (دشمن کا) سامنا کرتے ہوئے پیٹھ نہ پھیرتے ہوئے اللہ کی راہ میں جہاد کے دوران قتل ہو جاتا ہوں تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں جب وہ مڑ کر جانے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا یا اسے بلانے کا حکم دیا اسے بلایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے اپنی بات دوہرا دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں البتہ قرض کا حکم مختلف ہے (یعنی اس کا حساب دینا ہوگا) جبرائیل نے مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ اَلَمِ الْقَتْلِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا
شہید اللہ کی راہ میں قتل ہوتے وقت جو تکلیف محسوس کرتا ہے اس کی صفت کا تذکرہ

4655 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيبِ، بِبَلَدِ الْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مَسَّ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ مَسَّ الْقَرْصَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہید ہونے والے شخص کو شہید ہونے پر اتنی ہی تکلیف محسوس ہوتی ہے جس طرح کسی شخص کو چیونٹی کے کاٹنے پر ہوتی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّهِيدَ مِنْ اَوَّلِ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ فِي الْقِيَامَةِ
اس بات کے بیان کا تذکرہ قیامت کے دن شہید جنت میں داخل ہونے والے ابتدائی افراد میں شامل ہوگا

4656 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ

4655- إسناده حسن من أجل ابن عجلان وهو محمد- فإنه قد أخرج له البخاری تعليقاً ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقی السند ثقات رجاله رجال الصحيح .وأخرجه أحمد 2/297، والدارمی 2/205، والترمذی 1668 فی فضائل الجهاد: باب ما جاء فی فضل المرابط، وابن ماجة 2802 فی الجهاد: باب فضل الشهادة فی سبيل الله، من طرق عن صفوان بن عيسی، بهذا الإسناد، وقال الترمذی: حسن صحيح غريب .وأخرجه النسائی 6/36 فی الجهاد: باب ما يجد الشهيد من الألم، وأبو نعيم فی "الحلية" 8/264 من طريقين عن ابن عجلان، به .

4656- إسناده ضعيف، عامر العقيلی وهو ابن عقبة، ويقال: ابن عبد الله- لم يوثقه غير المؤلف، وكذا أبوه .وقد تقدم برقم 4312 .

هِشَامٍ، حَدَّثَنَا اَبِی، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِی كَثِيرٍ، حَدَّثَنِی عَامِرٌ الْعُقَيْلِیُّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: الشَّهِيدُ، وَعَبْدٌ نَصَحَ سَيِّدَهُ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَضَعِيفٌ مُتَعَفِّفٌ، وَاَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ: فَاَمِيرٌ مُسَلَّطٌ، وَذُو ثَرْوَةٍ مِّنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّی حَقَّ اللّٰهِ فِيهِ، وَفَقِيرٌ فَخُورٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت میں پہلے داخل ہونے والے تین افراد میں ایک شہید ہوگا ایک وہ غلام ہوگا' جو اپنے آقا کا خیر خواہ ہو اور اپنے پروردگار کی اچھی طرح سے عبادت کرتا ہو اور ایک وہ کمزور شخص ہوگا' جو مانگنے سے بچتا ہو اور جہنم میں داخل ہونے والے پہلے تین افراد ایک وہ امیر جو مسلط ہوا ہو' ایک وہ مال دار شخص جو مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہ کرتا ہو اور ایک متکبر غریب"۔

ذِكْرُ تَكْوِينِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا نَسَمَةَ الشَّهِيدِ طَائِرًا يَعْلُقُ فِی الْجَنَّةِ اِلٰى اَنْ يَبْعَثَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ شہید کی روح کو پرندے میں داخل کر دیتا ہے' جو جنت میں لٹکا رہتا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کرے گا

4657 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلُقُ فِی شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرُدَّهَا اللّٰهُ اِلٰى جَسَدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

4657– إسناده صحيح، يزيد بن مَوْهَب روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن كعب فمن رجال البخاری .وأخرجه مالك فی "الموطأ" 1/420 عن ابن شهاب، بهذا الإسناد .ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/455، والنسائی 4/108 فی الجنائز: باب أرواح المؤمنين، وابن ماجة 4271 فی الزهد: باب ذكر القبر والبلی، . والطبرانی 19/120، والبيهقی فی "البعث والنشور" 203، والآجری فی "الشريعة" ص392، وأبو نعيم فی "الحلية9/156" .وأخرجه أحمد 3/455–456 و460، والطبرانی 19/119 و121 و123 و124، والبيهقی فی "البعث والنشور" 202 من طرق عن الزهری، به .وأخرجه أحمد 6/386، والترمذی 1641 فی فضل الجهاد: باب ما جاء فی ثواب الشهداء، والطبرانی 19/125 من طريق سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن الزهری، عن ابن كعب، عن أبيه رفعه بلفظ: "إن أرواح الشهداء فی طير خضر تعلق من ثمر الجنة" . قلت: وسنده صحيح إلا أن ابن عيينة تفرد بهذا اللفظ الشهداء، والثقات من الرواة غيره رووه بلفظ المسلم أو المؤمن، على أن الحميدی 873 رواه عن سفيان عن عمرو بن دينار به بلفظ إن نسمة المومن . . . .وأخرجه ابن ماجة 1449، والطبرانی 19/122، والبيهقی فی "البعث والنشور" 205 .

''مومن کی روح جنت کے درخت پر لٹکی رہتی ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کے جسم کی طرف لوٹا دے گا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُوْهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

4658 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِى، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ فُضَيْلٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلشُّهَدَاءُ عَلٰى بَارِقِ نَهْرٍ بِبَابِ الْجَنَّةِ فِي قُبَّةٍ خَضْرَاءَ يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ رِزْقُهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ بُكْرَةً وَعَشِيًّا

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہداء جنت کے دروازے پر موجود نہر کے کنارے پر ایک سبز گنبد میں ہوں گے جنت میں سے ان کا رزق صبح و شام ان کی طرف آتا رہے گا''۔

ذِكْرُ مَنَازِلِ الشُّهَدَاءِ فِي الْجِنَانِ بِثَبَاتِهِمْ لَهُ فِي الدُّنْيَا

جنت میں شہداء کے منازل' دنیا میں ان کی ثابت قدمی کے حساب سے ہونگے

4659 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ:

4658- إسناده قوى . محمد بن إسحاق روى له البخارى تعليقاً ومسلم مقروناً، وهو صدوق وقد صرح بالتحديث، وانتفت شبهة تدليسه، وباقى السند رجاله ثقات رجال الصحيح . وأخرجه أحمد 1/266، وابن أبى شيبة 5/290، وابن جرير 2323 و8209 و8210 و8211 و8212 و8213، والطبرانى 10825، . والحاكم 2/74 من طرق عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبى، وقد صرح ابن إسحاق بالتحديث عند ابن جرير والحاكم وأحمد . وذكره ابن كثير فى "تفسيره" 2/142 عن رواية "المسند"، وقال: تفرد به أحمد، ثم أشار إلى رواية الطبرى 2323 وقال: وهو إسناد جيد . وأورده الهيثمى فى "المجمع" 5/98 ونسبه لأحمد والطبرانى، وقال: ورجال أحمد ثقات . وذكره السيوطى فى "الدر المنثور" 2/96، وزاد نسبته لعبد بن حميد وابن أبى حاتم وابن المنذر والبيهقى فى "البعث" .

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِّنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟، فَسَأَلَنَا يَوْمًا، ثُمَّ قَالَ: أُرِيتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي فَصَعِدَا بِي فِي الشَّجَرَةِ، فَأَدْخَلَانِي دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، فَقَالَ: أَمَا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ

❁❁ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف رخ کر لیتے اور دریافت کرتے کیا تم میں سے کسی نے گزشتہ رات (کوئی نمایاں) خواب دیکھا ہے ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دریافت کیا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات مجھے خواب دکھائی دیا دو آدمی میرے پاس آئے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور وہ مجھے ساتھ لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے انہوں نے مجھے ایک گھر میں داخل کیا میں نے اس سے زیادہ خوبصورت گھر کبھی نہیں دیکھا تو انہوں نے بتایا: یہ شہداء کا ٹھکانہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الشَّهِيدَ فِي الْقِيَامَةِ يَشْفَعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قیامت کے دن شہید اپنے اہل خانہ میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا

4660 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُعَدَّلُ، بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ الذِّمَارِيُّ، عَنْ نِمْرَانَ بْنِ عُتْبَةَ الذِّمَارِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ أَيْتَامٌ صِغَارٌ، فَمَسَحَتْ رُءُوسَنَا، وَقَالَتْ: أَبْشِرُوا يَا بَنِيَّ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا فِي شَفَاعَةِ أَبِيكُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الشَّهِيدُ يَشْفَعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

❁❁ نمران بن عتبہ ذماری بیان کرتے ہیں: ہم سیّدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم اس وقت یتیم اور کم سن تھے انہوں نے ہمارے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اے میرے بچو تمہیں خوش خبری ہو' کیونکہ مجھے یہ امید ہے' تمہیں تمہارے والد کی شفاعت نصیب ہوگی میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

4659– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقاتٌ رجال الشيخين غيرَ الحسن بن محمد بن الصباح فمن رجال البخاري . أبو رجاء العطاردي: هو عمران بن ملحان، وقد تقدم مطولاً برقم 655 وخرج هناك .

4660– جعفر بن مسافر التِّنِّيسيُّ، قال النسائي: صالح، وقال أبو حاتم: شيخ، وذكره المؤلف في "الثقات"، ويحيى بن حسان: هو التنيسي، ثقة مأمون عالم بالحديث احتج به الشيخان، والوليد بن رباح صوابه رباح بن الوليد كما قال أبو داوُد، ذكره أبو زرعة الدمشقي في نفر ثقات، وروى له أبو داوُد، وعمه نمران بن عتبة روى عنه حريز بن عثمان أيضاً، وذكره المؤلف في "الثقات" 7/544 .وأخرجه أبو داوُد 2522 في الجهاد: باب في الشهيد يشفع، ومن طريقه البيهقي 9/164 عن أحمد بن صالح، حدثنا يحيى بن حسان، بهذا الإسناد .

''شہید اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا''۔

ذِكْرُ تَمَنِّي الشُّهَدَاءِ الرُّجُوعَ إِلَى الدُّنْيَا مِنْ بَيْنِ الْأَمْوَاتِ لِلْقَتْلِ مَرَّةً أُخْرَى لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ

تمام مرحومین میں سے صرف شہداء کا اس بات کی آرزو کرنا کہ وہ واپس دنیا میں جا کر دوبارہ شہید ہوں' کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شہداء کی فضیلت کو دیکھ لیں گے

4661 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو قُرَيْشٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُمْعَةَ الْاَصَمُّ الْقُهُسْتَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ السَّكَنِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَسُرُّهُ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا اِلَّا الشَّهِيدُ، فَاِنَّهُ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ لِيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں داخل ہونے والا کوئی بھی شخص اس بات کی آرزو نہیں کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا کی طرف جائے صرف شہید کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا میں جائے اور اسے دوبارہ شہید کیا جائے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَمَنِّيَ الشَّهِيدِ الرُّجُوعَ اِلَى الدُّنْيَا بِالْعَدَدِ الَّذِي ذَكَرْتُ، وَقَدْ يَتَمَنَّى مَا هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ الْمَذْكُورِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' شہید یہ آرزو کرے گا: وہ دوبارہ دنیا میں جائے اور یہ اتنی ہی تعداد میں ہوگا' جس کا میں نے ذکر کیا ہے اور ایسا بھی ہوسکتا ہے' بعض اوقات اس مذکورہ عدد سے زیادہ تعداد میں وہ یہ آرزو کرے

4662 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا

4661– حديث صحيح، يحيى بن السكن، ذكره المؤلف في "الثقات" 9/253 فقال: أصله من البصرة سكن بغداد، روى عنه أحمد بن حنبل وأهل العراق والجزيرة، مات بالرقة سنة 230 . وفي "الميزان": ليس بالقوي، وضعفه صالح جزرة، وباقي رجاله ثقات .

4662– إسناده صحيح على شرط الشيخين . محمد: هو ابن جعفر الهذلي الملقب بغندر .وأخرجه أحمد 3/103 و173 و276، والبخاري 2817 في الجهاد: باب تمنى المجاهد أن يرجع إلى الدنيا، ومسلم 1877 في الإمارة: باب فضل الشهادة في سبيل الله، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 2795 في الجهاد: باب الحور العين وصفتهن، ومسلم 1877 108، والترمذي 1643 في فضل الجهاد: باب ما جاء في ثواب الشهداء، والبغوي 2628 من طرق عن حميد، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/207–208، والنسائي 6/36 في الجهاد: باب ما تمنى أهل الجنة، من طريق حماد، عن ثابت، عن أنس .

شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الشَّهِيدُ، فَاِنَّهُ يَتَمَنَّى اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں داخل ہونے والا کوئی بھی شخص اس بات کو پسند نہیں کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا کی طرف جائے اگرچہ اس کے عوض میں روئے زمین پر موجود سب کچھ اسے مل جائے البتہ شہید کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ اس بات کی آرزو کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا کی طرف جائے اور اسے دس مرتبہ شہید کیا جائے اس کی وجہ یہ ہے: وہ (شہادت کی) عظمت کو دیکھ لے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَا يُفَضِّلُونَ الشُّهَدَاءَ اِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ فَقَطْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' انبیاء کو شہداء پر صرف مرتبہ نبوت کے حوالے سے فضیلت حاصل ہے

4663 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، اَنَّ اَبَا الْمُثَنَّى الْمُلَيْكِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدِ السُّلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْقَتْلٰى ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى يُقْتَلَ فَذٰلِكَ الشَّهِيدُ الْمُمْتَحَنُ، فِي خَيْمَةِ اللّٰهِ، تَحْتَ عَرْشِهِ، وَلَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ اِلَّا بِفَضْلِ دَرَجَةِ النُّبُوَّةِ، وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ قَرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا، جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى، اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، فَتِلْكَ مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوبَهُ وَخَطَايَاهُ، اِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا، وَاُدْخِلَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ، فَاِنَّ لَهَا ثَمَانِيَةَ اَبْوَابٍ، وَلِجَهَنَّمَ سَبْعَةَ اَبْوَابٍ، وَبَعْضُهَا اَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ، وَرَجُلٌ مُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، حَتّٰى اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِي النَّارِ، اِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ

حضرت عتبہ بن عبد سلمی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

قتل ہونے والے لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ شخص جو مومن ہو' جو اپنی جان اور مال کے ہمراہ اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتا ہے' یہاں تک کہ جب وہ دشمن کا سامنا کرتا ہے' تو اس کے ساتھ لڑتا ہوا شہید ہو جاتا ہے یہ وہ شہید ہے' جسے آزمائش میں

4663- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبي المثنى واسمه ضمضم- فقد روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات" 4/389، ونسبه الأملوكي وقال: وهذا الذي يقال له المليكي . قلت: وخطأ البخاري 4/338، وابن أبي حاتم 4/468 . من قال فيه "المليكي"، وهو في "الجهاد" لابن المبارك 7 . وأخرجه الطيالسي 1267، ومن طريقه البيهقي 9/164 عن ابن المبارك بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/185-186، والدارمي 2/206، والطبراني 17/310 و 311 من طرق عن صفوان بن عمرو، به . وأورده الهيثمي في "المجمع" 5/291: ورجال أحمد رجال الصحيح خلا أبي المثنى الأملوكي، وهو ثقة!

بتلا کیا گیا یہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خیمے میں ہوگا اور انبیاء کو اس پر صرف مرتبہ نبوت کی فضیلت حاصل ہوگی۔ ایک وہ شخص ہے جو گناہوں اور خطاؤں میں بتلا ہو جاتا ہے وہ اپنی جان اور مال کے ہمراہ جہاد کرتا ہے یہاں تک کہ جب وہ دشمن کا سامنا کرتا ہے تو لڑتا ہوا شہید ہو جاتا ہے تو یہ وہ چیز ہے جس نے اس کے گناہوں اور خطاؤں کو مٹا دیا بے شک تلوار گناہوں کو مٹا دیتی ہے ایسا شخص جنت کے جس بھی دروازے سے چاہے گا اندر داخل ہو جائے گا جنت کے آٹھ دروازے ہیں جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے بعض دوسروں پر فضیلت رکھتے ہیں اور ایک وہ شخص ہے جو منافق ہوگا جو جان اور مال کے ہمراہ جہاد میں حصہ لے گا یہاں تک کہ جب وہ دشمن کا سامنا کرے گا تو لڑتا ہوا مارا جائے گا یہ شخص جہنم میں جائے گا کیونکہ تلوار منافقت کو ختم نہیں کر سکتی۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ قُتِلَ فِي الْحَرْبِ نَظَّارًا وَاِنْ لَمْ يُرِدْ بِهِ الْقِتَالَ وَلَا قَاتَلَ

ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جو جنگ کا جائزہ لینے کے لیے جائے اور مارا جائے اگرچہ اس نے جنگ میں حصہ لینے کا ارادہ نہ کیا ہو اور جنگ میں حصہ نہ لیا ہو

4664 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

(متن حدیث): انْطَلَقَ حَارِثَةُ بْنُ عَمَّتِي نَظَّارًا يَوْمَ بَدْرٍ مَا انْطَلَقَ لِقِتَالٍ، فَاَصَابَهُ سَهْمٌ، فَقَتَلَهُ، فَجَاءَ تْ عَمَّتِي اُمُّهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِبْنِي حَارِثَةُ اِنْ يَّكُنْ فِي الْجَنَّةِ اَصْبِرْ، وَاَحْتَسِبْ، وَاِلَّا فَسَتَرٰى مَا اَصْنَعُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُمَّ حَارِثَةَ، اِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ، وَاِنَّ حَارِثَةَ فِي الْفِرْدَوْسِ الْاَعْلٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری پھوپھو کے بیٹے حارثہ غزوۂ بدر کے دن صورت حال دیکھنے کیلئے گئے کہ جنگ کی کیا صورت حال ہے؟ انہیں ایک تیر لگا اور وہ مر گئے میری پھوپھی اور ان کی والدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا بیٹا حارثہ اگر تو جنت میں ہے تو میں صبر سے کام لیتی ہوں اور ثواب کی امید رکھتی ہوں ورنہ آپ دیکھ لیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام حارثہ! جنت کے کئی درجات ہیں اور حارثہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ اجْتِمَاعِ الْقَاتِلِ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ فِي النَّارِ عَلٰى سَبِيلِ الْخُلُودِ

جنگ میں حصہ لینے والے مسلمان اور کافر کے جہنم میں کبھی بھی اکٹھے ہونے کی نفی کا تذکرہ

4664- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سليمان بن مغيرة فمن رجال مسلم، وأخرج له البخاري مقروناً وتعليقاً، وهو ثقة . وقد تقدم تخريجه في "958" .

4665 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):لَا يَجْتَمِعُ الْكَافِرُ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ اَبَدًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ٗ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کافر اور اس کا قاتل جہنم میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے''۔

ذِكْرُ اجْتِمَاعِ الْقَاتِلِ الْكَافِرِ الْمُسْلِمَ فِي الْجَنَّةِ اِذَا سَدَّدَ الْكَافِرُ فَاَسْلَمَ بَعْدُ

مسلمان کو قتل کرنے والے کافر کے جنت میں (مسلمان کے ساتھ) اکٹھا ہونے کا تذکرہ ٗ جبکہ کافر کو توفیق ملے اور وہ بعد میں اسلام قبول کر لے

4666 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَاَبُوْ مُوْسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث):ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ رَجُلَيْنِ قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَكِلَاهُمَا فِي الْجَنَّةِ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِمَّا نَقُوْلُ فِي كُتُبِنَا بِاَنَّ الْعَرَبَ تُضِيفُ الْفِعْلَ اِلَى الْآمِرِ كَمَا تُضِيفُهُ اِلَى الْفَاعِلِ، وَكَذٰلِكَ تُضِيفُ الشَّيْءَ الَّذِي هُوَ مِنْ حَرَكَاتِ الْمَخْلُوْقِيْنَ اِلَى الْبَارِءِ جَلَّ وَعَلَا، كَمَا تُضِيفُ ذٰلِكَ الشَّيْءَ اِلَيْهِمْ سَوَاءً، فَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَحِكَ مِنْ رَجُلَيْنِ يُرِيْدُ ضَحَّكَ اللّٰهُ مَلَائِكَتَهُ وَعَجَّبَهُمْ مِنَ الْكَافِرِ الْقَاتِلِ الْمُسْلِمَ، ثُمَّ تَسْدِيْدَ اللّٰهِ لِلْكَافِرِ وَهِدَايَتِهِ اِيَّاهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَتَفَضُّلِهِ عَلَيْهِ بِالشَّهَادَةِ بَعْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَدْخُلَا الْجَنَّةَ جَمِيعًا، فَيُعَجِّبُ اللّٰهُ مَلَائِكَتَهُ وَيُضَحِّكُهُمْ مِنْ مَوْجُوْدِ مَا قَضٰى وَقَدَّرَ، فَنُسِبَ

4665- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 2/368 و378 و379 و412، ومسلم 1891 في الإمارة: باب من قتل كافراً ثم سدد، وأبو داوُد 2495 في الجهاد: باب في فضل من قتل كافراً، والبيهقي 9/165، والبغوي 2621من طرق عن العلاء، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/263 و340 و353 و399، ومسلم 1891 131، والحاكم 2/72، والبيهقي 9/165 من طرق عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عن أبي هريرة، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي .

4666- حديث صحيح، مؤمّل بن إسماعيل، وإن كان سيء الحفظ، قد توبع، وباقي السند ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 2/464، ومسلم 1890 في الإمارة: باب بيان الرجلين يقتل أحدهما الآخر يدخلان الجنة، والنسائي 6/38 في الجهاد: باب اجتماع القاتل والمقتول في سبيل الله في الجنة، والآجري ص278، وابن خزيمة ص 234، وابن ماجة 191 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/318، ومسلم 1890 129، وابن خزيمة في "التوحيد" ص234-235، والآجري في "الشريعة" ص278، والبيهقي في "السنن" 9/165، وفي "الأسماء والصفات " ص468-469، والبغوي 2633 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة .وأخرجه الآجري ص278من طريقين عن عبد الرحمٰن بن أبي الزناد، عن أبيه، به .وأخرجه أحمد 2/511، وابن خزيمة ص234 من طريقين، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أبي هريرة . وانظر الحديث الآتي .

الضَّحِكُ الَّذِي كَانَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى سَبِيْلِ الْاَمْرِ وَالْاِرَادَةِ، وَلِهٰذَا نَظَائِرُ كَثِيْرَةٌ سَنَذْكُرُهَا فِيمَا بَعْدُ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ فِي الْقِسْمِ الْخَامِسِ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ اِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَشَاءَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ دو ایسے آدمیوں پر مسکرا دیتا ہے جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوتا ہے اور وہ دونوں جنت میں ہوں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ اس نوعیت کی روایت ہے' جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ عرب بعض روایات کسی فعل کی نسبت حکم دینے والے کی طرف کر دیتے ہیں جس طرح وہ فعل کی نسبت کام کرنے والے شخص کی طرف کرتے ہیں اسی طرح وہ بعض اوقات کسی چیز جو مخلوق کی حرکات سے تعلق رکھتی ہو اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دیتے ہیں جس طرح وہ اس کی نسبت مخلوق کی طرف کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ اللہ تعالیٰ دو ایسے آدمیوں پر مسکرا دیتا ہے اس سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ہنسنے کیلئے کہتا ہے اور انہیں خوش ہونے کیلئے کہتا ہے اس کافر کے بارے میں جس نے کسی مسلمان کو قتل کیا ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کافر کو راہ راست پر ہدایت نصیب کرتا ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اس کے بعد شہادت کا مرتبہ عطا کرتا ہے' یہاں تک کہ وہ دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو اس بات پر حیران کرتا ہے اور انہیں اس بات پر ہنساتا ہے' جو اس چیز کی موجودگی کی وجہ سے ہوتا ہے' جو اس نے فیصلہ دیا ہے اور مقدر میں لکھا ہے' تو یہاں ہنسنا جو فرشتوں کی طرف سے ہوتا ہے اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے' جو اس کے حکم دینے اور ارادہ کرنے کے حوالے سے ہے اس کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں' جنہیں ہم اس کتاب میں آگے چل کر سنن کی پانچویں قسم میں نقل کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دیا اور یہ چاہا۔

ذِكْرُ كَيْفِيَّةِ اجْتِمَاعِ الْقَاتِلِ الْكَافِرِ الْمُسْلِمَ فِي الْجَنَّةِ اِذَا سَدَّدَ

مسلمان کو قتل کرنے والے کافر کے جنت میں ایک (مسلمان کے ساتھ) اکٹھے ہونے کی کیفیت کا تذکرہ' جبکہ اس کافر کو توفیق نصیب ہوئی ہو (اور وہ بعد میں مسلمان ہو جائے)

4667 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4667– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الزناد: عبد الله بن ذكوان، والأعرج: عبد الرحمٰن بن هرمز . وهو في "الموطأ" 2/460 في الجهاد: باب الشهداء في سبيل الله . ومن طريق مالك أخرجه البخاري 2826 في الجهاد: باب الكافر يقتل المسلم ثم يسلم فيسدّد بعد ويقتل، والنسائي 6/38–39 في الجهاد: باب تفسير ذلك، وابن خزيمة في "التوحيد" ص234، والآجري في "الشريعة" ص277، والبيهقي في "السنن" 9/165، وفي "الأسماء والصفات" ص467–468، والبغوي 2632 . وانظر الحديث الذي قبله .

(متن حدیث): إِنَّ اللّٰهَ لَيَضْحَكُ إِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ وَكِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ دو ایسے آدمیوں پر مسکرا دیتا ہے جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو قتل کرنے والے کو توبہ کی توفیق دیتا ہے (وہ مسلمان ہو جاتا ہے اور پھر) وہ بھی اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے''۔

بَابُ الْخَيْلِ

گھوڑوں کا بیان

ذِكْرُ إِثْبَاتِ الْخَيْرِ فِي ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جنگ میں استعمال کرنے کے لیے) گھوڑے تیار رکھنے میں بھلائی کے اثبات کا تذکرہ

4668 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت کے دن تک کیلئے بھلائی رکھ دی گئی ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَيْرَ الَّذِي هُوَ مَقْرُونٌ بِالْخَيْلِ اِنَّمَا هُوَ الثَّوَابُ فِي الْعُقْبٰى وَالْغَنِيمَةِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ بھلائی جو گھوڑوں کے ساتھ رکھی گئی ہے اس سے مراد آخرت میں ملنے والا ثواب اور دنیا میں ملنے والی غنیمت ہے

4669 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ

4668– إسناده صحيح على شرط الشيخين . القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة .وأخرجه من طرق عن نافع، عن ابن عمر: مالك في "الموطأ" 2/467 في الجهاد: باب ما جاء في الخيل، وأحمد 2/13 و28 و49 و57 و101 و102 و112، والطيالسي 1844، والبخاري 2849 في الجهاد: باب الخيل معقود في نواصيها الخير، و3624 في المناقب، ومسلم 1871 في الإمارة: باب الخيل في نواصيها الخير إلى يوم القيامة، والنسائي 6/221–222 في الجهاد: باب فتل ناصية الفرس، وابن ماجة 2787 في الجهاد: باب ارتباط الخيل في سبيل الله، وأبو يعلى 2642، والطحاوي في "مشكل الآثار" 219 و220 و221، و"شرح معاني الآثار" 3/273–274، والبيهقي 6/329، والقضاعي في "مسند الشهاب" 221، والبغوي 2644 .

اِبْرَاهِيمَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث):اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْاَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت کے دن تک کیلئے بھلائی رکھ دی گئی ہے جو اجر اور غنیمت کی صورت میں ہے''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْبَرَكَةِ فِي ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ لِلْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے گھوڑے پالنے میں برکت کے اثبات کا تذکرہ

4670 - (سندِ حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي غَيْلَانَ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متنِ حدیث):اَلْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھوڑے کی پیشانی میں برکت ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِقَوْلِهِ هٰذَا بَعْضَ الْخَيْلِ لَا الْكُلَّ

4669- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن سعيد -وهو القرشي- فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 4/361، ومسلم 1872 في الإمارة: باب الخيل في نواصيها الخير إلى يوم القيامة، والنسائي 6/221 في الخيل: باب فتل ناصية الفرس، والطحاوي في "مشكل الآثار" 223 و224، والطبراني في "الكبير" 2409 و2410 و2411 و2412 و2413، والبيهقي 6/329، والبغوي 2646 من طرق عن يونس بن عبيد، بهذا الإسناد .وفي الباب عن عروة البارقي عند البخاري 2850 و2852 و3119 و3643، ومسلم 1873، والترمذي 1694، والنسائي 6/222، وأحمد 4/375 و376، والطحاوي 225 و226 و227، والبغوي 2645، والبيهقي 6/329، والدارمي 2/211-212، وابن ماجة 2305، والطيالسي 1056 و1245 . وسنن سعيد بن منصور 2426 و2428 و2430 و2431 . وعن أبي هريرة عند الطيالسي 319، والترمذي 1636، والنسائي 6/215، وابن ماجة 2788 .وعن أبي سعيد عند أحمد 3/39، والبزار 1686 .وعن النعمان بن بشير عند الطحاوي في "مشكل الآثار" 222 .وعن جابر عند أحمد 3/352 .وعن سلمة بن نفيل عند أحمد 4/104، والنسائي 6/214-215، والطحاوي 228، والطبراني 6358، والبزار 1689 .وعن حذيفة عند البزار 1685، وعن أنس عنده أيضاً 1687، وعن سوادة ابن الربيع عنده أيضاً 1688 .

4670- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الصحيحين غير علي بن الجعد، فإنه من رجال البخاري . أبو التياح: هو يزيد بن حميد .وأخرجه أحمد 3/114 و127 و171، وسعيد بن منصور في "سننه" 2427، والبخاري 2851 في الجهاد: باب الخيل معقود في نواصيها الخير، و 3645 في المناقب، ومسلم 1874 في الإمارة: باب الخيل في نواصيها الخير إلى يوم القيامة، والنسائي 6/221 في الخيل: باب بركة الخيل، والبيهقي 6/329، والبغوي 2643، والقضاعي 222 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے مراد بعض قسم کے گھوڑے ہیں، تمام گھوڑے مراد نہیں ہیں

4671 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک آدمی کیلئے اجر کا باعث ہوتے ہیں ایک آدمی کیلئے شر کا باعث ہوتے ہیں اور ایک شخص کیلئے گناہ ہوتے ہیں''۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ عَلٰى مُرْتَبِطِ الْخَيْلِ وَمُحْبِسِهَا بِكَتْبِهٖ مَا غَيَّبَتْ فِي بُطُونِهَا، وَاَرْوَاثِهَا، وَاَبْوَالِهَا حَسَنَاتٍ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر فضل کرنے کا تذکرہ جو گھوڑا تیار کرتا ہے اور اس کے ذریعے ثواب کی امید رکھتا ہے (وہ فضل یہ ہے) اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس گھوڑے کے پیٹ میں جانے والی ہر چیز اس گھوڑے کے لید کرنے اور پیشاب کرنے کو بھی نیکیوں کے طور پر نوٹ کرتا ہے

4672 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، بِمَنْبِجَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْخَيْلُ لِرَجُلٍ اَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ، فَاَمَّا الَّذِي هِيَ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا اَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ، كَانَتْ لَهٗ

4671– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه مسلم 987 26 في الزكاة: باب إثم مانع الزكاة، والترمذي 1636 في فضائل الجهاد: باب ما جاء في فضل من ارتبط فرساً في سبيل الله، والنسائي 6/215 في أول كتاب الخيل، من طرق عن سهيل بن أبي صالح، بِهِ .وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .

4672– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ" 2/444 في الجهاد: باب الترغيب في الجهاد .ومن طريق مالك أخرجه البخاري 2371 في الشراب والمساقاة: باب شرب الناس وسقي الدواب من الأنهار، و 2860 في الجهاد: باب الخيل لثلاثة، و 3646 في المناقب، و 4962 و 4963 في التفسير، و 7356 في الاعتصام: باب الأحكام التي تعرف بالدلائل، والنسائي 6/216–217 في الخيل، والبيهقي 10/15 .وأخرجه مسلم 987 في الزكاة: باب إثم مانع الزكاة، والبيهقي 4/119 عن سويد بن سعيد، عن حَفْصِ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، بِهِ .

حَسَنَاتٌ، وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا، اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٌ لَهُ، وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَّسْقِيَهُ كَانَ لَهُ ذٰلِكَ حَسَنَاتٌ فَهِيَ لِذٰلِكَ اَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ، فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ، وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ، فَقَالَ: مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ الْجَامِعَةِ الْفَاذَّةِ:

(فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ) (الزلزلة: 8)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: النِّوَاءُ: الْكِبْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ غَيْرِ ذَاتِ اللّٰهِ، وَالْكِبْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ مَحْمُوْدَانِ، اِذْ هُمَا الْفَرَحُ بِالطَّاعَاتِ وَتَانِكَ الْفَرَحُ بِالدُّنْيَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھوڑا ایک آدمی کیلئے اجر ہوتا ہے ایک آدمی کیلئے ستر ہوتا ہے اور ایک آدمی کیلئے گناہ ہوتا ہے جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کیلئے یہ اجر ہوتا ہے' تو یہ وہ شخص ہے' جو گھوڑے کو اللہ کی راہ میں باندھتا ہے وہ اسے اپنی چراگاہ یا باغ میں چرنے کیلئے چھوڑ دیتا ہے' تو اس چراگاہ یا باغ میں اس گھوڑے کی رسی جہاں تک جاتی ہے اس شخص کیلئے اس کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اگر وہ گھوڑا اپنی رسی تڑوا کر کسی ایک ٹیلے پر یا دو ٹیلوں پر چڑھ جائے' تو اس کے قدموں کے نشان اس کے لید کرنے کو بھی اس شخص کیلئے نیکی کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے' یہاں تک کہ اگر وہ گھوڑا کسی نہر کے پاس سے گزر کر اس میں سے پانی پی لے حالانکہ اس کے مالک نے اسے پانی پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو' تو یہ بات بھی اس کے مالک کیلئے نیکیاں ملنے کا باعث بنتی ہے اور یہ چیز اس کیلئے اجر ہوتی ہے ایک وہ شخص ہے' جو گھوڑا اس لئے باندھتا ہے' تاکہ خوش حالی اختیار کرے اور لوگوں کی (مدد مانگنے سے) بچے وہ شخص اس گھوڑے کی گردن اور پشت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو فراموش نہیں کرتا تو یہ وہ گھوڑا ہے' جو اس کے لیے ستر کا باعث ہوتا ہے ایک وہ شخص ہے' جو گھوڑے کو فخر اور ریاکاری کیلئے اور اہل اسلام کے مقابلے میں تکبر کا اظہار کرنے کیلئے باندھتا ہے' تو یہ اس کیلئے گناہ ہوتے ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا:

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں مجھ پر باقاعدہ کوئی چیز نازل نہیں ہوئی بس یہ جامع آیت ہے۔

''جو شخص ذرے کے وزن جتنی اچھائی کرے گا وہ اس کا بدلہ دیکھ لے گا اور جو شخص ذرے کے وزن جتنی برائی کرے گا وہ اس کا بدلہ دیکھ لے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ نواء کا مطلب اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ تکبر کرنا اور بڑائی کا اظہار کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات (کی رضامندی میں) تکبر اور بڑائی قابل تعریف ہیں' کیونکہ یہ دونوں نیکیوں کے ساتھ خوش ہونے کے بارے میں

ہوتے ہیں اور وہ دنیا کے ساتھ خوش ہونے کے حوالے سے ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفَضْلَ الَّذِي ذَكَرْنَا قَبْلُ لِمُرْتَبِطِ الْخَيْلِ اِنَّمَا هُوَ لِمَنِ ارْتَبَطَهَا لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَطَلَبَ ثَوَابَهُ، لَا رِيَاءً، وَلَا سُمْعَةً، وَلَا قَضَاءً لِوَطَرٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ فضیلت جو ہم نے اس سے پہلے ذکر کی ہے یہ گھوڑا پالنے والے اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے گھوڑا پالتا ہے اور وہ ثواب کا طلبگار رہتا وہ دکھاوے یا شہرت کے لیے ایسا نہیں کرتا اور نہ ہی اپنی کسی ذاتی ضرورت کی تکمیل کے لیے ایسا کرتا ہے

4673 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ يُحَدِّثُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيقًا لِمَوْعُودِهٖ كَانَ شِبَعُهٗ وَرِيُّهٗ وَرَوْثُهٗ حَسَنَاتٍ فِي مِيزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھتا ہے' تو اس گھوڑے کا کھانا اس کا پینا اس کا لید کرنا قیامت کے دن اس شخص کے نامہ اعمال میں نیکیوں کے طور پر ہوں گے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَهْلَ الْخَيْلِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مُعَانُونَ عَلَيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران) گھوڑے والے افراد کی مدد کی جاتی ہے

4674 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ زِيَادٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا كَبْشَةَ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

4673– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير طلحة بن أبى سعيد فمن رجال البخارى .وأخرجه أحمد 2/374 عن إبراهيم، والبخارى 2853 فى الجهاد: باب من احتبس فرساً فى سبيل الله، عن على بن حفص، ومن طريقه البغوى 2648، كلاهما عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وأخرج النسائى 6/225 فى الخيل: باب علف الخيل، والبيهقى 10/16 من طرق عن ابن وهب، عن طلحة بن أبى سعيد، به .وصححه الحاكم 2/92 ووافقه الذهبى .

(متن حدیث):اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ وَاَهْلُهَا مُعَانُونَ عَلَيْهَا، وَالْمُنْفِقُ عَلَيْهَا كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بِالصَّدَقَةِ

حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک بھلائی رکھ دی گئی ہے اور ان کے مالکان کی مدد کی جاتی ہے' اور گھوڑے پر خرچ کرنے والے کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو صدقہ کرنے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّفَقَةَ لِمُرْتَبِطِ الْخَيْلِ وَمُحْبِسِهَا تَكُوْنُ كَالصَّدَقَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' گھوڑے کو پالنا' اس پر خرچ کرنا اور اسے تیار رکھنا صدقہ کرنے کے مانند ہے

4675 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):مَثَلُ الْمُنْفِقِ عَلَى الْخَيْلِ كَالْمُتَكَفِّفِ بِالصَّدَقَةِ، فَقُلْنَا لِمَعْمَرٍ: مَا الْمُتَكَفِّفُ بِالصَّدَقَةِ؟ قَالَ: الَّذِي يُعْطِي بِكَفَّيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھوڑے پر خرچ کرنے والے کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو صدقہ کرنے کیلئے مٹھی میں (کوئی چیز رکھتا ہے)''

راوی کہتے ہیں: ہم نے معمر سے دریافت کیا: صدقے کو مٹھی میں رکھنے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے: وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے صدقہ دیتا ہے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ ارْتِبَاطِ الْاَدْهَمِ الْاَقْرَحِ مِنَ الْخَيْلِ اِذْ هُوَ مِنْ خَيْرِ مَا يُرْتَبَطُ مِنْهَا لِسَبِيْلِ اللّٰهِ

گھوڑوں میں سے ''ادہم اقرح'' قسم کے گھوڑے کو پالنا مستحب ہے کیونکہ اللہ کی راہ میں (جہاد میں حصہ لینے کے لیے) پالے جانے والے یہ سب سے بہترین گھوڑے ہیں

4674- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير نعيم بن زياد فقد روى له النسائي، وهو ثقة .وأخرجه الطبراني في "الكبير" 22/849 عن يحيى بن عثمان بن صالح، عن أصبغ بن الفرج، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم 2/91 ووافقه الذهبي .وأورده الهيثمي في "المجمع" 5/259 عن الطبراني، وقال: ورجاله ثقات .

4675- حديث صحيح، ومن فوق ابن أبي السري ثقات من رجال الشيخين، وأورده السيوطي في "الجامع الكبير" ولم ينسه لغير ابن حبان .وفي الباب عن ابن الحنظلية سهل بن الربيع عند أبي داوٗد 4089، وأحمد 4/179-180، والحاكم 2/91-92 .

4676 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوبَ يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، اَوْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ الْمُحَجَّلُ ثَلَاثًا طَلْقُ الْيَدِ الْيُمْنٰى، قَالَ يَزِيدُ: فَاِنْ لَمْ يَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَلشَّكُّ فِي هٰذَا الْخَبَرِ مِنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، وَالْخَبَرُ مَشْهُورٌ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مِنْ حَدِيثِ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ.

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے شاید) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بہترین گھوڑا سیاہ رنگ والا ہوتا ہے' جس کی پیشانی اور ناک پر سفید رنگ کا داغ ہو اور اس کی ٹانگوں پر بھی سفید رنگ کا داغ ہو' جو دائیں پاؤں کو کھلا رکھتا ہو''۔

یزید نامی راوی کہتے ہیں: اگر اس قسم کا گھوڑا نہ ہو' تو پھر ان خصوصیات کا حامل ''کمیت'' گھوڑا بہتر ہوتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں شک یزید بن ابوحبیب نامی راوی کو ہے یہ روایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر مشہور ہے' جسے موسیٰ بن علی نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ ارْتِبَاطِ غَيْرِ الشِّكَالِ مِنَ الْخَيْلِ

گھوڑوں میں سے ''اشکال'' کے علاوہ کو پالنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

4677 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ،

4676- إسناده حسن على شرط مسلم .وأخرجه الترمذي 1697 في الجهاد: باب ما جاء ما يستحب من الخيل، وابن ماجة 2789 في الجهاد: باب ارتباط الخيل في سبيل الله، والبيهقي 6/330 من طريق وهب بن جرير، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم 2/92 من طريق وهب بن جرير، به، ووافقه الذهبي، وقال الترمذي: حسن صحيح .وأخرجه أحمد 5/300، والدارمي 2/212، والترمذي 1696 من طريق ابن لهيعة، عن يزيد بن أبي حبيب، به .وأخرجه الطيالسي 604 عن عبد الله بن المبارك، عن عبد الله بن عقبة الحضرمي، عن عُلي بن رباح، به .

4677- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سلم بن عبد الرحمن النخعي، فمن رجال البخاري .وأخرجه أحمد 2/250 و436 و476، ومسلم 1875 في الإمارة: باب ما يكره من صفات الخيل، وأبو داوٗد 2547 في الجهاد: باب ما يكره من الخيل، والترمذي 1698 في الجهاد: باب ما جاء ما يكره من الخيل، والنسائي 6/219 في الخيل: باب الشكال في الخيل، وابن ماجة 2790 في . الجهاد: باب ارتباط الخيل في سبيل الله، والبيهقي 6/330 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 2/457 و461، ومسلم 1875، والنسائي 6/219 من طرق عن شعبة، عن عبد الله بن يزيد النخعي، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة .

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّخَعِيِّ، عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الشِّكَالُ مِنَ الْخَيْلِ الَّذِی كَرِهَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ اَنْ تَكُوْنَ الدَّابَّةُ اِحْدٰى قَوَائِمِهَا بَيْضَاءَ وَالْبَاقِی عَلٰى هَيْئَتِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں میں ''شکال'' کو ناپسند کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''شکال'' گھوڑے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کیا ہے وہ یہ ہے: اس کا ایک پاؤں سفید ہو اور باقی اپنی اصل شکل پر (گہرے رنگ کے ہوں)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ الْخَيْلَ مَا كَانَ مِنْهَا ذُو شِكَالٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کوئی ایسا گھوڑا اختیار کرے جو ''شکال'' والا ہو

4678 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ، وَالْمُلَائِیُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّخَعِيِّ، عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِی الْخَيْلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے میں شکال کو ناپسند کیا ہے۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُطْرِقَ فَرَسَهٗ اِذَا عَقِبَ لَهٗ اَجْرُ سَبْعِيْنَ فَرَسًا، لَوْ حُمِلَ عَلَيْهَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو ستر گھوڑوں کا اجر و ثواب عطا کرنے کا تذکرہ جو اپنے گھوڑے کو جفتی کے لیے دیتا ہے' اگرچہ اس پر اللہ کی راہ میں سواری کی جائے

4679 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِیُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْ عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ اَتَاهُ فَقَالَ: اَطْرِقْنِیْ فَرَسَكَ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ

4678– إسناده صحيح على شرط البخاري، وهو مكرر ما قبله .

4679– إسناده صحيح . محمد بن حرب: هو الخولاني الأبرش، والزبيدي: هو محمد بن الوليد، وأبو عامر الهوزني: هو عبد الله بن لحي . وأخرجه أحمد 4/231، والطبراني 22/853 من طريقين عن محمد بن حرب، بهذا الإسناد . وأورده الهيثمي في "المجمع" 5/266 عن أحمد والطبراني، وقال: ورجالهما ثقات . أطرق فلاناً فحله: أعاره ليضرب في إبله .

اَطْرَقَ فَرَسًا فَعَقَبَ لَهُ الْفَرَسُ كَانَ لَهُ كَاَجْرِ بِسَبْعِينَ فَرَسًا حُمِلَ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاِنْ لَمْ تُعْقِبْ كَانَ لَهُ كَاَجْرِ فَرَسٍ حُمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

❀❀ ابوعامر ہوزنی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور بولے: تم اپنا گھوڑا مجھے جفتی کے لیے دو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص گھوڑا جفتی کے لیے دیتا ہے اور اس کے نتیجے میں گھوڑا پیدا ہوتا ہے تو اس شخص کو ایسے ستر گھوڑوں کا اجر وثواب ملتا ہے جن پر (زین وغیرہ) لا کر اللہ کی راہ میں دیا گیا ہو اور اگر اس کے نتیجے میں گھوڑا پیدا نہیں ہوتا تو اسے ایک گھوڑے کو سامان وغیرہ لا دکر اللہ کی راہ میں دینے کا اجر ملتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسَمَّى الْفَرَسُ مِنَ الْخَيْلِ

اس بات کا تذکرہ گھوڑوں میں سے کس کے لیے لفظ ''فرس'' استعمال کیا جاتا ہے

4680 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى الْاُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ الْفَرَسَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑیوں کے لیے لفظ ''فرس'' استعمال کیا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُدْعَى لِلْخُيُولِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ اللہ کی راہ میں گھوڑوں کے لیے کیا دعا کی جائے؟

4681 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَجَهَدَ الظَّهْرُ جَهْدًا شَدِيدًا، فَشَكَوْا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بِظَهْرِهِمْ مِنَ الْجَهْدِ، فَتَحَيَّنَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضِيقًا سَارَ النَّاسُ فِيهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: مُرُّوا بِسْمِ اللّٰهِ، فَجَعَلَ يَنْفُخُ بِظَهْرِهِمْ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ احْمِلْ

4680– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن عثمان فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة . أبو حيان التيمي: هو يحيى بن سعيد بن حيان، وأبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير بن عبد الله البجلي الكوفي .وأخرجه أبو داوُد 2546 في الجهاد: باب هل تسمى الأنثى من الخيل فرساً، والحاكم 2/144، والبيهقي 6/330 عن موسى بن مروان الرقي، عن مروان بن معاوية بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي، مع أن موسى بن مروان لم يخرج له أحدهما .

4681– رجاله ثقات، إلا أن فيه عنعنة الوليد، لكنه توبع، فقد أخرجه أحمد 6/20 عن عصام بن خالد الحضرمي، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عبيد، بهذا الإسناد . وهذا سند صحيح .وأخرجه الطبراني في "الكبير" 18/821 من طريق يحيى بن عبد الله البابلتي، عن صفوان بن عمرو، بِهِ .وأخرجه بنحوه الطبراني 18/771، والبزار 1840 من طريق يحيى بن عبد الله البابلتي، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بن جبير، عن فضالة بن عبيد .

عَلَيْهَا فِي سَبِيلِكَ، فَإِنَّكَ تَحْمِلُ عَلَى الْقَوِيِّ وَالضَّعِيفِ وَالرَّطْبِ وَالْيَابِسِ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، قَالَ فَضَالَةُ: فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمَدِينَةَ، جَعَلَتْ تُنَازِعُنَا أَزِمَّتَهَا، فَقُلْتُ: هٰذِهِ دَعْوَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَوِيِّ وَالضَّعِيفِ، فَمَا بَالُ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ غَزَوْنَا غَزْوَةَ قُبْرُسَ، وَرَأَيْتُ السُّفُنَ وَمَا تَدْخُلُ، عَرَفْتُ دَعْوَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں شرکت کی تو سواریاں انتہائی لاغر ہوگئیں لوگوں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی کہ ان کی سواریاں لاغر ہوگئی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک تنگ راستے سے گزرنے کا حکم دیا' لوگ وہاں سے گزرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے: اللہ کا نام لیتے ہوئے گزر جاؤ۔ آپ ان کی سواریوں پر پھونک مارتے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! اپنی راہ میں اس پر سواری کو آسان کردے' کیونکہ تو ہی طاقتور اور کمزور تر اور خشک پر' خشکی اور سمندر میں سواری فراہم کرتا ہے۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ مدینہ منورہ پہنچے تو ہمارے لیے ان سواریوں پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا۔ (یعنی وہ تیزی سے چل رہی تھیں) تو میں نے یہ سوچا کہ طاقتور اور کمزور کے بارے میں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا یہ نتیجہ ہے' لیکن خشک اور تر کے بارے میں کیا صورت ہوسکتی ہے؟ پھر جب ہم شام آئے اور ہم نے جنگ قبرص میں شرکت کی اور میں نے بڑی (جنگی کشتیاں) دیکھیں' تو مجھے اندازہ ہوا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ إِنْزَاءِ الْحُمُرِ عَلَى الْخَيْلِ إِذْ فِعْلُ ذٰلِكَ مِنْ أَفْعَالِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' خچر کی افزائش نسل کی جائے' کیونکہ ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جو علم نہیں رکھتے

4682 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أُهْدِيَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوْ أَنْزَيْنَا الْحُمُرَ عَلَى خَيْلِنَا فَجَاءَتْ مِثْلَ هٰذِهِ، فَقَالَ: إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ النَّهْيَ عَنْهُ

4682- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن زرير، فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، والليث: هو ابن سعد، وأبو الخير: هو مَرْثد بن عبد الله اليزني المصري .وأخرجه أحمد 1/100 عن هشام بن القاسم، وأبو داوُد 2565 في الجهاد: باب في كراهية الحمر تنزى على الخيل، والنسائي 6/224 في الخيل: باب التشديد في حمل الحمير على الخيل، عن قتيبة بن سعيد، والطحاوي في "شرح معاني الآثار " 3/271 عن شعيب بن الليث، والبيهقي 10/22-23 من طريق شبابة بن سوار، أربعتهم عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الله في "زوائد المسند" 1/158 حدثنا أبو سعيد، حدثنا عبد الله بن لهيعة، حدثنا يزيد بن أبي حبيب، به .وله طريق أخر عن علي عند أحمد 1/98، والبيهقي 10/23 .وفي الباب عن دحية الكلبي عند أحمد 4/311 .وعن ابن عباس عند البيهقي 10/23 .

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خچر تحفے کے طور پر پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ پسند آیا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ ہمیں خچروں کی افزائش نسل کی اجازت دیں' تو اس طرح کے اور بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کام وہ لوگ کریں گے جو علم نہیں رکھتے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے: جو لوگ اس بارے میں ممانعت کا علم نہیں رکھتے۔

بَابُ الْحِمٰى

باب: چراگاہ کا بیان

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّحْمِيَ بَعْضَ الْمَوَاضِعِ لِمَا يُجْدِى نَفْعُهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْاَسْبَابِ فِي الْاَوْقَاتِ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ کسی جگہ کو چراگاہ کے طور پر مخصوص کر دے جس کا فائدہ مسلمانوں کو اپنے اسباب میں مختلف اوقات میں ہو

4683 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيعَ لِخَيْلِ الْمُسْلِمِيْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "نقیع" (نامی میدان کو) مسلمانوں کے گھوڑوں کے لیے چراگاہ قرار دیا تھا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّتَّخِذَ الْحِمَى مِنْ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا الْاِمَامُ الَّذِى يُرِيْدُ بِهٖ صَلَاحَ رَعِيَّتِهٖ دُوْنَ انْفِرَادِهٖ بِهَا عَنْهُمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مسلمانوں کے علاقوں میں سے کسی جگہ کو چراگاہ کے لیے مخصوص کیا جائے

البتہ حاکم وقت ایسا کر سکتا ہے جو اس کے ذریعے اپنی رعایا کی بھلائی کا ارادہ کرے نہ کہ لوگوں کو چھوڑ کے اسے اپنے لیے مخصوص کر دے

4684 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ، قَالَ:

4683– حديث صحيح، رجاله ثقات غير عاصم بن عمر وهو ابن حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ العمرى– فهو ضعيف وهو على ضعفه يكتب حديثه، وقد توبع . عبد الله بن نافع: هو الصائغ المدنى .وأخرجه أحمد 2/91 و155 و157، وأبو عبيد فى "الأموال" 740، وحميد بن زنجوية فى "الأموال" 1105، والبيهقى 6/146 عن عبد الله بن عمر العمرى وهو ضعيف–، عن نافع، عن ابن عمر .وأخرجه البخارى 2370 فى الشرب والمساقاة: باب لا حمى إلاّ لله ولرسوله صلى الله عليه وسلم، وحميد بن زنجوية 1104، والبيهقى 6/146 من طريق الليث .

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چراگاہ صرف اللہ اور اس کے رسول کے لیے مخصوص ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذُكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ (جو ہماری ذکر کردہ مفہوم) کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4685 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چراگاہ صرف اللہ اور اس کے رسول کے لیے مخصوص ہے''۔

4684– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير منصور بن أبي مزاحم، فمن رجال مسلم . الزبيدى: هو محمد بن الوليد .وأخرجه البخارى 2370 فى الشرب: باب لا حمى إلا لله ولرسوله، والبيهقى 6/146 و7/59 عن يحيى بن بكير، عن الليث، عن الزهرى، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى 3012 فى الجهاد: باب أهل الدار يبيتون . . .، عن على بن عبد الله، والطحاوى 3/269 عن يونس، كلاهما عن سفيان، عن الزهرى، به . وأخرجه أبو داوُد 3083 فى الخراج والإمارة: باب فى الأرض يحميها الإمام أو الرجل، من طريق ابن وهب، عن يونس، عن ابن شهاب، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق 19750، ومن طريقه أحمد 4/38، والطبرانى 7419، والبغوى 2190 عن معمر، عن الزهرى، بِهِ .وأخرجه من طرق عن الزهرى، به: الشافعى 2/131–132، وأحمد 4/71 و73، والطيالسى 1230، والحميدى 782، وأبو عبيد فى الأموال 728، وحميد بن زنجوية فى الأموال 145 و1087، والطبرانى 7420 و7421 و7422 و7423 و7424 و7425 و7426 و7427 و7428، والدارقطنى 4/238 .

4685– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير على بن عياش فمن رجال البخارى .وأخرجه الطحاوى فى شرح معانى الآثار 3/269 عن ابن أبى داوُد، عن على بن عياش، بهذا الإسناد .

بَابُ السَّبَقِ

گھڑ دوڑ کا بیان

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّسَابِقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي ضُمِّرَتْ وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کرائے

4686 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ ضُمِّرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ''حفیاء'' سے لے کر ''ثنیۃ الوداع'' تک مقابلہ کروایا تھا ان کی آخری حد ''ثنیۃ الوداع'' تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ''ثنیہ'' سے لے کر ''مسجد بنو زریق'' تک مقابلہ کروایا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی اس دوڑ میں حصہ لینے والوں میں شامل تھے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْغَايَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْمُسَابَقَةِ لِلْخَيْلِ الَّتِي ضُمِّرَتْ وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ

اس آخری حد کا تذکرہ جو گھوڑوں کے مقابلہ میں ہوگی وہ گھوڑے جن کی تربیت کی گئی ہو اور وہ گھوڑے جو غیر تربیت یافتہ ہوں

4686- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 2/467-468 في الجهاد: باب ما جاء في الخيل والمسابقة بينها .ومن طريق مالك أخرجه الدارمي 2/212، والبخاري 420 في الصلاة: باب هل يقال مسجد بني فلان، ومسلم 1870 في الإمارة: باب المسابقة بين الخيل وتضميرها، وأبو داؤد 2577 في الجهاد: باب في السبق، والنسائي 6/226 في الخيل: باب إضمار الخيل للسبق، والدارقطني 4/300، والبغوي 2650 .

4687 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ جَوْصَا، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْرَى الْخَيْلَ الْمُضَمَّرَةَ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْيَالٍ، وَمَا لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ، وَكُنْتُ فِيمَنْ اَجْرَى

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان حفیاء سے لے کر ثنیۃ الوداع تک دوڑ کا مقابلہ کروایا تھا ان دونوں جگہوں کے درمیان چھ میل کا فاصلہ ہے اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنو زریق تک مقابلہ کروایا تھا ان دونوں کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے اس مقابلے میں حصہ لیا تھا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَفْضِيلِ الْقُرَّحِ مِنَ الْخَيْلِ عَلٰى غَيْرِهَا فِي الْغَايَةِ عِنْدَ السَّبَّاقِ

گھڑ دوڑ کے وقت مقابلے میں اس گھوڑے کو ترجیح دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ جو قرح ہو

4688 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّقَ بَيْنَ الْخَيْلِ، وَفَضَّلَ الْقُرَّحَ فِي الْغَايَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی دوڑ کا مقابلہ کروایا تھا اور قرح (یعنی پانچ سالہ گھوڑے) کو فاتح قرار دیا تھا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ السَّبَّاقِ اِلَّا فِي شَيْئَيْنِ مَعْلُومَيْنِ

4687– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن الوزير الواسطي، فقد روى له الترمذي، وهو ثقة عابد . إسحاق الأزرق: هو إسحاق بن يوسف الأزرق . وأخرجه عبد الرزاق 9695، وأحمد 2/5 و11 و56، والبخاري 2868 و2869 و2870 في الجهاد: باب السبق بين الخيل، و7336 في الاعتصام: باب إثم من دعا إلى ضلالة، ومسلم 1870 في الإمارة: باب المسابقة بين الخيل وتضميرها، والترمذي 1699 في الجهاد: باب ما جاء في الرهان والسبق، والنسائي 6/226 في الخيل: باب السبق، وابن ماجة 2877 في الجهاد: باب السبق والرهان، والطبراني 13459، والبيهقي 10/19، والدارقطني 4/299–300 من طرق عن نافع، بهذا الإسناد .

4688– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وعقبة بن خالد: هو ابن عقبة السَّكوني المجدَّد أبو مسعود الكوفي .وأخرجه أحمد 2/157، ومن طريقه أبو داوُد 2577 في الجهاد: باب في السبق، والدارقطني 4/299 عن عقبة بن خالد، بهذا الإسناد .

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ صرف دو متعین خصوصیات والے (گھوڑوں میں ہی) دوڑ لگوائی جاسکتی ہے

4689 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ، وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا سَبَقًا، وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا مُحَلِّلًا، وَقَالَ: لَا سَبَقَ اِلَّا فِي حَافِرٍ اَوْ نَصْلٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کروایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان دوڑ لگوائی تھی اور آپ نے دوڑ کی آخری حد مقرر کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

''مقابلہ صرف ان گھوڑوں میں ہوگا' جو حافر اور نصل ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس روایت میں ذکر کیے جانے والے عدد سے یہ مراد نہیں ہے' اس کے علاوہ کی نفی کی جائے

4690 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي ذِئْبٍ، يُحَدِّثُ عَنْ نَافِعِ بْنِ اَبِي نَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا سَبَقَ اِلَّا فِي خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ اَوْ نَصْلٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مقابلہ صرف ان گھوڑوں میں ہوگا' جو حافر یا نصل ہوں''۔

4689- إسناده ضعيف لضعف عاصم بن عمر وهو ابن حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ . . . . . الخطاب- ضعفه أحمد وابن معين وأبو حاتم والبخارى والترمذى، وقد اضطرب فيه رأى المؤلف، فصحح حديثه تارة، وقال فى "المجروحين والضعفاء" 2/127: كان سيء الحفظ، كثير الوهم، فاحش الخطأ، فترك من أجل كثرة خطئه، وقال فى "الثقات" 7/259: يخطء ويخالف .

4690- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير نافع بن أبى نافع، فقد روى له أصحاب السُّنن وهو ثقة .وأخرجه من طرق عن ابن أبى ذئب، بهذا الإسناد: الشافعى 2/128-129، وأحمد 2/474، والبغوى فى "مسند ابن الجعد" 2855 و2857، وأبو داو د2574 فى الجهاد: باب فى السبق، والترمذى 1700 فى الجهاد: باب ما جاء فى الرهان والسبق، والنسائى 6/226 فى الخيل: باب السبق، والطبرانى فى "المعجم الصغير" 50، والبيهقى 10/16، والبغوى فى "شرح السنة" 2653 وحسنه الترمذى، وصححه ابن القطان وابن دقيق العيد فيما نقله الحافظ فى "التلخيص" 4/161 .وأخرجه أحمد 2/256 و425، والنسائى 6/227، وابن ماجة 2878 فى . الجهاد: باب السبق والرهان، والبيهقى 10/16 من طريق محمد بن عمرو، عن أبى الحكم مولى بنى ليث، عن أبى هريرة . وسنده حسن فى الشواهد، فإن أبا الحكم مقبول، وقد توبع .وأخرجه أحمد 2/358 من طريق سليمان بن يسار، عن أبى صالح، عن أبى هريرة .وأخرجه النسائى 6/226-227 .

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْمُسَابَقَةِ بِالْاَقْدَامِ اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْمُتَسَابِقِيْنَ رِهَانٌ

لوگوں کا آپس میں دوڑ کے مقابلے کا مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ دوڑ میں حصہ لینے والوں کے درمیان کوئی شرط نہ ہو

4691 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ، بِهَمَذَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَسَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَابَقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَقْتُهُ، فَلَبِثْنَا حَتّٰى اِذَا اَرْهَقَنِي اللَّحْمُ سَابَقَنِي فَسَبَقَنِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ بِتِلْكَ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ دوڑ لگائی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گئی کچھ عرصے بعد جب میرا جسم بھاری ہوگیا تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ مقابلہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آگے نکل گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس کے بدلے میں ہے۔

ذِكْرُ قَدْرِ الْمَسَافَةِ بَيْنَ الْمُتَسَابِقِيْنَ

دوڑ میں حصہ لینے والے افراد کے درمیان مسافت کی مقدار کا تذکرہ

4692 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ قَدْ ضُمِّرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان حفیاء سے لے کر ثنیۃ الوداع تک اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ثنیہ سے لے کر مسجد بنو زریق تک دوڑ لگوائی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس دوڑ میں حصہ لینے والوں میں شامل تھے۔

4691- إسناده صحيح، محمد بن عبد الملك وقد تحرف في الأصل إلى ابن سعيد ذكره المؤلف في "الثقات" 9/99، وقال: حدثنا عنه علي بن أحمد بن سعيد وغيره بهمذان، مات آخر سنة ثلاث أو أول سنة أربع وأربعين ومئتين، قلت: . وروى له الترمذي وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه أحمد 6/39، والحميدي 261، وابن ماجة 1979 في النكاح: باب حسن معاشرة النساء، والطحاوي في "مشكل الآثار" 2/360 من طريق سفيان، وأبو داوُد 2578 في الجهاد: باب في السبق على الرجل، من طريق أبي إسحاق الفزاري، كلاهما عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/129 و182 و261 و264 و280، والطحاوي في "مشكل الآثار" 2/361، والطبراني 23/123 و124 و125، والبيهقي 10/17-18 من طريقين عن عائشة .

4692- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم برقم 4686 .

بَابُ الرَّمْيِ

باب: تیراندازی کرنا

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالرَّمْيِ وَتَعْلِيمِهِ اِذْ هُوَ مِنْ سُنَّةِ اِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تیراندازی کرنے اوراس کی تعلیم دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ' کیونکہ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سنت ہے

4693 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَّحْيَى الْقَطَّانِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُونَ بِالسُّوقِ، فَقَالَ: ارْمُوْا بَنِىْ اِسْمَاعِيلَ، فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَاَنَا مَعَ بَنِىْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ، فَاَمْسَكُوا اَيْدِيَهُمْ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ ارْمُوْا، قَالُوا: كَيْفَ نَرْمِي وَاَنْتَ مَعَ بَنِىْ فُلَانٍ؟، قَالَ: ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ

❁❁ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے پاس تشریف لائے جو بازار میں تیراندازی کررہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اسماعیل کی اولاد تم لوگ تیراندازی کرو' کیونکہ تمہارے جد امجد بھی تیرانداز تھے اور میں بنوفلاں کے ساتھ ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں فریقوں میں سے کسی ایک فریق کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تو ان لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ہوا تم لوگ تیراندازی کرو۔ لوگوں نے عرض کی: ہم کیسے تیراندازی کرسکتے ہیں' جبکہ آپ بنوفلاں کے ساتھ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ تیراندازی کرو میں تم سب لوگوں کے ساتھ ہوں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْمُنَاضَلَةِ فِي الْاَسْوَاقِ اِذَا كَانَ فِيهَا مَرْمًى

بازاروں میں تیراندازی کا مقابلہ کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ'

4693- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدّد بن مسرهد، فمن رجال البخارى .وأخرجه البخارى 2899 فى الجهاد: باب التحريض على الرمى، و 3373 فى الأنبياء : باب قول الله تعالى: (وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِسْمَاعِيْلَ اِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ)، و 3507 فى المناقب: باب نسبة اليمن إلى إسماعيل، وأحمد 4/50، والطبرانى 6991 و6992، والبيهقى 10/17، والبغوى 2640 من طرق عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوعِ .وأخرجه الحاكم 2/94، والبيهقى 10/17 من طريق عبد الرحمن بن حرملة، عن محمد بن اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيْهِ، عن جده .

جبکہ بازار میں تیراندازی کی جگہ مخصوص ہو

4694 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُونَ بِالسُّوقِ، فَقَالَ: ارْمُوا بَنِي اِسْمَاعِيلَ، فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَاَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ، لِاَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ، فَاَمْسَكُوا بِاَيْدِيهِمْ فَقَالَ: مَا لَكُمُ ارْمُوا، قَالُوا: وَكَيْفَ نَرْمِي وَاَنْتَ مَعَ بَنِي فُلَانٍ؟، قَالَ: ارْمُوا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلُّكُمْ

❁❁ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے پاس تشریف لائے جو بازار میں تیراندازی کا مقابلہ کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اسماعیل کی اولاد تم تیراندازی کرو کیونکہ تمہارے جد امجد بھی تیرانداز تھے اور میں بنوفلاں کے ساتھ ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک فریق کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تو دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ تم لوگ تیراندازی کرو ان لوگوں نے عرض کی: ہم کیسے تیراندازی کر سکتے ہیں جبکہ آپ بنوفلاں کے ساتھ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ تیراندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

ذِكْرُ اسْمِ الرُّمَاةِ الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

ان تیراندازوں کے نام کا تذکرہ جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

4695 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوسَى الزَّمِنُ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسْلَمُ يَرْمُونَ، فَقَالَ: ارْمُوا بَنِي اِسْمَاعِيلَ، فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَارْمُوا وَاَنَا مَعَ ابْنِ الْاَدْرَعِ، فَاَمْسَكَ الْقَوْمُ قِسِيَّهُمْ، وَقَالُوا: مَنْ كُنْتَ مَعَهُ غَلَبَ، قَالَ: ارْمُوا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلُّكُمْ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اسلم قبیلے کے لوگ تیراندازی کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اسماعیل کی اولاد! تم تیراندازی کرو تمہارے جد امجد تیرانداز تھے تم لوگ تیراندازی کرو اور میں ابن

4694– إسناده صحيح على شرط البخاري، وهو مكرر ما قبله .

4695– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي– فقد أخرج له البخاري مقروناً، ومسلم متابعة وهو صدوق . أبو موسى الزمن: هو محمد بن المثنى بن عبيد العنزي، وابن أبي عدي: هو محمد بن إبراهيم بن أبي عدي البصري .وأخرجه الحاكم 2/94، والبزار 1702 كلاهما عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أبي سلمة، عن أبي هريرة .وأورده الهيثمي في "المجمع" 2/268 عن البزار، وقال: وفيه محمد بن عمرو بن علقمة وحديثه حسن، وبقية رجاله رجال الصحيح .

ادرع کے ساتھ ہوں' تو لوگوں نے اپنی کمانیں روک لیں۔ لوگوں نے عرض کی: آپ ﷺ جس کے ساتھ ہیں وہ غالب آ جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تیراندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْقَوْمِ الْمُنَاضَلَةَ وَإِنْ كَانَتْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

لوگوں کے لیے تیراندازی کے مقابلہ کے مباح ہونے کا تذکرہ اگرچہ وہ مغرب کے بعد ہو

4696 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّوْنَ الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَنْتَضِلُوْنَ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کر لیتے تھے پھر اس کے بعد وہ تیراندازی کا مقابلہ کرتے تھے (یعنی ابھی اتنی روشنی باقی ہوتی تھی کہ تیراندازی کا مقابلہ کیا جا سکے)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ لُزُوْمُ الْمُنَاضَلَةِ عِنْدَ فَتْحِ اللّٰهِ الدُّنْيَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' جب اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دنیا کی فتوحات عطا کر دے تو وہ پھر بھی تیراندازی کا مقابلہ باقاعدگی سے کرتے رہیں

4697 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، فَقَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ عَلِيِّ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُوْنَ، وَيَكْفِيكُمُ اللّٰهُ، فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهِ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"عنقریب تمہارے لیے مختلف علاقے فتح ہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمہاری کفایت کرے گا' لیکن کوئی بھی شخص تیراندازی کی مشق سے عاجز نہ آئے"۔

4696– غسان بن الربيع روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 9/2، وقال الخطيب في "تاريخه" 12/330: وكان نبيلا فاضلا ورعا، وقال الدارقطني: ضعيف، وقال مرة: صالح، وقال الذهبي في "الميزان" 3/334: كان صالحا ورعا ليس بحجة في الحديث، وبقية رجاله ثقات .

4697– إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو علي الهمداني: هو ثمامة بن شفي وأخرجه أحمد 4/157، ومسلم 1918 في الإمارة: باب فضل الرمي والحث عليه، عن هارون بن معروف، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم أيضاً عن داوُد بن رشيد، عن الوليد، عن بكر بن مضر، عن عمرو بن الحارث، به .وأخرجه الطبراني 17/912، والبيهقي 10/13 من طريق ابن وهب، به .وأخرجه الترمذي 3083 في التفسير: باب ومن سورة الأنفال، عن وكيع، عن أسامة بن زيد، عن صالح بن كيسان، .

بَابُ التَّقْلِيدِ وَالْجَرَسِ لِلدَّوَابِ

باب: جانوروں کے گلے میں ہار اور گھنٹی ڈالنا

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ قَلَائِدِ الْأَوْتَارِ فِي أَعْنَاقِ ذَوَاتِ الْأَرْبَعِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' چار پاؤں والے جانوروں کے گلے میں تانت کے بنے ہوئے تار لٹکائے جائیں

4698 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، قَالَ: فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: فَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ: لَا تَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ إِلَّا قُطِعَتْ، قَالَ مَالِكٌ: أَرَى ذَلِكَ مِنَ الْعَيْنِ

❀❀ حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ ایک سفر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیغام رساں کو بھیجا۔

عبداللہ بن ابوبکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے میرا خیال ہے انہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی لوگ اس وقت آرام کر رہے تھے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیغام بھجوایا تھا)

"کسی بھی اونٹ کی گردن میں تانت کا تار لٹکا ہوا باقی نہ رہے۔ اسے کاٹ دیا جائے"۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے' لوگ نظر لگنے سے بچنے کے لیے اسے باندھا کرتے تھے۔

4698- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبد الله بن أبي بكر: هو ابن محمد بن عمرو بن حزم الأنصاري المدني. وهو في الموطأ 2/937 في صفة النبي: باب ما جاء في نزع المعاليق والجرس من العنق. ومن طريق مالك أخرجه البخاري 3005 في الجهاد: باب ما قيل في الجرس . . .، ومسلم 2115 في اللباس: باب كراهة قلادة الوتر في رقبة البعير، وأبو داؤد 2552 في الجهاد: باب في تقليد الخيل في الأوتار، والطبراني 22/750، والبيهقي 5/254، والبغوي 2679 .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِقَطْعِ قَلَائِدِ الْاَوْتَارِ عَنْ اَعْنَاقِ الدَّوَابِّ، اِنَّمَا اَمَرَ بِذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ الْاَجْرَاسِ الَّتِىْ كَانَتْ فِيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جانوروں کی گردنوں میں تانت کے بنے ہوئے تار کاٹنے کا حکم اس وجہ سے دیا گیا' کیونکہ ان میں گھنٹیاں لگی ہوتی ہیں

4699 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْاَجْرَاسِ اَنْ تُقْطَعَ مِنْ اَعْنَاقِ الْاِبِلِ يَوْمَ بَدْرٍ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کی گردنوں میں لٹکی ہوئی گھنٹیوں کو اتارنے کا حکم دیا تھا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ الْاَجْرَاسِ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھنٹیوں کو کاٹنے کا حکم دیا تھا

4700 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْفُرَاتِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ، اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ اَبَا الْجَرَّاحِ مَوْلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ، حَدَّثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْعِيْرَ الَّتِىْ فِيْهَا الْجَرَسُ لَا تَصْحَبُهَا الْمَلَائِكَةُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِهٰذَا الْعِيْرَ الَّتِىْ يَكُوْنُ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ نُزُوْلِ الْوَحْيِ عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4699- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 6/150عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد .وأورده الهيثمي في "المجمع" 5/174، وقال: رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح .

4700- حديث حسن، أبو الجراح مولى أم حبيبة روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/561، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه أحمد 6/326 و327 و426 و427، والدارمي 2/288، وأبو داؤد 2554 في الجهاد: باب في تعليق الأجراس، عن نافع، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 5/254 عن عراك بن مالك، عن سالم، به .

"وہ اونٹ جس کی گردن میں گھنٹی موجود ہو فرشتے اس کے ساتھ نہیں چلتے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے وہ اونٹ مراد لیا ہو جس قافلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ موجود ہوں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَطْعِ الْاَجْرَاسِ عَنْ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ

چار پاؤں والے جانوروں سے گھنٹیوں کو کاٹنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

4701 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عِمْرَانَ الْجُرْجَانِيُّ، بِحَلَبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ صَاعِقَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَطْعِ الْاَجْرَاسِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھنٹیوں کو کاٹ دینے کا حکم دیا۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس وقت کا تذکرہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا

4702 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِي اَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْاَجْرَاسِ اَنْ تُقْطَعَ مِنْ اَعْنَاقِ الْاِبِلِ يَوْمَ بَدْرٍ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے موقع پر اونٹوں کی گردنوں میں موجود گھنٹیوں کو کاٹ دینے کا حکم دیا تھا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا

4703 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

4701– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الرحيم صاعقة، فمن رجال البخاري . القعنبي: هو عبد الله بن مسلمة .

4702– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر 4699 .

4703– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 2/263 و311 و327 و343 و392 و444 و476 و537، والدارمي 2/288، ومسلم 2113 في اللباس والزينة: باب كراهة الكلب والجرس في السفر، وأبو داوُد 2555 في الجهاد: باب في تعليق الأجراس، والترمذي 1703 في الجهاد: باب ما جاء في كراه الأجراس على الخيل، والبيهقي 5/254، والبغوي 2678 من طريق سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/385 و414 من طريق قتادة، عن زرارة بن أوفى، عن أبي هريرة .

عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ، اَوْ جَرَسٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرشتے ایسے قافلے والوں کے ساتھ نہیں چلتے جن کے ہمراہ کتا یا گھنٹی ہو''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ الرُّفْقَةَ الَّتِیْ فِيْهَا الْجَرَسُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے فرشتے ان سواروں کے ساتھ نہیں رہتے جن میں گھنٹی موجود ہو

4704 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْجَرَسُ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھنٹی شیطان کا باجا ہے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ صُحْبَةِ الْمَرْءِ ذَوَاتَ الْاَجْرَاسِ اسْتِحْبَابًا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ گھنٹی والے افراد کے ساتھ رہنے کے جائز ہونے کی نفی استحباب کے طور پر ہے

4705 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِی الْجَرَّاحِ، عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فرشتے ایسے قافلے والوں کے ساتھ نہیں چلتے جن میں گھنٹی موجود ہو''۔

4704– إسناده صحيح على شرط مسلم . وهو في "صحيحه" 2114 في اللباس: باب كراهة الكلب والجرس في السفر، من طريق عن إسماعيل بن جعفر، عن أبي العلاء، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/372، والبيهقي 5/253 من طريق إسماعيل بن جعفر، به . وأخرجه أحمد 2/366، وأبو داؤد 2556 في الجهاد: باب تعليق الأجراس، من طريق سليمان بن بلال، به .

4705– حسن، وهو مكرر 4700 .

بَابُ فَرْضِ الْجِهَادِ

باب: جہاد کا فرض ہونا

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَاهَدَةِ الشَّيَاطِينِ، عِنْدَ تَزْيِينِهِمْ لَهُ الْمَعَاصِي كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ مُجَاهَدَةُ أَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ شیاطین کے ساتھ اس وقت مقابلہ کرے

جب وہ اس کے لیے گناہوں کو آراستہ کردیں' جس طرح اس پر یہ بات لازم ہے' وہ اللہ کے کافر دشمنوں کے ساتھ جہاد کرے

4706 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متنِ حدیث): الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي اللّٰهِ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مجاہد وہ شخص ہے' جو اللہ کی راہ میں اپنی جان کے ہمراہ جہاد کرے''۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يُهَاجِيَ الْمُشْرِكِينَ إِذْ هُوَ أَحَدُ الْجِهَادَيْنِ

مسلمان کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ مشرکین کی ہجو کرے' کیونکہ یہ بھی جہاد کی ایک قسم ہے

4707 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ

4706– إسناده صحيح. عبد الله: هو ابن المبارك، وأبو هانىء الخولاني: هو حميد بن هانىء. وأخرجه أحمد 6/20و22، والترميذى "1621"فى فضائل الجهاد، باب ماجاء فى فضل من مات مرابطاً، والطبرانى 18 "797" من عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد، وقال الترمذى: حديث حسن صحيح .

4707– إسناده صحيح على شرط الشيخين، أخرجه الطبرانى 152"/19" القضاعى فى "مسند الشهاب" "1047"" من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/456، والبيهقى 10/239 من طريق شعيب، وأحمد 3/460، من طريق محمد بن عبد الله بن أبى عتيق، كلاهما عن الزهرى، به. وأورده الهيثمى فى "المجمع" 8/123 وقال: رواه أحمد بأسانيد، ورجال أحدها رجال الصحيح. وسيرد عند المؤلف برقم "5786" .

اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرَى فِي الشِّعْرِ قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ، وَلِسَانِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَكَاَنَّمَا تَنْضَحُونَهُمْ بِالنَّبْلِ

✿✿ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! شعر کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مومن اپنی تلوار اور اپنی زبان کے ہمراہ جہاد کرتا ہے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے (مشرکین کے خلاف شعر کہہ کر) گویا کہ تم انہیں نیزے مارتے ہو۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْحَثِّ عَلَى الْجِهَادِ، وَقَتْلِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ

جہاد کی ترغیب دینے اور اللہ کے کافر دشمنوں کو قتل کرنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

4708 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): جَاهِدُوْا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَيْدِيكُمْ، وَاَلْسِنَتِكُمْ

✿✿ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ' نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مشرکین کے ساتھ اپنے ہاتھوں اور زبانوں کے ذریعے جہاد کرو''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ، مِنْ اِعْدَادِ الْقُوَّةِ، لِقِتَالِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ، وَلَا سِيَّمَا اَسْبَابُ الرَّمْيِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اللہ کے کافر دشمنوں سے جنگ کے لیے تیاری رکھے بطور خاص تیر اندازی کا ساز و سامان تیار رکھے

4709 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

4708– إسناده صحيح على شرط مسلم، رحاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وعفان: هو ابن مسلم بن عبد الله الباهلي، وهو في "مسند أبي يعلى " ."2875" واخرجه احمد 3/251، والبغوي "3410" من طريق عفان، بهذا الإسناد .واخرجه احمد 3/124و153، والدارمي 2/213، وأبو داوُد "2504" في الجهاد: باب كراهية ترك الغزو، والنسائي 6/7 في الجهاد: باب وجوب الجهاد، والحاكم 2/81، والبيهقي 9/20 من طرق عن حماد بن سلمة، به .

(متن حدیث): وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''تم لوگ اپنی استطاعت کے مطابق ان کے لیے قوت تیار کرو''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) خبردار قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔ خبردار قوت سے مراد تیر اندازی ہے خبردار قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ فَرْضَ الْجِهَادِ، كَانَ بَعْدَ قُدُومِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: جہاد کی فرضیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد ہوئی تھی

4710 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِينَ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

4709- إسناده صحيح على شرط مسلم، وحرملة بن يحيى وثمامة بن شفي من رجال مسلم، والباقي على شرطهما .وأخرجه أحمد 4/156 – 157، ومسلم "1917" في الإمارة: باب فضل الرمي والحث عليه، وأبو داوٗد "2514" في الجهاد: باب في الرمي، وابن ماجه "2813" في الجهاد: باب الرمي في سبيل الله، والطبراني "911"/"17"، والبيهقي 10/13، والبغوي في "تفسيره" 2/258 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه االطبراني "16225" من طريقين عن أبي علي، به وأخرجه الدارمي 2/204، والحاكم 2/328 من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، عن سعيد بن أبي أيوب، عن يزيد أبي حبيب، عن أبي الخير مرثدبن عبد الله عن عقبة بن عامر، وصححه الحاكم على شرط الشيخين .وأخرجه الترمذي "3083" في التفسير: باب ومن سورة الأنفال، والطبري "16226" و"16227" من طرق عن أسامة بين زيد، عن صالح بن كيسان، عن رجل لم يسمه، عن عقبة بن عامر وأخرجه الطبري "16228" من طريق صالح بن كيسان، و"162" من طريق عبد الله بن عبيد الله، كلاهما عن عقبة بن عامر .

4710- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن إبراهيم الدورقي، فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 1/216، والترمذي "3171" في تفسير القرآن: باب من سورة الحج، والنسائي 6/2 في الجهاد: باب وجوب الجهاد، والطبري 17/172 من طريق إسحاق بن يوسف الأزرق، بهذا الإسناد ـ قال: الترمذي: هذا الحديث حسن .وأخرجه الترمذي "3171" من طريق وكيع، عن سفيان، بهوأخرجه الحاكم 3/7 – 8 من طريق شعبة، وابن جرير الطبري 17/172، والطبراني 12/ "12336" من طريق قيس بن الربيع، وكلاهما عن الأعمش، به وصححه الحاكم على شرط الشيخين .واخرجه الترمذي "3172"، والطبري 17/172 عن محمد بن بشار، حدثنا أبو أبو احمد االزبيري، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بن جبير، مرسلا .

(متن حدیث): لَمَّا خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ مَكَّةَ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَخْرَجُوْا نَبِیَّهُمْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ لَیَهْلِكُنَّ، فَنَزَلَتْ (اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ، بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا، وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرٌ) (الحج: 39)، قَالَ: فَعَرَفْتُ اَنَّهَا سَتَكُوْنُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَهِیَ اَوَّلُ آیَةٍ نَزَلَتْ فِی الْقِتَالِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکال دیا ہے بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں۔ بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے یہ لوگ ضرور ہلاکت کا شکار ہوں گے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''وہ لوگ جن کے ساتھ جنگ کی جاتی ہے انہیں اس بات کی اجازت دی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے: ان کے ساتھ ظلم ہوا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہے''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ عنقریب ایسا ہو گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ وہ پہلی آیت ہے جو جنگ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا یَجِبُ عَلَی الْمَرْءِ، مِنْ تَرْكِ الْاِتِّكَالِ عَلٰی لُزُوْمِ عِمَارَةِ اَرْضِهٖ، وَصَلَاحِ اَحْوَالِهٖ، دُوْنَ التَّشْمِیْرِ لِلْجِهَادِ، فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانَ فِی الْمُشَمِّرِیْنَ لَهٗ كِفَایَةٌ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنی زمین کو آباد کرنے اور اپنے معاملات کو ٹھیک کرنے پر ہی اکتفاء کرنے کو ترک کرے اور اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے کی تیاری رکھے اگرچہ جہاد میں حصہ لینے والوں کے پاس اتنا کچھ موجود ہو' جو ان کے لیے کفایت کرے

4711 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الضَّحَّاكِ بْنِ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ: حَدَّثَنَا حَیْوَةُ بْنُ شُرَیْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ یَزِیْدَ بْنَ اَبِیْ حَبِیْبٍ، یَقُوْلُ: حَدَّثَنِیْ اَسْلَمُ اَبُوْ عِمْرَانَ، مَوْلًی لِكِنْدَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا بِمَدِیْنَةِ الرُّوْمِ، فَاَخْرَجُوْا اِلَیْنَا صَفًّا عَظِیْمًا، مِنَ الرُّوْمِ، وَخَرَجَ اِلَیْهِمْ مِثْلُهٗ، اَوْ اَكْثَرُ، وَعَلٰی اَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی

4711–إسناد صحيح. وأخرجه الترمذي "2972" في التفسير: باب ومن سورة البقرة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/88 من طريق الضحاك بن مخلد، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح غريب. وأخرجه الطيالسي "599"، وأبو داؤد "2512" في الجهاد: باب في قوله: (وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ)، والطبري "3179" و "3180"، وابن عبد الحكم في "فتوح مصر" ص269 – 270، والطبراني "4060"، والحاكم 2/275، والبيهقي 9/99 من طرق عن حيوة بن شريح، به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. واخرجه أبو داؤد "2512"، والطبري "3180"، والطبراني "4060" من طريق ابن لهيعة، عن يزيد بن أبي حبيب، به.

صَفِّ الرُّومِ، حَتّٰى دَخَلَ فِيهِمْ، فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ، وَقَالُوا: سُبْحَانَ اللّٰهِ تُلْقِي بِيَدِكَ إِلَى التَّهْلُكَةِ، فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَتَأَوَّلُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ، عَلٰى هٰذَا التَّأْوِيلِ، إِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّا لَمَّا أَعَزَّ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ، وَكَثَّرَ نَاصِرِيهِ، قُلْنَا بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا، مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ، وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ، وَكَثَّرَ نَاصِرِيهِ، فَلَوْ أَقَمْنَا فِي أَمْوَالِنَا، فَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنَّا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا (وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ، وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ) (البقرة: 195)، فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْإِقَامَةَ فِي أَمْوَالِنَا، وَإِصْلَاحَهَا، وَتَرْكَنَا الْغَزْوَ، قَالَ: وَمَا زَالَ أَبُو أَيُّوبَ شَاخِصًا، فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، حَتّٰى دُفِنَ بِأَرْضِ الرُّومِ

❀❀ ابوعمران اسلم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ روم کے ایک شہر میں تھے' تو اہل روم کی طرف سے ایک بڑا لشکر ہمارے سامنے آ گیا۔ ان کی طرف سے بھی ایک بڑا لشکر گیا تھا۔ جو شاید ان سے زیادہ تھے۔ ان دنوں مصر کے گورنر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ تھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ مسلمانوں کا ایک شخص اہل روم کی صف میں داخل ہو گیا لوگوں نے بلند آواز میں چیخ کر کہا سبحان اللہ تم اپنے ہاتھ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہو' تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے فرمایا: اے لوگو! تم اس آیت کی یہ تاویل کرتے ہو حالانکہ یہ آیت ہمارے یعنی انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کر دیا' اور اس کے مددگار بکثرت ہو گئے' تو ہم میں سے کسی ایک نے دوسرے سے خفیہ طور پر یہ بات کہی تمہارے اموال ضائع ہو گئے' اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت عطا کر دی اور اس کے مددگار زیادہ ہو گئے اب اگر ہم اپنی کھیتی باڑی کی طرف دھیان دیں اور اپنے نقصان کو ٹھیک کرنے کی کوشش کریں (تو یہ مناسب ہوگا) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ بات نازل کی جس میں ہماری اس بات کا جواب دیا:

"تم لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور تم اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور اچھائی کرو بے شک اللہ تعالیٰ اچھائی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔

تو ہلاکت یہ ہے: آدمی اپنی کھیتی باڑی میں مشغول رہے اور اسے ٹھیک کرے اور جنگ کو ترک کر دے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہمیشہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے' یہاں تک کہ انہیں روم کی سرزمین پر دفن کیا گیا۔

ذِكْرُ مَا تَفَضَّلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا، بِعُذْرِ أُولِي الضَّرَرِ عِنْدَ قُعُودِهِمْ، عَنِ الْخُرُوجِ إِلَى الْجِهَادِ فِي سَبِيلِهِ

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے معذور افراد پر یہ فضل کیا ہے' وہ اس کی راہ میں جہاد کی طرف نکلنے کے وقت بیٹھے رہ سکتے ہیں

4712 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ خَالِيْ الْفَلَتَانِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاُنْزِلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَكَانَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ دَامَ بَصَرُهُ مَفْتُوحَةٌ عَيْنَاهُ، وَفَرَغَ سَمْعُهُ، وَقَلْبُهُ لِمَا يَاْتِيهِ مِنَ اللّٰهِ قَالَ: فَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ، فَقَالَ لِلْكَاتِبِ: اكْتُبْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) (النساء: 95)، (وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) (النساء: 95)، فَقَامَ الْاَعْمٰى، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا ذَنْبُنَا؟، فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَقُلْنَا لِلْاَعْمٰى: اِنَّهُ يُنَزَّلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَافَ اَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِهٖ، فَبَقِيَ قَائِمًا، وَيَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِغَضَبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْكَاتِبِ: اكْتُبْ (غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ) (النساء: 95)

✿✿ عاصم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے ان کے ماموں حضرت فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کرنا شروع کی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں کھلی رہتی تھیں' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت متوجہ رہتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذہن بھی اس چیز کی طرف متوجہ رہتا تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہیں آپ کی اس صورت حال کا اندازہ ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کی کتابت کرنے والے سے فرمایا: تم یہ نوٹ کرو۔

''اہل ایمان میں سے بیٹھے رہ جانے والے (یعنی جہاد میں شریک نہ ہونے والے) لوگ برابر نہیں ہیں''۔

''اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں''۔

تو ایک نابینا صاحب کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا کیا قصور ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر وحی نازل ہونا شروع ہوئی' تو ہم نے اس نابینا سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی ہے' تو اس نابینا کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں اس کے معاملے سے متعلق کوئی چیز نازل نہ ہو جائے تو وہ کھڑا رہا اور یہ کہہ رہا تھا میں اللہ کے رسول کی ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب سے فرمایا: تم یہ بھی لکھو' وہ لوگ جنہیں کوئی ضرر لاحق نہ ہو''۔

ذِكْرُ اسْمِ هٰذَا الْاَعْمٰى الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الرُّخْصَةَ مِنْ اَجْلِهٖ

اس نابینا شخص کے نام کا تذکرہ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ رخصت نازل کی

4712– إسناده قوي . وهو في "مسند أبي يعلى" /1ورقة 91 .واخرجه الطبراني "856"/18 من طريق إبراهيم بن الحجاج السامي، بهذا الأسناد . وأخرجه الطبراني "856"/18، والبزاز "2203" من طرق عن عبد الواحد بن زياد، به . ذكره الهيثمي في "المجمع" 5/280 و7/9 وقال: رواه أبو والبزار والطبراني، ورجال أبي يعلى ثِقَاتٌ . وله شاهدٌ من حديث البراء بن عازب عند الطيالسي "1943"، والبخاري "4594"، ومسلم "1898" والترمذي "1670" و"3031" والنسائي 6/10،وأبو جعفر والطبري "10233"و"10234" و"10235" و"10236" و"10237" و"102348" و"10249"، والبيهقي 9/23 وآخر من حديث زيد بن أرقم عند الطبري "10238"، الطبراني "5053" . وثالث من حديث زيد بن ثابت وهو الآتي عند المصنف .

4713 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ أَكْتُبُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اكْتُبْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) (النساء: 95)، (وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) (النساء: 95)، قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَبِي مِنَ الزَّمَانَةِ مَا تَرَى قَدْ ذَهَبَ بَصَرِي، قَالَ: زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَثَقُلَتْ فَخِذُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى فَخِذِي، حَتَّى خَشِيتُ أَنْ تَرَفَّضَ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: اكْتُبْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) (النساء: 95)

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس (وحی کی) کتابت کیا کرتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ نوٹ کرو۔

''اہل ایمان میں سے بیٹھے رہ جانے (یعنی جہاد میں شریک نہ ہونے والے) لوگ برابر نہیں ہیں''۔

''اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتے ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ اسی دوران حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کو پسند کرتا ہوں' لیکن میرے اندر معذوری ہے' جو آپ ﷺ دیکھ رہے ہیں کہ میری بینائی رخصت ہو چکی ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میرے زانو پر موجود نبی اکرم ﷺ کا زانو اتنا وزنی ہو گیا کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میری ٹانگ ٹوٹ نہ جائے۔ جب نبی اکرم ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا تم یہ نوٹ کرو۔

''اہل ایمان میں سے بیٹھے رہ جانے والے وہ لوگ جنہیں کوئی ضرر لاحق نہ ہو وہ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں''۔

4713- أى تتكسر وتتحطم، وفى مصادر التخريج "حتى خشيت أن ترضها". وقوله "سرى عنه" أى: كشف عنه، وتجلى ما كان يأخذه من الكرب عند انزول الوحى. 2. إسناده قوى، ابن السرى وهو محمد بن المتوكل بن عبد الرحمٰن - وإن كان صاحب أوهام قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه احمد 5/184، والطبرى "10240"، والطبرانى "4899"/5، وأبو نعيم فى "الدلائل "175" من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد أخرجه الطبرانى "4899"، من طريق عبد الله بن مبارك، به. وأخرجه أحمد 5/184، والبخارى "2832" والبخارى "2832" فى الجهاد: باب قول الله عز وجل: (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ.)، و "4592" وفى التفسير: باب (لا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)، والترمذى "3033" فى التفسير: باب ومن سورة النساء، والنسائى 6/9 و9 - 10 فى الجهاد: باب فضل المجاهدين على القاعدين، والطبرى "10239"، والطبرانى "4814" و"4815" و"4816"، وابن الجارود "1034"، والبيهقى 9/23، والبغوى فى "تفسيره" 1/467 من طريق ابن شهاب الزهرى، عن سهل بن سعد الساعدى، عن مروان بن الحكم، عن زيد بن ثابت. وأخرجه أحمد 5/190 - 191، وأبو داؤد، "2507" فى الجهاد: باب فى الرخصة فى القعود من العذر، الحاكم 2/81، والبيهقى 9/ 23 من طريق خارجة بن زيد، عن بن ثابت.

ذِكْرُ مُشَارَكَةِ الْقَاعِدِ الْمَرِيضِ الْمُجَاهِدَ فِي الْاَجْرِ

جہاد میں حصہ نہ لینے والے بیمار کا اجر میں مجاہد کے ساتھ شریک ہونے کا تذکرہ

4714 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَجْلَانَ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ

(متنِ حدیث): كُنَّا فِي غَزَاةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ شَهِدَكُمْ اَقْوَامٌ بِالْمَدِينَةِ، حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ایک جنگ میں حصہ لے رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھ کچھ ایسے لوگ بھی اس میں شامل ہوئے ہیں جو مدینے میں موجود ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بیماری کی وجہ سے (جنگ میں شریک نہیں ہو سکے)

4714–حديث صحيح مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ عَجْلَانَ الأصبهاني لم يرو عن غير ابيه شيئاً ولا يعرف بجرح ولا تعديل، مترجم في "الجرح والتعديل " 8/53، وأبو عصام بن يزيد: ترجمة المؤلف في "ثقاته" 8/520 فقال: عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ عَجْلَانَ مَوْلَى مُرَّةَ الطيب، من أهل الكوفة، سكن أصبهان، ولقب عصام جبر، يروى عن الثورى ومالك بن مغلول، روى عنه ابنه محمد بن عصام، يتفرد ويخالف، وكان صدوقاً، حديثه عند الأصبهانيين .وذكره ابن أبي حاتم 7/26، وأبو نعيم في "تاريخ أصبهان" 2/138 فلم يذكرا فيه جرحاً ولاتعديلاً، وقد توبعا، وباقي السند على شرط مسلم .سفيان: هو الثورى، وأبو سفيان: هو طلحة بن نافع الواسطي .وأخرجه مسلم "1911" في الإمارة: باب ثواب من حبسه عن الغزو مرض أو عذر آخر، وابن ماجه "2765"في الجهاد: باب من حبسه العذر عن الجهاد، والبيهقي 9/24 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد بلفظ: كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في غزاة فقال: "إن بالمدينة لرجالاً ما سرتم مسيراً، ولا قطعتم وادياً إلا كانوا معكم، حبسهم المرض" .وأخرجه أحمد 3/341 من طريق حسن، عن ابن لهيعة، عن أبي الزبير، عن جابر .وفي الباب حديث أنس، وسيأتي برقم "4731" .

بَابُ الْخُرُوْجِ، وَكَيْفِيَّةِ الْجِهَادِ

باب: خروج کا بیان اور جہاد کی کیفیت

4715 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ، مَخَافَةَ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' قرآن کو ساتھ لے کر دشمن کی سرزمین کی طرف سفر کیا جائے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) اس اندیشے کے تحت (منع کیا ہے) کہیں دشمن اس کی بے حرمتی نہ کرے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4716 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، عَنْ اَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

4715– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 2/446 في الجهاد: باب النهي عن أن يسافر بالقرآن إلى أرض العدو . ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/7و63، والبخاري 2990 في الجهاد: باب كراهية السفر بالمصاحف إلى أرض العدو، والكفار إذا خيف وقوعه بأيديهم، وأبو داوٗد "2610" في الجهاد باب في المصحف يسافر به إلى أرض العدو، وابنه عبد الله في "المصاحف" ص206و207، وابن ماجه "2879" في الجهاد: باب النهي أن يسافر بالقرآن إلى أرض العدو، وابن الجارود "1064"، والبغوي "1234" . وأخرجه عبد الرزاق "9410"، والطيالسي "1855"، وأبو القاسم البغوي في "مسند على بن الجعد" "1223" و"2682"، وأحمد 2م6و10و55، والحميدي "699"، ومسلم "1869" "93" و"94"، وابن ماجه "2880"، وابن أبي داوٗد ص 205 و206 و207 و208 و209، والبيهقي 9/108، والبغوي "1233" من طرق عن نافع، به وانظر ما بعده .

4716– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وإسماعيل بن أبي أويس قد توبع، وأخوه: هو عبد الله الحميد بن عبد الله بن عبد الله بن أويس الأصبحي أبو بكر بن أبي أويس . وأخرجه أحمد 2/128 من طرق عبيد بن أبي قرة، عن سليمان بن بلال، بهذا الإسناد . وهذا قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبيد بن أبي قرة، قال ابن معين: ما به بأس، وقال يعقوب بن شيبة: ثقة صدوق، وذكره ابن حبان في "الثقات" . وأخرجه ابن أبي داوٗد في "المصاحف ص 209 من طريقين عن عبد العزيز بن مسلم، عن عبد الله بن دينار، به .

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ، مَخَافَةَ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ فِيْ قَوْلِهٖ مَخَافَةَ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ: بَيَانٌ وَّاضِحٌ، اَنَّ الْعَدُوَّ اِذَا كَانَ، فِيْهِمْ ضِعْفٌ، وَقِلَّةٌ وَّالْمُسْلِمُونَ فِيهِمْ قُوَّةٌ وَّكَثْرَةٌ، ثُمَّ سَافَرَ اَحَدُهُمْ بِالْقُرْآنِ، وَهُوَ فِيْ وَسَطِ الْجَيْشِ يَاْمَنُ، اَنْ لَا يَقَعَ ذٰلِكَ فِيْ اَيْدِي الْعَدُوِّ، كَانَ اسْتِعْمَالُ ذٰلِكَ الْفِعْلِ مُبَاحًا لَهُ، وَمَتٰى اَيِسَ مِمَّا، وَصَفْنَا لَمْ يَجُزْ لَهُ السَّفَرُ، بِالْقُرْآنِ اِلٰى دَارِ الْحَرْبِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' قرآن کو ساتھ لے کر دشمن کی سرزمین کی طرف سفر کیا جائے اس اندیشے کے تحت کہ کہیں دشمن اسے نقصان نہ پہنچائے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ''اس اندیشے کے تحت کہ کہیں دشمن اس تک پہنچ نہ جائے'' یہ اس بات کا واضح بیان موجود ہے' جب دشمن میں کمزوری بھی ہو' اور ان کی تعداد بھی کم ہو اور مسلمانوں میں قوت بھی ہو اور ان کی تعداد بھی زیادہ ہو' اور پھر کوئی مسلمان قرآن کو ساتھ لے کر سفر کرے اور وہ لشکر کے درمیان محفوظ حالت میں ہو' اس طرح کہ وہ قرآن دشمن کے ہاتھ نہ لگ سکتا ہو' تو پھر یہ کام کرنا اس آدمی کے لیے مباح ہوگا' لیکن جب اس طرح کی صورتحال نہ ہو' جو ہم نے ذکر کی ہے تو آدمی کے لیے قرآن کو ساتھ لے کر دار الحرب کی طرف سفر کرنا جائز نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ خَيْرِ الْجُيُوْشِ وَالصَّحَابَةِ

بہترین لشکر اور بہترین ساتھیوں کی صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

4717 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ

4717-إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وعبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة الهذلي . وهو في "مسند أبي يعلى " "2587" . وأخرجه أبو داؤد "2661" في الجهاد: باب فيما يستحب من الجيوش والرفقاء والسرايا، من طريق أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد . وقال: والصحيح أنه مرسل .وأخرجه أحمد 1/294، والترمذي "1555"في السير: باب ماجاء في السرايا، والطحاوي في "مشكل الآثار" 1/238، وابن خزيمة "2538"، والحاكم 1/443 و 2/ 101، والبيهقي 9/156 من طريق وهب بن جرير، به . قال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه لخلاف بين الناقلين فيه عن الزهري، وكذا قال الذهبي في "مختصره"، وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريبلا سند لا يسنده كبير أحد غير جرير بن حازم، وإنما روى هذا الحديث عن الزهري عن النبي صلى الله عليه سلم مرسلا . وقال البيهقي: تفرد به جرير بن حازم موصولاً، وتعقبه ابن التركماني بقوله: هذا ممنوع لأن جريراً ثقة، وقد زاد الإسناد فيقبل قوله، كيف وقد تابعه عليه غيره . وقال المناوي في "فيض "القدير 3/474: ولم يصححه الترمذي، لأنه يروى مسنداً ومرسلاً ومعضلا، قال ابن القطان: لكن هذا ليس بعلة، فالأقرب صحته، قلت: وصححه أيضاً الضياء المقدسي في "المختارة" /62 292/2 .وأخرجه الدارمي 2/215، من طريق حبان بن علي، عن يونس، به دوأخرجه الدارمي 2/215، وأحمد 1/299، وأبو يعلى "2714" من طريق حبان بن علي، عن عقيل عن الزهري، به .وأخرجه الطحاوي 1/339 من طريق مندل وحبان، عن يونس بن يزيد، عن عقيل، عن ابن شهاب، به .وأخرجه عبد الرزاق "9699" من طريق معمر، والطحاوي 1/339من طريق عقيل بن خالد، كلاهما عن الزهري، قال: قال رسول الله صلى الله عليه سلم . . . . . .كذا منقطعاً .

جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يَزِيدَ الْاَيْلِيَّ، يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُ مِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ اَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَلَنْ يُّغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بہترین ساتھی چار افراد ہوتے ہیں۔ بہترین چھوٹی مہم چار سو افراد کی ہوتی ہے اور بہترین لشکر چار ہزار افراد کا ہوتا ہے اور بارہ ہزار لوگ کمی کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوتے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّحُثَّ اَنْصَارَهُ، لَا سِيَّمَا مَنْ كَانَ اَقْرَبَ مِنْهُمْ اِلَيْهِ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنے مددگاروں کو ترغیب دے بطور خاص ان لوگوں کو جو اس کے زیادہ قریب ہوں

4718 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَوْمَ اُحُدٍ لَمَّا اَرْهَقُوْهُ وَهُوَ فِي سَبْعَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، وَرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا، فَهُوَ رَفِيْقِي فِي الْجَنَّةِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَامَ اٰخَرُ، فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ، حَتّٰى قُتِلَ السَّبْعَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنْصَفْنَا اَصْحَابَنَا، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَاْ لَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر جب ان لوگوں نے پسپائی اختیار کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سات انصاریوں اور ایک قریشی کے ہمراہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں کون ہم سے دور کرے گا۔ ایسا شخص جنت میں میرا ساتھی ہوگا' تو ایک انصاری شخص کھڑا ہوا۔ اس نے لڑائی کی' یہاں تک کہ شہید ہوگیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات کہی تو پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اس نے لڑائی کی' یہاں تک کہ وہ شہید ہوگیا۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل یہی بات کہتے رہے' یہاں تک کہ وہ ساتوں آدمی شہید ہوگئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا اے اللہ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ زمین میں تیری عبادت نہ کی جائے (اس کے بعد روایت کے الفاظ شاید مکمل نقل نہیں ہوئے)

4718- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في "مسند" أبي يعلى "3319"" .وأخرجه مسلم "1789" في الجهاد والسير: باب غزوة أحد، عن هداب "ويقال له: هدبة ابن خالد، بهذا الإسناد، وزاد في مسنده مع ثابت: علي بن زيد .وأخرجه احمد 3/286،عن عفان، عن حماد، عن ثابت وعلي بن زيد، عن أنس .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّحُثَّ النَّاسَ عَلَى الْخُرُوجِ اِلَى الْغَزْوِ، فِيْ وَقْتٍ بِعَيْنِهٖ، وَاِنْ فَاتَهُمْ فِيْهِ الصَّلَاةُ، فِيْ اَوَّلِ الْوَقْتِ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کسی متعین وقت میں لوگوں کو جہاد کے لیے نکلنے کی ترغیب دے اگرچہ ایسا کرنے کی صورت میں نماز اپنے ابتدائی وقت میں ادا نہ کی جا سکے

4719 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ، فِيْ كِتَابِ الْمَشَايِخِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَادٰى فِيْنَا مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْاَحْزَابِ، اَلَا لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ، اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ، فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ، فَصَلَّوْا دُوْنَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ، وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ: لَا نُصَلِّيْ اِلَّا حَيْثُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ، قَالَ: فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احزاب کے موقع پر جب ہم لوگ واپس آ رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا۔ خبردار کوئی بھی شخص بنو قریظہ کے (علاقے تک پہنچنے سے) پہلے ظہر کی

4719– قال الإمام الذهبي في "تذكرته" 2/707: وقد خرج لنفسه معجم شيوخه في ثلاثة أجزاء . قلت: ومن هذا المعجم نسختان خطيتان، الأولى: في دار الكتب المصرية حديث "1913"، وتقع في 38ورقة، وعليه سماع من سنة 556هـ، والثانية: في تشستربتي تحت رقم "3796"، ويقع في 34ورقة كتبت سنة 581هـ .3 لفظ البخاري "لايصلين أحد العصر" قال الحافظ 7/471 – 472: كذا وقع في جميع النسخ عند البخاري، ووقع في جميع النسخ عند مسلم "الظهر" مع اتفاق البخاري ومسلم على روايته عن شيخ واحد بإسناد واحد، وقد وافق مسلماً أبو يعلى وآخرون، وكذلك أخرجه ابن سعد عن أبي غسان مالك بن إسماعيل عن جويرية بلفظ "الظهر"، وابن حبان من طريق أبي غسان كذلك، ولم أره من رواية جويرية إلا بلفظ "الظهر"، غير أن أبا نعيم في "المستخرج" أخرجه من طريق أبي حفص السلمي عن جويرية فقال "العصر" .وأما أصحاب المغازي فاتفقوا على أنها العصر، قال ابن إسحاق: لما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم من الخندق راجعاً إلى المدينة أتاه جبريل الظهر فقال: إن الله يأمرك أن تسير إلى بني قريظة، فامر بلالاً فأذن في الناس: من كان سامعاً مطيعاً فلا يصلين العصر إلا في بني قريظة . وكذلك أخرجه الطبراني 19/ "160"، البيهقي في "الدلائل" 4/7 بإسناد صحيح إلى الزهري، عن عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالك، عن عمه عبيد الله بن كعب، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رجع من طلب الأحزاب وضع عنه اللامة، واغتسل، واستجمر فتبدى له جبريل، فقال: عذيرك من محارب، ألا أراك قد وضعت اللأمة وما وضعناها بعد، قال فوثب رسول الله فزعاً، فعزم على الناس أن لا يصلوا العصر حتى يأتوا بني قريظة، قال: فلبس الناس السلاح، فلم يأتوا بني قريظة حتى غربت الشمس قال: فاختصموا عند غروب الشمس، فصلت طائفة العصر، وتركتها طائفة، وقالت: إنا في عزيمة رسول الله صلى الله عليه وسلم فليس علينا إثم، فلم يعنف واحداً من الفريقين .واخرجه الطبراني 19/ "160" من هذا الوجه موصولاً بذكر كعب مالك فيه .وللبيهقي 4/8 من طريق القاسم بن محمد عن عائشة رضي الله عنها نحوه مطولاً، وفيه "فصلت طائفة إيماناً واحتساباً، وتركت طائفة إيماناً واحتساباً" وهذا كله يؤيد رواية البخاري في أنها العصر .

نماز ہرگز ادا نہ کرے۔ کچھ لوگوں کو نماز کا وقت رخصت ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو انہوں نے بنو قریظہ تک پہنچنے سے پہلے ہی نماز ادا کر لی۔ جب کہ کچھ لوگوں نے کہا: ہم اس وقت تک نماز ادا نہیں کریں گے جب تک اس چیز پر عمل نہیں کرتے جو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اگرچہ نماز کا وقت رخصت ہو جائے۔

راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے دونوں فریقوں میں سے کسی کو بھی غلط قرار نہیں دیا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اسْتِعَارَةِ الْإِمَامِ السِّلَاحَ، مِنْ بَعْضِ رَعِيَّتِهٖ، اِذَا اَرَادَ قِتَالَ اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ

امام کا اپنی بعض رعایا سے عاریت کے طور پر ہتھیار لینے کے مباح ہونے کا تذکرہ' جبکہ اس کا ارادہ اللہ کے کافر دشمنوں سے جنگ کرنے کا ہو

4720 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بِنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَتَتْكَ رُسُلِي، فَاَعْطِهِمْ، اَوِ ادْفَعْ اِلَيْهِمْ، ثَلَاثِيْنَ بَعِيْرًا، اَوْ ثَلَاثِيْنَ دِرْعًا، قَالَ: قُلْتُ: الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟، قَالَ: نَعَمْ

❀❀ صفوان بن یعلی بن امیہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب میرا پیغام رساں تمہارے تک آئے' تو تم اسے تیس اونٹ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تیس زرہیں ادا کر دینا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے حوالے کر دینا تو میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ عارضی طور پر ہیں' جنہیں ادا کر دیا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْاِمَامِ، اَنْ يَّسْتَشِيْرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَيَسْتَثْبِتَ آرَاءَ هُمْ، عِنْدَ مُلَاقَاةِ الْاَعْدَاءِ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ دشمن سے سامنا ہونے کے وقت

4719- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخاري "946" في صلاة الخوف: باب صلاة الطالب والمطلوب راكباً وإيماء، "4119" في المغازي: باب مرجع النبي صلى الله عليه وسلم من الأحزاب ومخرجه إلى بني قريظة ومحاصرته إياهم، ومسلم "1770" في الجهاد والسير: باب المبادرة بالغزو، والبيهقي 10/119 من طريق عبد الله بن محمد بن أسماء بهذا الإسناد .وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" 4/74، والبيهقي في "دلائل النبوة" 4/6 من طريق مالك بن إسماعيل أبي غسان الهندي، عن جويرية بن أسماء به .

4720- إسناده صحيح على شرط الشيخين . همام: هو ابن يحيى، وقتادة: هو ابن دعامة، وعطاء : هو ابن أبي رباح .وأخرجه أبو داؤد "3566" في البيوع: باب في تضمين العارية، والنسائي كما في "التحفة" 9/ 116من طريق إبراهيم بن المستمر، عن حبان بن هلال، بهذا الإسنادوأخرجه أحمد 4/222من طريق بهز بن أسد، عن همام، به .وله شاهد صحيح من حديث أبي امامة سيرد عند المؤلف برقم "5094" .

مسلمانوں سے مشورہ لے اور ان کی آراء کا جائزہ لے

4721 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ سَارَ اِلٰی بَدْرٍ، فَجَعَلَ يَسْتَشِيرُ النَّاسَ، فَاَشَارَ عَلَيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَشَارَهُمْ، فَاَشَارَ عَلَيْهِ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ يَسْتَشِيرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: وَاللّٰهِ مَا يُرِيدُ غَيْرَنَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: اَرَاكَ تَسْتَشِيرُ، فَيُشِيرُونَ عَلَيْكَ، وَلَا نَقُوْلُ كَمَا قَالَ بَنُو اِسْرَائِيلَ: (اذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا)، وَلٰكِنْ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَوْ ضَرَبْتَ اَكْبَادَهَا، حَتّٰی تَبْلُغَ بَرْكَ الْغِمَادِ كُنَّا مَعَكَ

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر روانہ ہونے سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے مشورہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنی رائے بیان کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے پیش کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل مشورہ لیتے رہے' یہاں تک کہ انصار نے کہا: اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف ہماری رائے جاننا چاہتے ہیں' تو ایک انصاری صاحب نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ مشورہ لے رہے ہیں لوگ آپ کو مشورہ دے رہے ہیں ہم اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے کہا تھا: ''تم اور تمہارا پروردگار جا کر جنگ میں حصہ لو''۔

اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ لڑتے ہوئے ''برک غماد'' تک چلے جائیں' تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہیں گے۔

ذِكْرُ اسْمِ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِي، قَالَ لِلْمُصْطَفٰی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا

اس انصاری کے نام کا تذکرہ' جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز کہی تھی جو ہم نے ذکر کی ہے

4722 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ النَّاسَ اَيَّامَ بَدْرٍ، فَتَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ، فَصَافَ عَنْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ، فَصَافَ عَنْهُ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِيَّانَا تُرِيدُ لَوْ اَمَرْتَنَا، اَنْ نَخُوضَ الْبَحْرَ لَخُضْنَاهُ، اَوْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰی بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ،

4721– أسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "مسند أبي يعلى" "3803" وأخرجه أحمد 3/105 و188، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/185، وأبو يعلى "3766" من طرق عند جميد، بهذا الإسناد وانظر ما بعده

4722–وأخرجه أحمد 3/ 219 – 220 257 258، ومسلم "1779" في الجهاد والسير: باب غزوة بدر، وأبو داوٗد "2681" في الجهاد: باب في الأسير ينال منه ويضرب ويقرر، من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .

وَانْطَلَقَ اِلٰی بَدْرٍ، فَاِذَا هُمْ بِرَوَایَا لِقُرَیْشٍ، فِیْهَا عَبْدٌ اَسْوَدُ لِبَنِی الْحَجَّاجِ، فَاَخَذَهُ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلُوْا یَسْاَلُوْنَهٗ اَیْنَ اَبُوْ سُفْیَانَ وَاَیْنَ تَرَکْتَهٗ؟، فَیَقُوْلُ: وَاللّٰهِ مَا لِیْ بِاَبِیْ سُفْیَانَ عِلْمٌ هٰذِهٖ قُرَیْشٌ اَبُوْ جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ، وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِیْعَةَ، وَشَیْبَةُ بْنُ رَبِیْعَةَ، وَاُمَیَّةُ بْنُ خَلَفٍ، فَاِذَا قَالَ لَهُمْ ذٰلِكَ ضَرَبُوْهُ، فَیَقُوْلُ: دَعُوْنِیْ، دَعُوْنِیْ اُخْبِرُکُمْ، فَاِذَا تَرَکُوْهُ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا لِیْ بِاَبِیْ سُفْیَانَ مِنْ عِلْمٍ، وَلٰکِنْ هٰذِهٖ قُرَیْشٌ قَدْ اَقْبَلَتْ، فِیْهِمْ اَبُوْ جَهْلٍ، وَعُتْبَةُ، وَشَیْبَةُ ابْنَا رَبِیْعَةَ، وَاُمَیَّةُ بْنُ خَلَفٍ، قَدْ اَقْبَلُوْا، وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ، فَانْصَرَفَ، فَقَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّکُمْ لَتَضْرِبُوْنَهٗ، اِذَا صَدَقَکُمْ، وَتَدَعُوْنَهٗ اِذَا کَذَبَکُمْ هٰذِهٖ قُرَیْشٌ، قَدْ اَقْبَلَتْ تَمْنَعُ اَبَا سُفْیَانَ، قَالَ: فَاَوْمَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ اِلَی الْاَرْضِ، وَقَالَ: هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا، وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا، قَالَ اَنَسٌ: فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، مَا اَمَاطَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ عَنْ مَصْرَعِهٖ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے مشورہ لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کچھ گفتگو کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید رائے مانگی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بات چیت کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید رائے مانگی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمارے رائے جاننا چاہتے ہیں۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بات کا حکم دیں کہ ہم سمندر میں کود جائیں' تو ہم سمندر میں کود جائیں گے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بات کا حکم دیں کہ ہم ان سے لڑتے ہوئے برک غماد تک چلے جائیں' تو ہم ایسا بھی کرلیں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ہدایت کی اور بدر کی طرف روانہ ہو گئے وہاں قریش کے کچھ لوگ آ چکے تھے۔ جن میں بنوحجاج کا ایک سیاہ فام غلام بھی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اسے پکڑ لیا اور اس سے دریافت کرنے لگے ابوسفیان کہاں ہے تم نے اسے کہاں چھوڑا تھا۔ وہ یہی کہتا جارہا تھا۔ اللہ کی قسم! مجھے ابوسفیان کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے یہ تو قریش کے لوگ ہیں۔ ابوجہل بن ہشام ہے' عتبہ بن ربیعہ ہے' شیبہ بن ربیعہ ہے' امیہ بن خلف ہے۔ جب وہ ان کے سامنے یہ بات کہتا تو یہ لوگ اس کی پٹائی کرتے تو وہ یہ کہتا کہ تم مجھے چھوڑ دو۔ تم مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ جب وہ اسے چھوڑ دیتے تو وہ پھر یہی کہتا اللہ کی قسم! مجھے ابوسفیان کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے یہ تو قریش آ رہے ہیں۔ جن میں ابوجہل ہے' عتبہ ہے' شیبہ ہے یہ دونوں ربیعہ کے بیٹے ہیں اور امیہ بن خلف ہے۔ یہ لوگ آ رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا کررہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی تو ارشاد فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان' ہے' جب یہ تمہارے ساتھ سچ بات کہتا ہے' تو تم لوگ اس کی پٹائی شروع کردیتے ہو اور جب غلط بیانی کرتا ہے' تو تم اسے چھوڑ دیتے ہو۔ یہ قریش آئے ہیں جو ابوسفیان کو بچانے کے لیے آئے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس کے لیے زمین کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: کل فلاں شخص یہاں مرا ہوا ہوگا۔ کل فلاں شخص یہاں مرا ہوا ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ان میں سے کوئی بھی شخص اس مخصوص جگہ سے ہٹا ہوا نہیں تھا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ، أَنْ يَغْزُوَ بِالنِّسَاءِ لِسَقْيِ الْمَاءِ، وَمُدَاوَاةِ الْجَرْحَى

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ پانی پلانے اور زخمیوں کی دیکھ بھال کے لیے خواتین کو جنگ میں ساتھ لے جائے

4723 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ سُلَيْمٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَغْزُو بِنَا مَعَهُ نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، لِتَسْقِيَ الْمَاءَ، وَتُدَاوِيَ الْجَرْحَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ ہم انصاری خواتین کو بھی لے کر گئے تھے تاکہ وہ پانی پلائیں اور زخمیوں کا علاج کریں۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ غَزْوِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ، وَخِدْمَتِهِنَّ إِيَّاهُمْ فِي غَزَاتِهِمْ

خواتین کا مردوں کے ہمراہ جنگ میں حصہ لینے اور جنگ کے دوران ان کی خدمت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

4724 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَغْزُو بِنَا مَعَهُ نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ نَسْقِي الْمَاءَ، وَنُدَاوِي الْجَرْحَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ ہم انصاری خواتین کو بھی لے کر گئے تھے تاکہ ہم پانی پلائیں اور زخموں کا علاج کریں۔

4723– إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه الطبراني "25/"302" من طريق الصلت بن مسعود بهذا الإسناد، وقال الهيثمي في "المجمع5/324": رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح .وأخرجه مسلم "1810"في الجهاد والسير: باب غزوة النساء مع الرجال، والترمذي "1575" في السير: باب ماجاء في خروج النساء في الحرب، وأبو داؤد "2531" في الجهاد: باب في النساء يغزون، والبيهقي 9/30من طريق عن جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يغزو بام سليم ونسوة . . . . . ." .وفي الباب عن الربيع بنت معوذ قالت: "كنا نغزو مع النبي صلى الله عليه وسلم، فنسقي القوم، ونخدمهم ونرد الجرحى والقتلى إلى المدينة" .وأخرجه البخاري "2882" و "2883" و "5679" .

4724– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله .

ذِکْرُ اِبَاحَةِ خُرُوْجِ الصِّبْیَانِ، اِلَی الْغَزْوِ لِیَخْدِمُوا الْغُزَاةَ فِیْ غَزَاتِهِمْ

بچوں کو جنگ پر ساتھ لے جانے کے مباح ہونے کا تذکرہ تاکہ وہ مجاہدین کی خدمت کریں

4725 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ، مَوْلٰی ثَقِیْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْکَنْدَرَانِیُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاَبِیْ طَلْحَةَ: اَلْتَمِسْ لِیْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِکُمْ یَخْدُمُنِیْ حَتّٰی آتِیَ خَیْبَرَ، فَخَرَجَ بِیْ اَبُوْ طَلْحَةَ مُرْدِفِیْ، وَاَنَا غُلَامٌ رَاهَقْتُ الْحُلُمَ، فَکُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا نَزَلَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنے لڑکوں میں سے میرے لیے کوئی لڑکا لے کر آؤ جو میری خدمت کیا کرے جب تک میں خیبر نہیں پہنچ جاتا (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنے پیچھے سوار کر کے لے گئے۔ میں ان دنوں لڑکا تھا اور بالغ ہونے کے قریب تھا تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پڑاؤ کیا' تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا رہا۔

ذِکْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِسْتِعَانَةِ بِالْمُشْرِکِیْنَ، عَلٰی قِتَالِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْکَفَرَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کے دشمن کافروں سے جنگ کے لیے مشرکین سے مدد لی جائے

4726 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْفُضَیْلِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِیَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ لَحِقَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُقَاتِلَ مَعَهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی

4725- أسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخارى "2893" من الجهاد: باب من غزا بصبى للخدمة، والبيهقى 6/ 304 من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقى 9/125من طريق سعيد بن منصور، عن يعقوب بن عبد الرحمٰن، به .وأخرجه أحمد 3/159، والبخارى "5425" فى الأطعمة: باب الحيس، و "6363" فى الدعوات: باب التعوذ من غلبة الرجال ومسلم "1365" فى الحج: باب فضل المدينة ودعاء النبى صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة، والنسائى 8/274 فى الاستعاذة: باب الاستعاذة: من غلبة الرجال، وأبو يعلى "3703" من طريق إسماعيل بن جعفر، عن عمرو بن أبى عمرو، به .

4726- إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن مهدى: هو عبد الرحمٰن .وأخرجه أحمد 3/148 – 149، ومسلم "1817" فى الجهاد: باب كراهية الإستعانة فى الغزو بكافر، من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى، بهذا الإسنادوأخرجه أحمد 3/ 67 – 68، "1817" والترمذى "1558" فى السير: باب ما جاء فى أهل الذمة يغزون مع المسلمين هل يسهم لهم"وقد تحرف فيه "نيار إلى: دينار"، وأبو داوٗد "2732" فى الجهاد: باب فى المشرك يسهم له، والبيهقى 9/ 36 – 37 من طرق عن مالك، به .وأخرجه الدارمى 2/ 233 من طريق وكيع عن مالك بن أنس، عن عبد الله بن دينار، عن عروة، عن عائشة .وأخرجه ابن أبى شيبة 12/395، من طريقه ابن ماجه "2832" فى الجهاد: بابن الاستعانة بالمشركين، عن وكيع، عن مالك .

اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِرْجِعْ فَاِنَّا لَا نَسْتَعِینُ بِمُشْرِكٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مشرکین سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر ملا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں حصہ لے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم واپس چلے جاؤ۔ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے۔

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ، الَّتِي يُفَرَّقُ بِهَا بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ، وَبَيْنَ غَيْرِهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

اس علامت کا تذکرہ جس کے ذریعے مسلمانوں میں سے جنگجولوگوں اور جنگ میں حصہ نہ لینے والوں کے درمیان امتیاز ہوتا ہے

4727 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ الدَّغُولِيُّ، بِخَبَرٍ غَرِيبٍ مِّنْ كِتَابِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ دِينَارٍ الْكِرْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَغَيْرُهُ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): عُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ، وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَلَمْ اَحْتَلِمْ فَلَمْ يَقْبَلْنِي، ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَقَبِلَنِي

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ غزوہ احد کے موقع پر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا۔ میری عمر چودہ برس تھی۔ میں ابھی بالغ نہیں ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبول نہیں کیا' پھر غزوہ خندق کے موقع پر مجھے پیش کیا گیا میری عمر اس وقت پندرہ سال تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبول کر لیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ، اَنَّ تَمَامَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً لِلْمَرْءِ لَا يَكُونُ بُلُوغًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: آدمی کا پندرہ سال کا ہو جانا' بالغ ہونا شمار نہیں ہوتا

4728 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

4727– حديث صحيح . محمد بن داؤد بن دينار ترجمه المؤلف في "الثقات" 9/143،فقال: محمد بن داؤد بن دينار الكرماني، سكن سرخس يروى عن يعلى ومحمد ابنى عبيد، حدثنا عنه محمد بن عبد الرحمٰن الدغولي وغيره، مات سنة ستين ومئتين أو قبلها أو بعدها بقليل . وعبد اللّٰه بن نافع اثنان وكلاهما يروى عن مالك الأول: الصائغ . وهو ثقة صحيح الكتاب، وفي حفظه لين، والثاني: الزبيرى وهو صدوق، وباقي السند ثقات، وانظر الحديث الآتي .وأخرجه الطيالسي "1859" عن أبي معشر نجيح بن عبد الرحمٰن المدني، عن نافع، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بهذا الإسناد .وأخرجه ابن البيهقي 6/ 55 من طريق أبي معاوية، عن أبي معشر، عن نافعن به وزادوا في أوله "عرضت عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوم بدر وأنا ابن ثلاث عشرة سنة فردني" .

قَالَ:

(متن حدیث): عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَلَمْ يُجِزْنِىْ، وَلَمْ يَرَنِىْ بَلَغْتُ، ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَاَجَازَنِىْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا میری عمر چودہ سال تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (جنگ میں حصہ لینے کی) اجازت نہیں دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں' میں بالغ نہیں ہوا تھا' پھر میں پندرہ سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الرَّجُلَيْنِ، اِذَا خَرَجَ اَحَدُهُمَا فِىْ سَبِيْلِهٖ، وَهُمَا مِنْ قَبِيْلَةٍ، اَوْ دَارٍ وَاحِدَةٍ، بِكَتْبِهِ الْاَجْرَ بَيْنَهُمَا

اللہ تعالیٰ کا ان دو افراد پر فضل کرنے کا تذکرہ' جب ان میں سے کوئی ایک اللہ کی راہ میں نکلتا ہے اور وہ دونوں ایک ہی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہوں' یا ایک ہی محلہ میں رہتے ہوں (اور دوسرا اس کے گھر والوں کی دیکھ بھال کرتا ہے) تو اجر ان دونوں کے لیے نوٹ کیا جاتا ہے

4729 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ، مَوْلَى الْمَهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِىْ لِحْيَانَ، فَقَالَ: لِيُنْتَدَبْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا، وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا

4728- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البيهقي 6/55 من طريق محمد بن بكر البرساني، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/17، والبخاري "2664" في الشهادات: باب بلوغ الصبيان وشهاداتهم، و "4097" في المغازي: باب غزوة الخندق، ومسلم "1868" في الإمارة: باب بيان سن البلوغ، والترمذي "1711" في الجهاد: باب ما جاء في حد بلوغ الرجل ومتى يفرض له، والنسائي 6/ 155 – 156 في الطلاق: باب متى يقع طلاق الصبي، وأبو داوُد "4406" و"4407" في الحدود: باب في الغلام يصيب الحد، وابن ماجه "2543" في الحدود: باب من لا يجب عليه الحد، وابن سعد في "الطبقات" 4/143، والبيهقي في "السنن" 3/83 و6/54 – 55 و55 و8/264 و9/21 و22، وفي "الدلائل" 3/395 من طرق عن عبيد الله بن عمر العمري، به .

4729- إسناده صحيح على شرط الصحيح . ابن سلم: هو عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ الْمَقْدِسِيُّ، وعبد الرحمٰن: هو ابن إبراهيم الملقب بدحيم، وهو من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبي سعيد مولى المهري فمن رجال مسلم .وأخرجه الطيالسي "2204"، وأحمد 3/34 – 35، ومسلم "1896" "137" في الإمارة: باب فضل إعانة الغازي في سبيل الله بمركوب وغيره وخلافته في أهله بخير والبيهقي 9/40 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/55، ومسلم "1896" "138"، وأبو داوُد "2510" في الجهاد: باب ما يجزئ من الغزو، والبيهقي 9/40 و48 من طريقين عن يزيد بن أبي حبيب، عن يزيد بن أبي سعيد مولى المهري، عن أبيه، به .

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان کی طرف ایک مہم روانہ کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دو آدمیوں میں سے ایک روانہ ہو جائے' اجر ان دونوں کے درمیان (تقسیم ہوگا)

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ، إِذَا تَجَهَّزَ لِلْغَزَاةِ، وَحَدَثَتْ بِهِ عِلَّةٌ، أَنْ يُّعْطِيَ مَا جَهَّزَ لِنَفْسِهِ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، لِيَغْزُوَ بِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' جب وہ جنگ کے لیے سامان تیار کرلے

اور پھر اسے کوئی علت پیش آجائے' تو وہ اپنے لیے تیار کیا جانے والا سامان اپنے کسی مسلمان بھائی کو دیدے تاکہ وہ اس کے ذریعے جنگ میں حصہ لے

4730 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ وَلَيْسَ لِي مَا أَتَجَهَّزُ بِهِ، قَالَ: اذْهَبْ إِلَى فُلَانٍ الْأَنْصَارِيِّ، فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ، فَقُلْ لَهُ يُقْرِئُكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ، وَيَقُولُ لَكَ ادْفَعْ إِلَيَّ مَا تَجَهَّزْتَ بِهِ، فَأَتَاهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهِ: لَا تُخْفِي مِنْهُ شَيْئًا، فَوَاللّٰهِ لَا تُخْفِينَ مِنْهُ شَيْئًا، فَيُبَارَكَ لَكِ مِنْهُ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جہاد کے لیے جانا چاہتا ہوں' لیکن میرے پاس اس کا ساز و سامان نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم فلاں انصاری کے پاس چلے جاؤ اس کے پاس ساز و سامان ہے تم اس سے کہنا کہ اللہ کے رسول تمہیں سلام کہہ رہے ہیں' اور یہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ تم اپنا ساز و سامان مجھے دے دو۔ وہ شخص اس انصاری کے پاس آیا' تو اس شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اس سے کوئی بھی چیز پوشیدہ نہ رکھنا۔ اللہ کی قسم! تم نے اس سے جو بھی چیز چھپانے کی کوشش کی تو اس میں تمہیں برکت نصیب نہیں ہوگی۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، عَلَى الْقَاعِدِ الْمَعْذُورِ، بِإِعْطَائِهِ أَجْرَ الْغَازِي الْمُجْتَهِدِ فِي غَزَاتِهِ

اللہ تعالیٰ کا بیٹھے رہ جانے والے معذور پر یہ فضل کرنے کا تذکرہ'

4730- إسناده صحيح على شرط مسلم وهو في "مسند أبي يعلى" "3293"". وأخرجه أحمد 3/207، ومسلم "1894" في الإمارة: باب فضل إغاثة الملهوف، وأبو داؤد "2780" في الجهاد: باب فيما يستحب من إنفاذ الزاد في الغزو إذا قفل، والبيهقي 9/28، والبغوي "3309" من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .

وہ اسے اس غازی کا اجر عطا کرتا ہے‘ جو جنگ کے دوران جہاد میں حصہ لیتا ہے

4731 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مِنْ مَسِيْرٍ، وَلَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ، اِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ فِيْهِ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ؟، قَالَ: نَعَمْ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے‘ اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

”مدینہ منورہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم نے جو بھی سفر کیا جس بھی وادی سے گزرے وہ لوگ وہاں تمہارے ساتھ تھے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ لوگ مدینہ میں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں یہ وہ لوگ ہیں جو عذر کی وجہ سے (جہاد میں) شریک نہیں ہو سکے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِى مِنْ اَجَلِهٖ، اَنْزَلَ اللّٰهُ (لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا اَتَوْا) (آل عمران: 188)

اس سبب کا تذکرہ‘ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی

”تم ان لوگوں کے بارے میں ہرگز یہ گمان نہ کرو جو اس چیز سے خوش ہیں جو انہوں نے کیا ہے“

4732 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ

4731– وإسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب . وأخرجه أحمد 3/103، والبخارى "2839" فى الجهاد: باب من حبسه العذر عن الغزو، و"4423" فى المغازى: باب رقم "81"، وابن ماجه "2764" فى الجهاد: باب من حبسه العذر عن الجهاد، من طرق عن حميد الطويل، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى بإثر الحديث "2839" تعليقاً عن موسى بن إسماعيل، حدثنا حمادن عن حميد عن موسى بن أنس، عن أبيه، وقال: الأول أصح، يعنى حذف موسى بن أنس من الإسناد . وأخرجه أبو داوُد "2508" فى الجهاد: باب فى الرخصة فى القعود من العذر، ومن طريقه البيهقى 9/24 عن موسى، بِهٖ . وانظر "الفتح 6/56" .

4732– إسناد صحيح على شرط مسلم محمد بن سهل بن عسكر من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . ابن أبى مريم: هو سعيد بن الحكم بن محمد بن سالم . وأخرجه مسلم "2777" فى صفات المنافقين، والطبرى فى "تفسيره" "8335" من طريق محمد بن سهل بن عسكر، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى "4567" فى تفسير: باب (لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُونَ بِمَا اَتَوْا)، ومن طريقه البغوى فى "تفسير" 1/384، وأخرجه مسلم "2777" والطبرى "8335" والبيهقى 9/36 من طريق سعيد بن أبى مريم، بِهٖ . وذكره السيوطى فى "الدر المنثور" 2/404 وزاد نسبته إلى ابن المنذر، وابن حاتم، والبيهقى فى "شعب الإيمان" .

الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَزْوِ وَتَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ، خِلَافَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَاَحَبُّوا اَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا، فَنَزَلَ (لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا اَتَوْا) (آل عمران: **188**)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں کچھ لوگ منافقین تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنگ میں شرکت کے لیے تشریف لے جاتے تو یہ لوگ پیچھے رہ جاتے اور پیچھے رہنے پر خوش ہوتے تھے' اور پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آتے' تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عذر پیش کرتے اور اس بات کی قسم اٹھاتے اور اس بات کو پسند کرتے کہ انہوں نے جو کام نہیں کیا اس پر ان کی تعریف کی جائے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''تم ان لوگوں کے بارے میں ہرگز گمان نہ کرو جو اس چیز پر خوش ہوتے ہیں جو انہوں نے کیا ہے''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَعَاقُبِ الْجَمَاعَةِ، الْبَعِيرَ الْوَاحِدَ فِي الْغَزْوِ، عِنْدَ عَدَمِ الْقُدْرَةِ عَلَى غَيْرِهِ

جنگ کے دوران کئی لوگوں کا ایک ہی اونٹ پر یکے بعد دیگرے سوار ہونے کے مباح ہونے کا تذکرہ' جبکہ ان کے پاس اور اونٹ نہ ہوں

4733 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، اَنَّهُمْ كَانُوا يَوْمَ بَدْرٍ بَيْنَ كُلِّ ثَلَاثَةٍ بَعِيرٌ، وَكَانَ زَمِيلَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ، وَاَبُو لُبَابَةَ، فَإِذَا حَانَتْ عُقْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَا: ارْكَبْ وَنَحْنُ نَمْشِي، فَيَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنْتُمَا بِاَقْوَى مِنِّي، وَمَا اَنَا بِاَغْنَى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر ایک اونٹ تین آدمیوں کے لیے استعمال ہو رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدل چلنے کی باری آتی' تو یہ دونوں صاحبان گزارش کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار رہیں ہم پیدل چلتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: نہ تو تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقت ور ہو اور نہ ہی میں تم دونوں سے زیادہ اجر سے بے نیاز ہوں۔

4733- إسناده حسن، عاصم وهو ابن أبي النجود روى له الشيخان مقروناً وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال مسلم . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي . وأخرجه الحاكم 3/20، والبيهقي 5/285 من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد . وقال الحاكم: حديث صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أحمد 1/411 و422 و424، والبزار وفيه عاصم بن بهدلة وحديثه حسن، وبقية رجاله رجال الصحيح .

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَعَاقُبِ الْجَمَاعَةِ، الْبَعِيرَ الْوَاحِدَ فِي الْغَزَاةِ

جنگ کے دوران کچھ لوگوں کا ایک ہی اونٹ پر یکے بعد دیگرے سوار ہونے کے مباح ہونے کا تذکرہ

4734 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، قَالَ

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِىْ غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ، بَيْنَنَا بَعِيْرٌ نَعْتَقِبُهُ قَالَ: فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا، وَنَقِبَتْ قَدَمَاىَ، وَسَقَطَتْ اَظْفَارِىْ، فَكُنَّا نَلُفُّ عَلٰى اَرْجُلِنَا الْخِرَقَ، قَالَ: فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ، لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ عَلٰى اَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ، قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ: فَحَدَّثَ اَبُوْ مُوْسٰى بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، ثُمَّ كَرِهَ ذٰلِكَ، وَقَالَ: مَا كُنْتُ اَصْنَعُ، بِاَنْ اَذْكُرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ، قَالَ: لِاَنَّهٗ كَرِهَ، اَنْ يَّكُوْنَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهٖ اَفْشَاهُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ میں حصہ لینے کے لیے روانہ ہوئے۔ ہم دو آدمیوں کے لیے ایک اونٹ ہوتا تھا۔ جس پر ہم باری باری سوار ہوتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے میرے بھی دونوں پاؤں زخمی ہو گئے میرے ناخن گر گئے ہم اپنے پاؤں پر چیتھڑے لپیٹا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس لیے اس جنگ کا نام ذات رقاع رکھا گیا' کیونکہ ہم اپنے پاؤں پر چیتھڑے لپیٹا کرتے تھے۔

ابوبردہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی پھر انہیں یہ بات اچھی نہیں لگی انہوں نے فرمایا: مجھے یہ حدیث ذکر نہیں کرنی چاہیے تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کو اس لیے ناپسند کیا تا کہ ان کے عمل میں سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو۔

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ عَنِ اسْتِحْقَاقِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ صَدْرَهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جانور کا مالک اس کے آگے والے حصہ پر بیٹھنے کا (زیادہ) حق رکھتا ہے

4735 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِىُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْمَدِيْنِىِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ اَخْبَرَنِى الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ يَمْشِىْ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ عَلٰى حِمَارٍ ارْكَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَتَاَخَّرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَاحِبُ الدَّابَّةِ، اَحَقُّ بِصَدْرِهَا، اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهَا لِىْ، قَالَ: فَجَعَلَهٗ لَهٗ، فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4734- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب الهمداني، وأبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وبريد: هو ابن عبد الله بن أبي بردة بن أبي موسى الأشعري . دوأخرجه البخاري "4128" في المغازي: باب غزوة ذات الرقاع، ومسلم "1816" في الجهاد: باب غزوة ذات الرقاع، من طريق أبي كريب محمد بن العلاء، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "1816"، والبيهقي 5/285، من طريقين عن أبي أسامة، به .

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے جا رہے تھے۔ گدھے پر سوار ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ سوار ہو جائیں۔ وہ خود پیچھے ہٹ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جانور کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے اگر تو تم میرے لیے (آگے والا حصہ) دیتے ہو تو حکم مختلف ہے راوی کہتے ہیں تو اس نے (آگے والا حصہ) آپ ﷺ کے لیے مخصوص کر دیا تو نبی اکرم ﷺ اس پر سوار ہو گئے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ تَخَلُّفِ الْإِمَامِ عَنِ السَّرِيَّةِ إِذَا خَرَجَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ کی راہ میں ہونے والی کسی جنگ میں امام کا شریک نہ ہونا جائز ہے

4736 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي، لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا أَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ، تَخْرُجُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ، وَلَا يَجِدُونَ مَا يَتَحَمَّلُونَ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ

4735- إسناده قوى على شرط الصحيح . وأخرجه أحمد 5/353 من طريق زيد بن الحباب، بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذى "2773" فى الأدب: باب ماجاء أن الرجل أحق بصدر دابته، وابو داوُد "2572" فى الجهاد: باب رب الدابة أحق بصدرها، والبيهقى 5/ 285 من طريق على بن حسين بن واقد، وعن أبيه، به قال الترمذى: هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه .وله شاهد من حديث عبد الله بن حنظلة عند الدارمى 2/283، والبزار "470" قال الهيثمى فى المجمع 2/65: رواه البزار والطبرانى فى "الأوسط" والكبير "، وفيه إسحاق بن يحيى بن طلحة، ضعفه أحمد، وابن معين، والبخارى، ووثقه يعقوب بن شيبة ووثقه ابن حبان .وأخرجه من حديث قيس بن سعد عند أحمد 6/6 – 7، والطبرانى "890"/18 . وقال الهيثمى: رواه أحمد والطبرانى وفى "الكبير" و"الأوسط" ورجاله أحمد ثقات .ثالث من حديث أبى سعيد الخدرى عند أحمد 3/32 . قال الهيثمى 8/61: فيه إسماعيل بن رافع، قال البخارى: ثقة مقارب الحديث، وضعفه جمهور الأئمة، وبقية رجاله رجال الصحيح .رابع من حديث عمر عند أحمد 1/19، وخامس من حديث عروة بن معتب عند الطبرانى فى "الكبير" "373"/17، وقال الهيثمى 8/107: رجالهما ثقات . وسادس من حديث أبى هريرة عند البزار "1692" .

4736- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو فى "الموطأ" 2/465 فى الجهاد: باب الترغيب فى الجهاد .ومن طريق مالك أخرجه النسائى فى التفسير كما فى "التحفة" 9/447، والبغوى "2614" .وأخرجه أحمد 2/424 و473 و496، والبخارى "2972" فى الجهاد: باب الجعائل والحملان فى السبيل، ومسلم "1876" "106" الإمارة: باب فضل الجهاد والخروج فى سبيل الله، والنسائى 6/32 فى الجهاد: فى تمنى القتل فى سبيل الله تعالى، من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصارى، بِهِ .وأخرجه مالك 2/460 فى الجهاد: باب الشهداء فى سبيل الله، وأحمد 2/245، والبخارى "7227" فى التمنى: باب ما جاء فى التمنى ومن تمنى الشهادة، ومسلم "1876" "106"، والبيهقى 9/ 157 من طريق أَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .وأخرجه أحمد 2/313، ومسلم "1876" "106"، والبيهقى 9/ 24 من طريق عبد الرزاق، عن معمر عن همام بن منبه، عن أبى هريرة . وأخرجه البخارى "36" فى الإيمان: باب الجهاد من الإيمان، ومسلم "1876" "103" وابن ماجه "2753" فى الجهاد: باب بفضل الجهاد فى سبيل الله، والبيهقى 9/157 من طرق عمارة بن القعقاع، عن زرعة بن عمرو بن جرير، عن أبى هريرة .وأخرجه البخارى "2797" فى الجهاد: باب تمنى الشهادة، و "7226"، والنسائى 6/32 من طريق الزهرى، عن سعيد بن المسيب، عن أبى هريرةوأخرجه مسلم "1876" "170" عن زهير بن حرب، عن جرير، عن سهيل، عن أبيه، عن أبى هريرة . وانظر الحديث الآتى .

عَلَيْهِمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوا بَعْدِى، وَوَدِدْتُ اَنِّىْ اُقَاتِلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلُ، ثُمَّ اَحْيَا، فَاُقْتَلُ، ثُمَّ اَحْيَا فَاُقْتَلُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

''اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت کا شکار کر دوں گا' تو مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں کسی بھی مہم سے پیچھے نہ رہتا جو اللہ کی راہ میں نکلتی ہے' لیکن میرے پاس ان لوگوں کو فراہم کرنے کے لیے سواریاں نہیں ہیں' اور ان لوگوں کے پاس بھی سواریاں نہیں ہیں اور انہیں یہ بات بھی پسند نہیں ہے' وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں۔ میری یہ خواہش ہے' میں اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو جاؤں' پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر میں شہید ہو جاؤں' پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر میں شہید ہو جاؤں۔

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ لَا يَتَخَلَّفَ عَنْ سَرِيَّةٍ تَخْرُجُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کا ارادہ کرنے کا تذکرہ' آپ اللہ کی راہ میں جانے والی کسی بھی جنگی مہم سے پیچھے نہ رہے

4737 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ، لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَبَدًا، وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ، وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً فَيَخْرُجُوْنَ، وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ، اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا بَعْدِىْ، وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَوَدِدْتُ اَنِّىْ اَغْزُوْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلُ، ثُمَّ اَحْيَا فَاُقْتَلُ، قَالَ: ذٰلِكَ ثَلَاثًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں مسلمانوں کو مشقت کا شکار کر دوں گا' تو میں اللہ کی راہ میں ہونے والی کسی بھی جنگ میں کبھی بھی پیچھے نہ رہتا' لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے' میں سب لوگوں کو سواریاں فراہم کروں' اور ان سب لوگوں کے پاس بھی اتنی گنجائش نہیں ہے' یہ لوگ روانہ ہو جائیں اور ان کے لیے یہ بات بھی گراں ہے' وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے مجھے یہ بات پسند ہے' میں اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لوں۔ مجھے شہید کر دیا جائے پھر مجھے زندہ کیا جائے' پھر مجھے شہید کیا جائے پھر مجھے زندہ کیا جائے' پھر مجھے شہید کیا جائے۔ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمائی۔

4737– إسناده حسن، محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي روى له البخاري مقروناً ومسلم في المتابعات، وهو صدوق، وباقي رجاله على شرط الشيخين . عبدة بن سليمان: هو الكلابي أخرجه البخاري "7226" في التمني: باب ماجاء في التمني ومن تمنى الشهادة، من طريق ابن شهاب عن أبي سلمة، بهذا الإسناد وانظر ما قبله .

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّوصِيَ بَعْضَ الْجَيْشِ اِذَا سَوَّاهُمْ لِلْكَمِينِ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ عِلْمُهُ وَاسْتِعْمَالُهُ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ لشکر کو درست کرتے وقت لشکر کے کسی حصے کو کمین گاہ میں ٹھہرے رہنے کی ہدایت کرے اور وہ ہدایت اس چیز کے بارے میں ہو' جس کے بارے میں جاننا اور عمل کرنا ان لوگوں پر لازم ہو

4738 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ، اَوْ يَوْمَ اُحُدٍ، وَلَقِيْنَا الْمُشْرِكِينَ، اَجْلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا مِنَ الرُّمَاةِ، وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ، وَقَالَ: لَا تَبْرَحُوا مِنْ مَكَانِكُمْ، اِنْ رَاَيْتُمُونَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ، وَاِنْ رَاَيْتُمُوهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْنَا، فَلَا تُعِينُونَا، فَلَمَّا لَقِيْنَا الْقَوْمَ وَهَزَمَهُمُ الْمُسْلِمُونَ، حَتّٰى رَاَيْتَ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ، قَدْ رَفَعْنَ عَنْ سُوقِهِنَّ، قَدْ بَدَتْ خَلَاخِيلُهُنَّ، فَاَخَذُوا يَنْقَلِبُونَ، وَيَقُولُونَ الْغَنِيمَةَ، الْغَنِيمَةَ، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ: مَهْلًا، اَمَا عَلِمْتُمْ مَا عَهِدَ اِلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقُوا، فَلَمَّا اَتَوْهُمْ صَرَفَ اللّٰهُ وُجُوهَهُمْ، فَاُصِيبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تِسْعُونَ قَتِيلًا، ثُمَّ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَشْرَفَ عَلَيْنَا وَهُوَ عَلٰى نَشْزٍ، فَقَالَ: اَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُجِيبُوهُ، ثُمَّ قَالَ: اَفِي الْقَوْمِ ابْنُ اَبِي قُحَافَةَ؟، ثَلَاثًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُجِيبُوهُ، ثُمَّ قَالَ: اَفِي الْقَوْمِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُجِيبُوهُ، فَالْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اَمَّا هَؤُلَاءِ، فَقَدْ قُتِلُوا لَوْ كَانُوا اَحْيَاءً لَاَجَابُوا، فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ نَفْسَهُ، اَنْ قَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ، قَدْ اَبْقَى اللّٰهُ لَكَ مَا يُخْزِيكَ، فَقَالَ: اُعْلُ هُبَلُ اُعْلُ هُبَلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَجِيبُوهُ، فَقَالُوا: مَا نَقُولُ؟، قَالَ: قُولُوا اللّٰهُ اَعْلٰى، وَاَجَلُّ، فَقَالَ اَبُو سُفْيَانَ: اَلَا لَنَا الْعُزَّى، وَلَا عُزَّى لَكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَجِيبُوهُ، قَالُوا: مَا نَقُولُ؟، قَالَ: قُولُوا اللّٰهُ مَوْلَانَا، وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ، فَقَالَ اَبُو سُفْيَانَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ اَمَا اِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً، لَمْ آمُرْ بِهَا، وَلَمْ تَسُؤْنِي

4738- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان العجلي، فمن رجال البخاري .
إسرائيل: هو ابن يونس بن أبي إسحاق السبيعي، وهو من أتقن أصحاب أبي إسحاق .وأخرجه البخاري "4043" في المغازي: باب غزوة أحد، عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "725"، وأحمد 4/393، والبخاري "3039" في الجهاد: باب ما يكره من التنازع والاختلاف في الحرب، و "3986" في المغازي: باب رقم "10"، و"4561": باب (وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوكُمْ فِيْ اُخْرَاكُمْ)، وأبو داوُد "2662" في الجهاد: باب في الكمناء، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/26، وابن سعد في "الطبقات" 2/47 من طريق زُهير بن مُعاوية، عن أبي إسحاق، به .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰكَذَا حُدِّثْنَا تَسْعُوْنَ قَتِيْلًا، وَاِنَّمَا هُوَ سَبْعُوْنَ قَتِيْلًا

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احزاب (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) غزوہ احد کے موقع پر ہمارا مشرکین سے سامنا ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیراندازوں کی ایک جماعت کو مقرر کیا اور حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے اپنی جگہ سے ہلنا نہیں۔ اگر چہ تم ہمیں دیکھو گے کہ ہم ان پر غالب آ گئے ہیں۔ اگر چہ تم انہیں دیکھو گے کہ وہ ہم پر غالب آ گئے ہیں' تو تم ہماری مدد نہ کرنا (یعنی آگے بڑھ کر ہماری مدد نہ کرنا اپنی جگہ پر رہنا)

راوی بیان کرتے ہیں: جب ہمارا دشمن سے سامنا ہوا اور مسلمانوں نے انہیں پسپا کر دیا تو میں نے (کفارہ) خواتین کو دیکھا کہ وہ پہاڑ پر بھاگ رہی ہیں انہوں نے اپنے پائنچے اوپر چڑھائے ہوئے ہیں اور ان کی پازیبیں نظر آ رہی ہیں' تو وہ لوگ بھی آگے آ گئے اور بولے: غنیمت حاصل کرو غنیمت حاصل کرو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا ٹھہر جاؤ کیا تمہیں' یاد نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کیا تلقین کی تھی' لیکن وہ لوگ چلے گئے جب وہ لوگ وہاں آ گئے' تو اللہ تعالیٰ نے صورتحال تبدیل کر دی اور مسلمانوں میں سے **90** لوگ شہید ہو گئے۔

پھر ابوسفیان نے ایک ٹیلے پر چڑھ کر ہماری طرف منہ کر کے دریافت کیا: کیا لوگوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (زندہ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اسے کوئی جواب نہ دینا' پھر اس نے دریافت کیا: کیا یہاں ابوقحافہ کے صاحبزادے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ زندہ ہیں) اس نے تین مرتبہ یہ سوال کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اسے جواب نہیں دینا پھر اس نے دریافت کیا: کیا لوگوں میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ زندہ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے جواب نہ دینا۔ ابوسفیان اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا اور بولا یہ لوگ تو مارے گئے ہیں' کیونکہ اگر یہ زندہ ہوتے تو جواب دیتے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے اوپر قابو نہ رہا انہوں نے یہ کہا: اے اللہ کے دشمن تم نے غلط کہا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس چیز کو باقی رکھا ہے' جو تم کو رسوا کر دے گی۔ ابوسفیان نے کہا: اے ہبل تو سر بلند ہو۔ اے ہبل تو سر بلند ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے جواب دو۔ لوگوں نے دریافت کیا: ہم کیا کہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ بلند و برتر اور جلیل القدر ہے۔ ابوسفیان نے کہا: خبردار ہمارے ساتھ عزا ہے تمہارے پاس عزا نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے جواب دو لوگوں نے دریافت کیا: ہم کیا جواب دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو اللہ تعالیٰ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے۔ ابوسفیان نے کہا: آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے اور جنگ کے دوران صورتحال تبدیل ہوتی رہتی ہے تمہیں لوگوں میں سے کچھ کی لاشوں کی بے حرمتی ملے گی۔ میں نے اس بات کا حکم نہیں دیا تھا' لیکن یہ بات مجھے بری بھی نہیں لگی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اسی طرح منقول ہے' **90** لوگ شہید ہوئے تھے حالانکہ **70** لوگ شہید ہوئے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّوصِيَ السَّرِيَّةَ اِذَا خَرَجَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِالْخِصَالِ الَّتِيْ يُحْتَاجُ اِلَيْهَا

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' جب کوئی جنگ مہم اللہ کی راہ میں جانے کے لیے نکلنے لگے تو وہ انہیں کچھ مخصوص چیزوں کی تلقین کرے جن کی انہیں ضرورت پیش آئے گی

4739 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَمْلَاهُ عَلَيْنَا اِمْلَاءً، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ، فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، وَلَا تَغُلُّوْا، وَلَا تَغْدِرُوْا، وَلَا تُمَثِّلُوْا، وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا، وَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَادْعُهُمْ اِلٰى اِحْدٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ، فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ اِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ اِلٰى ذٰلِكَ، فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ، مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ، فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوْا، فَاَعْلِمْهُمْ، اَنَّهُمْ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ يَكُوْنُوْنَ، كَاَعْرَابِ، الْمُهَاجِرِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ، فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ اِلٰى ذٰلِكَ، فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، فَاِنْ هُمْ اَبَوْا، فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَاتِلْهُمْ، وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ، فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ، وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ، فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ، وَلَا ذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ، وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ، وَذِمَّةَ آبَائِكَ، وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ، فَاِنَّكُمْ اِنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ، وَذِمَمَ

4739– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سليمان بن بريدة، فمن رجال مسلم .وأخرجه مسلم "1731" "2" في الجهاد: باب تأمر الإمام الأمراء على البعوث، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 9/49 و97و 184ومن طريق الحسن بن علي بن عفان، عن يحيى بن آدمن به .وأخرجه أحمد 5/352 و 358، والدارمي 2/215، 1731" "2" و "3"، وأبو داوُد "2612" و "2613" في الجهاد: باب في دعاء المشركين، والترمذي "1408" في الديات: باب ماجاء في النهي عن المنكر المُثلة، و"1617 في السير: باب ماجاء في وصيته صلى الله عليه وسلم في القتال، وابن ماجه "2858" في الجهاد: باب وصية الإمام، والطحاوي 3/206 و207، والبيهقي 9/15 و49 و97 و184 من طرق عن سفيان، بِهِ .وأخرجه مسلم "1731" "4" و"5"، والنسائي في "الكبرى"، كما في "التحفة" 2/71، والطحاوي 3/207، وابن الجارود "1042"، والبيهقي 9/69و185، والبغوي "2669" من طرق عن شعبة، عن علقمة بن مرثد به . وأخرجه أبو حنيفة في "مسنده" ص337 – 339، من طريقه أخرجه أبو يعلى "1413" عن علقمة بن مرثد .وأخرجه الشافعي 2/114 – 115 و115 من طريق محمد بن أبان، عن علقمة، بِهِ .وقوله "تخفروا ذممكم " أي: تنقضوا العهد، من أخفرت الرجل: إذا نقضت عهده، وخفرته: أمنته وحميته . 1 رجاله مسلم . والذي حدث عن مقاتل: هو علقمة بن مرثد .وأخرجه مسلم "1731" "3"، وأبو داوُد "2612"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/71، وابن ماجه "2858"، والطحاوي 3/207، والبيهقي 9/184

آبَائِكُمْ، اَهْوَنُ عَلَيْكُمْ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ، وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ، فَاَرَادُوكَ، اَنْ تُنْزِلُوهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ، فَلَا تُنْزِلُوهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ، فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ، اَتُصِيبُوْنَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ اَمْ لَا، قَالَ: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ، لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

✿✿ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی لشکر یا مہم کے امیر کو روانہ کرتے تو آپ ﷺ اسے بطور خاص اس کی اپنی ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے اور اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرتے رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے پھر آپ ﷺ یہ ارشاد فرماتے تھے اللہ کے نام سے مدد حاصل کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور ان لوگوں کے ساتھ لڑائی کرو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا تاہم تم خیانت نہ کرو' وعدہ خلافی نہ کرو' لاشوں کی بے حرمتی نہ کرو' نابالغ بچے کو قتل نہ کرو۔ جب تمہارا مشرکین سے تعلق رکھنے والے دشمن سے سامنا ہو' تو انہیں تین میں سے کسی ایک چیز کو قبول کرنے کی دعوت دو۔ ان میں سے وہ جس چیز کو اختیار کرنا چاہیں ان کی طرف سے اسے قبول کرلو' اور ان پر حملہ نہ کرو۔ تم لوگ انہیں پہلے اسلام کی دعوت دو اگر وہ تمہاری بات مان لیں' تو اسے ان کی طرف سے قبول کرلو اور ان سے جنگ سے رک جاؤ یا پھر انہیں اس بات کی دعوت دو کہ وہ اپنے علاقے کو چھوڑ کر مہاجرین کے علاقے کی طرف آ جائیں اگر وہ منتقل ہونے سے انکار کریں' تو تم انہیں بتاؤ کہ اگر وہ ایسا کر لیتے ہیں' تو ان کی مثال دیہاتی مہاجرین کی طرح ہوگی اور ان پر بھی وہ تمام احکامات لاگو ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے مہاجرین پر لاگو کیے ہیں اگر وہ تمہاری اس بات کو قبول کر لیتے ہیں' تو تم ان کی طرف سے اس بات کو قبول کرو اور اگر وہ انکار کرتے ہیں' تو ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرو' اور پھر ان کے ساتھ جنگ شروع کر دو تم لوگ جب کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور وہ لوگ یہ چاہیں کہ تم ان کو اللہ کی پناہ اور اس کے رسول کی پناہ دو تو تم انہیں اللہ اور اس کے رسول کی پناہ نہ دو' بلکہ تم انہیں اپنی پناہ دو' اپنے باپ دادا کی اور اپنے ساتھیوں کی پناہ دو' کیونکہ اگر تم اپنی دی ہوئی پناہ کی یا اپنے باپ دادا کی پناہ کی خلاف ورزی کرتے ہو' تو یہ تمہارے لیے اس سے زیادہ آسان ہوگا کہ تم اللہ کے نام اور اس کے رسول کے نام کی پناہ کی خلاف ورزی کرو' اور جب تم نے کسی قلعے کا محاصرہ کیا ہوا ہو' اور وہ لوگ یہ چاہیں کہ تم ان کے ساتھ اللہ کے حکم کے مطابق صلح کرلو' تو تم اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے کو طے نہ کرو' کیونکہ تم لوگ یہ نہیں جانتے کہ تم نے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ٹھیک عمل کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان کو سنائی' تو انہوں نے فرمایا: مسلم نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث مجھے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ صَاحِبَ السَّرِيَّةِ اِذَا خَالَفَ الْاِمَامَ فِيمَا اَمَرَهُ بِهٖ كَانَ عَلَى الْقَوْمِ اَنْ يَّعْزِلُوهُ وَيُوَلُّوا غَيْرَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب کسی جنگی مہم کا امیر امام کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرے تو لوگوں پر یہ بات لازم ہے' وہ اسے معزول کر کے کسی دوسرے کو اپنا امیر بنا لیں

4740 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَدَوِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَاصِمٍ اللَّيْثِيُّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ وَكَانَ مِنْ رَهْطِهٖ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَسَلَّحَ رَجُلًا سَيْفًا، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا، مَا رَاَيْتُ مِثْلَ مَا لَامَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَعَجَزْتُمْ اِذَا اَمَّرْتُ عَلَيْكُمْ رَجُلًا، فَلَمْ يَمْضِ لِاَمْرِي الَّذِي اَمَرْتُ، اَوْ نَهَيْتُ اَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ اٰخَرَ، يُمْضِي اَمْرِي الَّذِي اَمَرْتُ؟

❀❀ حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی تو آپ نے ایک شخص کو تلوار پہنا دی۔ جب ہم لوگ واپس آئے' تو میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں کسی بات پر اتنی ملامت کی ہو (جتنی اس بات پر کی) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ عاجز آ گئے تھے کہ جب میں نے تم لوگوں پر ایک شخص کو امیر مقرر کیا تھا' اور اس نے اس حکم پر عمل نہیں کیا جو میں نے اسے دیا تھا یا جس سے میں نے منع کیا تھا' تو تم اس کی جگہ کسی دوسرے کو امیر مقرر کر دیتے جو میرے اس حکم پر عمل درآمد کرتا۔ جو حکم میں نے جاری کیا تھا۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْاِمَامِ اِذَا اَرَادَ بَعْثَ سَرِيَّةٍ اَنْ يُّوَلِّيَ عَلَيْهَا اُمَرَاءَ جَمَاعَةٍ وَاحِدًا بَعْدَ الْاٰخِرِ عِنْدَ قَتْلِ الْاَوَّلِ لِكَيْ لَا يَبْقَى الْمُسْلِمُونَ بِلَا سَايِسٍ يَسُوسُهُمْ وَلَا اَمِيرٌ يَحُوطُهُمْ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' جب وہ کسی مہم کو روانہ کرنے لگے

تو ان کے لیے کچھ لوگوں کو امیر کے طور پر نامزد کر دے جو پہلے امیر کے قتل ہونے کی صورت میں یکے بعد دیگرے امیر بنتے جائیں تاکہ مسلمانوں کی یہ صورت حال نہ ہو کہ ان کے پاس کوئی سردار نہ ہو' جو ان کی رہنمائی کر سکے اور کوئی امیر نہ ہو' جو ان کی دیکھ بھال کرے

4740- إسناده حسن، بشر بن عاصم الليثي روى عنه ثلاثة ووثقه النسائينو ذكره المؤلف في "الثقات" 4/68، وباقي رجاله رجال مسلم غير صحابيه فروى له أبو داوٗد والنسائي . وأخرجه أبو داوٗد "26227" في الجهاد: باب في الطاعة، والحاكم 2/114 - 115 من طريق يحيى بن معين، وأحمد 4/110، ومن طريقه الحافظ المزي في "تهذيب الكمال " لوحة 948 في ترجمة بن مالك الليثي، كلاهما عن عبد الصمد بن الوارث، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي

4741 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَّـرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، وَقَالَ: اِنْ قُتِلَ زَيْدٌ، فَـجَعْفَرٌ، وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ، فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: كُنْتُ مَعَهُمْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ، فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلٰى، وَوَجَدْنَا فِيمَا نِيلَ مِنْ جَسَدِهِ بِضْعًا وَسَبْعِينَ ضَرْبَةً وَرَمْيَةً

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ موتہ کے موقع پر حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر زید شہید ہو جائے تو جعفر امیر ہوگا اور اگر جعفر شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہوگا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس جنگ میں ان لوگوں کے ساتھ تھا۔ ہم نے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا، تو ہمیں وہ مقتولین میں ملے ہمیں ان کے جسم پر ستر سے زیادہ ضربوں اور تیروں کے نشان ملے۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ، الَّذِي خَرَجَ فِيْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلٰى مَكَّةَ

اس وقت کا تذکرہ، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے

4742 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُـحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِالرَّحِيْلِ عَامَ الْفَتْحِ لِلَيْلَتَيْنِ خَلَتَا مِنْ رَمَضَانَ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی دو راتیں گزر جانے کے بعد روانگی کا اعلان کیا۔

4741- إسناده صحيح، مصعب بن عبد الله الزبيري روى له النسائي وابن ماجة وهو ثقة وثقه ابن معين والدارقطني وأحمد ومسلمة بن قاسم والمؤلف، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير المغيرة بن عبد الرحمٰن، فمن رجال البخاري .وأخرجه البخاري "4261" وفي المغازي: باب غزوة مؤتة من أرض الشام، من طريق أحمد بن أبي بكر، وأبو نعيم في "الحلية" 117 من طريق يعقوب بن حميد، كلاهما عن المغيرة، بهذا الإسناد .ورواية أبي نعيم مختصرة .وأخرجه طرفه الأخير: ابن أبي شيبة 14/519، ابن سعد 4/34، والحاكم 3/212، وأبو نعيم 1/117 – 118 من طريق أبي اويس، عن عبد اللّٰه بن عمر بن حفص، عن نافع، به .وأخرج البخاري "4260"، وسعيد بن منصور "2835" من طريق ابن أبي هلال، عن نافع، أنه ابن عمر أخبره أنه وقف على جعفر يومئذ وهو قتيل، فعددت به خمسين بين طعنة ليس منها شيء في دبره، يعني في ظهره .

4742- رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبي زرعة وهو عبد الرحمٰن بن عمرو بن عبد الله الدمشقي فروى له أبو داوٗد، وهو ثقة . أبو مسهر: هو عبد الأعلى بن مسهر الغساني، وقزعة: هو ابن يحيى البصري .وأخرجه أحمد 3/87، عن أبي سعد في "الطبقات" 2/ 138، والبيهقي 4/242 من طرق عن سعيد بن عبد العزيز التنوخي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/87 عن أبي المغيرة، حدثنا سعيد بن عبد العزيز قال: حدثني عطية بن قيس، عمن حدثه عن أبي سعيد الخدري قال . . . .

ذِكْرُ وَصْفِ لِوَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ دُخُولِهِ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ

فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخلے کے وقت نبی اکرم ﷺ کے جھنڈے کی صفت کا تذکرہ

4743 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضُ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ (مکہ مکرمہ میں) داخل ہوئے تو آپ ﷺ کا مخصوص جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْغُزَاةِ، اَنْ يُبَيِّتُوا الْمُشْرِكِينَ، لِيَكُونَ قَتْلُهُمْ اِيَّاهُمْ عَلٰى غِرَّةٍ

غازیوں کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ مشرکین پر رات کے وقت حملہ کردیں تاکہ غازیوں کا انہیں قتل کرنا یکبارگی ہو

4744 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

4743– حديث حسن بشاهديه، إسناده ضعيف، شريك: هو ابن عبد الله القاضي، سيء الحفظ، وأبو الزبير ملدس وقد عنعن . أبو كريب: هو محمد بن العلاء بن كريب .وأخرجه الترمذي "1679" في فضائل الجهاد: باب ما جاء في والألوية، عن أبي كريب، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داؤد "2592" في الجهاد: باب في الرايات والألوية، والترمذي "1679"، والنسائي 5/200 في مناسك الحج: باب دخول مكة باللواء، وابن ماجه "2817" في الجهاد: باب الرايات والألوية، والبيهقي 6/362 من طرق عن يحيى بن ادم، به . قال الترمذي: هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث يحيى بن ادم عن شريك، قال: وسألت محمداً "يعني البخاري" عن هذا الحديث فلم يعرفه إلا من حديث يحيى بن ادم عن شريك، وقال: حدثنا غير واحد عن شريك، عن عمار، عن أبي الزبير، عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة وعليه عمامة سوداء "سيأتي تخريجه"، قال محمد: والحديث هو هذا .وفي الباب عن ابن عباس عند الترمذي "1681"، وابن ماجه "2818"، وأبي الشيخ في "أخلاق النبي" ص144، والبيهقي 6/362 – 363، والبغوي "2664" بلفظ "كانت راية رسول الله صلى الله عليه وسلم سوداء ولواؤة أبيض " وحسنه الترمذي .وعن عائشة عند أبي الشيخ "ص144 – 145، البغوي 2665"بلفظ "كان لواء رسول الله صلى الله عليه وسلم أبيض، وكانت رايته سوداء من مرط لعائشة مرحل" .

4744– إسناده حسن، عكرمة بن عمار، وإن روى له مسلم، لا يرتفع إلى رتبة الصحيح، فهو حسن الحديث، وباقي رجاله على شرط الشيخين . هشام بن القاسم: هو ابن مسلم الليثي .وأخرجه أحمد 4/6، وأبو داؤد "2596" في الجهاد: باب في الرجل ينادي بالشعار، و"2840": باب في البيات، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 4/38، وابن ماجه "2840" في الجهاد: باب الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان، وابن أبي شيبة 12/503، وابن سعد 2/118، والحاكم 2/107، والبيهقي 6/361 و9/79 من طرق عن عكرمة بن عمار، بهذا والإسناد وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.وأخرجه مختصراً ابن أبي شيبة 12/503 عن وكيع، عن أبي العميس عن إياس بن سلمة، به وهذا إسناد صحيح . وانظر الحديث رقم "4627" و"4628" .

حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ اَخْبَرَنِی اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْتُ مَعَ اَبِی بَكْرٍ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَيَّتْنَا اُنَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَتَلْنَاهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا، اَمِتْ، اَمِتْ، قَالَ: فَقَتَلْتُ بِيَدِی سَبْعَةَ اَهْلِ اَبْيَاتٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اس جنگ میں شریک ہوا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کر کے بھیجا تھا۔ ہم نے کچھ مشرکین پر رات کے وقت حملہ کر کے مار دیا تھا اس وقت ہمارا نعرہ (یا علامتی نعرہ) یہ تھا۔ مار دو مار دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس رات میں نے مشرکین کے سات گھرانوں کے افراد کو اپنے ہاتھوں سے قتل کیا۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْاِمَامِ، اَنْ يَّشُنَّ الْغَارَةَ فِی بِلَادِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ عِنْدَ انْفِجَارِ الصُّبْحِ اقْتِدَاءً بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے صبح صادق کے وقت اللہ کے دشمن کافروں کے علاقوں پر حملہ کرے

4745 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِیُّ،

4745– إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابرى فمن رجال مسلم .وأخرجه البخارى "610" فى الأذان: باب مايحقن بالأذان من الدماء، و "2944" فى الجهاد: باب دعاء النبى صلى الله عليه وسلم الناس إلى الإسلام والنبوة، من طريق قتيبةبن سعيد، والبغوى "2702" من طريق على بن حجر، كلاهما عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد .وأخرجه مالك فى "الموطأ" 2/468 فى الجهاد: باب ما جاء فى الخيل والمسابقة بينها والنفقة فى الغزو، ومن طريقه البيهقى 9/79 عن حميد، به .وأخرجه أحمد 3/206و263، وابن سعد 2/108، وابن أبى شيبة 12/367 و367 – 368، والبخارى "2943"، وأبو يعلى "3804"، والبيهقى 9/80 و108من طرق عن حميد، به .وأخرجه بن أبى شيبة 14/461، وأحمد 3/186و246، والبخارى "947" فى صلاة الخوف: باب التكبير والغلس بالصبح والصلاة عند الإغارة والحرب، "4200" فى المغازى: باب غزوة خيبر، ومسلم 3/1427 "121" فى الجهاد والسير: باب غزوة خيبر، والنسائى 1/271 – 272 فى الصلاة: باب التغلس فى السفر، وابن سعد2/109 من طريق ثابت البنانى، عن أنس . وانظر الحديث "4753" .وأخرجه أحمد 3/101 – 102، والبخارى "371" فى الصلاة: باب ما يذكر فى الفخذ، و "947" ومسلم "120"/3، والنسائى 6/131 – 132 فى النكاح: باب البناء فى السفر، من طريق عبد العزيز بن صهيب، عن أنس وأخرجه أحمد 3/ 164 و186، ومسلم "122"/3، وأبو يعلى "2908" من طريق قتادة، عن أنس وأخرجه البخارى "2991" فى الجهاد: باب التكبير عند الحرب، و "3647"فى المناق: باب رقم "28"، و"4198" من طريق سفيان بن عيينة، عن أيوب، عن محمد بن سيرين عن أنس , .وأخرجه الطيالسى "2127" من طريق ابن فضالة، عن الحسن، عن أنس وأخرجه ابن سعد 2/109 من طريق سعيد بن أبى عروبة، عن قتادة عن أنس، عن أبى طلحة قال: لما صبح . . . .وأخرجه ابن أبى شيبة 14/462 من طريق عمرو بن سعيد، عن أبى طلحة، قال: كنت ردف النبى صلى الله عليه وسلم يوم خيبر فلما انتهينا . . . وانظر ما بعده .

قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ یَغْزُ حَتّٰی یُصْبِحَ فَیَنْظُرَ، فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا کَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَمْ یَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَیْهِمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا اِلٰی خَیْبَرَ، فَانْتَهَیْنَا اِلَیْهِمْ لَیْلًا، فَلَمَّا اَصْبَحَ، وَلَمْ یَسْمَعْ اَذَانًا رَکِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَرَکِبْتُ خَلْفَ اَبِیْ طَلْحَةَ، وَاِنَّ قَدَمَیَّ لَتَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجُوا عَلَیْنَا بِمَکَاتِلِهِمْ، وَمَسَاحِیهِمْ، فَلَمَّا رَاَوَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَّاللّٰهِ مُحَمَّدٌ، وَالْخَمِیسُ، فَلَمَّا رَآهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، خَرِبَتْ خَیْبَرُ، اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ، فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِینَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے خلاف جنگ کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک جنگ شروع نہیں کرتے تھے۔ جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا جائزہ لیتے تھے کہ اگر وہاں سے اذان کی آواز سنائی دیتی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر حملہ نہیں کرتے تھے اور اگر اذان کی آواز نہیں سنائی دیتی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر حملہ کر دیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ خیبر کی طرف روانہ ہوئے ہم رات کے وقت وہاں پہنچے صبح ہوئی اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اذان کی آواز نہیں سنی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار ہو گیا۔ میرے پاؤں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کو چھو رہے تھے۔ وہ لوگ اپنے ٹوکرے اور بیلچے لے کر (قلعے سے) باہر نکلے' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور بولے: محمد آ گئے اللہ کی قسم! محمد آ گئے اور ساتھ لشکر بھی ہے' اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو دیکھا تو فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں' تو ان لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے جنہیں ڈرایا گیا تھا۔

ذِکْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ عَلَی الْمَرْءِ اِذَا اَتٰی دَارَ الْحَرْبِ اَنْ لَا یَشُنَّ الْغَارَةَ حَتّٰی یُصْبِحَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' جب وہ دارالحرب آئے' تو صبح ہونے سے پہلے حملہ نہ کرے

4746 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَیْدٍ الطَّوِیلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰی خَیْبَرَ لَیْلًا، وَکَانَ اِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَیْلٍ لَمْ یُغِرْ، حَتّٰی یُصْبِحَ، قَالَ: فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ یَهُوْدُ بِمَسَاحِیهَا، وَمَکَاتِلِهَا، فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا: مُحَمَّدٌ، وَالْخَمِیسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ، اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ، فَسَاءَ

4746– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ" 2/468 – 469 في الجهاد: باب ما جاء في الخيل والمسابقة بينها . ومن طريق مالك أخرجه البخاري "1945" في الجهاد: باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم الناس إلى الإسلام والنبوة، و"4197" في المغازي: باب غزوة خيبر، والترمذي "1550" في السير: في البيات والغارا . وانظر الحديث السابق .

صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت خیبر پہنچے جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کسی جگہ پہنچتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح ہونے سے پہلے حملہ نہیں کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب صبح ہوئی تو یہودی اپنی کدالیں اور ٹوکرے لے کر نکلے جب انہوں نے (مسلمانوں کے لشکر) کو دیکھا تو بولے: حضرت محمد اور (ان کا) لشکر آ گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صورتحال بری ہوتی ہے جن کو ڈرایا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ الشِّعَارِ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کے لیے شعار (جنگی نعرے) کے جواز کی نفی کی ہے

4747 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَمَّرَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَبَا بَكْرٍ فَغَزَوْنَا نَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَبَيَّتْنَاهُمْ، وَقَتَلْنَاهُمْ، وَكَانَ شِعَارُنَا اَمِتْ، اَمِتْ، قَالَ سَلَمَةُ: فَقَتَلْتُ بِيَدِي تِلْكَ اللَّيْلَةَ، سَبْعَةَ اَهْلِ اَبْيَاتٍ

❀❀ ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا ہم نے کچھ مشرکین کے ساتھ جنگ کی ہم نے رات کے وقت ان پر حملہ کیا۔ انہیں قتل کر دیا۔ ہمارا شعار (یعنی جنگی نعرہ) یہ تھا: مار دو، مار دو۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ اس رات میں نے اپنے ہاتھ سے سات گھرانوں کے آدمیوں کو قتل کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ شِعَارَ الْقَوْمِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ، كَانَ ذٰلِكَ بِاَمْرِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4747- إسناده حسن، عكرمة بن عمار وإن روى له مسلم لا يرتقي إلى رتبة الصحيح، وباقي رجاله على شرط الشيخين .وأخرجه أبو الشيخ في "اخلاق النبي "ص15، ومن طريقه البغوي "2699" عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد . وانظر "4744" و"4748" .وقال البغوي: وإذا وقع البيات، واختلط المسلمون بالعدو، فيجعل الإمام للمسلمين شعاراً يقولونه به عن العدو، روى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "بيتكم العدو، فليكن شعاركم: حم لا ينصرون" . قلت: أخرجه 4/65و 5 377،والترمذي "1682"، وأبو داؤد "2597"، وسنده حسن وصححه الحاكم 2/107 .4748- عبد الله بن بكار، كنيته أبو عبد الرحمٰن، من أهل البصرة، ذكره المؤلف في "الثقات" 7/62، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الصحيح . وانظر "4744" و"4747" .

اس بات کے بیان کا تذکرہ لوگوں کا وہ شعار جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت تھا

4748 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ حَدَّثَنِي اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ شِعَارُنَا لَيْلَةَ بَيَّتْنَا فِيْهَا هَوَازِنَ، مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ، اَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَيْنَا اَمِتْ، اَمِتْ، قَالَ: فَقَتَلْتُ بِيَدِيْ لَيْلَتَئِذٍ سَبْعَةَ اَهْلِ اَبْيَاتٍ

ایاس بن سلمہ اپنے والد (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب ہم نے رات کے وقت ہوازن قبیلے پر حملہ کیا۔ جو حملہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں تھا۔ جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا امیر مقرر کیا تھا تو ہمارا جنگی نعرہ یہ تھا۔ مار دو مار دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس رات میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ سات گھرانوں کے افراد کو قتل کیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اِذَا سَمِعَ مِنَ الْاَعْدَاءِ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ بِلُغَةِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ الْكَفُّ عَنْ قِتَالِهِمْ اِلٰى اَنْ يَّسْبُرَ عَاقِبَتَهَا

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے جب وہ دشمن کی طرف سے اسلام کا کلمہ

سن لے اگرچہ وہ اہل اسلام کے محاورے کے مطابق نہ ہو تو انہیں قتل کرنے سے رک جائے یہاں تک کہ اسے ان کے کلمے کا مفہوم پتہ چل جائے

4749 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى جَذِيْمَةَ، فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ صَبَاْنَا صَبَاْنَا، وَجَعَلَ خَالِدٌ يَاْخُذُهُمْ اَسْرًا وَقَتْلًا وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرًا حَتّٰى كَانَ يَوْمًا، قَالَ خَالِدٌ: لِيَقْتُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ اَسِيْرَهُ، فَقَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذُكِرَ لَهُ صَنِيْعُ خَالِدٍ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ

4749- إسناده صحيح على شرط الشيخين .واخرجه أحمد 2/150 – 151، والبخاري "4339" في المغازي: باب بعث النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ إلى بني جذيمة، و "7189" في الأحكام: باب إذا قضى الحاكم بجور أو خلاف أهل العلم فهو رد، والنسائي 8/237 في آداب القضاة: باب الرد على الحاكم إذا قضي بغير الحق، والبيهقي 9/115 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "4339" و"7189"، والنسائي 8/236 – 237 من طريق عبد الله بن المبارك، و 8/237 من طريق هشام بن يوسف، كلاهما عن معمر، به .

اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جزیمہ کی طرف بھیجا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں اسلام کی دعوت دی' لیکن ان لوگوں نے واضح طور پر یہ نہیں کہا کہ ہم نے اسلام قبول کیا وہ لوگ یہی کہتے رہے ہم نے دین تبدیل کر لیا ہم نے دین تبدیل کر لیا' تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کے کچھ لوگوں کو قیدی بنا لیا اور کچھ کو قتل کر دیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے ہر ایک کے سپرد ایک قیدی کیا' یہاں تک کہ ایک دن حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے۔ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے طرز عمل کا ذکر کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! خالد نے جو کچھ کیا ہے میں اس کے حوالے سے تیری بارگاہ میں برأت کا اظہار کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ الْحَرْبِيِّ إِذَا خَافَ حَدَّ السَّيْفِ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ

ایسے حربی کو قتل کرنے کی ممانعت کا تذکرہ جو تلوار کی دھار سے خوفزدہ ہو کر یہ کہے: میں نے اللہ کے لیے اسلام قبول کیا

4750 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ،

(متن حدیث): قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَطَعَ يَدِي، ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ أَأَقْتُلُهُ؟، قَالَ: لَا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَطَعَ يَدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ، فَإِنَّكَ إِنْ قَتَلْتَهُ كَانَ بِمَنْزِلَتِكَ، قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَكُنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: مَعْنَى قَوْلِهِ: وَكُنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ، قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ، الَّتِي قَالَ، يُرِيدُ بِهِ أَنَّكَ إِنْ قَتَلْتَهُ، بَعْدَمَا أَنْهَاكَ عَنْهُ، مُسْتَحِلًّا لَهُ كُنْتَ كَذٰلِكَ، وَلَهُ مَعْنًى آخَرُ، وَهُوَ أَنَّكَ إِنْ قَتَلْتَهُ، كُنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ يُرِيدُ

4750- إسناده صحيح على شرط البخاري، ورجاله الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم وهو الملقب بدحيم فمن رجال البخاري الوليد: هو ابن مسلم . واخرجه الطبراني "595"/20من طريق إسحاق بن موسى الأنصاري، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد وأخرجه مسلم "5" "156" في الإيمان: باب تحريم قتل الكافر بعد أن قال: لا إله إلا الله، عن إسحاق بن موسى الأنصاري، عن الوليد بن مسلم، عن الأوزاعي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عن عبيد الله بن عدين عن المقداد . وأخرجه أحمد 6/3و4و5 – 6و6، والبخاري "4019" في المغازي: باب رقم "2"، و"6865" في الديات: باب قول الله تعالى: (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُتَعَمِّداً فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ)، ومسلم "95" "155" و "156" و"57"، وأبو داؤد "2644" في الجهاد: باب على مايقاتل المشركين، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 8/503،والطبراني "583"/20و "584" و"85" و"586" و"587"و"588" و"589" و"590" و"591" و"592 و"593" و"594" من طريق عن الزهرى، بالإسناد السابق .

اَنَّكَ تَقْتَلُ قَوَدًا بِهٖ كَقَتْلِكَ الْمُسْلِمَ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میرا اسامنا کسی مشرک شخص سے ہوتا ہے وہ میرا ہاتھ کاٹ دیتا ہے پھر وہ مجھ سے بچنے کے لیے کسی درخت کے پیچھے جاتا ہے اور یہ کہتا ہے میں نے اللہ کے لیے اسلام قبول کیا' تو کیا میں اسے قتل کر دوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو' کیونکہ اگر تم نے اس کو قتل کر دیا' تو وہ تمہاری جگہ پر آ جائے گا۔ جو تمہارے اسے قتل کرنے سے پہلے تھی' اور تم اس کی جگہ پر آ جاؤ گے جو اس کے اس کلمے کو پڑھنے سے پہلے تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "تم اس کی جگہ پر آ جاؤ گے جو اس کے اس کلمے پڑھنے سے پہلے تھی" اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے: جب میں نے تم کو اس سے منع کر دیا۔ اس کے بعد اگر تم اس کو قتل کر دیتے اور تم اس کو حلال سمجھتے ہو' تو تم اس طرح کے ہو جاؤ گے' اور اس حدیث کا ایک دوسرا مفہوم بھی ہے وہ یہ ہے۔ کہ اگر تم نے اسے قتل کر دیا' تو تم اس کی جگہ پر آ جاؤ گے۔ اس سے مراد یہ ہے: تمہیں قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ جس طرح اگر تم کسی مسلمان کو قتل کر دیتے ہو (تو تمہیں قصاص میں قتل کر دیا جاتا)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ الْمُسْلِمِ الْحَرْبِيِّ اِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، عِنْدَ حَسِّهٖ بِالسَّيْفِ

مسلمان ہونے والے حربی کو قتل کرنے کی ممانعت کا تذکرہ جب وہ تلوار کو محسوس کر کے لا الہ الا اللہ کہہ دے

4751 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ ظَبْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، قَالَ: وَلَحِقْتُ اَنَا، وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَكَفَّ عَنْهُ الْاَنْصَارِيُّ وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي فَقَتَلْتُهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا اُسَامَةُ قَتَلْتَهُ، بَعْدَمَا قَالَ لَا

4751– إسناده صحيح على شرط الشيخين . حصين: هو ابن عبد الرحمٰن الواسطي، من صغار التعابعين، وأبو ظبيان: حصين بن جندب . وأخرجه أحمد 5/200، والبخاري "4269" في المغازي: باب بعث النبي صلى الله عليه وسلم أسامة بن زيد إلى الحرقات من جهينة و"6872" في الديات: باب قول الله تعالى (ومن أحياها . . . .)، مسلم "96" "159" في الإيمان: باب تحريم قتل الكافر بعد أن قال: لا إله إلا الله، والواحدي في "اسباب النزول" ص117 من طريق هشيم، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/44 من طريق منصور بن أبي الأسود، عن حصين، به .وأخرجه مسلم "96" "158"، وأبو داوٗد "2643" في الجهاد: باب على ما يقاتل المشركون. والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/44 من طريق الأعمش عن أبي ظبيان، به .وأخرجه الذهبي في "السنن" 2/505 من طريق يونس بن بكير، عن محمد بن إسحاق، حدثني محمد بن أسامة بن محمد بن أسامة، عن أبيه، عن جده أسامة بن زيد .

اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ؟، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا قَالَ مُتَعَوِّذًا، فَقَالَ: طَعَنْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا، حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ لَّمْ اَكُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جہینہ قبیلے کی شاخ حرقہ کی طرف بھیجا ہم نے صبح کے وقت ان لوگوں پر حملہ کیا اور انہیں پسپا کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں اور ایک انصاری ان لوگوں کے ایک شخص کے سامنے آئے۔ جب ہم اس پر غالب آنے لگے اس نے کہا: لا الٰہ الا اللہ تو انصاری نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ میں نے اپنا نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا۔ جب ہم لوگ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع مل چکی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے اسامہ کیا تم نے اس کے لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کے بعد اسے قتل کر دیا تھا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے جان بچانے کے لیے یہ پڑھا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ تم نے اس کے لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کے بعد اسے نیزہ مارا تھا؟ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات مسلسل دہراتے رہے' یہاں تک کہ میں نے یہ آرزو کی کاش میں نے آج سے پہلے اسلام ہی نہ قبول کیا ہوتا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ، قَتْلِ الْحَرْبِيِّ اِذَا اَتٰى بِبَعْضِ اَمَارَاتِ الْاِسْلَامِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' ایسے حربی کو قتل کرنا جائز نہیں ہے
جو اسلام کی کسی مخصوص علامت کو بجالائے

4752 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوْا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ، فَعَدَوْا عَلَيْهِ، فَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا غَنَمَهُ، فَاَتَوْا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ (النساء: 94).

4752– حديث صحيح، سماك، وإن كان في روايته عن عكرمة اضطراب، قد توبع، وباقي رجاله على شرط الشيخين: إسرائيل: هو ابن يونس بن أبي إسحاق السبيعي . وأخرجه أحمد 1/229 و324، والترمذي "3030" في التفسير: باب ومن سورة النساء والطبراني "11731" والحاكم 2/235، والبيهقي 9/115 من طرق عن إسرائيل بهذا الإسناد، وحسنه الترمذي، وصححه الحاكم . وأخرجه البخاري "4591" في تفسير سورة النساء: باب (وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِناً)، ومسلم "3025" في أول تفسير، وأبو داوُد وفي الحروف والقراءات، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 5/94، والطبري "10214" و"10215" و"10216"، والواحدي ص115، والبيهقي 9/115 من طرق عن سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن عطاء عن ابن عباس قال: لقي ناس من المسلمين رجلا في غنيمة له، فقال: السلام عليكم، فأخذوه فقتلوه، وأخذوا تلك الغنيمة، فنزلت: (وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِناً) .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو سلیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کے پاس سے گزرا اس شخص کے ساتھ بکریاں بھی تھیں۔ اس شخص نے ان لوگوں کو سلام کیا' تو ان لوگوں نے کہا: اس نے تم لوگوں کو سلام صرف اس لیے کیا تا کہ تم سے بچ جائے۔ ان لوگوں نے اس پر حملہ کر دیا' اور اسے قتل کر دیا اور اس کی بکریاں حاصل کر لیں' پھر وہ لوگ ان بکریوں کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو پہلے اس بات کی تحقیق کر لو''۔

یہ آیت آخر تک ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَذَانَ اِذَا سُمِعَ فِي مَوْضِعٍ مِّنْ دُوْرِ الْحَرْبِ حَرُمَ قِتَالُهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب حربیوں کے علاقے میں کسی جگہ اذان کی آواز سنائی دے' تو ان کے ساتھ جنگ کرنا حرام ہے

4753 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُغِيرُ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَيَتَسَمَّعُ، فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ، قَالَ فَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَاِذَا رَجُلٌ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَقَالَ: الْفِطْرَةُ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ: خَرَجَ مِنَ النَّارِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت حملہ کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے غور سے سنتے تھے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذان کی آواز آ جاتی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رک جاتے تھے ورنہ حملہ کر دیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سننے کی کوشش کی تو ایک شخص اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فطرت (یعنی دین فطرت پر گامزن ہے) اس شخص نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم سے نکل گیا۔

4753– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم أخرجه ابن أبي شيبة 14/461، والطيالسي "2034"، والدارمي 2/217، ومسلم "382" في الصلاة: باب الإمساك عن الإغارة على قوم في دار كفر إذا سمع فيهم الأذان، وأبو داوُد "2634" في الجهاد: باب في دعاء المشركين، والترمذي "1618" في السير: باب ما جاء في وصيته صلى الله عليه وسلم في القتال، وأبو يعلى "3307"، والطحاوي 3/208، وأبو عوانة 1/335 و335 – 336 و336، والبيهقي 9/107 – 108 من طريق حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم "4745".

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّكُوْنَ اِنْشَاؤُهُ السَّرِيَّةَ بِالْغَدَوَاتِ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ صبح کے وقت جنگی مہم کو روانہ کرے

4754 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيْدٍ، عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا، قَالَ: وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً، اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ فِيْ اَوَّلِ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ فِيْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَاَصَابَ مَالًا

❁❁ حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اے اللہ! میری امت کے صبح کے کاموں میں ان کے لیے برکت رکھ دے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی مہم یا لشکر روانہ کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کرتے تھے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ ایک تاجر تھے وہ دن کے ابتدائی حصے میں اپنی تجارت کا سامان بھجوا دیا کرتے تھے۔ وہ صاحب حیثیت بھی ہو گئے اور انہیں بہت سا مال بھی حاصل ہو گیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ اِنْشَاؤُهُ الْحَرْبَ وَابْتِدَاؤُهُ الْاُمُوْرَ فِي الْاَسْبَابِ بِالْغَدَوَاتِ تَبَرُّكًا بِدُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے اس کا جنگ کا آغاز کرنا یا اپنے دیگر کاموں کو شروع کرنا صبح کے وقت ہونا چاہیے تاکہ وہ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے برکت حاصل کرے

4755 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَّعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيْدٍ، عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

4754– إسناده ضعيف، عمارة بن حديد لم يوثقه غير المؤلف 5/241، وقال ابن المديني: لا أعلم أحداً روى عنه غير أبي يعلى بن عطاء، وقال أبو زرعة: لا يعرف، وقال حاتم: مجهول .وأخرجه أحمد 3/417 و431 و4/390، وابن أبي شيبة 12/516، وسعيد بن منصور "2382"، وأبو داؤد "2606" في الجهاد: باب في الإبتكار في السفر، والترمذي "1212" في البيوع: باب ما جاء في التبكير في التجارة، وابن ماجه "2236" في التجارات: باب ما يرجى من البركة في البكور، والبغوي في "الجعديات" "2557"، والطبراني "7276"، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة" "2673" من طريق هشيم، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث حسن! وأنظر ما بعده .

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُكُوْرِهَا قَالَ: فَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً بَعَثَ بِهَا مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، فَكَانَ يَبْعَثُ غِلْمَانَهُ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ، فَكَثُرَ مَالُهُ، وَاَثْرٰى

حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اللہ میری امت کے صبح کے کاموں میں ان کے لیے برکت رکھ دے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت صخر رضی اللہ عنہ ایک تاجر آدمی تھے وہ اپنے لڑکوں کو دن کے ابتدائی حصے میں بھیج دیتے تھے' تو ان کا مال زیادہ ہو گیا۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّكُوْنَ اِنْشَاؤُهُ بِالْحَرْبِ لِمُقَاتَلَةِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ بِالْغَدَوَاتِ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اللہ کے دشمنوں سے جنگ کرنے کے لیے لڑائی کا آغاز صبح کے وقت کرے

4756 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، قَالَ لِلْهُرْمُزَانِ: اَمَا اِذَا فُتِّنِیْ بِنَفْسِكَ فَانْصَحْ لِیْ، وَذٰلِكَ اَنَّهُ قَالَ لَهُ تَكَلَّمْ لَا بَاْسَ، فَاَمَّنَهُ، فَقَالَ الْهُرْمُزَانُ: نَعَمْ اِنَّ فَارِسَ الْيَوْمَ رَاْسٌ وَّجَنَاحَانِ، قَالَ: فَاَيْنَ الرَّاْسُ؟

4755– إسناده ضعيف، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه الطيالسي "1246"، وأحمد 3/ 416 و432 و4/384 و390 و391، والدارمي 2/214، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" "2557"، والبيهقي 9/151/152، والبغوي "26773" من طريق شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني "7277" من طريق نعمان بن ثابت، عن يعلى بن عطاء، به . قلت: لقوله "اللّٰهم بارك لأمتي في بكورها" شواهد تقوية: منها عن علي عند عبد الله بن أحمد في زوائده على "المسند" 1/153 – 154 و154 و155 و156، وابن أبي شيبة 12/517، وإسناده ضعيف لضعف عبد الرحمٰن بن إسحاق . وعَنِ ابْنِ عُمَرَ عند ابن ماجه (2238)، والطبراني (13390)، وفي إسناديهما ضعف .وعن ابن عباس عند الطبراني (12966)، وعن ابن مسعود عنده أيضًا (10490)، وعن كعب بن مالك عنده كذلك 19/ (156)، وعن بريدة، وأنس، وجابر، وعبد الله بن سلام، وعمران بن حصين، والنواس بن سمعان . وكلها ضعاف، لكن بمجموعها يصح الحديث .

4756– إسناده قوي، محمد بن خلف ومبارك بن فضالة: صدوقان، وقد روى لهما أصحاب السنن، وقد توبعا، وباقي رجاله على شرط البخاري .وأخرجه بطوله الطبري في "تاريخه " 4/117–120 عن الربيع بن سليمان، عن أسد بن موسى، عن مبارك بن فضالة، بهذا الإسناد .وأخرجه أيضاً ابن أبي شيبة 13/8–12 عن عفان، عَنْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیِّ، عَنْ معقل بن يسار . . . وهذا إسناد صحيح .وأخرجه بأخصر مما هنا البخاري (3159) في الجزية والموادعة: باب الجزية والموادعة مع أهل الذمة والحرب، و (7530) في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يا أيها الرسول بلّغ ما أنزل إليك من ربك)، من طريق سعيد بن عبيد الله الثقفي، عن بكر بن عبد الله المزني وزياد بن جبير بن حية، عن جبير بن حية . . . .وأخرجه مختصرًا خليفة بن خياط في " تاريخه " ص 148–149 من طريق موسى بن إسماعيل، عن حماد بن سلمة، عن أبي عمران الجوني، عن علقمة بن عبد الله المزني، عن معقل بن يسار .وانظر الحديث الآتي .

قَالَ: بِنَهَاوَنْدَ مَعَ بَنْذَاذِقَانَ، فَإِنَّ مَعَهُ أَسَاوِرَةَ كِسْرَى، وَأَهْلَ أَصْفَهَانَ، قَالَ: فَأَيْنَ الْجَنَاحَانِ، فَذَكَرَ الْهُرْمُزَانُ مَكَانًا نَسِيتُهُ، فَقَالَ الْهُرْمُزَانُ: فَاقْطَعِ الْجَنَاحَيْنِ تُوهِنِ الرَّأْسَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ، بَلْ أَعْمِدُ إِلَى الرَّأْسِ فَيَقْطَعُهُ اللّٰهُ، وَإِذَا قَطَعَهُ اللّٰهُ عَنِّي انْفَضَّ عَنِّي الْجَنَاحَانِ، فَأَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْهِ بِنَفْسِهِ، فَقَالُوا: نُذَكِّرُكَ اللّٰهَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تَسِيرَ بِنَفْسِكَ إِلَى الْعَجَمِ، فَإِنْ أُصِبْتَ بِهَا لَمْ يَكُنْ لِلْمُسْلِمِينَ نِظَامٌ، وَلٰكِنِ ابْعَثِ الْجُنُودَ، قَالَ: فَبَعَثَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ، وَبَعَثَ فِيهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَبَعَثَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ، وَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، أَنْ سِرْ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ، وَكَتَبَ إِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، أَنْ سِرْ بِأَهْلِ الْكُوفَةِ، حَتّٰى تَجْتَمِعُوا جَمِيعًا بِنَهَاوَنْدَ، فَإِذَا اجْتَمَعْتُمْ، فَأَمِيرُكُمُ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيُّ، قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعُوا بِنَهَاوَنْدَ جَمِيعًا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ بَنْذَاذِقَانُ الْعِلْجُ أَنْ أَرْسِلُوا إِلَيْنَا يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ رَجُلًا مِنْكُمْ نُكَلِّمُهُ، فَاخْتَارَ النَّاسُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، قَالَ أَبِي: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ رَجُلٌ طَوِيلٌ، أَشْعَرُ أَعْوَرُ، فَأَتَاهُ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَيْنَا سَأَلْنَاهُ، فَقَالَ لَنَا: إِنِّي وَجَدْتُ الْعِلْجَ قَدِ اسْتَشَارَ أَصْحَابَهُ فِي أَيِّ شَيْءٍ تَأْذَنُونَ لِهٰذَا الْعَرَبِيِّ أَبِشَارَتِنَا وَبَهْجَتِنَا وَمُلْكِنَا أَوْ نَتَقَشَّفُ لَهُ، فَنُزَهِّدُهُ عَمَّا فِي أَيْدِينَا؟، فَقَالُوا: بَلْ نَأْذَنُ لَهُ بِأَفْضَلِ مَا يَكُونُ مِنَ الشَّارَةِ وَالْعُدَّةِ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُمْ رَأَيْتُ تِلْكَ الْحِرَابَ، وَالدَّرَقَ يَلْتَمِعُ مِنْهُ الْبَصَرُ، وَرَأَيْتُهُمْ قِيَامًا عَلٰى رَأْسِهِ، وَإِذَا هُوَ عَلٰى سَرِيرٍ مِنْ ذَهَبٍ، وَعَلٰى رَأْسِهِ التَّاجُ، فَمَضَيْتُ كَمَا أَنَا، وَنَكَسْتُ رَأْسِي لِأَقْعُدَ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ، قَالَ: فَدُفِعْتُ وَنُهِرْتُ، فَقُلْتُ إِنَّ الرُّسُلَ لَا يُفْعَلُ بِهِمْ هٰذَا، فَقَالُوا لِي: إِنَّمَا أَنْتَ كَلْبٌ أَتَقْعُدُ مَعَ الْمَلِكِ؟، فَقُلْتُ: لَأَنَا أَشْرَفُ فِي قَوْمِي مِنْ هٰذَا فِيكُمْ، قَالَ: فَانْتَهَرَنِي، وَقَالَ: اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ، فَتُرْجِمَ لِي قَوْلُهُ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا، وَأَعْظَمَ النَّاسِ شَقَاءً، وَأَقْذَرَ النَّاسِ قَذَرًا، وَأَبْعَدَ النَّاسِ دَارًا، وَأَبْعَدَهُ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ، وَمَا كَانَ مَنَعَنِي أَنْ آمُرَ هٰؤُلَاءِ الْأَسَاوِرَةَ حَوْلِي، أَنْ يَنْتَظِمُوكُمْ بِالنُّشَّابِ، إِلَّا تَنَجُّسًا بِجِيَفِكُمْ لِأَنَّكُمْ أَرْجَاسٌ، فَإِنْ تَذْهَبُوا نُخَلِّي عَنْكُمْ، وَإِنْ تَأْبَوْا نُرِكُمْ مَصَارِعَكُمْ، قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا أَخْطَأْتَ مِنْ صِفَتِنَا وَنَعْتِنَا شَيْئًا، إِنْ كُنَّا لَأَبْعَدَ النَّاسِ دَارًا وَأَشَدَّ النَّاسِ جُوعًا وَأَعْظَمَ النَّاسِ شَقَاءً وَأَبْعَدَ النَّاسِ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْنَا رَسُولًا، فَوَعَدَنَا النَّصْرَ فِي الدُّنْيَا وَالْجَنَّةَ فِي الْآخِرَةِ، فَلَمْ نَزَلْ نَتَعَرَّفُ مِنْ رَبِّنَا مُذْ جَاءَنَا رَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْفَلَجَ، وَالنَّصْرَ، حَتّٰى أَتَيْنَاكُمْ، وَإِنَّا وَاللّٰهِ نَرَى لَكُمْ مُلْكًا وَعَيْشًا لَا نَرْجِعُ إِلٰى ذٰلِكَ الشَّقَاءِ أَبَدًا، حَتّٰى نَغْلِبَكُمْ عَلٰى مَا فِي أَيْدِيكُمْ، أَوْ نُقْتَلَ فِي أَرْضِكُمْ، فَقَالَ: أَمَّا الْأَعْوَرُ، فَقَدْ صَدَقَكُمُ الَّذِي فِي نَفْسِهِ، فَقُمْتُ مِنْ عِنْدِهِ، وَقَدْ وَاللّٰهِ أَرْعَبْتُ الْعِلْجَ جَهْدِي، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا الْعِلْجُ إِمَّا أَنْ تَعْبُرُوا إِلَيْنَا بِنَهَاوَنْدَ، وَإِمَّا أَنْ نَعْبُرَ إِلَيْكُمْ، فَقَالَ النُّعْمَانُ: اعْبُرُوا، فَعَبَرْنَا قَالَ أَبِي: فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ، إِنَّ الْعُلُوجَ يَجِيئُونَ، كَأَنَّهُمْ جِبَالُ الْحَدِيدِ، وَقَدْ تَوَاثَقُوا أَنْ لَا يَفِرُّوا مِنَ الْعَرَبِ، وَقَدْ قُرِنَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، حَتّٰى كَانَ سَبْعَةٌ فِي قِرَانٍ، وَأَلْقَوْا حَسَكَ الْحَدِيدِ خَلْفَهُمْ، وَقَالُوا: مَنْ فَرَّ مِنَّا عَقَرَهُ حَسَكُ الْحَدِيدِ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ

شُعْبَةَ حِينَ رَاٰى كَثْرَتَهُمْ: لَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فَشَلًا، اِنَّ عَدُوَّنَا يُتْرَكُوْنَ اَنْ يَّتَتَامُّوا، فَلَا يَعْجَلُوْا اَمَا، وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ الْاَمْرَ اِلَيَّ لَقَدْ اَعْجَلْتُهُمْ بِهٖ، قَالَ: وَكَانَ النُّعْمَانُ رَجُلًا بَكَّاءً، فَقَالَ: قَدْ كَانَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا يُشْهِدُكَ اَمْثَالَهَا فَلَا يُخْزِيكَ وَلَا يُعَرِّي مَوْقِفَكَ، وَاِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مَنَعَنِيْ اَنْ اُنَاجِزَهُمْ، اِلَّا لِشَيْءٍ شَهِدْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذْ غَزَا فَلَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ لَمْ يُعَجِّلْ حَتّٰى تَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ وَتَهُبَّ الْاَرْوَاحُ، وَيَطِيبَ الْقِتَالُ، ثُمَّ قَالَ النُّعْمَانُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَقَرَّ عَيْنِي الْيَوْمَ بِفَتْحٍ يَكُوْنُ فِيهِ عِزُّ الْاِسْلَامِ، وَاَهْلِهٖ وَذُلُّ الْكُفْرِ وَاَهْلِهٖ، ثُمَّ اخْتِمْ لِيْ عَلٰى اِثْرِ ذٰلِكَ بِالشَّهَادَةِ، ثُمَّ قَالَ: اٰمِنُوا يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، فَاٰمَنَّا وَبَكٰى وَبَكَيْنَا، ثُمَّ قَالَ النُّعْمَانُ: اِنِّيْ هَازٌّ لِوَائِي فَتَيَسَّرُوا لِلسَّلَاحِ، ثُمَّ هَازُّهُ الثَّانِيَةَ، فَكُوْنُوا مُتَيَسِّرِينَ لِقِتَالِ عَدُوِّكُمْ بِاِزَائِهِمْ، فَاِذَا هَزَزْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَلْيَحْمِلْ كُلُّ قَوْمٍ عَلٰى مَنْ يَّلِيهِمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ، قَالَ: فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَهَبَّتِ الْاَرْوَاحُ كَبَّرَ وَكَبَّرْنَا، وَقَالَ رِيحُ الْفَتْحِ وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَاِنِّيْ لَاَرْجُو اَنْ يَّسْتَجِيبَ اللّٰهُ لِيْ وَاَنْ يَّفْتَحَ عَلَيْنَا فَهَزَّ اللِّوَاءَ فَتَيَسَّرُوا، ثُمَّ هَزَّهُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ هَزَّهُ الثَّالِثَةَ، فَحَمَلْنَا جَمِيعًا كُلُّ قَوْمٍ عَلٰى مَنْ يَّلِيهِمْ، وَقَالَ النُّعْمَانُ: اِنْ اَنَا اُصِبْتُ فَعَلَى النَّاسِ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، فَاِنْ اُصِيبَ حُذَيْفَةُ، فَفُلَانٌ، فَاِنْ اُصِيبَ فُلَانٌ فَفُلَانٌ، حَتّٰى عَدَّ سَبْعَةً اٰخِرُهُمُ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، قَالَ اَبِي: فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَحَدًا، يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ، حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يَظْفَرَ وَثَبَتُوا لَنَا، فَلَمْ نَسْمَعْ اِلَّا وَقْعَ الْحَدِيْدِ عَلَى الْحَدِيْدِ، حَتّٰى اُصِيبَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ مُصَابَةٌ عَظِيمَةٌ، فَلَمَّا رَاَوْا صَبْرَنَا وَرَاَوْنَا لَا نُرِيْدُ اَنْ نَّرْجِعَ انْهَزَمُوا، فَجَعَلَ يَقَعُ الرَّجُلُ، فَيَقَعُ عَلَيْهِ سَبْعَةٌ فِيْ قِرَانٍ، فَيُقْتَلُوْنَ جَمِيعًا، وَجَعَلَ يَعْقِرُهُمْ حَسَكُ الْحَدِيْدِ خَلْفَهُمْ، فَقَالَ النُّعْمَانُ: قَدِّمُوا اللِّوَاءَ فَجَعَلْنَا نُقَدِّمُ اللِّوَاءَ فَنَقْتُلُهُمْ وَنَضْرِبُهُمْ، فَلَمَّا رَاَى النُّعْمَانُ، اَنَّ اللّٰهَ قَدِ اسْتَجَابَ لَهٗ وَرَاَى الْفَتْحَ جَاءَتْهُ نُشَّابَةٌ، فَاَصَابَتْ خَاصِرَتَهُ فَقَتَلَتْهُ، فَجَاءَ اَخُوْهُ مَعْقِلُ بْنُ مُقَرِّنٍ فَسَجّٰى عَلَيْهِ ثَوْبًا وَاَخَذَ اللِّوَاءَ فَتَقَدَّمَ بِهٖ، ثُمَّ قَالَ: تَقَدَّمُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ، فَجَعَلْنَا نَتَقَدَّمُ فَنَهْزِمُهُمْ وَنَقْتُلُهُمْ، فَلَمَّا فَرَغْنَا وَاجْتَمَعَ النَّاسُ، قَالُوا: اَيْنَ الْاَمِيرُ؟، فَقَالَ مَعْقِلٌ: هٰذَا اَمِيرُكُمْ قَدْ اَقَرَّ اللّٰهُ عَيْنَهُ بِالْفَتْحِ وَخَتَمَ لَهٗ بِالشَّهَادَةِ، فَبَايَعَ النَّاسُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ يَدْعُو اللّٰهَ، وَيَنْتَظِرُ مِثْلَ صَيْحَةِ الْحُبْلٰى، فَكَتَبَ حُذَيْفَةُ، اِلٰى عُمَرَ بِالْفَتْحِ مَعَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ: اَبْشِرْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، بِفَتْحٍ اَعَزَّ اللّٰهُ فِيهِ الْاِسْلَامَ وَاَهْلَهُ وَاَذَلَّ فِيهِ الشِّرْكَ وَاَهْلَهُ، وَقَالَ: النُّعْمَانُ بَعَثَكَ؟، قَالَ: احْتَسِبِ النُّعْمَانَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَبَكٰى عُمَرُ وَاسْتَرْجَعَ، وَقَالَ: وَمَنْ وَيْحَكَ، فَقَالَ: فُلَانٌ، وَفُلَانٌ، وَفُلَانٌ، حَتّٰى عَدَّ نَاسًا ثُمَّ قَالَ وَاٰخَرِينَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَعْرِفُهُمْ، فَقَالَ: عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَبْكِي لَا يَضُرُّهُمْ، اَنْ لَا يَعْرِفَهُمْ عُمَرُ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَعْرِفُهُمْ

❀❀ زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں: مجھے میرے والد نے یہ بات بتائی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہرمزان سے کہا: جب تم نے اپنی ذات کے حوالے سے مجھے آزمائش کا شکار کردیا ہے تو تم میری خیرخواہی کرو اس کی وجہ یہ ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

اس سے یہ کہا تھا: تم بات کرو کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے امان دے دی تو ہرمزان نے کہا: جی ہاں آج فارس کا ایک سر ہے اور دو پر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس کا سر کہاں ہے اس نے جواب دیا: نہاوند میں بنذاذقان کے پاس اس کے ساتھ کسریٰ کے کنگن ہیں اور اہل اصفہان۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس کے دو پر کہاں ہیں ہرمزان نے ایک جگہ کا ذکر کیا تھا۔ جو میں بھول گیا ہوں۔ ہرمزان نے کہا: آپ ان کے دو پروں کو کاٹ دیں تو اس طرح آپ سر کو کمزور کر دیں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اے اللہ کے دشمن تم نے غلط کہا ہے بلکہ میں سر کی طرف جاؤں گا اللہ تعالیٰ اس کو کاٹ دے گا اور جب اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دے گا تو وہ دونوں پروں کو بھی دور کر دے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ بنفس نفیس اس کی طرف جائیں تو لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین ہم آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ آپ اگر بذاتِ خود عجمی علاقوں کی طرف چلے گئے اور وہاں آپ شہید ہو گئے تو مسلمانوں کے پاس کوئی نظام نہیں رہے گا آپ لشکر کو بھیج دیجئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل مدینہ کو بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ مہاجرین اور انصار کو بھیجا۔ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ تم اہل بصرہ کو ساتھ لے کر روانہ ہو جاؤ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ اہل کوفہ کو ساتھ لے کر روانہ ہو جاؤ یہاں تک کہ تم سب لوگ نہاوند کے مقام پر اکٹھے ہو جاؤ تو تمہارا امیر نعمان بن مقرن مزنی ہو گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب سب لوگ نہاوند کے مقام پر اکٹھے ہو گئے تو بنذاذقان علج نے انہیں پیغام بھیجا اے عربوں کے گروہ ہماری طرف ایک شخص کو بھیجو جس کے ساتھ ہم بات چیت کریں تو لوگوں نے مغیرہ بن شعبہ کو اختیار کیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے۔ ان کی شکل وصورت کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے وہ لمبے تڑنگے شخص تھے ان کے بال زیادہ تھے اور وہ کانے تھے۔ وہ اس کے پاس گئے۔ جب وہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے ان سے دریافت کیا: تو انہوں نے ہمیں بتایا میں نے علج (یعنی ان کے سردار) کو پایا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشورہ کر رہا تھا کہ کیا ہمیں ان کے ساتھ بھرپور شان وشوکت کے ساتھ ملنا چاہئے تاکہ ان پر ہمارا رعب قائم ہو تو اس کے ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ ہمیں ان کے ساتھ بھرپور تیاری اور شان وشوکت کے ساتھ ملنا چاہیے۔

(حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا) جب میں ان لوگوں کے پاس آیا تو میں نے اسے ایسے اسلحے سے لیس دیکھا کہ نگاہیں چکا چوند ہوتی تھیں۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اس کے سرہانے کھڑے ہوئے تھے اور وہ سونے کے تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر پر تاج تھا۔ میں جیسا تھا اسی طرح گزرتا چلا گیا اور میں نے اپنے سر کو جھکایا تاکہ میں اس کے ساتھ تخت پر بیٹھوں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو مجھے وہاں سے دھکیل دیا گیا اور مجھے ڈانٹا گیا تو میں نے کہا: سفیروں کے ساتھ اس طرح کا رویہ اختیار نہیں کیا جاتا۔ ان لوگوں نے مجھ سے کہا تم ایک کتے ہو۔ کیا تم بادشاہ کے ساتھ بیٹھنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا: میں اپنی قوم میں اس سے زیادہ معزز شمار ہوتا ہوں جتنا یہ شخص تمہارے درمیان معزز ہے۔ راوی کہتے ہیں تو اس نے مجھے ڈانٹا اور اس نے کہا: تم بیٹھ جاؤ تو میں بیٹھ گیا پھر اس کے قول کا ترجمہ میرے سامنے کیا گیا تو اس نے یہ کہا: تھا۔

''اے عربوں کے گروہ تم سب سے زیادہ بھوکے تھے سب سے زیادہ سنگدل تھے سب سے زیادہ گندے تھے اور سب سے زیادہ دور دراز کے علاقے کے رہنے والے تھے اور بھلائی سے سب سے زیادہ دور تھے اگر تم لوگ چلے جاتے ہو تو ہم تمہیں جانے دیں گے اگر تم لوگ نہیں مانتے تو پھر ہم تمہارے بدلے کی جگہ دکھا دیں گے''۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تو میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور میں نے کہا: اللہ کی قسم! تم نے ہماری جو حالت اور صورتحال بیان کی ہے اس میں تم نے کوئی غلطی نہیں کی۔ ہمارا علاقہ سب سے زیادہ دور ہے ہم سب سے زیادہ بھوکے تھے ہم سب سے زیادہ سنگدل تھے اور بھلائی سے سب سے زیادہ دور تھے یہاں تک کہ اللہ نے ہماری طرف ایک رسول کو مبعوث کیا اس نے ہمارے ساتھ دنیا میں مدد کرنے کا اور آخرت میں جنت عطا کرنے کا وعدہ کیا تو جب سے ہمارے پاس اللہ کے رسول تشریف لائے ہم اپنے پروردگار کی طرف سے مسلسل فلاح اور کامیابی کو حاصل کرتے رہے یہاں تک کہ ہم تمہارے پاس آ گئے۔ اللہ کی قسم! ہم نے دیکھ لیا ہے تمہاری بادشاہی کو بھی اور تمہارے طرز حیات کو بھی اور اب ہم اس بدبختی کی طرف کبھی واپس نہیں جائیں گے اور تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے اس پر غلبہ حاصل کر لیں گے یا پھر ہم تمہاری سرزمین پر شہید ہو جائیں گے۔ اس پر اس نے کہا: اس کانے شخص نے تمہارے ساتھ سچی بات کی ہے جو اس کے ذہن میں تھی۔ (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) تو میں اس کے پاس سے اٹھ گیا اللہ کی قسم! میں نے علج (نامی سردار کو) مرعوب کرنے کی پوری کوشش کی۔

پھر علج نے ہماری طرف پیغام بھجوایا کیا تم (دریا کو) عبور کر کے ہماری طرف نہاوند میں آؤ گے۔ یا ہم عبور کر کے تمہاری طرف آئیں تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ عبور کرو تو ہم لوگوں نے عبور کر لیا۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے میں نے اس دن جیسا سمندر کبھی نہیں دیکھا ان کے لشکر کے لوگ یوں آ رہے تھے جس طرح لوہے کے پہاڑ تھے اور ان لوگوں نے آپس میں یہ عہد کیا تھا کہ وہ عربوں کے مقابلے میں فرار نہیں ہوں گے۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے تھے یہاں تک کہ وہ سات آدمی ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے تھے اور انہوں نے اپنے پیچھے ایک چکی رکھ دی تھی۔ ان لوگوں نے یہ کہا تھا: ہم میں سے جو شخص فرار ہو گا اسے لوہے کی چکی کچل دے گی۔ جب حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی کثرت دیکھی تو فرمایا میں نے آج کی طرح کی خوفناک صورتحال کبھی نہیں دیکھی ہمارے دشمن کو بھرپور برتری حاصل ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص تھے جو بہت زیادہ روتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو اس طرح کی اور ایسی صورت پھر دکھا دے گا اور آپ کو رسوا نہ کرے اور آپ کو ڈگمائے گا نہیں اللہ کی قسم! میں ان پر صرف اس لیے حملہ نہیں کر رہا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک چیز دیکھی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی جنگ میں حصہ لیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے ابتدائی حصے میں لڑائی شروع نہیں کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک لڑائی شروع نہیں کرتے تھے۔ جب تک نماز کا وقت نہیں ہو جاتا تھا اور ہوا نہیں چل پڑتی تھی اور جنگ کی صورتحال تیار نہیں ہو جاتی تھی تو پھر حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے دعا کی اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو آج فتح کے ذریعے میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دے کیونکہ اس میں اسلام اور اہل اسلام کی

عزت ہے اور کفر اور اہل کفر کی ذلت ہے اور پھر اس کے بعد مجھے شہادت نصیب کر کے میرا خاتمہ کر دینا' پھر انہوں نے فرمایا: تم لوگ آمین کہو اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر رحم کرے تو ہم نے آمین کہا پھر وہ بھی رونے لگے اور ہم بھی رونے لگے۔

پھر حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنا جھنڈا لہراؤں گا تم لوگ ہتھیار تیار کر لینا پھر میں دوسری مرتبہ لہراؤں گا' تو تم دشمن کے ساتھ لڑائی کرنے کے لیے اس کے مدمقابل آ کے تیار ہو جانا' پھر جب میں تیسری مرتبہ لہراؤں گا' تو ہر شخص اللہ تعالیٰ کی برکت حاصل کرتے ہوئے اپنے قریبی دشمن پر حملہ کر دے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب نماز کا وقت ہو گیا اور ہوائیں چل پڑیں' تو انہوں نے تکبیر کہی تو ہم نے بھی تکبیر کہی۔ انہوں نے فرمایا: یہ فتح کی ہوا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا (تو ہم فتح حاصل کر لیں گے) اور مجھے یہ امید ہے' اللہ تعالیٰ میری دعا کو قبول کر لے گا اور ہمیں فتح نصیب کرے گا' تو انہوں نے جھنڈا لہرایا اور لوگ تیار ہو گئے انہوں نے دوسری مرتبہ لہرایا پھر انہوں نے تیسری مرتبہ لہرایا' تو ہم سب نے حملہ کر دیا۔ ہر فرد نے اپنے قریبی دشمن پر حملہ کر دیا۔

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں شہید ہو جاؤں' تو حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ لوگوں کے امیر ہوں گے اگر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ شہید ہو جائیں' تو فلاں صاحب ہوں گے اگر وہ شہید ہو جائیں' تو فلاں ہوں گے' یہاں تک کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے سات آدمیوں کا نام گنوایا جن میں سے آخری فرد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تھے۔

میرے والد بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے مسلمانوں میں سے کسی ایسے شخص کے بارے میں یہ علم نہیں ہے' جو اس بات کا خواہش مند ہو کہ وہ اپنے اہل خانہ کی طرف واپس جائے' یہاں تک کہ یا تو وہ شہید ہو جائے یا کامیاب ہو جائے۔ ان لوگوں نے ہم پر حملہ کیا' تو ہمیں صرف لوہے کی لوہے سے ٹکرانے کی آواز آ رہی تھی' یہاں تک کہ بہت سارے مسلمان شہید ہوئے۔ جب ان لوگوں نے ہمارا صبر دیکھا اور انہوں نے دیکھا کہ ہم واپس نہیں جانا چاہتے تو وہ لوگ پسپا ہو گئے۔ ان میں سے کوئی ایک شخص گرتا' تو اس کے اوپر ایک ہی لڑی کے سات آدمی بھی گر جاتے تو وہ سب مارے جاتے' اور ان کے پیچھے لوہے کی چکی انہیں کچل دیتی۔

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جھنڈے کو آگے کرو تو ہم نے جھنڈے کو آگے کر دیا اور ہم انہیں قتل کرتے رہے اور انہیں مارتے رہے۔ جب حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول کر لیا ہے اور انہوں نے فتح کو دیکھ لیا اور کامیابی ان کے پاس آ گئی وہ ان کے پہلو میں آ کر لگی اور وہ شہید ہو گئے۔ ان کے بھائی حضرت مقرن بن مقرن رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اس پر کپڑا ڈال دیا اور علم کو پکڑ لیا اور اس کو لے کر آگے بڑھ گئے' پھر انہوں نے کہا: تم لوگ آگے بڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اور ہم لوگ آگے بڑھنے لگے۔ ہم نے ان لوگوں کو پسپا کر دیا اور انہیں قتل کر دیا جب ہم فارغ ہوئے اور لوگ اکٹھے ہوئے' تو لوگوں نے دریافت کیا: امیر کہاں ہے' تو حضرت مقرن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارے امیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فتح کے ذریعے ان کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا اور آخر میں انہیں شہادت بھی نصیب کر دی' تو لوگوں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ میں اللہ سے دعائیں کر رہے تھے' اور وہ اس طرح سے منتظر تھے جس طرح کسی حاملہ عورت کی چیخ کا انتظار کیا جاتا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فتح کی خوش خبری کا پروانہ ایک مسلمان شخص کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔ جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: اے امیر المومنین آپ کو فتح کی خوش خبری نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس جنگ میں اسلام اور اہل اسلام کو عزت عطا کی' اور اس میں شرک اور اہل شرک کو ذلت عطا کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: نعمان نے تمہیں بھیجا ہے' تو قاصد نے کہا: اے امیر المومنین نعمان کے بارے میں آپ ثواب کی امید رکھیں (یعنی ان کے لیے دعا مغفرت کیجئے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور انہوں نے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا ستیاناس ہو اور کون (شہید ہوا ہے) قاصد نے بتایا: فلاں اور فلاں اور فلاں اس نے متعدد لوگوں کے نام گنوائے' پھر اس نے بتایا: اے امیر المومنین اور لوگ بھی ہیں' جن سے آپ واقف نہیں ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے کہا ان لوگوں کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اگر "عمر" ان سے واقف نہیں ہے' لیکن اللہ تعالیٰ تو ان سے واقف ہے۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّكُوْنَ قِتَالُهُ الْاَعْدَاءَ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ اِذَا فَاتَ ذٰلِكَ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' دشمن کے ساتھ اس کی لڑائی سورج ڈھلنے کے بعد ہونی چاہئے اس وقت جب وہ دن کے ابتدائی حصے میں اسے شروع نہ کر سکے

4757 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، وَعَفَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا كَانَ عِنْدَ الْقِتَالِ، فَلَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ اَخَّرَهُ اِلٰى اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ

❀❀ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کرنے لگتے

4757– إسناده صحيح . رجاله رجال مسلم غير علقمة بن عبد الله، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة . وأخرجه ابن أبي شيبة 12/ 368–369، والترمذي (1613) في السير: باب ما جاء في الساعة التي يستحب فيها القتال، عن عفان بن مسلم، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 12/ 368–369، وأحمد 5/444–445، وخليفة بن خياط في "تاريخه " ص 148–149، وأبو داؤد (2655) في الجهاد: باب في أي وقت يستحب اللقاء، والترمذي (1613)، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 9/32، والحاكم 2/116، والبيهقي 9/153 من طريق عن حماد بن سلمة، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي . وأخرجه الترمذي (1612) من طريق قتادة، عن النعمان بن مقرن، بلفظ: غزوتُ مع النبي صلى اللّٰه عليه وسلم، فكان إذا طلع الفجر، أمسك حتى تطلُع الشمس، فإذا طلعت، قاتل، فإذا انتصف النهارُ، أمسك حتى تزول الشمس، فإذا زالت الشمس، قاتل حتى العصر، ثم أمسك حتى يصلي العصر، ثم يُقاتل، قال: وكان يقال عند ذلك: تهيج رياحُ النصر، ويدعو المؤمنون لجيوشهم في صلاتهم . قال الترمذي: وقتادة لم يدرك النعمان بن مقرن .

تھے تو دن کے ابتدائی حصے میں جنگ شروع نہیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ اسے اس وقت تک مؤخر کرتے تھے کہ سورج ڈھل جاتا تھا اور ہوائیں چل پڑتی تھیں اور مدد نازل ہو جاتی تھی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّسْتَعِينَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى قِتَالِ الْاَعْدَاءِ اِذَا عَزَمَ عَلٰى ذٰلِكَ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ وہ دشمن سے لڑنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگے جب وہ لڑائی کا پختہ ارادہ کرلے

4758 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا صَلَّى اَيَّامَ حُنَيْنٍ هَمَسَ شَيْئًا، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّكَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ، قَالَ اَقُولُ: اللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ، وَبِكَ اُصَاوِلُ، وَبِكَ اُقَاتِلُ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ غزوۂ حنین کے موقع پر جب نماز ادا کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے پست آواز میں کچھ کہا آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی آپ ﷺ نے ایک ایسا کام کیا ہے جو آپ ﷺ نے پہلے نہیں کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں یہ پڑھ رہا تھا۔

''اے اللہ میں تیری مدد کے ساتھ مقابلہ کرتا ہوں (لڑائی میں) کود پڑتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ جنگ کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اِذَا اَرَادَ مُوَاقَعَةَ الْاَعْدَاءِ اَنْ يُّحْيِيَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَاِذَا اَصْبَحَ وَاقَعَهَا

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ جب وہ دشمن پر حملہ کرنے کا ارادہ کرلے تو رات کے وقت جاگتا رہے اور صبح ہو تو ان پر حملہ کردے

4759 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى *، حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ اَبُو الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، اَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلّٰى

4758– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم .وأخرجه البيهقي 9/153 من طريق سليمان بن حرب، بهذا الإسناد . وأخرجه الدارمي 2/216، وأحمد 4/332 و 333، والطبراني (7318)، والبيهقي 9/153 من طرق عن حماد بن سلمة، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق (9751)، ومن طريقه الترمذي (3340) في التفسير: باب ومن سورة البروج، والطبراني (7319) عن معمر، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا صلى الفجر هَمَس –والهمس في قول بعضهم: يحرّك شفتيه كأنه يتكلم بشيء – فقيل له: يا نبيَّ اللّٰه، إنك إذا صليت العصر همستَ . . . ولم يذكر قوله " أقول: اللّٰهم بك أحاول . . . " .وأخرجه النسائي في " اليوم والليلة " (614)، والبيهقي 9/153 من طريق سليمان بن المغيرة .

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا اَصْبَحَ بِبَدْرٍ مِّنَ الْغَدِ اَحْيَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ كُلَّهَا وَهُوَ مُسَافِرٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ غزوہ بدر کے دن صبح کے وقت تک' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر جاگتے رہے تھے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسافر تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اِذَا اَرَادَ مُوَاقَعَةَ اَهْلِ بَلَدٍ مِّنْ دَارِ الْحَرْبِ اَنْ يُّعَبِّءَ الْكَتَائِبَ حَتّٰى تَكُوْنَ مُوَاقَعَتُهُ اِيَّاهُمْ عَلٰى غَيْرِ غِرَّةٍ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' جب وہ دارالحرب کے کسی شہر والوں پر

حملہ کرنے کا ارادہ کرے تو وہ اپنے دستوں کو تیار کر لے تا کہ ان کا اس شہر کے لوگوں پر حملہ کرنا غیر ضروری قتل عام کے بغیر ہو

4760 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ:

(متن حدیث): وَفَدَتْ وُفُودٌ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فِيْ رَمَضَانَ اَنَا فِيهِمْ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَكَانَ بَعْضُنَا يَصْنَعُ لِبَعْضٍ الطَّعَامَ، وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ اَنْ يَّدْعُوَنَا عَلٰى رَحْلِهِ، فَقُلْتُ: لَوْ صَنَعْتُ طَعَامًا، ثُمَّ دَعَوْتُهُمْ اِلٰى رَحْلِيْ فَاَمَرْتُ بِطَعَامٍ، فَصُنِعَ، ثُمَّ لَقِيتُ اَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ، فَقَالَ: سَبَقْتَنِيْ، قَالَ: فَدَعَوْتُهُمْ اِلٰى رَحْلِي، اِذْ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا اُحَامِلُكُمْ اَوْ اُحَادِثُكُمْ، اِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيْثٍ مِّنْ حَدِيْثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى يُدْرِكَ الطَّعَامُ، فَذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ، فَقَالَ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ مَكَّةَ، فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ عَلٰى اَحَدِ الْجَنَبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْيُسْرٰى، وَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ، فَاَخَذُوا الْوَادِيَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَتِيبَتِهِ وَقَدْ بَعَثَتْ قُرَيْشٌ اَوْبَاشًا لَهَا وَاَتْبَاعًا لَهَا، فَقَالُوا: نُقَدِّمُ هٰؤُلَاءِ، وَاِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ، كُنَّا مَعَهُمْ، وَاِنْ اُصِيبُوا اَعْطَيْنَا مَا سَاَلُوا، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآنِيْ، فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اهْتِفْ بِالْاَنْصَارِ، فَلَا يَاْتِيْنِيْ اِلَّا اَنْصَارِيٌّ فَهَتَفَ بِهِمْ، فَجَاؤُوا، فَاَحَاطُوا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ

4759- إسناده حسن، رجاله رجال الشيخين غير حارثة بن مضرب، فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة، والأزرق بن علي ذكره المؤلف في " الثقات " وقال: يُغرب، وروى عنه أبو يعلى، وابن أبي عاصم، وعبد الله بن أحمد، وأبو زرعة وغيرهم، وأخرج له الحاكم في " المستدرك "، وقد اعتمد الشيخان رواية يوسف بن أبي إسحاق -وهو يوسف بن إسحاق بن أبي إسحاق- عن جده .وأخرجه النسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 7/358 عن محمد بن المثنى، عن محمد، عن شعبة، عن أبي إسحاق .

4760- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه الطيالسي (2424)، وأحمد 2/538، وابن أبي شيبة 14/471-473 ومسلم (1780) (84) (85) في الجهاد والسير: باب فتح مكة، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 10/134، وأبو داوٗد (1872) مختصراً في المناسك: باب في رفع اليد إذا رأى البيت، والبيهقي 9/117-118 من طريق سليمان بن المغيرة، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (1780) (86)، والنسائي في " الكبرى "، وأبو داوٗد (3023) في الخراج والإمارة: باب ما جاء في خبر مكة، والبيهقي 9/118 من طريقين عن ثابت، به .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا تَرَوْنَ اِلٰى اَوْبَاشِ قُرَيْشٍ، وَاَتْبَاعِهِمْ، وَضَرَبَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى مِمَّا يَلِيْ الْخِنْصَرَ وَسَطَ الْيُسْرٰى، وَقَالَ: احْصُدُوهُمْ حَصْدًا حَتّٰى تُوَافُوْنِيْ بِالصَّفَا، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَانْطَلَقْنَا، فَمَا يَشَاءُ اَحَدٌ مِّنَّا اَنْ يَّقْتُلَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ اِلَّا قَتَلَهُ، وَمَا يُوَجِّهُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اِلَيْنَا شَيْئًا، فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُبِيْحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ، لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، فَاَغْلَقُوْا اَبْوَابَهُمْ، وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ، وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَفِيْ يَدِهِ قَوْسٌ، وَهُوَ آخِذٌ الْقَوْسَ، وَكَانَ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ صَنَمٌ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْعَنُ فِيْ جَنْبِهِ بِالْقَوْسِ، وَيَقُوْلُ: جَاءَ الْحَقُّ، وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، فَلَمَّا قَضٰى طَوَافَهُ اَتَى الصَّفَا، فَعَلَا حَيْثُ يَنْظُرُ اِلَى الْبَيْتِ، فَجَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَهُ، وَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُ مَا شَاءَ اَنْ يَّذْكُرَهُ وَالْاَنْصَارُ تَحْتَهُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهِ وَرَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهِ، وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَكَانَ لَا يَخْفٰى عَلَيْنَا اِذَا نَزَلَ الْوَحْيُ، لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَّا يَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَلْ يَطْرِقُ حَتّٰى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ، فَلَمَّا قُضِيَ الْوَحْيُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، قُلْتُمْ: اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهِ، وَرَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهِ، قَالُوْا: قَدْ قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ، الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ، فَاَقْبَلُوْا يَبْكُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ: وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا الَّذِيْ قُلْنَا اِلَّا ضَنًّا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهِ، قَالَ: وَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَّاضِحٌ، اَنَّ فَتْحَ مَكَّةَ كَانَ عَنْوَةً لَا صُلْحًا

❀❀ عبداللہ بن رباح بیان کرتے ہیں: رمضان کے مہینے میں کچھ وفود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن میں میں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ ہم لوگ ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اکثر اپنی رہائشی جگہ پر ہمیں بلایا کرتے تھے میں نے کہا: اگر میں بھی کھانا تیار کروں اور پھر ان لوگوں کو اپنی رہائشی جگہ پر بلاؤں تو (یہ مناسب ہوگا) میں نے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا۔ کھانا تیار ہو گیا۔ شام کے وقت میری ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے کہا: اے ابوہریرہ! آج رات دعوت میری طرف ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھ سے سبقت لے گئے ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان لوگوں کو بھی اپنی رہائشی جگہ پر بلالیا' پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو وہ حدیث نہ سناؤں۔ میں تم لوگوں کو ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو اے انصار کے گروہ تمہاری حدیث ہے اتنی دیر میں کھانا بھی آجائے گا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ ذکر کیا' انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مکہ میں داخل ہونے لگے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کے ایک طرف حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور بائیں طرف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ ایک دستے کا امیر حضرت

ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا۔ وہ لوگ نشیبی علاقے میں پہنچ گئے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھوٹے دستے میں تھے۔ قریش نے اپنے اوباشوں اور پیروکارلڑکوں کو اس دستے کی طرف بھیجا انہوں نے کہا: ہم ان لوگوں کو موقعہ دیتے ہیں اگر یہ جیت گئے تو ہم ان کے ساتھ ہوں گے اور اگر یہ مارے گئے تو جو وہ مانگیں گے ہم دیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر دوڑا کر مجھے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ انصار کو بلا کر لاؤ میرے پاس صرف انصار آئیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا اور وہ لوگ آ گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد اکٹھے ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے قریش کے اوباشوں اور پیروکارلڑکوں کو دیکھا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں دست مبارک کو بائیں پر مارا اور فرمایا: تم انہیں کاٹ کے رکھ دینا' یہاں تک کہ تم لوگ مجھے صفا پر آ کر ملنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ روانہ ہوئے اور ہم میں سے جس شخص نے ان میں سے جس شخص کو قتل کرنا چاہا اسے قتل کر دیا' یہاں تک کہ پھر ان میں سے کوئی ہمارے سامنے نہیں آیا۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریش کے قتل کو مباح قرار دیا گیا ہے آج کے بعد قریش باقی نہیں رہیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے دروازے کو بند کر لے وہ محفوظ ہوگا' جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ امن میں ہوگا' تو لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کا استلام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک کمان تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کمان کو پکڑا ہوا تھا۔ خانہ کعبہ کے ایک پہلو میں ایک بت تھا جس کی وہ لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کمان کے ذریعے اس کے پہلو میں مارا اور یہ پڑھا ''حق آ گیا باطل رخصت ہو گیا''۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف مکمل کر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھ گئے' یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر بیت اللہ پر پڑی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ بلند کیے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور جو اللہ کو منظور تھا وہ ذکر کیا۔ انصار صفا کے نیچے موجود تھے ان میں سے کسی ایک نے کسی دوسرے سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بستی سے محبت اور اپنے خاندان سے محبت لاحق ہو گئی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی تو یہ چیز ہم پر مخفی نہیں رہتی تھی۔ اس وقت کوئی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ نہیں سکتا تھا۔ وہ انتظار کرتا تھا' یہاں تک کہ وحی مکمل ہو جاتی تھی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول مکمل ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصار کے گروہ تم لوگوں نے یہ بات کہی ہے ان صاحب کو اپنی بستی کی محبت اور خاندان کی محبت نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے یہ بات کہی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے میری زندگی تمہارے ساتھ ہے اور میری موت تمہارے ساتھ ہے' تو انصار نے رونا شروع کر دیا اور کہنا شروع کر دیا اللہ کی قسم! ہم نے صرف اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے یہ بات کہی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں' اور تمہارے عذر کو قبول کرتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت اس بات کا واضح بیان ہے' مکہ جنگ کے نتیجے میں فتح ہوا تھا صلح کے نتیجے میں فتح نہیں ہوا تھا۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الْمَرْءُ بِهٖ إِذَا عَزَمَ الْغَزْوَ أَوِ الْتِقَاءَ أَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ

اس بات کا تذکرہ جب آدمی جنگ کا ارادہ کرلے یا اللہ کے دشمن کافروں کا سامنا کرنے کا ارادہ کرلے تو پھر اسے کیا دعا مانگنی چاہیے

4761 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا، قَالَ: اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي، وَأَنْتَ نَصِيرِي، وَبِكَ أُقَاتِلُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ میں حصہ لیتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے۔

''اے اللہ! تو ہی میرا حامی اور تو ہی میرا مددگار ہے اور میں تیری مدد سے ہی جنگ کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ اخْتِيَالِ الْمَرْءِ بِفَرَسِهٖ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ إِذْ هُوَ مِمَّا يُحِبُّهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کا اپنے گھوڑے پر بیٹھ کر دو صفوں (یعنی اپنی اور دشمن کی صفوں) کے درمیان بڑائی کا اظہار کرنا مستحب ہے کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے

4762 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

4761– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أبو داوُد (2632) في الجهاد: باب ما يُدعى عند اللقاء، والترمذى (3584) في الدعوات: باب في الدعاء إذا غزا، عن نصر بن على الجهضمى، بهذا الإسناد وقال الترمذى: هذا حديث حسن غريب، ومعنى قوله: عضدى، يعنى: عونى .وأخرجه أحمد 3/ 184 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدى، والنسائى فى " عمل اليوم والليلة " (204) من طريق أزهر بن القاسم، كلاهما عن المثنى بن سعيد، بِهٖ .وفى الباب عن صُهيب عند أحمد 6/16 .

4762– حديث حسن لغيره، ابن جابر بن عتيك قال المزى فى " تهذيب الكمال ": إن لم يكن عبد الرحمٰن بن جابر بن عتيك، فهو أخ له .قلت: أياً كان فهو مجهول، وباقى رجاله ثقات .عبد الرحمٰن بن إبراهيم: هو الملقب بدُحيم، والوليد: هو ابن مسلم، ومحمد بن إبراهيم: هو التيمى .وأخرجه الطبرانى (1775)، والبيهقى 7/308 من طريقين عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه الدارمى 2/149، والنسائى 5/78 فى الزكاة: باب الاختيال فى الصدقة، وسعيد بن منصور (2548)، والطبرانى (1774)، والبيهقى 7/308 من طرق عن الأوزاعى، به إلا أنه سقط ابن جابر عند سعيد بن منصور .وأخرجه أحمد 5/445 و 446، وأبو داوُد (2659) فى الجهاد: باب فى الخيلاء فى الحرب والطبرانى (2772) و (2773) و (2776) و (2777)، والبيهقى فى " السنن " 9/156، وفى " الأسماء والصفات " 2/264–265 من طرق عن يحيى بن أبى كثير، بِهٖ .وله شاهد يتقوى به من حديث عقبة بن عامر الجهنى عند أحمد 4/154 وفيه عبد اللّٰه بن زيد الأزرق وهو مقبول فى المتابعات، وباقى رجاله ثقات .وفى الباب عن أبى هريرة مختصراً عند ابن ماجه (1996)، وفى سنده أبو شهم، قال الحافظ فى " التقريب ": كذا وقع والصواب أبو سلمة وهو ابن عبد الرحمٰن .قلت: وعلى هذا فرجاله ثقات .

الْوَلِيدُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ، وَمِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ، وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ، فَالْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللّٰهُ الْغَيْرَةُ فِي الدِّينِ، وَالْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ الْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ دِينِهِ، وَالْخُيَلَاءُ الَّذِي يُحِبُّ اللّٰهُ، اخْتِيَالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ، وَعِنْدَ الصَّدَقَةِ، وَالِاخْتِيَالُ الَّذِي يُبْغِضُ اللّٰهُ الِاخْتِيَالُ فِي الْبَاطِلِ

❀❀ حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک قسم کا غصہ وہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے اور ایک قسم کا غصہ وہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ ایک قسم کا فخر کا اظہار وہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے ایک قسم کا وہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے وہ غصہ جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ دینی معاملات میں غصہ ہے۔ وہ غصہ جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے وہ دین کے علاوہ کے معاملات میں غصہ ہے' اور وہ فخر جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ یہ ہے: آدمی لڑائی کے وقت اپنے اوپر فخر کرے' اور صدقہ کرتے وقت فخر کرے اور وہ فخر جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے وہ باطل کے بارے میں فخر ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُجَاهِدِ اَنْ يَسْتَعْمِلَ الْخِدَاعَ فِي حَرْبِهِ

مجاہد کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ جنگ کے دوران (دشمن کو) دھوکہ دے

4763 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ

4763– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم. محمد بن معمر: هو ابن ربعي القيسي، وأبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد. وأخرجه أحمد 3/297 عن حجاج، عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (1698)، والحميدي (1237)، وابن أبي شيبة 12/530، وأحمد 3/308، والبخاري (3030) في الجهاد: باب الحرب خدعة، ومسلم (1739) في الجهاد: باب جواز الخداع في الحرب، وأبو داوُد (2636) في الجهاد: باب المكر في الحرب، والترمذي (1675) في الجهاد: باب في الرخصة في الكذب، وأبو يعلى (1826) و (1968) و (2121)، والبيهقي 7/40 و 9/150، والبغوي (2690) من طريق سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن جابر. وقوله " خدعة "، قال الخطابي في " معالم السنن " 2/269: معناه إباحة الخداع في الحرب وان كان محظوراً في غيرها من الأمور، وهذا الحرف يُروى على ثلاثة أوجه: خَدْعة بفتح الخاء وسكون الدال، وخُدْعة بضم الخاء وسكون الدال، وخُدَعة الخاء مضمومة والدال منصوبة، وأصوبها خَدْعة. قلت (القائل الخطابي) : معنى الخدعة أنها هي مرة واحدة أي: إذا خُدِع المقاتل مرة واحدة لم يكن له إقالة، ومن قال: خُدْعة، أراد الاسم كما يقال هذه لعبة، ومن قال: خُدَعة بفتح الدال، كان معناه أنها تخديع الرجال وتمنيهم، ثم لا تفي لهم كما يقال: رجل لُعَبة، إذا كان كثير التلعب بالأشياء.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنگ دھوکہ دہی کا نام ہے''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّدْعُوَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ عِنْدَ شِدَّةِ حَمْلِهِمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' جب مشرکین مسلمانوں پر حملہ کریں' تو وہ مشرکین کے لیے بددعا کرے

4764 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا، فَاَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: اِنَّ قَاصًّا يَقُصُّ عِنْدَ اَبْوَابِ كِنْدَةَ، وَيَزْعُمُ اَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيءُ، فَتَاْخُذُ بِاَنْفَاسِ الْكُفَّارِ، وَيَاْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ، فَجَلَسَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ غَضْبَانُ، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ، فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ، فَاِنَّهُ اَعْلَمُ لِاَحَدِكُمْ، اَنْ يَّقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ، اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ، وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ)، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا رَاَى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا، قَالَ: اللّٰهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ يُوسُفَ، فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى اَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْجُلُودَ وَيَنْظُرُ اَحَدُهُمْ اِلَى السَّمَاءِ، فَيَرَى كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، فَجَاءَهُ اَبُو سُفْيَانَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ جِئْتَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ، وَصِلَةِ

4764–إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسحاق بن إبراهيم: هو المعروف بابن راهويه، وجرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر، وأبو الضحى: هو مسلم بن صبيح .وأخرجه مسلم (2798) (39) في صفات المنافقين: باب الدخان، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (1007) في الاستسقاء : باب دعاء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اجعلها عليهم سنين كسني يوسف "، والطبري في " تفسيره " 25/112 من طرق عن جرير، به .وأخرجه أحمد 1/441، والبخاري (4824) في تفسير سورة الدخان: باب (ثم تولوا عنه وقالوا معلّم مجنون)، والترمذي (3254) في التفسير: باب ومن سورة الدخان، من طريق شعبة، والبخاري (1020) في الاستسقاء : باب إذا استشفع المشركون بالمسلمين عند القحط، و (4774) في تفسير سورة الروم، والبغوي في " تفسيره " 4/149، من طريق محمد بن كثير، عن سفيان، والبيهقي في " السنن " 3/352، وفي " دلائل النبوة " 2/326 من طريق أسباط بن نصر، ثلاثتهم عن منصور، به .وأخرجه أحمد 1/380–381 و 431 و 441، والبخاري (1020)، و (4693) في تفسير سورة يوسف: باب (وراودته التي هو في بيتها)، و (4774)، و (4809) في تفسير سورة ص: باب (وما أنا من المتكلفين)، و (4821) في تفسير سورة الدخان: باب (يغشى الناس هذا عذاب أليم)، و (4822) : باب (ربنا اكشف عنا العذاب إنا مؤمنون) و (4823) و (4824)، ومسلم (2798) (40)، والترمذي (3254)، والطبري 25/111 و112، والبغوي في " تفسيره " 4/149 من طرق عن الأعمش، عن أبي الضحى، به . وأخرج البخاري (4767) في تفسير سورة الفرقان: باب (فسوف يكون لزاماً)، و (4820) في تفسير سورة الدخان: باب (فارتقب يوم تأتي السماء بدخان مبين)، ومسلم (2798) (41)، والطبري 25/112، والبيهقي في " الدلائل " 2/327 من طرق عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَن ابن مسعود قال: خمس قد مَضَين: الدخان، والقمر، والروم، والبطشة، واللزام (فسوف يكون لزاماً)

الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا مِنْ جُوعٍ، فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ، قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ) (الدخان: 10)، (يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ) (الدخان: 16)، فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَى آيَةُ الدُّخَانِ، وَالْبَطْشَةِ وَاللِّزَامِ وَالرُّومِ

مسروق بیان کرتے ہیں۔ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ہمارے درمیان لیٹے ہوئے تھے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا کندہ کے دروازوں کے پاس ایک واعظ تقریر کرتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا کہ دھوئیں کی نشانی (جس کا ذکر قرآن میں ہوا ہے) وہ عنقریب آئے گی اور کفار کی سانسوں کو اپنی گرفت میں لے گی' اور اہل ایمان کو اس کے ذریعے زکام جیسی کیفیت محسوس ہوگی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غصے کے عالم میں سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے فرمایا: اے لوگو اللہ سے ڈرو۔ تم میں سے جس شخص کو کسی چیز کا علم ہو وہ اس کے مطابق بات بیان کردے جسے علم نہ ہو' تو وہ یہ کہہ دے اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے' کیونکہ تم میں سے زیادہ بڑا عالم وہ شخص ہے' جو اس چیز کے بارے میں' جس کا اسے علم نہیں ہے' یہ کہہ دے کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے یہ فرمایا تھا ''تم یہ فرما دو! میں اس پر تم سے اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں''۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وضاحت کی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کا (اسلام قبول کرنے سے) پیٹھ پھیرنا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی قحط سالی مقرر کردے'' تو ان لوگوں کو قحط سالی نے اپنی گرفت میں لے لیا' یہاں تک کہ وہ مردار اور کھالیں کھانے لگے۔ ان میں سے کوئی ایک شخص آسمان کی طرف دیکھتا تھا تو اسے دھواں نظر آتا تھا۔ ابوسفیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا حکم دینے کے لیے تشریف لائے ہیں۔ صلہ رحمی کرنے کے لیے تشریف لائے ہیں۔ جب کہ آپ کی قوم کے افراد بھوک کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اس دن کا انتظار کرو جب آسمان واضح دھواں لے آئے گا''۔

(ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''جس دن ہم سخت پکڑ کریں گے بے شک ہم انتقام لینے والے ہیں''۔

تو یہاں پکڑ سے مراد غزوۂ بدر کا موقع ہے' جبکہ دھوئیں' پکڑ' لزام اور اہل روم سے متعلق نشانیاں پہلے گزر چکی ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَسْتَعِينُ الْمَرْءُ بِهِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَى قِتَالِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْكَفَرَةِ عِنْدَ الْتِقَاءِ الصَّفَّيْنِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کو اللہ کے دشمن کافروں سے جنگ کرنے کے لیے اپنے پروردگار سے مدد مانگنی چاہیے اس وقت جب دو صفیں آمنے سامنے ہوں

4765 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِى اِسْرَائِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ، حَدَّثَهُ

(متن حدیث):أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا أَصَابَ قَوْمًا، قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر حملہ کرتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے۔

''اے اللہ ہم ان کے مقابلے میں تجھے (اپنا مددگار) بناتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْتَنْصِرَ بِاللهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ قِتَالِ أَعْدَاءِ اللهِ وَإِنْ كَانَ فِي الْمُسْلِمِينَ قِلَّةٌ

اس بات کا تذکرہ! امام کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ اللہ کے دشمنوں سے جنگ کے وقت اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے اگرچہ مسلمانوں کی تعداد تھوڑی ہو

4766 - (سند حدیث):أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِيَاضٍ الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث):شَهِدْتُ الْيَرْمُوكَ، وَعَلَيْهَا خَمْسَةُ أُمَرَاءَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَشُرَحْبِيلُ ابْنُ حَسَنَةَ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَعِيَاضٌ، - وَلَيْسَ عِيَاضٌ صَاحِبَ الْحَدِيثِ الَّذِي يُحَدِّثُ سِمَاكٌ عَنْهُ -، قَالَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ قِتَالٌ فَعَلَيْكُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ قَالَ: فَكَتَبْنَا إِلَيْهِ، أَنْ قَدْ جَاشَ إِلَيْنَا الْمَوْتُ، وَاسْتَمْدَدْنَاهُ، فَكَتَبَ إِلَيْنَا أَنَّهُ قَدْ جَاءَنِي كِتَابُكُمْ تَسْتَمِدُّونِي، وَإِنِّي أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ أَعَزُّ نَصْرًا وَأَحْصَنُ جُنْدًا اللهُ فَاسْتَنْصِرُوهُ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نُصِرَ بِأَقَلَّ مِنْ عَدَدِكُمْ، فَإِذَا أَتَاكُمْ كِتَابِي، فَقَاتِلُوهُمْ وَلَا تُرَاجِعُونِي، قَالَ: فَقَاتَلْنَاهُمْ فَهَزَمْنَاهُمْ، وَقَتَلْنَاهُمْ أَرْبَعَ فَرَاسِخَ وَأَصَبْنَا أَمْوَالًا فَتَشَاوَرُوا فَأَشَارَ عَلَيْهِمْ عِيَاضٌ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ عَشْرَةٌ، وَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: مَنْ يُرَاهِنُنِي؟، فَقَالَ شَابٌّ: أَنَا إِنْ لَمْ تَغْضَبْ، قَالَ: فَسَبَقَهُ، فَرَأَيْتُ عَقِيصَتَيْ أَبِي عُبَيْدَةَ تَنْقُزَانِ، وَهُوَ خَلْفَهُ عَلَى فَرَسٍ عَرَبِيٍّ

4765- إسناده صحيح، إسحاق بن إبراهيم بن أبي إسرائيل، كذا ذكره المؤلف هنا، وفي " الثقات " 8/116: إسحاق بن إبراهيم بن كامجر بن أبي إسرائيل! وفي " تهذيب الكمال " 2/398: إسحاق بن أبي إسرائيل، واسمه إبراهيم بن كامجر المروزي، روى له أبو داؤد والنسائي والبخاري في " الأدب المفرد "، ووثقه ابن معين والدارقطني وأبو القاسم البغوي وغيرهم، ولا يلتفت إلى تضعيف من ضعفه لمسألة الوقف على أنه قد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه أحمد 4/414-415، وأبو داؤد (1537) في الصلاة: باب ما يقول إذا خاف قوماً، والنسائي في " اليوم والليلة " (601)، وفي " الكبرى " كما في " التحفة " 6/465، والحاكم 2/142، والبيهقي 5/253 من طرق عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 4/414، والبيهقي 5/253 من طريقين عن عمران، عن قتادة، به .

۞ عیاض اشعری بیان کرتے ہیں: میں جنگ یرموک میں شریک ہوا ہوں۔ اس میں پانچ امیر تھے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ' حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ' حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت عیاض رضی اللہ عنہ یہ وہ والے عیاض نہیں ہیں جو اس روایت کو بیان کر رہے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب لڑائی شروع ہو' تو ابوعبیدہ تمہارے امیر ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ہمیں موت نے گھیر لیا ہے ہم نے ان کی مدد مانگی' تو انہوں نے ہمیں جوابی خط لکھا کہ تمہارا خط میرے پاس آیا ہے' جس میں تم نے مدد مانگی ہے۔ میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف کرتا ہوں جو مدد کے لیے زیادہ فائدہ مند ہے۔ جو لشکر کے لیے زیادہ حفاظت کا باعث ہے وہ اللہ کی ذات ہے تم اس سے مدد مانگو' کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی گئی تھی اور تم سے کم تعداد کے ہمراہ کی گئی جب تمہارے پاس میرا مکتوب آئے' تو تم ان کے ساتھ لڑائی کرو اور تم دوبارہ مجھے نہ کہنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے کفار کے ساتھ جنگ کی اور ہم نے انہیں پسپا کر دیا۔ چار فرسخ تک ہم انہیں قتل کرتے رہے ہمیں بہت سے اموال بھی ملے۔

ان لوگوں نے مشورہ کیا' تو حضرت عیاض رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ ہر آدمی کی طرف سے دس ہوں۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کون شخص میری مدد کرے گا؟ ایک نوجوان نے کہا: میں اگر آپ غصہ نہ کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ ان سے آگے نکل گئے' تو میں نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے کندھوں کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا وہ ایک عربی گھوڑے پر اس کے پیچھے تھے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ الِانْتِصَارِ بِضُعَفَاءِ الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ قِيَامِ الْحَرْبِ عَلٰى سَاقٍ

جب جنگ بھڑک چکی ہو اس وقت کمزور مسلمانوں کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

4767 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

4767- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير زيد بن أرطاة فقد روى له أبو داوٗد والترمذى والنسائى، وهو ثقة . حبان: هو ابن موسى بن سَوَّار السُّلمى، وعبد الله: هو ابن المبارك . وأخرجه أحمد 5/198، والترمذى (1702) فى الجهاد: باب ما جاء فى الاستفتاح بصعاليك المسلمين، والحاكم 2/145 من طرق عن عبد الله بن المبارك بهذا الإسناد . وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم ووافقه الذهبى .وأخرج النسائى 6/45 وأبو نعيم فى " الحلية " 5/26 من طريقين عن طلحة بن مصرف، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ ظن أن له فضلاً على من دونه مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إنما ينصر الله هذه الأمة بضعيفها بدعوتهم وصلاتهم وإخلاصهم " وهذا إسناد صحيح .وأخرجه البخارى فى " صحيحه " (2896) فى الجهاد: باب من استعان بالضعفاء والصالحين فى الحرب، عن سليمان بن حرب، عن محمد بن طلحة، عن طلحة، عن مصعب بن سعد قال: رأى سعد رضى الله عنه أن له فضلاً على من دونه، فقال النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هل تنصرون إلا بضعفائكم " .

یَزِیدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِی زَیْدُ بْنُ اَرْطَاۃَ، عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

(متن حدیث): ابْغُوا لِیْ ضُعَفَاءَ کُمْ، فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ، وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میرے پاس اپنے کمزور لوگوں کو لے کر آؤ بے شک تمہیں تمہارے کمزور افراد کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے' اور تمہاری مدد کی جاتی ہے''۔

ذِکْرُ اسْتِحْبَابِ الْاِنْتِصَارِ لِلْمُسْلِمِیْنَ بِالصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ

صحابہ کرام اور تابعین کے وسیلے سے مسلمانوں کے لیے (اللہ تعالیٰ سے) مدد مانگنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

4768 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیفَۃَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِیُّ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ، قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ، یَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَغْزُو فِیْہِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَیُقَالُ ہَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟، فَیَقَالُ: نَعَمْ، فَیُفْتَحُ عَلَیْہِمْ، ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَغْزُو فِیْہِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَیُقَالُ: ہَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَحِبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟، فَیُقَالُ: نَعَمْ، فَیُفْتَحُ لَہُمْ، ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَغْزُو فِیْہِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَیُقَالُ: ہَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَحِبَ اَصْحَابَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَیُقَالُ: نَعَمْ، فَیُفْتَحُ لَہُمْ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا' جس میں کچھ لوگ جنگ میں حصہ لیں گے تو دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہو' تو جواب دیا جائے گا: جی ہاں! تو ان لوگوں کو فتح نصیب ہوگی' پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا' جب وہ جنگ کے لیے جائیں گے تو دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ رہا ہو' تو جواب دیا: جائے گا جی ہاں' تو ان لوگوں کو فتح نصیب ہوگی' پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا' جس

4768- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار الرمادى، فروى له أبو داوٗد والترمذى، وهو حافظ . سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه أحمد 3/7، والبخارى (2897) فى الجهاد: باب من استعان بالضعفاء والصالحين فى الحرب، و (3594) فى الأنبياء : باب علامات النبوة والإسلام، و (3649) فى فضائل أصحاب النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: باب فضائل أصحاب النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ومسلم (2532) (208) فى فضائل الصحابة: باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم، والبغوى (3864) من طريق سفيان بن عيينة بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (2532) (209) عن سعيد بن يحيى بن سعيد الأموى، عن أبيه، عن ابن جريج، عن أبى الزبير، عن جابر، به .

میں بہت سارے لوگ جنگ کے لیے جائیں گے تو دریافت کیا جائے گا: تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے شاگردوں کے ساتھ رہا ہو' تو جواب دیا: جائے گا جی ہاں' تو انہیں بھی فتح نصیب کی جائے گی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّدْعُوَ اَنْصَارَهُ اِذَا حَزَبَهُ اَمْرٌ

اس بات کا تذکرہ' جب امام کو ضرورت پیش آئے' تو اس کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے مددگاروں کو بلائے

4769 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اَقْبَلَتْ هَوَازِنُ، وَغَطَفَانُ بِذَرَارِيِّهِمْ وَنَعَمِهِمْ، وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَشَرَةُ آلَافٍ، وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ، فَاَدْبَرُوا عَنْهُ، حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهُ قَالَ: فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَاءَيْنِ، لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، فَالْتَفَتَ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، فَقَالُوْا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، فَالْتَفَتَ اِلٰى يَسَارِهِ، وَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، فَقَالُوْا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، قَالَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ، وَقَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ، فَاَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ كَثِيْرَةً، فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِيْنَ، وَالطُّلَقَاءِ، وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: اِذَا كَانَ فِي الشِّدَّةِ، فَنَحْنُ وَيُعْطِي الْغَنِيمَةَ غَيْرَنَا، فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ، فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ، وَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ؟، فَسَكَتُوْا،

4769– حديث صحيح، موسى بن محمد بن يحيى بن حيّان ذكره المؤلف في " الثقات " 9/161 وقال: من أهل البصرة، كنيته أبو عمران، يروي عن يحيى القطان والعراقيين، حدثنا عنه أبو يعلى، ربما خالف . وقال ابن أبي حاتم 8/161: ترك أبو زرعة حديثه، قلت: وقد توبع عليه، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . ابن عون: هو عبد الله بن عون بن أرطبان البصري . وأخرجه البخاري (4337) في المغازي: باب غزوة الطائف في شوال سنة ثمان، ومسلم (1059) (135) في الزكاة: باب إعطاء المؤلفة قلوبهم على الإسلام وتصبر من قوى إيمانه، من طرق عن معاذ بن معاذ، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 14/522، وأحمد 3/279–280، والبخاري (4333) من طريقين عن ابن عون، به . وأخرجه عبد الرزاق (19908)، والبخاري (3147) في فرض الخمس: باب ما كان النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه، و (4331)، و (5860) في اللباس: باب القبة الحمراء من أدم، و (7441) في التوحيد: باب قوله تعالى: (وجوه يومئذٍ ناضرة إلى ربها ناظرة)، ومسلم (1059) (132)، وأبو يعلى (3594) من طرق عن الزهري، عن أنس . وأخرجه أحمد 3/169 و 249، والبخاري (4332)، و (3778) في مناقب الأنصار: باب مناقب الأنصار، ومسلم (1059) (134)، وأبو يعلى (3229)، وأبو نعيم في " الحلية " 3/84، والبيهقي 6/337–338 من طريق شعبة عن أبي التياح، عن أنس . وأخرجه أحمد 3/172 و 275، والبخاري (4334)، ومسلم (1059) (133)، والترمذي (3901) في المناقب: باب فضل الأنصار وأبو يعلى (3002) من طريق شعبة، عن قتادة عن أنس . وأخرجه أحمد 13/157–158، ومسلم (1059) (136) من طريق معتمر بن سليمان التيمي، عن أبيه، عن السميط السدوسي، عن أنس . وأخرجه احمد 3/188 و 201 من طريقين عن حميد، عن أنس . وأخرجه أحمد 3/246 عن عفان، عن حماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس . وأخرجه الحميدي (1201) من طريق علي بن زيد بن جدعان، عن أنس .

فَقَالَ: یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ، وَتَذْهَبُوْنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اِلٰی بُیُوْتِكُمْ؟، قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَضِینَا، قَالَ: لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِیًا، وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا، لَاَخَذْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب غزوۂ حنین کا موقع آیا' تو ہوازن قبیلے کے لوگ اور غطفان قبیلے کے لوگ اپنے بال بچوں اور ساز وسامان کو لے کر آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دس ہزار افراد تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے نیا نیا اسلام قبول کیا تھا۔ وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تنہا رہ گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ بلند آواز میں پکارا ان کے درمیان اور کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں طرف رخ کیا اور فرمایا: اے انصار کے گروہ تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم حاضر ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش رہیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں طرف توجہ کی اور فرمایا: اے انصار کے گروہ تو ان لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم حاضر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے فکر رہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نیچے اترے اور فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں' تو مشرکین پسپا ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ مالِ غنیمت حاصل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مال مہاجرین اور نئے مسلمان ہونے والے افراد کے درمیان تقسیم کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو کچھ نہیں دیا۔ اس پر انصار نے کہا: جب مشکل آئی تھی اس وقت ہمیں بلایا گیا اور مالِ غنیمت آپ نے دوسروں کو دے دیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اس بات کی اطلاع پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک خیمے میں جمع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصار کے گروہ! کیا بات ہے' جو مجھ تک پہنچی ہے۔ وہ لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انصار کے گروہ کیا تم لوگ اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ بھیڑ بکریاں لے جائیں اور تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر لے جاؤ۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم راضی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور اگر انصار ایک گھاٹی میں جائیں' تو میں انصار کی گھاٹی کو اختیار کروں گا۔

ذِكْرُ مَا یُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ یُّحَرِّضَ النَّاسَ عَلَى الْقِتَالِ وَیُشَجِّعَهُمْ عِنْدَ وُرُوْدِ الْفُتُوْرِ عَلَیْهِمْ فِیْهِ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' لوگوں کو جنگ کی ترغیب دے

اور انہیں اس وقت شجاعت دلائے جب اس حوالے سے ان میں کوتاہی آ چکی ہو (یا جب وہ جنگ کے دوران بکھر چکے ہوں)

4770 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ قَیْسٍ، قَالَ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ،

يَوْمَ حُنَيْنٍ؟، قَالَ الْبَرَاءُ: لَكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَفِرَّ اِنَّ هَوَازِنَ كَانُوا قَوْمًا رُمَاةً، فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ، وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَهُوَ يَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ۔۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ *

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: قیس قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ لوگ غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے' تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرار نہیں ہوئے۔ ہوازن قبیلے کے لوگ اچھے تیرانداز تھے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید خچر پر سوار دیکھا۔ حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے اس خچر کی لگام کو پکڑا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ، بِاَنَّ الثَّبَاتَ فِي الْحَرْبِ عِنْدَ انْهِزَامِ الْمُسْلِمِيْنَ مِمَّا يُحِبُّهُ اللّٰهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسلمانوں کے پسپا ہونے کے وقت جنگ میں ثابت قدم رہنا ایسی چیز ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے

4771 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ بْنِ عُبَيْدَةَ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ، رَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا، فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ، وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُمْ، وَبَيْنَهُ، فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ، فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ، اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِي اَعْطَاهُ، وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَهُمْ، حَتّٰى اِذَا كَانَ

4770– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأبو إسحاق: هو السبيعي .وأخرجه البخاري (4316) في المغازي: باب قول الله تعالى (ويوم حنين إذ أعجبتكم كثرتكم)، عن أبي الوليد، بِهِ .وأخرجه الطيالسي (707)، وأحمد 4/281، والبخاري (2864) في الجهاد: باب من قاد دابة غيره في الحرب، و (4317)، ومسلم (1776) (80) في الجهاد والسير: باب في غزوة حنين، وأبو يعلى (1727)، والطبري في " تفسيره "، (16580)، والبيهقي في " الدلائل " 5/133 من طريق شعبة، بِهِ .وأخرجه ابن أبي شيبة 14/521–522 و 522 و 12/507، والطيالسي (707)، وأحمد 4/280 و289 و 304، والبخاري (2874) في الجهاد: باب بغلة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البيضاء و (2930) : باب من صفّ أصحابه عند الهزيمة ونزل عن دابته فاستنصر، و (3042) : باب من قال: خُذها وأنا ابن فلان، و (4315) في المغازي، ومسلم (1776) (78) و (79) و (80)، والترمذي (1688) في الجهاد: باب ما جاء في الثبات عند القتال، والطبري (16581)، والبيهقي في " السنن " 7/43 و 9/154 و155، وفي " الدلائل " 1/177 و 5/133، والبغوي (2706)، وفي "تفسيره" 2/278 من طرق عن أبي إسحاق السبيعي، به .

4771– حديث صحيح، عمر بن شبة صدوق روى له ابن ماجه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير زيد بن ظبيان فقد ذكره المؤلف في " الثقات " 4/249، وأخرج هو وابن خزيمة حديثه في " الصحيح " .وهو مكرر الحديث رقم (3349) و (3350) .وقوله " يتملّقني " أي: يتودد إليّ، من الملَق، وهو الوُدّ واللطف الشديد .

النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ نَزَلُوا، فَوَضَعُوا رُءُوسَهُمْ، فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي، وَيَتْلُو آيَاتِي، وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ، فَلَقُوا الْعَدُوَّ، فَهُزِمُوا، وَاَقْبَلَ بِصَدْرِهِ، حَتّٰى يُقْتَلَ، اَوْ يُفْتَحَ لَهُمْ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ایک وہ شخص جو کسی قوم کے پاس آئے اور ان سے اللہ کے نام پر مانگے وہ ان کے ساتھ اپنی کسی رشتہ داری کی وجہ سے سوال نہ کرے تو ان میں سے ایک شخص الٹے قدموں واپس جائے اور اسے پوشیدہ طور پر کچھ دیدے۔اس عطیے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور دینے والے شخص کے علاوہ اور کسی کو علم نہ ہو۔(دوسری قسم کا شخص وہ ہیں) جو رات کے وقت سفر کر رہے ہوں' یہاں تک کہ نیند جب ان کے نزدیک سب سے زیادہ پیاری ہو' تو وہ پڑاؤ کریں اور اپنا سر رکھ کر سو جائیں' تو ایک شخص کھڑا ہو کر میری بارگاہ میں مناجات کرے۔میری آیات کی تلاوت کرے (اور تیسرا شخص وہ ہے) جو کسی جنگ میں حصہ لے' جب اس کا دشمن سے سامنا ہو' تو اس کے ساتھی پسپا ہو جائیں' لیکن وہ سینے کو لے کر آگے بڑھے' یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا اس کو فتح نصیب ہو جائے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّصَبُّرِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اللہ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) تلواروں کے سائے میں صبر سے کام لے

4772 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَنَسَ بْنَ النَّضْرِ تَغَيَّبَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ، وَقَالَ: تَغَيَّبْتُ عَنْ اَوَّلِ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهِ لَئِنْ اَرَانِي اللّٰهُ قِتَالًا لَيَرَيَنَّ مَا اَصْنَعُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ يَقُوْلُ: اَيْنَ اَيْنَ؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، اِنِّي لَاَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ، دُوْنَ اُحُدٍ، قَالَ:

4772- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 3/253، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 1/135، والطبري في " تفسيره " 21/146-147 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي (2044)، وأحمد 3/194، ومسلم (1903) في الإمارة: باب ثبوت الجنة للشهيد، والترمذي (3200) في التفسير: باب ومن سورة الأحزاب، والنسائي في " الكبرى "، والواحدي في " أسباب النزول " ص 237-238 من طريق سليمان بن المغيرة، عن ثابت، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 14/395، وأحمد 3/201، والبخاري (2805) في الجهاد: باب قول الله عز وجل (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عليه) و (4048) في المغازي: باب غزوة أحدٍ، والترمذي (3201)، والطبري 1/147، والبيهقي 9/43-44، والبغوي في " تفسيره " 3/520 من طريق حميد، عن أنس .وأخرجه مختصراً البخاري (4783) في تفسير سورة الأحزاب: باب (فمنهم من قضى نَحْبَه ومنهم من ينتظر)، والواحدي ص 238 من طريق ثمامة، عن أنس .

فَحَمَلَ، فَقَاتَلَ، فَقُتِلَ فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَطَقْتُ، مَا اَطَاقَ، فَقَالَتْ اُخْتُهٗ: وَاللّٰهِ مَا عَرَفْتُ اَخِي اِلَّا بِحُسْنِ بَنَانِهٖ، فَوُجِدَ فِيْهِ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ جِرَاحَةً ضَرْبَةُ سَيْفٍ، وَرَمْيَةُ سَهْمٍ، وَطَعْنَةُ رُمْحٍ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا، مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ، وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا) (الأحزاب: 23)، قَالَ حَمَّادٌ: وَقَرَاْتُ فِيْ مُصْحَفِ اَبِيْ، وَمِنْهُمْ مَنْ بَدَّلَ تَبْدِيْلًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ انہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سب سے پہلے غزوہ کیا تھا میں اس میں شریک نہیں ہو سکا اللہ کی قسم! اگر اللہ نے اب مجھے جنگ کا موقع دیا' تو اللہ تعالیٰ اس بات کو ظاہر کر دے گا کہ میں کیا کرتا ہوں' پھر جب غزوہ احد کا موقع آیا' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پسپا ہوئے' تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہاں ہے کہاں ہے اللہ کی ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مجھے جنت کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے' جو احد کے دوسری طرف ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حملہ کیا لڑائی کی اور شہید ہو گئے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو انہوں نے کیا ہے اس کی میں طاقت نہیں رکھتا۔

ان کی بہن بیان کرتی ہیں: ان کی پوروں سے پہچانا تھا۔ ان کے جسم پر تلوار کی ضرب' تیر لگنے اور نیزہ لگنے کے **80** سے زیادہ زخم تھے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اہل ایمان میں سے کچھ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو سچ کر دکھایا۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے اپنی نذر کو پورا کر دیا اور ان میں سے کچھ لوگ ابھی انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی''۔

حماد نامی راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کے مصحف میں یہ آیت یوں پڑھی ہے:

''ان میں سے ایک وہ شخص ہے' جس نے تبدیلی کر دی''۔

ذِكْرُ الْعَدَدِ، الَّذِي بِهٖ يُبَاحُ الْفِرَارُ مِنَ الْعَدُوِّ

اس تعداد کا تذکرہ' جس کی موجودگی میں دشمن سے بھاگنا مباح ہو جاتا ہے

4773 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): اِفْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَنْ يُّقَاتِلَ الْوَاحِدُ عَشَرَةً، فَثَقُلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، وَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَوَضَعَ ذٰلِكَ عَنْهُمْ، اِلٰى اَنْ يُّقَاتِلَ الْوَاحِدُ رَجُلَيْنِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ: (اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ) (الأنفال: 65)، اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ، ثُمَّ قَالَ: (لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ) (الأنفال: 68)، يَعْنِيْ غَنَائِمَ بَدْرٍ لَوْلَا اَنِّيْ لَا اُعَذِّبُ مَنْ عَصَانِيْ، حَتّٰى اَتَقَدَّمَ اِلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر یہ بات لازم قرار دی کہ ایک آدمی دس کے ساتھ مقابلہ کرے گا۔ یہ بات ان کے لیے بڑی پریشانی کا باعث بنی اور انہیں بہت گراں گزری۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو آسانی

فراہم کی کہ ایک آدمی دو کے ساتھ مقابلہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اگر تم میں سے صبر کرنے والے بیس افراد ہوں''۔

یہ آیت کے آخر تک ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا تو تم نے جو کیا ہے اس پر تمہیں عظیم عذاب اپنی گرفت میں لے لیتا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس سے مراد غزوۂ بدر کا مالِ غنیمت ہے' اور مراد یہ ہے کہ اگر میں نے پہلے یہ طے نہ کیا ہوتا کہ اپنی نافرمانی کرنے والے کو عذاب نہیں دوں گا۔

ذِكْرُ الِاسْتِحْبَابِ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّرِيَ مِنْ نَفْسِهِ الْجَلَدَ عِنْدَ فُتُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ قِتَالِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' اللہ کے دشمنوں سے جنگ کے وقت جب مسلمانوں میں بھگدڑ مچ جائے' تو امام اپنے آپ کو مضبوط ظاہر کرے

4774 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاكُ، قَالَ:

4773- إسناده قوى، فقد صرح ابن إسحاق بالتحديث، وباقى رجاله من رجال الصحيح . عطاء : هو ابن أبى رباح .وأخرجه الطبرى فى "تفسيره" (16271)، والطبرانى (11396) من طريقين عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق (9525)، والطبرى (16270) من طريق ابن جريج، والبخارى (4652) فى التفسير: باب (يا أيها النبى حرض المؤمنين على القتال)، والطبرانى (11211)، والبيهقى 9/76 من طريق سفيان بن عيينة، والطبرى (16277) من طريق إبراهيم بن زيد، ثلاثتهم عن عمرو بن دينار، عن ابن عباس .وأخرجه البخارى (4653) : باب (الآن خفف الله عنكم وعلم أن فيكم ضعفاً)، وأبو داوُد (2646) فى الجهاد: باب فى التولى يوم الزحف، والطبرى (16280)، والبيهقى 9/76 من طريق جرير بن حازم، عن الزبير بن خرِّيت، عن عكرمة، عن ابن عباس .وأخرجه الطبرى (16277) من طريق أبى معبد، عن ابن عباس .وأخرجه أيضاً (16272) من طريق على، عن ابن عباس .وأخرجه (16273) مطولاً من طريق محمد بن سعد، قال: حدثنى أبى، قال: حدثنى عمى، قال: حدثنى أبى، عن أبيه، عن ابن عباس .وذكره السيوطى فى "الدر المنثور" 4/102 و103 وزاد نسبته إلى ابن المنذر وابن أبى حاتم وأبى الشيخ وابن مردويه والبيهقى فى "الشعب" والنحاس فى "ناسخه" وإسحاق بن راهويه فى "مسنده" والطبرانى فى "الأوسط" .

4774- إسناده حسن، جعفر بن مهران السباك، قال الذهبى: موثق وله ما ينكر .وقد توبع فى هذا الحديث، وذكره المؤلف فى "ثقاته" 8/160-161، وباقى رجاله ثقات على شرط الشيخين غير محمد بن إسحاق فروى له مسلم متابعة، وهو صدوق وقد صرح بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه .عبد الأعلى: هو ابن عبد الأعلى البصرى السامى .وهو فى "مسند أبى يعلى" (1862) و(1863)، و"سيرة ابن هشام" 4/86 .وأخرجه أحمد 3/376، والبزار (1834) من طريقين عن محمد بن إسحاق بهذا الإسناد .وذكره الهيثمى فى "المجمع" 6/180 فقال: رواه أحمد وأبو يعلى، ورواه البزار باختصار، وفيه ابن إسحاق وقد صرح بالسماع فى رواية أبى يعلى، وبقية رجال أحمد رجال الصحيح . وانظر "السيرة النبوية" لابن كثير 3/618-619 .

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا نَعْلَمُ بِخَبَرِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ جَيَّشُوا لَنَا، فَاسْتَقْبَلْنَا وَادِيَ حُنَيْنٍ، فِيْ عَمَايَةِ الصُّبْحِ، وَهُوَ وَادِيْ اَجْوَفُ، مِنْ اَوْدِيَةِ تِهَامَةَ، اِنَّمَا يَنْحَدِرُوْنَ فِيْهِ انْحِدَارًا، قَالَ: فَوَاللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ لَيَتَابِعُوْنَ، لَا يَعْلَمُوْنَ بِشَيْءٍ، اِذْ فَجَئَتْهُمُ الْكَتَائِبُ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ، فَلَمْ يَنْتَظِرِ النَّاسُ اَنِ انْهَزَمُوْا رَاجِعِيْنَ، قَالَ: وَانْحَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ الْيَمِيْنِ، وَقَالَ: اَيْنَ اَيُّهَا النَّاسُ؟، اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَكَانَ اَمَامَ هَوَازِنَ رَجُلٌ ضَخْمٌ، عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ، فِيْ يَدِهٖ رَايَةٌ سَوْدَاءُ، اِذَا اَدْرَكَ طَعَنَ بِهَا، وَاِذَا فَاتَهُ شَيْءٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، دَفَعَهَا مِنْ خَلْفِهٖ، فَرَصَدَ لَهٗ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ كِلَاهُمَا يُرِيْدُهٗ، قَالَ فَضَرَبَ عَلِيٌّ عُرْقُوْبَيِ الْجَمَلِ، فَوَقَعَ عَلٰى عَجُزِهٖ، وَضَرَبَ الْاَنْصَارِيُّ سَاقَهٗ، فَطَرَحَ قَدَمَهٗ بِنِصْفِ سَاقِهٖ، فَوَقَعَ، وَاقْتَتَلَ النَّاسُ، حَتّٰى كَانَتِ الْهَزِيْمَةُ، وَكَانَ اَخُوْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ لِاُمِّهٖ، قَالَ اَلَا بَطَلَ السِّحْرُ الْيَوْمَ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكًا فِي الْمُدَّةِ، الَّتِيْ ضَرَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهٗ صَفْوَانُ: اسْكُتْ فَضَّ اللّٰهُ فَاكَ، فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّلِيَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّلِيَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ هَوَازِنَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ہمیں اس بارے میں علم نہیں تھا کہ دشمن نے ہمارے لیے کس طرح کا لشکر تیار کیا ہے ہم حنین کی وادی کے پاس پہنچے یہ صبح کے وقت کی بات ہے یہ تہامہ کی وادیوں میں سے نشیبی وادی تھی۔ لوگ اس میں نیچے کی طرف اتر رہے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! لوگوں کا پیچھا کیا جا رہا تھا پر انہیں اس بات کا پتہ نہ تھا۔ اسی دوران ہر طرف سے دستے آنے لگے تو لوگوں نے واپس لوٹنے میں پسپا ہونے کا انتظار نہیں کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں طرف رخ کر کے فرمایا اے لوگو تم کہاں ہو۔ میں اللہ کا رسول ہوں میں محمد بن عبداللہ ہوں (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) ہوازن قبیلے کے آگے ایک بھاری بھرکم شخص تھا جو سرخ اونٹ پر سوار تھا۔ اس کے ہاتھ میں سیاہ رنگ کا جھنڈا تھا۔ جب کوئی شخص اس تک پہنچ جاتا تو وہ اسے نیزہ مار دیتا' اور جب کوئی چیز اس کے سامنے آتی' تو وہ اسے اپنے پیچھے کر دیتا۔ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص دونوں اس کی گھات لگا کر بیٹھ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی پشت پر حملہ کیا' تو وہ (سردار) گدی کے بل نیچے گر گیا۔ انصاری نے اس کی پنڈلی پر مارا اور اس کا پاؤں نصف پنڈلی کے قریب کاٹ دیا۔ وہ گرا تو لوگوں کے درمیان لڑائی شروع ہوگئی' یہاں تک کہ وہ لوگ پسپا ہو گئے۔ وہ صفوان بن امیہ کا ماں کی طرف سے شریک بھائی تھا۔ انہوں نے کہا: خبردار آج کے دن جادو جھوٹا ثابت ہو گیا۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ اس وقت مشرک تھے۔ یہ بعد کی بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کے سینے وغیرہ پر ضرب لگائی تھی) حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا خاموش رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو بند کرے اللہ کی قسم! قریش کا کوئی شخص مجھ سے آ

ملے۔ یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے' ہوازن قبیلے کا کوئی شخص مجھ سے ملے۔

ذِكْرُ تَرَجُّلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهٖ يَوْمَ حُنَيْنٍ عِنْدَ تَوَلِّي الْمُسْلِمِيْنَ عَنْهُ

غزوۂ حنین کے موقع پر جب مسلمان نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے' تو نبی اکرم ﷺ کے اپنے خچر سے نیچے اتر کر پیدل ہو جانے کا تذکرہ

4775 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا لَقِیَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، نَزَلَ عَنْ بَغْلَتِهٖ، فَتَرَجَّلَ

✿✿ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ کا مشرکین سے مقابلہ ہوا' تو آپ ﷺ اپنے خچر سے نیچے اتر آئے اور آپ ﷺ پیدل (لڑائی میں حصہ لیتے رہے)

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اِذَا اَمْكَنَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْاَعْدَاءِ اَنْ يُّقِيْمَ بِتِلْكَ الْعَرْصَةِ ثَلَاثًا اِذَا لَمْ يَكُنْ يَّخَافُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' جب اللہ تعالیٰ اسے دشمن پر غلبہ عطا کر دے تو وہ دشمن کے علاقے میں تین دن تک قیام کرے' جبکہ اسے ایسا کرنے کی صورت میں مسلمانوں کے حوالے سے (کسی نقصان کا) اندیشہ نہ ہو

4776 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِيْنَ، بِدِمَشْقَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا

4775– إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسرائيل: هو ابن يونس بن أبي إسحاق، وهو السبيعي .وأخرجه أبو داوُد (2658) في الجهاد: باب في الرجل يترجل عند اللقاء، وأبو يعلى (1678) عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد وانظر الحديث (4770) .

4776– إسناده صحيح على شرط الشيخين . سعيد: هو ابن أبي عروبة .وأخرجه أبو داوُد (2695) في الجهاد: باب في الإمام يقيم عند الظهور على العدو بعرصتهم، عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/29، والدارمي 2/222، والترمذي (1551) في السير: باب في البيات والغارات، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 3/246، وابن الجارود (1067)، والطبراني (4702)، والبيهقي 9/62 من طرق عن معاذ بن معاذ به، قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .وأخرجه الطبراني (4701) مطولاً، و (4702) من طريقين عن عبد الأعلى، عن سعيد بن أبي عروبة، به . وعبد الأعلى سمع من سعيد قبل الاختلاط .وأخرجه أحمد 4/29 عن عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أبي عروبة، به . وعبد الوهاب أيضاً سمع من سعيد قبل الاختلاط . وانظر الحديثين الآتيين .

مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي طَلْحَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا غَلَبَ قَوْمًا، اَحَبَّ اَنْ يُّقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غالب آجاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ ان کے علاقے میں تین دن تک مقیم رہیں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِذَا اَمْكَنَهُ اللّٰهُ مِنْ دِيَارِ اَعْدَائِهِ اَوْ اَمْوَالِهِمْ اَنْ يُّقِيمَ بِتِلْكَ الْعَرْصَةِ ثَلَاثًا

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' جب اللہ تعالیٰ اسے اس کے دشمن کے علاقے اور زمینوں پر غلبہ عطا کردے تو وہ اس علاقے میں تین دن تک مقیم رہے

4777 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ، بِبَغْدَادَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي طَلْحَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا غَلَبَ قَوْمًا اَحَبَّ اَنْ يُّقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا، اَوْ قَالَ ثَلَاثَ لَيَالٍ

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر فتح حاصل کر لیتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے علاقے میں تین دن (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تین راتوں تک رہیں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اِذَا اَمْكَنَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْاَعْدَاءِ اَنْ يَّاْمُرَ بِجِيَفِهِمْ فَتُطْرَحَ فِي قَلِيبٍ ثُمَّ يُخَاطِبُهُمْ بِمَا فِيهِ الْاِعْتِبَارُ، لِلْاَحْيَاءِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' جب اللہ تعالیٰ اسے دشمن پر غلبہ عطا کردے

تو امام ان کے مُردوں کے بارے میں حکم دے کہ انہیں کسی گڑھے میں ڈال دیا جائے اور پھر وہ ان مُردوں سے خطاب کرے جس میں زندہ مسلمانوں کے لیے نصیحت موجود ہو

4778 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ: ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ، فَقُذِفُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ، وَكَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ،

اَحَبَّ اَنْ يُّقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ، اَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ، فَشُدَّ عَلَيْهَا فَرَحَلَهَا، ثُمَّ مَشٰى وَتَبِعَهُ اَصْحَابُهُ، فَقَالُوا: مَا نَرَاهُ يَنْطَلِقُ اِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ، فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ، بِاَسْمَائِهِمْ، وَاَسْمَاءِ آبَائِهِمْ، يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ، اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا، فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَكَلَّمَ مِنْ اَجْسَادٍ، لَا اَرْوَاحَ لَهَا؟، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ، قَالَ قَتَادَةُ: اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ، حَتّٰى اَسْمَعَهُمْ تَوْبِيخًا، وَتَصْغِيرًا، وَنِقْمَةً، وَحَسْرَةً، وَتَنَدُّمًا

✿✿ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا۔ غزوۂ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے چوبیس سرداروں کے بارے میں حکم دیا' تو انہیں بدر کے ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غالب آجاتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے علاقے میں تین راتوں تک مقیم رہیں جب تیسرا دن آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواریوں پر پالان باندھ دیا گیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کے پیچھے چلے۔ لوگوں نے کہا: ہمارا خیال ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کے سلسلے میں تشریف لے کر جانے لگے ہیں' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس گڑھے کے کنارے تک آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (کفارانِ قریش) کو ان کے نام اور ان کے باپوں کے نام لے کر مخاطب کیا اے فلاں بن فلاں کیا اب تمہاری یہ خواہش نہیں ہے' تم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔ ہمارے پروردگار نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا ہم نے تو اسے حق پالیا ہے تمہارے پروردگار نے تمہارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے حق پالیا ہے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسے اجسام کے ساتھ کیسے خطاب کررہے ہیں' جن میں روح ہی نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں جو کہہ رہا ہوں تم ان لوگوں کے مقابلے میں مجھ سے زیادہ نہیں سن رہے (یعنی وہ بھی اسی طرح سن رہے ہیں جس طرح تم اسے سن رہے ہو)

قتادہ نامی راوی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کیا تھا' یہاں تک کہ انہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز) اس لیے سنائی تھی تاکہ ان کی توبیخ ہو۔ ان کا کمتر ہونا ظاہر ہو۔ انہیں ذلت ہو۔ حسرت ہو اور ندامت ہو۔

4778- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن محمد بن عرعرة، فمن رجال مسلم، وروح بن عبادة سمع من سعيد بن أبي عروبة قبل الاختلاط .وأخرجه أحمد 4/29، والبخاري (3976) في المغازي: باب دعاء النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على كفار قريش، و (3065) في الجهاد: باب من غلب العدو وأقام في عرصتهم ثلاثاً، ومسلم (2875) في الجنة وصفة نعيمها، وأبو داوُد (2695) في الجهاد: باب في الإمام يقيم عند الظهور على العدو بعرصتهم، من طريق روح بن عبادة، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (2875)، والطبراني (4701) من طريقين عن عبد الأعلى، عن سعيد، به . وانظر الحديثين السابقين .

ذِكْرُ جَوَازِ حِصَارِ الْمَرْءِ قُرَى الْمُشْرِكِينَ وَدُورِهِمْ مَعَ اِبَاحَةِ قُفُولِهِمْ عَنْهُمْ بِغَيْرِ فَتْحٍ

آدمی کا مشرکین کی بستیوں اور محلوں کا محاصرہ کرنے کا جائز ہونے کا تذکرہ اور پھر فتح حاصل کیے بغیر وہاں سے واپس آنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

4779 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِى الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الطَّائِفِ، فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا، فَقَالَ: اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَقَالَ اَصْحَابُهُ: نَرْجِعُ، وَلَمْ نَفْتَحْ؟، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ، فَغَدَوْا عَلَيْهِ، فَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا، فَاَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کیا ہوا تھا‘ لیکن انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو ہم (کل) روانہ ہو جائیں گے۔ آپ ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: کیا ہم فتح حاصل کیے بغیر روانہ ہو جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کل پھر تم حملہ کر لینا۔ ان لوگوں نے ان پر حملہ کیا‘ تو ان میں سے بہت سے لوگ زخمی ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کل ہم روانہ ہو جائیں گے تو لوگوں کو یہ بات اچھی لگی‘ تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے۔

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ، الَّتِى بِهَا يُفَرَّقُ بَيْنَ السَّبْيِ، وَبَيْنَ غَيْرِهِمْ اِذَا ظَفَرَ بِهِمْ

اس علامت کا تذکرہ‘ جس کی بنیاد پر قیدی بنائے جانے والے اور دوسرے افراد کے درمیان فرق کیا جائے گا جب ان پر فتح حاصل ہو جائے

4780 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ، قَالَ:

4779– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وأبو العباس: هو السائب بن فروخ .وأخرجه مسلم (1778) في الجهاد والسير: باب غزوة الطائف، من طريق زهير بن حرب، بهذا الإسناد .وأخرجه الحميدي (706)، وابن أبي شيبة، 14/507، وسعيد بن منصور (2863)، وأحمد 2/11، والبخاري (4325) في المغازي . باب غزوة الطائف، و (6086) في الأدب . باب التبسم والضحك، و (7480) في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة، ومسلم (1778)، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 5/418، والبيهقي في " السنن " 9/43، وفي " دلائل النبوة " 5/165 و 167 من طريق سفيان بن عيينة، بِهِ . وقد تحرف في المطبوع من البخاري مع " الفتح " 13/448 " عن أبي العباس " إلى " عن ابن عباس "، وسقطت من الحميدي .

(متن حدیث): عُرِضْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ قُرَيْظَةَ، فَشَكُّوْا فِيَّ، فَقِيلَ لِي: هَلْ اَنْبَتَّ، فَفَتَّشُوْنِي، فَوَجَدُوْنِي لَمْ اُنْبِتْ، فَخَلّٰى سَبِيْلِي

❀❀ حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ قریظہ کے موقع پر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا ان لوگوں کو میرے بارے میں شک ہوا (کیا میں بالغ ہو چکا ہوں کہ نہیں) تو مجھ سے دریافت کیا گیا: کیا تمہارے زیر ناف بال اگ گئے ہیں ان لوگوں نے میری تلاشی لی تو انہیں پتہ چلا کہ میرے زیر ناف بال نہیں اگے ہیں تو مجھے چھوڑ دیا گیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ مَنْ اَنْبَتَ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَالْاِغْضَاءِ عَلٰی مَنْ لَمْ يُنْبِتْ

جس کے دارالحرب میں زیر ناف بال اگے ہوئے ہوں اسے قتل کرنے کا اور جس کے نہ اگے ہوئے ہوں اس سے چشم پوشی کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

4781 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ، فِيمَنْ حَكَمَ فِيهِمْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَشَكُّوْا فِيَّ اَمِنَ الذُّرِّيَّةِ، اَنَا اَمْ مِنَ الْمُقَاتِلَةِ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْظُرُوا، فَاِنْ كَانَ اَنْبَتَ الشَّعْرَ، فَاقْتُلُوْهُ، وَاِلَّا فَلَا تَقْتُلُوْهُ

❀❀ عطیہ قرظی بیان کرتے ہیں: میں ان لوگوں میں شامل تھا جن کے بارے میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا ان لوگوں کو میرے بارے میں شک ہوا کہ کیا میں نابالغ ہوں یا میں جنگجو لوگوں میں شمار ہوں گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بات کا جائزہ لو اگر اس کے زیر ناف بال اگے ہیں تو اسے قتل کر دو اگر نہیں اگے تو پھر اسے قتل نہ کرنا۔

4780- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيه، فقد روى له أصحاب السنن، وهشيم صرح بالتحديث عند أحمد، ثم هو متابع، وعبد الملك بن عمير صرح بالتحديث عند المؤلف في (4782)، وغيره .وأخرجه أحمد 4/383، و 5/311-312، والطبراني /17 (438)، من طريق هشيم، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي (1284)، وابن سعد 2/76-77، والطبراني /17 (429) و (430)، والنسائي 8/92 في قطع يد السارق: باب حد البلوغ وذكر السن الذي إذا بلغها الرجل والمرأة أقيم عليهما الحد، وابن الجارود (1045)، والحاكم 2/123، والبيهقي 6/58 من طريق شعبة، والطبراني /17 (435)، والحاكم 3/35، والبيهقي 6/58 من طريق حماد بن سلمة، وعبد الرزاق (18742)، ومن طريقه الطبراني /17 (431) عن معمر، والطبراني /17 (434)، من طريق زهير، و (436) من طريق يزيد بن عطاء وعلي بن صالح، و (437) من طريق شريك، سبعتهم عن عبد الملك، بِهِ . وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وسيأتي من طرق أخرى برقم (4781) و (4782) و (4783) و (4788) .وأخرجه الحميدي (889)، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 7/1298 والطبراني /17 (439)، والحاكم 2/123، و 4/389، والبيهقي 6/58 من طريق ابن جريج، وسفيان بن عيينة، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عطية . قال الحاكم في موضع: صار الحديث بمتابعة مجاهد صحيحاً على شرط الشيخين ولم يخرجاه، وقال في موضع آخر: .

4781- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، وهو بمعنى ما قبله، وسيأتي برقم (4782) و (4783) و (4788) .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ فِي اسْتِبْقَاءِ مَنْ لَمْ يُنْبِتْ فِي دَارِ الْحَرْبِ إِذَا عَزَمَ الْإِمَامُ عَلَى قَتْلِهِمْ

جب امام دارالحرب کے باسیوں کوقتل کرنے کا ارادہ کرلے تو پھر ایسے بچے کو چھوڑ دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ، جس کے دارالحرب میں زیر ناف بال نہ اگے ہوئے ہوں

4782 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، سَمِعَ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ، يَقُولُ:

(متن حدیث): كُنْتُ، فِيمَنْ حَكَمَ فِيهِمْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَلَمْ يَجِدُونِي اَنْبَتُّ، فَاسْتُبْقِيتُ فَهَا اَنَا ذَا

عطیہ قرظی بیان کرتے ہیں: میں ان لوگوں میں شامل تھا جن کے بارے میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا تو انہوں نے مجھے ایسی حالت میں پایا کہ میرے زیر ناف بال نہیں اگے تھے، تو اسی وجہ سے میں زندہ رہ گیا۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي بِهِ فَرَّقَ بَيْنَ السَّبْيِ وَالْمُقَاتِلَةِ

اس سبب کا تذکرہ، جس کی وجہ سے قیدی بنائے جانے والے اور جنگجو افراد کے درمیان فرق کیا جائے گا

4783 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْجُنَيْدِ بِبُسْتَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ حَكَمَ فِيهِمْ سَعْدٌ، فَجِيءَ بِي، وَاَنَا اَرَى اَنَّهُ سَيَقْتُلُنِي، فَكَشَفُوا عَنْ عَانَتِي، فَوَجَدُونِي لَمْ اُنْبِتْ، فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ

عطیہ قرظی بیان کرتے ہیں: میں وہ پہلا شخص ہوں جس کے بارے میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ دیا تھا مجھے لایا گیا میں، تو سمجھ رہا تھا کہ وہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے، لیکن جب انہوں نے میرے زیر ناف حصے کی تحقیق کی، تو مجھے ایسی حالت میں پایا گیا کہ میرے زیر ناف بال نہیں اگے تھے، تو انہوں نے مجھے قیدیوں میں شامل کرلیا تھا۔

4782– إسناده صحيح على شرط الشيخين . إسحاق بن إبراهيم: هو المعروف بابن راهويه . وأخرجه الحميدي (888)، وعبد الرزاق (18743)، وابن أبي شيبة 12/539–540، وأحمد 4/310 و383 و5/312، وأبو داوٗد (4404) في الحدود: باب في الغلام يصيب الحد، والترمذي (1584) في السير: باب ما جاء في النزول على الحكم والنسائي 6/155 في الطلاق: باب متى يقع طلاق الصبي، وابن ماجه (2541) و (2542) في الحدود: باب من لا يجب عليه الحد، وابن سعد 2/76–77، والطبراني 17/ (428) و (432)، والحاكم 4/390، والبيهقي 6/58 و9/63 من طريق سفيان، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح . وانظر الحديث رقم (4780) و (4781) و (4783) و (4788) .

4783– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو عوانة: هو وضاح اليشكري . وأخرجه النسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 7/298 من طريق قتيبة بن سعيد بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوٗد (4405)، والطبراني 17/ (433)، والبيهقي 9/63 من طريقين عن أبي عوانة، به . وانظر الحديث رقم (4780) و (4781) و (4782) و (4788) .

ذِكْرُ عَدَدِ الْقَوْمِ، الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَ قُرَيْظَةَ

لوگوں کی اس تعداد کا تذکرہ جو جنگ قریظہ کے موقع پر مارے گئے تھے

4784 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رُمِيَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَطَعُوا أَكْحَلَهُ، فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ، فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ، فَتَرَكَهُ، فَنَزَفَ الدَّمُ فَحَسَمَهُ أُخْرَى، فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِي، حَتَّى تَقَرَّ عَيْنِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ، فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ، فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً، حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ تُقْتَلُ رِجَالُهُمْ، وَتُسْتَحْيَى نِسَاؤُهُمْ، وَذَرَارِيُّهُمْ، فَغَنِمَ الْمُسْلِمُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَبْتَ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ، وَكَانُوا أَرْبَعَ مِائَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمْ، انْفَتَقَ عِرْقُهُ، فَمَاتَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احزاب کے موقع پر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر لگا' جس نے ان کے بازو کی رگ کو کاٹ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے آگ جلوائی اور اس کے ذریعے داغ لگوایا' تو ان کا بازو پھول گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چھوڑ دیا' تو خون پھر بہنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ داغ لگوایا تو پھر ان کا ہاتھ پھول گیا جب انہوں نے یہ صورتحال دیکھی تو انہوں نے کہا: اے اللہ تو میری جان اس وقت تک نہ نکالنا جب تک بنوقریظہ کے حوالے سے میری آنکھوں کو ٹھنڈا نہیں کر دیتا' تو ان کی رگ کا خون نکلنا بند ہو گیا اس کے بعد ایک قطرہ بھی نہیں نکلا' یہاں تک کہ جب بنوقریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث تسلیم کیا' تو انہوں نے انہیں بلوایا اور حکم دیا کہ ان کے مردوں کو قتل کر دیا جائے۔ ان کی خواتین اور بچوں کو زندہ رکھا جائے' تو مسلمانوں کو مالِ غنیمت بھی حاصل ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا ہے۔

ان لوگوں کی تعداد چار سو تھی۔ جب لوگ ان کے قتل سے فارغ ہوئے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی رگ سے خون بہنا شروع ہو گیا اور ان کا انتقال ہو گیا۔

4784– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير يزيد –وهو ابنُ خالد بن يزيد بن موهَب– فروى له أصحاب السنن، وهو ثقة .وأخرجه أحمد 3/350، والدارمي 2/238، والترمذي (1582) في السير: باب ما جاء في النزول على الحكم، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 2/341، وابن سعد 3/429، من طرق عن الليث، بهذا الإسناد، ورواية ابن سعد مختصرة، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح . وأخرجه مختصراً أحمد 3/312 و 386، ومسلم (2208) في السلام: باب لكل داء دواء من طريق زهير بن معاوية، والطيالسي (1745)، وأبو داوُد (3866) في الطب: باب في الكي، وابن سعد 3/429 من طريق حماد بن سلمة، وابن ماجه (3494) في الطب: باب من اكتوى، من طريق سفيان، ثلاثتهم عن أبي الزبير، به . وصححه الحاكم 4/417 على شرط مسلم .وأخرجه مختصراً أيضاً أحمد 3/303 عن هشيم، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ نِسَاءِ اَهْلِ الْحَرْبِ فِي الْقَصْدِ

اہل حرب کی خواتین کو جان بوجھ کر مارنے کی ممانعت کا تذکرہ

4785 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَاٰى فِىْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ، امْرَاَةً مَقْتُوْلَةً، فَنَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ، وَالصِّبْيَانِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر کے دوران ایک عورت کو مقتول پایا تو آپ نے (جنگ کے دوران) خواتین اور بچوں کو مارنے سے منع کر دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ، بِاَنَّ النِّسَاءَ، وَالصِّبْيَانَ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ، اِنَّمَا زُجِرَ عَنْ قَتْلِهِمْ، فِي الْقَصْدِ، دُوْنَ الْبَيَاتِ، وَغَشْمِ الْغَارَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اہل حرب سے تعلق رکھنے والے خواتین اور بچے انہیں جان بوجھ کر مارنے سے منع کیا گیا ہے' البتہ رات کے وقت کے حملے اور عمومی حملے کا حکم مختلف ہے

4786 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ حَدَّثَنِى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنِ الذَّرَارِيِّ مِنْ دُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ يُبَيَّتُوْنَ، وَفِيْهِمُ النِّسَاءُ، وَالصِّبْيَانُ فَقَالَ: هُمْ مِنْهُمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی بستی کے رہنے والے بچوں اور خواتین کے بارے میں دریافت کیا گیا جن پر رات کے وقت حملہ کیا جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ان کا حصہ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَبَرَ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ مَنْسُوْخٌ نَسَخَهُ خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت منسوخ ہے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت نے منسوخ کیا ہے'

4785- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر الحديث رقم (135) .

4786- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة بن موسى الهذلي . وقد تقدم تخريجه برقم (136) .

جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

4787 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ، قَالَ

(متن حدیث): كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَلَاثَةَ اَحَادِيْثَ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ، اَنَقْتُلُهُمْ مَعَهُمْ، قَالَ: نَعَمْ، فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ، ثُمَّ نَهٰى عَنْهُمْ، يَوْمَ حُنَيْنٍ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ. قَالَ فَصِدْتُ لَهٗ حِمَارَ وَحْشٍ بِالْاَبْوَاءِ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَرَدَّ ذٰلِكَ، فَعَرَفَ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے تین احادیث بیان کیا کرتے تھے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا: کیا ہم ان کے ہمراہ انہیں بھی قتل کر دیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: جی ہاں' کیونکہ وہ ان کا حصہ ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے موقع پر اس سے منع کر دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چراگاہ صرف اللہ اور اس کے رسول کے لیے مخصوص ہے۔

(تیسری روایت یہ ہے) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ابواء کے مقام پر زیبرے کا شکار کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر (پریشانی) کے آثار دیکھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم نے یہ تمہیں صرف اس لیے واپس کیا ہے' کیونکہ ہم حالت احرام میں ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الصِّبْيَانَ اِذَا قَاتَلُوْا، قُوْتِلُوْا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جب بچے جنگ میں حصہ لیں' تو انہیں بھی قتل کر دیا جائے گا

4788 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِیِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ فِيْمَنْ حَكَمَ فِيْهِمْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَشَكُّوْا فِیَّ اَمِنَ الذُّرِّيَّةِ، اَنَا اَمْ مِنَ الْمُقَاتِلَةِ، فَنَظَرُوْا

4787– إسناده حسن، محمد بن عمرو –وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ– صدوق روى له البخارى مقروناً ومسلم تابعة، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين . أبو عمار: هو الحسين بن حريث . وهو حديث صحيح، وقد تقدم تخريجه برقم (136) .

اِلٰى عَانَتِي، فَلَمْ يَجِدُوهَا نَبَتَتْ، فَأُلْقِيتُ فِي الذُّرِّيَّةِ، وَلَمْ أُقْتَلْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَمَّا جَعَلَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْفَرْقَ بَيْنَ مَنْ يُقْتَلُ، وَبَيْنَ مَنْ يُسْتَبْقٰى مِنَ السَّبْيِ الْإِنْبَاتَ، ثُمَّ اَمَرَ بِقَتْلِ مَنْ اَنْبَتَ صَحَّ، اَنَّ الْعِلَّةَ فِيهِ، اَنَّ مَنْ اَنْبَتَ، كَانَ بَالِغًا يَجُوزُ، اَنْ يُقَاتَلَ، وَلَمَّا صَحَّ مَا وَصَفْتُ مِنَ الْعِلَّةِ، كَانَ فِيهَا الدَّلِيلُ، عَلٰى اَنَّ الصِّبْيَانَ، وَالنِّسَاءَ مِنْ دُورِ الْحَرْبِ، اِذَا قَاتَلُوا، قُوتِلُوا اِذِ الْعِلَّةُ، الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا رُفِعَ عَنْهُمُ الْقَتْلُ، عُدِمَتْ فِيهِمْ، وَهِيَ مُجَانَبَةُ الْقِتَالِ

✿✿ عطیہ قرظی بیان کرتے ہیں: میں ان لوگوں میں شامل تھا جن کے بارے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ دیا تھا انہیں میرے بارے میں شک ہوا کہ کیا میں نابالغ بچوں میں شمار ہوں گا یا جنگ کرنے والوں میں شمار ہوں گا۔ جب انہوں نے میرے زیر ناف حصے کا جائزہ لیا تو انہیں وہاں بال اگے ہوئے نہیں ملے تو مجھے بچوں میں شامل کر لیا گیا اور مجھے قتل نہیں کیا گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیے جانے والے اور چھوڑ دیئے جانے والے قیدیوں کے بارے میں یہ فرق بیان کیا ہے' وہ زیر ناف بالوں کا اگنا ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو قتل کرنے کا حکم دیا جن کے زیر ناف بال اگ چکے ہوں' تو یہ بات ثابت ہو جائے گی اس میں علت یہ ہے: جس کے زیر ناف بال اگ چکے ہوں وہ بالغ شمار ہو گا اور اسے قتل کرنا جائز ہو گا اور جب یہ بات صحیح طور پر ثابت ہو گئی جو علت میں نے بیان کی ہے' تو اس میں اس بات کی دلیل موجود ہو گی کہ غیر مسلموں کے علاقوں سے تعلق رکھنے والے وہ بچے اور خواتین اگر جنگ میں حصہ لیں' تو انہیں قتل کر دیا جائے گا' کیونکہ وہ علت جس کی وجہ سے ان سے قتل کا حکم اٹھا لیا گیا تھا وہ ان میں معدوم ہو گی' اور وہ علت جنگ سے الگ رہنا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ اِذَا قَاتَلُوْا قُوتِلُوا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' اہل حرب کی خواتین اور بچے جنگ میں حصہ لیں' تو انہیں قتل کر دیا جائے

4789 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ

4788– إسناده صحيح على شرط الشيخين، غير صحابيه فروى له أصحاب السنن . وقد تقدم تخريجه برقم (4780) و (4781) و (4782) و (4783) .

4789– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير المرقع وجده رياح، فقد روى لهما أصحاب السنن . سعيد بن عبد الجبار: هو الكرابيسي، وأبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان . وهو في " مسند أبي يعلى " (1546) . وأخرجه سعيد بن منصور (2623)، وأحمد 3/388 و 4/346، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 3/166، وابن ماجه (2842) في الجهاد: باب الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان، والطحاوي 3/221 و222، والطبراني (4619) و (4620)، والبيهقي 9/91 من طرق عن المغيرة بن عبد الرحمٰن الحزامي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/488 و 4/178 و 178-179 و 346، والطبراني (4618) من طريقين عن أبي الزناد، به . وأخرجه أبو داوُد (2669) في الجهاد: باب في قتل النساء، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 3/166، والطبراني (4621) و (4622) والبيهقي 9/82 من طريقين عن المرقع بن صيفي، به .

الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْمُرَقِّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ جَدِّهِ رِيَاحِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَعَلٰى مُقَدِّمَةِ النَّاسِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَاِذَا امْرَاَةٌ مَقْتُولَةٌ عَلَى الطَّرِيقِ، فَجَعَلُوا يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ خَلْقِهَا قَدْ اَصَابَتْهَا الْمُقَدِّمَةُ، فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَفَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَاهْ مَا كَانَتْ هٰذِهِ تُقَاتِلُ، ثُمَّ قَالَ: اَدْرِكْ خَالِدًا، فَلَا تَقْتُلُوا ذُرِّيَّةً، وَلَا عَسِيفًا

❁❁ حضرت ریاح بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوئے۔ مقدمۃ الجیش کے امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے راستے میں ایک مقتول عورت ملی تو لوگ اس پر حیرانگی کا اظہار کرنے لگے کہ مقدمۃ الجیش کے لوگوں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وہاں پہنچے اس عورت کے پاس ٹھہر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو جنگ میں حصہ نہیں لیتی تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ خالد کے پاس جاؤ (اور اسے یہ پیغام پہنچاؤ) تم بچوں اور مزدوروں (غیر جنگجو افراد) کو قتل نہ کرو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ يُقْتَلُوْنَ اِذَا قَاتَلُوا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' اہل حرب کی خواتین اور بچے جب جنگ میں حصہ لیں' تو وہ قتل کر دیئے جائیں گے

4790 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ اَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ، فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا، طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِينَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَثْبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الشَّهَادَةَ لِلْمَقْتُولِ، دُوْنَ مَالِهِ، وَاَبَاحَ قِتَالَ قَاتِلِهِ، وَالْخَبَرُ عَلَى الْعُمُومِ، فَلَمَّا كَانَ قِتَالُ الْمَرْءِ مَعَ الْمُسْلِمِ الْمُحَرَّمِ دَمُهُ، عِنْدَ اَخْذِ مَالِهِ جَائِزًا كَانَ قِتَالُ مِثْلِهِ مَعَ الْمَرْءِ الَّذِي لَيْسَ بِمُحَرَّمٍ دَمُهُ، وَلَا مَالُهُ صَبِيًّا كَانَ، اَوْ بَالِغًا امْرَاَةً كَانَتْ، اَوْ عَبْدًا اَوْلٰى اَنْ يَكُوْنَ جَائِزًا

❁❁ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص کسی دوسرے کی زمین ایک بالشت کے برابر ناجائز طور پر حاصل کر لے تو اس کو سات زمینوں جتنا وزنی طوق پہنایا جائے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے شہادت کو برقرار رکھا ہے' جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے اور اس کے لیے اپنے قاتل کے ساتھ لڑائی کرنے کو مباح قرار دیا ہے۔ روایت عموم سے تعلق رکھتی ہے' تو

جب آدمی کا کسی ایسے مسلمان کے ساتھ جس کا خون قابل احترام ہے اپنے مال کو دینے کی وجہ سے لڑنا جائز ہو جائے تو آدمی کا اس طرح کے شخص کے ساتھ لڑنا جائز ہوگا' جس کا خون یا مال اس کے لیے قابل احترام نہیں ہے خواہ وہ بچہ ہو' یا بالغ عورت ہو' یا غلام ہو' تو اس بات کا زیادہ امکان ہے' ایسا کرنا جائز ہو۔

4791 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بَحْرَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْمُرَقِّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاةٍ، فَمَرَّ بِامْرَاَةٍ مَقْتُوْلَةٍ وَالنَّاسُ عَلَيْهَا، فَقَالَ: مَا كَانَتْ هٰذِهٖ لِتُقَاتِلَ، اَدْرِكْ خَالِدًا، فَقُلْ لَهٗ: لَا تَقْتُلْ ذُرِّيَّةً، وَلَا عَسِيفًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ الْمُرَقِّعُ بْنُ صَيْفِيٍّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ وَسَمِعَهٗ مِنْ جَدِّهٖ، وَجَدُّهٗ رِيَاحُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَهُمَا مَحْفُوظَانِ

❀❀ حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک مقتول عورت کے پاس سے ہوا جس کے اردگرد لوگ جمع تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو جنگ میں حصہ نہیں لیتی' خالد کے پاس جاؤ اور کہو کہ بچوں اور ملازمین کو قتل نہ کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مرقع بن صیفی نے یہ روایت حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ سے سنی ہے انہوں نے یہ روایت اپنے دادا سے بھی سنی ہے ان کے دادا حضرت ریاح بن ربیع رضی اللہ عنہ ہیں یہ دونوں روایات محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلصِّبْيَانِ تَلَقِّی الْغُزَاةِ عِنْدَ قُفُوْلِهِمْ مِنْ غَزَاتِهِمْ

بچوں کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ غازیوں کے جنگ سے واپسی پر ان کا استقبال کریں

4792 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ:

4790- إسناده صحيح على شرط الصحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء، فمن رجال مسلم، وطلحة بن عبد الله بن عوف، فمن رجال البخاری . سفيان: هو ابن عيينة، وقد تقدم تخريجه برقم (3194) و (3195) .

4791- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير المرقع بن صيفی وحنظلة الكاتب فروى لهما أصحاب السنن . عبد الرحمٰن: هو ابن مهدی، وسفيان: هو الثوری . وأخرجه النسائی فی " الكبری " كما فی " التحفة " 3/86 من طريقين عن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق (9382)، وابن أبی شيبة 12/382، وأحمد 4/178، وابن ماجه (2842) فی الجهاد: باب الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان، والطحاوی فی " شرح معانی الآثار " 3/222، والطبرانی (3489) من طريق سفيان، بهٖ .

4792- إسناده صحيح على شرط الشيخين . سفيان: هو ابن عيينة . وأخرجه أحمد 3/449، والبخاری (3083) فی الجهاد: باب استقبال الغزاة، و (4426) و (4427) فی المغازی: باب كِتَابَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلى كسرى وقيصر، والترمذی (1718) فی الجهاد: باب ما جاء فی تلقی الغائب إذا قدم، وأبو داؤد (2779) فی الجهاد: باب فی التلقی، والطبرانی (6653)، والبيهقی 9/175، والبغوی (2760) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .

(متن حدیث): اَذْكُرُ اَنِّىْ خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ، نَتَلَقَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَقْدَمَهُ مِنْ تَبُوكَ، اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات یاد ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تھے' تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے بچوں کے ہمراہ ثنیۃ الوداع تک گئے تھے۔

غَزْوَةُ بَدْرٍ

غزوۂ بدر کا تذکرہ

4793 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ اَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ، قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ اَلْفٌ وَّاَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَهْتِفُ رَبَّهُ: اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ، اَللّٰهُمَّ آتِنِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنْ تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ، مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ، فَمَا زَالَ يَهْتِفُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ مَنْكِبِهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَاَخَذَ رِدَاءَهُ، وَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبِهِ، ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَّرَائِهِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ، فَاِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ، فَاسْتَجَابَ لَكُمْ، اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ، مُرْدِفِيْنَ) (الانفال: 9)، فَاَمَدَّهُ اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ

قَالَ اَبُوْ زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهُ، اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ، فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ فَوْقَهُ، يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ، اِذْ نَظَرَ اِلَى

4793– إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة بن عمار وهو صدوق وأبى زميل –وهو سماك بن الوليد الحنفى– فمن رجال مسلم، وهو ثقة . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب .وأخرجه البيهقى فى " السنن " 6/321، وفى " الدلائل " 3/51–52 من طريق أبى يعلى أحمد بن على بن المثنى، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (1763) فى الجهاد: باب الإمداد بالملائكة فى غزوة بدر وإباحة الغنائم، ومن طريقه البغوى مختصراً فى " التفسير " 2/235 عن أبى خيثمة زهير بن حرب، به .وأخرجه الترمذى (3081) فى التفسير: باب ومن تفسير سورة الأنفال، والطبرى فى " جامع البيان " (16294) من طريق محمد بن بشار، وأبو نعيم فى " الدلائل " (408) من طريق محمد بن المثنى، كلاهما عن عمر بن يونس، به قال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح، لا نعرفه من حديث عمر إلا من حديث عكرمة بن عمار عن أبى زميل .وأخرجه احمد 1/30، وابن أبى شيبة 14/365–368، وأبو داوٗد (2690) فى الجهاد: باب فى فداء الأسير بالمال، من طريق أبى نوح قراد، ومسلم (1763)، والطبرى (15734) من طريق ابن المبارك، كلاهما، عن عكرمة بن عمار، به . ورواية أبى داوٗد والطبرى مختصرة .وذكره السيوطى فى " الدر المنثور " 4/28–29، وزاد نسبته إلى ابن المنذر، وابن أبى حاتم، وأبى عوانة، وأبى الشيخ، وابن مردويه .

الْمُشْرِكِ اَمَامَهُ خَرَّ، مُسْتَلْقِيًا، فَنَظَرَ اِلَيْهِ، فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهُ وَشُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ سَوْطٍ، فَاخْضَرَّ ذَاكَ اَجْمَعُ، فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ، فَحَدَّثَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ، وَاَسَرُوا سَبْعِينَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمَّا اَسَرُوا الْاُسَارَى، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ، وَعَلِيٍّ، وَعُمَرَ: مَا تَرَوْنَ فِيْ هٰؤُلَاءِ الْاُسَارَى؟، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، هُمْ بَنُو الْعَمِّ، وَالْعَشِيرَةِ اَرَى اَنْ نَاْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً، تَكُوْنُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ، وَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَهْدِيَهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟، قُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرَى الَّذِي رَاَى اَبُوْ بَكْرٍ، وَلٰكِنِّيْ اَرَى اَنْ تُمَكِّنَنَا، فَنَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ، فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا، مِنْ عَقِيلٍ، فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ، وَتُمَكِّنَنِيْ مِنْ فُلَانٍ، فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ نَسِيبٍ كَانَ لِعُمَرَ، فَاِنَّ هٰؤُلَاءَ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ، وَصَنَادِيْدُهَا، فَهَوِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ، وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ جِئْتُ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، قَاعِدَانِ يَبْكِيَانِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَبْكِي اَنْتَ، وَصَاحِبُكَ، فَاِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ، وَاِنْ لَمْ اَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ اَصْحَابُكَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ، وَاَنْزَلَ اللّٰهُ (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ اَسْرَى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ) (الأنفال: 67)، اِلٰى قَوْلِهٖ: (فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا) (الأنفال: 69)، فَاَحَلَّ اللّٰهُ الْغَنِيمَةَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: جب غزوۂ بدر کا دن آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا جن کی تعداد ایک ہزار تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی **300** سے کچھ زیادہ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں یہ التجا کرنے لگے اے اللہ! تو نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کر دے اے اللہ! جو تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے اسے پورا کر دے۔ اے اللہ! اگر یہ گروہ ہلاکت کا شکار ہو گیا جو اہل اسلام سے تعلق رکھتا ہے' تو پھر تیری زمین پر عبادت نہیں کی جائے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اپنے پروردگار کی بارگاہ میں التجائیں کرتے رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے۔ قبلہ کی طرف رخ کیا ہوا تھا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے سے چادر گر گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر رکھی' اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے سے اپنے ساتھ لپٹا لیا' اور عرض کی اے اللہ کے نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں بہت سی التجائیں کر لی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پروردگار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو پورا کر دکھائے گا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''جب تم اپنے پروردگار سے مدد مانگ رہے تھے' تو تمہاری دعا کو قبول کیا۔ بے شک میں تمہاری طرف ایک ہزار فرشتے بھیجنے لگا ہوں جو ایک دوسرے کے آگے پیچھے آئیں گے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی امداد کی۔

ابوزمیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے اس دن ایک مسلمان شخص ایک مشرک کے پیچھے جا رہا تھا جو اس کے آگے تھا۔ اسی دوران اس نے کوڑے کی آواز اپنے اوپر سے سنی اور اپنے اوپر سے ایک گھڑسوار کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا۔ حیزوم آگے بڑھو۔ اسی دوران اس کی نظر اپنے آگے مشرک پر پڑی جو چت لیٹا ہوا گر چکا تھا۔ اس نے اس کی طرف دیکھا تو اس کا چہرہ اور ناک چھل چکے تھے یوں جیسے اسے کوڑا لگا ہوا ہو۔ پھر وہ انصاری آیا اس نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتائی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا ہے یہ آسمان سے آنے والی تیسری مدد تھی۔ ان لوگوں نے اس دن ستر (مشرکین) کو قتل کیا تھا اور ستر (مشرکین) کو قید کیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب ان لوگوں نے قیدیوں کو قید کر لیا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی یہ چچازاد ہیں۔ خاندان کے افراد ہیں میری یہ رائے ہے ہم ان سے فدیہ لے لیتے ہیں۔ جو ہمارے لیے کفار کے خلاف تیاری میں مدد دے گا اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اسلام کی ہدایت نصیب کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے خطاب کے صاحبزادے تمہاری کیا رائے ہے؟ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے عرض کی: جی نہیں اللہ کی قسم! یارسول اللہ ﷺ! میری وہ رائے نہیں ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہے میری یہ رائے ہے آپ انہیں ہمارے حوالے کریں ہم ان کی گردنیں اڑاتے ہیں۔

آپ عقیل کو علی کے حوالے کریں یہ اس کی گردن اڑائے مجھے فلاں کے حوالے کریں۔ میں اس کی گردن اڑاتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھانجے کے بارے میں یہ بات کہی۔ یہ لوگ کفر کے پیشوا ہیں اور اس کے سردار ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے اس رائے کو اختیار کیا جو نبی اکرم ﷺ نے بیان کی تھی اور اس رائے کو اختیار نہیں کیا تھا جو میں نے بیان کی تھی۔ اگلے دن میں آیا تو نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے رو رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے بتائیں کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی کس بات پر رو رہے ہیں تاکہ میں بھی اس بات پر رونا شروع کر دوں۔ اگر میں اس بات پر رو نہ سکوں تو رونے والی شکل بنالوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات پر رو رہا ہوں جو تمہارے ساتھیوں نے فدیہ لینے کی پیشکش کی تھی۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا ہے:

"تو اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت کو حلال قرار دیا"۔

ذِكْرُ مُبَادَرَةِ الْأَنْصَارِ، فِي الْإِعْطَاءِ لِمُفَادَاةِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

انصار کا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے فدیے کی ادائیگی کے لیے جلدی کرنے کا تذکرہ

4794 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ائْذَنْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا الْعَبَّاسِ فِدَاءَهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَاللّٰهِ لَا تَذَرُونَ دِرْهَمًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ انصاریوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ چھوڑ دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں اللہ کی قسم! تم ایک درہم بھی نہیں چھوڑو گے۔

ذِكْرُ تَخْيِيرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ بَيْنَ الْفِدَاءِ وَالْقَتْلِ

غزوۂ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ کا صحابہ کرام کو فدیہ لینے یا قتل کرنے کے درمیان اختیار دینے کا تذکرہ

4795 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِينَ الْحَافِظُ، بِدِمَشْقَ قَالَ: حَدَّثَنَا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، هَبَطَ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: خَيِّرْهُمْ، يَعْنِي اَصْحَابَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْاُسَارَى اِنْ شَائُوا الْقَتْلَ، وَاِنْ شَائُوا الْفِدَاءَ، عَلَى اَنْ يُقْتَلَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ مِنْهُمْ عِدَّتُهُمْ، قَالُوْا: الْفِدَاءُ، وَيُقْتَلُ مِنَّا عِدَّتُهُمْ

4794- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير إسماعيل بن إبراهيم بن عقبة، فمن رجال البخاري، وإسماعيل بن أبي أويس قد توبع .وهو في " صحيح البخاري " (2537) في العتق: باب إذا أسر أخو الرجل أو عمه هل يُفادى إذا كان مشركاً؟ و (3048) في الجهاد: باب فداء المشركين، عن إسماعيل بن أبي أويس، بهذا الإسناد، ومن هذه الطريق أخرجه البيهقي 6/205 و 322 .وأخرجه البخاري (4018) في المغازي: باب شهود الملائكة بدراً، والحاكم 3/323 من طريق إبراهيم بن المنذر، عن محمد بن فليح، عن موسى بن عقبة، به .

4795- إسناده قوي، لكن في متنه غرابة شديدة، رجاله ثقات رجال الصحيح غير رزق بن موسى، فروى له النسائي وابن ماجه، وفيه كلام ينزله عن رتبة الصحة، وقد توبع . أبو داوُد الحفري: هو عمر بن سعد، وعبيدة: هو ابن عمرو السلماني .وأخرجه ابن أبي شيبة 14/368-369، والترمذي (1567) في السير: باب ما جاء في قتل الأسارى والفداء، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 7/431 من طرق عن أبي داوُد الحفري، بهذا الإسناد . قال الترمذي: هذا حديث حسن غريب، وقال ابن كثير في " تفسيره " 4/33 بعد أن نسبه للترمذي والنسائي وابن حبان: وهذا حديث غريب .وأخرجه الحاكم 2/140، والبيهقي في " السنن " 6/321، وفي " الدلائل " 3/139-140 من طريق ابن عون عن محمد بن سيرين، به .وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي . وأخرجه ابن سعد 2/22 من طريق هشام بن حسان، وابن أبي شيبة 14/368، والطبري (16303) من طريق أشعث، و (16305) من طريق ابن عون، وعبد الرزاق (9402) من طريق أيوب، أربعتهم عن ابن سرين، عن عبيدة مرسلاً .

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اختیار دیجئے یعنی اپنے اصحاب کو قیدیوں کے بارے میں اختیار دیجئے۔ اگر وہ چاہیں' تو انہیں قتل کر دیں اگر چاہیں' تو فدیہ لے لیں۔ اس شرط پر کہ پھر اگلے سال ان میں سے اتنی ہی تعداد میں لوگ قتل کیے جائیں گے۔

ان لوگوں نے کہا: ہم فدیہ لے لیتے ہیں' تو پھر ہم میں سے اتنی ہی تعداد میں لوگ قتل کیے گئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عِدَّةَ اَهْلِ بَدْرٍ كَانَتْ عِدَّةَ اَصْحَابِ طَالُوتَ سَوَاءً

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اہل بدر کی تعداد اتنی ہی تھی جتنی حضرت طالوت علیہ السلام کے ساتھیوں کی تھی

4796 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَصْحَابَ بَدْرٍ كَانُوا ثَلَاثَ مِائَةٍ، وَبِضْعَةَ عَشَرَ عَلَى عِدَّةِ اَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَازُوا مَعَهُ النَّهَرَ، وَمَا جَازَ مَعَهُ اِلَّا مُؤْمِنٌ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ یہ بات کیا کرتے تھے۔ کہ اصحاب بدر کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی یہ حضرت طالوت علیہ السلام کے ساتھیوں جتنی تعداد تھی جنہوں نے ان کے ہمراہ نہر کو پار کیا تھا' اور ان کے ساتھ صرف مومن لوگوں نے ہی اسے پار کیا تھا۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوبَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے گناہوں کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شرکت کی تھی

4797 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ حَاطِبَ بْنَ اَبِي بَلْتَعَةَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ يَذْكُرُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَهُمْ، فَدَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَرْاَةِ الَّتِي مَعَهَا الْكِتَابُ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا، فَاَخَذَ كِتَابَهَا مِنْ رَاْسِهَا، فَقَالَ: يَا حَاطِبُ اَفَعَلْتَ؟، قَالَ: نَعَمْ اِنِّي لَمْ اَفْعَلْهُ غِشًّا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

4796– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخاري (3959) في المغازي: باب عدة أصحاب بدر، عن محمد بن كثير العبدي، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 14/383، وابن سعد 2/19، والبخاري (3959)، وابن ماجه (2828) في الجهاد: باب السرايا، من طرق عن سفيان الثوري، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 14/382 و383، والبخاري (3957) و (3958)، والترمذي (1598) في السير: باب ما جاء في عدة أصحاب بدر، وابن سعد 2/19 و 20 من طرق عن أبي إسحاق السبيعي، به .

وَلَا نِفَاقًا، وَلَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ اللّٰهَ سَيُظْهِرُ رَسُوْلَهُ، وَيُتِمُّ اَمْرَهُ غَيْرَ اَنِّي كُنْتُ غَرِيبًا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَكَانَتْ اَهْلِي مَعَهُمْ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَتَّخِذَهَا عِنْدَهُمْ يَدًا، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَلَا اَضْرِبُ رَاْسَ هٰذَا؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَقْتُلُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت حاطب بن ابوبلتعہ رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ کو خط لکھا کہ جس میں یہ بات ذکر کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی طرف رہنمائی کردی جس کے ہمراہ وہ خط تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی طرف (حضرت علی رضی اللہ عنہ کو) بھیجا انہوں نے اس کے سر (کے بالوں) میں سے وہ خط حاصل کرلیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے حاطب کیا تم نے ایسا کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں میں نے اللہ کے رسول کے ساتھ دھوکہ کرتے ہوئے ایسا نہیں کیا' نہ ہی منافقت کی وجہ سے ایسا کیا ہے۔ میں یہ بات جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لیے اس بات کو ظاہر کردے گا اور اپنے معاملے کو پورا کرے گا' لیکن میں ان لوگوں کے درمیان اجنبی ہوں۔ میرے اہل خانہ ان کے ساتھ تھے۔ اس لیے میں ان پر احسان کرنا چاہتا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا میں اس کا سر نہ اڑا دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اہل بدر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو؟ تمہیں کیا پتہ شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا ہو: تم جو چاہو عمل کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ ذُنُوبَ اَهْلِ بَدْرٍ الَّتِي عَمِلُوهَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ غَفَرَهَا اللّٰهُ لَهُمْ بِفَضْلِهِ وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ مِنْهُمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' اہل بدر غزوۂ بدر کے بعد بھی جو گناہ کریں گے

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر اپنے فضل کے تحت ان گناہوں کی بھی مغفرت کردی ہے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی ان میں شامل ہیں

4798 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ*، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

4797– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير يزيد –وهو ابنُ خالد بن يزيد بن موهب– فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة .وأخرجه أحمد 3/350، وأبو يعلى (2265) من طرق عن الليث، بهذا الإسناد .وذكره الهيثمي في " المجمع " 9/303 وقال: رواه أبو يعلى وأحمد، ورجال أحمد رجال الصحيح .وفي الباب عن علي عند مسلم (2494)، والبخاري (3007) و (3081) و (3983) و (4274) و (4890) و (6259) و (6939)، وأبي داوُد (2650) و (2651)، والترمذي (3302)، والحميدي (49)، وأحمد 1/79، والطبرى 28/58، وأبي يعلى (394) و (395) و (396) و (397) و (398) .وعن عمر عند الحاكم 4/77 والبزار (2695) .وعن عبد الرحمٰن بن حاطب عن أبيه حاطب عند الطبراني في " الكبير " (3066)، والحاكم 3/301–302 .

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ عَمِیَ، فَبَعَثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ تَعَالَ فَاخْطُطْ فِیْ دَارِیْ مَسْجِدًا اَتَّخِذْهُ مُصَلًّی، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاجْتَمَعَ اِلَيْهِ قَوْمُهُ، وَبَقِیَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْنَ فُلَانٌ؟، فَغَمَزَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ اِنَّهُ، وَاِنَّهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَيْسَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا؟، قَالُوا: بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلٰكِنَّهُ كَذَا، وَكَذَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰی اَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نابینا ہو گئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ آپ تشریف لائیں' اور میرے گھر میں نماز کے لیے کسی جگہ کو مخصوص کر دیں' تو میں اس جگہ کو جائے نماز بنا لوں گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے لوگ آپ کی خدمت میں اکٹھے ہو گئے ان میں سے ایک شخص نہیں آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فلاں شخص کہاں ہے' تو ایک صاحب نے اس پر الزام عائد کرتے ہوئے یہ کہا: وہ ایسا ہے وہ ویسا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ بدر میں شریک نہیں ہوا؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لیکن وہ اس اس طرح کے کام کرتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ہے: تم جو چاہو عمل کرو۔ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُوْلِ النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا عَمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ

جو شخص غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ میں شریک ہوا' اس کے جہنم میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ

' ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

4799 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ، جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَشْكُوْ حَاطِبًا، فَقَالَ:

4798- إسناده حسن، عاصم -وهو ابن أبي النجود- روى له الشيخان مقروناً، وهو صدوق، وباقي رجاله على شرط الصحيح. أبو نصر التمار: هو عبد الملك بن عبد العزيز القشيري. وأخرج القسم الأول من الحديث ابن ماجه (755) في المساجد: باب المساجد في الدور، من طريق أبي عامر، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرج القسم الثاني منه: ابن أبي شيبة 12/155 و 14/385، وأبو داؤد (4654) في السنة: باب في الخلفاء، والحاكم 4/77-78 من طريق يزيد بن هارون، وأبو داؤد (4654) عن موسى بن إسماعيل، كلاهما عن حماد بن سلمة، بِهِ. وصححه الحاكم، ولفظ رواية يزيد بن هارون: "إن اللّٰه تبارك وتعالى اطّلع إلى اَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غفرت لكم".

4799- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم، وقد روى له البخاري مقروناً. وأخرجه مسلم (2195) في فضائل الصحابة: باب من فضائل أهل بدر، والنسائي في "فضائل الصحابة" (191)، وفي التفسير كما في "التحفة" 2/339، والترمذي (3864)، في المناقب: باب رقم (59)، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/349، وابن أبي شيبة 12/155، ومسلم (2195)، والطبراني في "الكبير" (3064)، والحاكم 3/301 من طرق عن الليث، بِهِ. وأخرجه احمد 3/325 عن حجاج، عن ابن جريج، عن أبي الزبير، بِهِ.

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ لَيَدْخُلُ حَاطِبٌ النَّارَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبْتَ اِنَّهُ لَا يَدْخُلُهَا، اِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا، وَالْحُدَيْبِيَةَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کا ایک غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک حضرت حاطب رضی اللہ عنہ جہنم میں جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے وہ اس میں نہیں جائے گا۔ اس نے غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ میں شرکت کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَفْيَ دُخُولِ النَّارِ عَمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ اِنَّمَا هُوَ سِوٰى الْوُرُوْدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ میں شریک ہونے والوں کے بارے میں جہنم میں داخلے کی نفی سے مراد وہ داخلہ ہے' جو جہنم پر وارد ہونے کے علاوہ ہو (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

4800 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ امْرَاَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ رَجُلٌ شَهِدَ بَدْرًا، وَالْحُدَيْبِيَةَ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ (وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) (مريم: 71) ؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَهْ (ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا) (مريم: 72)

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ ام مبشر رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے: کوئی بھی ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو صلح حدیبیہ اور غزوۂ بدر میں شریک ہوا ہو' تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے۔

"تم میں سے ہر ایک اس پر وارد ہوگا"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو کیا یہ نہیں فرمایا ہے۔

4800- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي سفيان -وهو طلحة بن نافع الواسطي- وأم مبشر، فروى لهما مسلم . ابن إدريس: هو عبد الله . وأخرجه أحمد 6/362، والطبري في " جامع البيان " 16/112، والطبراني 25/ (266) من طريق ابن إدريس، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبري 16/112 من طريق أبي عوانة، عن الأعمش، به . وأخرجه أحمد 6/420، ومسلم (2496) في فضائل الصحابة: باب فضائل أصحاب الشجرة، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 13/104، والطبراني 25/ (269) من طريق حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جابر، عن أم مبشر، ولفظه " لا يدخل النار -إن شاء الله- أحد من أصحاب الشجرة الذين بايعوا تحتها . . . " . وأخرجه أحمد 6/285، وابن ماجه (4281) في الزهد: باب ذكر البعث، والطبري 16/112، والطبراني 23/ (358) و (363)، والبغوي في " تفسيره " 3/207 من طريق أبي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عن أم مبشر، عن حفصة .

''پھر ہم ان لوگوں کو نجات عطا کر دیں گے جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْحُدَيْبِيَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

صلح حدیبیہ کی صفت کا تذکرہ' جس کا ذکر ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

4801 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): تَعُدُّونَ اَنْتُمُ الْفَتْحَ، فَتْحَ مَكَّةَ، وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا، وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَرْبَعَ عَشْرَةَ وَمِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا، فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَاهَا، فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيرِهَا، ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ، فَتَوَضَّاَ، وَتَمَضْمَضَ، وَدَعَا، ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا، فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ اِنَّهُ اَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابَنَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: هٰكَذَا حَدَّثَنَا الشَّيْخُ، فَقَالَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ وَمِائَةً، وَاِنَّمَا هُوَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، بِلَا وَاوٍ لِاَنَّ اَصْحَابَ الْحُدَيْبِيَةِ كَانُوا اَلْفًا، وَاَرْبَعَ مِائَةٍ

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ ''فتح'' فتح مکہ کو سمجھتے ہو' فتح مکہ بھی ''فتح ہے' لیکن ہم حدیبیہ کے دن بیعت رضوان کو ''فتح'' شمار کرتے ہیں۔

وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ **114** افراد تھے' حدیبیہ ایک کنواں ہے' ہم نے اس میں سے پانی نکال لیا' ہم نے اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہنے دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ اس کے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کنارے تشریف فرما ہوئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا برتن منگوایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' کلی کی' دعا مانگی اور وہ پانی اس کنویں میں انڈیل دیا' تھوڑی ہی دیر کے بعد ہم نے اپنی پسند کے مطابق (ڈھیر سارا) پانی اس میں سے لیا اور اپنی سواریوں کو بھی (پلایا)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہمارے شیخ نے یہی الفاظ ہمیں بیان کیے ہیں: ''**114**'' افراد' حالانکہ ان حضرات کی تعداد **1400** تھی' کیونکہ حدیبیہ کے موقع پر موجود افراد ایک ہزار چار سو تھے۔

4801– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان العجلي فمن رجال البخاري .وأخرجه البخاري (4150) في المغازي: باب غزوة الحديبية، ومن طريقه البغوي (3801) عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/290، والبخاري (3577) في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، وأبو نعيم في " الدلائل " (318)، والبيهقي 9/223 من طرق عن إسرائيل، به .وأخرجه ابن أبي شيبة 14/435، والبخاري (4151)، وأبو يعلى (1655)، ومختصراً ابن أبي شيبة أيضًا 14/451، وابن سعد 2/98 من طرق عن أبي إسحاق، به، ولفظ الجميع " أربع عشرة مئة " بلا واو، كما صوبه المؤلف فيما بعد .

ذِكْرُ الْبَيَانِ، بِاَنَّ شُهُودَ الْحُدَيْبِيَةِ اِنَّمَا كَانَ الْبَيْعَةَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حدیبیہ میں موجودگی سے مراد درخت کے نیچے بیعت کرنا ہے

4802 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ *، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"درخت کے نیچے بیعت (رضوان) کرنے والوں میں سے کوئی بھی جہنم میں داخل نہیں ہوگا"۔

ذِكْرُ الْعَدَدِ الَّذِي كَانَ مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الشَّجَرَةِ مِنْ اَصْحَابِهِ

صحابہ کرام کی اس تعداد کا تذکرہ جو درخت والے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

4803 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اَوْفٰى، يَقُولُ:

(متن حدیث): كُنَّا يَوْمَ الشَّجَرَةِ اَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ اَسْلَمُ يَوْمَئِذٍ ثُمْنَ الْمُهَاجِرِينَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: درخت والے (یعنی بیعت رضوان کے) دن ہم ایک ہزار تین سو افراد تھے اس دن اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے افراد مہاجرین کے آٹھویں حصے (جتنی تعداد میں) تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔

4802– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير يزيد –وهو ابنُ خالد بن يزيد بن موهب– فروى له أصحاب السنن، وهو ثقة .وأخرجه أبو داوُد (4653) في السنة: باب في الخلفاء، عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/350، وأبو داوُد (4653)، والترمذي (3860) في المناقب: باب في فضل من بايع تحت الشجرة، من طرق عن الليث، بِه .قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .

4803– إسناده صحيح على شرط الشيخين .بندار: هو محمد بن بشار .وأخرجه البخاري (4155) تعليقاً عن عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، عن شعبة، بهذا الإسناد، ووصله مسلم (1857) في الإمارة: باب استحباب مبايعة الإمام الجيش عند إرادة القتال، عن عبيد الله بن معاذ عن أبيه، بِه .وعلقه البخاري (4155) عن محمد بن بشار، عن أبي داوُد الطيالسي، عن شعبة، وهو في "مسند الطيالسي" (820)، ومن طريقه أخرجه مسلم (1857)، وابن سعد 2/98 .وأخرجه مسلم (1857) من طريق النضر بن شميل، عن شعبة، بِه .

بَابُ الْغَنَائِمِ وَقِسْمَتِهَا

باب: مالِ غنیمت اور اس کی تقسیم کا تذکرہ

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اسْتِعْمَالُهُ عِنْدَ فُتُوحِ الدُّنْيَا عَلَيْهِمْ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' مسلمانوں پر یہ بات لازم ہے جب انہیں دنیاوی فتوحات نصیب ہو جائیں' تو وہ کیا عمل کریں

4804 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ بِالرِّيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيدَ جَبَّرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ آدَمَ فِيْهَا اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا، فَقَالَ: اِنَّكُمْ مَفْتُوْحُوْنَ، وَمَنْصُوْرُوْنَ، وَمُصِيْبُوْنَ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ الزَّمَانَ مِنْكُمْ، فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ، وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَلْيَنْهَ عَنِ

4804- مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ عَجْلَانَ الأصبهاني لم يرو عن غير أبيه شيئاً، ولا يعرف بجرح ولا تعديل، مترجم في " الجرح والتعديل " 8/53، وأبوه عصام ترجمه المؤلف في " ثقاته " 8/520 فقال عِصَامِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ عَجْلَانَ مَوْلَى مُرَّةَ الطيب من أهل الكوفة، سكن أصبهان، ولقب عصام جَبَّر، يروى عن الثوري ومالك بن مغول، روى عنه ابنه محمد بن عصام، يتفرد ويخالف، وكان صدوقاً، حديثه عند الأصبهانين، وذكره ابن أبي حاتم 7/26، وأبو نعيم في " تاريخ أصبهان " 2/138 فلم يذكرا فيه جرحاً ولا تعديلاً، وقد توبعا وعبد الرحمٰن بن عبد الله بن مسعود اختلف في سماعه من أبيه، وهو ثقة، وسماك حسن الحديث سفيان: هو الثوري .وأخرجه أحمد 1/401، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة 7/75" من طريقين عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي (337)، والترمذي (2257) في الفتن: باب 70، وأحمد 1/436، والقضاعي في " مسند الشهاب " (561)، والبيهقي 10/94 من طريق شعبه، وأحمد 1/389 و 436، والبيهقي 3/180 من طريق عبد الرحمٰن المسعوى، كلاهما عن سماك، به . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح .وأخرج الطرف الأخير منه " من كذب . . . " ابن أبي شيبة 8/859، وابن ماجه (30) في المقدمة: باب التغليظ في تعمد الكذب، من طريق شريك، عن سماك، به .وأخرجه أيضاً مختصراً: أحمد 1/402، والترمذي (2659) في العلم: باب ما جاء في تعظيم الكذب على رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والطحاوي في " شرح مشكل الآثار " (391)، والقضاعي (547) من طريق عاصم بن بهدلة، عن زر، عن ابن مسعود .وأخرجه مختصراً كذلك: الطحاوي (418)، والطبراني في " الكبير " (10074)، والقضاعي (560) من طريق عمرو بن شرحبيل، والطبراني (10315)، من طريق مسروق كلاهما عن عبد الله بن مسعود .

الْمُنْكَرِ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت چمڑے سے بنے ہوئے خیمے میں تشریف فرما تھے' جس میں چالیس افراد موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہیں فتوحات نصیب ہوں گی' تمہاری مدد کی جائے گی' تمہیں (مال و دولت) نصیب ہوگا' تم میں سے جو بھی اس زمانے کو پائے' وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے' نیکی کا حکم دیتا رہے اور برائی سے منع کرتا رہے' اور جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِقَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلَا:

(وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ) (الأنفال: 41)

اس روایت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت کرتی ہے

''تم لوگ یہ بات جان لو کہ تمہیں جو بھی غنیمت حاصل ہوتی ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے مخصوص ہوگا''

4805 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، بِمَنْبِجَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ اَفْلَحَ، عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ، مَوْلَى قَتَادَةَ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ السُّلَمِيِّ اَنَّهُ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، قَالَ: فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ، فَاسْتَدَرْتُ، حَتّٰى اَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ، فَضَرَبْتُهُ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ ضَرْبَةً، فَقَطَعْتُ مِنْهُ الدِّرْعَ، قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيَّ، فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، فَاَرْسَلَنِي، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟، فَقَالَ اَمْرُ اللّٰهِ،

4805- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في الموطأ " 2/454-455 في الجهاد: باب ما جاء في السلب في النفل . ومن طريق مالك أخرجه البخاري (2100) في البيوع: باب بيع السلاح في الفتنة وغيرها -مختصراً-، و (3142) في فرض الخمس: باب من لم يخمس الأسلاب، و (4321) في المغازي: باب قول الله تعالى: (ويوم حنين إذ أعجبتكم كثرتكم فلم تغن عنكم شيئاً)، ومسلم (1751) في الجهاد: باب استحقاق القاتل سلب القتيل، وأبو داود (2717) في الجهاد: باب في السلب يعطى القاتل، والترمذي (1562) مختصراً في السير: باب ما جاء فيمن قتل قتيلاً فله سلبه، وابن الجارود (1076)، والبيهقي 6/306، والبغوي (2724) . وأخرجه البخاري (4322) تعليقاً عن الليث، ووصله (7170) في الأحكام: باب الشهادة تكون عند الحاكم، ومسلم (1751) عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم (1751)، وأحمد مختصراً 5/295، وسعيد بن منصور (2696) من طريق هشيم وعبد الرزاق (9476)، وابن ماجه (2837) في الجهاد: باب المبارزة والسلب، من طريق سفيان بن عيينة مختصراً، وأحمد 5/306 من طريق ابن إسحاق، ثلاثتهم عن يحيى بن سعيد، به . وقد سقط من السند عند أحمد 5/306 " عمر بن كثير بن أفلح " . وأخرجه أحمد 5/306 من طريق ابن إسحاق، عن عبد الله بن أبي بكر عن أبي قتادة . وانظر الحديث رقم (4837) و (4836) من حديث أنس .

قَالَ: ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ قَدْ رَجَعُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ، عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ، فَلَهُ سَلَبُهُ، قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: فَقُمْتُ، ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِي؟، ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ، عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ، فَلَهُ سَلَبُهُ، فَقُمْتُ، ثُمَّ قُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِي؟، ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ، فَقُمْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ؟، فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَسَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي، فَارْضِهِ مِنِّي، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَاهَا اللّٰهِ، اِذًا لَا يَعْمِدُ اِلَى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَعْطِهِ اِيَّاهُ، فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: فَاَعْطَانِيهِ، فَبِعْتُ الدِّرْعَ، فَابْتَعْتُ مِنْهُ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَاِنَّهُ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهُ فِي الْاِسْلَامِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى اَنَّ قَوْلَهُ جَلَّ وَعَلَا: (فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ) (الأنفال: 41) اَرَادَ بِذٰلِكَ بَعْضَ الْخُمُسِ، اِذِ السَّلَبُ مِنَ الْغَنَائِمِ، وَلَيْسَ بِدَاخِلٍ فِي الْخُمُسِ، بِحُكْمِ الْمُبَيِّنِ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، مُرَادَهُ مِنْ كِتَابِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حنین کے سال ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' جب ہمارا (اور دشمن کا) سامنا ہوا (تو جنگ کے دوران) مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی' میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر غالب آچکا تھا' میں گھوم کر اس (مشرک کے) پیچھے آ گیا' میں نے اس کے کندھے پر ضرب لگا کر اس کی زرہ کاٹ دی' وہ میری طرف بڑھا اور اس نے مجھے اتنے زور سے بھینچا' کہ مجھے موت کی خوشبو محسوس ہوئی' لیکن پھر وہ مر گیا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا' میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا' میں نے ان سے کہا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ کا حکم ہے۔

جب لوگ (اس جنگ سے) واپس آ گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی (کافر) کو قتل کیا ہو' اور اس کا ثبوت بھی موجود ہو' تو مقتول کا ساز و سامان اس شخص کو ملے گا' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں کھڑا ہوا پھر میں نے سوچا' میرے حق میں گواہی کون دے گا؟ تو میں بیٹھ گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی (کافر) کو قتل کیا' اور اس کا ثبوت بھی موجود ہو' تو اس مقتول کا ساز و سامان اسے ملے گا' میں کھڑا ہوا' پھر مجھے خیال آیا' میرے حق میں کون گواہی دے گا؟ میں پھر بیٹھ گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ یہی بات ارشاد فرمائی تو میں کھڑا ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوقتادہ! کیا معاملہ ہے؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا واقعہ سنایا' تو حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں' اس مقتول کا ساز و سامان میرے پاس ہے' آپ انہیں میری طرف سے راضی کر دیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ کا ایک شیر' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ میں حصہ لے اور (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا سامان تمہیں دے دیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہ اسے دے دو' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس نے وہ مجھے دے دیا' میں نے زرہ کو فروخت کر کے بنو سلمہ کے محلے میں کھجوروں کا باغ لے لیا' اسلام قبول کرنے کے بعد یہ وہ پہلی زمین تھی جو میں نے خریدی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے' اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''اس کا پانچواں حصہ اللہ کے

لیے ہوگا'' اس سے مراد بعض خمس ہے' کیونکہ (مقتول کے جسم کا) ساز و سامان بھی مالِ غنیمت میں شامل ہوتا ہے' لیکن وہ خمس میں شامل نہیں ہوتا' یہ بات اس ہستی کے حکم کے ذریعے ثابت ہے' جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے احکام کی' اللہ تعالیٰ کی طرف سے وضاحت کرنے والے ہیں۔

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِی اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا آيَةَ الْاَنْفَالِ

اس وقت کا تذکرہ' جس میں اللہ تعالیٰ نے انفال سے متعلق آیت نازل کی

4806 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متنِ حدیث): لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ سُودِ الرُّءُوسِ قَبْلَكُمْ، كَانَتْ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ نَارٌ فَتَاْكُلُهَا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَقَعَ النَّاسُ فِي الْغَنَائِمِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ، فِيمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ)

(الأنفال: **68**)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے کسی بھی امت کے لیے مالِ غنیمت حلال قرار نہیں دیا گیا' (پہلے زمانے میں) آسمان کی طرف سے آگ نازل ہوتی تھی اور مالِ غنیمت کو کھا جاتی تھی''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) غزوۂ بدر کے موقع پر جب لوگ مالِ غنیمت پر ٹوٹ پڑے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے (تقدیر میں) پہلے طے نہ ہو چکا ہوتا' تو تم نے جو حاصل کیا اس کی وجہ سے تمہیں عظیم عذاب لاحق ہوتا''۔

ذِكْرُ تَحْلِيلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْغَنَائِمَ لِاُمَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے اللہ تعالیٰ کا مالِ غنیمت کو حلال قرار دینے کا تذکرہ

4807 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ

4806– إسناده على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد . وأخرجه الترمذي (3085) في التفسير: باب ومن سورة الأنفال، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 9/383، والطبري في " تفسيره " (16301)، والبيهقي 6/290–291 من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد . وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث الأعمش . وذكره السيوطي في " الدر المنثور " 4/108 وزاد نسبته إلى ابن أبي شيبة، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، وأبي الشيخ، وابن مردويه . وانظر الحديثين الآتيين .

4807– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمٰن بن إبراهيم –وهو الملقب بدُحَيم– فمن رجال البخاري . وأخرجه النسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 10/5 عن أبي قدامة السرخسي، عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد . وأخرج الحاكم 2/139 من طريق مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ .

اَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ غَزَا بِاَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ بَنٰى دَارًا لَمْ يَسْكُنْهَا، اَوْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً لَمْ يَدْخُلْ بِهَا، اَوْ لَهٗ حَاجَةٌ فِي الرُّجُوْعِ، قَالَ: فَلَقِيَ الْعَدُوَّ عِنْدَ غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ، وَاِنِّيْ مَاْمُوْرٌ، فَاحْبِسْهَا عَلَيَّ، حَتّٰى تَقْضِيَ بَيْنِيْ، وَبَيْنَهُمْ فَحَبَسَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ فَجَمَعُوا الْغَنَائِمَ، فَلَمْ تَاْكُلْهَا النَّارُ، وَكَانُوْا اِذَا غَنِمُوْا غَنِيْمَةً بَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهَا النَّارَ، فَاَكَلَتْهَا، فَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ: اِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلًا، فَلْيَاْتِنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ، فَلْيُبَايِعْنِيْ، فَاَتَوْهُ فَبَايَعُوْهُ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ مِنْهُمْ بِيَدِهٖ، فَقَالَ: اِنَّكُمَا غَلَلْتُمَا، فَقَالَا: اَجَلْ صُوْرَةُ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَجَاءَ ا بِهَا، فَاَلْقَيَاهَا فِي الْغَنَائِمِ، فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّارَ فَاَكَلَتْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: اِنَّ اللّٰهَ اَطْعَمَنَا الْغَنَائِمَ رَحْمَةً رَحِمَنَا بِهَا، وَتَخْفِيْفًا خَفَّفَهٗ عَنَّا لِمَا عَلِمَ مِنْ ضَعْفِنَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ مِنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ بِمَكَّةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

ایک نبی علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جنگ میں حصہ لیا' انہوں نے (روانگی سے پہلے) فرمایا: ایسا کوئی شخص میرے ساتھ نہ آئے جس نے نیا گھر بنایا ہو' لیکن ابھی اس میں رہائش اختیار نہ کی ہو' ایسا کوئی شخص میرے ساتھ نہ آئے' جس نے کسی عورت کے ساتھ شادی کر لی ہو' لیکن ابھی اس کے ساتھ صحبت نہ کی ہو' یا اس نے واپس جا کر کوئی ضروری کام کرنا ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان کا دشمن سے سامنا سورج غروب ہونے کے قریب ہوا' انہوں نے دعا کی: اے اللہ! یہ (سورج بھی) حکم کا پابند ہے اور میں بھی حکم کا پابند ہوں' تو اس کو میرے لیے (غروب ہونے سے) اس وقت تک روک دے جب تک میرے اور ان (کفار) کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا' تو اللہ تعالیٰ نے سورج کو روک لیا' اللہ تعالیٰ نے اس (نبی علیہ السلام) کو فتح نصیب کی' ان لوگوں نے مالِ غنیمت کو جمع کیا' لیکن اسے آگ نے نہیں کھایا' وہ لوگ جب مالِ غنیمت جمع کر لیتے تھے' تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ بھیج دیتا تھا' جو اس کو کھا لیتی تھی۔ ان کے نبی علیہ السلام نے ان لوگوں سے کہا: تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے' ہر قبیلے کا ایک شخص میرے پاس آ کر میری بیعت کرے' وہ لوگ اس نبی علیہ السلام کے پاس آئے انہوں نے ان کی بیعت کی تو ان میں سے دو آدمیوں کا ہاتھ اس نبی علیہ السلام کے ہاتھ سے چپک گیا' تو اس نبی علیہ السلام نے فرمایا: تم دونوں نے خیانت کی ہے۔ ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں! (ہم نے) سونے سے بنے ہوئے گائے کے سر جیسی چیز (چھپائی ہوئی ہے) پھر وہ دونوں اسے لے کر آئے اور اسے مالِ غنیمت میں ڈال دیا' تو اللہ تعالیٰ نے آگ کو بھیجا اور اس نے اس (مالِ غنیمت) کو کھا لیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنی رحمت کی وجہ سے ہمیں مالِ غنیمت عطا کیا اور اس نے ہمیں تخفیف عطا کی' کیونکہ وہ ہماری کمزوری سے واقف ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی نے مکہ میں معاذ بن ہشام سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْغَنَائِمَ لَمْ تَحِلَّ لِاُمَّةٍ مِّنَ الْاُمَمِ خَلَا هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس امت کے علاوہ اور کسی بھی امت کے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار نہیں دیا گیا

4808 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ قَدْ نَاكَحَ امْرَاَةً وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَا رَفَعَ بِنَاءً وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَا اشْتَرَى غَنَمًا وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا، فَدَنَا اِلَى الدَّيْرِ حِيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ، اَوْ قُرْبَ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّكِ مَاْمُوْرَةٌ، وَاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا، فَحُبِسَتْ، حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا، فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْكُلَهُ، فَاَبَتِ النَّارُ اَنْ تَطْعَمَهُ، فَقَالَ: فِيكُمْ غُلُوْلٌ، فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ، فَبَايَعَهُ، فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: اِنَّ فِيكُمُ الْغُلُوْلَ، فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيْلَتُكَ، فَبَايَعَتْهُ قَبِيْلَتُهُ، فَلَصِقَتْ بِيَدِهِ يَدُ رَجُلَيْنِ، اَوْ ثَلَاثَةٍ، فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُوْلُ، فَاَخْرَجُوْا مِثْلَ رَاْسِ الْبَقَرَةِ، مِنْ ذَهَبٍ، فَوَضَعُوْهُ فِي الْمَالِ، وَهُوَ بِالصَّعِيْدِ، فَاَقْبَلَتِ النَّارُ، فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلَنَا، وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں: نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: ایک نبی علیہ السلام جنگ کے لیے تشریف لے جانے لگے' تو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: کوئی ایسا شخص میرے ساتھ نہ جائے جس نے کسی عورت کے ساتھ نکاح کرلیا ہوا اور اب وہ اس عورت کی رخصتی کروانا چاہتا ہو' یا جس نے عمارت بنالی ہو اور ابھی چھت نہ ڈالی ہو' یا اس نے بکری خریدی اور وہ اس بکری کے ہاں بچے ہونے کا منتظر ہو' جب عصر کا وقت ہوا' یا اس کے قریب کا وقت ہوا تو وہ عبادت گاہ کے قریب آئے اور انہوں نے سورج سے فرمایا: تم بھی حکم کے پابند ہو اور میں بھی حکم کا پابند ہوں' اے اللہ! اسے میرے لیے' کچھ دیر کے لیے (غروب ہونے سے) روک دے' تو اسے روک دیا گیا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عطا کردی۔ انہیں جو مالِ غنیمت حاصل ہوا تھا وہ انہوں نے اکٹھا کیا' تاکہ آگ آ کر اسے کھالے' لیکن آگ نے اسے نہیں کھایا' تو انہوں نے فرمایا: تمہارے درمیان خیانت کا ارتکاب کیا گیا ہے' ہر قبیلے کا ایک شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے' تو ان کی بیعت شروع ہوئی' ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ چپک گیا' تو اس نبی نے فرمایا: خیانت

4808- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "صحيفة همام" (124) .وهو في "مصنف عبد الرزاق" (9492)، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/318، ومسلم (1747) في الجهاد: باب تحليل الغنائم لهذه الأمة خاصة، والبيهقي 6/390 .وأخرجه البخاري (3124) في فرض الخمس: باب قول النبي - صلى الله عليه وسلم - "أحلت لكم الغنائم"، و (5157) مختصراً في النكاح: باب من أحب البناء قبل الغزو، ومسلم (1747) من طريق ابن المبارك، عن معمر، بهذا الإسناد . وانظر الحديثين السابقين .

تمہارے (قبیلے) میں ہوئی ہے۔ تمہارا قبیلہ میری بیعت کرے۔ اس شخص کے قبیلے نے ان کی بیعت کی تو دو (راوی کو شک ہے یا شاید) تین افراد کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ چپک گیا' تو انہوں نے فرمایا: خیانت تم نے کی ہے' تو ان لوگوں نے سونے سے بنا ہوا گائے کا سر نکالا' اور اسے مالِ غنیمت میں رکھ دیا۔ جو ایک کھلے میدان میں پڑا تھا' تو آگ آئی اور اسے کھا گئی۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) ہم سے پہلے کسی کے لیے بھی مالِ غنیمت کو حلال قرار نہیں دیا گیا اس کی وجہ یہ ہے: جب اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری ملاحظہ کی تو ہمارے لیے اسے پاکیزہ (یعنی حلال) قرار دے دیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يُعْمَلُ فِي الْغَنَائِمِ إِذَا غَنِمَهَا الْمُسْلِمُونَ

جب مسلمانوں کو مالِ غنیمت حاصل ہو' تو پھر وہ غنیمت کے بارے میں کیا طریقہ کار اختیار کریں گے' اس کا تذکرہ

4809 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَوْذَبٍ، قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا أَصَابَ مَغْنَمًا أَمَرَ بِلَالًا، فَنَادَى فِي النَّاسِ، فَيَجِيءُ النَّاسُ بِغَنَائِمِهِمْ، فَيُخَمِّسُهُ، وَيُقَسِّمُهُ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِّنْ شَعْرٍ، فَقَالَ: أَمَا سَمِعْتَ بِلَالًا يُنَادِي ثَلَاثًا؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ، فَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ أَنْتَ الَّذِي يَجِيءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ مِنْكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مالِ غنیمت حاصل ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں' تو لوگ اپنے' اپنے مالِ غنیمت کو لے آتے' (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ''خمس'' نکال کر بقیہ مال تقسیم کر دیا' تو اس کے بعد ایک شخص بالوں سے بنی ہوئی رسی لے کر آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے بلال کا تین مرتبہ کیا ہوا اعلان نہیں سنا تھا؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں (سنا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر کیا وجہ ہے تم اسے پہلے کیوں لے کر نہیں آئے؟ اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں معذرت پیش کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

4809- إسناده حسن، محمد بن عبد الرحمٰن بن سهم، ذكره المؤلف في " الثقات " 9/87 فقال: يروى عن ابن المبارك وأبي إسحاق الفَزَاري، حدثنا عنه عمرو بن سعيد بن سنان وغيره من شيوخنا، ربما أخطأ، قلت: وقد توبع، وعامر بن عبد الواحد: صدوق، وقد روى له مسلم، وباقي رجال ثقات .أبو إسحاق الفزاري: هو إبراهيم بن محمد بن الحارث بن أسماء . وسيرد عند المؤلف برقم (4858) .وأخرجه أبو داوُد (2712) في الجهاد: باب في الغلول إذا كان يسيراً يتركه الإمام ولا يحرق رَحْلَه. والحاكم 2/127، والبيهقي 6/293 و 324 و9/102، من طريق أبي صالح محبوب بن موسى، عن أبي إسحاق الفزاري، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 2/213 عن عتاب بن زياد، عن عبد الله بن المبارك، عن عبد الله بن شوذب، به .

نے فرمایا: "تم ایسے ہو جاؤ" کہ اگر تم اسے قیامت کے دن بھی لے کر آؤ گے تو میں اسے تم سے قبول نہیں کروں گا"۔

ذِكْرُ وَصْفِ السُّهْمَانِ الَّتِي يُسْهَمُ بِهَا مَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْغَنَائِمِ

مالِ غنیمت میں سے حصوں کی تقسیم کے طریقے کا تذکرہ جو حصے ان لوگوں کو دیئے جائیں گے جو جنگ میں شریک ہوئے تھے

4810 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لِلْفَرَسِ سَهْمَانِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(مالِ غنیمت میں) گھوڑے کے دو حصے ہوں گے اور آدمی کا ایک حصہ ہوگا"۔

ذِكْرُ تَفْصِيلِ اللّٰهِ، الْحُكْمَ الْمَذْكُورَ فِي خَبَرِ سُلَيْمِ بْنِ اَخْضَرَ هٰذَا

اللہ تعالیٰ کا اس حکم کی تفصیل بیان کرنے کا تذکرہ 'جو حکم سلیم بن اخضر سے منقول اس روایت میں مذکور ہے

4811 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

4810– إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله ثقات رجال الشيخين غير سُليم بن أخضر فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 2/62 و 72، ومسلم (1762) في الجهاد: باب كيفية قسمة الغنيمة بين الحاضرين، والترمذي (1554) في السير: باب في سهم الخيل، والبيهقي 6/325 من طرق عن سُليم، بهذا الإسناد . وأخرجه سعيد بن منصور في " سننه " (2760) و (2762)، وأحمد 2/2، والدارمي 2/225–226، والبخاري (2863) في الجهاد: باب سهام الفرس، و (4228) في المغازي: باب غزوة خيبر، ومسلم (1762)، وأبو داوُد (2733) في الجهاد: باب في سهمان الخيل، وابن ماجه (2854) في الجهاد: باب قسمة الغنائم، وابن أبي شيبة 12/396–397، وابن الجارود (1084)، والدارقطني 4/102 و 104 و 106 و 107، والبيهقي 6/324–325 و 325، والبغوي (2722) من طرق عن عبيد الله بن عمر، بِهِ . وأخرجه عبد الرزاق (9320)، والبيهقي 6/325 من طريق عبد الله بن عمر العمري، عن نافع به . وانظر الحديثين الآتيين .

4811– إسناده قوي، عبد الله بن الوليد –وهو ابن ميمون العدني– روى له أصحاب السنن والبخاري تعليقاً، وهو صدوق وقد توبع، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين . وأخرجه الدارقطني 4/102 من طريق علي بن الحسن بن أبي عيسى، عن عبد الله بن الوليد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/80، والدارمي 2/226، والبيهقي 6/325 من طرق عن سفيان، بِهِ . وانظر الحديثين السابق والآتي . وفي الحديث دليل على أن للراجل سهماً، وللفارس ثلاثة أسهم، سهماً له، وسهمين لأجل فرسه، وهذا قول أكثر أهل العلم مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وغيرهم، وإليه ذهب الثوري والأوزاعي ومالك وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحاق وأبو يوسف ومحمد، وذهب أبو حنيفة إلى أن للفارس سهمين . انظر " شرح السنة " 11/101–102 .

الْوَلِيدِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَسْهَمَ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةَ اَسْهُمٍ، سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ، وَسَهْمًا لِلرَّجُلِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(مالِ غنیمت میں سے) گھڑسوار کے تین حصے ہوں گے' دو حصے اس کے گھوڑے کے اور ایک حصہ آدمی کا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْفَرَسَ لَا يُسْهَمُ لَهُ اِلَّا كَمَا يُسْهَمُ لِصَاحِبِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' گھوڑے کو بھی اتنا حصہ دیا جائے گا جتنا گھوڑے والے کو دیا جائے گا

4812 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے دو حصے اور آدمی کا ایک حصہ مقرر کیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ مَنْ لَمْ يَشْهَدِ الْمَعْرَكَةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ لَهُ اَنْ يُّسْهِمَ مَعَهُمْ بَعْدَ اَنْ يَّكُوْنَ لُحُوْقُهُ بِهِمْ عَلٰى غَيْرِ بُعْدٍ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ) جو شخص مسلمانوں کے ہمراہ جنگ میں شریک نہ ہوا ہو اسے اس بات کا حق حاصل ہے' وہ مسلمانوں کے ہمراہ (مالِ غنیمت میں سے) حصہ لے' جبکہ وہ جنگ کے تھوڑی دیر بعد ہی مسلمانوں سے آ کے مل گیا ہو

4813 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْدَمَا فُتِحَتْ خَيْبَرُ بِثَلَاثٍ فَاَسْهَمَ لَنَا، وَلَمْ يُسْهِمْ لِاَحَدٍ، لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم خیبر فتح ہونے کے تین دن بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

4812– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن عبدة الضبي وشيخه سُليم، فمن رجال مسلم. وأخرجه الترمذي (1554) في السير: باب في سهم الخيل، عن أحمد بن عبدة الضبي، بهذا الإسناد. وقال: حديث حسن صحيح. وانظر الحديثين السابقين.

حاضر ہوئے، تو آپ ﷺ نے (مالِ غنیمت میں سے) ہمیں بھی حصہ دیا آپ ﷺ نے ہمارے علاوہ اور کسی بھی ایسے شخص کو حصہ نہیں دیا جو جنگ میں شریک نہیں ہوا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِي مُوسَى الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ، جس نے علم حدیث میں مہارت نہ رکھنے والے شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے منقول روایت کے برخلاف ہے، جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

4814 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا عَمْرٍو عَنْ اِسْهَامِ مَنْ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ وَالْقِتَالَ، فَقَالَ: لَا يُسْهِمُونَ اَلَا تَرَى الطَّائِفَتَيْنِ تَدْخُلَانِ مِنْ دَرْبٍ وَاحِدٍ، اَوْ دَرْبَيْنِ، مُخْتَلِفَيْنِ، فَتَغْنَمُ اِحْدَاهُمَا، وَلَا تَغْنَمُ الْاُخْرَى، وَاِحْدَاهُمَا قُوَّةٌ لِلْاُخْرَى، فَلَا تُشْرِكُ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى، غَنِمَا جَمِيعًا اَوْ غَنِمَ اَحَدُهُمَا بِذٰلِكَ، مَضَى الْاَمْرُ فِيهِمْ

قَالَ الْوَلِيدُ: فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ عَلَيْهَا اَبَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ

4813- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن عمر -وهو ابن محمد بن أبان، لقبه مشكدانة- فمن رجال مسلم، وهو ثقة . بريد: هو ابن عبد الله بن أبي بردة .وأخرجه ابن أبي شيبة 12/410، وأحمد 4/405-406، والبخاري (4233) في المغازي: باب غزوة خيبر، والترمذي (1559) في السير: باب ما جاء في أهل الذمة يغزون مع المسلمين هل يسهم لهم، والبيهقي 6/333 من طرق عن حفص بن غياث، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري مطولاً ومختصراً (3136) في فرض الخمس: باب (15)، و (3876) في مناقب الأنصار: باب هجرة الحبشة، و (4230)، ومسلم مطولاً (225) في فضائل الصحابة: باب من فضائل جعفر بن أبي طالب وأسماء بنت عميس وأهل سفينتهم، وأبو داوُد (2725) في الجهاد: باب فيمن جاء بعد الغنيمة لا سهم له، وابن الجارود (1089)، والبيهقي 6/333، والبغوي مطولاً (2721) من طريق أبي أسامة عن بريد بن عبد الله، به .

4814- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سعيد بن العزيز، فمن رجال مسلم .وأخرجه البيهقي 6/334 من طريق علي بن بحر القطان، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري (4238) في المغازي: باب غزوة خيبر، تعليقاً عن الزبيدي، عن الزهري عن عنبسة بن سعيد، عن أبي هريرة .ووصله سعيد بن منصور (2793) ومن طريقه أبو داوُد (2723) في الجهاد: باب فيمن جاء بعد الغنيمة لا سهم له، وابن الجارود (1088)، والبيهقي 6/334 عن إسماعيل بن عياش، عن محمد بن الوليد الزبيدي، بهذا الإسناد . وقال البيهقي: قال محمد بن يحيى الذهلي: الحديثان محفوظان حديث عنبسة من حديث الزبيدي، وحديث سعيد بن المسيب من حديث سعيد بن عبد العزيز .وأخرجه الطيالسي (2591) عن أبي عتبة، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عن عنبسة بن سعيد قال: حدثني من سمع أبا هريرة يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث أبان . . . .

لَا تَقْسِمْ لَهُمْ فَغَضِبَ اَبَانُ وَنَالَ مِنْهُ، قَالَ وَحَمَلَ عَلَيْهِ بِرُمْحِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا اَبَانُ، وَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَّقْسِمَ لَهُمْ شَيْئًا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْجَيْشُ اِذَا فَتَحَ مَوْضِعًا مِّنْ مَوَاضِعِ اَعْدَاءِ اللّٰهِ لَحِقَ بِهِمْ جَيْشٌ اٰخَرُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْدَ فَرَاغِهِمْ مِنْ فَتْحِهِمْ يَجِبُ اَنْ تُقْسَمَ الْغَنَائِمُ بَيْنَ الْجَيْشِ الَّذِي كَانَ الْفَتْحُ لَهُمْ، فَيُسْهَمُ لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ اَسْهُمٍ سَهْمَانِ لِفَرَسِهٖ، وَسَهْمٌ لَّهٗ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ وَّاحِدٌ، وَلَا يُسْهَمُ لِمَنْ اَتٰى بَعْدَ الْفَتْحِ مِمَّا غَنِمُوْا شَيْئًا، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْجَيْشُ الَّذِي لَحِقَ بِالْجَيْشِ الْاَوَّلِ، كَانُوْا مَدَدًا لَهُمْ، فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ كَانُوْا كَاَنَّهُمَا جَيْشٌ وَّاحِدٌ، اَصْلُهُمْ وَاحِدٌ، وَيَكُوْنُ مَدَدُهُمْ عِنْدَ الْحَاجَةِ اِلَيْهِمْ، فَحِيْنَئِذٍ يُسْهَمُ لَهُمْ كُلِّهِمْ، وَاَمَّا اِسْهَامُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِلْاَشْعَرِيِّيْنَ بَعْدَمَا فَتَحَ خَيْبَرَ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ خُمُسٍ خَمَّسَهُ الَّذِي فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، لِيَسْتَمِيْلَ بِذٰلِكَ قُلُوْبَهُمْ، لَا اَنَّهُمْ اُعْطُوْا مِنْ مَغَانِمِ خَيْبَرَ حَيْثُ لَمْ يَشْهَدُوْا فَتْحَهٗ

ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعمرو سے ایسے شخص کو حصہ دینے کے بارے میں دریافت کیا: جو فتح اور جنگ میں شریک نہیں ہوا تھا' تو انہوں نے فرمایا: ایسے لوگوں کو کوئی حصہ نہیں دیا جائے گا' کیا تم نے غور نہیں کیا؟ دو گروہ ایک ہی راستے سے یا دو مختلف راستوں سے (قلعہ کے اندر) داخل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو مالِ غنیمت حاصل ہوتا ہے اور دوسرے گروہ کو مالِ غنیمت حاصل نہیں ہوتا۔ ان میں سے ایک گروہ دوسرے کی قوت ہوتا ہے' لیکن ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ کا مالِ غنیمت میں شراکت دار نہیں ہوتا۔ خواہ ان دونوں نے مالِ غنیمت حاصل کیا ہو' یا ان میں سے کسی ایک نے مالِ غنیمت حاصل کیا ہو۔ ان کے درمیان فیصلہ اسی طرح ہوتا ہے۔

ولید کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ سعید بن عبدالعزیز سے کیا' تو انہوں نے بتایا۔ میں نے زہری کو سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی سمت ایک جنگی مہم روانہ کی' اس مہم کے امیر حضرت ابان بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ تھے' وہ خیبر فتح ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ (مالِ غنیمت میں سے) انہیں حصہ نہ دیجئے گا' تو ابان غصے میں آ گئے اور انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان پر نیزہ تان لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابان! ٹھہر جاؤ!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو (مالِ غنیمت میں سے) کچھ دینے سے انکار کر دیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب کوئی لشکر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے کسی علاقے کو فتح کر لے اور پھر مسلمانوں کا دوسرا لشکر ان لوگوں کے فتح حاصل کر لینے کے بعد ان سے آ کر ملے' تو یہ بات لازم ہے' مالِ غنیمت صرف ان لوگوں میں تقسیم کیا جائے جنہوں نے فتح حاصل کی تھی۔ (اس تقسیم میں) گھڑ سوار کو تین حصے دیئے جائیں گے' دو حصے اس کے گھوڑے کے ہوں گے اور ایک حصہ گھڑ سوار کا ہو گا۔ پیادہ شخص کو ایک حصہ ملے گا' جو لوگ فتح حاصل ہو جانے کے بعد آئے ہوں انہیں مالِ غنیمت میں سے کچھ نہیں

ملے گا' البتہ جو لشکر بعد میں آ کر پہلے لشکر سے ملا ہے' اگر وہ مدد کے لیے آیا تھا تو پھر حکم مختلف ہو گا' کیونکہ اس صورت میں دونوں لشکر ایک ہی لشکر شمار ہوں گے' کیونکہ ان کی اصل ایک ہے' اور اگر دوسرے لشکر کی (اس جنگ میں) مدد کی ضرورت ہوتی' تو انہوں نے مدد کرنی تھی۔ اس صورت میں ان سب کو حصہ دیا جائے گا۔

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے اشعر قبیلے کے افراد کو خیبر فتح ہونے کے بعد' حصہ دینے کا تعلق ہے' تو وہ حصہ ''خمس'' میں سے دیا گیا تھا۔ وہ ''خمس'' جو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو عطا کیا تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ لوگ مائل ہو جائیں۔ ایسا نہیں ہے' انہیں خیبر کے مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا گیا' اس صورت میں' جبکہ وہ اس کی فتح میں شریک ہی نہیں ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ، بِاَنَّ مَنْ كَانَ مَدَدًا لِلْمُسْلِمِيْنَ اَوْ اَدْرَبَ دَرْبَ الْعَدُوِّ مِنْهُمْ وَلَمْ يَشْهَدِ الْمَعْرَكَةَ لَا يُسْهَمُ لَهُمْ كَمَا يُسْهَمُ لِمَنْ حَضَرَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص مسلمانوں کے لیے کمک کے طور پر آیا ہو یا دشمن کے علاقے میں داخل ہوا ہو' لیکن وہ جنگ میں شریک نہ ہوا ہو' تو اسے حصہ نہیں دیا جائے گا جس طرح ان لوگوں کو حصہ دیا جائے گا' جو لوگ جنگ میں شریک ہوئے تھے

4815 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيَّ عَنْ سِهَامِ مَنْ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ وَالْقِتَالَ مِنَ الْمَدَدِ، فَقَالَ: لَا يُسْهَمُوْنَ اَلَا تَرَى اِلَى الطَّائِفَتَيْنِ تَدْخُلَانِ مِنْ دَرْبٍ وَاحِدٍ، اَوْ دَرْبَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ فَتَغْنَمُ اِحْدَاهُمَا وَلَا تَغْنَمُ الْاُخْرَى وَاِحْدَاهُمَا قُوَّةٌ لِلْاُخْرَى، فَلَا تُشْرِكُ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى غَنِمَا جَمِيْعًا اَوْ غَنِمَ اَحَدُهُمَا بِذٰلِكَ مَضَى الْاَمْرُ فِيْهِمْ

قَالَ الْوَلِيْدُ، فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً، قِبَلَ نَجْدٍ عَلَيْهَا اَبَانُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، فَقَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ، فَقَالَ: فَغَضِبَ اَبَانُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا اَبَانُ، وَاَبَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَقْسِمَ لَهُمْ شَيْئًا

✿✿ ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں: میں نے ابو عمرو سے ایسے شخص کو حصہ دینے کے بارے میں دریافت کیا: جو فتح اور جنگ میں شریک نہیں ہوا تھا' تو انہوں نے فرمایا: ایسے لوگوں کو کوئی حصہ نہیں دیا جائے گا' کیا تم نے غور نہیں کیا؟ دو گروہ ایک ہی

4815- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله .

راستے سے یا دو مختلف راستوں سے (قلعہ کے اندر) داخل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو مالِ غنیمت حاصل ہوتا ہے اور دوسرے گروہ کو مالِ غنیمت حاصل نہیں ہوتا۔ ان میں سے ایک گروہ دوسرے کی قوت ہوتا ہے' لیکن ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ کا مالِ غنیمت میں شراکت دار نہیں ہوتا۔ خواہ ان دونوں نے مالِ غنیمت حاصل کیا ہو' یا ان میں سے کسی ایک نے مالِ غنیمت حاصل کیا ہو۔ ان کے درمیان فیصلہ اسی طرح ہوتا ہے۔

ولید کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ سعید بن عبدالعزیز سے کیا' تو انہوں نے بتایا۔ میں نے زہری کو سعید بن میسب کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی سمت ایک جنگی مہم روانہ کی' اس مہم کے امیر حضرت ابان بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ تھے' وہ خیبر فتح ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ (مالِ غنیمت میں سے) انہیں حصہ نہ دیجئے گا' تو ابان غصے میں آ گئے اور انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے ان پر نیزہ تان لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابان! ٹھہر جاؤ!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو (مالِ غنیمت میں سے) کچھ دینے سے انکار کر دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ وَهِمَ فِي تَأْوِيلِهِ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرْ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ وَلَا طَلَبَهُ مِنْ مَظَانِّهِ

اس روایت کا تذکرہ' جس کی تاویل میں اس شخص کو غلط فہمی ہوئی جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور اس نے علم حدیث کو اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا

4816 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْحَاقَ التَّاجِرُ، بِمَرْوٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ، فَاَعْطَى الْاٰهِلَ حَظَّيْنِ وَاَعْطَى الْعَزَبَ حَظًّا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ كَانَ يَقْسِمُهُ مِنْ يَوْمِهِ، ثُمَّ يُعْطِي الْاٰهِلَ حَظَّيْنِ وَالْعَزَبَ حَظًّا مِنْ خُمُسِ خَمْسَةٍ لِاَنَّهُ كَانَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي الْفَيْءِ عَلَى

4816- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 12/348، وأحمد 6/29، وأبو داؤد (2953) في الخراج والإمارة: باب في قسم الفيء، من طرق عن ابن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/25-26، وأبو داؤد (2953)، والطبراني في "الكبير" 18/ (81)، وابن الجارود (1112)، والبيهقي 6/346 من طريق أبي المغيرة عبد القدوس بن الحجاج، والطبراني 18/ (80) و (81)، والحاكم 2/140-141، والبيهقي 6/346 من طريق أبي اليمان الحكم بن نافع كلاهما عن صفوان به، وصحّحه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

الْعُزُوبَةِ وَالتَّاَهُّلِ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال فے آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اسی دن میں تقسیم کر دیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بال بچے دار شخص کو دو حصے عطا کرتے تھے اور کنوارے کو ایک حصہ عطا کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا احتمال موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب مال فے آتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اسی دن میں تقسیم کر دیتے اور بال بچے دار شخص کو دو حصے عطا کرتے اور کنوارے کو ایک حصہ عطا کرتے۔ (یہ احتمال ہے) یہ ادائیگی مال خمس میں سے کی جاتی ہوگی کیونکہ آپ بال بچے دار اور کنواروں کو مختلف نوعیت کی ادائیگی کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اسْتِمَالَةُ قُلُوْبِ رَعِيَّتِهٖ عِنْدَ الْقِسْمَةِ بَيْنَهُمْ غَنَائِمَهُمْ اَوْ خُمُسًا خَمَّسَهٗ اِذَا اَحَبَّ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے مالِ غنیمت لوگوں میں تقسیم کرتے وقت اپنی رعایا کے دلوں کو مائل کرے اور اگر وہ مناسب سمجھے تو مال خمس میں سے بھی انہیں ادائیگی کر دے

4817 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ، قَالَ: ادْخُلْ، فَادْعُهُ لِي، قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهٗ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ، وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِّنْهَا، وَقَالَ: قَدْ خَبَّاْتُ هٰذَا لَكَ، قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ قبائیں تقسیم کیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں دیا حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اندر جا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لاؤ۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لایا

4817– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد –وهو ابنُ خالد بن يزيد بن موهب– فروى له أصحاب السنن، وهو ثقة . ابن أبي مليكة: هو عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة .وأخرجه أبو داوُد (4028) في اللباس: باب ما جاء في الأقبية، عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (992) في الهبة: باب كيف يقبض العبد والمتاع، و (5800) في اللباس: باب القباء وفروج حرير، ومسلم (1058) في الزكاة: باب إعطاء من سأل بفحش وغلظة، وأبو داوُد (4028)، والترمذي (2818) في الأدب: باب رقم (53)، والنسائي 8/205 في الزينة: باب لبس الأقبية، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث، بِه . وأخرجه البخاري تعليقاً (3127) و (5862) عن الليث، بِه . وأخرجه البخاري (2657 في الشهادات: باب شهادة الأعمى، و (3127) في فرض الخمس: باب قسمة الإمام ما يقدم عليه، و (6132) في الأدب: باب المداراة مع الناس، ومسلم (1058) من طريق أيوب السختياني، عن ابن أبي مليكة، بِه .وانظر الحديث الآتي .

نبی اکرم ﷺ ان کے پاس باہر تشریف لائے' آپ ﷺ کے پاس ایک قباء تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میں نے تمہارے لیے سنبھال کر رکھی ہوئی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مخرمہ راضی ہو گئے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے لیث بن سعد نے یہ روایت ابن ابوملیکہ سے نہیں سنی ہے

4818 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ اَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً، وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَقَالَ: ادْخُلْ، فَادْعُهُ لِیْ، قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ، فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ فَقَالَ: قَدْ خَبَّاْتُ هٰذَا لَكَ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَضِیَ مَخْرَمَةُ

❀❀ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کچھ قبائیں تقسیم کیں' لیکن آپ ﷺ نے حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں دیا' حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اندر جا کر نبی اکرم ﷺ کو بلا کر لاؤ۔ میں نبی اکرم ﷺ کو بلا کر لایا نبی اکرم ﷺ ان کے پاس باہر تشریف لائے' آپ ﷺ کے پاس ایک قباء تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میں نے تمہارے لیے سنبھال کر رکھی ہوئی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مخرمہ راضی ہو گئے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ لُزُوْمُ الْعَدْلِ بِالْقِسْمَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَالَهُمْ وَتَرْكُ الْاِغْضَاءِ عَمَّنِ اعْتَرَضَ عَلَيْهِ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ مسلمانوں کے درمیان مالِ غنیمت تقسیم کرتے ہوئے انصاف سے کام لے اور جو شخص اس بارے میں اس پر اعتراض کرتا ہے اس سے چشم پوشی کرے

4819 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِیُّ، قَالَ

4818- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبد الله: هو ابن المبارك . وهو مكرر ما قبله .

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، (متن حدیث):اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقْبِضُ لِلنَّاسِ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ يَوْمَ حُنَيْنٍ يُعْطِيهِمْ، فَقَالَ اِنْسَانٌ مِّنَ النَّاسِ: اعْدِلْ يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلَكَ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ فَمَنْ يَّعْدِلُ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَضْرِبُ عُنُقَهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَاذَ اللّٰهِ، اَنْ يَّتَحَدَّثَ النَّاسُ، اَنِّي اَقْتُلُ اَصْحَابِي، اِنَّ هٰذَا وَاَصْحَابًا لَهُ، يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں سے چیزیں نکال کر لوگوں کو عطا کر رہے تھے۔ ایک شخص بولا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! انصاف سے کام لیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں انصاف سے کام نہیں لوں گا' تو پھر کون انصاف سے کام لے گا؟ اگر میں انصاف سے کام نہ لوں' تو میں خسارے اور نقصان کا شکار ہو جاؤں گا' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کی گردن اڑا دیتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی پناہ! (اس صورت میں غیر مسلم) لوگ یہ باتیں کریں گے کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتا ہوں۔ بے شک یہ شخص اور اس کے ساتھی قرآن کی تلاوت کریں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ تَحَمُّلُ مَا يَرِدُّ عَلَيْهِ مِنْ رَعِيَّتِهِ عِنْدَ الْقِسْمَةِ فِيهِمِ اقْتِدَاءً بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے

لوگوں کے درمیان مالِ غنیمت کی تقسیم کے دوران اپنے اوپر رعایا کی طرف سے ہونے والے اعتراض پر برداشت سے کام لے

4820 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ:

4819- إسناده صحيح على شرط مسلم وأبو الزبير صرح بالتحديث عند مسلم فانتفت شبهة تدليسه . عبد الله بن نافع: هو الصائغ، ويحيى بن سعيد: هو ابن قيس الأنصاري . وأخرجه النسائي في " فضائل القرآن " (113) من طريق ابن وهب، عن مالك، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/353 و 354، ومسلم (1063) في الزكاة: باب ذكر الخوارج وصفاتهم، والنسائي في " فضائل القرآن " (112) من طريق عن يحيى بن سعيد، به .وأخرجه أحمد 3/354-355، ومسلم (1063)، وابن ماجه (172) في المقدمة: باب في ذكر الخوارج، والبيهقي في " الدلائل " 5/185-186 من طرق عن أبي الزبير، به .وأخرجه البخاري مختصراً (3138) في فرض الخمس: باب إذا بعث الإمام رسولاً في حاجة، والبيهقي في " الدلائل " 5/186 .

4820- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذُّهلي وعمر بن محمد بن جبير، فمن رجال البخاري .وهو في " مصنف عبد الرزاق " (9497)، ومن طريقه أخرجه البغوي (3689) .وأخرجه أحمد 4/82، والبخاري (3148) في فرض الخمس: باب ما كان يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس، من طريق صالح بن كيسان، و (2821) في الجهاد: باب الشجاعة في الحرب والجبن، والمزي في " تهذيب الكمال " ص 1023 في ترجمة عمر بن محمد، من طريق شعيب بن أبي حمزة، كلاهما عن الزهري، بهذا الإسناد .وفي الباب عن عبد الله بن عمرو عند البيهقي 7/17 و 9/102

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَمْلَاهُ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِهٖ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث):اَنَّهٗ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ عَلِقَهُ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُونَهٗ، فَاضْطَرُّوهُ اِلٰى سَمُرَةٍ، حَتّٰى خَطِفَ رِدَاءَهٗ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ، فَوَقَفَ فَقَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ رِدَائِي، اَتَخْشَوْنَ عَلَيَّ الْبُخْلَ، فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا، لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا، وَلَا جَبَانًا، وَلَا كَذَّابًا

❀❀ محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں: ان کے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) نے انہیں یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اور بھی لوگ تھے' یہ غزوۂ حنین سے واپسی کی بات ہے' کچھ دیہاتیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگ رہے تھے' انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمرہ کے درخت کی طرف جانے پر مجبور کر دیا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کھینچ لی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سواری پر سوار تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری چادر مجھے واپس کرو' کیا تمہیں میرے بارے میں بخل کا اندیشہ ہے؟ اگر یہ تمام شاخیں نعمتوں میں تبدیل ہو جائیں' تو میں ان سب کو تمہارے درمیان تقسیم کر دوں گا اور تم مجھے بخیل یا بزدل یا جھوٹا نہیں پاؤ گے۔

ذِكْرُ مَا يَعْدِلُ الْبَعِيرُ، فِي قَسْمِ الْغَنَائِمِ مِنَ الشَّاءِ

اس بات کا تذکرہ' مالِ غنیمت تقسیم کرتے ہوئے کتنی بکریاں ایک اونٹ کے برابر شمار ہوں گی

4821 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

4821- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن عبد الله بن الحكم، فمن رجال مسلم . غُندر: لقب محمد بن جعفر .وأخرجه النسائي 7/221 في الضحايا: باب ما تجزء عنه البدنة في الضحايا، عن أحمد بن عبد الله بن الحكم، بهذا الإسناد . وفيه قول شعبة .وأخرجه أحمد 3/264، ومسلم (1968) (23) في الأضاحي: باب جواز الذبح بكل ما أنهر الدم، من طريق غندر، عن شعبة، عن سعيد بن مسروق، به مطولاً .وفي أحمد قول محمد بن جعفر غندر، وشعبة .وأخرجه البخاري (2507) في الشركة: باب من عدل عشرة من الغنم بجزور في القَسْم، ومسلم (1968) (20)، والترمذي (1492) في الأحكام والفوائد: باب ما جل في البعير والبقر إذا ندَّ فصار وحشياً يُرمى بسهم أم لا، و (1600) في السيز: باب ما جاء في كراهية النهبة، وابن ماجه (3137) في الأضاحي: باب كم تجزىء من الغنم عن البدنة، من طرق عن سفيان الثوري، به مطولاً .وأخرجه البخاري (2488) في الشركة: باب قسمة الغنم، و (3075) في الجهاد: باب ما يكره من ذبح الإبل والغنم في المغانم، و (5498) في الذبائح والصيد، باب التسمية على الذبيحة، والنسائي 7/191-192 في الصيد والذبائح: باب الإنسية تستوحش، وابن ماجه (3137)، من طريقي أبي عوانة وزائدة عن سعيد بن مسروق، به مطولاً .وأخرجه البخاري (5543) في الذبائح: باب إذا أصاب قوم غنيمة، وأبو داوُد (2821) في الأضاحي: باب في الذبيحة بالمروة، والترمذي (1492) و (1600)، والبيهقي 9/247 من طريق أبي الأحوص و 9/247 من طريق حسان بن إبراهيم الكرماني، كلاهما عن سعيد مسروق، عن عباية بن رفاعة، عن أبيه، عن جده، رافع بن خديج مطولاً .

بْنِ الْحَكَمِ الْكُرْدِيُّ بَصْرِيٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَجْعَلُ فِيْ قَسْمِ الْغَنَائِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ، قَالَ شُعْبَةُ: وَاَكْبَرُ عِلْمِي اَنِّيْ سَمِعْتُهُ مِنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، وَقَالَ غُنْدَرٌ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيلٌ عَلٰى اَنَّ الْبَدَنَةَ تَقُومُ عَنْ عَشْرَةٍ اِذَا نُحِرَتْ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم کرتے ہوئے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیتے تھے۔

شعبہ نامی راوی کہتے ہیں: میرا غالب گمان یہی ہے میں نے یہ روایت سعید بن مسروق سے سنی ہے۔

غندر کہتے ہیں: میں نے یہ روایت سفیان سے سنی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے اونٹ کی قربانی دس آدمیوں کی طرف سے کی جائے گی۔

ذِكْرُ مَا خَصَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَخْذِ الصَّفِيِّ مِنَ الْغَنَائِمِ لِنَفْسِهِ خَارِجًا مِنْ خُمُسِ الْخُمُسِ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ خصوصیت عطا کی ہے آپ اپنی ذات کے لیے مالِ غنیمت میں سے کوئی چیز مخصوص کر سکتے ہیں جو خمس کے پانچویں حصے کے علاوہ ہو

4822 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنَ الصَّفِيِّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا (مالِ غنیمت میں سے) اس مال میں شامل تھیں۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص تھا۔

4822– إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو أحمد الزبيرى: هو محمد بن عبد الله بن الزبير .وأخرجه أبو داؤد فى الخراج: باب ما جاء فى سهم الصفى، عن نصر بن على الجهضمى، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبرانى فى " الكبير " 24/ (175)، والحاكم 3/39 من طريقين عن أبى أحمد الزبيرى، بِهِ . وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى .وأخرجه الحاكم 2/128، والبيهقى 6/304 من طريق أبى حذيفة وأبى نعيم، عن سفيان، بِهِ .

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهٖ كَانَ يَحْبِسُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُسَ خُمُسِهٖ وَخُمُسَ الْغَنَائِمِ جَمِيعًا

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے خمس کے پانچویں حصے اور تمام مالِ غنیمت کے خمس کو اپنے پاس روک لیا تھا

4823 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ، اَخْبَرَتْهُ

(متن حدیث): اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ تَسْاَلُهٗ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَفَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكَ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ، اِنَّمَا يَاْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَزِيْدُوْا عَلَى الْمَاْكَلِ، وَاِنِّي وَاللّٰهِ، لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا، الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَاَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَبَى اَبُوْ بَكْرٍ، اَنْ يَدْفَعَ اِلٰى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ، عَلٰى اَبِي بَكْرٍ مِنْ ذٰلِكَ، فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ، حَتّٰى تُوُفِّيَتْ، وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا اَبَا بَكْرٍ، فَصَلّٰى عَلَيْهَا عَلِيٌّ، وَكَانَ

4823– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن عثمان بن سعيد الحمصي وأبيه، فروى لهما أصحاب السنن، وهما ثقتان. وأخرجه أبو داؤد (2969) في الخراج والإمارة: باب صفايا رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن عمرو بن عثمان بن سعيد، بهذا الإسناد مختصراً. وأخرجه البخاري (3711) و (3712) في فضائل الصحابة: باب مناقب قرابة رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والبيهقي 6/300 من طريق أبي اليمان، والنسائي 7/132 في قسم الفيء، من طريق أبي إسحاق الفزاري، كلاهما عن شعيب بن أبي حمزة، به مختصراً. وأخرجه بطوله البخاري (4240) و (4241) في المغازي: باب غزوة خبر، ومسلم (1759) (52) في الجهاد والسير: باب قول النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا نُورَثُ ما تركنا فهو صدقة"، وأخرجه مختصراً أحمد 1/9 –10، وأبو داؤد (2968)، والبيهقي 10/142–143 من طرق عن اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ الأيلي، عن الزهري، به. وأخرجه مختصراً أحمد 1/10، والمروزي في "مسند أبي بكر" (38)، والبخاري (4035) و (4036) في المغازي: باب حديث بني النضير، و (6725) و (6726) في الفرائض: باب قول النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا نُورَثُ ما تركنا صدقة"، ومسلم (1759) (53)، والبيهقي 6/300 من طريق معمر، والبخاري (3092) و (3093) في فرض الخمس: باب فرض الخمس، ومسلم (1759) (54)، وأبو داؤد (970)، والبيهقي 6/300–301 من طريق صالح، كلاهما عن الزهري، به.

لِعَلِيٍّ مِّنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا، انْصَرَفَتْ وُجُوهُ النَّاسِ عَنْ عَلِيٍّ، حَتّٰى اَنْكَرَهُمْ، فَضَرَعَ عَلِيٌّ عِنْدَ ذٰلِكَ اِلٰى مُصَالَحَةِ اَبِيْ بَكْرٍ، وَمُبَايَعَتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْاَشْهُرَ، فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ، اَنِ ائْتِنَا وَلَا يَاْتِنَا مَعَكَ اَحَدٌ، وَكَرِهَ عَلِيٌّ اَنْ يَّشْهَدَهُمْ عُمَرُ، لِمَا يَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ عُمَرَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَمَا عَسَى اَنْ يَّفْعَلُوْا بِيْ، وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّهُمْ، فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ، فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ، وَمَا اَعْطَاكَ اللّٰهُ، وَاِنَّا لَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ، وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْاَمْرِ، وَكُنَّا نَرٰى لَنَا حَقًّا، وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَقَّهُمْ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَكَلَّمُ، حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا اَبِيْ بَكْرٍ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ، وَاَمَّا الَّذِيْ شَجَرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ، فَاِنِّيْ لَمْ آلُ فِيْهَا عَنِ الْخَيْرِ، وَاِنِّيْ لَمْ اَكُنْ لِاَتْرُكَ فِيْهَا اَمْرًا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْهَا اِلَّا صَنَعْتُهُ، قَالَ عَلِيٌّ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا اَنْ صَلَّى اَبُوْ بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ ارْتَقٰى عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ، وَذَكَرَ شَاْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِيْ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ، فَعَظَّمَ حَقَّ اَبِيْ بَكْرٍ، وَذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِيْ صَنَعَ نَفَاسَةٌ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَلَا اِنْكَارُ فَضِيلَتِهِ الَّتِيْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرٰى لَنَا فِي الْاَمْرِ نَصِيبًا وَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا، فَوَجَدْنَا فِيْ اَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ، وَقَالُوْا لِعَلِيٍّ: اَصَبْتَ، وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى عَلِيٍّ، قَرِيبًا حِيْنَ رَاجَعَ عَلَى الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا اور ان سے اس مال میں سے اپنے وراثت کے حصے کا مطالبہ کیا' جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مالِ فے کے طور پر عطا کیا تھا' وہ مدینہ منورہ اور فدک میں موجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کی زمینوں) کے صدقے (میں سے اپنے حصے) کی طلب گار تھیں۔ اور اس میں سے بھی جو خیبر کے خمس میں سے باقی بچتا تھا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہماری (یعنی انبیاء کی) وراثت نہیں ہوتی۔ ہم جو چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھر والے اس مال میں سے صرف اپنی خوراک حاصل کر سکتے ہیں' ان کے لیے خوراک سے زیادہ حاصل کرنے کی اجازت نہیں ہے''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات (کو خرچ کرنے) میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا۔ یہ اسی حالت میں رہیں گے' جس حالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں تھے' اور میں انہیں اسی طرح استعمال کروں گا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں استعمال کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے کوئی بھی چیز سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئیں۔ انہوں نے اپنے انتقال تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے

لاتعلقی اختیار کی اور ان سے کبھی بات نہیں کی۔ ان کا انتقال نبی اکرم ﷺ کے وصال کے 6 ماہ بعد ہوا۔ جب ان کا انتقال ہوگیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں رات کے وقت ہی دفن کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع نہیں دی۔ ان کی نمازِ جنازہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مل لیتے تھے لیکن جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا تو لوگوں کی توجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہٹ گئی اور لوگ ان کے لئے اجنبی ہو گئے۔ اس بات نے انہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کرنے' اور ان کی بیعت کرنے کی طرف مائل کیا۔ ان (6) مہینوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی تھی۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا۔ آپ ہمارے ہاں آئیں' لیکن آپ کے ساتھ کوئی نہ آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ہمراہ ہوں' کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مزاج کی سختی سے واقف تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر سے کہا: اللہ کی قسم! آپ اکیلے ان لوگوں کے ہاں نہیں جائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ مجھے کچھ نہیں کہیں گے۔ اللہ کی قسم! میں ان کے پاس ضرور جاؤں گا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمۂ شہادت پڑھا' اور پھر یہ کہا: اے ابوبکر! آپ کی فضیلت اور جو (خصوصیات) اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہیں' ہم ان سے واقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو بھلائی عطا کی ہے' ہم اس کا انکار نہیں کرتے' لیکن حکومت کے معاملے میں آپ نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے۔ ہماری یہ رائے ہے کہ ہم اس کا حق رکھتے ہیں' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اپنی قرابت اور اپنے حق کا تذکرہ کیا۔ وہ مسلسل بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بات شروع کی تو انہوں نے کہا: ''اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' نبی اکرم ﷺ کے رشتہ داروں (کے ساتھ اچھا سلوک کرنا) مجھے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے جو ان صدقات کے حوالے سے میرے اور آپ کے درمیان اختلاف ہوا تو میں نے ان کے بارے میں بھلائی کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔ میں نے ان کے بارے میں کوئی ایسا نہیں کام ترک نہیں کیا' جو میں نے نبی اکرم ﷺ کو ان کے بارے میں کرتے ہوئے دیکھا' میں نے وہی کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: بیعت کے لئے آپ سے شام کو ملاقات ہوگی۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز ادا کر لی تو وہ منبر پر چڑھے' انہوں نے کلمۂ شہادت پڑھا۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیعت نہ کرنے کے معاملے اور ان کے عذر کا ذکر کیا' اور پھر کلمہ استغفار پڑھا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عظمت کا اعتراف کیا اور اس بات کا ذکر کیا کہ انہوں نے جو کچھ کیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی ناراضگی یا ان کی اس فضیلت کے انکار کی وجہ سے نہیں تھا' جو فضیلت اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کی ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضاحت کی:) ہم یہ سمجھتے ہیں حکومت میں ہمارا حصہ ہونا چاہیے تھا اور انہوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے' اس کی وجہ سے ہمیں ناراضگی تھی۔ (لیکن اب میں بیعت کر رہا ہوں)

اس پر مسلمان بہت خوش ہوئے' انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے ٹھیک کیا ہے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے درست موقف کی طرف رجوع کر لیا تو مسلمان پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب ہو گئے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ الْقِسْمَةُ فِي ذَوِي الْقُرْبٰى مِنَ السَّهْمِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس بات کا تذکرہ امام پر یہ بات لازم ہے جس حصے کا ہم نے ذکر کیا ہے اس میں سے تقسیم کرتے ہوئے رشتہ داروں میں بھی تقسیم کرے

4824 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ،

(متن حدیث): اَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُوْرِيَّ خَرَجَ فِيْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى لِمَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ لِاَقْرِبَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَسَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ، وَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا مِنْهُ عَرَضًا رَاَيْنَاهُ دُوْنَ حَقِّنَا، فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ وَاَبَيْنَا اَنْ نَقْبَلَهُ، فَكَانَ عَرَضَ عَلَيْهِمْ اَنْ يُعِيْنَ نَاكِحَهُمْ، وَاَنْ يَقْضِيَ عَنْ غَارِمِهِمْ وَاَنْ يُعْطِيَ فَقِيْرَهُمْ وَاَبٰى اَنْ يَزِيْدَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ

❀❀ یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی آزمائش کے زمانے میں نجدہ حروری نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا اور ان سے یہ دریافت کیا: ذوی القربیٰ کا مخصوص حصہ کسے ملے گا؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو ملے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ حصہ ان میں ہی تقسیم کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ حصہ ہمیں پیش کیا تھا جس کے بارے میں ہماری یہ رائے تھی کہ یہ ہمارے حق سے کم ہے تو ہم نے اسے واپس کر دیا اور اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ ان رشتہ داروں کو اس حصہ میں سے پیش کش کرتے تھے کہ نکاح کرنے والے کی مدد کر دیتے ہیں یا تاوان ادا کرنے والے کی طرف سے ادائیگی کر دیتے ہیں یا غریب شخص کو دے دیتے ہیں لیکن انہوں نے مزید ادائیگی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

4824– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن هرمز، فمن رجال مسلم . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وعثمان بن عمر: هو ابن فارس العبدي، وهو في "مسند أبي يعلى" (2739) .وأخرجه أحمد 1/320، والنسائي 7/128–129 في قسم الفيء، من طريق عثمان بن عمر، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد (2982) في الخراج والإمارة: باب في بيان مواضع قسم الخمس وسهم ذي القربى، والبيهقي 6/344 من طريقين عن يونس بن يزيد، بِهِ .وأخرجه النسائي 7/128، وأبو يعلى (2550)، والطحاوي 3/235، والبيهقي 3/253، من طريقين عن الزهري، بِهِ .وأخرجه الشافعي 2/122–123، وأحمد 1/308، ومسلم (1812) (137) و (138) في الجهاد: باب النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يسهم، والنسائي 7/129، وأبو يعلى (2550)، والبيهقي 6/345، والبغوي (2723) من طريق أبي جعفر محمد بن علي، وأحمد 1/248 و 294، والطحاوي 3/235، والبيهقي 6/332 من طريق قيس بن سعد، كلاهما عن يزيد، بِهِ . وأخرجه أحمد 1/224، وأبو يعلى (2630) من طريق عطاء بن أبي رباح، عن أبي عباس .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا غَنِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الْحَرْبِ يُخَمَّسُ خَلَا مَا يُؤْكَلُ مِنْهَا لِقُوتِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اہل حرب کے اموال میں سے مسلمانوں کو جو غنیمت حاصل ہوتی ہے

اس میں سے خمس نکالا جائے گا تاہم مسلمان وہاں جو کچھ کھاتے ہیں اس میں سے خمس نہیں لیا جائے گا

4825 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَّهَ جَيْشًا فَغَنِمُوا طَعَامًا وَعَسَلًا، فَلَمْ يُخَمِّسْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی انہیں مال غنیمت میں اناج اور شہد ملا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے خمس وصول نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَا اَبَاحَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا اَخْذَ الْخُمُسِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَنَائِمِ الْمُشْرِكِينَ

اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے مشرکین کے مال غنیمت میں سے خمس کو لینے کو مباح قرار دیا ہے

4826 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ، ثُمَّ

4825– حديث صحيح، ابن أبي السرى –وهو محمد بن المتوكل بن عبد الرحمٰن– قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. عبد الله بن عمر: هو ابن حفص بن عاصم . وأخرجه أبو داؤد (2701) في الجهاد: باب في إباحة الطعام في أرض العدو، والطبراني في " الكبير " 12/ (13372)، والبيهقي 9/59 من طريق إبراهيم بن حمزة الزبيري، عن أنس بن عياض، عن عبيد الله، بهذا الاسناد .وأخرجه البيهقي 9/59–60 من طريق عثمان بن الحكم الجذامي، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ مرسلاً .

4826– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في " مسند أحمد " 2/317، ومن طريقه أخرجه مسلم (1756) في الجهاد: باب حكم الفيء، وأبو داؤد (3036) في الخراج: باب في إيقاف أرض السواد وأرض العنوة .وأخرجه مسلم (1756) من طريق محمد بن رافع، والبيهقي 6/318، والبغوي (2719) من طريق أحمد بن يوسف السلمي كلاهما عن عبد الرزاق، به .وأخرجه البيهقي 9/119 من طريق قراد أبي نوح، عن المُرَجَّى بن رجاء، عن أبي سلمة، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي هريرة .

هِيَ لَكُمْ

❀❀ ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیثیں بیان کی تھیں' پھر انہوں نے کچھ روایات ذکر کیں' جن میں ایک روایت یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی بستی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتی ہے' اس کے (مالِ غنیمت میں سے) خمس اللہ اور اس کے رسول کو ملے گا اور پھر وہ تمہیں ملے گا''۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اِعْطَاءُ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ خُمُسِ الْخُمُسِ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ خمس کے پانچویں حصے میں سے مؤلفۃ القلوب کو بھی کچھ دے

4827 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ، بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ، مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَاَعْطَى اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَاَعْطَى الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ التَّمِيمِيَّ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَاَعْطَى عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ الْفَزَارِيَّ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَاَعْطَى الْعَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُوْنَ ذٰلِكَ، فَاَنْشَاَ يَقُوْلُ جَعَلْتَ نَهْبِي، وَنَهْبَ الْعَبِيدِ بَيْنَ عُيَيْنَةَ، وَالْاَقْرَعِ

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان بن حرب کو ایک سو اونٹ دیئے۔ آپ نے اقرع بن حابس تمیمی کو ایک سو اونٹ دیئے۔ آپ نے عیینہ بن حصن فزاری کو ایک سو اونٹ دیئے۔ آپ نے عباس بن مرداس کو اس سے کم اونٹ دیئے تو اس نے یہ شعر کہا:

''آپ نے میرا اور غلام کا حصہ عیینہ اور اقرع کے درمیان رکھا ہے''۔

4827– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن عبدة وعمر بن سعيد بن مسروق، فمن رجال مسلم، سفيان: هو ابن عيينة . وأخرجه مسلم (1060) (138) في الزكاة: باب إعطاء المؤلفة قلوبهم على الإسلام، والبيهقي في " السنن " 7/17، عن أحمد بن عبدة الضبي، بهذا الإسناد .وأخرجه الحميدي (412)، ومسلم (1060) (137) و (138)، والبيهقي في " السنن " 7/17، وفي " الدلائل " 5/178 من طرق عن سفيان بن عيينه، به . وليس فيها كلها ذكر لأبي سفيان بن الحارث، بل زاد بعضهم فيه: صفوان بن أمية، وعلقمة بن عُلاثة، ومالك بن عوف .

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُعْطِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوْبُهُمْ مَا وَصَفْنَا

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ مؤلفۃ القلوب کو وہ عطیات دیتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

4828 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْرُوْقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقَدْ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ حُنَيْنٍ، وَاِنَّهُ لَمِنْ اَبْغَضِ النَّاسِ اِلَيَّ فَمَا زَالَ يُعْطِيْنِيْ حَتّٰى اِنَّهُ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَيَّ

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے مجھے (مال) عطا کیا۔ پہلے آپ میرے نزدیک ناپسندیدہ ترین شخصیت تھے۔ آپ مجھے مسلسل (عطیات) دیتے رہے یہاں تک کہ آپ میرے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہو گئے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اِعْطَاءُ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ مِنْ خُمْسِ خُمْسِهٖ وَاِنْ اُسْمِعَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَكْرَهُ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ مؤلفۃ القلوب کو اپنے خمس میں سے پانچویں حصے میں سے ادائیگی کرے اگرچہ اسے اس بارے میں ایسی بات سننی پڑے جو ناپسندیدہ ہو

4829 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ،

4828– حديث صحيح، مسروق بن المرزبان روى عنه جمع، وذكره المؤلف في " الثقات "، وقال صالح بن محمد: صدوق، وقال أبو حاتم: ليس بالقوى يكتب حديثه، قلت: وقد توبع، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد 3/401 و 6/465، والترمذي (666) في الزكاة: باب ما جاء في إعطاء المؤلفة قلوبهم، من طريقين عن ابن المبارك، بهذا الإسناد .وقد سقط من إسناد أحمد في المطبوع من " المسند " 3/401: " عن ابن المبارك، عن يونس، عن الزهري " واستدرك من 6/465 .وأخرجه مسلم (2313) في الفضائل: باب ما سئل رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شيئاً قطُّ فقال: لا، والبيهقي 7/19 .

4829– إسناده صحيح على شرط الشيخين .جرير: هو ابن عبد الحميد، ومنصور: هو ابن المعتمر، وأبو وائل هو شقيق بن سلمة .وأخرجه مسلم (1062) (140) في الزكاة: باب إعطاء المؤلفة قلوبهم على الإسلام، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (3150) في فرض الخمس: باب ما كان النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس، و (4336) في المغازي: باب غزوة الطائف، ومسلم (1062) (140) من طريق جرير، به .وأخرجه أحمد 1/411 و 441، والبخاري (3405) في الأنبياء : باب حديث الخضر مع موسى عليهما السلام، و (4335)، و (6059) في الأدب: باب من أخبر صاحبه بما يقال فيه، و (6100) : باب الصبر في الأذى، و (6291) .

قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ، فَاَعْطَى الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَاَعْطَى عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ مِثْلَ ذٰلِكَ، وآثَرَ نَاسًا مِنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ، مَا عُدِلَ فِيهَا، وَمَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ، فَقُلْتُ: لَاُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُهُ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: فَمَنْ يَعْدِلُ، اِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ، قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى، قَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ، فَقُلْتُ: لَا جَرَمَ لَا اَرْفَعُ اِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيثًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مالِ غنیمت) تقسیم کرتے ہوئے کچھ لوگوں کو ترجیح دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرع بن حابس کو ایک سو اونٹ دیئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیینہ بن حصن کو بھی اتنے ہی (اونٹ) دیئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ عرب سرداروں کو ترجیحی طور پر (زیادہ) ادائیگی کی، تو ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اس تقسیم میں انصاف سے کام نہیں لیا گیا اور اس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا خیال نہیں رکھا گیا۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ضرور بتاؤں گا، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر (یعنی غصہ کی وجہ سے سرخ) ہو گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی انصاف سے کام نہیں لیں گے تو پھر کون انصاف سے کام لے گا؟

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے، انہیں اس سے زیادہ ایذاء پہنچائی گئی، لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے طے کیا: اب میں کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک (اس نوعیت کی) کوئی بات نہیں پہنچاؤں گا۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْاِمَامِ مِنْ فَكِّ رَقَبَةِ مَنْ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ خُمُسِ خُمُسِهِ

اس بات کا تذکرہ، امام کے لیے یہ بات لازم ہے، وہ اپنے خمس کے پانچویں حصے میں سے اس شخص کی طرف سے ادائیگی کرے جس نے مسلمانوں کی کوئی ادائیگی اپنے ذمے لازم کی ہو

4830 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ رِئَابٍ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ،

(متن حدیث): قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً عَنْ قَوْمِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً عَنْ قَوْمِي،

4830– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر الحديث رقم (3395) و (3396) .

فَاَعِنِّیْ فِیْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ نَحْمِلُهٗ عَنْكَ، قَالَ هِیَ لَكَ، فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ، اِذَا جَاءَ تْ، ثُمَّ قَالَ: یَا قَبِیْصَةُ بْنَ مُخَارِقٍ، اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ، اِلَّا لِاِحْدٰی ثَلَاثٍ رَجُلٍ، تَحَمَّلَ حَمَالَةً عَنْ قَوْمِهٖ اِرَادَةَ الْاِصْلَاحِ، فَسَاَلَ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ اُمْنِیَّتَهٗ اَمْسَكَ، وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ، فَشَهِدَ لَهٗ ثَلَاثَةٌ، مِنْ ذَوِی الْحِجَا مِنْ قَوْمِهٖ، حَتّٰی اِذَا اَصَابَ قِوَامًا، اَوْ سِدَادًا اَمْسَكَ، وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ، فَسَاَلَ حَتّٰی اِذَا اَصَابَ قِوَامًا، اَوْ سِدَادًا اَمْسَكَ، وَمَا سِوٰی ذٰلِكَ یَا قَبِیْصَةُ، مِنَ الْمَسْاَلَةِ سُحْتٌ، قَالَهَا ثَلَاثًا

✿✿ حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی قوم (کے ذمہ لازم) ایک ادائیگی اپنے ذمہ لے لی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنی قوم کی طرف سے ایک ادائیگی اپنے ذمہ لے لی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں میری مدد کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری یہ ادائیگی ہم اپنے ذمہ لیتے ہیں' جب صدقہ کے اونٹ آئیں گے تو تمہیں یہ (رقم یا ادائیگی کی چیز) مل جائے گی۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ بن مخارق! مانگنا کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہے صرف تین قسم کے لوگوں میں کسی ایک کے لیے مانگنا جائز ہے۔ ایک وہ شخص جو بھلائی کے ارادے کے ساتھ اپنی قوم کی طرف سے کوئی ادائیگی اپنے ذمہ لے' وہ مانگ سکتا ہے' یہاں تک کہ جب اس کی ضرورت پوری ہو جائے' تو وہ (مانگنے سے) رک جائے۔ ایک وہ شخص جسے فاقہ لاحق ہو اور اس کی قوم کے تین تجربہ کار افراد اس کے حق میں گواہی دیں' (تو وہ شخص مانگ سکتا ہے) یہاں تک کہ جب اس کی ضروریات کا سامان دستیاب ہو جائے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو وہ (مانگنے سے) رک جائے۔ ایک وہ شخص جس (کی زرعی پیداوار) کو کوئی آفت لاحق ہو جائے' تو وہ مانگ سکتا ہے' یہاں تک کہ جب اس کی ضروریات کا سامان دستیاب ہو جائے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو وہ مانگنے سے رک جائے۔

اے قبیصہ! اس کے علاوہ جو بھی مانگنا ہو' وہ حرام ہوگا۔

یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْاِمَامِ اَنْ یُّسْهِمَ الْمَمَالِیكَ مِنْ خُمُسِ خُمُسِهٖ اِذَا شَهِدُوْا الْحَرْبَ وَالْقِتَالَ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے خمس کے پانچویں حصے میں سے غلاموں کو بھی حصہ دیں جب وہ جنگ اور لڑائی میں شریک ہوئے ہوں

4831 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ، عَنْ عُمَیْرٍ، مَوْلٰی اَبِی اللَّحْمِ قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْتُ حُنَیْنًا وَاَنَا عَبْدٌ مَمْلُوْكٌ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَهْمِی، فَاَعْطَانِیْ سَیْفًا، وَقَالَ: تَقَلَّدْهُ، وَاَعْطَانِیْ مِنْ خُرْثِیِّ الْمَتَاعِ

❁❁ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں غزوۂ حنین میں شریک ہوا' میں ایک غلام تھا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! (مالِ غنیمت میں سے) میرا حصہ؟ تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک تلوار عطا کی اور فرمایا: اسے تم گلے میں لٹکا لو۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ نے مجھے عام سا کچھ ساز و سامان بھی عطا کیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّنَفِّلَ مِنْ خُمُسِهِ اَصْحَابَ السَّرَايَا فَضْلًا عَلٰى حِصَصِهِمْ مِنَ الْغَنِيمَةِ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے خمس میں سے جنگ میں حصہ لینے والوں کو مزید عطیہ دے جو مالِ غنیمت میں ان کے حصہ کے علاوہ ہو

4832 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ بَعْثًا وَكُنْتُ فِيهِمْ، فَغَنِمْنَا، فَاَصَابَنِي مِنَ الْقَسْمِ ثِنْتَا عَشْرَةَ نَاقَةً، ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ نَاقَةً، نَاقَةً

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی۔ میں بھی اس میں شریک تھا' ہمیں مالِ غنیمت حاصل ہوا تو تقسیم کرتے ہوئے میرے حصہ میں بارہ اونٹنیاں آئیں' پھر اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مزید ایک' ایک اونٹنی عطا کی۔

4831- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، ومحمد بن زيد: هو ابن مهاجر بن قنفذ .وأخرجه ابن أبي شيبة 12/406، والدارمي 2/226، وابن الجارود (1087) من طرق عن حفص بن غياث، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي (1215)، وعبد الرزاق (9454)، وابن أبي شيبة 12/406، وابن سعد 2/114، وأحمد 5/223، وأبو داوُد (2730) في الجهاد: باب في المرأة والعبد يحذيان من الغنيمة، والترمذي (1557) في السير: باب هل يُسهم للعبد، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 8/208، وابن ماجه (3855) في الجهاد: باب العبيد والنساء يشهدون مع المسلمين، والطبراني /17 (131) و (132) و (133)، والحاكم 2/131، والبيهقي 9/31 .

4832- إسناده قوي، برد بن سنان روى له البخاري في " الأدب المفرد " وأصحاب السنن، ووثقه ابن معين، وقال أبو زرعة وأبو حاتم: صدوق، وقال النسائي: لا بأس به، وقال علي بن المديني: ضعيف، وقد توبع، وباقي رجاله على شرط الشيخين .وأخرجه الطبراني /12 (13426) من طريق إسماعيل بن عياش، عن برد بن سنان، بهذا الإسناد .وأخرجه من طرق عن نافع: عبد الرزاق (9335) و (9336)، وأحمد 2/10 و55 و 62 و 80، والبخاري (4338) في المغازي: باب السرية التي قبل نجد، ومسلم (1749) (37) في الجهاد والسير: باب الأنفال، وأبو داوُد (2741) و (2742) و (2743) و (2745) في الجهاد: باب في نفل السرية تخرج من العسكر، وابن الجارود (1074)، والطبراني /12 (13426)، والبيهقي 6/312 و 312-313، وسعيد بن منصور (2704) .وأخرجه البيهقي 6/313 من طريق عبد الله بن رجاء، عن يونس، عن الزهري، عن سالم، عن أبيه، بلفظ: " بعثنا رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في سرية فبلغت سهماننا كذا وكذا ونفلنا رسول الله . . . ." وانظر الحديثين الآتيين .

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّنَفِّلَ السَّرِيَّةَ اِذَا خَرَجَتْ شَيْئًا مَعْلُوْمًا مِنْ خُمُسِ الْخُمُسِ سِوٰى سُهْمَانِهِمُ الَّتِىْ قُسِمَتْ عَلَيْهِمْ مِمَّا غَنِمُوْا

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کسی مہم کو اضافی عطیات دے

جب خمس کے پانچویں حصے میں سے کوئی متعین چیز نکلی ہو اور یہ عطیات ان لوگوں کے تقسیم کے دوران ملنے والے حصے کے علاوہ ہوں

4833 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ سَرِيَّةً فِيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَغَنِمُوْا اِبِلًا كَثِيْرًا، فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ بَعِيْرًا، وَنُفِّلُوْا بَعِيْرًا، بَعِيْرًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی سمت ایک مہم روانہ کی جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی شریک ہوئے۔ ان لوگوں کو مال غنیمت میں بہت سے اونٹ ملے تو ان میں سے ہر ایک کے حصہ میں بارہ اونٹ آئے اور (ان میں سے ہر ایک کو) مزید ایک ایک اونٹ کی ادائیگی بھی کی گئی۔

ذِكْرُ تَرْكِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْفِعْلَ الَّذِىْ وَصَفْنَاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس فعل کو ترک کرنے کا تذکرہ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

4834 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ فِيْهِمُ ابْنُ عُمَرَ، وَاَنَّ سُهْمَانَهُمْ بَلَغَتِ اثْنَیْ عَشَرَ بَعِيْرًا، ثُمَّ نُفِّلُوْا سِوٰى ذٰلِكَ بَعِيْرًا، بَعِيْرًا، فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی سمت ایک مہم روانہ کی جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی شریک ہوئے تو ان میں سے ہر ایک کے حصہ میں بارہ اونٹ آئے اور پھر ان (میں سے ہر ایک) کو ان کے علاوہ بھی

4833– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو فى " الموطأ " 2/450 فى الجهاد: باب جامع النفل فى الغزو، ولفظه: " . . . فكان سهمانهم اثنى عشر بعيراً أو أحد عشر بعيراً، ونُفِّلوا بعيراً " ومن طريقه أخرجه أحمد 2/62 و 112 والدارمى 2/228، والبخارى (3134) فى فرض الخمس: باب ومن الدليل على أن الخمس لنوائب المسلمين ما سأل هوازن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ومسلم (1749) (35)، وأبو داوُد (2744)، والبيهقى 6/312، والبغوى (2726) . وانظر الحديث السابق والآتى .

4834– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسى .وأخرجه مسلم (1749) (36)، وأبو داوُد (2744)، والبيهقى 6/312 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد . وانظر الحديثين السابقين .

ایک ایک اونٹ دیا گیا۔

نبی اکرم ﷺ نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يُّنَفِّلَ السَّرِيَّةَ اِذَا خَرَجَتْ عِنْدَ الْبَعْثِ الشَّدِيْدِ فِي الْبُدَاةِ وَالرَّجْعَةِ شَيْئًا مَعْلُومًا مِنْ خُمُسٍ خُمُسِهِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ کسی جنگی مہم (کے افراد) کو خمس کے پانچویں حصے میں سے کوئی متعین چیز انعام کے طور پر دے جب وہ مہم شدید لڑائی میں شریک ہوئی ہو اور یہ ادائیگی آغاز میں کرے یا واپسی پر کرے

4835 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، بِبَيْرُوتَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْرٍ النَّحَّاسُ عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى، يَذْكُرَانِ النَّفَلَ فَقَالَ عَمْرٌو: لَا نَفَلَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى: شَغَلَكَ اَكْلُ الزَّبِيبِ بِالطَّائِفِ، حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ اللَّخْمِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَفَّلَ فِي الْبُدَاةِ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ، وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ

✿✿ رجاء بن ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن شعیب اور سلیمان بن موسیٰ کو (مالِ غنیمت میں سے) نفلی ادائیگی کے بارے بات چیت کرتے ہوئے سنا۔ عمرو نے کہا: نبی اکرم ﷺ کے بعد (مالِ غنیمت میں سے) کوئی نفلی ادائیگی نہیں کی جاسکتی۔

اس پر سلیمان بن موسیٰ نے کہا: آپ طائف میں کشمش کھانے میں ہی مصروف رہے (اور علم حاصل نہ کرسکے)

مکحول نے زیاد بن جاریہ لخمی کے حوالے سے حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

''نبی اکرم ﷺ نے آغاز میں خمس کے بعد چوتھائی حصہ نفلی طور پر عطا کیا تھا اور واپسی پر خمس کے بعد تہائی حصہ عطا کیا تھا''۔

4835- إسناده حسن . ضمرة: هو ابن ربيعة الفلسطيني، وسليمان بن موسى: هو الأشدق، ومكحول: هو الشامي .وأخرجه الطبراني (3529) من طريق محمد بن أبي السرى، عن ضمرة بهذا الإسناد . وأخرجه ابن ماجه (2853) في الجهاد: باب النفل، من طريق أبي الحسين زيد بن الحباب، عن رجاء، به .وأخرجه أحمد 4/160، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 3/239، والطبراني (3528) و (3530)، والبيهقي 6/313 من طرق عن سليمان بن موسى، به .وأخرجه عبد الرزاق (9331) و (9333)، وأحمد 4/159 و 159- 160 و 160 وأبو داوُد (2748) و (2749) و (2750) في الجهاد: باب فيمن قال الخمس قبل النفل، وابن ماجه (2851)، وسعيد بن منصور (2701) و (2702)، وابن الجارود (1078) و (1079)، والطحاوي 3/240، والطبراني (3518) و (3519) و (3520) و (3521) و (3522) و (3523) و (3524) و (3525) و (3526) و (3527) و (3531)، والبيهقي 6/313 و 314، والحاكم 2/133 من طرق عن مكحول، به .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .وأخرجه الطبراني (3532) من طريق عطية بن قيس، عن زياد بن جارية، به .

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ اَنْ يَّقُوْلَ عِنْدَ الْتِحَامِ الْحَرْبِ بِاَنَّ سَلَبَ الْقَتِيلِ يَكُوْنُ لِقَاتِلِهِ

امام کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ جنگ شروع ہونے کے وقت یہ کہہ دے: مقتول کا مال اس کے قاتل کو ملے گا

4836 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ: مَنْ قَتَلَ كَافِرًا، فَلَهُ سَلَبُهُ، فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا، وَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ، قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ضَرَبْتُ رَجُلًا عَلٰى حَبْلِ الْعَاتِقِ وَعَلَيْهِ دِرْعٌ، فَاُجْهِضْتُ عَنْهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا اَخَذْتُهَا، فَاَرْضِهِ مِنْهَا وَاَعْطِنِيْهَا، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يُسْاَلُ شَيْئًا، اِلَّا اَعْطَاهُ، اَوْ سَكَتَ، فَسَكَتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: وَاللّٰهِ لَا يُفِيئُهَا اللّٰهُ عَلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسُدِهٖ، وَيُعْطِيكَهَا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: صَدَقَ عُمَرُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو' تو اس (کافر) کا ساز و سامان اسے مل جائے گا''۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس آدمیوں کو قتل کیا تھا' انہوں نے ان سب کا ساز و سامان حاصل کر لیا' تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک کافر کے کندھے پر وار کیا' اس نے زرہ پہنی ہوئی تھی' تو ایک صاحب بولے: میں نے (اس مقتول کا) ساز و سامان لے لیا ہے' آپ انہیں اس سامان کی طرف سے راضی کر دیں' اور وہ سامان مجھے عطا کر دیں' (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یا تو وہ چیز عطا کر دیتے تھے' یا خاموش رہتے تھے۔ اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک شیر کو مال فے میں سے کچھ عطا کرے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ تمہیں عطا کر دیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر نے ٹھیک کہا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ سَلَبَ الْقَتِيلِ اِنَّمَا يَكُوْنُ لِلْقَاتِلِ اِذَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مقتول کا مال قاتل کو اس وقت ملے گا جب اس کے لیے ثبوت موجود ہو

4837 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ

4836– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . عبد الله: هو ابن المبارك . وانظر الحديث رقم (4838) و (4841) وقوله: " فأجهضت عنه " أي: أعجلت عنه .

4837– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر الحديث رقم (4805) .

مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ اَفْلَحَ، عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ، مَوْلٰى اَبِي قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ السُّلَمِيِّ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ، قَالَ: فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، قَالَ فَاسْتَدْبَرْتُ لَهُ، حَتّٰى اَتَيْتُ مِنْ وَرَائِهِ، فَضَرَبْتُهُ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ ضَرْبَةً فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ، فَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ فِيْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِي، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟، فَقَالَ: اَمْرُ اللّٰهِ، قَالَ: ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ رَجَعُوا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ، فَلَهُ سَلَبُهُ، قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِي؟، ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ، عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ، فَلَهُ سَلَبُهُ، فَقُمْتُ، ثُمَّ قُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِي، ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ، فَقُمْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ، قَالَ: فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: صَدَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي، فَاَرْضِهِ مِنِّي، فَقَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: لَاهَا اللّٰهِ، اِذًا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِنْ اُسُدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ، وَعَنْ رَسُوْلِهِ، فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ فَاَعْطِهِ اِيَّاهُ، فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: فَاَعْطَانِيهِ، فَبِعْتُ الدِّرْعَ، فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلَمَةَ، فَاِنَّهُ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهُ فِي الْاِسْلَامِ

❀❀ حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حنین کے سال ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' جب ہمارا (اور دشمن کا) سامنا ہوا (تو جنگ کے دوران) مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی' میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر غالب آ چکا تھا' میں گھوم کر اس (مشرک کے) پیچھے آ گیا' میں نے اس کے کندھے پر ضرب لگا کر اس کی زرہ کاٹ دی' وہ میری طرف بڑھا اور اس نے مجھے اتنے زور سے بھینچا' کہ مجھے موت کی خوشبو محسوس ہوئی' لیکن پھر وہ مر گیا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا' میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا' میں نے ان سے کہا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ کا حکم ہے۔

جب لوگ (اس جنگ سے) واپس آ گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی (کافر) کو قتل کیا ہو' اور اس کا ثبوت بھی موجود ہو' تو مقتول کا ساز و سامان اس شخص کو ملے گا' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں کھڑا ہوا پھر میں نے سوچا' میرے حق میں گواہی کون دے گا؟ تو میں بیٹھ گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی (کافر) کو قتل کیا' اور اس کا ثبوت بھی موجود ہو' تو اس مقتول کا ساز و سامان اسے ملے گا' میں کھڑا ہوا' پھر مجھے خیال آیا' میرے حق میں کون گواہی دے گا؟ میں پھر بیٹھ گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ یہی بات ارشاد فرمائی تو میں کھڑا ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوقتادہ! کیا معاملہ ہے؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا واقعہ سنایا' تو حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں' اس مقتول کا ساز و سامان میرے پاس ہے' آپ انہیں میری طرف سے راضی کر دیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ کا ایک شیر' اللہ تعالیٰ اور

اس کے رسول کی طرف سے جنگ میں حصہ لے اور (نبی اکرم ﷺ) اس کا سامان تمہیں دے دیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم وہ اسے دے دو' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس نے وہ مجھے دے دیا' میں نے زرہ کو فروخت کر کے بنوسلمہ کے محلے میں کھجوروں کا باغ لے لیا' اسلام قبول کرنے کے بعد یہ وہ پہلی زمین تھی جو میں نے خریدی تھی۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ لَمْ يَاْخُذْ اَبُوْ قَتَادَةَ فِي الِابْتِدَاءِ سَلَبَ قَتِيلِهِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس سبب کا تذکرہ' جس کی وجہ سے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے آغاز میں اپنے مقتول کا مال حاصل نہیں کیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

4838 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ هَوَازِنَ، جَاءَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ بِالشَّاءِ، وَالْاِبِلِ، وَالْغَنَمِ، فَجَعَلُوْهَا صَفَّيْنِ لِيُكْثِرُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَالْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ، وَالْمُشْرِكُوْنَ فَوَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ، كَمَا قَالَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، فَهَزَمَ اللّٰهُ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَمْ نَضْرِبْ بِسَيْفٍ وَلَمْ نَطْعَنْ بِرُمْحٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ: مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ، فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا، وَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ ضَرَبْتُ رَجُلًا عَلٰى حَبْلِ الْعَاتِقِ، وَعَلَيْهِ دِرْعٌ، فَاُعْجِلْتُ عَنْهُ اَنْ اٰخُذَهَا، فَانْظُرْ مَعَ مَنْ هِيَ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَخَذْتُهَا، فَاَرْضِهِ مِنِّيْ وَاَعْطِنِيْهَا، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يُسْاَلُ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ، اَوْ سَكَتَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا يُفِيئُهَا اللّٰهُ عَلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِهِ، وَيُعْطِيكَهَا، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: صَدَقَ عُمَرُ، وَلَقِيَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ، وَمَعَهَا خِنْجَرٌ، فَقَالَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا مَعَكِ؟، قَالَتْ: اَرَدْتُ اِنْ دَنَا مِنِّيْ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ، اَنْ اَبْعَجَ بِهِ بَطْنَهُ، فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا تَسْمَعُ مَا تَقُوْلُ اُمُّ سُلَيْمٍ؟، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقْتُلُ بِهَا الطُّلَقَاءَ انْهَزَمُوْا بِكَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفٰى وَاَحْسَنَ

4838- إسناده صحيح، عبد الواحد بن غياث روى له أبو داؤد وهو صدوق، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات على شرط الصحيح .وأخرجه الطيالسي (2079)، وأحمد 3/114 و 190 و 279 وابن أبي شيبة 14/524 و530، ومسلم (1809) في الجهاد: باب غزوة النساء مع الرجال، وأبو داؤد (2718) في الجهاد: باب في السلب يعطى القاتل، والطحاوي في " شرح معاني الآثار " 3/227، والحاكم 3/353، والبيهقي 6/306 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد مطولاً ومختصراً، وصحّحه الحاكم على شرط مُسلم، ووافقه الذهبي .وقد تقدم القسم الثاني من حديث أبي قتادة برقم (4805) . وانظر الحديث (4836) و (4841) .

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر ہوازن قبیلے کے لوگ بکریاں اور اونٹ لے آئے انہوں نے اپنی دو صفیں بنالیں تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ شدت سے حملہ کریں۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب مسلمانوں اور مشرکین کا سامنا ہوا تو (کچھ) مسلمان پیٹھ پھیر کر واپس پلٹ گئے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو پسپا کر دیا حالانکہ (ایسا) ہمارے تلوار کے ذریعے (انہیں) مارنے یا نیزے کے ذریعے زخمی کرنے کی وجہ سے نہیں ہوا تھا۔ اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو تو اس (کافر) کا ساز و سامان اسے ملے گا''۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس آدمیوں کو قتل کیا تھا ان کا ساز و سامان انہوں نے حاصل کر لیا۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک کافر کی گردن پر وار کیا اس نے زرہ پہنی ہوئی تھی۔ (پھر وہ مارا گیا) میں اس کی زرہ حاصل نہیں کر سکا اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ لیں کہ وہ کس کے پاس ہے؟ تو ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ میں نے حاصل کر لی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میری طرف سے راضی کر دیں اور وہ (زرہ) مجھے عطا کر دیں۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت شریفہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی چیز مانگی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یا تو وہ چیز عطا کر دیتے تھے یا پھر خاموش رہتے تھے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''نہ'' نہیں کرتے تھے)

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: ایسا نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک شیر کو وہ (زرہ) مال فے کے طور پر عطا کی ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ تمہیں دے دیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر نے ٹھیک کہا ہے۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس موقع پر) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے ہوئی ان کے پاس خنجر تھا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے ام سلیم! یہ تمہارے پاس کیوں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ اگر کوئی مشرک میرے قریب آیا تو میں اسے اس کے پیٹ میں گھونپ دوں گی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے سنا ام سلیم کیا کہہ رہی ہے؟ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کے ذریعے ان طلقاء کو قتل کر دوں گی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پسپا ہو گئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام سلیم! بے شک اللہ تعالیٰ نے کفایت کر دی ہے اور (جنگ کا نتیجہ) عمدہ رکھا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ سَلَبَ قَاتِلِ عَيْنِ الْمُشْرِكِيْنَ لَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ قَتَلَهٗ اِيَّاهُ فِي الْمَعْرَكَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مشرکین کے جاسوس کو قتل کرنے والے شخص کو (اس جاسوس کا) سامان ملے گا اگرچہ اس نے اس جاسوس کو جنگ کے دوران قتل نہ کیا ہو

4839 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، بِبَيْرُوتَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ اَبِي عُمَيْسٍ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ رَجُلٌ مِّنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ عَيْنٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَهٗ، فَلَهٗ سَلَبُهٗ، قَالَ فَاَدْرَكْتُهٗ، فَقَتَلْتُهٗ فَنَفَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهٗ

ایاس بن سلمہ اپنے والد (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ کر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا: وہ مشرکوں کا جاسوس ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسے قتل کر دے گا' تو اس (جاسوس) کا ساز و سامان (یعنی اس کے ہتھیار وغیرہ) اسے مل جائیں گے' (حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے اس تک پہنچ کر اسے قتل کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ساز و سامان مجھے عطا کر دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِّنَ النَّاسِ اَنَّ الْمُسْلِمَيْنِ اِذَا اشْتَرَكَا فِي قَتْلِ قَتِيلٍ كَانَ الْخِيَارُ اِلَى الْاِمَامِ فِي اِعْطَاءِ اَحَدِهِمَا سَلَبَهٗ دُوْنَ الْاٰخَرِ

اس روایت کا تذکرہ' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ جب دو مسلمان ایک شخص کو قتل کرنے میں حصہ لیں' تو پھر امام کو اختیار ہوگا کہ اس مقتول کا سامان ان دونوں میں سے کسی ایک کو دیدے

4840 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ،

4839- إسناده قوى . عبد الرحمٰن بن محمد بن سلام، ومحمد بن ربيعة الكلابى: حديثها عند أصحاب السنن، وهما صدوقان، وقد توبعا . ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين . أبو عُميس: هو عتبة بن عبد الله المسعودى . وأخرجه أحمد 4/50-51، والبخارى (3051) فى الجهاد: باب الحربى إذا دخل دار الإسلام بغير أمان، وأبو داوٗد (2653) فى الجهاد: باب فى الجاسوس المستأمن، والنسائى فى " الكبرى " كما فى " التحفة " 4/37، والطحاوى فى " شرح معانى الآثار " 3/227، والطبرانى 7/(6272)، والبيهقى 6/307 و 9/147 من طريقى أبى نعيم وجعفر بن عون، كلاهما عن أبى العميس، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/45، وابن ماجه (2836) فى الجهاد: باب المبارزة والسلب، من طريق وكيع، عن أبى العميس (وزاد ابن ماجه: وعكرمة)، عن إياس، عن أبيه بلفظ: بارزت رجلاً فقتلته، فنفَّلنى رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَه . وأخرجه الطبرانى (627) من طريق عتبة بن عبد اللّٰه، عن إياس، به . وانظر الحديث رقم (4843) .

قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ بَيْنَ الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَاِذَا اَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَبَيْنَا اَنَا كَذٰلِكَ، اِذْ غَمَزَنِي اَحَدُهُمَا، فَقَالَ اَيْ عَمِّ، هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، وَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ، يَا ابْنَ اَخِي، فَقَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّهُ، يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَوْ رَاَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ، حَتّٰى يَمُوتَ الْاَعْجَلُ، مِنَّا، قَالَ: فَاَعْجَبَنِي قَوْلُهُ، قَالَ: فَغَمَزَنِي الْاٰخَرُ، وَقَالَ مِثْلَهَا، فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ رَاَيْتُ اَبَا جَهْلٍ يَجُولُ بَيْنَ النَّاسِ، فَقُلْتُ لَهُمَا: هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسَاَلَانِي عَنْهُ، فَابْتَدَرَاهُ، فَضَرَبَاهُ بِسَيْفِهِمَا فَقَتَلَاهُ، ثُمَّ اَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَاهُ بِمَا صَنَعَا، فَقَالَ: اَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟، فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا: اَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ: هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَكُمَا؟، قُلْنَا: لَا، قَالَ فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ، ثُمَّ قَضٰى بِسَلَبِهٖ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، قَالَ، وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ اَوْهَمَ جَمَاعَةً مِّنْ اَئِمَّتِنَا، اَنَّ سَلَبَ الْقَتِيلِ، اِذَا اشْتَرَكَ النَّفْسَانِ فِي قَتْلِهٖ، يَكُونُ خِيَارُهُ اِلَى الْاِمَامِ، بِاَنْ يُّعْطِيَهُ اَحَدَ الْقَاتِلَيْنِ، مَنْ شَاءَ مِنْهُمَا، وَكُنَّا نَقُولُ بِهٖ مُدَّةً، ثُمَّ تَدَبَّرْنَا، فَاِذَا هٰذِهِ الْقِصَّةُ كَانَتْ يَوْمَ بَدْرٍ، وَحِينَئِذٍ لَمْ يَكُنْ حُكْمُ سَلَبِ الْقَتِيلِ لِقَاتِلِهٖ، وَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ، كَذٰلِكَ كَانَ الْخِيَارُ اِلَى الْاِمَامِ، اَنْ يُّعْطِيَ ذٰلِكَ اَيَّمَا شَاءَ مِنَ الْقَاتِلَيْنِ، كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي سَلَبِ اَبِي جَهْلٍ حَيْثُ اَعْطَاهُ مُعَاذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، وَكَانَ هُوَ، وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ قَاتِلَيْهِ، وَاَمَّا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ، فَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، وَيَوْمُ حُنَيْنٍ بَعْدَ بَدْرٍ، بِسَبْعِ سِنِينَ، فَذٰلِكَ مَا وَصَفْتُ عَلٰى اَنَّ الْقَاتِلَيْنِ، اِذَا اشْتَرَكَا فِي قَتِيلٍ كَانَ السَّلَبُ لَهُمَا مَعًا

❀❀ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر میں صف میں کھڑا ہوا تھا' جب میں نے اپنے دائیں اور بائیں طرف دیکھا تو میں دو انصاری لڑکوں کے درمیان تھا' ابھی میں اسی حالت میں تھا کہ ان دونوں میں سے ایک نے مجھے ٹھوکا دیا اور بولا: اے چچا! کیا آپ ابوجہل بن ہشام کو پہچانتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اے میرے بھتیجے تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا: مجھے یہ بتایا گیا ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں

4840- إسناده صحيح على شرط الشيخين . يحيى بن يحيى: هو التميمي، ويوسف بن الماجشون: هو يوسف بن يعقوب بن أبي سلمة الماجشون . وأخرجه مسلم (1752) في الجهاد: باب استحقاق القاتل سلب القتيل، والبيهقي 6/306 من طريق يحيى بن يحيى التميمي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/192-193، والبخاري (3141) في فرض الخمس: باب من لم يخمس الأسلاب، و (3964) في المغازي: باب قتل أبي جهل، والطحاوي 3/227-228، والبيهقي 6/305 و 306 من طرق عن يوسف بن الماجشون، به . وأخرجه البخاري (988) في المغازي: باب رقم (10)، عن يعقوب بن محمد، عن إبراهيم بن سعد بن إبراهيم بن عبد بن عوف، عن أبيه، عن جده، عن عبد الرحمٰن .

میری جان ہے اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میرا جسم اس کے جسم سے اس وقت تک جدا نہیں ہوگا' جب تک ہم دونوں میں سے وہ شخص مر نہیں جاتا' جسے پہلے موت آنی ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس کی بات سے متاثر ہوا' تو دوسرے نے مجھے ٹہوکا دیا' اس نے بھی اسی کی مانند بات کہی' اسی دوران میں نے ابوجہل کو لوگوں کے درمیان گھومتے ہوئے دیکھا' تو میں نے ان دونوں سے کہا: یہ رہا وہ شخص جس کے بارے میں تم دونوں مجھ سے دریافت کر رہے تھے' وہ دونوں اس کی طرف لپکے' ان دونوں نے اس پر تلوار کا وار کیا' اور اسے قتل کر دیا' پھر وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس عمل کے بارے میں بتایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم دونوں میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ ان دونوں نے یہی کہا: میں نے اسے قتل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم دونوں نے اپنی تلواروں کو صاف کر لیا ہے؟ ہم نے (یعنی ان دونوں نے) جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی تلواروں کا جائزہ لیا اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں ہی نے اسے قتل کیا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابوجہل) کا ساز و سامان (یعنی ہتھیار وغیرہ) معاذ بن عمرو بن جموح کو دیئے جانے کا فیصلہ دیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) وہ دو لڑکے حضرت معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو نقل کرتے ہوئے ہمارے ائمہ کی ایک جماعت کو غلط فہمی ہوئی کہ جس کافر کو قتل کرنے میں دو آدمی حصہ دار ہوں' اس کافر (کے ساز و سامان) کے بارے میں امیر کو اختیار ہوگا' کہ وہ اس سامان کو دونوں قاتلوں میں سے کسی ایک کو دیدے' جسے بھی وہ چاہے' ہم ایک عرصہ تک اس کے مطابق فتویٰ دیتے رہے۔

پھر ہم نے غور و فکر کیا (تو یہ بات سامنے آئی) یہ واقعہ غزوۂ بدر کا ہے' اور اس وقت یہ حکم نہیں تھا کہ مقتول کا ساز و سامان قاتل کو ملے گا' تو جب یہ صورتحال تھی' تو (اس وقت) اختیار امیر کے پاس تھا' کہ وہ اس سامان کو دونوں قاتلوں میں سے جسے چاہے دیدے' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کے سامان کے بارے میں کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سامان حضرت معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کو دے دیا' حالانکہ وہ اور حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ (دونوں ابوجہل) کے قاتل تھے۔

جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا تعلق ہے'' جو کسی (کافر) کو قتل کرے تو اس (کافر) کا ساز و سامان اسے مل جائے گا''۔

یہ فرمان غزوۂ حنین کے موقع کا ہے اور غزوۂ حنین' غزوۂ بدر کے سات سال بعد پیش آیا تھا۔

اس بنیاد پر میں یہ کہتا ہوں' جب دو (مجاہد) کسی (کافر) کو قتل کرنے میں حصہ دار ہوں' تو (اس کافر کا) ساز و سامان ان دونوں کو ملے گا۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ اَوْهَمَتِ الْمُتَبَحِّرَ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ يُضَادُّ الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُمَا

ان الفاظ کا تذکرہ جس نے علم حدیث میں مہارت رکھنے والے شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ ان دو روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

4841 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْرُوْقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاِفْرِيقِيِّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ: مَنْ تَفَرَّدَ بِدَمٍ فَلَهُ سَلَبُهُ، قَالَ فَجَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ بِسَلَبِ وَاحِدٍ وَعِشْرِيْنَ نَفْسًا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ مَنْ تَفَرَّدَ بِدَمٍ، فَلَهُ سَلَبُهُ، وَمَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ، مَعْنَاهُمَا وَاحِدٌ مَنْ قَتَلَ وَحْدَهُ، فَلَهُ سَلَبُ الْمَقْتُوْلِ، اِذَا كَانَ مُنْفَرِدًا بِدَمِهِ، وَاِذَا اشْتَرَكَ جَمَاعَةٌ فِيْ قَتْلِ وَاحِدٍ كَانَ السَّلَبُ بَيْنَهُمْ، لِاَنَّ الْعِلَّةَ، الَّتِيْ هِيَ مَوْجُوْدَةٌ فِيْ قَاتِلٍ وَاحِدٍ، وُجِدَتْ فِي الْقَاتِلِيْنَ، اِذَا اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمٍ، وَاسْتَوٰى حُكْمُهُمْ، وَحُكْمُ الْمُنْفَرِدُ فِيْمَا وَصَفْنَا

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کے خون میں منفرد ہو اس کا ساز و سامان اسے ملے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن اکیس آدمیوں کا ساز و سامان حاصل کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "جو شخص کسی کے خون میں منفرد ہو اس کا ساز و سامان اسے ملے گا" (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:) جو شخص کسی کو قتل کر دے اس کا ساز و سامان اسے ملے گا ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے' جس اکیلے شخص نے کسی کو قتل کیا ہو' تو مقتول کا ساز و سامان اسے ملے گا' جب وہ اسے قتل کرنے میں منفرد ہو اور اگر کسی شخص کو قتل کرنے میں ایک جماعت حصے دار ہو' تو وہ ساز و سامان ان کے درمیان تقسیم ہو گا اس کی وجہ یہ ہے: ایک قاتل میں جو علت پائی جا رہی ہے وہ کئی قاتلوں میں پائی جا رہی ہے اس وقت جب وہ کسی کے خون میں حصہ دار ہوں' تو ان کا حکم اور منفرد شخص کا حکم ایک ہی ہو گا۔

4841- إسناده حسن، مسروق بن المرزبان روى له ابن ماجه، وهو صدوق صاحب أوهام، وأبو أيوب الإفريقي -واسمه عبد الله بن علي الأزرق- روى له أبو داوُد والترمذي، وهو صدوق يخطىء، وقد توبعا، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . ابن أبي زائدة: هو يحيى بن زكريا بن أبي زائدة .وأخرجه البيهقي 6/307 من طريق يحيى بن معين وأحمد بن حنبل، كلاهما عن أبي أيوب الإفريقي، بهذا الإسناد .وقد تقدم مطولاً في الحديث رقم (4836) و (4838) .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السَّلَبَ لِلْقَاتِلِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سامان قاتل کو ملے گا اگرچہ وہ اس کے لیے نہ ہو

4842 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ مَدَدِيًّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوكَ رَافَقَهُمْ، وَاَنَّ رُومِيًّا كَانَ يَسْمُو عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَيُغْرِي عَلَيْهِمْ فَتَلَطَّفَ الْمَدَدِيُّ، فَقَعَدَ تَحْتَ صَخْرَةٍ، فَلَمَّا مَرَّ بِهِ عَرْقَبَ فَرَسَهُ، وَخَرَّ الرُّومِيُّ لِقَفَاهُ، وَعَلَاهُ الْمَدَدِيُّ بِالسَّيْفِ، فَقَتَلَهُ، وَاَقْبَلَ بِسَرْجِهِ، وَلِجَامِهِ، وَسَيْفِهِ، وَمِنْطَقَتِهِ، وَسِلَاحِهِ، فَذَهَبَا بِالذَّهَبِ وَالْجَوْهَرِ اِلٰى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَاَخَذَ خَالِدٌ مِّنْهُ طَائِفَةً وَنَفَّلَهُ بَقِيَّتَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا خَالِدُ، مَا هٰذَا؟ اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَفَّلَ السَّلَبَ كُلَّهُ لِلْقَاتِلِ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ، فَقُلْتُ: اَمَا لَعَمْرِ اللّٰهِ لَاُعَرِّفَنَّهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخْبَرْتُهُ خَبَرَهُ، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَّدْفَعَ اِلَى الْمَدَدِيِّ بَقِيَّةَ سَلَبِهِ، فَوَلّٰى خَالِدٌ لِيَفْعَلَ، فَقُلْتُ لَهُ: فَكَيْفَ رَاَيْتَ يَا خَالِدُ اَلَمْ اَفِ لَكَ بِمَا وَعَدْتُكَ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ، وَقَالَ: يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ وَاَقْبَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ: هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوا لِي اُمَرَائِي؟، لَكُمْ صَفْوَةُ اَمْرِهِمْ، وَعَلَيْهِمْ كَدَرُهُ، قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ اَرَادَ بِهِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ، ثُمَّ اَمَرَهُ، فَاَعْطَاهُ

❁❁ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مددی شخص نے غزوۂ تبوک کے موقع پر ان کا ساتھ دیا۔ رومیوں نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا' تو اس مددی نے یہ حیلہ اختیار کیا کہ وہ ایک چٹان کے نیچے بیٹھ گیا جب رومی شخص اس کے پاس سے گزرا تو اس نے اس کے گھوڑے پر حملہ کیا' تو رومی شخص گدی کے بل نیچے گر گیا۔ مددی شخص تلوار لے کر اس پر غالب آیا اور اس نے اسے قتل کر دیا پھر وہ اس کی زین' اس کی لگام' اس کی تلوار' اس کا پٹکا اور اس کے ہتھیار لے کر آیا۔ یہ دونوں صاحبان سونا اور جواہرات لے کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ چیزیں رکھ لیں اور بقیہ چیزیں اس مددی کو انعام

4842- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم غير عمرو بن عثمان -وهو ابن سعيد القرشي- فروى له أصحاب السنن، وهو ثقة . والوليد بن مسلم قد صرح بالتحديث عند مسلم وغيره .وأخرجه أحمد 6/27-28، ومسلم (1753) (44) في الجهاد والسير: باب استحقاق القاتل سلب القتيل، وأبو داوٗد (2719) في الجهاد: باب في الإمام يمنع القاتل السلب إن رأى والفرس والسلاح في السلب، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 3/231، والبيهقي 6/310، والبغوي (2725) من طرق عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد . وأخرجه سعيد بن منصور 2/304، وأحمد 6/26 من طريقين عن صفوان، به .وأخرجه مسلم (1753) (43) من طريق معاوية بن صالح، عن عبد الرحمٰن بن جبير بن نفير، به . وأخرجه أحمد 6/28 ومن طريقه أبو داوٗد (2720)، والبيهقي 6/310، وأخرجه الطحاوي 3/231 من طريق دحيم، كلاهما عن الوليد بن مسلم، عن ثور، عن خالد بن معدان، عن جبير بن نفير، عن عوف بن مالك .

کے طور پر دے دیں۔ میں نے ان سے کہا: اے حضرت خالد رضی اللہ عنہ یہ آپ نے کیا کیا؟ کیا آپ یہ بات نہیں جانتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سارا ساز و سامان قتل کرنے والے کو عطیے کے طور پر دیتے ہیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ جواب دیتے ہیں جی ہاں! لیکن میں نے اسے زیادہ خیال کیا۔ (اس لیے میں نے اسے نہیں دیا) (حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) تو میں نے یہ کہا: اللہ کی قسم! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور اس بارے میں آگاہ کروں گا۔ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صورت حال کے بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اس مددی کو باقی رہ جانے والا ساز و سامان بھی دیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ ایسا کرنے کے لیے مڑ کر جانے لگے تو میں نے ان سے کہا: اے خالد! آپ نے دیکھا کہ میں نے آپ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خالد: تم اسے نہ دینا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میرے مقرر کردہ امیروں سے درگزر نہیں کر سکتے۔ ان کے معاملے کی اچھائی کا فائدہ تمہیں مل جائے اور ان کی کوتاہی کا وبال ان پر ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اے خالد! تم اسے نہ دو'' کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مراد تھی کہ اس وقت میں نہ دو۔ بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اسے وہ چیز دے دی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ سَلَبَ الْقَتِيلِ يَكُوْنُ لِلْقَاتِلِ سَوَاءٌ كَانَ الْمَقْتُوْلُ مُنَابِذًا اَوْ مُوَلِّيًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا' خواہ مقتول لڑ رہا ہو یا پیٹھ پھیر کر بھاگ رہا ہو

4843 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ حَدَّثَنِي اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ، فَبَيْنَا نَحْنُ قُعُوْدٌ نَتَضَحّٰى اِذَا رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ، فَانْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقْوِ الْبَعِيرِ فَقَيَّدَ بِهِ بَعِيرَهُ، ثُمَّ جَاءَ حَتّٰى قَعَدَ مَعَنَا يَتَغَدّٰى فَنَظَرَ فِيْ وُجُوهِ الْقَوْمِ، فَاِذَا ظَهْرُهُمْ فِيهِ رِقَّةٌ، وَاَكْثَرُهُمْ مُشَاةٌ، فَلَمَّا نَظَرَ فِيْ وُجُوهِ الْقَوْمِ، خَرَجَ يَعْدُو حَتّٰى اَتٰى بَعِيرَهُ، فَقَعَدَ عَلَيْهِ يَرْكُضُهُ، وَهُوَ طَلِيعَةٌ لِلْكُفَّارِ، فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِّنَّا مِنْ اَسْلَمَ عَلٰى نَاقَةٍ لَهُ وَرْقَاءَ، قَالَ اِيَاسٌ: قَالَ اَبِي، فَاتَّبَعْتُهُ اَعْدُو وَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي، فَضَرَبْتُ رَاْسَهُ، ثُمَّ جِئْتُ بِنَاقَتِهِ اَقُوْدُهَا عَلَيْهَا سَلَبُهُ، فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّاسِ، فَقَالَ: مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟، قَالَ ابْنُ الْاَكْوَعِ، قُلْتُ: اَنَا قَالَ: لَكَ سَلَبُهُ اَجْمَعُ.

4843- إسناده حسن على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة بن عمار فمن رجال مسلم، وهو صدوق . وأخرجه الطبراني /7 (6241) من طريق أبي خليفة الفضل بي الحباب الجمحي، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داوُد (2654) في الجهاد: باب في الجاسوس المستأمن، والبيهقي 6/307 من طريقين عن أبي الوليد الطيالسي، بِهِ . وأخرجه أحمد 4/46 و 49-50 و 51، ومسلم (1754) في الجهاد: باب استحقاق القاتل سلب القتيل، وأبو داوُد (2654)، والطحاوي 3/227، والطبراني /7 (6241)، والبيهقي 6/307 من طرق عن عكرمة بن عمار، بِهِ . وانظر الحديث رقم (4839) .

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا النَّوْعُ لَوِ اسْتَقْصَيْنَا فِيْهِ، لَدَخَلَ فِيْهِ اَكْثَرُ السُّنَنِ، لِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُبَيِّنُ عَنْ مُرَادِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْكِتَابِ قَوْلًا، وَفِعْلًا، وَفِيمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْاِيمَاءِ اِلَيْهِ، الْغُنْيَةُ لِمَنْ تَدَبَّرَ الْقَصْدَ فِيْهِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوازن کے ساتھ جنگ کی' ایک دن ہم بیٹھے ہوئے دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے اسی دوران ایک شخص اپنے سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا' اس نے اونٹ کی نکیل کو کھینچ کر اس کے ذریعے اونٹ کو باندھ دیا پھر وہ شخص آیا اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے لگا اس نے لوگوں کا جائزہ لیا کہ ان کے پاس سواریاں کم ہیں اور ان میں سے زیادہ تر لوگ پیدل ہیں۔ جب اس نے لوگوں کا جائزہ لے لیا تو پھر وہ وہاں سے روانہ ہوا' یہاں تک کہ اپنے اونٹ کے پاس آیا اور اس کو ایڑھ لگا دی وہ کفار کا جاسوس تھا۔ ہم میں سے اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اپنی خاکستری اونٹنی پر سوار ہو کر اس کے پیچھے گیا۔

ایاس نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے۔ میں اس کے پیچھے گیا' میں نے اپنی تلوار سونت کر اس کا سر اڑا دیا پھر میں اس کی اونٹنی کو ہانک کر ساتھ لے آیا جس پر اس کا ساز و سامان بھی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ہمراہ میرے سامنے آئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کس نے قتل کیا ہے؟ حضرت ابن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے جواب دیا: میں نے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا سارا ساز و سامان تمہیں ملتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اگر اس نوعیت کی تمام روایات کی ہم تحقیق کریں' تو اس میں اکثر سنن داخل ہو جائیں گی' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ حکم کو اپنے قول اور فعل کے ذریعے بیان کرنے والے تھے اور جو چیز ہم نے ذکر کی ہے اس میں اس شخص کے لیے کافی اشارہ ہے' جو اس بارے میں غور و فکر کرنے کا قصد کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ السَّلَبَ لَا يُخَمَّسُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' (مقتول کے) سامان میں سے خمس نہیں نکالا جائے گا

4844 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ

4844- حديث صحيح رجاله ثقات رجال مسلم غير عمرو بن عثمان- وهو ابن سعيد القرشي- ولا تضر عنعنة الوليد بن مسلم، فقد توبع . وأخرجه سعيد بن منصور (2698)، ومن طريقه أبو داوُد (2721) في الجهاد: باب في السلب لا يخمس، والبيهقي 6/310، عن إسماعيل بن عياش، وأحمد 6/26، وابن الجارود (1077) من طريق أبي المغيرة عبد القدوس بن الحجاج، كلاهما عن صفوان، عن عبد الرحمٰن بن جُبير، عن أبيه، عن عوف بن مالك وخالد بن الوليد . السَّلَب: هو ما يأخذُه أحد القِرنَين في الحرب من قِرنه مما يكون عليه ومعه من سلاح وثياب ودابة وغيرها، وهو فعل، بمعنى مفعول، أي: مسلوب .

❁❁ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (قاتل کو دیئے جانے والے مقتول کافر کے سازو سامان میں سے خمس نہیں نکالا تھا)

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِمَنْ اَخَذَ الْعَدُوُّ شَيْئًا مِنْ مَالِهِ، ثُمَّ ظَفَرَ بِهِ الْمُسْلِمُونَ اَخَذَهُ اِذَا عَرَفَهُ بِعَيْنِهِ دُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ سَائِرِ الْغَنَائِمِ

جس شخص کے مال میں سے کوئی چیز دشمن حاصل کر لیتا ہے پھر مسلمانوں کو ان پر فتح نصیب

ہو جاتی ہے اور وہ اس چیز کو حاصل کر لیتے ہیں' تو اس شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' جب وہ اس چیز کو بعینہ پہچان لیتا ہے' تو اسے حاصل کر سکتا ہے اور یہ مالِ غنیمت میں شامل نہیں ہوگی

4845 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَهُ فَاَخَذَهَا الْعَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: وَاَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کا ایک گھوڑا بھاگ گیا دشمن نے اسے پکڑ لیا۔ مسلمان ان پر غالب آ گئے' تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا گھوڑا انہیں واپس کر دیا' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کی بات ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان کا ایک غلام بھاگ کر رومیوں سے جا ملا تھا۔ جب مسلمان ان پر غالب آ گئے' تو ان کا وہ غلام حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں واپس کر دیا تھا۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کے بعد کی بات ہے۔

4845- إسناده صحيح على شرط الشيخين . عبد الله بن عمر: هو ابن حفص العمرى . وأخرجه البيهقى 9/110 من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد . وعلقه البخارى (3067) فى الجهاد: باب إذا غنم المشركون مال المسلم ثم وجده المسلم، ومن طريقه البغوى (2734) عن عبد الله بن نمير، به، ووصله أبو داوُد (2699) فى الجهاد: باب فى المال يصيبه العدو من المسلمين ثم يدركه صاحبه فى الغنيمة، وابن ماجه (2847) فى الجهاد: باب ما أحرز العدو ثم ظهر عليه المسلمون، وابن الجارود (1068) من طرق عن عبد الله بن نمير، بِهِ .وأخرجه ابن أبى شيبة 12/445، والبخارى (3068)، وأبو داوُد (2698)، والبيهقى 9/110 من طرق عن عبيد الله بن عمر، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق (9352) و (9353)، وسعيد بن منصور (2797)، والبخارى (3069)، والبيهقى 9/110-111 من طرق عن نافع .وأخرجه مالك 2/452 فى الجهاد: باب ما يرد قبل أن يقع القسم مما أصاب العدو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بلاغاً .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ وَطْءِ الْحَامِلِ مِنَ السَّبْيِ حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا

قیدیوں میں سے حاملہ عورتوں کے ساتھ اس وقت تک صحبت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ جب تک وہ بچے کو جنم نہ دے

4846 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَامَ خَيْبَرَ، اَنْ تُوطَاَ الْحَبَالٰى مِنَ السَّبْيِ، حَتّٰى يَضَعْنَ

❁❁ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر اس بات سے منع کر دیا تھا کہ قیدیوں میں سے حاملہ عورتوں کے ساتھ صحبت کی جائے اس وقت تک جب تک وہ اپنے پیٹ میں موجود بچے کو جنم نہیں دے دیتیں۔

4846– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح غير أسامة بن زيد –وهو الليثي– فروى له مسلم نسخة لابن وهب عنه في الشواهد أو مقروناً، وهو صدوق حسن الحديث . أبو إدريس الخولاني: هو عائذ الله بن عبد الله . وفي الباب عن ابن عباس عند النسائي 7/301، وأورده الهيثمي في " المجمع " 5/4 وقال: رواه الطبراني في الأوسط ورجاله ثقات . وعن رويفع بن ثابت الأنصاري عند أبي داؤد (2158) و (2159)، والترمذي (1131)، وأحمد 4/108 و 109 .وعن أبي سعيد الخدري عند أبي داؤد (2157)، والدارمي 2/171، وأحمد 3/62 و 87، والدارقطني 4/112، والحاكم 2/195، والبيهقي 7/449 بلفظ: " لا توطأ حامل حتى تَضَعَ، ولا غير ذات حمل حتى تَحيض حيضة " . وعن العرباض بن سارية عند الترمذي (1564)، وقال: والعمل على هذا عند أهل العلم، وهو في " المستدرك " 2/135، وسنده حسن في الشواهد .وعن أبي أمامة عند الطبراني، قال الهيثمي في " المجمع " 4/300 رجاله رجال الصحيح .وعن مكحول مرسلاً عند سعيد بن منصور (2815)، ورجاله ثقات .

بَابُ الْغُلُوْلِ

باب: (مالِ غنیمت میں) خیانت کرنا

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّغُلَّ الْمَرْءُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ تَافِهًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کوئی آدمی اللہ کی راہ میں (مالِ غنیمت میں سے) کوئی خیانت کرے اگرچہ وہ چیز بے حیثیت ہو

4847 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ، يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا يُعَارٌ، يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ، يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ، حَمْحَمَةٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ، لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تم میں کسی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے، تو اس کی گردن پر ایک اونٹ ہو جو آواز نکال رہا ہو اور وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (میری مدد کیجئے) تو میں یہ کہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مقابلے میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی۔

4847- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، وأبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير، مختلف في اسمه .وأخرجه مسلم (1831) في الإمارة: باب تحريم الغلول، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد . وانظر ما بعده .

میں تم سے کسی بھی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر ایک بکری ہو' جو آوازیں نکال رہی ہو اور وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ ﷺ! (میری مدد کیجئے) تو میں یہ کہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی۔

میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر کوئی گھوڑا ہو' جو آواز نکال رہا ہو اور وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ ﷺ! (میری مدد کیجئے) تو میں یہ کہوں میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مقابلے میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی۔

میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر کوئی شخص ہو' جو چیخ رہا ہو اور وہ شخص یہ کہے: (یارسول اللہ ﷺ) میری مدد کیجئے' تو میں یہ کہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مقابلے میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی۔

میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر کوئی خاموش چیز ہو وہ شخص یہ کہے: (یارسول اللہ ﷺ) میری مدد کیجئے اور میں یہ کہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مقابلے میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی۔

میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر رقاع (یعنی کپڑے کے ٹکڑے وغیرہ) ہو' تو وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ ﷺ! (میری مدد کیجئے) تو میں یہ کہوں میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مقابلے میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْغُلُولِ اِذِ الْغَالُّ يَاْتِيْ بِمَا غَلَّ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ

(مالِ غنیمت میں) خیانت کی ممانعت کا تذکرہ' کیونکہ خیانت کرنے والا شخص قیامت کے دن اس چیز کو اپنی گردن پر اٹھا کر لائے گا' جس کی اس نے خیانت کی تھی

4848 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ التَّيْمِيُّ اَبُوْ حَيَّانَ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَاتَ يَوْمٍ، فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَ مِنْ اَمْرِهٖ، ثُمَّ

4848- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه مسلم (1831) في الإمارة: باب غلظ تحريم الغلول، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/426، وابن أبي شيبة 12/492-493، والبخاري (3073) في الجهاد: باب الغلول وقول الله عز وجل: (ومن يَغْلُلْ يأتِ بما غَلَّ يوم القيامة)، ومسلم (1831)، والطبري في " جامع البيان " (8155) و (8156) و (8157)، والبيهقي 9/101 من طرق عن أبي حيان يحيى بن سعيد التيمي، به .

قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ، فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلَ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا يُعَارٌ، فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلَ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ، لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهَا حَمْحَمَةٌ، فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلَ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ وَلَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ، يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ، فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلَ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ، لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلَ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ، لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ، يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلَ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ

(توضیح مصنف): الرِّقَاعُ اَرَادَ ثِيَابًا قَالَهٗ اَبُوْ حَاتِمٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مالِ غنیمت) میں خیانت کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کی اہمیت کو اجاگر کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تم میں کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر اونٹ ہو' جو آواز نکال رہا ہو۔ وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری مدد کیجئے' تو میں یہ کہوں' میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مقابلے میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی۔

میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر کوئی بکری ہو' جو آواز نکال رہی ہو۔ وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (میری مدد کیجئے) تو میں یہ کہوں میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مقابلے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی۔

میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر کوئی گھوڑا ہو' جو آواز نکال رہا ہو وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری مدد کیجئے' تو میں یہ کہوں میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی۔

میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر کوئی شخص ہو' جو چیخ رہا ہو وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری مدد کیجئے' تو میں یہ کہوں میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی۔

میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن میں رقاع (یعنی کپڑے کے ٹکڑے) ہو وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری مدد کیجئے اور میں کہوں میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی۔

میں تم میں سے کسی بھی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے' تو اس کی گردن پر کوئی خاموش ہو وہ

شخص عرض کرے: یارسول اللہ ﷺ! میری مدد کریں اور میں کہوں میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی۔

لفظ "رقاع" سے مراد کپڑے ہیں۔ یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِلْغَالِّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران مالِ غنیمت میں) خیانت کرنے والے شخص کے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ

4849 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قُتِلَ نَفَرٌ يَوْمَ خَيْبَرَ، مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ، وَفُلَانٌ شَهِيدٌ، حَتّٰى ذَكَرُوا رَجُلًا، فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا اِنِّي رَاَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي عَبَاءَةٍ غَلَّهَا، اَوْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ، فَنَادِ فِي النَّاسِ، اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ، قَالَ فَخَرَجْتُ، فَنَادَيْتُ فِي النَّاسِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب غزوہ خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ شہید ہوگئے، تو لوگوں نے کہا فلاں شخص شہید ہے فلاں شخص شہید ہے یہاں تک کہ لوگوں نے ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا کہ فلاں شخص شہید ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں! میں نے اسے ایک عباء (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) چادر کی وجہ سے جہنم میں دیکھا ہے، جو اس نے خیانت کے طور پر حاصل کی تھی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے خطاب کے صاحبزادے جاؤ اور لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ جنت میں صرف مومن شخص داخل ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں وہاں سے نکلا اور میں نے لوگوں میں یہ اعلان کردیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ انْتِفَاعِ الْمَرْءِ بِالْغَنَائِمِ عَلٰى سَبِيلِ الضَّرَرِ بِالْمُسْلِمِينَ فِيهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، کوئی شخص مالِ غنیمت کی کسی چیز سے نفع حاصل کرے، کیونکہ اس میں مسلمانوں کو نقصان لاحق ہوتا ہے

4850 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

4849– إسناده حسن على شرط مسلم . أبو زميل: هو سماك بن الوليد . وأخرجه الدارمي 2/230–231 عن أبي الوليد الطيالسي، بها الإسناد . وأخرجه الترمذي (1574) في السير: باب ما جاء في الغلول، والبيهقي 9/101 من طريقين عن عكرمة بن عمار، به . وقال الترمذي: حسن صحيح غريب . وانظر (4857) .

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سُلَيْمٍ التُّجِيبِيِّ، عَنْ حَنَشِ بْنِ عَبْدِ اللهِ السَّبَائِيِّ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): أَنَّهُ قَالَ عَامَ خَيْبَرَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْقِيَنَّ مَاءَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذَنَّ دَابَّةً مِنَ الْمَغَانِمِ فَيَرْكَبَهَا حَتّٰى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِي الْمَغَانِمِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنَ الْمَغَانِمِ حَتّٰى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِي الْمَغَانِمِ

حضرت رویفع ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں۔ غزوہ خیبر کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

”جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پانی کے ذریعے کسی دوسرے کی اولاد کو سیراب نہ کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مال غنیمت میں سے کوئی جانور حاصل کر کے خود اس پر سوار نہ ہو جائے یہاں تک کہ جب وہ جانور کمزور ہو جائے تو اسے پھر مال غنیمت میں جمع کرا دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مال غنیمت میں سے کوئی کپڑا لے کر پہن نہ لے کہ جب وہ پرانا ہو جائے تو اسے پھر مال غنیمت میں جمع کرا دے گا۔“

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْجِنَانِ عَنِ الشَّهِيدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِذَا كَانَ قَدْ غَلَّ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْغُلُولُ شَيْئًا يَسِيرًا

اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے شخص کے جنت میں داخلے کی نفی کا تذکرہ جب اس نے (مالِ غنیمت میں) خیانت کی ہو اگرچہ وہ خیانت کسی معمولی سی چیز کی ہو

4850- إسناده حسن. ربيعة بن سليم التجيبي، ويقال: أبو مرزوق التجيبي، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في " الثقات "، واضطرب رأي الحافظ فيه، فذكره في الأسماء فقال: مقبول، وذكره في " الكنى "، فقال: ثقة، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح. أبو الطاهر: هو أحمد بن عمرو بن عبد الله بن السرح القرشي المصري، ويحيى بن أيوب: هو الغافقي المصري. وأخرجه الطحاوي 3/251، والبيهقي 9/62 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي (1131) في النكاح: باب ما جاء في الرجل يشتري الجارية وهي حامل، عن عمر بن حفص الشيباني، حدثنا عبد الله بن وهب، حدثنا يحيى بن أيوب، عن ربيعة بن سليم، عن بُسر بن عبيد الله، عن رويفع بن ثابت، فذكره مختصراً. وقال: هذا حديث حسن، وقد روي من غير وجه عن رويفع بن ثابت. وأخرجه مطولاً ومختصراً أحمد 4/108 و108-109، وسعيد بن منصور (2722)، وابن أبي شيبة 12/222-223، و 14/465 والدارمي 2/230، وابن سعد في الطبقات 2/114-115، وأبو داوُد في "سننه" (2158) و (2159) في النكاح: باب في وطء النساء و (2708) في الجهاد: باب في الرجل ينتفع من الغنيمة بشيء، والطحاوي 3/251، والطبراني في " الكبير " (4482) و (4483) و (4484) و (4485) و (4486) و (4489) من طرق عن أبي مرزوق ربيعة بن سليم، به. وجاء عند بعضهم: " عام خيبر "، وعند آخرين: " عام حنين؟ ". وأخرجه أحمد 4/108، والطبراني (4488) من طرق عن ابن لهيعة، عن الحارث بن يزيد، عن حنش، به.

4851 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ اَبِي الْغَيْثِ، مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً اِلَّا الْاَمْوَالَ وَالثِّيَابَ، وَالْمَتَاعَ، فَوَجَّهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَ وَادِي الْقُرَى، وَكَانَ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهَبَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا اَسْوَدَ، يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ، فَخَرَجْنَا، حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِوَادِي الْقُرَى، فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ، فَاَصَابَهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ، مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا، فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ، اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شِرَاكٌ مِّنْ نَارٍ، اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَسْلَمَ اَبُو هُرَيْرَةَ بِدَوْسٍ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَارِجٌ نَحْوَ خَيْبَرَ وَعَلَى الْمَدِينَةِ سِبَاعُ بْنُ عُرْفُطَةَ الْغِفَارِيُّ اسْتَخْلَفَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى اَبُو هُرَيْرَةَ، مَعَ سِبَاعٍ، وَسَمِعَهُ يَقْرَاُ (وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ) (المطففين: 1)، ثُمَّ لَحِقَ بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى خَيْبَرَ، فَشَهِدَ خَيْبَرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہمیں مال غنیمت میں سونا یا چاندی حاصل نہیں ہوا صرف زمینیں اور کپڑے ملے اور ساز و سامان ملا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وادی قریٰ کی طرف روانہ ہوئے، حضرت رفاعہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سیاہ فام غلام تحفے کے طور پر دیا جس کا نام مدعم تھا ہم لوگ روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم وادی قریٰ میں پہنچے تو مدعم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ سے سامان اتار رہا تھا۔ اسی دوران ایک اندھا تیر آیا اسے لگا اور وہ مرگیا تو لوگوں نے اسے جنت کی مبارکباد دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں! اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ غزوہ خیبر کے موقع پر اس نے جو چادر مال غنیمت میں سے حاصل کر لی تھی جو تقسیم تک نہیں پہنچی تھی وہ آگ کی بن کر اس پر جل رہی ہے۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

4851- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الغيث مولى مطيع: اسمه سالم، وهو في " الموطأ " 2/459 في الجهاد: باب ما جاء في الغلول .ومن طريق مالك أخرجه البخاري (4234) في المغازي: باب غزوة خيبر، و (6077) في الأيمان والنذور: باب هل يدخل في الأيمان والنذور الأرض والغنم والزروع والأمتعة، ومسلم (115) في الإيمان: باب غلظ تحريم الغلول، وأنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون، وأبو داود (2711) في الجهاد: باب في تعظيم الغلول، والنسائي 7/24 في الأيمان والنذور: باب هل تدخل الأرضون في المال إذا نذر، والبيهقي 9/100، والبغوي في " شرح السنة " (2828)، وفي " معالم التنزيل " 1/367، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (115) عن قتيبة بن سعيد، عن الدراوردي، عن ثور بن يزيد، به . وانظر ما بعده . وقوله: " سهم عائر " يعني لا يُدرى مَنْ رماه، وهو الجائر عن قصده، ومنه عار الفرس: إذا ذهب على وجهه كأنه منفلت، والشملة: كساء يشتمل به الرجل .

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تسمہ آگ سے بنا ہوا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ دو تسمے آگ سے بنے ہوئے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دوس قبیلے میں اسلام قبول کر لیا تھا پھر جب وہ مدینہ منورہ آئے تو نبی اکرم ﷺ اس وقت خیبر کی طرف روانہ ہو چکے تھے اور مدینہ منورہ کے نگران سباع بن عرفطہ غفاری رضی اللہ عنہ تھے جنہیں نبی اکرم ﷺ نے نائب مقرر کیا تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سباع رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی انہوں نے ویل للمطففین کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

پھر وہ خیبر جا کر نبی اکرم ﷺ سے مل گئے اور غزوہ خیبر میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكًا مِنْ نَارٍ اَرَادَ بِهِ اَنَّكَ اِنْ لَمْ تَرُدَّهُمَا عُذِّبْتَ بِمِثْلِهِمَا، فِي النَّارِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "یہ تسمہ آگ کا ہے" اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: اگر تم نے انہیں واپس نہ کیا ہوتا تو تمہیں ان دونوں کی مانند (تسموں کے ذریعے) جہنم میں عذاب دیا جاتا، ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

4852 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ سَالِمٍ، مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَهْدَى رِفَاعَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا، فَخَرَجَ بِهِ مَعَهُ اِلٰى خَيْبَرَ، فَاَتَى الْغُلَامَ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ فَقُلْنَا هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، الشَّمْلَةُ لَتَحْتَرِقُ عَلَيْهِ الْآنَ فِي النَّارِ غَلَّهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ يَوْمَئِذٍ شِرَاكَيْنِ، قَالَ: يُعَدَّدُ لَكَ مِثْلُهُمَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو ایک غلام تحفے کے طور پر دیا۔ نبی اکرم ﷺ اسے ساتھ لے کر خیبر تشریف لے گئے۔ ایک اجنبی تیر اس غلام کو آ کر لگا اور وہ غلام مر گیا تو ہم نے کہا اسے جنت کی مبارک ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ چادر اس پر جہنم میں جل رہی ہے، جو اس نے مسلمانوں کے مال میں غزوہ خیبر کے موقع پر خیانت کی تھی، تو ایک انصاری نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس

4852- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق وهو مدلس، وقد صرح بالتحديث عند الحاكم، فانتفت شبهة تدليسه . ابن فضيل: هو محمد . وهو في " مصنف ابن أبي شيبة " 12/495 .وأخرجه الحاكم 3/40 من طريق يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حدثنا يزيد بن خصيفة، بِهِ . وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي! وذكره الحافظ ابن حجر في " الفتح " 4/488، وزاد نسبته إلى ابن منده .

دن مجھے دو تسمے ملے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے ان دونوں کی مانند جہنم کی آگ میں (تسمے تیار کیے جائیں گے)

ذِكْرُ تَرْكِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَلٰى مَنْ مَاتَ وَقَدْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

نبی اکرم ﷺ کا ایسے شخص کی نماز جنازہ ادا نہ کرنا جو ایسی حالت میں مرا ہو کہ اس نے اللہ کی راہ میں (مالِ غنیمت میں) خیانت کی ہو

4853 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَذَكَرُوْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ، فَتَغَيَّرَتْ وُجُوْهُ الْقَوْمِ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَفَتَّحْنَا مَتَاعَهُ، فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ الْيَهُوْدِ لَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ

❁❁ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص کا غزوہ خیبر کے موقع پر انتقال ہو گیا۔ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس کے انتقال کا ذکر کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو تو اس بات پر لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے (یعنی وہ پریشان ہو گئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اس ساتھی نے اللہ کی راہ میں خیانت کی تھی۔

(راوی بیان کرتے ہیں) جب ہم نے اس کے ساز و سامان کا جائزہ لیا تو اس میں یہودیوں کا ایک ہار ملا جس کی قیمت دو درہم بھی نہیں ہو گی۔

4853- حديث صحيح . وأخرجه أبو داؤد (2710) في الجهاد: باب في تعظيم الغلول، والحاكم 2/127، وعنه البيهقي في "دلائل النبوة" 4/255 من طريق مسدد، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرطهما، ووافقه الذهبي! .وأخرجه النسائي 4/64 في الجنائز: باب الصلاة على من غَلَّ، عن عبيد الله بن سعيد، عن يحيى القطان، بِهِ .وأخرجه عبد الرزاق (9501) و (9502)، وأحمد 5/192، والحميدي (815)، وأبو بكر وابن أبي شيبة 12/491-492، وأبو داؤد (2710)، وابن الجارود (1081)، والحاكم 2/127، والبيهقي في "السنن" 9/101، وفي "الدلائل" 4/255، والبغوي في "شرح السنة" (2729)، وفي "التفسير" 1/367، والطبراني في "الكبير" (5174) و (5175) و (5176) و (5180) و (5181) من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصاري، بِهِ .وأخرجه أحمد 4/114، وابن ماجه (2848) في الجهاد: باب الغلول: والطبراني (5177) و (5178) و (5179) من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصاري، عن محمد بن يحيى بن حبان، عن ابن أبي عمرة عن زيد بن خالد الجهني .وأخرجه مالك في "الموطأ" 2/458 في الجهاد: باب ما جاء في الغلول، عن يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان أن زيد بن خالد الجهني .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَرْكَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَلَى الْغَالِّ

وَعَلٰى مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ قَبْلَ فَتْحِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى صَفِيِّهِ الْمُصْطَفٰى الْفُتُوحَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے خیانت کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کی تھی'

اور اس شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کی تھی جو ایسی حالت میں مرا تھا جس کے ذمے قرض تھا یہ حکم ابتداء اسلام کے بارے میں ہے' اور اس سے پہلے کا ہے' جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو فتوحات عطا کر دی تھیں

4854 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، بِعَسْقَلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً، فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ وَاِلَّا قَالَ: صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ: اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب کسی ایسے شخص کی میت لائی جاتی تھی جس کے ذمے قرض ہوتا تھا تو آپ ﷺ دریافت کرتے تھے کہ کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا ہے؟ اگر یہ بات بتائی جاتی کہ اس نے ایسی چیز چھوڑی ہے' جس کے ذریعے اس کا قرض ادا کیا جا سکتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے تھے ورنہ آپ ﷺ یہ فرماتے تھے تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو۔

جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فتوحات عطا کیں' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں ہر مومن کے لیے اس کی اپنی جان سے زیادہ قریب ہوں جو شخص ایسی حالت میں فوت ہو کہ اس کے ذمے قرض ہو' تو اس کی ادائیگی میرے ذمے ہو گی اور جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے ورثاء کو ملے گا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْغَالَّ يَكُوْنُ غُلُوْلُهٗ فِي الْقِيَامَةِ عَارًا عَلَيْهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' (مالِ غنیمت میں) خیانت کرنے والے شخص کے لیے اس کی خیانت قیامت کے دن شرمندگی کا باعث ہو گی

4855 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ اَبُوْ عَمْرٍو الْعَدْلُ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا

4854- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم . يونس: هو ابن يزيد الأيلي . وقد تقدم تخريجه برقم (3063) وسيأتي برقم (5054) .

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِی رَبِيعَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰی، عَنْ مَكْحُولٍ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ اَبِی سَلَّامٍ، عَنْ اَبِی اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی بَدْرٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ، فَلَمَّا هَزَمَهُمُ اللّٰهُ اتَّبَعَهُمْ طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُونَهُمْ وَاَحْدَقَتْ طَائِفَةٌ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَوْلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَسْكَرِ، وَالنَّهْبِ، فَلَمَّا كَفَى اللّٰهُ الْعَدُوَّ، وَرَجَعَ الَّذِينَ طَلَبُوهُمْ، قَالُوا: لَنَا النَّفَلُ نَحْنُ طَلَبْنَا الْعَدُوَّ وَبِنَا نَفَاهُمُ اللّٰهُ وَهَزَمَهُمْ، وَقَالَ الَّذِينَ اَحْدَقُوا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ مَا اَنْتُمْ اَحَقَّ بِهِ مِنَّا، هُوَ لَنَا نَحْنُ اَحْدَقْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِاَنْ لَا يَنَالَ الْعَدُوُّ مِنْهُ غِرَّةً، قَالَ الَّذِينَ اسْتَوْلَوْا عَلَى الْعَسْكَرِ، وَالنَّهْبِ وَاللّٰهِ مَا اَنْتُمْ بِاَحَقَّ مِنَّا هُوَ لَنَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (يَسْاَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ) (الأنفال: 1) الْآيَةَ، فَقَسَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُهُمْ، اِذَا خَرَجُوا بَادِئِينَ الرُّبُعَ، وَيُنَفِّلُهُمْ اِذَا قَفَلُوا الثُّلُثَ، وَقَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ بَعِيرٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِی مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، قَدْرَ هٰذِهِ اِلَّا الْخُمُسَ، وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ، فَاَدُّوا الْخَيْطَ، وَالْمَخِيطَ، وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُولَ، فَاِنَّهُ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ بَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهِ الْهَمَّ وَالْغَمَّ قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الْاَنْفَالَ، وَيَقُوْلُ: لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُؤْمِنِينَ عَلٰى ضَعِيفِهِمْ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن سے سامنا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو پسپا کر دیا تو مسلمانوں کا ایک گروہ ان کے ساتھ لڑنے کے لیے ان کے پیچھے گیا دوسرا گروہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاس ٹھہر گیا۔ ایک گروہ نے لشکر اور لوٹنے کے معاملات سنبھال لیے۔ جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کی طرف سے

4855- إسناده حسن. عبد الرحمٰن بن الحارث بن عياش، وسليمان بن موسى -وهو الأشدق- فيهما كلام ينزلهما عن رتبة الصحيح، وباقي السند ثقات. أبو سلام: هو الأسود الحبشي، واسمه ممطور الأعرج، وقد تحرفت نسبته في الأصل و " التقاسيم " إلى: الباهلي. وأبو أسامة: هو صدى بن عجلان، صحابي مشهور، سكن الشام، ومات بها سنة 86 هـ، روى عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وعن جماعة من الصحابة. وأخرجه بأخصر ما هنا: الحاكم 2/135، وعنه البيهقي 6/292 عن دعلج بن أحمد السجستاني، حدثنا عبد العزيز بن معاوية البصري، حدثنا محمد بن جهضم، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي! وأخرجه مختصراً أحمد 5/318 و 319 و 319-320 و 322 و323 و324، والترمذي (1561) في السير: باب في النفل، وحسنه، والنسائي 7/131 في قسم الفيء: باب رقم (6)، وابن ماجه (2852) في الجهاد: باب النفل، والطبري في " جامع البيان " (15654)، والبيهقي 9/20-21 و57 من طرق عن عبد الرحمٰن بن الحارث، به. وأخرجه عبد الرزاق (9334)، وأحمد 5/319 و322-323، والدارمي 2/229 و 230، والطبري (15655)، والحاكم 2/136 و 326، والبيهقي 6/292، من طرق عن عبد الرحمٰن بن الحارث، عن سليمان بن موسى، عن مكحول، عن أبي أمامة، عن عبادة. ولم يذكر أبا سلام الباهلي. وأخرجه أحمد 4/315 و 316 و 330 من طريقين عن عبادة بن الصامت. وانظر " المسند " 5/316 و318 و 326 و 330، وابن ماجه (2850)

اطمینان کر دیا اور وہ لوگ واپس آ گئے جوان کے پیچھے گئے تھے' تو انہوں نے کہا: اضافی ادائیگی ہمیں ملے گی' کیونکہ ہم دشمن کے پیچھے گئے تھے اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں یہاں سے دور کیا ہے اور انہیں پسپا کیا ہے' جو نبی اکرم ﷺ کے اردگرد پہرہ دے رہے تھے انہوں نے کہا اللہ کی قسم! تم اس کے ہم سے زیادہ حق دار نہیں ہو وہ ہمیں بھی ملے گا' کیونکہ ہم نبی اکرم ﷺ کی حفاظت کر رہے تھے تا کہ کہیں کوئی دشمن آپ ﷺ کو نقصان نہ پہنچا دے۔ وہ لوگ جو لشکر اور لوٹنے کے نگہبان تھے۔ وہ بولے: اللہ کی قسم! تم لوگ اس کے ہم سے زیادہ حق دار نہیں ہو یہ ہمیں ملے گا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''لوگ تم سے اضافی ادائیگی کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔''

تو نبی اکرم ﷺ نے وہ مال غنیمت ان کے درمیان تقسیم کر دیا اور نبی اکرم ﷺ انہیں عطیے کے طور پر چیزیں دیتے رہے۔ جب وہ لوگ وہاں سے روانہ ہوئے تھے' تو شروع میں ایک چوتھائی دیا گیا اور جب وہ واپس آ گئے تھے' تو انہیں ایک تہائی حصہ اضافی ادائیگی کے طور پر دیا گیا۔

غزوہ حنین کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے اونٹ کے پہلو کا بال پکڑ کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ تمہیں مال غنیمت کے طور پر جو کچھ عطا کرتا ہے اس میں سے اس (بال جتنی بھی) کوئی چیز میرے لیے حلال نہیں ہے سوائے خمس کے اور خمس بھی تمہاری طرف لوٹا دیا جائے گا اس لیے تم سوئی اور دھاگہ تک ادا کرو اور خیانت کرنے سے بچنا' کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے کرنے والے کے لیے رسوائی کا باعث ہوگی۔ تم پر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا لازم ہے' کیونکہ وہ جنت کے دوازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ پریشانی اور غم کو ختم کر دیتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ اضافی ادائیگی کو ناپسند کرتے تھے آپ ﷺ یہ ارشاد فرماتے تھے: اہل ایمان میں سے خوش حال لوگ اپنے غریبوں کو یہ دے دیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُوْمِ الرِّبَاطِ عِنْدَ اسْتِحْلَالِ الْغُزَاةِ الْغَنَائِمَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' جب غازی (یعنی جنگ میں حصہ لینے والے لوگ) غنیمت کو حلال کر دیں اس وقت وہ پہرہ داری کو اختیار کرے

4856- إسناده ضعيف . سويد بن عبد العزيز –هو ابن نمير الدمشقي السلمي– ضعفه أحمد، والنسائي، والترمذي، وأبو أحمد الحاكم وغيرهم، وقال دُحيم: ثقة، وكانت له أحاديث يغلط فيها، وقال البزار: ليس بالحافظ، ولا يحتج به إذا انفرد، وضعفه المصنف في " المجروحين " 1/350–351، واورد له أحاديث مناكير، ثم قال: والذى عندى فى سويد بن عبد العزيز تنكب ما خالف الثقات من حديثه، والاعتبار بما روى ممّا لم يخالف الأثبات والاحتجاج بما وافق الثقات، وهو ممن أستخير اللّٰه عز وجل فيه، لأنه يقرب من الثقات، وباقي السند ثقات . أبو وهب: هو عبيد اللّٰه بن عبيد الكلاعي .واخرجه الطبراني في " الكبير " 17/ (334)، والخطب في " تاريخه " 12/135 من طريقين عن سويد بن عبد العزيز، بهذا الإسناد .وأورده الهيثمي في " المجمع " 5/290 وقال: رواه الطبراني، وفيه سويد بن عبد العزيز، وهو متروك .وأورده السيوطي في " الجامع الكبير " 1/45 وزاد نسبته لابن منده، والديلمي .ونسبه المنذري في " الترغيب والترهيب " 2/247 إلى المصنف .

4856 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ بِبَيْرُوتَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ اَبِي وَهْبٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ النُّدَّرِ السُّلَمِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا انْتَاطَ غَزْوُكُمْ وَكَثُرَتِ الْعَزَائِمُ * وَاسْتُحِلَّتِ الْغَنَائِمُ فَخَيْرُ جِهَادِكُمُ الرِّبَاطُ

حضرت عتبہ بن ندر سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تمہاری جنگ ختم ہو جائے اور عزائم زیادہ ہو جائیں اور مال غنیمت حلال قرار دیا جائے' تو تمہارے لیے سب سے بہترین جہاد (سرحدوں پر) پہرہ داری کرنا ہے۔''

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَنِ الْغَالِّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اللہ کی راہ میں خیانت کرنے والے شخص کے جنت میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ

4857 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ اَبُو زُمَيْلٍ، قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرٍ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ، فُلَانٌ شَهِيدٌ، حَتّٰى مَرُّوا عَلٰى رَجُلٍ، فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا اِنِّيْ رَاَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا، اَوْ عَبَاءَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ، فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُونَ، قَالَ فَخَرَجْتُ، فَنَادَيْتُ اَلَا اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُونَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيلٌ عَلٰى اَنَّ الْاِيمَانَ يَزِيدُ بِالطَّاعَةِ وَيَنْقُصُ بِالْمَعْصِيَةِ، وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى اَنَّ الْمُؤْمِنَ يُنْفٰى عَنْهُ اسْمُ الْاِيمَانِ بِالْمَعْصِيَةِ، اِذَا ارْتَكَبَهَا لَا الْاِيمَانُ كُلُّهُ، كَمَا اَنَّ الطَّاعَةَ يُطْلَقُ عَلٰى مَنْ اَتٰى بِهَا اسْمُ الْاِيمَانِ، لَا الْاِيمَانُ كُلُّهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی: غزوہ خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے یہ کہنا شروع کیا فلاں شخص شہید ہے فلاں شخص شہید ہے یہاں تک کہ انہوں نے ایک آدمی کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا فلاں شہید ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں میں نے اسے ایک چادر کی وجہ سے جہنم میں دیکھا ہے' جو اس نے خیانت کے طور پر حاصل کی تھی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک عباء کی وجہ سے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خطاب کے صاحبزادے! تم جاؤ اور لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جنت میں صرف اہل ایمان داخل ہوں گے۔

4857– إسناده حسن، وقد تقدم برقم (4849) . وأخرجه أحمد 1/30، وابن أبي شيبة 14/465–466، ومسلم (114) في الإيمان: باب غلظ تحريم الغلول وأنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون، من طريق هاشم بن القاسم، بهذا الإسناد .

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں وہاں سے نکلا میں نے اعلان کیا:

خبردار! جنت میں صرف اہل ایمان داخل ہوں گے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے' نیکی کرنے کی وجہ سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور گناہ کی وجہ سے اس میں کمی ہوتی ہے اور اس میں اس بات کی دلیل بھی موجود ہے' بعض اوقات کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے کسی مومن شخص سے لفظ ایمان کی نفی کی جاتی ہے اس سے پورے ایمان کی نفی نہیں کی جاتی۔ جس طرح اگر کوئی شخص کوئی نیکی کرتا ہے' تو اس کے لیے لفظ ایمان استعمال کیا جاتا ہے اس سے پورا ایمان مراد نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ تَرْكُ اَخْذِ الْغُلُولِ عَمَّنْ غَلَّ، إِذَا اَتٰى بِهٖ بَعْدَ قَسْمِ الْغَنِيمَةِ لِتَكُوْنَ عُقُوبَةً لَهٗ وَاَدَبًا لِمَا يَسْتَقْبِلُهٗ مِنَ الْاُمُوْرِ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' جس شخص نے (مالِ غنیمت میں)

خیانت کی ہو اس خیانت والی چیز کو وصول نہ کرے' جبکہ وہ شخص اس چیز کو مالِ غنیمت تقسیم ہو جانے کے بعد لایا ہو' تاکہ یہ چیز اس کے لیے سزا کا باعث ہو اور آئندہ کے لیے نصیحت بن جائے

4858 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَوْذَبٍ، قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ مَغْنَمًا اَمَرَ بِلَالًا، فَنَادٰى فِي النَّاسِ ثَلَاثَةً فَيَجِيءُ النَّاسُ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهَا وَيَقْسِمُهَا، فَاَتَاهُ رَجُلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِّنْ شَعْرٍ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا فِيمَا كُنَّا اَصَبْنَا فِي الْغَنِيمَةِ، قَالَ: مَا سَمِعْتَ بِلَالًا نَادٰى ثَلَاثًا قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَجِيءَ بِهٖ؟، فَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ اَنْتَ الَّذِيْ تَجِيءُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ اَقْبَلَهٗ مِنْكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مال غنیمت حاصل ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے لوگوں میں تین مرتبہ اعلان کر دیا لوگ اپنے طور پر مال غنیمت میں ملنے والی تمام چیزیں لے آئے۔

4858- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هناد بن السرى، فمن رجال مسلم . أبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمى .وأخرجه عبد الرزاق (9395)، ومن طريقه الطبرانى 18/ (453) عن معمر، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعى 2/121، وأحمد 4/430 و433-434، والحميدى (829)، ومسلم (1641) فى النذور: باب لا وفاء لنذر فى معصية الله، ولا فيما لا يملك العبد، وأبو داؤد (3316) فى الأيمان والنذور: باب فى النذر فيما لا يملك، والنسائى فى " الكبرى " كما فى " التحفة " 8/202، والبيهقى فى " السنن " 9/72، وفى " دلائل النبوة " 4/188-189، وابن الجارود فى " المنتقى " (933) من طرق عن أيوب، بِهِ .

نبی اکرم ﷺ نے ان میں سے خمس نکال لیا اور باقی کو تقسیم کر دیا۔ اس کے بعد ایک شخص بال سے بنی ایک لگام لے کر آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ ان چیزوں میں شامل ہے جو ہمیں مال غنیمت کے طور پر ملی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے بلال کو سنا نہیں تھا اس نے تین مرتبہ اعلان کیا تھا؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اسے لے کر کیوں نہیں آئے۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عذر پیش کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسے شخص بن جاؤ کہ تم اسے اپنے ساتھ قیامت کے دن لے کر آؤ گے۔ تو میں اسے تم سے قبول نہیں کروں گا۔

بَابُ الْفِدَاءِ وَفَكِّ الْاَسْرٰى

باب: فدیہ دینا اور قیدیوں کو آزاد کروانا

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اسْتِعْمَالُ الْمُفَادَاةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَبَيْنَ الْاَعْدَاءِ اِذَا رَاٰى ذٰلِكَ لَهُمْ صَلَاحًا

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے مسلمانوں اور دشمن کے درمیان فدیہ کی ادائیگی کی صورت پر عمل کرے جب وہ اس میں مسلمانوں کی بہتری دیکھے

4859 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَسَرَتْ ثَقِيفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَسَرَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، فَمَرَّ بِهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُوثَقٌ، فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: عَلَامَ اُحْبَسُ؟، فَقَالَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ، ثُمَّ مَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَادَاهُ، فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ الْاَسِيرُ اِنِّيْ مُسْلِمٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قُلْتَهَا، وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ، اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ، ثُمَّ مَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَادَاهُ اَيْضًا، فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ اِنِّيْ جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِيْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ حَاجَتُكَ، ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَاهُ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ كَانَتْ ثَقِيفٌ اَسَرَتْهُمَا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُ الْاَسِيرِ اِنِّيْ مُسْلِمٌ وَتَرْكُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ مِنْهُ، كَانَ لِاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلِمَ مِنْهُ بِاِعْلَامِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ اِيَّاهُ، اَنَّهٗ كَاذِبٌ فِيْ قَوْلِهٖ، فَلَمْ يَقْبَلْ

4859– إسناده حسن على شرط مسلم، في عكرمة بن عمار كلام ينزله عن رتبة الصحيح .وأخرجه الطبراني (6237) عن أبي خليفة الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 9/129 من طريق الأسفاطي العباس بن الفضل، عن أبي الوليد، به .وأخرجه أحمد 4/46 و 51، ومسلم (1755) في الجهاد والسير: باب التنفيل وفداء المسلمين بالأسارى، وأبو داوٗد (2697) في الجهاد: باب الرخصة في المدركين يفرق بينهم، وابن ماجه (2846) في الجهاد: باب فداء الأسارى، والطبراني (6237) من طرق عن عكرمة بن عمار، به .

ذٰلِكَ مِنْهُ فِي اَسْرِهٖ، كَمَا كَانَ يَقْبَلُ مِثْلَهٗ مِنْ مِثْلِهٖ، اِذَا لَمْ يَكُنْ اَسِيْرًا، فَاَمَّا الْيَوْمُ فَقَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ، فَاِذَا قَالَ الْحَرْبِيُّ اِنِّيْ مُسْلِمٌ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْهُ، وَرُفِعَ عَنْهُ السَّيْفُ سَوَاءٌ كَانَ اَسِيْرًا اَوْ مُحَارِبًا

✿✿ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے دو اصحاب کو قید کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے بنو عامر بن صعصعہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قید کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ اس کے پاس سے گزرے وہ بندھا ہوا تھا اس نے آپ ﷺ کو مخاطب کیا: اے حضرت محمد ﷺ، اے حضرت محمد ﷺ! نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اس نے دریافت کیا مجھے کیوں قید کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے حلیفوں کی زیادتی کی وجہ سے۔ نبی اکرم ﷺ آگے تشریف لے گئے تو اس نے پھر آپ ﷺ کو بلایا۔ نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اس قیدی نے آپ ﷺ کی خدمت میں گزارش کی: میں مسلمان ہوتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم یہ بات کہتے ہو تو تم اپنے معاملے کے مالک ہو گے اور تم مکمل طور پر کامیابی حاصل کر لو گے۔ پھر نبی اکرم ﷺ آگے تشریف لے گئے تو اس نے پھر آپ ﷺ کو بلایا۔ نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے وہ بولا: میں بھوکا ہوں مجھے کچھ کھانے کے لیے دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہاری ضرورت کا سامان ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے ان دو آدمیوں کے فدیے کے طور پر ادا کیا جسے ثقیف قبیلے کے لوگوں نے قید کیا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس قیدی کا یہ کہنا کہ میں مسلمان ہوں اور نبی اکرم ﷺ کا اس کی بات پر کوئی توجہ نہ دینا اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کی اطلاع مل گئی تھی کہ وہ شخص اپنے اس بیان میں جھوٹا ہے اس لیے نبی اکرم ﷺ نے اس کی قید کے دوران اس سے اعتراف کو قبول نہیں کیا جس طرح کا اعتراف آپ ﷺ اس طرح کی صورت حال میں قبول کر لیتے تھے جب کہ وہ آدمی قیدی نہ ہوتا۔ جہاں تک آپ ﷺ کے دن کا تعلق ہے تو وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا جب کوئی حربی شخص یہ کہے: میں مسلمان ہوں تو اس سے اس بات کو قبول کیا جائے گا اور اس سے تلوار کو اٹھا لیا جائے گا خواہ وہ شخص قیدی ہو یا جنگجو ہو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّفُكَّ اُسَارَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ اَيْدِي الْمُشْرِكِيْنَ اِذَا وَجَدَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ مشرکین کے ہاتھوں سے مسلمان قیدیوں کو آزاد کروائے جب وہ اس کا کوئی راستہ پائے

4860 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَاَمَّرَهٗ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَغَزَوْنَا فَزَارَةَ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَاءِ، اَمَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، فَعَرَّسْنَا، فَلَمَّا صَلَّيْنَا الصُّبْحَ، اَمَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ بِشَنِّ الْغَارَةِ، فَقَتَلْنَا عَلَى الْمَاءِ مَنْ قَتَلْنَا، قَالَ سَلَمَةُ: فَنَظَرْتُ اِلٰى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيْهِ الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ وَاَنَا اَعْدُو فِيْ آثَارِهِمْ، فَخَشِيتُ اَنْ يَّسْبِقُوْنِيْ اِلَى الْجَبَلِ، فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ، فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَقَامُوا، فَجِئْتُ بِهِمْ اَسُوقُهُمْ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ، حَتّٰى اَتَيْتُ الْمَاءَ، وَفِيْهِمُ امْرَاَةٌ مِّنْ فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِّنْ آدَمَ مَعَهَا بِنْتٌ لَهَا، مِنْ اَحْسَنِ الْعَرَبِ، فَنَفَّلَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ، ثُمَّ بِتُّ وَلَمْ اَكْشِفْ لَهَا ثَوْبًا، فَلَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَبْ لِيَ الْمَرْاَةَ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ اَعْجَبَتْنِيْ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَرَكَنِيْ، ثُمَّ لَقِيَنِيْ مِنَ الْغَدِ فِي السُّوقِ، فَقَالَ: يَا سَلَمَةُ هَبْ لِيَ الْمَرْاَةَ لِلّٰهِ اَبُوكَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا، فَهِيَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ وَفِيْ اَيْدِيهِمْ اَسْرٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَفَدَاهُمْ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ، فَكَّهُمْ بِهَا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روانہ ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہمارا امیر مقرر کیا تھا۔ ہم نے فزارہ قبیلے کے لوگوں کے ساتھ جنگ کرنا تھی جب ہم پانی کے قریب پہنچے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے وہاں پڑاؤ کر لیا جب ہم نے صبح کی نماز ادا کر لی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یک بارگی حملہ کرنے کا حکم دیا۔ ہم نے پانی کے آس پاس موجود بہت سارے لوگوں کو قتل کر دیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے لوگوں کے پیچھے دیکھا کہ کچھ بچے اور کچھ خواتین جا رہے ہیں میں ان کے پیچھے گیا، مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ وہ مجھ سے پہلے پہاڑ پر نہ پہنچ جائیں' تو میں نے ایک تیر مارا جو ان کے اور پہاڑ کے درمیان جا کر گرا تو وہ لوگ رک گئے میں انہیں پکڑ کر انہیں ہانک کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ یہاں تک کہ میں پانی پاس آ گیا' ان میں فزارہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک عورت تھی جس نے چمڑے کا لباس پہنا ہوا تھا اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی جو عربوں کی خوب صورت ترین عورت تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی بیٹی مجھے انعام کے طور پر دے دی میں نے اس کا پردہ نہیں ہٹایا یہاں تک کہ میں مدینہ منورہ آ گیا پھر میں نے رات بسر کی اور اس کا پردہ نہیں ہٹایا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ عورت مجھے تحفے کے طور پر دے دو۔ میں نے عرض کی:

4860– هشام بن عمر صدوق وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير صالح بن بشير بن فديك، فلم يُوثّقهُ غير المؤلّف 4/374، ولم يَروِ عنه غيرُ الزهرى انظر " التاريخ الكبير " 4/273، و " الجرح والتعديل " 4/395، وفُديك قال البخارى فى " التاريخ " 7/135: هو صاحب النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعد فى أهل الحجار، ثم ذكر حديثه هذا من طريق الأوزاعى ومحمد بن الوليد الزبيدى، كلاهما عن الزهرى . . .، وذكر ابن أبى حاتم 7/89 نحوه، وقال البغوى: سكن المدينة، وذكره المؤلف فى " ثقاته " 3/334 . وقال ابن السكن: يقال: إن فديكاً وابنه بشيراً جميعاً صحباً النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . انظر " الإصابة " 3/195 . وأخرجه البيهقى 9/17 من طريق إسحاق بن عيسى، عن يحيى بن حمزة، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبرانى 18/ (862)، والبيهقى 9/17 من طريقين عن فديك بن سليمان، عن الأوزاعى، عن الزهرى، به .وأورده الهيثمى فى " مجمع الزوائد " 5/255 وقال: رواه الطبرانى فى " الأوسط " و " الكبير " باختصار، ورجاله ثقات إلا أن صالح بن بشير أرسله ولم يقل " عن فديك " .

یارسول اللہ ﷺ! مجھے وہ بہت اچھی لگی ہے میں نے تو ابھی اس کا پردہ بھی نہیں ہٹایا تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے آپ ﷺ نے مجھے کچھ نہیں کہا۔ پھر اگلے دن آپ ﷺ کی مجھ سے بازار میں ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ تم وہ عورت مجھے ہبہ کر دو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے تو اس کا پردہ بھی نہیں ہٹایا بہرحال وہ آپ ﷺ کی نذر ہے یارسول اللہ ﷺ!

راوی بیان کرتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے اہل مکہ کو پیغام بھیجا۔ ان کے ہاں کچھ مسلمان قیدی تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ان قیدیوں کے فدیے کے طور پر وہ عورت ادا کر دی اور ان لوگوں کو اس عورت کے عوض میں چھڑوا لیا۔

بَابُ الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت کا تذکرہ

4861 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ فُدَيْكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ فُدَيْكًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّهُ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا فُدَيْكُ اَقِمِ الصَّلَاةَ وَاهْجُرِ السُّوءَ وَاسْكُنْ مِنْ اَرْضِ قَوْمِكَ حَيْثُ شِئْتَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقِمِ الصَّلَاةَ اَمْرُ فَرْضٍ عَلَى الْمُخَاطَبِينَ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلِّ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاهْجُرِ السُّوءَ فَرْضٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ كُلِّهِمْ فِي كُلِّ الْاَحْوَلِ، لِئَلَّا يَرْتَكِبُوا سُوْءًا بِاَنْفُسِهِمْ مِنَ الْمَعَاصِي، وَبِغَيْرِهِمْ مِمَّا لَا يَرْضَى اللّٰهُ مِنَ الْاَفْعَالِ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاسْكُنْ مِنْ اَرْضِ قَوْمِكَ حَيْثُ شِئْتَ اَمْرُ اِبَاحَةٍ مُرَادُهُ الْاِعْلَامُ، بِاَنَّ تَارِكَ السُّوءِ عَلَى مَا وَصَفْنَا لَا ضَيْرَ عَلَيْهِ، اَيَّ مَوْضِعٍ سَكَنَ، وَاِنْ لَمْ يَقْصِدِ الْمَوَاضِعَ الشَّرِيفَةَ

✿✿ حضرت فدیک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص ہجرت نہیں کرتا وہ ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے فدیک تم نماز ادا کرتے رہو، برائی سے لاتعلق رہو اور جہاں چاہو اپنی قوم کی سرزمین میں رہائش رکھو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم نماز قائم کرو'' یہ فرض حکم ہے' جو مخاطب افراد پر بعض حالتوں میں فرض ہوتا ہے تمام حالتوں میں فرض نہیں ہوتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم برائی سے لاتعلق رہو'' یہ تمام مسلمانوں پر ہر حالت میں فرض ہے' تاکہ وہ بھی کسی بھی صورت میں اپنی ذات کے حوالے سے گناہ کا ارتکاب نہ کریں اور کسی دوسرے کے ساتھ کوئی ایسا عمل نہ کریں جس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اور تم اپنی قوم کی سرزمین پر رہائش رکھو جہاں بھی تم چاہو'' یہ مباح قرار دینے کے طور پر حکم ہے' لیکن اس سے مراد اطلاع دینا ہے' برائی کو ترک کرنے والا وہ شخص جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے اس شخص پر کوئی نقصان نہیں ہوگا چاہے

وہ کسی بھی جگہ پر رہائش اختیار کرے اگر چہ وہ شرف والے مقامات پر رہائش کو اختیار نہ کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ هِجْرَةٍ لَيْسَ فِيهَا التَّحَوُّلُ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ اِلٰى دَارِ الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ہر ہجرت ایسی نہیں ہوتی کہ اس میں کفر کی سرزمین سے مسلمانوں کی سرزمین کی طرف منتقل ہوا جائے

4862 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ، قَالَ حَدَّثَنِيْ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ، مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ، وَاَنْفُسِهِمْ، وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهٖ، وَيَدِهٖ، وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ

✿✿ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں مومن کے بارے میں نہ بتاؤں مومن وہ ہے' جس سے لوگ اپنے مالوں اور جان کے حوالے سے مامون ہوں اور مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ سلامت ہوں۔ مجاہد وہ شخص ہے' جو اپنی ذات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کے بارے میں جہاد کرتا ہے اور مومن وہ شخص ہے' جو اپنی خطاؤں اور گناہوں سے لاتعلق رہتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَفْضِيْلِ الْهِجْرَةِ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ تَبَايُنِ نِيَّاتِهِمْ فِيْهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' ہجرت کے بارے میں مسلمانوں کی نیت کے اختلاف کے حوالے سے' ہجرت کی فضیلت (میں فرق آتا ہے)

4863 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ

4862– إسناده صحيح، رجاله كلهم ثقات . عبد الله: هو ابن المبارك، وأبو هانىء الخولاني: هو حميد بن لاحق .وأخرجه أحمد 6/21 عن علي بن إسحاق عن عبد الله، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 1/10–11 من طريق عبد الله بن صالح كاتب الليث، وسعيد بن أبي مريم كلاهما عن الليث، به . وقال: صحيح على شرطهما ولم يخرجاه، وأقره الذهبي! .وأخرجه الطبراني في " الكبير " 18/796 من طريق عبد الله بن صالح، عن الليث به .وأخرجه أحمد 6/22 من طريق رشدين بن سعد، والبزار (1143) من طريق ابن وهب، كلاهما عن أبي هانىء الخولاني، به .وأخرجه مختصراً ابن ماجه (3934) من طريق ابن وهب، به . وقال البوصيري في " مصباح الزجاجة " ورقة 245: إسناده صحيح . وأورده الهيثمي في " المجمع " 3/268، وقال: رواه البزار والطبراني في " الكبير " باختصار، ورجال البزار ثقات . وانظر (4706) .ولـه شاهد صحيح من حديث أنس عند المؤلف، وقد تقدم برقم (510) .ونزيد فيه هنا: وأخرجه أحمد 3/154، والبزار (21)، وأبو يعلى (4187) من طرق عن أنس .

یَزِیدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِیْ کَثِیرٍ الزُّبَیْدِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ، فَاَمَّا هِجْرَةُ الْبَادِی یُجِیبُ، اِذَا دُعِیَ وَیُطِیعُ اِذَا اُمِرَ، وَاَمَّا هِجْرَةُ الْحَاضِرِ، فَهِیَ اَشَدُّهُمَا بَلِیَّةً، وَاَعْظَمُهُمَا اَجْرًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہجرت دو طرح کی ہوتی ہے دیہاتی شخص کی ہجرت یہ ہے: جب اسے بلایا جائے تو وہ آجائے اور جب اسے حکم دیا جائے تو فرماں برداری کرے۔ جہاں تک شہری شخص کی ہجرت کا تعلق ہے تو آزمائش کے اعتبار سے یہ شدید ہوتی ہے اور اجر بھی اس کا زیادہ ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ انْقِطَاعِ الْهِجْرَةِ بَعْدَ الْفَتْحِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ فتح کے بعد ہجرت منقطع نہیں ہوئی ہے

4864 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیَی، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَخِی یَعْلَی ابْنِ مُنْیَةَ، حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ یَعْلَی ابْنَ مُنْیَةَ قَالَ:

(متن حدیث): جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِی، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَایِعْ اَبِیْ عَلَی الْهِجْرَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ اُبَایِعُهُ عَلَی الْجِهَادِ، قَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ

❀❀ حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میرے والد سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جی نہیں) بلکہ میں ان سے جہاد پر بیعت لوں گا کیونکہ ہجرت ختم ہو چکی ہے۔

4863– حديث صحيح، محمد بن عصام بن يزيد وأبوه تقدمت ترجمتها في تخريج الحديث (4568)، وقد توبعا، ومن فوقهما ثقات من رجال الصحيح غير أبي كثير الزبيدي، فقد روى له أصحاب السنن، ووثقه النسائي والعجلي والمؤلف .وأخرجه النسائي 7/144 في البيعة: باب هجرة البادي، من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، عن عمرو بن مرة، بهذا الإسناد .وسيجيء ضمن حديث مطول عند المصنف برقم (5176) .

4864– إسناده ضعيف، عبد الرحمٰن بن أخي يعلى لَمْ يُوَثِّقْهُ غيرُ المؤلِّف، ولم يَروِ عنه غير الزهري، وقال الإمام الذهبي: لا يعرف، وأبوه تفرد بالرواية عنه ولده عمرو، وقال أبو حاتم: لا يعرف، وذكره المؤلف في " الثقات " .وأخرجه أحمد 4/223، والنسائي 7/141 في البيعة: باب البيعة على الجهاد وفي " الكبرى " كما في " التحفة " 9/116 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/223 و223–224، والنسائي 7/145: باب ذكر الاختلاف في انقطاع الهجرة، وفي " الكبرى " والطحاوي في " مشكل الآثار " 3/253، والطبراني في " الكبير " 22/ (664) و (665)، والحاكم 3/424، والبيهقي 9/16 من طرق عن ابن شهاب، به .

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِي انْقَطَعَ فِيهِ الْهِجْرَةُ

اس وقت کا تذکرہ جس میں ہجرت منقطع ہوئی

4865 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنَّهَا جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اب ہجرت باقی نہیں رہی تاہم جہاد اور نیت باقی ہیں' جب تم سے (جہاد کے لیے) نکلنے کے لیے کہا جائے' تو نکل پڑو۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ يُعَارِضُ فِي الظَّاهِرِ مَا وَصَفْنَا

اس روایت کا تذکرہ جو بظاہر اس روایت کے برخلاف ہے' جسے ہم نے ذکر کیا ہے

4866 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَقْدَانَ الْقُرَشِيِّ - وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّعْدِيِّ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوتِلَ الْكُفَّارُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّعْدِيِّ بْنِ وَقْدَانَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ وُدٍّ، وَاُمُّهُ ابْنَةُ الْحَجَّاجِ بْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَهْمٍ، مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

4865– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وقد تقدم برقم (4592) .

4866– إسناده صحيح . عمرو بن عثمان: هو الحمصي، روى له أبو داوُد والنسائي وابن ماجه، ووثقه النسائي وأبو داوُد والمؤلف، ومسلمة بن القاسم، قال أبو حاتم: صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عبد الله بن العلاء بن زبر، فمن رجال البخاري . وأخرجه أحمد 5/270، والطحاوي في " المشكل " 3/258، والبيهقي 9/17–18 من طرق عن يحيى بن حمزة، عن عطاء الخراساني، عن ابن محيريز، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 7/146 في البيعة: باب ذكر الاختلاف في انقطاع الهجرة، وفي السير كما في " التحفة " 6/402، والطحاوي 3/258 من طريقين عن الوليد، عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن واقد السعدي . وأخرجه النسائي 7/146، وفي " الكبرى " كما في التحفة " 6/402 من طريقين عن عبد الله بن العلاء، عن بسر بن عبيد الله، عن أبي إدريس الخولاني، عن حسان بن عبد الله الضمري، عن عبد الله السعدي . وأخرجه أحمد 1/192 عن الحكم بن نافع، عن إسماعيل بن عياش، عن ضمضم بن زرعة، عن شريح بن عبيد يرده إلى مالك بن يخامر، عن ابن السعدي . وأخرجه النسائي في السير كما في " التحفة " 8/356 عن شعيب بن شعيب بن إسحاق وأحمد بن يوسف، كلاهما عن أبي المغيرة، عن الوليد بن سليمان، عن بسر بن عبيد الله، عن عبد الله بن محيريز، عن عبد الله بن السعدي، عن محمد بن حبيب المصري، به .

❁❁ حضرت عبداللہ بن وقدان قرشی رضی اللہ عنہ' جو بنو سعد بن بکر کے ہاں دودھ پیتے رہے' انہیں عبداللہ بن سعدی بھی کہا جاتا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تک کفار کے ساتھ جنگ کی جاتی رہے گی ہجرت ختم نہیں ہوگی۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ عبداللہ بن سعدی بن وقدان بن عبد شمس بن عبدود ہیں ان کی والدہ حجاج بن عامر بن سعد بن سہل کی صاحبزادی تھیں۔ ان کا انتقال حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْهِجْرَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي الْاَخْبَارِ الَّتِي اَمْلَيْنَاهَا فِيمَا قَبْلُ

ہجرت کی اس صفت کا تذکرہ' جس کا ذکر ہم نے ان روایات میں کیا ہے جو ہم پہلے ہی املاء کرا چکے ہیں

4867 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، وَسَاَلْتُهُ عَنِ انْقِطَاعِ فَضِيلَةِ الْهِجْرَةِ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِى رَبَاحٍ،

(متن حدیث): قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا، وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ، فَسَاَلَهَا عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَتْ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، اَوْ قَالَتْ بَعْدَ الْيَوْمِ، اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَفِرُّوْنَ بِدِيْنِهِمْ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مِنْ اَنْ يُّفْتَنُوا، وَقَدْ اَفْشَى اللّٰهُ الْاِسْلَامَ، فَحَيْثُ شَاءَ الْعَبْدُ عَبَدَ رَبَّهٗ

❁❁ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: میں اور عبید بن عمیر روانہ ہوئے۔ ہم لوگ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبید بن عمیر نے ان سے ہجرت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آج کے بعد باقی نہیں رہی۔ لوگ اپنے دین کی حفاظت کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف آجاتے تھے کہ کہیں انہیں آزمائش میں مبتلا نہ کیا جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کو پھیلا دیا اب بندہ جہاں چاہے اپنے پروردگار کی عبادت کرسکتا ہے۔

4867– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن عثمان فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة .وأخرجه البخاری (3080) فی الجهاد: باب لا هجرة بعد الفتح، و (3900) فی مناقب الأنصار: باب هجرة النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واصحابه إلى المدينة، و (4312) فی المغازی: باب مقام النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمكة زمن الفتح، والطحاوی فی " مشكل الآثار " 3/254، والبيهقی 9/17 من طرق عن الأوزاعی، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاری (3080)، والبيهقی 9/17 من طريقين عن ابن جريج، عن عطاء، بِه .وأخرجه مسلم (1864) فی الإمارة: باب المبايعة بعد فتح مكة على الإسلام والجهاد والخير . . .، وأبو يعلى (4952) من طريق عبد اللّٰه بن عبد الرحمٰن بن أبی حسين، عن عطاء، عن عائشة قالت: سئل رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الهجرة فقال: " لا هجرة بعد الفتح، ولكن جهاد ونية، واذا استنفرتم فانفروا " .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ مَنْ هَاجَرَ اِلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ قَصْدِهِ نَوَالُ شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہر وہ شخص جو مصطفیٰ کریم ﷺ کی طرف ہجرت کرتا ہے

اور اس کا مقصود اس فنا اور زائل ہو جانے والی (دنیا میں سے) کسی چیز کا حصول ہو' تو اس کی ہجرت اسی طرح شمار ہوگی (جو نیت کر کے) اس نے ہجرت کی تھی

4868 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَسَّانَ السَّامِيُّ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اعمال کی (جزا کا) دارومدار نیتوں پر ہے آدمی کو وہی کچھ ملے گا' جو اس نے نیت کی ہوگی۔ جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہجرت کی ہوگی اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت کسی دنیاوی فائدے کے حصول کے لیے ہوگی یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی کی طرف شمار کی جائے گی جو نیت کر کے اس نے ہجرت کی تھی''۔

4868- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الصلت بن مسعود، فمن رجال مسلم. وقد تقدم برقم (388) و (389).

بَابُ الْمُوَادَعَةِ، وَالْمُهَادَنَةِ

باب: موادعت اور مہادنت کا بیان

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ مُصَالَحَةَ الْاَعْدَاءِ إِذَا عَلِمَ بِالْمُسْلِمِيْنَ ضَعْفًا عَنْ قِتَالِهِمْ

امام کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ دشمن کے ساتھ اس وقت صلح کر لے' جب اسے اس بات کا علم ہو کہ مسلمان ان کے ساتھ جنگ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے

4869 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا حَصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالَحَهُ اَهْلُ مَكَّةَ عَنْ اَنْ يَدْخُلَهَا، وَيُقِيْمُ بِهَا ثَلَاثًا، وَلَا يَدْخُلُهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَقِرَابِهِ وَلَا يَخْرُجُ مَعَهُ اَحَدٌ مِمَّنْ دَخَلَ مَعَهُ وَلَا يَمْنَعُ اَحَدًا يَمْكُثُ فِيْهَا، مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا هٰذَا، مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَوْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَايَعْنَاكَ، وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: امْحُهُ وَاكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا اَمْحُوهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: امْحُهُ، وَاكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا اَمْحُوهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرِنِيْ مَكَانَهُ، حَتّٰى اَمْحُوَهُ، فَمَحَاهُ، وَكَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَاَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا، فَلَمَّا كَانَ اٰخِرَ الْيَوْمِ الثَّالِثِ، قَالُوْا لِعَلِيٍّ قَدْ مَضٰى شَرْطُ صَاحِبِكَ، فَمُرْهُ،

4869– إسناده صحيح على شرط الشيخين، فقد أخرجا لأبي إسحاق من رواية زكريا بن أبي زائدة عنه .وأخرجه مسلم (1783) (92) في الجهاد والسير: باب صلح الحديبية، عن إسحاق بن إبراهيم وأحمد بن جناب المصيصي، كلاهما عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/289 و 291، والطيالسي (713)، والبخاري (2698) في الصلح: باب كيف يكتب هذا ما صالح فلان بن فلان، ومسلم (1783) (90) و (91)، وأبو داؤد (1832) في المناسك: باب المحرم يحمل السلاح، وأبو يعلى (1713) من طريق شعبة، وأخرجه أحمد 4/302، والبخاري (2700)، والبيهقي 9/226، والبغوي (2749) من طريق سفيان الثوري، وأخرجه البخاري (3184) في الجزية والموادعة: باب المصالحة على ثلاثة أيام، من طريق يوسف بن إسحاق،، وأخرجه أبو يعلى (1703) من طريق شريك، أربعتهم (شعبة وسفيان ويوسف بن إسحاق وشريك) عن أبي إسحاق، به . وسيرد عند المصنف برقم (4873) .

فَلْيَخْرُجْ، فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُمْ فِي الشَّرْطِ، وَلَا يَخْرُجُ مَعَهُ اَحَدٌ، مِمَّنْ دَخَلَ مَعَهُ، اَرَادُوْا بِهٖ عَلٰى كُرْهٍ مِّنْهُمْ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ لَا يُخْرِجَ اَحَدًا، مِمَّنْ دَخَلَ مَعَهُ مِنْ اَصْحَابِهٖ اَصْلًا

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پاس تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کے ساتھ یہ صلح کر لی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوں گے وہاں تین دن قیام کریں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیار میان میں رکھے ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ داخل ہونے والے لوگوں میں سے کوئی بھی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں نکلے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں میں سے کسی ایسے شخص کو منع نہیں کریں گے جو مکہ میں ٹھہرنا چاہتا ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم ہمارے درمیان طے پانے والے اس معاہدے کو تحریر کرو گے وہ معاہدہ ہے' جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے' تو مشرکین نے کہا: اگر ہمیں یہ پتہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لکھیں کہ محمد بن عبداللہ نے کہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے مٹا کر محمد بن عبداللہ لکھ دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اسے نہیں مٹاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے مٹا دو اور محمد بن عبداللہ لکھ دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اسے ہرگز نہیں مٹاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی جگہ مجھے دکھاؤ میں اسے مٹا دیتا ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹایا اور وہاں محمد بن عبداللہ لکھ دیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تین دن تک مقیم رہے، جب تیسرے دن کا آخری حصہ آیا' تو لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے آقا کی طے کردہ شرط کا وقت پورا ہونے لگا ہے، آپ ان سے کہیں کہ وہ تشریف لے جائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) شرط میں ان کا یہ کہنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوئی ایسا شخص (مکہ سے) باہر نہیں جائے گا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مکہ میں) داخل ہوا تھا۔ اس کے ذریعے مراد یہ ہے: ان کی طرف سے ناپسندیدگی کے عالم میں؛ کیونکہ یہ بات ناممکن ہے' وہ کسی ایسے شخص کو باہر نہ جانے دیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مکہ میں) آیا تھا، (یعنی وہ شخص) جس کا تعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ہے۔

ذِكْرُ الشَّرْطِ الثَّانِي الَّذِي كَانَ فِي كِتَابِ الصُّلْحِ بَيْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَهْلِ مَكَّةَ

اس دوسری شرط کا تذکرہ جو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مکہ کی صلح کی تحریر میں تھی

4870 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

4870- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه أبو يعلى (3323)، والبيهقي 9/226 من طريق هدبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/268، ومسلم (1784) في الجهاد: باب صلح الحديبية، عن عفان، عن حماد، به .

سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا صَالَحَ قُرَيْشًا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، قَالَ لِعَلِيٍّ: اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، فَقَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو لَا نَعْرِفُ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ، اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اكْتُبْ هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو: لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَاتَّبَعْنَاكَ وَلَمْ نُكَذِّبْكَ اكْتُبْ بِنَسَبِكَ مِنْ اَبِيْكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَكَتَبَ: مَنْ اَتٰى مِنْكُمْ رَدَدْنَاهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ اَتٰى مِنَّا تَرَكْنَاهُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُعْطِيْهِمْ هٰذَا؟، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَتَاهُمْ مِنَّا، فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَتَانَا مِنْهُمْ، فَرَدَدْنَاهُ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ، فَرَجًا، وَمَخْرَجًا

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب (صلح) حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ساتھ مصالحت کر لی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تحریر کرو۔ تو (قریش کے نمائندے) سہیل بن عمرو نے کہا: ہم الرحمٰن الرحیم سے واقف نہیں ہیں، آپ یہ لکھیں باسمك اللهم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم یہ تحریر کرو: یہ وہ معاہدہ ہے جو اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے، تو سہیل نے کہا: اگر ہمیں اس بات کا علم ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب نہ کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نسب یعنی اپنے والد کے نام کے ساتھ (اپنا اسم گرامی) تحریر کروائیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم محمد بن عبداللہ تحریر کر دو۔

تو انہوں نے (معاہدے میں یہ) تحریر کیا:

"تم (یعنی مشرکین مکہ) میں سے جو ہمارے پاس آئے گا، ہم اسے تمہیں لوٹا دیں گے اور ہم (مسلمانوں) میں سے جو تمہارے پاس آئے اسے ہم تمہارے پاس ہی رہنے دیں گے۔"

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم یہ (اجازت) انہیں دے دیں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے جو (مرتد ہو کر) ان کے پاس جائے گا، اسے اللہ تعالیٰ نے دور کیا ہے اور ان میں سے جو ہمارے پاس آئے گا، اور اسے ہم لوٹا دیں گے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کشادگی اور راستہ بنا دے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَقْدَ اِذَا وَقَعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَهْلِ الْحَرْبِ لَا يَحِلُّ نَقْضُهُ اِلَّا عِنْدَ الْاِعْلَامِ اَوِ انْقِضَاءِ الْمُدَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب مسلمان اہل حرب کے درمیان معاہدہ طے پا جائے تو اس کی خلاف ورزی کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر پہلے اطلاع دی جائے یا وقت گزر جائے (تو حکم مختلف ہے)

4871 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي الْفَيْضِ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ، وَبَيْنَ الرُّومِ عَقْدٌ، وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ وَهُوَ يُرِيدُ اِذَا انْقَضَى الْعَقْدُ اَنْ يُغِيرَ عَلَيْهِمْ، فَاِذَا شَيْخٌ يَقُولُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا غَدْرَ، فَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ، فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِذَا كَانَ بَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ، فَلَا يَحُلُّ عُقْدَةً، حَتّٰى يَمْضِيَ اَمَدُهَا، اَوْ يُنْبَذَ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ

سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور اہل روم کے درمیان معاہدہ چل رہا تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے علاقے کی طرف روانہ ہونے لگے، ان کا خیال تھا، جیسے ہی معاہدہ کی مدت ختم ہوگی وہ فوراً ان پر حملہ کر دیں گے۔ تو وہاں ایک عمر رسیدہ صاحب نے یہ کہا: اللہ اکبر! اللہ اکبر! (معاہدہ کی) خلاف ورزی نہیں ہونی چاہیے۔

(سلیم بن عامر کہتے ہیں) وہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کسی قوم کے درمیان کوئی معاہدہ چل رہا ہو' تو اس کی خلاف ورزی اس وقت تک جائز نہیں ہے' جب تک اس کی انتہائی مدت پوری نہیں ہو جاتی، یا پھر اسے برابری کی بنیاد پر ان کی طرف پھینک نہیں دیا جاتا۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اسْتِعْمَالُ الْمُهَادَنَةِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَعْدَاءِ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى بِالْمُسْلِمِينَ ضَعْفًا يَعْجِزُونَ عَنْهُمْ

اس بات کا تذکرہ' امام کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنے اور اللہ کے دشمنوں کے درمیان

اس وقت صلح کرنے پر عمل کرے جب وہ مسلمانوں میں کمزوری دیکھے وہ ان (مشرکین کے ساتھ جنگ) نہ کر سکتے ہوں

4872 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ بْنِ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَدِيثُهُ حَدِيثَ صَاحِبِهِ، قَالَا:

(متن حدیث): خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ اَصْحَابِهِ، حَتّٰى

4871– إسناده صحيح . محمد بن يزيد: هو الكلاعي مولى خولان الواسطي، وأبو الفيض: هو موسى بن أيوب الحمصي . وأخرجه أحمد 4/111 و113 و385–386، والطيالسي (1155)، والترمذي (1580) في السير: باب ما جاء في الغدر، وأبو داؤد (2759) في الجهاد: باب في الإمام يكون بينه وبين العدو عهد فيسير إليه، والنسائي في السير كما في " التحفة " 8/160، والبيهقي 9/231 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد، قال الترمذي: حديث حسن صحيح . وما بين المعكوفتين لم يرد في الأصل و " التقاسيم " 3/لوحة 189، وأثبتت من أبي داؤد وغيره، ولفظه عندهم " من كان بينه وبين قوم عهد . . . " .

إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ، قَلَّدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْعَرَ، ثُمَّ اَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ وَبَعَثَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَيْنًا لَهُ رَجُلًا مِنْ خُزَاعَةَ يَجِيئُهُ، بِخَبَرِ قُرَيْشٍ، وَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ بِغَدِيرِ الْاَشْطَاطِ، قَرِيبًا مِنْ عُسْفَانَ، اَتَاهُ عَيْنُهُ الْخُزَاعِيُّ، فَقَالَ: اِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ، وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ، قَدْ جَمَعُوا لَكَ الْاَحَابِيشَ، وَجَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا كَثِيرَةً وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ، عَنِ الْبَيْتِ الْحَرَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَشِيرُوا عَلَيَّ اَتَرَوْنَ اَنْ نَمِيلَ اِلٰى ذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ اَعَانُوهُمْ فَنُصِيبَهُمْ، فَاِنْ قَعَدُوا قَعَدُوا مَوْتُورِينَ مَحْزُونِينَ، وَاِنْ نَجَوْا يَكُونُوا عُنُقًا قَطَعَهَا اللّٰهُ اَمْ تَرَوْنَ، اَنْ نَؤُمَّ الْبَيْتَ، فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ؟، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّمَا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ وَلَمْ نَجِءْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَلٰكِنْ مَنْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَاتَلْنَاهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَرُوحُوا اِذًا قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ، وَكَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ مُشَاوَرَةً لِاَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ، وَمَرْوَانَ فِي حَدِيثِهِمَا فَرَاحُوا، حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةً، فَخُذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ، فَوَاللّٰهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَتّٰى اِذَا هُوَ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَاَقْبَلَ يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ، وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ، الَّتِي يَهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا، فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَيْهَا، بَرَكَتْ رَاحِلَتُهُ، فَقَالَ النَّاسُ حَلَّ، حَلَّ فَاَلَحَّتْ، فَقَالُوا: خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ، وَمَا ذٰلِكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَسْاَلُونِي خُطَّةً، يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ، اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا، ثُمَّ زَجَرَهَا، فَوَثَبَتْ بِهِ، قَالَ: فَعَدَلَ عَنْهُمْ، حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ، اِنَّمَا يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا، فَلَمْ يَلْبَثْ بِالنَّاسِ، اَنْ نَزَحُوهُ، فَشُكِيَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ، قَالَ: فَمَا زَالَ يَجِيشُ

4872– حديث صحيح، محمد بن المتوكل متابع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين . وهو في " المصنف " (9720) . ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 4/328–331، والبخاري (2731) و (2732) في الشروط: باب الشروط في الجهاد . . .، والطبراني في " الكبير " 20/ (13) و (14) و (15) و (842)، والبيهقي 5/215 و 7/171 و 9/144 و 218–221 و 10/109 . وأخرجه أحمد 4/331–332، والبخاري (1694) و (1695) في الحج: باب من أشعر وقلد بذي الحليفة ثم أحرم، وأبو داؤد (2765) في الجهاد: باب صلح العدو، و (4655) في السنة: باب في الخلفاء، والنسائي في السير كما في " التحفة " 8/372 و 374 و 383، والطبري 28/71 و 97–101 و 101 من طريقين عن معمر، به . اختصره بعضهم وطوله آخرون . وأخرجه أحمد 4/323–326 و 328، والبخاري (2711) و (2712) في الشروط: باب ما يجوز من الشروط في الإسلام والأحكام والمبايعة و (4178) و (4179) و (4180) و (4181) في المغازي: باب غزوة الحديبية، والنسائي في " الكبرى " كما في " التحفة " 8/372، والبيهقي 5/215، و 7/170 و 9/221–222 و 227–228 و 233، والبغوي في " شرح السنة " (2715) و (2748) وفي " معالم التنزيل " 4/332 من طرق عن ابن شهاب، به . رواه بعضهم مطولاً ورواه بعضهم مختصراً .

لَهُمْ بِالرِّيِّ، حَتّٰى صَدَرُوا عَنْهُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ، اِذْ جَاءَهُ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ، فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِهِ مِنْ خُزَاعَةَ، وَكَانَتْ عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اَهْلِ تِهَامَةَ، فَقَالَ اِنِّيْ تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ، وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ، نَزَلُوْا اَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَةِ مَعَهُمُ الْعُوذُ الْمَطَافِيلُ، وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ، وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ الْحَرَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا لَمْ نَجِءْ لِقِتَالِ اَحَدٍ، وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ، فَاِنَّ قُرَيْشًا، قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ، وَاَضَرَّتْ بِهِمْ، فَاِنْ شَاءُوا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً، وَيُخَلُّوْا بَيْنِيْ، وَبَيْنَ النَّاسِ، فَاِنْ ظَهَرْنَا، وَشَاءُوا اَنْ يَّدْخُلُوْا فِيمَا دَخَلَ، فِيْهِ النَّاسُ، فَعَلُوْا وَقَدْ جَمُّوا، وَاِنْ هُمْ اَبَوْا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِي هٰذَا، حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي، اَوْ لَيُبْدِيَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهُ، قَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ سَاُبَلِّغُهُمْ، مَا تَقُوْلُ، فَانْطَلَقَ، حَتّٰى اَتٰى قُرَيْشًا، فَقَالَ: اِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ، وَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ قَوْلًا، فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ، فَعَلْنَا، فَقَالَ: سُفَهَاؤُهُمْ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ اَنْ تُخْبِرُونَا عَنْهُ بِشَيْءٍ، وَقَالَ ذُو الرَّاْيِ: هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ، يَقُوْلُ: قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ كَذَا، وَكَذَا، فَاَخْبَرْتُهُمْ بِمَا قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ، عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ، فَقَالَ: يَا قَوْمُ اَلَسْتُمْ بِالْوَلَدِ؟، قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: اَلَسْتُ بِالْوَالِدِ، قَالُوا: بَلٰى قَالَ: فَهَلْ تَتَّهِمُونِيْ، قَالُوا: لَا، قَالَ: اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّي اسْتَنْفَرْتُ اَهْلَ عُكَاظٍ، فَلَمَّا بَلَّحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِاَهْلِي، وَوَلَدِي، وَمَنْ اَطَاعَنِيْ قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: فَاِنَّ هٰذَا امْرُؤٌ عَرَضَ عَلَيْكُمْ، خُطَّةَ رُشْدٍ، فَاقْبَلُوهَا، وَدَعُوْنِيْ آتِهِ، قَالُوا: ائْتِهِ، فَاَتَاهُ قَالَ: فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْوًا مِنْ قَوْلِهِ، لِبُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ، فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ: ذٰلِكَ يَا مُحَمَّدُ اَرَاَيْتَ اِنِ اسْتَاْصَلْتَ قَوْمَكَ، هَلْ سَمِعْتَ اَحَدًا مِنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ اَصْلَهُ قَبْلَكَ، وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرٰى، فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ اَرٰى وُجُوهًا، وَاَرٰى اَشْوَابًا مِنَ النَّاسِ خُلَقَاءَ اَنْ يَّفِرُّوا وَيَدَعُوكَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: امْصُصْ بِبَظْرِ اللَّاتِ اَنَحْنُ نَفِرُّ وَنَدَعُهُ، فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: مَنْ هٰذَا، قَالُوا: اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ، فَقَالَ: اَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْلَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ اَجْزِكَ بِهَا لَاَجَبْتُكَ، وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ اَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الثَّقَفِيُّ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ السَّيْفُ، وَالْمِغْفَرُ، فَكُلَّمَا اَهْوٰى عُرْوَةُ بِيَدِهِ، اِلٰى لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ، وَقَالَ: اَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَاْسَهُ، وَقَالَ مَنْ هٰذَا؟، فَقَالُوا: الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الثَّقَفِيُّ، فَقَالَ: اَيْ غُدَرُ، اَوَلَسْتُ اَسْعٰى فِيْ غَدْرَتِكَ، وَكَانَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَتَلَهُمْ، وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ، ثُمَّ جَاءَ، فَاَسْلَمَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا الْاِسْلَامُ، فَاَقْبَلُ، وَاَمَّا الْمَالُ، فَلَسْتُ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ، قَالَ: ثُمَّ اِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ صَحَابَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِعَيْنِهِ، فَوَاللّٰهِ مَا يَتَنَخَّمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نُخَامَةً، اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ، وَجِلْدَهُ، وَاِذَا اَمَرَهُمُ انْقَادُوْا لِاَمْرِهِ، وَاِذَا تَوَضَّاَ

كَادُوْا يَقْتَتِلُونَ عَلٰى وَضُوئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ، تَعْظِيمًا لَهُ، فَرَجَعَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ إِلٰى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُ إِلَى الْمُلُوكِ، وَوَفَدْتُ إِلٰى كِسْرَى، وَقَيْصَرَ، وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ، يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ، مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا، وَوَاللّٰهِ إِنْ يَتَنَخَّمُ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ، وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ اقْتَتَلُوْا عَلٰى وَضُوئِهِ، وَإِذْ تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ، تَعْظِيمًا لَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ، فَقْبَلُوهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي كِنَانَةَ دَعُونِي آتِهِ، فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا فُلَانٌ مِّنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ، فَابْعَثُوهَا لَهُ، قَالَ فَبُعِثَتْ، وَاسْتَقْبَلَهُ الْقَوْمُ يُلَبُّونَ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَا يَنْبَغِي لِهٰؤُلَاءِ، أَنْ يُّصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلٰى أَصْحَابِهِ، قَالَ: رَأَيْتُ الْبُدْنَ، قَدْ قُلِّدَتْ، وَأُشْعِرَتْ، فَمَا أَرَى أَنْ يُّصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ، يُقَالُ لَهُ مِكْرَزٌ، فَقَالَ دَعُونِي آتِهِ، فَقَالُوا: ائْتِهِ، فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا مِكْرَزٌ، وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ، إِذْ جَاءَهُ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ مَعْمَرٌ، فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ سُهَيْلٌ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا سُهَيْلٌ، قَدْ سَهَّلَ اللّٰهُ لَكُمْ أَمْرَكُمْ، قَالَ مَعْمَرٌ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ، وَمَرْوَانَ فَلَمَّا جَاءَ سُهَيْلٌ، قَالَ هَاتِ اكْتُبْ بَيْنَنَا، وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا، فَدَعَا الْكَاتِبَ، فَقَالَ: اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فَقَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا الرَّحْمٰنُ، فَلَا أَدْرِي وَاللّٰهِ مَا هُوَ، وَلٰكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ هٰذَا، مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ، مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ، وَلَا قَاتَلْنَاكَ، وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللّٰهِ، وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي، اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ، وَذٰلِكَ لِقَوْلِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ، إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ، وَمَرْوَانَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى أَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنَا، وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَنَطُوفَ بِهِ، فَقَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، إِنَّهُ لَا يَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ، أَنَّا أَخَذْنَا ضَغْطَةً، وَلٰكِنْ لَكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، فَكَتَبَ فَقَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو: عَلٰى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ، وَإِنْ كَانَ عَلٰى دِينِكَ، أَوْ يُرِيدُ دِينَكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ، وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ، إِذْ جَاءَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ، فِي قُيُودِهِ، قَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ، حَتّٰى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو يَا مُحَمَّدُ هٰذَا أَوَّلُ مَنْ نُقَاضِيكَ عَلَيْهِ، أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا لَمْ نُمْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ، فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أُصَالِحُكَ عَلٰى شَيْءٍ أَبَدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَجِزْهُ لِي، فَقَالَ مَا أَنَا بِمُجِيزِهِ لَكَ، قَالَ: فَافْعَلْ

قَالَ: مَا اَنَا بِفَاعِلٍ، قَالَ مِكْرَزٌ: بَلْ قَدْ اَجَزْنَاهُ لَكَ، فَقَالَ اَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، اُرَدُّ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ، وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا، اَلَا تَرَوْنَ اِلٰى مَا قَدْ لَقِيتُ، وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي اللّٰهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَاللّٰهِ مَا شَكَكْتُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ، اِلَّا يَوْمَئِذٍ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ اَلَسْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ حَقًّا، قَالَ: بَلٰى، قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ، وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ؟، قَالَ: بَلٰى، قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا، اِذًا قَالَ: اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَلَسْتُ اَعْصِي رَبِّي، وَهُوَ نَاصِرِيٌّ، قُلْتُ: اَوَ لَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَاْتِي الْبَيْتَ، فَنَطُوْفُ بِهِ؟، قَالَ: بَلٰى، فَخَبَّرْتُكَ اَنَّكَ تَاْتِيهِ الْعَامَ، قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِنَّكَ تَاْتِيهِ، فَتَطُوْفُ بِهِ، قَالَ: فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَيْسَ هٰذَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا، قَالَ: بَلٰى، قُلْتُ: اَوَ لَسْنَا عَلَى الْحَقِّ، وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ، قَالَ: بَلٰى، قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا، اِذًا قَالَ: اَيُّهَا الرَّجُلُ اِنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ، وَهُوَ نَاصِرُهُ، فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهِ، حَتّٰى تَمُوْتَ، فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ، قُلْتُ: اَوَ لَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا، اَنَّا سَنَاْتِي الْبَيْتَ، وَنَطُوْفُ بِهِ؟، قَالَ: بَلٰى، قَالَ: فَاَخْبَرَكَ اَنَّا نَاْتِيهِ الْعَامَ، قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَاِنَّكَ آتِيهِ، وَتَطُوْفُ بِهِ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: فَعَمِلْتُ فِيْ ذٰلِكَ اَعْمَالًا، يَعْنِيْ فِيْ نَقْضِ الصَّحِيْفَةِ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ الْكِتَابِ، اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ فَقَالَ: انْحَرُوا الْهَدْيَ، وَاحْلِقُوْا، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا قَامَ رَجُلٌ، مِنْهُمْ رَجَاءَ، اَنْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا، فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ، قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَ: مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ، قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَوَ تُحِبُّ ذَاكَ اخْرُجْ، وَلَا تُكَلِّمَنَّ اَحَدًا، مِنْهُمْ كَلِمَةً، حَتّٰى تَنْحَرَ بُدْنَكَ، وَتَدْعُوْ حَالِقَكَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ، وَلَمْ يُكَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ، حَتّٰى نَحَرَ بُدْنَهُ، ثُمَّ دَعَا حَالِقَهُ، فَحَلَقَهُ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ النَّاسُ جَعَلَ بَعْضُهُمْ، يُحَلِّقُ بَعْضًا، حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُّؤْمِنَاتٌ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ) (الممتحنة: 10) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ، قَالَ: فَطَلَّقَ عُمَرُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا لَهُ فِي الشِّرْكِ، فَتَزَوَّجَ اِحْدَاهُمَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ، وَالْاُخْرٰى صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ، قَالَ: رَجَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَجَاءَهُ اَبُوْ بَصِيرٍ، رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، وَهُوَ مُسْلِمٌ، فَاَرْسَلُوْا فِيْ طَلَبِهٖ رَجُلَيْنِ، وَقَالُوا: الْعَهْدُ الَّذِيْ جَعَلْتَ لَنَا، فَدَفَعَهُ اِلَى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا، حَتّٰى بَلَغَا بِهٖ ذَا الْحُلَيْفَةِ: فَنَزَلُوْا يَاْكُلُوْنَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ، فَقَالَ اَبُوْ بَصِيرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ، وَاللّٰهِ لَاَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا، يَا فُلَانُ جَيِّدًا، فَقَالَ اَجَلْ، وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَجَيِّدٌ، لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهٖ، ثُمَّ جَرَّبْتُ، فَقَالَ اَبُوْ بَصِيرٍ: اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْهِ، فَاَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَضَرَبَهُ، حَتّٰى بَرَدَ، وَفَرَّ الْاٰخَرُ، حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا، فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِيْ، وَاِنِّيْ لَمَقْتُوْلٌ، فَجَاءَ اَبُوْ بَصِيرٍ، فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَدْ وَاللّٰهِ اَوْفَى اللّٰهُ ذِمَّتَكَ، قَدْ رَدَدْتَنِيْ اِلَيْهِمْ، ثُمَّ اَنْجَانِي اللّٰهُ

مِنْهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلُ اُمِّهِ لَوْ كَانَ مَعَهُ اَحَدٌ، فَلَمَّا سَمِعَ بِذٰلِكَ، عَرَفَ اَنَّهُ سَيَرُدُّهُ اِلَيْهِمْ مَرَّةً اُخْرٰى، فَخَرَجَ، حَتّٰى اَتٰى سِيْفَ الْبَحْرِ، قَالَ وَتَفَلَّتَ، مِنْهُمْ اَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، فَلَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ، فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ، رَجُلٌ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ، حَتّٰى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا يَسْمَعُوْنَ بِعِيْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ، اِلَى الشَّامِ، اِلَّا اعْتَرَضُوْا لَهَا، فَقَتَلُوْهُمْ، وَاَخَذُوْا اَمْوَالَهُمْ، فَاَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تُنَاشِدُهُ اللّٰهَ، وَالرَّحِمَ لَمَا اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ، مِمَّنْ اَتَاهُ، فَهُوَ آمِنٌ، فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا (وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ) (الفتح: 24)، حَتّٰى بَلَغَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ اَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوْا اَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ، وَلَمْ يُقِرُّوْا بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✿✿ عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ان میں سے ہر ایک کی نقل کردہ روایت دوسرے کی نقل کردہ روایت کی تصدیق کرتی ہے۔ وہ دونوں بیان کرتے ہیں:

حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک ہزار سے زیادہ اصحاب کے ہمراہ روانہ ہوئے، یہاں تک کہ وہ لوگ ذوالحلیفہ پہنچ گئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے قربانی کے جانور کے) گلے میں ہار پہنا دیا اور اس پر نشان بھی لگا دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے بنوخزاعہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو جاسوس کے طور پر بھیج دیا تاکہ وہ قریش کے بارے اطلاعات آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''عسفان'' کے قریب ''اشطاط'' کے کنویں کے پاس پہنچ گئے، تو خزاعی جاسوس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بتایا: میں نے کعب بن لوئی اور عامر بن لوی کو اس حال میں چھوڑا ہے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ساز و سامان جمع کر لیا ہے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہت سے لوگوں کو اکٹھا کر لیا ہے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی کرنے کے لیے تیار ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ شریف تک نہیں جانے دیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام) سے ارشاد فرمایا: مجھے مشورہ دو، تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا ہم ان کے بال بچوں کی طرف مڑ جائیں، جو ان کے مددگار ہوتے ہیں، اور ہم ان پر حملہ کر دیں اگر وہ آڑے آتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ انہیں کاٹ دے، یا پھر تمہارا یہ خیال ہے ہم بیت اللہ کی طرف بڑھیں اور جو ہمیں روکنے کی کوشش کرے، اس کے ساتھ ہم جنگ کریں؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ علم رکھتے ہیں، ہم عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں، ہم کسی سے جنگ کرنے نہیں آئے ہیں تاہم جو بھی شخص ہمارے اور بیت اللہ کے درمیان رکاوٹ بنے گا ہم اس کے ساتھ جنگ کریں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم لوگ روانہ ہو جاؤ۔

زہری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ، کسی کو اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے والا نہیں دیکھا۔

زہری نے عروہ کے حوالے، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم سے منقول اپنی روایت میں یہ ذکر کیا ہے:

یہ حضرات روانہ ہو گئے، یہاں تک کہ راستے میں کسی جگہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "غمیم" کے مقام پر خالد بن ولید قریش کے کچھ گھڑ سواروں کے ہمراہ (ہمارے ساتھ مقابلے کے لیے) موجود ہے، تو تم لوگ دائیں طرف سے ہو کر جاؤ۔ اللہ کی قسم! خالد بن ولید کو ان لوگوں کا پتہ بھی نہیں چل سکا۔ یہاں تک کہ جب وہ سامنے آئے، تو قریش کو اطلاع دینے کے لیے تیزی سے روانہ ہوئے۔

پھر نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ اس گھاٹی تک پہنچے جہاں سے نیچے کی طرف اترا جاتا ہے۔ تو وہاں پہنچ کر نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ لوگوں نے کہا اٹھو اٹھو' لیکن وہ وہاں ہی بیٹھی رہی۔ لوگوں نے کہا قصویٰ یہاں رک گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قصویٰ نہیں رکی ہے اس کی یہ عادت نہیں ہے' لیکن جس ذات نے ہاتھیوں کو روک لیا تھا۔ اس نے اسے بھی روک لیا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ وہ لوگ مجھ سے جس بھی ایسی چیز کا مطالبہ کریں گے جس مطالبے میں وہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ قابل احترام چیزوں کی تعظیم برقرار رکھیں۔ میں ان کا وہ مطالبہ مان لوں گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹنی کو ڈانٹا تو وہ کھڑی ہو گئی۔ پھر نبی اکرم ﷺ راستے سے ہٹ گئے اور آپ ﷺ نے حدیبیہ کے دور دراز کے کنارے پر پڑاؤ کیا وہاں پانی کا ایک چھوٹا سا کنواں تھا۔ لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی حاصل کرنا شروع کیا۔ پھر اس میں پانی ختم ہو گیا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیاسا ہونے کی شکایت کی گئی نبی اکرم ﷺ نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور لوگوں کو ہدایت کی کہ اس تیر کو اس کنویں میں ڈال دیں۔

راوی بیان کرتے ہیں اس کے بعد جب تک لوگ وہاں سے واپس نہیں گئے اس وقت تک مسلسل اس سے سیراب ہوتے گئے۔

ابھی یہ لوگ وہیں موجود تھے کہ اسی دوران بدیل بن ورقاء خزاعی اپنی قوم خزاعہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے ہمراہ وہاں آیا۔ اہل تہامہ میں سے یہ شخص نبی اکرم ﷺ کا سب سے زیادہ خیر خواہ تھا۔ اس نے کہا میں نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو اس حالت میں چھوڑا ہے' انہوں نے حدیبیہ کے پانی کے متعدد کنوؤں پر پڑاؤ کیا ہوا ہے۔ ان کے ہمراہ دودھ دینے والی اونٹنیاں ہیں۔ وہ لوگ آپ ﷺ کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے تیار ہیں اور آپ ﷺ کو بیت الحرام تک جانے سے روکنے کے لیے تیار ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم کسی سے لڑنے کے لیے نہیں آئے ہیں۔ ہم عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں۔ بے شک قریش کو جنگ نے کمزور کر دیا ہے اور انہیں نقصان پہنچایا ہے۔ اگر وہ لوگ چاہیں' تو میں انہیں کسی متعین مدت تک کی مہلت دیتا ہوں۔ وہ مجھے اور لوگوں کو چھوڑ دیں۔ اگر ہم لوگ غالب آ گئے' تو پھر اگر وہ چاہیں' تو جس دین میں لوگ داخل ہوتے ہیں وہ بھی اس میں داخل ہو جائیں' اگر وہ یہ بات نہیں مانتے تو اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں اپنے اس دین کے حوالے سے ان کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا یہاں تک کہ میں شہید ہو جاؤں' یا پھر اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کر دے۔

بدیل بن ورقاء نے کہا میں ان لوگوں تک آپ ﷺ کی کہی ہوئی بات پہنچا دوں گا۔ پھر وہ چلا گیا۔ قریش کے پاس آیا اور بولا میں ان صاحب کے پاس سے تمہارے پاس آیا ہوں میں نے انہیں ایک بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ اگر تم چاہو تو وہ میں

تمہارے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔ تو قریش کے بیوقوف لوگوں نے کہا ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے' تم ان کے بارے میں کوئی بھی چیز ہمیں بیان کرو' لیکن سمجھدار لوگوں نے کہا تم نے انہیں جو کہتے ہوئے سنا ہے وہ بیان کرو تو اس نے بتایا کہ میں نے انہیں یہ بات کہتے ہوئے سنا ہے۔ پھر اس نے قریش کو وہ تمام باتیں بتادیں جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھیں۔ اس وقت ابومسعود عروہ بن مسعود ثقفی کھڑا ہوا۔ وہ بولا: اے لوگو! کیا تم میرے لیے بچوں کی طرح نہیں ہو۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا کیا میں تمہارے لیے باپ کی جگہ نہیں ہوں۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا کیا تم لوگ مجھ پر کوئی الزام عائد کرتے ہو۔ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس نے کہا کیا تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ میں نے عکاظ میں شرکت کرنے والوں کو جنگ میں لڑائی کے لیے بلایا تھا اور جب انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا' تو میں اپنے بیوی بچوں اور پیروکاروں کو لے کر تمہارے پاس آ گیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو اس نے کہا ان صاحب نے تمہارے سامنے ایک مناسب پیشکش کی ہے۔ تم لوگ اسے قبول کرلو اور مجھے موقع دو۔ میں ان کے پاس جاتا ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ آپ ان کے پاس چلے جائیں۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرنی شروع کی۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی اس کے سامنے وہی بات بیان کی جو آپ ﷺ نے بدیل بن ورقاء سے کہی تھی۔ تو عروہ بن مسعود نے کہا یہ تو ٹھیک ہے اے محمد ﷺ آپ کی کیا رائے ہے کیا آپ ﷺ اپنی قوم کو جڑ سے ختم کر دیں گے۔ کیا آپ ﷺ نے کسی عرب کے بارے میں یہ بات سنی ہے' اس نے آپ ﷺ سے پہلے اپنی قوم کو سرے سے ختم کر دیا ہو اور اگر دوسری صورت ہوتی ہے (یعنی جنگ ہو جاتی ہے) تو اللہ کی قسم میں نے (آپ ﷺ کے ساتھ آنے والے) لوگوں کو دیکھ لیا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں یہ (جنگ کی صورت میں) بھاگ جائیں گے اور آپ ﷺ کو چھوڑ جائیں گے۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تم لات (نامی بت) کی شرمگاہ کو چوسو' کیا ہم بھاگ جائیں گے اور نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ جائیں گے۔ ابومسعود نے دریافت کیا یہ کون ہے۔ جب اسے بتایا گیا: یہ ابوقحافہ کے صاحبزادے ابوبکر ہیں' تو ابومسعود نے کہا۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم نے مجھ پر احسان نہ کیا ہوتا جس کا میں تمہیں بدلہ نہیں دے سکا تھا تو میں تمہاری اس بات کا جواب دیتا۔ اس کے بعد وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرنے لگا۔ وہ جب بھی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات کرتا تو نبی اکرم ﷺ کی داڑھی کو ہاتھ لگاتا تھا تو مغیرہ بن شعبہ ثقفی نبی اکرم ﷺ کے سرہانے کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے پاس تلوار تھی اور سر پر خود بھی رکھا ہوا تھا۔ جیسے ہی عروہ نے اپنا ہاتھ نبی اکرم ﷺ کی داڑھی شریف کی طرف بڑھایا۔ تو انہوں نے اپنی تلوار کا دستہ اس کے ہاتھ پر مارا اور بولا تم اپنے ہاتھ کو نبی اکرم ﷺ کی داڑھی شریف سے دور رکھو۔ عروہ نے اپنا سر اٹھایا اور دریافت کیا یہ کون ہے۔ لوگوں نے بتایا مغیرہ بن شعبہ ثقفی۔ عروہ نے کہا اے غدار کیا میں نے تمہاری غداری کی وجہ سے کوشش نہیں کی (یعنی اس کا تاوان ادا نہیں کیا)

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں کچھ لوگوں کے ساتھ تھے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کر کے ان کا مال حاصل کر لیا۔ پھر وہ آئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے' تو اسے میں قبول کر لیتا ہوں' لیکن جہاں تک مال کا تعلق ہے۔ تو اس میں سے کوئی چیز نہیں ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں پھر عروہ نے کن اکھیوں سے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا جائزہ لینا شروع کیا اللہ کی قسم نبی اکرم ﷺ جو بھی تھوک پھینکتے تھے وہ ان اصحاب میں سے کسی کی ہتھیلی پر گرتی تھی وہ اسے اپنے چہرے اور جلد پر مل لیتا تھا۔ جب نبی اکرم ﷺ انہیں کسی بات کا حکم دیتے تھے' تو وہ اسے پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرتے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ وضو کرتے تھے وہ لوگ آپ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے لڑ پڑتے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ بات چیت کرتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ کے سامنے وہ اپنی آوازیں پست رکھتے تھے اور وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی تعظیم کی وجہ سے نظر اٹھا کر آپ ﷺ کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔

جب عروہ بن مسعود اپنے ساتھیوں کے پاس واپس گیا۔ تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی قسم میں بادشاہوں کے پاس بھی گیا ہوں میں کسریٰ اور قیصر اور نجاشی کے پاس بھی گیا ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے ایسا کوئی بادشاہ نہیں دیکھا جس کے ساتھی اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں۔ جتنی حضرت محمد ﷺ کے ساتھی ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم اگر وہ کوئی تھوک پھینکتے ہیں۔ تو وہ ان میں سے کسی شخص کی ہتھیلی پر گرتی ہے اور وہ اسے اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا ہے' جب وہ انہیں کوئی حکم دیتے ہیں' تو تیزی سے ان کا حکم پورا کرنے کی طرف لپکتے ہیں۔ جب وہ وضو کرتے ہیں' تو وہ ان کے وضو کے بچے ہوئے پانی کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے لڑ پڑتے ہیں اور جب وہ بات چیت کرتے ہیں' تو وہ لوگ ان کے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی تعظیم کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ انہوں نے تمہارے سامنے ایک مناسب پیشکش کی ہے تم لوگ اسے قبول کرلو۔ پھر بنو کنانہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا۔ آپ لوگ مجھے موقع دیں میں ان کے پاس جاتا ہوں۔ جب وہ نبی اکرم ﷺ کو دور سے نظر آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ فلاں شخص ایک ایسی قوم سے تعلق رکھتا ہے' جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم کرتے ہیں۔ تو تم لوگ اس کے سامنے قربانی کے جانوروں کو کھڑا کر دو۔ راوی بیان کرتے ہیں قربانی کے جانوروں کو کھڑا کر دیا گیا اور لوگ تلبیہ پڑھتے ہوئے اس کے سامنے آئے۔ جب اس نے یہ صورت حال دیکھی تو بولا سبحان اللہ ان جیسے لوگوں کو بیت اللہ جانے سے نہیں روکا جا سکتا۔ جب وہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس گیا تو اس نے کہا میں نے قربانی کے جانور دیکھے ہیں' جن کی گردن میں ہار ڈال دیئے گئے ہیں اور ان پر نشان لگا دیئے گئے ہیں۔ اس لیے میرے خیال میں انہیں بیت اللہ جانے سے نہیں روکنا چاہئے پھر ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا جس کا نام مکرز تھا۔ اس نے کہا آپ لوگ مجھے موقع دیں میں ان کے پاس جاتا ہوں۔ لوگوں نے کہا آپ چلے جائیں ان کے پاس۔ جب وہ ان لوگوں کے سامنے آیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ مکرز ہے یہ ایک بدترین شخص ہے اس نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت شروع کی ابھی وہ بات کر ہی رہا تھا کہ اسی دوران سہیل بن عمرو آ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ سہیل ہے۔ اب اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تمہارے معاملے کو آسان کر دے گا۔

معمر نے مسور اور مروان کے حوالے سے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ سہیل آیا' تو اس نے کہا: آئیے اپنے اور ہمارے درمیان معاہدہ تحریر کروالیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے لکھنے والے شخص کو بلوایا۔ اور فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھو۔ سہیل نے کہا: جہاں تک لفظ رحمٰن کا تعلق ہے اللہ کی قسم مجھے نہیں معلوم اس سے مراد کیا ہے' بلکہ آپ یہ لکھیں باسمك اللهم پھر نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا۔ تم لکھو یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کر رہے ہیں۔ تو سہیل بن عمرو نے کہا اگر ہمیں یہ پتہ ہوتا کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ تو ہم آپ ﷺ کو بیت اللہ جانے سے نہ روکتے اور آپ ﷺ سے جنگ نہ کرتے بلکہ آپ ﷺ یہ لکھیں محمد بن عبداللہ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم بے شک میں اللہ کا رسول ہوں اگرچہ تم میری تکذیب کرتے ہو۔ تم محمد بن عبداللہ لکھو۔

زہری کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی وجہ یہی تھی کہ آپ نے فرمادیا تھا: وہ لوگ مجھ سے جو بھی مطالبہ کریں گے جس میں وہ اللہ کی حرمات کا احترام کریں تو میں ان کا وہ مطالبہ پورا کروں گا۔

راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (یہ معاہدہ) اس شرط پر ہوگا کہ تم لوگ ہمیں بیت اللہ تک جانے دو گے۔ ہم اس کا طواف کریں گے۔ تو سہیل بن عمرو نے کہا کہ ہم دباؤ میں آگئے ہیں۔ آپ اگلے سال آئیں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے یہی تحریر کروادیا۔ سہیل بن عمرو نے کہا۔ اس شرط پر کہ ہم میں سے جو بھی شخص آپ ﷺ کے پاس آئے گا۔ اگرچہ وہ آپ ﷺ کے دین کا ماننے والا ہو۔ یا آپ ﷺ کے دین کو اختیار کرنا چاہتا ہو۔ پھر بھی آپ ﷺ اسے ہماری طرف واپس کردیں گے۔ مسلمانوں نے کہا سبحان اللہ ایسے شخص کو مشرکین کو کیسے واپس کیا جاسکتا ہے جو مسلمان ہونا چاہتا ہو۔ اسی دوران ابوجندل بن سہیل بن عمرو زنجیر گھسیٹتے ہوئے آگئے۔ وہ مکہ کے زیریں حصے سے باہر آئے تھے۔ وہ مسلمانوں کے درمیان آکر گر گئے تو سہیل بن عمرو نے کہا اے محمد یہ وہ پہلی شرط ہے جس پر ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ معاہدہ کیا ہے۔ آپ ﷺ اسے ہمیں واپس کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابھی یہ معاہدہ شروع نہیں ہوا۔ تو سہیل بن عمرو نے کہا اللہ کی قسم پھر میں کسی بھی چیز پر آپ ﷺ کے ساتھ کبھی کوئی معاہدہ نہیں کروں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تم اسے میری خاطر رہنے دو۔ اس نے کہا میں اسے آپ ﷺ کی خاطر نہیں رہنے دوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا کرلو۔ اس نے کہا میں ایسا نہیں کروں گا۔ اس پر مکرز نے کہا ہم اسے آپ ﷺ کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔

تو ابوجندل بن سہیل بن عمرو نے کہا: اے مسلمانوں کے گروہ کیا مجھے مشرکین کی طرف لوٹا دیا جائے گا جبکہ میں مسلمان ہوکر آیا ہوں۔ کیا تم لوگوں نے دیکھا نہیں ہے میری کیا حالت ہے؟ (راوی کہتے ہیں:) ان صاحب کو اللہ کی راہ میں شدید عذاب دیا گیا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اللہ کی قسم جب سے میں مسلمان ہوا تھا۔ میں نے کبھی کوئی شکایت نہیں کی تھی۔ صرف اس دن کی۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: کیا آپ ﷺ اللہ کے سچے رسول نہیں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا: کیا ہم لوگ حق پر نہیں ہیں اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا پھر ہم اپنے دین کے بارے میں کیوں کمتر ہوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں میں نے اپنے پروردگار کی نافرمانی نہیں کی ہے وہ میرا مددگار ہے۔ میں نے کہا کیا آپ ﷺ نے ہمیں یہ بات نہیں بتائی تھی کہ ہم بیت اللہ تک آئیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ کیا میں نے تمہیں یہ بتایا تھا کہ تم اسی سال بیت اللہ تک جاؤ گے۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس تک جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا میں نے کہا اے ابوبکر کیا یہ اللہ کے سچے نبی نہیں

ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا۔ ہم لوگ حق پر نہیں ہیں اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا۔ پھر ہم اپنے دین کے معاملے میں کیوں کم تر ہوں۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے صاحب وہ اللہ کے رسول ہیں انہوں نے اپنے پروردگار کی نافرمانی نہیں کی ہوگی۔ ان کا پروردگار ان کا مددگار ہے۔ تم مرتے دم تک ان کی رکاب کو مضبوطی سے تھام کر رکھو۔ اللہ کی قسم وہ حق پر ہیں۔ میں نے دریافت کیا: کیا انہوں نے ہمیں یہ بات نہیں کی تھی۔ ہم عنقریب بیت اللہ تک آئیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا انہوں نے تمہیں یہ کہا تھا کہ تم اسی سال وہاں تک جاؤ گے۔ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم وہاں جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس بارے میں بڑی کوشش کی یعنی کسی طرح یہ معاہدہ ختم ہو جائے۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معاہدہ تحریر کروا کر فارغ ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا۔ تم لوگ قربانی کے جانور قربان کردو اور سر منڈوالو۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم ان میں سے کوئی بھی شخص کھڑا نہیں ہوا۔ اسے یہ امید تھی شاید اللہ تعالیٰ اس بارے میں کوئی نیا فیصلہ نازل کردے۔ جب ان میں سے کوئی بھی شخص کھڑا نہیں ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں کی طرف سے اس طرح کی صورتحال کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرنا چاہتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے ساتھ کوئی بات نہ کریں اور اپنا قربانی کا جانور قربان کردیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر منڈوانے والے کو بلائیں۔ (وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مونڈ دے گا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے ساتھ کوئی بات نہیں کی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا جانور ذبح کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوانے والے کو بلوایا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مونڈ دیا۔ جب لوگوں نے یہ صورت حال دیکھی تو لوگوں نے ایک دوسرے کے سر مونڈنے شروع کردیئے یہاں تک کہ ان کے درمیان ہاتھا پائی ہونے لگی۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ پھر کچھ مومن عورتیں آئیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے۔

''اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن خواتین ہجرت کر کے آئیں۔''

یہ آیت کے آخر تک ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ شرک میں اپنی دو بیویوں کو طلاق دے دی تھی۔ ان دونوں میں سے ایک نے معاویہ بن ابوسفیان سے شادی کرلی تھی اور دوسری نے صفوان بن امیہ کے ساتھ شادی کرلی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ واپس تشریف لائے تو ابوبصیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب تھے جو مسلمان ہو گئے تھے۔ قریش نے ان کے مطالبے کے لیے دو آدمیوں کو بھیجا۔ ان لوگوں نے کہا ہمارے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان یہ معاہدہ ہوا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو ان دو آدمیوں کے حوالے کر

دیا۔ وہ دونوں روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ وہ دونوں ان کے ہمراہ ذوالحلیفہ تک پہنچے تو وہاں کھجوریں کھانے لگے۔ حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے ان دو آدمیوں میں سے ایک سے کہا اللہ کی قسم اے فلاں میں دیکھ رہا ہوں تمہاری یہ تلوار بہت عمدہ ہے اس نے کہا جی ہاں اللہ کی قسم یہ بہت عمدہ ہے میں اسے کئی مرتبہ آزما چکا ہوں۔ حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بھی دکھاؤ میں اس کا جائزہ لوں۔ اس نے وہ تلوار انہیں دی۔ انہوں نے وہ تلوار اسے مار کر اسے ٹھنڈا کر دیا، دوسرا شخص بھاگ کر مدینہ منورہ آ گیا۔ وہ مسجد میں داخل ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص خوف زدہ لگ رہا ہے۔ جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا' تو اس نے بتایا۔ اللہ کی قسم انہوں نے میرے ساتھی کو مار دیا اور مجھے بھی مار دیں گے اس دوران ابو بصیر آ گئے۔ انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدے کو پورا کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان کی طرف لوٹا دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے نجات دے دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کی ماں برباد ہو۔ کاش اس کے ساتھ کوئی اور شخص ہوتا۔ جب انہوں نے یہ بات سنی۔ تو انہیں اندازہ ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ انہیں ان لوگوں کی طرف واپس کر دیں گے۔ وہ وہاں سے نکلے یہاں تک کہ سمندر کے کنارے آ گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابو جندل بن سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں سے فرار ہو کر حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہ سے جا ملے پھر قریش کا جو بھی شخص نکلتا تھا۔ یعنی جس نے بھی اسلام قبول کیا ہوتا۔ وہ جا کر ابو بصیر سے مل جاتا۔ یہاں تک کہ ان کے پاس ایک گروہ اکٹھا ہو گیا۔ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم وہ قریش کے جس بھی اونٹ کے بارے میں سنتے وہ شام جانے کے لیے نکلا ہے' تو اس کے سامنے آ کر ان لوگوں کو قتل کر دیتے اور ان کا مال حاصل کر لیتے۔ قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیغام بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا واسطہ دیا اور رحم کی درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو پیغام بھجوائیں کہ اب جو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے گا وہ محفوظ ہو گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو پیغام بھجوایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی:

''اور وہی وہ ذات ہے' جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے مکہ کے نشیب میں روک دیا۔''

یہ آیت یہاں تک ہے۔ ''جاہلیت کی حمیت''۔

ان کی حمیت یہ تھی کہ وہ اس بات کا اقرار نہیں کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی ہیں اور انہوں نے اس بات کا اقرار نہیں کیا تھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كَاتِبَ الْكِتَابِ بَيْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ مِمَّا وَصَفْنَا كَانَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان (معاہدے کو) جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' تحریر کرنے والی شخصیت حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ تھے

4873 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ إِسْرَائِيْلَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): اِعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبٰى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَّدَعُوْهُ أَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ، حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ يُّقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالُوْا: لَا نُقِرُّ بِهٰذَا لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا، وَلٰكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: أَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ لِعَلِيٍّ: امْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَا أَمْحُوْكَ أَبَدًا، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ، فَأَمَرَ فَكَتَبَ مَكَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُحَمَّدًا، فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنْ لَا يَدْخُلَ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ، إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقُرُبِ، وَلَا يَخْرُجُ مِنْهَا بِأَحَدٍ يَّتْبَعُهُ، وَلَا يَمْنَعُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ إِنْ أَرَادَ أَنْ يُّقِيْمَ بِهَا، فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوْا: قُلْ لِصَاحِبِكَ فَلْيَخْرُجْ عَنَّا، فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبِعَتْهُمْ، بِنْتُ حَمْزَةَ تُنَادِيْ يَا عَمِّ، يَا عَمِّ، فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ رِضْوَانَ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ: لِفَاطِمَةَ دُوْنَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ، فَحَمَلَتْهَا، فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ، وَزَيْدٌ، وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَخَذْتُهَا، وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّيْ، وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّيْ وَخَالَتُهَا تَحْتِيْ، وَقَالَ زَيْدٌ: ابْنَةُ أَخِيْ، فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ لِخَالَتِهَا، وَقَالَ: الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ، وَقَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّيْ، وَأَنَا مِنْكَ، وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: أَشْبَهْتَ خَلْقِيْ، وَخُلُقِيْ، وَقَالَ لِزَيْدٍ: أَنْتَ أَخُوْنَا وَمَوْلَانَا

✿✿ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ذی القعدہ کے مہینے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا' تو اہل مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں داخل ہونے سے منع کر دیا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ وہ مکہ میں تین دن قیام کریں گے۔ جب ان لوگوں نے معاہدہ تحریر کر دیا تو انہوں نے یہ بات تحریر کی کہ یہ وہ معاہدہ ہے' جو اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کر رہے ہیں' تو کفار نے کہا۔ ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ اگر ہمیں یہ پتہ ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چیز سے نہ روکتے' بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن عبداللہ ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہی تحریر کریں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا لفظ ''رسول اللہ'' مٹا دو۔ انہوں نے عرض کی: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کا اسم گرامی) کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریر کو لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو باقاعدہ لکھنا نہیں آتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت لفظ رسول اللہ کی جگہ لفظ محمد لکھ دیا گیا اور یہ تحریر کیا گیا یہ وہ معاہدہ ہے' جو محمد بن عبداللہ کر رہے ہیں۔ کہ وہ ہتھیار لے کر مکہ میں داخل نہیں ہوں گے البتہ ان کی تلواریں میان میں ہوں گی اور وہ مکہ میں سے کسی ایسے شخص کو ساتھ لے کر نہیں جائیں گے جو ان کا پیروکار ہو گا اور وہ اپنے ساتھیوں میں سے کسی ایسے شخص کو نہیں روکیں گے جو مکہ میں مقیم رہنا چاہے گا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے آئے اور طے شدہ مدت گزر

4873- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان العجلي، فمن رجال البخاري. وأخرجه البخاري (1844) في جزاء الصيد: باب لبس السلاح للمحرم، و (2699) في الصلح: باب كيف يكتب هذا ما صالح فلان بن فلان . . .، و (4251) في المغازي: باب عمرة القضاء، عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/298، والدارمي 2/237-238 من طريقين عن إسرائيل، به. وقد تقدم عند المؤلف برقم (4849).

گئی تو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے آقا سے کہیے کہ وہ ہمارے پاس سے تشریف لے جائیں کیونکہ متعین مدت پوری ہوگئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہونے لگے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتی ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آئی۔ اے چچا اے چچا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بچی کو پکڑ لیا انہوں نے اس بچی کا ہاتھ پکڑا اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ تم اپنی چچازاد کو سنبھالو۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے اٹھالیا۔

اس لڑکی کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلاف ہوگیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے میں نے حاصل کیا ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ میری چچازاد ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا یہ میری بھتیجی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچی کے بارے میں اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم شکل وصورت اور اخلاق میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم ہمارے بھائی اور ہمارے آزاد کردہ غلام ہو۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَدَدِ الَّذِى كَانَ مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ

(صحابہ کرام) کی اس تعداد کا تذکرہ جو حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی

4874 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دِعَامَةَ السَّدُوسِيِّ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ: كَمْ كَانُوا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟، قَالَ: اَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ، قَالَ: قُلْتُ: اِنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: كَانُوا اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ، قَالَ: اَوْهَمَ جَابِرٌ هُوَ الَّذِى حَدَّثَنِى، اَنَّهُمْ كَانُوا اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ

❁❁ قتادہ بیان کرتے ہیں میں نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر ان لوگوں کی تعداد کتنی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: ایک ہزار پانچ سو۔ راوی کہتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ تو کہتے ہیں ان کی تعداد ایک ہزار چار سو تھی۔ تو سعید نے کہا انہیں غلط فہمی ہوئی ہوگی۔ انہوں نے خود مجھے یہ بات بتائی ہے ان کی تعداد ایک ہزار پانچ سو تھی۔

4874- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الله بن بَزِيع، فمن رجال مسلم . ابن المفضل: هو بشر .وأخرجه البيهقي 5/235 من طريقين عن قرة بن خالد، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري (4153) في المغازي: باب غزوة بدر، من طريق سعيد، عن قتادة، به .وأخرجه بنحوه من طرق عن جابر: أحمد 3/310 و 329، والطيالسي (1729)، والبخاري (4152)، ومسلم (1856) (72) و (73) في الإمارة: باب استحباب مبايعة الإمام الجيش عند إرادة القتال . . .، والبيهقي 5/235 .

ذِكْرُ خَبَرِ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ اَنَّ عَدَدَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ كَانَ دُوْنَ الْقَدْرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے علم حدیث میں مہارت نہ رکھنے والے شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ حدیبیہ کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد اس مقدار کے علاوہ تھی جو ہم نے ذکر کی ہے

4875 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ، فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ اٰخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، وَهِيَ السَّمُرَةُ، وَقَالَ: بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر ہماری تعداد ایک ہزار چار سو تھی۔ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درخت کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا ہوا تھا۔ وہ سمرہ کا درخت تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت اس بات پر کی تھی۔ کہ ہم فرار اختیار نہیں کریں گے۔ ہم نے موت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نہیں کی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ تَفَرَّدَ بِهَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں

4876 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ*، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): ثُمَّ بَايَعَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُوَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَاَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ اَغْصَانِهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلٰكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَا نَفِرَّ وَهُمْ يَوْمَئِذٍ اَلْفٌ وَّاَرْبَعُ مِائَةٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الصَّحِيحُ اَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ، عَلٰى مَا قَالَهُ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

4875- إسناده صحيح، يزيد بن موهب ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . وأخرجه مسلم (1856) (67)، والنسائي في التفسير كما في " التحفة " 2/341 من طريقين عن الليث، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/396، ومسلم (1856) (68) و (69)، والترمذي (1594) من طرق عن أبي الزبير، به . وأخرجه أحمد 3/310، ومسلم (1856) (71) و (74)، والبخاري (4154)، والترمذي (1591)، والنسائي 7/140-141 في البيعة: باب البيعة على أن لا نفرَّ، والبيهقي 5/235 من طرق عن جابر، به .

4876- إسناده صحيح على شرط مسلم . وقد تقدم برقم (4551) .

❁❁ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر حدیبیہ کے موقع پر لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت درخت کے نیچے موجود تھے میں نے اس درخت کی ایک شاخ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے اوپر اٹھا رکھی تھی۔ ہم نے موت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نہیں کی تھی' بلکہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت اس بات پر کی تھی کہ ہم فرار اختیار نہیں کریں گے۔ اس دن لوگوں کی تعداد ایک ہزار چار سو تھی۔

(امام ابن حبان کہتے ہیں:) درست یہ ہے کہ صحابہ کرام کی تعداد ایک ہزار پانچ سو تھی' جیسا کہ سعید بن مسیب نے بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ حَبْسِ الْإِمَامِ أَهْلَ الْعَهْدِ وَأَصْحَابَ بُرُدِهِمْ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' امام کے لیے کسی ذمی یا (مشرکین) کے سفیر کو اسلامی سلطنت میں قید کرنا جائز نہیں ہے

4877 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا رَافِعٍ أَخْبَرَهُ، (متن حدیث): أَنَّهُ أَقْبَلَ بِكِتَابٍ مِنْ قُرَيْشٍ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُلْقِيَ فِي قَلْبِيَ الْإِسْلَامُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَخِيسُ بِالْعَهْدِ، وَلَا أَحْبِسُ الْبُرُدَ، وَلَكِنِ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ، فَإِنْ كَانَ فِي قَلْبِكَ الَّذِي فِي قَلْبِكَ الْآنَ، فَارْجِعْ، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ إِنِّي أَقْبَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْلَمْتُ قَالَ بُكَيْرٌ: وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا رَافِعٍ كَانَ قِبْطِيًّا

❁❁ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ قریش کا مکتوب لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام کی محبت گھر کر گئی۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم میں کبھی ان کی طرف واپس نہیں جاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کروں گا اور میں قاصد کو اپنے پاس نہیں رکھوں گا۔ ان کے پاس واپس جاؤ۔ اگر تمہارے دل میں وہی چیز رہی جو تمہارے ذہن میں اب ہے' تو تم واپس آ جانا۔ راوی کہتے ہیں: میں ان لوگوں کے پاس واپس آ گیا۔ پھر میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا۔

ابوبکیر نامی راوی بیان کرتے ہیں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ قبطی تھے۔

4877– إسناده صحيح . وأخرجه النسائي في السير كما في " التحفة " 9/199 عن الحارث بن مسكين وأبي الربيع سليمان بن داوُد المهري، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داوُد (2758) في الجهاد: باب في الإمام يُستَجَنُّ به في العهود، والحاكم 3/598 والبيهقي 9/145، والطبراني (963) من طرق عن ابن وهب، به .وأخرجه أحمد 6/8 عن عبد الجبار بن محمد الخطابي، عن ابن وهب، وقال: عن أبيه، عن جده .وجاء في " تهذيب الكمال " 6/218 في ترجمة الحسن بن علي: روى عن جده أبي رافع، وقيل: عن أبيه، عن جده .

بَابُ الرَّسُوْلِ

باب: سفارت کا بیان

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ رُسُلِ الْكُفَّارِ اِذَا قَدِمُوْا بُلْدَانَ الْإِسْلَامِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جب کفار کے سفارتکار اسلامی شہروں میں آ جائیں' تو انہیں قتل کرنے کی ممانعت ہے

4878 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَوْلَا اَنَّكَ رَسُوْلٌ لَقَتَلْتُكَ - يَعْنِیْ رَسُوْلَ مُسَيْلِمَةَ -

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''اگر تم سفیر نہ ہوتے تو میں تمہیں قتل کر دیتا (راوی کہتے ہیں) یعنی مسیلمہ کے سفیر کو یہ فرمایا تھا''

ذِكْرُ اسْمِ هٰذَا الرَّسُوْلِ الَّذِیْ اَرَادَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلِهٖ لَوْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلًا

اس سفیر کے نام کا تذکرہ' جسے قتل کرنے کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا تھا اگر وہ سفیر نہ ہوتا (تو اسے قتل کر دیا جاتا)

4879 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ،

4878– إسناده حسن . عاصم: هو ابن بهدلة الكوفى أبو بكر المقرء روى له أصحاب السنن، وحديثه عند الشيخين مقرون، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات على شرط الشيخين . وأخرجه النسائي في السير من " الكبرى " كما في " التحفة " 7/48، والبزار (1681)، والبيهقي 9/211 من طريقين عن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/390–391 و 396، والبيهقي 9/212 من طريق المسعودي، عن عاصم، به . وأخرجه أحمد 1/404 و 406، والدارمي 2/235 من طريقين عن ابن مسعود .

(متن حدیث): ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللَّهِ، فَقَالَ: مَا بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ إِحْنَةٌ، وَإِنِّي مَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ لِبَنِي حَنِيفَةَ، فَإِذَا هُمْ يُؤْمِنُونَ بِمُسَيْلِمَةَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ، فَجِيءَ بِهِمْ فَاسْتَتَابَهُمْ غَيْرَ ابْنِ النَّوَّاحَةِ، وَقَالَ: لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَوْلَا أَنَّكَ رَسُولٌ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ وَأَنْتَ الْيَوْمَ لَسْتَ بِرَسُولٍ، فَأَمَرَ قَرَظَةَ بْنَ كَعْبٍ، فَضَرَبَ عُنُقَهُ فِي السُّوقِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى ابْنِ النَّوَّاحَةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ قَتِيلًا، فِي السُّوقِ

۞۞ حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: میرے اور کسی بھی عرب کے درمیان کوئی پوشیدہ دشمنی نہیں ہے میں بنوحنیفہ کی مسجد کے پاس سے گزرا وہ لوگ مسیلمہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی طرف پیغام بھیجا۔ ان لوگوں کو لایا گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے توبہ کروائی۔ صرف ابن نواحہ نے توبہ نہیں کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر تم قاصد نہ ہوتے تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا۔''

(پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا) آج تم قاصد نہیں ہو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے قرظہ بن کعب کو حکم دیا۔ تو انہوں نے بازار میں اس شخص کی گردن اڑا دی پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جو شخص ابن نواحہ کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اسے بازار میں مقتول پڑا ہوا دیکھ لے۔

4879- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حارثة بن مضرِّب فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة .وأخرجه أبو داوُد (2762) في الجهاد: باب في الرسل، والطحاوي في " مشكل الآثار " 4/61، والبيهقي 9/211 عن محمد بن كثير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/384، والنسائي في السير كما في " التحفة " 7/18 من طريق الأعمش، عن أبي إسحاق، به . وانظر ما قبله .

بَابُ الذِّمِّيِّ وَالْجِزْيَةِ

باب: ذمی اور جزیہ کا بیان

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِمَنْ اَسْمَعَ اَهْلَ الْكِتَابِ مَا يَكْرَهُوْنَهُ

ایسے شخص کے جہنم میں داخلے کے واجب ہونے کا تذکرہ جو اہل کتاب کو وہ بات سناتا ہے، جسے وہ ناپسند کرتے ہیں

4880 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ، قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ سَمَّعَ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا دَخَلَ النَّارَ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص کسی یہودی یا عیسائی کو سناتا ہے (شاید اس سے مراد یہ ہے: اسے ناحق طور پر قتل کرتا ہے) وہ جہنم میں داخل ہوگا۔"

ذِكْرُ نَفْيِ وُجُودِ رَائِحَةِ الْجَنَّةِ عَنِ الْقَاتِلِ الْمُعَاهَدَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

مشرکین سے تعلق رکھنے والے معاہد (ذمی) کو قتل کرنے والے شخص کے جنت کی بو سونگھنے کی نفی کا تذکرہ

4881 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا

4880- إسناده صحيح على شرطهما . أبو الوليد: هو الطيالسي: هشام بن عبد الملك، وأبو بشر: هو جعفر بن إياس بن أبي وحشية . وهذا الحديث لم أجده عند غير المؤلف .

4881- أحمد بن يحيى بن حميد الطويل ذكره المؤلف في " الثقات " 8/10، فقال: من أهل البصرة، روى عن حماد بن سلمة، حدثنا عنه أبو خليفة، مات سنة خمس وعشرين ومئتين أو قبلها أو بعدها بقليل، وذكره ابن أبي حاتم في " الجرح والتعديل " 2/81، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم . وأخرجه النسائي في السير من " الكبرى " كما في " التحفة " 9/42 عن إبراهيم بن يعقوب، عن حجاج بن منهال، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد وقال: هذا خطأ، والصواب حديث ابن علية يعني عن يونس، عن الحكم بن الأعرج، عن الأشعث بن ثُرمُلة، عن أبي بكرة، وهو الحديث الآتي عند المؤلف بعد هذا . وأخرجه الحاكم 1/44 من طريق أبي سلمة موسى بن إسماعيل، عن حماد بن سلمة به، وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه .

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ذمی کو قتل کردے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَنْ قَاتِلِ الْمُسْلِمِ الْمُعَاهَدِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' مسلمان یا معاہد کو قتل کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا

4882 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ ثُرْمُلَةَ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حَقِّهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ اَنْ يَشُمَّ رِيحَهَا،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: هٰذِهِ الْاَخْبَارُ كُلُّهَا مَعْنَاهَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُرِيدُ جَنَّةً دُونَ جَنَّةِ الْقَصْدِ مِنْهُ، الْجَنَّةُ الَّتِي هِيَ اَعْلٰى وَاَرْفَعُ يُرِيدُ مَنْ فَعَلَ هٰذِهِ الْخِصَالَ، اَوِ ارْتَكَبَ شَيْئًا مِنْهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، اَوْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الَّتِي هِيَ اَرْفَعُ الَّتِي يَدْخُلُهَا مَنْ لَمْ يَرْتَكِبْ تِلْكَ الْخِصَالَ، لِاَنَّ الدَّرَجَاتِ فِي الْجِنَانِ يَنَالُهَا الْمَرْءُ بِالطَّاعَاتِ، وَحَطُّهُ عَنْهَا يَكُونُ بِالْمَعَاصِي، الَّتِي ارْتَكَبَهَا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ناحق طور پر کسی ذمی کو قتل کردے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس بات کو حرام قرار دیتا ہے' وہ جنت کی بو بھی محسوس کرے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان تمام روایات کا مفہوم یہ ہے: وہ شخص کسی ایک مخصوص قسم کی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ البتہ دوسری جنت میں داخل ہوسکتا ہے اور اس سے مراد جنت کا بالائی حصہ ہے' جس میں وہ داخل نہیں ہوگا۔ یعنی وہ شخص جو اس طرح کے کسی فعل کا مرتکب ہوتا ہے یا کسی بھی ایسی چیز کا مرتکب ہوتا ہے' جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کردیتا ہے یا وہ شخص اس کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ تو اس سے مراد وہ جنت ہے' جو جنت کا بلند ترین مرتبہ ہے' جس میں ان کاموں کا مرتکب

4882– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير الأشعث بن ثُرملة، فقد روى له النسائي وهو ثقة. وأخرجه أحمد 5/36 و38 و 52، والنسائي 8/25، وفي السير كما في " التحفة " 9/37، والحاكم 1/44، والبيهقي 9/205 من طرق عن يونس بن عبيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الدولابي في " الكنى والأسماء " 2/126 من طريق حميد أبي المغيرة العجلي، عن الأشعث، به. وانظر ما قبله، وسيأتي برقم (7339) و (7340). وفي الباب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رفعه " من قتل معاهَداً لم يرح رائحة الجنة، وإن ريحها توجد من مسيرة أربعين عاماً " أخرجه أحمد 2/186، والبخاري (3166) و (6914)، والنسائي 8/25، وابن ماجه (2686)، وصححه الحاكم 2/126–127 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

شخص داخل نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے: جنت کے مختلف درجات ہیں۔ جن تک آدمی نیکیاں کرنے کی وجہ سے پہنچتا ہے اور گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے ان میں سے کسی ایک مرتبے سے نیچے آجاتا ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ قَضَاءِ حُقُوقِ اَهْلِ الذِّمَّةِ اِذَا كَانُوا مُجَاوِرِينَ لَهُ فَطَمِعَ فِي اِسْلَامِهِمْ

اہل ذمہ کے حقوق کی ادائیگی کے مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ رہ رہے ہوں اور آدمی کو ان کے اسلام قبول کرنے کی امید بھی ہو

4883 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْخَطِيبُ، بِالْاَهْوَازِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيًّا

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کی عیادت کی تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے پہلے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4884 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَلَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ غُلَامًا يَهُودِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلِمْ، فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيهِ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَاْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ: فَاَسْلَمَ، قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک یہودی لڑکا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کرنے کے لیے اس کے پاس تشریف لائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تم اسلام قبول کرلو۔ اس

4883– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبدة بن عبد الله فمن رجال البخاري . وانظر ما بعده .

4884– إسناده صحيح . إبراهيم بن الحسن العلاف البصري روى عنه جمع، وذكره المؤلف في " الثقات " 8/78، وقال أبو زرعة: كان صاحب قرآن وكان بصيراً به، وكان شيخاً ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه أحمد 3/175 و227 و 280، والبخاري (1356) في الجنائز: باب إذا أسلم الصبي فمات هل يصلى عليه . . .، و (5657) في المرضى: باب عيادة المشرك، وأبو داوُد (3095) في الجنائز: باب في عيادة الذمي، والنسائي في السير كما في " التحفة " 1/111، والبخاري في " الأدب المفرد " (524)، وأبو يعلى (3350)، والبيهقي 3/383 و 6/206، والبغوي (57) من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 4/291 من طريقين عن شريك، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن جبير، عن أنس .

نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے سرہانے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے باپ نے اس سے کہا: تم حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مان لو۔ راوی کہتے ہیں: تو اس نے اسلام قبول کر لیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کے پاس سے واپس تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے ہر طرح کی حمد اللہ کے لیے مخصوص ہے' جس نے اس کو جہنم سے بچا لیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ مُخَالَطَةِ الْمُسْلِمِ لِلْمُشْرِكِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْقَبْضِ وَالِاقْتِضَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' خرید و فروخت اور لین دین میں مسلمان مشرک سے مل سکتا ہے

4885 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِى الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا وَكَانَ لِيْ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ لِي: لَا اَقْضِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، قَالَ: قُلْتُ: لَنْ اَكْفُرَ بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ، ثُمَّ تُبْعَثَ، قَالَ: وَاِنِّيْ لَمَبْعُوْثٌ بَعْدَ الْمَوْتِ سَوْفَ اَقْضِيكَ، اِذَا رَجَعْتَ اِلَيَّ مَالِي، وَوَلَدِي، قَالَ: فَنَزَلَتْ، هٰذِهِ الْاٰيَةُ (اَفَرَاَيْتَ الَّذِىْ كَفَرَ بِاٰيَاتِنَا، وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا) (مریم: 77)

✿✿ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سنار تھا۔ میں نے عاص بن وائل سے کچھ قرض واپس لینا تھا۔ میں اس کے پاس آیا اور اس سے قرض کا تقاضا کیا۔ اس نے مجھ سے کہا میں اس وقت تک تمہارا قرض ادا نہیں کروں گا۔ جب تک تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کر دیتے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا میں ان کا اس وقت تک انکار نہیں کروں گا' جب تک تم مر نہیں جاتے اور دوبارہ زندہ نہیں ہوتے۔ اس نے کہا کہ اگر مجھے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا' تو میں تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ کیونکہ اس وقت میرا مال اور میری اولاد مجھے دوبارہ واپس مل جائیں گے۔

4885- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه الواحدى فى "أسباب النزول" ص 204 من طريق أبى خيثمة وعلى بن مسلم، كلاهما عن وكيع، بهذا الإسناد .وأخرجه البخارى (4735) فى التفسير: باب (ونرثه ما يقول ويأتينا فرداً)، ومسلم (2795) فى صفات المنافقين وأحكامهم: باب سؤال اليهود النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التقاضى، والطبرانى (3653) من طرق عن وكيع، به .وأخرجه أحمد 5/111، والبخارى (2091) فى البيوع: باب ذكر القين والحداد و (2275) فى الإجارة: باب هل يؤاجر الرجل نفسه من مشرك فى أرض الحرب، و (2425) فى الخصومات: باب التقاضى، و (4734) فى التفسير: باب (كلا سنكتب ما يقول ونمد له من العذاب مداً)، والترمذى (231) فى التفسير: باب ومن سورة مريم، والنسائى فى التفسير من "الكبرى" كما فى "التحفة" 3/118، والطبرى فى "جامع البيان" 16/120، والواحدى فى "أسباب النزول" ص 204، والطبرانى (3651) و (3652) و (3654)، والبغوى فى "معالم التنزيل" 3/207-208 من طرق عن الأعمش .وسيرد عند المؤلف برقم (5010) من طريق آخر .

راوی بیان کرتے ہیں تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

"کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو ہماری آیات کا انکار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے مجھے مال اور اولاد ضرور دیئے جائیں گے۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى (حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ) (التوبۃ: 29)

اس روایت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت کرتی ہے

"یہاں تک کہ وہ مجبور ہو کر جزیہ دیں جبکہ وہ کم تر ہوں"

4886 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ، فَاَمَرَنِىْ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً، وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا، اَوْ تَبِيْعَةً، وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا، اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا اور یہ ہدایت دی کہ میں گائے میں سے ہر چالیس میں سے ایک "مسنہ" اور تیس میں سے ایک "تبیع" وصول کروں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے وزن کے برابر "معافر" (مخصوص قسم) کی خوشبو وصول کروں۔

4886– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن عيسى فمن رجال مسلم، وهو صدوق يخطىء، وقد توبع عليه. شقيق: هو ابن سلمة أبو وائل .وأخرجه ابن ماجه (1803) في الزكاة: باب صدقة البقر، عن محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/230 وعبد الرزاق (6841)، والطيالسي (567)، والدارمي 1/382، وأبو داؤد (1378) في الزكاة: باب في زكاة السائمة، والترمذي (623) في الزكاة: باب ما جاء في زكاة البقر، وابن الجارود (343)، والنسائي 5/25–26 و 26 في الزكاة: باب زكاة البقر، والدارقطني 2/102، والحاكم 1/398، والبيهقي 4/98 و 9/193 من طرق عن الأعمش، به . قال الترمذي: هذا حديث حسن، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي .وأخرجه الدارمي 1/382، والبيهقي 9/187 من طريق عاصم، عن أبي وائل، به .وأخرجه أبو داؤد (1577)، والدارقطني 2/102، والبيهقي 4/98 من طريق الأعمش، عن إبراهيم، عن مسروق، به .

كِتَابُ اللُّقْطَةِ

لقطہ (گم شدہ ملنے والی چیز) کے بارے میں روایات

4887 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْجَذْمِيِّ، عَنِ الْجَارُودِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ

حضرت جاروت رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان کی گمشدہ چیز جہنم کا شعلہ ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ اَرَادَ بِهِ بَعْضَ الضَّالِّ لَا الْكُلَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

''مسلمان کی گمشدہ چیز'' اس کے ذریعے آپ کی مراد بعض گمشدہ چیزیں ہیں تمام گمشدہ چیزیں مراد نہیں ہیں

4888 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

4887– إسناده قوى، أو مسلم الجذمي روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات" 5/581، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين . يزيد بن عبد الله: هو ابن الشخير أبو العلاء، وأبان: هو ابن يزيد العطار . وهو في "مسند أبي يعلى" (919) و (1539) .وأخرجه الطبراني في "الكبير" (2114) من طريق مسلم بن إبراهيم، عن أبان، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي (1234)، وأحمد 5/80، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 2/406، والطحاوي 4/133، والطبراني (2109) و (2115) و (2116) و (2117)، والبيهقي 6/190 من طريق عن قتادة، به .وعلّقه الترمذي بإثر الحديث (1881) في الأشربة: باب ما جاء في النهي عن الشرب قائماً .

4888– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخاري، يحيى: هو ابن سعيد القطان، وحميد: هو ابن أبي حميد الطويل، والحسن: هو البصري، مطرف: هو ابن عبد الله بن الشخير .وأخرجه ابن سعد 7/34، وأحمد 4/25، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 4/360، وابن ماجه "2502" في اللقطة: باب ضالة الإبل البقر والغنم، وأبو عبيد في "غريب الحديث" 1/22 و2/203، والطحاوي 2/133، والبيهقي 6/191، والبغوي "2209" و"2210" من طرق عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد .

(متن حدیث): قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطٌ مِّنْ بَنِيْ عَامِرٍ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا نَجِدُ فِي الطَّرِيْقِ هَوَامِيَ مِنَ الْاِبِلِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ

٭٭ مطرف اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بنو عامر سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہمیں راستے میں اونٹ ملے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی گم شدہ چیز جہنم کا شعلہ ہے۔

4889 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَاْنَكَ بِهَا، قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ، قَالَ: لَكَ، اَوْ لِاَخِيكَ، اَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ: فَضَالَّةُ الْاِبِلِ، قَالَ: مَا لَكَ، وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا، وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ، وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ، حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلْاَمْرُ بِاسْتِعْمَالِ الْاِنْتِفَاعِ، بِاللُّقَطَةِ بَعْدَ تَعْرِيفِ سَنَةٍ، اَضْمَرَ فِيهِ اعْتِقَادَ الْقَلْبِ عَلٰى رَدِّهَا عَلٰى صَاحِبِهَا، اِذَا جَاءَ، وَعَرَّفَ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا

٭٭ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ ﷺ سے ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جو کہیں گری ہوئی ملتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی تھیلی اور اس تھیلی کے منہ پر بندھی ہوئی چیز کی شناخت رکھو پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ اگر اس کا مالک آ جاتا ہے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ تم اسے استعمال کرو۔ اس شخص نے دریافت کیا گمشدہ بکری (کا کیا حکم ہوگا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو

4889– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/757 في الأقضية: باب القضاء في اللقطة ومن طريق مالك إخرجه الشافعي 2/137، والبخاري "2372" في المساقاة: باب شرب الناس وسقي الدواب من الأنهار، و "2429" في اللقطة: في فاتحته، وأبو داؤد "1705" في اللقطة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/242 – 243، والطحاوي 4/134، ابن الجاورد "666"، الطبراني "5250"، والبيهقي 6/185 و186 و192، والبغوي "2207". وأخرجه عبد الرزاق "18602"، الحميدي "816"، وابن أبي شيبة 6/456، وأحمد 4/117، والبخاري "91" في العلم: باب الغضب والموعظة في التعليم إذا رأى ما يكره، و "2427" في اللقطة: باب ضالة الإبل، و "2428" باب ضالة الغنم، و "2436" باب إذا جاء صاحب اللقطة بعد سنة ردها عليه لأنها عليه وديعة عندهن و "2438" باب من عرف اللقطة ولم يرفعها للسلطان، و "6112" في الأدب: ما يجوز من الغضب والشدة لأمر الله تعالى، ومسلم "1722"، وأبو داؤد "1704" والترمذي "1372" في الأحكام: باب ماجاء في اللقطة وضالة الإبل والغنم، وأبو عبيد في "غريب الحديث" 2/201، والطحاوي 4/134، وابن الجارود "667"، والطبراني "5249" و"5252" و"5255" و"5257"، والدارقطني 4/235 و236، البيهقي 6/185، و189، و192 و197، والبغوي "2208" من طرق عن ربيعة بن أبي عبد الرحمٰن، به. وأخرجه أبو داؤد "1707"، والطبراني "5258"، والبيهقي 6/186 من طريق أحمد بن حفص بن عبد الله، عن إبراهيم بن طهمان، عن عباد بن إسحاق، عن عبد الله بن يزيدن عن أبيه، به.

ملے گی یا بھیڑیا لے جائے گا۔ اس شخص نے دریافت کیا گمشدہ اونٹ (کا کیا حکم ہے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے اس کا پیٹ اس کے ساتھ ہے۔ اس کے پاؤں اس کے پاس ہیں۔ وہ خود ہی پانی تک پہنچ جائے گا اور درخت سے کچھ کھا پی لے گا۔ یہاں تک کہ اس کا مالک اس تک پہنچ جائے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ایک سال تک اعلان کرنے کے بعد گمشدہ ملنے والی چیز سے نفع حاصل کرنے کا حکم اس صورت میں ہے جب آدمی کے دل میں اس بات کا اعتقاد ہو کہ وہ اس چیز کے مالک کے آنے پر وہ چیز اس مالک کو واپس کر دے گا اور اس شخص نے اس کی تھیلی اور تھیلی کے منہ پر باندھی جانے والی چیز کی پہچان رکھی ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَانَكَ بِهَا اَرَادَ بِهٖ فَاسْتَنْفِقْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان

''تو وہ تمہارے حوالے ہے'' اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: تم اسے خرچ کرو

4890 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَهُمْ عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اَتٰى رَجُلٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ، فَسَاَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ: اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، قَالَ: فَاِنْ لَمْ يَاْتِ لَهَا طَالِبٌ فَاسْتَنْفِقْهَا، قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟، قَالَ: لَكَ اَوْ لِاَخِيكَ، اَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ: فَضَالَّةُ الْاِبِلِ؟، قَالَ: مَعَهَا سِقَاؤُهَا، وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ، وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ، حَتّٰى يَاْتِيَهَا رَبُّهَا

(توضیح مصنف): اَبُو الرَّبِيعِ، هٰذَا اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَخِي رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ مِصْرِيٌّ، وَاَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بَصْرِيٌّ، قَالَهُ الشَّيْخُ

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ سے گم شدہ ملنے والی چیز کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس تھیلی کو اور اس کے منہ پر بندھی ہوئی چیز کی شناخت کو یاد رکھو۔ پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اس کا کوئی طلبگار نہیں آتا۔ تو پھر تم اسے خرچ کر لو۔ اس نے دریافت کیا گمشدہ بکری (کا کیا حکم ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ یا تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا بھیڑیوں کو ملے گی۔ اس نے عرض کی: گمشدہ اونٹ (کا کیا حکم ہے) نبی اکرم ﷺ نے

4890- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الربيع، وهو ثقة روى له أبو داؤد والنسائي. وأخرجه مسلم "1722" "3" في اللقطة، والطحاوي 4/134، وابن الجارود "666"، والطبراني "5254"، والبيهقي 6/189 من طرق عن ابن وهب، به وانظر ما قبله.

فرمایا۔ اس کا پیٹ اس کے ساتھ ہے اس کے پاؤں اس کے ساتھ ہیں۔ وہ خود ہی پانی تک پہنچ جائے گا اور درخت کے پتے کھا لے گا۔ یہاں تک کہ اس کا مالک اس تک پہنچ جائے گا۔

ابو ربیع نامی راوی کا نام سلیمان بن داؤد بن حماد بن سعد ہے' جو رشدین بن سعد بن مصری کے بھتیجے ہیں اور ابو ربیع زہرانی کا نام سلیمان بن داؤد بصری ہے۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرِّفْهَا سَنَةً لَيْسَ بِحَدٍّ يُوْجِبُ نِهَايَةَ الْقَصْدِ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ، وَاِنَّمَا هُوَ حَدٌّ يُوْجِبُ قَصْدَ الْغَايَةِ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''کہ تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو''

یہ کوئی ایسی حد نہیں ہے' جو تمام حالتوں میں مقصود کی انتہاء کو لازم کرے یہ ایک ایسی حد ہے' جو بعض حالتوں میں غایت کا قصد کرنے کو لازم کرتی ہے

4891 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ، وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ، فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا، فَقَالَا: دَعْهُ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَدَعُهُ تَاْكُلُهُ السِّبَاعُ، لَاَسْتَمْتِعَنَّ بِهِ، فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَلَقِيتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقَالَ: اَحْسَنْتَ اِنِّي اَصَبْتُ صُرَّةً فِيهَا دَنَانِيرُ، فَاَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: عَرِّفْهَا حَوْلًا، فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا، فَعَرَّفْتُهَا ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ، فَقَالَ: احْفَظْ وِعَاءَهَا، وَوِكَاءَهَا، وَعَدَدَهَا، فَاِنْ جَاءَ اَحَدٌ يُخْبِرُكَ، فَادْفَعْهَا، وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا

❀❀ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں' میں زید بن صوحان اور سلیمان بن ربیعہ کے ہمراہ روانہ ہوا میں نے (راستے میں) گمشدہ کوڑا اٹھالیا۔ تو ان دونوں نے کہا کہ تم اسے چھوڑ دو۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں اسے اس لیے نہیں چھوڑوں گا تا کہ درندے اسے کھا جائیں۔ میں اس کے ذریعے فائدہ حاصل کروں گا۔ میں مدینہ منورہ آ گیا۔ میری ملاقات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے مجھے ایک تھیلی ملی تھی۔ جس میں دینار تھے میں وہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں

4891– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مسدد فمن رجال البخاري .وأخرجه أبو داوٗد "1702" في اللقطة، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "552"، وأحمد 5/126، البخاري "2426" في اللقطة: باب إذا أخبره رب اللقطة والعلامة دفع إليهن و "2437" باب هل يأخذها من لا يستحق، ومسلم "1723" في اللقطة: في فاتحته، وأبو داوٗد "1701"، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 1/18 – 19، والطحاوي 4/137، والبيهقي 6/186 و193 و194 ومن طرق عن شعبة، بهِ . وأخرجه أحمد 5/127، ومسلم "1722"، وأبو داوٗد "1703"، والنسائي في "الكبرى"، والطحاوي 4/137، والبيهقي6/196 من طرق عن سلمة بن كهيل، بهِ . وانظر ما بعده .

حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک سال تک اس کا اعلان کرو پھر مجھے کوئی شخص نہیں ملا میں نے تین سال تک اس کا اعلان کیا۔ پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس تھیلی کے منہ پر بندھی ہوئی ڈوری اور اس میں موجود دیناروں کی تعداد کو یاد رکھنا اگر کوئی شخص آ کر تمہیں اس بارے میں بتا دے تو یہ اس کے حوالے کر دینا۔ ورنہ تم اس سے نفع حاصل کر لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَعْرِيفَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ الصُّرَّةَ الَّتِي الْتَقَطَهَا الْاَحْوَالَ الثَّلَاثَةَ، اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بِاَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا تین سال تک اس تھیلی کا اعلان کرنا جو انہیں ملی تھی یہ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت تھا انہوں نے اپنی طرف سے ایسا نہیں کیا تھا

4892 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ، فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا بِالْعُذَيْبِ، فَقَالَا: دَعْهُ، فَقُلْتُ: لَا اَدَعُهُ تَاْكُلُهُ السِّبَاعُ، فَقَدِمْتُ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيْثِ، فَقَالَ: اَحْسَنْتَ، اَحْسَنْتَ الْتَقَطْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ دِيْنَارٍ، فَاَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ: عَرِّفْهَا، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ: عَرِّفْهَا، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ: عَرِّفْهَا، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ اَتَيْتُهُ، فَقَالَ: اعْلَمْ عَدَدَهَا، وَوِعَاءَهَا، وَوِكَاءَهَا، فَاِنْ جَاءَ اَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعَدَدِهَا، وَوِعَائِهَا، وَوِكَائِهَا، فَاَعْطِهِ اِيَّاهَا، وَاِلَّا، فَاسْتَمْتِعْ بِهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا، وَشَاْنَكَ بِهَا اَضْمَرَ، فِي هٰذِهِ اللَّفْظَةِ رَدَّ اللُّقَطَةِ عَلٰى صَاحِبِهَا، اِذَا جَاءَ بَعْدَ الْاَحْوَالِ الثَّلَاثَةِ

❀❀ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں میں سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ہمراہ روانہ ہوا۔ عذیب کے مقام پر ایک کوڑا ملا میں نے وہ اٹھا لیا ان دونوں نے کہا تم اسے چھوڑ دو۔ میں نے کہا میں اسے اس لیے نہیں چھوڑوں گا تا کہ درندے اسے کھا لیں پھر میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے انہیں اس واقعہ کے بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں مجھے ایک سو دینار پڑے ہوئے ملے تھے۔ میں وہ لے کر نبی اکرم ﷺ کے

4892– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله . ابن نمير: اسمه عبد الله، وسفيان: هو الثوري .وأخرجه أحمد 5/126 عن ابن نمير، ومسلم "1723" "10" في اللقطة، والترمذي "1374" في الأحكام: باب ما جاء في اللقطة وضالة الإبل والغنم، من طريقين عن ابن نمير، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق "18615"، وابن أبي شيبة 6/454، ومسلم "1723" "10"، والترمذي "1374"، وابن ماجه "2506"، في اللقطة: باب اللقطة، والطحاوي 4/134، وابن الجارود "668" البيهقي 6/192 و197 من طرق عن سفيان، به .

پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کا اعلان کرو۔ میں نے ایک سال تک ان کا اعلان کیا میں پھر آپ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کا اعلان کرو میں نے پھر ایک سال تک ان کا اعلان کیا پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کا اعلان کرو میں ایک سال تک ان کا اعلان کرتا رہا۔ پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کی تعداد اس کی تھیلی اور تھیلی کے منہ پر باندھی جانے والی ڈوری کی نشانی یاد رکھنا اگر کوئی شخص بعد میں آ کر تمہیں اس کی تعداد، تھیلی اور تھیلی کی ڈوری کی نشانی کے بارے میں بتا دے تو تم (اتنی ہی رقم) اسے ادا کر دینا۔ ورنہ تم اس کے ذریعے نفع حاصل کرلو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان تم اس کے ذریعے نفع حاصل کرو اس میں یہ بات پوشیدہ ہے' اگر تین سال گزرنے کے بعد بھی اس کا مالک اس کے پاس آ جاتا ہے' تو وہ ملنے والی چیز اسے لوٹائی جائے گی۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ اَوْهَمَتْ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ ضِدَّ مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ

ان الفاظ کا تذکرہ' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا جو اس موقف کے برخلاف ہے' جو ہم نے اختیار کیا ہے

4893 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ، قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا، وَحِذَاؤُهَا، فَدَعْهَا تَاْكُلُ الشَّجَرَ، وَتَرِدُ الْمَاءَ، حَتّٰى يَاْتِيَهَا بَاغِيهَا، وَسَاَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ لَكَ، اَوْ لِاَخِيكَ، اَوْ لِلذِّئْبِ، ثُمَّ سَاَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْرِفْ عَدَدَهَا، وَوِعَاءَهَا، وَوِكَاءَهَا، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، فَعَرَفَ عَدَدَهَا، وَوِعَاءَهَا، وَوِكَاءَهَا، فَاَعْطِهَا اِيَّاهُ، وَاِلَّا فَهِيَ لَكَ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے۔ اس کا پیٹ اس کے ساتھ ہے۔ اس کے پاؤں اس کے ساتھ

4893- إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج السامي ثقة روى له النسائي، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم . يحيى بن سعيد: هو الأنصاري . وأخرجه مسلم "1722" "6" في اللقطة، وأبو داوُد "1708" في اللقطة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 3/242، والطبراني "5251"، والبيهقي 6/197 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وأخرجه الحميدي "816"، وأحمد 4/116، والبخاري "5292" في الطلاق: باب حكم المفقود في أهله وماله، ومسلم "1722" "5"، والنسائي وفي "الكبرى"، وابن ماجه "2504"، والدارقطني 4/235 و236، والطحاوي 4/134 و135، والطبراني "5256"، والبيهقي 6/185 – 186 و190 من طريقين عن يحيى بن سعيد، به .

ہیں۔تم اسے چھوڑ دو۔ وہ خود ہی درخت کے پتے کھا لے گا اور پانی تک پہنچ جائے گا۔ یہاں تک کہ اسے تلاش کرنے والا شخص اس تک پہنچ جائے گا۔ اس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے گمشدہ بکری کے بارے میں دریافت کیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ یا تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا بھیڑیے کو مل جائے گی۔ پھر اس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے گمشدہ ملنے والی چیز کے بارے میں دریافت کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کی تعداد اس کی تھیلی اور اس کے منہ پر باندھی جانے والی ڈوری کی شناخت کو یاد رکھو اگر اس کا مالک آجائے اور وہ اس کی تعداد، تھیلی اور ڈوری کے بارے میں نشانی بتادے تو وہ تم اس کے سپرد کردو ورنہ وہ تمہاری ہوئی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ اللُّقَطَةَ وَاِنْ اَتٰى عَلَيْهَا اَعْوَامٌ هِيَ لِصَاحِبِهَا دُوْنَ الْمُلْتَقِطِ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ، اَوْ قِيمَتَهَا، وَاِنْ اَكَلَهَا، اَوِ اسْتَنْفَقَهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' گمشدہ ملنے والی چیز جس پر کئی سال بھی گزر جائیں پھر بھی وہ اپنے مالک کی ملکیت میں رہتی ہے اٹھانے والے کی ملکیت نہیں ہوتی اٹھانے والا شخص اس مالک کو وہ چیز یا اس کی قیمت ادا کرے گا اگر وہ اس چیز کو کھا چکا ہو' یا خرچ کر چکا ہو

4894 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنِ الْتَقَطَ لُقَطَةً، فَلْيُشْهِدْ ذَوِي عَدْلٍ، ثُمَّ لَا يَكْتُمُ، وَلَا يُغَيِّرُ، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا، وَاِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَضْمَرَ فِيهِ، اِنْ لَمْ يَجِءْ صَاحِبُهَا، فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص گمشدہ ملنے والی چیز کو اٹھا لیتا ہے۔ وہ دو عادل لوگوں کو گواہ بنا لے پھر وہ کوئی بات چھپائے نہیں اور کسی چیز کو تبدیل نہ کرے اگر اس چیز کا مالک آجاتا ہے' تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔ ورنہ یہ اللہ تعالیٰ کا وہ مال شمار ہوگا' جسے وہ چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس میں یہ بات پوشیدہ ہے' اگر اس کا مالک نہیں آتا تو وہ پھر اللہ تعالیٰ کا مال ہوگا' جسے وہ

4894– إسناده صحيح على شرط مسلم، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابية فمن رجال مسلم . سعيد بن عامر: هو الضبعي .وأخرجه ابن الجارود "671" عن محمد بن يحيى، عن سعيد بن عامر، بهذا الإسناد وفيه "ولا يغيب" بدل قوله "ولايغير" .وأخرجه الطيالسي "1081" وأحمد 4/266 – 267، والطبراني "986"/17 والبيهقي 6/187 من طريق شعبة، بهِ . وعندهم "ولايغيب" كما في "المنتقى" لابن الجارود .وأخرجه ابن أبي شيبة 6/455 – 456، وأحمد 4/161 – 162 و266، وأبو داؤد "1709" في للقطة، ابن ماجه "2505"في اللقطة: باب اللقطة، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة 8/250"، والحطاوي 4/136، الطبراني 17/985، البيهقي /6/193 من طرق عن خالد الحذاء، بِهِ .

چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِى هُوَ مُضْمَرٌ فِىْ نَفْسِ الْخِطَابِ الَّذِى تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس سبب کا تذکرہ جو اس نفس خطاب میں پوشیدہ ہے جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

4895 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، اَخْبَرَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِى النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: عَرِّفْهَا سَنَةً، فَاِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ كُلْهَا، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، فَاَدِّهَا اِلَيْهِ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ ملنے والی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سال تک اس کا اعلان کرواگر اس کے مالک کا پتہ نہیں چلتا تو پھر اس کی تھیلی اور اس کے منہ پر باندھی جانے والی ڈوری کو یاد رکھو پھر تم اسے خود استعمال کرلواگر اس کا مالک آ گیا (تو اس کی مانند رقم) اسے دے دینا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ حَمْلِ لُقَطَةِ الْحَاجِّ اِذَا لَمْ يَكُنْ يُعْرَفُ اَرْبَابُهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ حاجیوں کی گمشدہ چیز کو اٹھایا جائے جبکہ اس کے مالک کا پتہ نہ ہو

4896 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ، قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: وَلُقَطَةُ الْحَاجِّ، يَتْرُكُهَا، حَتّٰى يَجِدَهَا صَاحِبُهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

4895– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبى الربيع وهو سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ سَعْدٍ، فقد روى له أبو داوُد والنسائى، وهو ثقة . أبو النصر: هو سالم بن أبى أمية . وأخرجه مسلم "1722" "7" فى للقطة، وابن ماجه "2507" فى اللقطة، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 3/230 – 231، وابن الجارود "669"، والبيهقى 6/186 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/116 و5/193، ومسلم "1722" "8"، وأبو داوُد "1706"، والترمذى "1373" فى الأحكام: باب ما جاء فى اللقطة وضالة الإبل والغنم، والنسائى فى "الكبرى"، وابن ماجه "2507"، والطحاوى 4/138، والطبرانى "5237"، و"5238"، والبيهقى 6/192 و193 من طريقين عن الضحاك بن عثمان، به .

4896– إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 3/499، ومسلم "1724" فى اللقطة: باب لقطة الحاج، وأبو داوُد "1719" فى اللقطة، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 7/203 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه الطحاوى 4/140 من طريق أسامة بن زيد، عن بكير بن الأشج، به .

عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ ابْنِ اَخِي طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قُتِلَ هُوَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کی گری ہوئی چیز کو اٹھانے سے منع کیا ہے۔

ابن وہب بیان کرتے ہیں۔ حاجیوں کی گری ہوئی چیز کو یوں ہی رہنے دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پا لے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عبدالرحمٰن نامی یہ راوی عبدالرحمٰن بن عثمان بن عبیداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ہیں۔ یہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ یہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ایک ہی دن شہید ہوئے تھے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اسْمِ الضَّالِّ عَلٰى مَنْ لَمْ يُعَرِّفِ الضَّوَالَّ، اِذَا وَجَدَهَا

ایسے شخص کے لیے لفظ ''ضال'' کے اثبات کا تذکرہ جو گمشدہ ملنے والی چیز کا اعلان نہیں کرتا

4897 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ اَبِيْ سَالِمِ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ آوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جو شخص کسی گمشدہ (چیز) کو پناہ دیتا ہے۔ تو وہ گمراہ شمار ہوتا ہے' جب وہ اس کا اعلان نہیں کرتا''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مَمْنُوْعٌ عَنْ اَخْذِ ضَوَالِّ الْاِبِلِ دُوْنَ غَيْرِهَا مِنْ سَائِرِ الضَّوَالِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات ممنوع ہے' گمشدہ اونٹ کو حاصل کر لے' جبکہ دوسری گمشدہ چیزوں کا حکم مختلف ہے (یعنی وہ انہیں حاصل کر سکتا ہے)

4898 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ:

4897– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير بكر بن سوادة، وأبى سالم الجيشانى: بن هانء، فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 4/116، ومسلم "1724" فى اللقطة: باب لقطة الحاج، والنسائى فى "الكبرى" كما فى "التحفة" 2/232، والطحاوى 4/134، والطبرانى "5282"ن والبيهقى 6/191 من طريق يحيى بن أيوب، عمر، عن عمرو بن الحارث، به .

4898– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو مكرر"4889" .

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَالَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: اعْرِفْ عِفَاصَهَا، وَوِكَاءَ هَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا، قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ، قَالَ: هِيَ لَكَ، اَوْ لِاَخِيكَ، اَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ: فَضَالَّةُ الْإِبِلِ، قَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا، وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ، وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ، حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ ملنے والی چیز کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی تھیلی اور اس کی ڈوری کی شناخت یاد رکھو اور ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔ اگر اس کا مالک آ جاتا ہے' تو ٹھیک ہے ورنہ اسے تم استعمال کرو۔ اس نے دریافت کیا گمشدہ ملنے والی بکری (کا کیا حکم ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ یا تمہیں ملے گی یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی یا پھر بھیڑیوں کو ملے گی۔ اس نے دریافت کیا گمشدہ ملنے والے اونٹ (کا کیا حکم ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے۔ اس کا پیٹ اس کے ساتھ ہے۔ اس کے پاؤں اس کے ساتھ ہیں۔ وہ خود ہی پانی پی لے گا۔ درخت کے پتے کھا لے گا۔ یہاں تک کہ اس کا مالک بھی اس تک پہنچ جائے گا۔

كِتَابُ الْوَقْفِ

وقف کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ اتِّخَاذِ الْاَحْبَاسِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے اللہ کی راہ میں مخصوص کی جانے والی چیز کو اپنے پاس رکھنے کے جائز ہونے کی نفی کی ہے

4899 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْكِنَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدَقَتِهِ بِثَمْغٍ، فَقَالَ: احْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَبَسَهَا عُمَرُ عَلَى السَّائِلِ، وَالْمَحْرُومِ، وَابْنِ السَّبِيْلِ، وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَفِي الرِّقَابِ، وَالْمَسَاكِيْنِ، وَجَعَلَ قَيِّمَهَا يَاْكُلُ، وَيُؤْكِلُ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''ثمغ'' میں موجود زمین کو صدقہ کرنے کے بارے میں مشورہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اصل کو اپنے پاس رکھو اور اس کے پھل کو (اللہ کی) راہ میں دے دو۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے مانگنے والے محروم مسافر اور اللہ کی راہ میں (جہاد پر جانے والے افراد) غلاموں اور مسکینوں کے لیے مخصوص کر دیا۔ آپ نے اس کے نگران کو اس بات کا حق دیا کہ وہ خود بھی اس کو کھا سکتا ہے اور کسی دوسرے کو بھی کھلا سکتا ہے' جبکہ وہ مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَحْبَاسَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَحِلُّ بَيْعُهَا وَلَا هِبَتُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ کی راہ میں مخصوص کی جانے والی چیز کو فروخت کرنا یا ہبہ کرنا جائز نہیں ہے

4899- إسناده صحيح على شرط البخاري . عبد العزيز بن محمد: هو الدراوردي، وقد توبع .وأخرجه الدارقطني 4/187 عن جعفر بن محمد الواسطين، عن موسى بن هارون، عن محمد بن يحيى الذهلي، بهذا الإسناد .وأخرجه أيضاً 4/187 من طريقين عن عبيد الله، به . وأخرجه أحمد 2/114 و156، والبخاري "2764" في الوصايا: باب ما للوصي أن يعمل في مال اليتيم وما يأكل منه بقدر عمالته، و"2777" باب نفقه القيم للوقف، والدارقطني 4/ 186، والبيهقي 6/159 من طرق عن نافع . به .وأخرجه مسلم "1633" في الوصية: باب الوقف، وابن ماجه "2397" في الصدقات: باب من وقف، من طرق عن ابن عمر، عن عمر . جعلاه من مسند عمر، والمشهور الأول . وانظر ما بعده .

4900 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ، بِثَمْغٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقْ بِهِ، تَقْسِمُ ثَمَرَهُ، وَتَحْبِسُ اَصْلَهُ، لَا يُبَاعُ، وَلَا يُوهَبُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مشورہ لیا کہ وہ اپنے "ثمغ" میں موجود مال (یعنی زمین) کو صدقہ کردیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے صدقہ کردو۔ یوں کہ تم اس کے پھل کو تقسیم کردو اور زمین کو اپنے پاس رہنے دو' جسے فروخت نہ کیا جاسکے اور ہبہ نہ کیا جاسکے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَجَازَ بَيْعَ الْاَحْبَاسِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَعْدَ اَنْ تُحْبَسَ اَوْ تَوْرِيثَهَا بَعْدَ اَنْ تُوقَفَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے اللہ کی راہ میں مخصوص کی جانے والی چیز کو فروخت کرنے اور وقف کی جانے والی چیز کو وراثت میں منتقل کرنے کو جائز قرار دیا ہے

4901 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ، فَاَتَى فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَاْمَرَهُ فَقَالَ اِنِّي اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ، لَمْ اُصِبْ قَطُّ مَالًا اَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ، فَمَا تَاْمُرُ فِيهَا؟، فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا، وَتَصَدَّقْتَ بِهَا، عَلَى اَنَّهُ لَا يُبَاعُ، وَلَا يُوهَبُ، وَلَا يُوَرَّثُ، فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ، وَفِي الْغُرَبَاءِ، وَفِي الرِّقَابِ،

4900- إسناده صحيح على شرط مسلم . إبراهيم بن سعد: هو ابن إبراهيم إبراهيم بن عبد الرحمٰن بن عوف .وأخرجه الدارقطني 4/187، والبيهقي 6/160 من طريقين عن حرملة بن يحيى بهذا الإسناد .وأخرجه الطحاوي 4/95 عن أحمد بن عبد الرحمٰن بن وهب، عن عمه عبد الله بن وهب، به .وأخرجه الدارقطني 4/186 من طريق عبد الله بن شبيب، عن إسماعيل، عن عبد العزيز بن الطلب، به . وانظر ما بعده .

4901- إسناده صحيح على شرط البخاري . رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسنده فمن رجال البخاري . ابن عون بن أرطبان . وأخرجه أبو داؤد "2878" في الوصايا: باب ما جاء في الرجل يوقف.الوقف، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "2772" في الوصايا: باب الوقف كيف يكتب، عن مسدد، عن يزيد بن زريعن عن ابن عون، به . وأخرجه النسائي 6/231 في الأحباس: باب كيف يكتب الحبس، من طريقين عن بشر بن المفضل، بهوأخرجه أحمد 2/12 – 13 و55، وابو عبيد الله في "غريب الحديث " 1/193، والبخاري "2737" في الشروط في الوقف، و "2772" في الوصايا: باب الوقف كيف يكتب، و"2773": باب الوقف للغني والفقر والضيفن ومسلم "1632" في الوصية: باب الوقف، والوقف، وأبو داؤد "2878"ن والترمذي "1375" في الأحكام: باب الوقف، والنسائي 6/230 و 231، وابن ماجه "296" في الصدقات: باب الوقف، والطحاوي 4/95، والدارقطني 4/187 و188 و189، 190، والبيهقي 6/ 158 – 159و159، والبغوي "2195" من طرق عن ابن عون، به .

وَفِی سَبِیْلِ اللّٰہِ، وَابْنِ السَّبِیْلِ، وَفِی الضَّیْفِ، لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَلِیَهَا، اَنْ یَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ، اَوْ یُطْعِمَ صَدِیْقًا غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ فِیْهِ، قَالَ: وَقَالَ مُحَمَّدٌ: غَیْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین ملی۔ وہ اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا۔ انہوں نے عرض کی: مجھے خیبر میں ایسی زمین ملی ہے مجھے کبھی ایسی زمین نہیں ملی ہے جو میرے نزدیک اس سے زیادہ عمدہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں مجھے کیا ہدایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل زمین کو اپنے پاس رکھو اور اس کے (پھل اور آمدن کو) صدقہ کر دو۔ اس شرط پر کہ اس زمین کو صدقہ نہیں کیا جائے گا۔ اسے ہبہ نہیں کیا جائے گا اور اسے وراثت میں منتقل نہیں کیا جائے گا۔ تم (اس کے پھل کو) غریبوں میں، مسافروں میں، غلاموں میں، اللہ کی راہ میں (جہاد پر جانے والوں میں)، مسافروں میں اور مہمانوں میں خرچ کرو، جو شخص اس کا نگران ہو۔ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ مناسب طور پر اس میں سے خود کھا لیتا ہے یا کسی دوست کو کھلا دیتا ہے جبکہ وہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

یہاں محمد نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اتِّخَاذَ الْاَحْبَاسِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مِنْ خَیْرِ مَا یَخْلُفُ الْمَرْءُ بَعْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ کی راہ میں مخصوص کی جانے والی چیز کو اپنے پاس رکھنا ان بہترین چیزوں میں شامل ہے جنہیں آدمی اپنے بعد چھوڑ کر جاتا ہے

4902 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِیْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِیْمِ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَبِیْ اُنَیْسَةَ، عَنْ فُلَیْحِ بْنِ سُلَیْمَانَ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ:

(متن حدیث): خَیْرُ مَا یَخْلُفُ الْمَرْءُ بَعْدَ مَوْتِهٖ ثَلَاثٌ وَّلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْ لَهٗ، وَصَدَقَةٌ تَجْرِیْ، یَبْلُغُهٗ اَجْرُهَا، وَعَمَلٌ یُعْمَلُ بِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ

❀❀ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی مرنے کے بعد جو کچھ چھوڑ کر جاتا ہے۔ اس میں سے تین چیزیں سب سے بہتر ہیں وہ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہتی ہے۔ وہ صدقہ جو جاریہ ہو۔ جس کا اجر اس تک پہنچتا رہے اور وہ نیک عمل جس پر اس کے بعد بھی عمل کیا جاتا رہے''۔

4902- فليح بن سليمان فيه كلام من جهة حفظه، وباقي السند ثقات . وأخرجه الطبراني في "الصغير" "395" من طريق محمد بن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو الحسن القطان في زياداته على ابن ماجه بأثر الحديث "241" عن محمد بن يزيد الزهاوي، عن أبيه، عن زيد بن أبي أنيسةن به .وقد تقدم برقم "93" عن الحسن بن سفيان، عن إسماعيل بن عبيد بن أبي كريمةن عن محمد بن سلمةن عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِیْمِ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِی أنيسة، عن زيد بن أسلمن بهذا الإسناد، لم يذكر فيه فليحاً ولہ شاهد صحيح من حديث أبي هريرة خرج هناك .